اطلاع — چونکہ مصنف آیات بینات نے اکثر کلمات جگر خراش بغرض توہین مذہب امامیہ تحریر کئے ہیں لہذا اونکا جواب ترکی بہ ترکی برای تسکین قلوب شیعہ تحریر کیا گیا ہی اہل سنت وجماعت اس کتاب کو ہرگز ہرگز ملاحظہ نفرمائیں

بحمد الله الخالق الارضین السموات

در تعیین امام [illegible] آیات جلد ثانی دفع التحریفات [illegible] [illegible] ملقب

ذی الحجات

جواب مبحث احادیث آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب

در مطبع مظہر العلوم محمد حسین سعی مظہر حسین طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله جاعل النجوم هدی للمهتدین * ورجوما للشیاطین * وصلی الله
علی من هو کالشمس بین النبیین * وبه انشق القمر حین * اومی بسبابته
الیمین * وعلی وصیه الذی هو کالقمر بین الوصیین * وبایمائه رجع الشمس
المبین * وعلی آلهما نجوم الدین * الهداة المیامین من اقتدی بهم کان من الناجین *
ومن تخلف عن سفینتهم کان من المغرقین * ورجم الله اعدائهم المشومین *
الشیاطین * بشهاب مبین * واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین *
اما بعد یہ مجلد ثانی ہے کتاب رجم الجمرات کا جو جواب ہے کتاب آیات بینات کا جسکے مصنف مولوی مہدی علی
صاحب نامے بڑے نامی وگرامی ہین اور بتبدیل رنگہای بوقلمونی مقصد مفاد ملت کے حامی ہین کبھی شیعہ بنے
کبھی سنی شعری کبھی ارسطائی کبھی نیچری جو تحریفات مختلفہ اور تصریفات متعلقہ انکے متعلق آیات
تھے انکے جواب جلد اول مین ہم نے لکھا اور جو تدلیسات اور تلبیسات متعلق باحادیث ہین جواب
انکا اس جلد مین ہم لکھتے ہین وعلی الله التوکل وبه الاعتصام اللهم ایدنی من توفیقک القمقام ومن تائیدک الصمصام

بحق محمد وآلہ الکرام علیہم السلام الی یوم القیام

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

ائمہ کرام کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین پہلی حدیث شیعون کی کتابون مین بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین سے جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور نیز حضرت نے فرمایا ہی کہ دعوا لی اصحابی کہ میرے اصحاب کو میرے لیے چھوڑ دو یعنے میرے حقوق صحبت کے اُنکے حق مین رعایت کرو اور اُنکی عیب جوئی نہ کرو ان دونو حدیثون مین سے پچھلی حدیث کی صحت لفظاً ومعناً علماء امامیہ کے نزدیک مسلّم ہے اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہی لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہی اسلیے ہم پہلی حدیث کی نسبت صرف یہی کہتے ہین کہ جب اُسکی صحت پر اقرار ہی تو کیا وجہ ہی کہ اُسپر عمل نہین کرتے اور جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اُسکو کیون نہین ملتے کیون حقوق صحبت پیغمبرؐ کے اُنکے حق مین رعایت نہین کرتے اور کسلیے اُنکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اور کس واسطے باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اُنکی دشمنی ترک نہین کرتے اور پہلی حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت ہم اقوال ائمہ کرام کو امامیہ کی کتابون سے نقل کرکے اُسکی صحت ثابت کرتے ہین اور علماء امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات لفظی ومعنوی کی ہین اُن کو ظاہر کرکے اُسکا بطلان ثابت کرتے ہین واضح ہو کہ عیون اخبار مین جو معتمدین کتب امامیہ سے ہی لکھا ہی کہ حدثنا الحاکم ابو علی الحسن ابن احمد البیہقی قال حدثنا محمد بن یحیی الصولی قال حدثنا محمد بن موسی ابن نصر الرازی قال حدثنی ابی قال سئل الرضا علیہ السلام عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم وعن قولہ دعوا لی اصحابی فقال ہذا صحیح کر

ایک شخص نے امام موسی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ میرے اصحاب مثل
ستارون کے ہین جن سی جس کسی کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور یہ بھی فرمایا ہی کہ چھوڑ دو میرے
واسطے میرے یارون کو تو امام موصوف نے جوابدیا کہ صحیح ہی اس روایت سے ثابت ہوا کہ حدیث
اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین منقول ہی اُنہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہی
اور امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اُسکی صحت پر علماء امامیہ کو اقرار ہی اور نہ صرف
اسی ایک روایت سے اسکا ثبوت ہوتا ہی بلکہ اور بھی بہت سی روایتین مؤید اسکی کتب امامیہ مین
موجود ہین کہ بعد ملاحظہ اُنکے کسی شیعہ کی یہ مجال نہین کہ اس حدیث کی صحت سے انکار کرسکے یا اُسکو
موضوع کہ سکے یا اُسکو خبر احاد کہکر اپنا پیچھا چھوڑا وے اسلئے کہ شیخ صدوق نے معانی الاخبار مین
اور علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور ملا حیدر آملی اثناعشری
نے جامع الاسرار مین اس حدیث کے مضمون کی صحت پر اقرار کیا ہی پس تعجب ہی علماء متقدمین امامیہ
پر کہ جبتک علماء اہلسنت نے اس حدیث کو خود اُنکی کتابون سی نکالکر نہ دکھلایا اور اُسکی صحت کو
امام کے قول سے ثابت نہ کردیا تب تک اُنھون نے اس حدیث کی صحت پر کیا شور و غل مچایا
اور اُسکی موضوعیت اور بطلان کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے یہانتک کہ قاضی نور اللہ
شوستری نے کس شد و مد سے احقاق الحق مین فرمایا ہی اما ما رواہ من
حدیث اصحابی کالنجوم ففیہ من آثار الوضع والبطلان مما لا یخفی +
کہ اس حدیث کی موضوعیت پر اتنی نشانیان ہین کہ بیان نہین ہوسکتین لیکن افسوس کہ قاضی صاحب
نے یہ خیال نہ فرمایا کہ جس حدیث کی موضوعیت کا دعوی اس شد و مد کے ساتھ کرتے ہین
وہ خود ہمارے حدیث کی کتابون مین منقول ہی اور جس کے بطلان کا الزام اہلسنت
پر لگاتے ہین وہ بروایت ائمہ کرام ہمارے اصول کے موافق ثابت ہی ہان اتنا
فرق ہی کہ سُنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین اور خود بدولت کے بیان
راوی ائمہ کرام ہین پس اگر سُنیون کے طور پر روایت کی ہوئی حدیث کو غلط کہہ یا یا خود سُنیون

نے اپنے طور پر راز یان احادیث کو ضعیف تصور کیا تو کچھ ہرج نہین اگر قاضی صاحب
نے یا کسی اور صاحب نے اس حدیث کو موضوع بتلایا اور باوجود تصدیق امام موسیٰ رضا
کے اُس حدیث کو جھٹلایا تو اسنے اپنا دین ہی غارت کیا اور امام کی تکذیب کر کے اپنے
آپکو دائرۂ ایمان سے خارج کیا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

ہر چند بکر فکر مخاطب عالیمقام نے رنگ برنگ کے جلوے دکھائے اور طرح طرح کے
ناز و کرشمہ بر روے کار لائے لیکن فحول علما کی نظر مین نہ سمائے اور عجوزہ شوہا سمجھکر روئے
توجہ اُسکی طرف نہ لاے اور درحقیقت مخاطب نے فرتوتہ مضامین کہنہ کو اعتبار دست تصرف
علماء اعصار و امصار کو لباس ہندی آراستہ کیا ہی اور عجائز کوزہ پشت کو جلوۂ نوعروسی
دیا ہی غافل اس سے کہ اگر کوئی محرم کار کشف استار کریگا تو وہی اُم الولید مستورہ کابلی
نابکار یا اُم العبید مسروقہ دہلوی مکار یا ضعیفہ جرمی انداز ٹاٹبانی کار بنکر ارباب نظر کے سامنے
ظاہر و آشکار ہو جاویگی اور مشاطہ ماہر اپنے تلبیس کی تلبیس کچھ مزہ نہ دکھلاویگی اُسوقت مین
عامہ حضرات اہل سنت جو صورت زیبائے ظاہری پر شیفتہ اور لباس ہائے پر تلمیع پر فریفتہ
ہین اور خوشی کے مارے پھولے جاتے ہین اور جامہ مین نہین سماتے انکا تمام سرور
بتبدل بغم جہور و موفور بتبدل باتم ہو جائیگا اور انکے حق مین للہ نغمہ شیخ سعدی صادق آئیگا

بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد   چون باز کنی مادر مادر باشد

حیف ہی کہ حضرت مخاطب باغیرت وحیا ایسے بضاعت مزجاۃ پر ناحق ذنار روام مرد میدان
وغا بنے اور اپنے اگلے پچھلون کی خیانتون پر قدم با قدم چلے جب تلکو اتنی بھی لیاقت
نہین ہی کہ احاد اور متواتر کے معنون مین فرق کر دو تو یہ زرق و برق دکھانا کیا تھا
اور حوصلہ تصنیف و تالیف دل مین لانا کیا تھا دس پانچ قانون یاد کر لینے سے کوئی

علامہ نہ کہلائیگا جو ہا ہلدی کی گرہ پاکر پنساری نہ بن جائیگا حضرت سے نے باین لیاقت معرکہ مرد
آزمائی آیات وروایات مین بابحاث قانونی وتقریرات کرشانی قدم مارا مگر بحمد اللہ کہ معرکہ
آیات مین تو حضرت مخاطب کو ایک ادنی ہیچمدان نے نام ونشان سے پچھاڑا اور ایسا اُٹھا
کے دھم سے دے مارا کہ ہر تماشائی بیساختہ پکارا کہ دے مارا اب انشاء اللہ معرکہ احادیث
مین بھی پچھاڑتا ہون اور حق کا جھنڈا کارگاہ اُنجی مین گاڑتا ہون قریب ہے کہ دوستان مخاطب
کے سر پہ قیامت آئے اور اُنکی گھر گھر صف ماتم بچھ جائے اب مخفی کنندگان مثالب ارانب و
ثعالب پیروان اسد اللہ الغالب کی جانب سے نہین کہ قبل اِسکے بہ حقیقت حال حدیث
نجوم کا معرض عرض مین لاوے اور تقریرات مختل النظام مخاطب عالیمقام کی دھجیان اُڑاوے
اور انکار کذب وخیانت درپیش اور اُسکے زیر وزبر کرنے سے دل اُنکے معتقدون کا
ریش کرے اجمالاً چند امور گزارش کرتا ہی اوّلاً یہ کہ ہمنے فرض کیا کہ بقول آپکے حدیث نجوم
نہایت معتبر اور سو متواتر سے بڑھکر ہی اور کل کتب شیعہ مین حتی کتب اربعہ مین بھی موجود ہی
اور کچھ سابق اور لاحق بھی بقول آپ کے نہین رکھتے اور معنے بھی وہی ہین جو آپ
اپنے زعم باطل مین سمجھتے ہین کہ صحابہ کلاً وطراً لائق اقتدا ہین اگرچہ فرض ان کل باتونکا مثل
فرض شریک الباری ہی مگر چونکہ آپ اِسی پر راضی ہین ہمنے سب فرض کرلیا پھر بھی ہم
کہتے ہین کہ مذہب امامیہ کا اسمین کیا ضرر ہی سیکڑون حدیثین موافق سنیون کے ہماری
کتب مین تقیۃً وارد ہین لیکن چونکہ آیات اور روایات قطعیہ اور مجمع علیہ ہمارے اصحاب
کے خلاف ہین اور موافق مذہب عامہ ہین ہم اُنکو متروک اور محمول علی التقیہ کرتے ہین
بقولہ علیہ السلام خذ ما وافق کتاب اللہ وخذ بالمجمع علیہ بین اصحابک وخذ ما خالفہم
فان الرشد فی خلافہم یعنی لے اُس حدیث کو جو موافق کتاب خدا ہی اور جو مجمع علیہ
تیرے اصحاب کے ہی اور جو مخالف اہل سنت ہی اِسلیے کہ راستی اُنکے خلاف مین ہی پس اس
امر مین جبکہ ہم مطابق حکم محکم اہلبیت علیہم السلام چلتے ہین تو پھر ہمارے مذہب کا کیا ضرر ہی

اور جو کچھ ہم کتب اہل سنت سے اُنپر استدلال کرتے ہین اس طرح کا اُنکو جواب دینا نہین ہو سکتا
ہی اسلیے کہ تقیہ اُنکے مذہب مین بقیاس باطل انکے صنیفہ ناجائز اور ہر حدیث صحاح پر از اسقام
اور بالخصوص صحیحین کی بدرجہ صحت قطعی فائز ہین نہ عذر تقیہ چل سکتا ہی نہ عذر عدم صحت حدیث
سے کچھ مل سکتا ہی لاجرم حضرات کو اپنے کتب احادیث سے مجبوری پڑتی ہے اور شیعون
کے ہاتھ سے جو چوٹ پڑتی ہی وہ پوری پڑتی ہی کہ اعلیٰ سے اسفل تک در آتی ہی اور نمونہ
کار وابو لولو دکھاتی ہی بہر کیف یہ جواب ہمارا ایسا عام اور تام ہی کہ کل احادیث مخالفہ مذہب
ہمارے مین چلیگا پھر حضرات اہلسنت کو ہماری کتب کی نقل احادیث سے کیا ملیگا اسی وجہ
سے قدماے اہلسنت کبھی ہمارے [illegible] سے ہمپر استدلال نہ لاے اور ہمارے علما ہمیشہ کتب
مخالفین سے اُنپر استدلال کرتے رہے لیکن امثال خواجہ کابلی اور عبید اُنکے بمقتضاے
اینکہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے اس نکتہ کو تو نہ سمجھے اور شیعون پر انکی کتب سے
استدلال کرنا شروع کیا غافل اس سے کہ انکو جواب مین اسی قدر کافی ہی کہ یہ حدیث ہمارے
نزدیک احادسی ہی اور اسکی صحت ہمپر ثابت نہین ہی یا محمول بر تقیہ ہی اور اس جواب
اجمالی مین جو کل جگہون پر جاری اور ساری ہی ہمارے نزدیک کوئی نقص نہین ہی جز ایک
نقص کے کہ لفظ تقیہ ایسا دل دوز اور جگر سوز اہلسنت ہی کہ جسکو سنکر امثال حضرت مخاطب
کے تن بدن مین ایسی آگ لگ گی کہ کسیکے بجھانے سے نہ بجھے گی اور سراپا جل بھن کر خاک
ہو جائینگے اور جیتے جی ہی قعر دوزخ مین پہونچ جائینگے لیکن ہم اسکو کیا کرین آپ جلین یا
بھنین ہم تو سچی بات کہین گے اور مثل آپ کے راہ مکر و فریب پر نہ چلینگے ہان اگر آپ
آیات قرآنی کو نسبت عثمانی مثل الا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ کما فی البیضاوی اور
الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان وغیرہ قرآن [illegible] احادیث صحیح مسلم [illegible] بخاری [illegible] حسین
التقیۃ الی یوم القیامۃ ہم کو دکھلا دیجیے [illegible]
شیعون کے خاموش کر دینے کے لیے [illegible]

مین آوے وہی بہت ہے ثانیًا بعد فرض اُن سب مدارج غیر ممکنہ کے یہ حدیث دلالت نہین کرتی مگر حسن وخوبی صحابہ پر بالعموم نہ حسن وخوبی حضرات ثلثہ پر بالخصوص اور علم میزان سے معلوم ہو کہ لادلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلاث اور ہمارے آپ کے نزاع عام مین نہین ہو بلکہ ایک امر خاص مین ہو اسلیئے کہ ہم مطلق صحابہ کو برا نہین جانتے بلکہ فقط ثلثہ اور اُنکے امثال کو بُرا جانتے ہین چنانچہ خود آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲ مین فرماتے ہین کہ مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرات شیعہ کے صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اس سے تمامی مہاجر و انصار ہین یا نہین بلکہ خلفاے ثلثہ اس مین داخل ہین یا نہین انتہی شیعہ کہتے ہین کہ اصحابی کالنجوم مین تمام مہاجرین و انصار مراد نہین ہین اور بالخصوص خلفاے ثلثہ اس مین داخل نہین ہین اور عموم لفظ اصحابی دخول ثلثہ کی دلیل نہین ہوسکتا اسلیئے کہ ما من عام الا وقد خص قضایاے مشہورہ بین الفریقین سے ہو اور سیکڑون عمومات آیات و احادیث پیغمبر بآیات واحادیث دیگر مخصوص ہوجاتے ہین پھر یہ حدیث بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کیون نہین مخصوص ہوسکتی ہو آپ خود قول مابعد مین اسکے قائل ہین کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئے وہ اس حدیث کے مصداق سے خارج ہین انتہی پس جسطرح سے اُن اصحاب کو جنکے حق مین جناب رسولخدا حدیث حوض مین اصحابی اصحابی فرماتے ہین آپ نے اصحابی کالنجوم سے خارج کردیا اور حقیقت مین شیعون پر بڑا احسان کیا اسلیئے کہ مصداق حدیث حوض اُنکے نزدیک حضرات ثلثہ ہی ہین اور اسی طرح پر مہربانی فرماکر منافقین صحابہ کو بھی خواہ مخواہ مہاجرین سے ہون خواہ انصار سے مصداق سے اس حدیث کے خارج کردیجیے بقولہ تعالے لا تطع الکافرین والمنافقین اور ظاہر ہو کہ جسکی اطاعت کا حکم نہو اُسکی اقتدا کیونکر ہوسکتی ہو اور زیادہ تر عنایت آپکی یہ ہوگی کہ کافرین بکفر ایمانی کو بھی جیساکہ آیۂ وافی ہدایہ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا سے ثابت ہو خارج کردیجیے اور اسی طرح بمقتضاے قولہ تعالے ولا تطع منہم اثما او کفورا فاسقین و فاجرین و

ظالمین کو بھی نکال دیجیے کہ یہ سب آثم ہین او جب خود خدا فرماے امّا الّذین فسقوا فماوٰاھم النّار اور فرمائے لعنۃ اللہ علی الظّالمین پس جسکی جگہ جہنم ہو اور جسپر خدا لعنت کرتا ہو کیونکر پیغمبر خدا انکی اقتدا کو فرما ئینگے اب اصل بات سنیے مگر ہم بہت ڈرتے ہین کہین آپ خفا نہو جائین لیکن کیا کیجیے کہ بے کہے چارہ بھی نہین ہی حضرت سلامت شیعون کا اعتقاد کہ وہ آپ کے اعتقاد کے نہایت خلاف ہی یہ ہی کہ آپ کے حضرات ثلثہ ان سب صفات کے جامہ زیب ہین کافر منافق مرتد آثم فاسق ظالم الغرض مجموعہ ان سب صفات کمّل الذات کے یہی حضرات ہین پس اس صورت مین ضرور ہی کہ پہلے آپ حسن وخوبی حضرات ثلثہ کسی دلیل قطعی سے ثابت فرمائین تب ہوس انکے مصداق حدیث نجوم ہونیکی دل مین لائین ورنہ بغیر اسکے شیعہ انکو ہمیشہ اصحاب کفر ونفاق مین داخل کرتے رہینگے اور آپ بصد جد وجہد خارج کراتے رہین گے اور بیچارے ثلثہ اسی کشاکشی دخول وخروج مین قیامت تک پڑے رہجائینگے حاصل کلام یہ ہی کہ اثبات دخول ثلثہ حدیث نجوم مین موقوف ہی حسن وخوبی ثلثہ پر پس اگر حسن وخوبی کا اثبات موقوف حدیث نجوم پر کیا جائیگا تو مرجع اسکا طرف دور صریح کے ہوجائیگا اور اگر فرمائیے کہ حسن وخوبی انکی ہم اور کسی دلیل سے ثابت کرینگے اسوقت ہم کہین گے کہ پھر حدیث نجوم کا ذکر کرنا مقام اثبات حسن وخوبی مین نہایت جھک مارنا ہی آگے کیا کہین ثالثًا اگر حدیث نجوم کو حضرات اہل سنت مسلم کرلین تو شیعون پر چند طرحکا احسان فرمائین اور ہم لوگ بہت ممنون وشکر گذار ہوجائین ایک یہہ کہ جب اہل سنت اس حدیث کو مسلم کرلین گے تو ایک بڑی دلیل خلافت شیخین کی جس پر کل سنیون کا بڑا وثوق اور اعتماد ہی اور منصوص الخلافت ہونی شیخین کی اس پر بنیاد ہی از سر باطل اور مضمحل ہوجاویگی اور وہ حدیث اقتدوا باللذین بعدی ابی بکر وعمر ہی یعنی اقتدا کرو ساتھ ان دو کے جو بعد میرے ہینگے یعنی ابو بکر وعمر محدثین اہل سنت نے اس حدیث کا اخراج اپنے مخرج

مفاد سے بڑے زور و شور سے کیا ہی اور ہوا سے تصحیح مین اسکی صدا ہاے ارغنون و
نوا ہاے پر فنون کو رنگ برنگ خارج از آہنگ دیا ہی اور شیعون کے نزدیک محض کذب
و افترا ہی اور سراسر پوچ و لچر مثل گوز شتر و ضرطہ خر باد رہوا ہی و دلیلین اسکے ابطال پر قائم
کرتے ہین لیکن بعد اسکے کہ حدیث نجوم کو اہلسنت مسلم کرلین پھر شیعون کو واسطے ابطال حدیث
اقتدوا کی حاجت کسی دلیل کی نہوگی بلکہ یہی حدیث نجوم واسطے ابطال خلافت شیخین کے کافی
ہوجائیگی اسلیے کہ جب کل صحابہ کی اقتدا کا حکم ہوا تو تخصیص اقتدا بشیخین لغو ہوگئی اور اگر حکم
اقتدا دلیل خلافت ہی تو چاہیے کہ کل صحابہ خلیفہ بن جائین یہی مقام ہی کہ جب اہل سنت
یہان آجاتے ہین تو بڑے پھنس جاتے ہین اور بقول عامہ چیر غٹو ہوجاتے ہین اور سواے
قین قین اور چین چین کے کچھ بن نہین پڑتا اُسوقت گھبرا کر چلاتے ہین کہ حدیث نجوم جھوٹی ہی
جھوٹی ہی جھوٹی ہی چنانچہ بڑا متکلم سنیون کا ابن تیمیہ کہ جسکی تحقیقات اور تدقیقات پر اہلسنت
کو نازہی اور زبان صاحب منتہی الکلام سے ملقب شیخ الاسلام سرفراز ہی جب اُسکو دار و گیر علامہ
جمال الدین رح سے کوئی مفر نہ ملا تب بمجبوری و ناچاری منکر صحت حدیث نجوم ہوا
الغرض عوام اہلسنت تو اس حدیث پر بغلین بجاتے ہین اور متعصبین اُنکے جب شیعون کے
ہاتھ سے بمرض خناق و اختناق مبتلا ہوجاتے ہین اُسوقت اسکو جھٹلاتے ہین لیکن محققین
اور ناقدین احادیث اہلسنت بس اپنی تحقیق اور تنقید کی راہ سے اسکو کاذب اور باطل اور
پوچ اور مہمل سمجھتے ہین جیسا کہ بعد اسکے ہم بیان کرینگے **فائدہ زائدۃ مفحمۃ للخصام و
مرغمۃ للئام** واضح ہو کہ حدیث اقتدوا بالذین قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث مختص باہلسنت
ہی اور شیعون پر کسی طرح حجت نہین ہی اُنکے اصول موضوعہ ممہدہ کے بھی خلاف ہی اسلیے
کہ اہل سنت نے بغرض ابطال نص متواتر غدیر کیا کیا بات بنائی ہی اور آخر کار رنجیدہ و کد
بسیار یہ بات ٹھہرائی ہی کہ خلافت بنص پیغمبر نہین ہوتی ہی گو نص اول للثانی ہو بلکہ شاہ صاحب
دہلوی نے اس مقام پر نہایت تحقیق اور تدقیق سے فرمایا ہی کہ پیغمبر کا کام فقط اسی قدر ہی کہ

صفات خلیفہ کو بیان کر دے اور ضرور ہی کہ اُسکے تعیین کو امت پر چھوڑ دے نہ یہ کہ فرمائے
کہ فلان خلیفہ ہو جیسے کہ پیغمبر نے صفات منکوحہ بیان فرماے اور یہ نہین فرمایا کہ فلان فلانے
سے نکاح کرے ہرچند تشبیہ خلفا بہ منکوحات خندہ سرشار لاتی ہی اور غلامان عمری کی تقریر
اِس مقام پر زعفران زار تحقیر دکھلاتی ہی کجا ریاست عامہ تامہ امور دنیا و دین و کجا تعیین
مواقع منکوحات بانا کحین تشتان مابین السموات والارضین لیکن اگر اقتصار اس تشبیہ مین
فقط حضرت خلیفہ ثانی تک رہتا تو شاید شیعون کو بھی نظر بقول مشہور سیوطی اِسکے
ایجاب و قبول مین چندان تامل نہوتا ہر تعیینہ حضرات اہل سنت خلافت کے غیر منصوص
ہونے پر جان لڑاتے ہین اور کیا کیا شئے تال مُسر خلاف قانون عقل و نقل گاتے ہین اور
جھوٹی جھوٹی حدیثین بناتے ہین یہانتک کہ صحیح بخاری مین بان حی سبحان تالیق پیغمبر حضرت عمر سے
ناقل ہین کہ جب قرب وفات مین اُنسے لوگون نے درخواست خلیفہ بنانے جانیکی کی اُسوقت اُنہون نے فرمایا
ان لم استخلف فما استخلف رسول الله وان استخلف فقد استخلف من هو خير مني يعني ابابكر
یعنی اگر کسی کو خلیفہ نہ کرون تو رسُولِ خدا نے بھی کسی کو خلیفہ نہین کیا تھا اور اگر مین خلیفہ کرون
تو جو شخص کہ مجھسے بہتر تھا یعنے ابوبکر اُسنے خلیفہ کیا تھا یعنی مجھکو افسوس کہ کسی نے یہ نہ پوچھا کہ جب
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے کسی کو خلیفہ نہ کیا تو تمنے ابوبکر کو اور ابوبکر نے تمکو کیون خلیفہ بنایا
وہی مثل صادق ہی کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور اِس مقام مخصوص مین کچھ مخالفت
معاقدت اجماعی کو بھی نہین ہو سکتی ہی اِسلیے کہ ہر واحد از اثنین اور کل فرد من الزوجین
کا ایک دوسرے کو خلیفہ بنانا قبل از انعقاد اجماع تھا اور نتیجہ صحت خلافت اگر عقد اجماع
سے فرض کیا جاے تو بعد از انعقاد اجماع من کل المجامعین ہوگا نہ قبل از انعقاد بنابر اسکے
خلیفہ بنانا قبل از موافقت اجماع نہ تھا مگر مشتہی نفس امارہ و اتباع ہوا و ہوس دنیاے نظر
مکارہ بغیر ما قام علیہ من برہان و بغیر ما انزل اللہ علیہ من سلطان لیکن اِس مقام پر اہلسنت
یکلخت عورات حنیفہ خلافت نارشیدہ خلیفہ یوم سقیفہ غض بصر کرتے ہین اور فقط نتیجہ سقیفہ

زائد ضعیفہ اجماع سخیفہ کو قرۃ العین اور نور نظر کرتے ہین یہ طرفہ لطیفہ اور لطیف ظریفہ ہی جو بلحوظ
خواطر شریفہ طبائع سنیفہ ہو الغرض جب پیغمبر خدا کا کسی کو خلیفہ نہ کرنا حضرات کے اصول مذہب
سے ٹھرا تو جو حدیث خلافت شیخین کے لیے بنص امین شریفین بنائی گئی ہو وہ خود ہی باطل
اور حلیہ صحت سے عاطل ہوگی جسطرح سے کہ حدیث نجوم بھی اُسکی باطل ہو جیسا کہ پیشتر
اس سے ہمنے بیان کیا دوسری وجہ شیعون کی شکرگذاری کی یہ ہو کہ بعد اسکے کہ اہل سنت
حدیث نجوم کو مسلم کرلین تو مطابق بایّھم اقتدیتم اھتدیتم کے جس صحابی کی ہم
اقتدا کرینگے مہتدی ہونگے اور بالاتفاق اس مین شک نہین ہو کہ مثل عباس عم رسول اللہ
اور مثل علی ابن ابیطالب ابن عم رسول اللہ صحابہ کبار اور اصحاب اعتبار سے ہین اور
بنابر حدیث صحیح مسلم کے جسکی نقل پیشتر گذر چکی یہہ دونو بزرگوار باقرار حضرت عمر شیخین کو کاذب
اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے پس اگر شیعہ بھی باقتداے حضرت عباس و علی
شیخین کو متصف باین صفات کمل الذات سمجھے تو عین اھتدا پر ہوے پھر حضرت معاویہ کے
سگون کو چاہیے کہ مثل سگان عاویہ شیعون پر عوعو نہ کرین تیسری یہ ہو کہ امثال اسامہ کہ
جنہون نے ابوبکر سے کہا امرنی علیک رسول اللہ فمن امرک علی اور تا دم زیست بیعت
نہ کی اور قیس اور سعد عبادہ جو بشہادت صدیقہ سینان خیار صحابہ سے تھا اور رئیس ایک
قبیلہ انصار کا تھا اور لااقل بقول مصنف کے تمامی مہاجر و انصار اخیار ہین تمامی انصار
مین داخل ہی منکرین خلافت حضرت خلیفہ اول سے تھے اور انکی خلافت کو محض باطل
سمجھتے تھے اور ہرگز بیعت نہ کی بلکہ تواریخ و سیر مین موجود ہو کہ حضرت خلیفہ ثانی اس
بیعت نہ کرنے پر سعد سے بخشونت پیش آئے اور اپنی فظاظت اور غلاظت کو بمقتضاے
انت افظ و اغلظ کما فی الصحیح البخاری عمل مین لائے اور بہت چیخے
اور چلاّئے اور دست بقبضہ ہوکر جھنجلائے اور زبان بسب و شتم تیز و تند کی اور براد
آتشی تند کی یہ بانگ کہ صداے نہیب زاے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی النہایۃ

بلندی کی گرد و بھی گرد میدان وغا تھا ایسی کدڑ بھبکیون مین کب آتا تھا اُسکی بھی رگون مین خون مردانگی نے جوش مارا اور دست بقبضہ ہو کر پکار اکہ او مکار ناہنجار نا بکار محنت شعار زن کردار ہر معرکہ سے فرار تیری مجال ہی کہ جوانمردون سے آنکھین چار کرے و بر دباہ بازی شیر دون کا قصد شکار کرے آخر کار جب حضرت خلیفہ صاحب نے اُسکو سختی اور درشتی مین اُستوار پایا تو ڈھیلے پڑے اور زیر ہوے اور جس بات کے بھوکے تھے اُس سے سیر ہوے اور حسب عادت تحمل اور بردباری کو کام فرمایا اور ایسی ہی گرمی و نرمی سے تتمہ خلافت کو انجام فرمایا مگر وہ بیباک بہ سرد مہری اُٹھا اور رگرما گرم چلا گیا اور تادم مرگ جام بیعت خلیفہ نہ پیا چنانچہ ابن تمیہ منہاج اور ابن اثیر اسد الغابہ مین اور امام رازی نہایۃ العقول مین اور بحر العلوم مولوی عبد العلی شرح مسلم مین اس بات کا اقرار کرتے ہین پس اگر شیعہ بمقتضاے بایھم اقتدیتم اھتدیتم کے ایسے صحابہ کی اقتدا کرکے ابوبکر کی خلافت باطل اور حقیت سے عاطل سمجھے تو عین اہتدا پر ہوے اور شیعون کا اہتدا پر ہونا عین ضلالت اُنکے مخالفین کی ہی بس حدیث نجوم نے مذہب اہلسنت کو بیخ و بن سے کندہ کردیا اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ نہوا چاہیے کہ اب سُنّی آہ آہ کرین اور شیعہ قاہ قاہ کرین اور الحمد للہ ثم الحمد للہ کہین یہ ہی حال اس حدیث کا بفرض معنی عموم جیسا کہ عامہ اہل سُنت سمجھتے ہین اور امثال حضرت مخاطب اِسی پر اصرار اور استبداد رکھتے ہین اور اگر اس مین کوئی تخصیص جاری کرین تو بہ قاعدہ ما من عام الا و قد خص شیعون کے لیے تو ہو سکتا ہی مگر حضرات اہلسنت کے لیے اس مین مقام سکتہ ہے اِسلیے کہ چند قباحتین درپیش ہوتی ہین ایک تو ننگ و عار اس کا کہ شیعیان طعان شعار سنان طعن سے ہمیشہ اُنکے جگرون کو فگار کرینگے اور کہینگے کہ آخر جھک مارکے تمنے ہمارا ہی طریقہ اختیار کیا اور مثل ہمارے عموم سے دست بردار ہو کر خصوص کا اقرار کیا دوسرے اِس حدیث مین کوئی تخصیص لگانا اپنے ہاتھون سے اپنے سر پر بلا لانا ہی

اور ایک خنجر آبدار بُرّان تر از کارد ابو لو لو اعجوبہ کار اپنے خصم ہاتھ مین دیتا ہے کہ جب پلے تخصیص درمیان مین آیا تو تمہارا خصم بھی کوئی تخصیص لگا کے حضرات ثلثہ کو مقدوح اور مجروح بلکہ مذبوح اور مسفوح کریگا تیسری تخصیص مین ایک ایسی بڑی خرابی و بربادی لازم آتی ہے کہ جس سے حضرات اہل سنت کے سر پر قیامت آئیگی اور نمونہ صُور سرافیل دکھائیگی اور صدہا سال کی عمارت بنائی ہوئی بڑی بڑی بناؤن کی دھجیا ئیگی یعنی بعد از تخصیص حدیث قاعدہ عدالت کل صحابہ جو اہل سنت نے بکوشش سالہا سال واسطے حفظ جریم ثلثہ کے بنایا ہے الصحابۃ کلھم عدول اپنے اجماعیات سے ٹھہرایا ہے یکسر باطل ہوجائیگا اور جڑ سے اُکھڑ جائیگا اور جس فائدہ کے لیے تعمیم حدیث نجوم پر جان دیتے تھے وہ ہاتھ نہ آئیگا اور حضرات اہلسنت کے لیے یہ بڑی مصیبت عظیم ہے اور داہیہ کبری ہے حال انکا قابل رحم ہر کہ حدیث نجوم سے بڑے بڑے مخمصون مین پڑے ہین اور پنجہ شکنجہ ضیق مین پھنسے ہین تعمیم حدیث کندہ کنندہ مذہب از بیخ ہے اور تخصیص حدیث ایک آہنی خار دار میخ ہے کہ کسیطرف گزارا نہین اور کوئی راہ چارہ نہین بیچارے جدہر سر جھکاتے ہین سر پر ایک ٹھوکر کھاتے ہین ادھر جھکے تو ہاے رے اُدھر جھکے تو واے رے ای یاروا تسے مذہب سے اپنے تئین نکالو اور بیفائدہ ہلاکت مین اپنے تئین نہ ڈالو ثلثہ سے ہاتھ اُٹھاؤ اور اہلبیت کیطرف آؤ دنیا مین ہر مذہب والیکو چڑاؤ اور اتباع فرارین کو جھکاؤ اور آخرت مین علیؑ والے کہلاؤ اور جب عوض کوثر پر جاؤ تو دست ساقی کوثر سے جام شراباً طہورا پاؤ ثلثہ سے تمکو کیا ملیگا اور اُنسے کوئی کیا لیگا پیر خود در ماندہ کرا شفاعت گری کندے اُو خویشتن گم است کرا رہبری کند حیف ہو اُن مسلمانون کی عقل و دانش اور فہم و بینش پر جو شیعون سے عبث عبث جھگڑتے ہین اور اُنکی تیز زبانی سے نہین ڈرتے ہین سر و د بہ مستان یاد دلاتے ہین اور بیفائدہ سوتی بھڑون کو جگاتے ہین اور اپنی ڈاڑھی مونچھون کو نچواتے ہین پھر پیچھے تو کسطرح بلے

واے کا غل مچاتے ہین اور وا غوث وا غوث پکارتے ہوے عدالت کیطرف دوڑتے
جاتے ہین ذرا اس غیرت اور حیا کو ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ شیعون کے سامنے ذکر حدیث
نجوم کا زبان پر لاتے ہین اور کچھ نہین شرماتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ یہ حدیث تو سنیون کے
لیے ستم قاتل تیز تر از سم الفار ہی اور راہ نجات اس سے بہت دشوار گزار ہی اور مشکل
تر از ہفت خوان بہمن و اسفندیار ہی اگر شیران دغا اور رہبران ہیجا یعنی پیروان شیعہ انکو
لٹینگے خواہی نخواہی مارے پڑینگے صید راچون اجل آید سوی صیاد رود مثل کیا ٹھیک ہے
کہ اپنی بلادت و غباوت سے بھیڑی بھیڑیے کے پاس جاتی ہی اور اپنا پیٹ پھڑوا لیتی ہے
اگر شیعون کے سامنے اس حدیث کا ذکر نہ کرتے تو اس رسوائی و فضیحت سے محفوظ رہتے مین کیون
پڑتے المختصر گفتگو بسیار اور منظور نظر اختصار ہی تفریح خاطر در یا مقاطر مومنین کے لیے
انشاءاللہ اسیقدر کافی اور وافی ہی اور ابناے دار استسقای جہل کے لیے سقی مجامع
میاہ رجال ولو بالسجال النقاغیر شافی ہی اب مناسب معلوم ہوا کہ پہلے کچھ حال حدیث نجوم کا
بنا بر مذہب اہلسنت اور بنا بر مذہب شیعہ کے ہم بیان کرین اسکے بعد فقرات تسکینی حضرت
مخاطب سے فقرات پشت معاندین کو توڑین و واضح ہو کہ مذہب اہلسنت مین یہ حدیث
عوام الناس مین بہت مشہور رہی اور ہمیشہ عامہ اہلسنت کو اسپر نازش و افتخار ہی اور سرمباہات
انکا بذروہ فلک قرار ہے بدین پندار کہ یہ نص قطعی ہے تعدیل کل صحابہ پر کہ یہی مذہب
جمہور اہلسنت ہی اور بامید حفظ حریم ثلثہ اسکو بن دندان سے پکڑتے ہین اور مثل لمس اسکی
عذوبت ظاہری پر گرتے ہین حالانکہ اس مین انکے لیے حنظل اور زہر ہلاہل بھرا ہوا ہے
جیساکہ پیشتر اس سے ظاہر ہوا کہ مذہب اہلسنت اس سے از بیخ و بن کندہ ہوتا ہی اور شیعونکا ایک بال
بھی کسی جگہ نہین کندہ ہوتا ہے پس جو لوگ مسلم کرنیوالے اس حدیث کے ہین وہ پہلے اپنے مذہب کو
اسکے قباحات و اعتراضات سے بچالین بعد اسکے شیعون پر کسی اعتراض کی ہوس دل مین لائین اول
فکر خانہ خود باید ساخت بعد ازان بر دیگران باید تاخت ولا یرمی بالحجارة من کان بیتہ من الزجاجة

اور شیعون کو بحمد اللہ کوئی دشواری نہین ہی اس لیے کہ وہ تو اولاً اس طریقہ کو جس طریقہ سے تم روایت کرتے ہو مسلّم ہی نہین کرتے بلکہ بموافقت محققین اہلسنت اِسکو کذب و افتراے محض علی رسول اللہ جانتے ہین اور ثانیاً علی التنزل محمول بر تقیہ کرینگے اور ثالثاً بر تنزل علی التنزل اسکے مضمون مین اُس تعمیم کو جو تمھے بطمع دخول ثلثہ کے ہی غیر مسلّم کرکے کچھ تخصیصین ایسی لگائینگے کہ جس سے ثلثہ خارج ہوجائینگے بعد اِسکے تمھارے ہاتھ کیا لگے گا یہ گفتگو ہماری عوام اہل سنت سے ہی لیکن خواص اہل سنت پس خود قائل ہین کہ حدیث نجوم نہایت ضعیف اور نامعتبر ہی بلکہ موضوع اور مکذوب اور باطل اور افترا بر پیغمبر ہی چنانچہ بزار کہ علماے اہلسنت مین بڑا محقق اور ناقد احادیث ہی اور ائمہ احادیث مین ایسا رتبہ عالی رکھتا ہی کہ شاہ صاحب دہلوی اپنے تحفہ مسروقہ مین اُسکو بہ لقب عمدۃ المحدثین یاد فرماتے ہین اُسنے کہا ہی کہ گو عوام یہ حدیث جناب رسولخدا سے روایت کرتے ہین مگر صحیح نہین اور کہین کتب معتمدہ حدیث مین موجود نہین ہی اور اِسکا راوی جو عبد الرحیم بن زید ہی اہل علم اُسکی روایت کو نہین لیتے اور فی نفسہ مضمون حدیث بھی نہایت قبیح اور منکر ہے اور عقل باور نہین کرتی کہ جناب رسولخدا اپنے اصحاب کے لیے جائز رکھین کہ بعد انکے احکام دین مین باہم اختلاف کرین انتہی اور ابن سفیان نے کہا کہ عبد الرحیم راوی حدیث نجوم بڑا کذاب اور خبیث ہی اور بخاری نے کہا ہی کہ متروک ہی اور علمانے کہا ہی کہ جسکو بخاری متروک کہے اُسکی حدیث کو روایت کرنا جائز نہین ہی اور یحیی بن معین نے بھی کہا ہی کہ کذاب ہی اور ابو حیان مفسر سفیان کہ جسکے محامد اور مناقب اور مدارج اور مراتب الوافی بالوفیات سے ثابت ہین اپنی تفسیر مین فرماتے ہین کہ حدیث نجوم ہرگز قول رسولخدا نہین ہی اور بالکل جھوٹی ہی اور رسول خدا سے کسی طریقہ سے اِسکی روایت صحیح نہین ہی پھر بہت اپنے علماے اعلام سے اِسکی تکذیب نقل کی ہی اور بیہقی کہ علمائی اہلسنت مین بڑا گرامی اور تنقید احادیث مین بڑا نامی ہی اُسنے کہا ہی کہ یہ حدیث ہر چند مشہور ہی مگر اسناد

اِسکے ضعیف اور کوئی سند اِسکی ثابت نہوئی اور امام احمد حنبل نے بھی اِسکے مکذوب اور
موضوع اور باطل ہونیکی تصریح کی ہی اور ابن جوزی نے کہ مشہورین علمائی اہلسنت سے
ہی کتاب علل متناہیہ فی الاحادیث الواہیہ مین اسکو احادیث واہیہ سے ٹھرایا ہی اور
کہا ہی کہ صحیح نہین ہی اور ذہبی ناقد رجال اہل سنت نے جسکو شاہ جی دہلوی تحفہ سرقہ مین
امام اہل الحدیث فرماتے ہین کتاب میزان الاعتدال مین اس حدیث کی توہین کی ہی اور
اسکو موضوعات اور اکاذیب جعفر بن الواحد سے شمار کیا ہی اور جا سے دیگر بھی اُسی کتاب
مین بتصریح کہا ہی کہ یہ حدیث باطل ہی اور علامہ لاثانی ابن حجر عسقلانی نے بھی کہا ہی کہ حدیث
نجوم ضعیف اور واہیات سی ہی اور ابن حزم کہ بڑا امام جلیل القدر اہل سنت کا ہی آخر
کہا ہی کہ یہ حدیث مکذوب اور موضوع اور باطل ہی اور ہرگز کسی طریق سے کبھی صحیح نہین ہی
یہانتک کہ متاخرین مین سی شیخ المشایخ فرنگی محل مولانا نظام الدین نے کتاب صبح صادق مین
اور اُنکے صاحبزادہ متعصب مولوی عبد العلی ملقب بہ بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت
مین اور ماتن مسلم الثبوت ملا محب اللہ بہاری نے اِس حدیث کو ایسا ضعیف کہا ہی کہ قابل
عمل نہین جانا ہی اور کُل سندین اسکی مجہول سمجھتے ہین اور دونو باپ بیٹے اپنے معتمدین اور
موثقین سے اسکا مکذوب اور موضوع اور باطل ہونا بیان فرماتے ہین بلکہ اسکے ساتھ
ایک دوسری حدیث کو بھی کہ وہ بھی مایہ افتخار اور متاع نازش و فخار اہل سنت
کی ہی برباد کیئے دیتے ہین یعنی حدیث خذوا شطر دینکم من الحمیرا یعنے ایک جزو دین
اپنے کو حمیرا یعنے بی عائشہ صدیقہ مجتہدہ سے لو اس حدیث کو بھی مثل حدیث نجوم کے
احادیث واہیہ سے جانتے ہین جسکی کوئی سند صحیح نہین ہی بلکہ اپنے بزرگوار دن
مثل سبکی اور حافظ ابو الحجاج سی ناقل ہین کہ جز ایک حدیث کے وہ کل حدیثین کہ
کہ جس مین لفظ حمیرا ہی سب واہیات اور بے اصل ہین اہل سنت کے لیے رونے
پیٹنے اور غم وغصہ کہانے اور خاک اڑانے کا مقام ہی کہ بحر العلوم نے بی للو کی حدیثون

گویا اُسے اعتبار سے نکالا اور اُسکے رنگ سُرخ روسے کو بالکل کالا کر ڈالا یہ ہی حال حدیث نجوم کا محققین اہل سنت کے نزدیک اور جو کچھ اس حقیر نے اس مقام پر بالاجمال لکھا ہی سندین اسکی بالتفصیل کتاب مستطاب استقصا مین بوجہ اتم بنقل عبارات کتب معتمدہ سنیان موجود ہین کہ کسی شخص کو اُس مین جاے دم زدن نہین ہی باقی رہا حال اس حدیث کا امامیہ کے نزدیک پس کتب معتمدہ امامیہ مین جسطرح سے اہل سنت نقل کرتے ہین اصلاً مطلقاً موجود نہین ہی خصوصاً کتب اربعۂ امامیہ مین کہ جنپر مذہب شیعہ کا بعد جمع و توفیق دارو مدار ہی کسی طرح موجود نہین ہی ہان بعض کتب دیگر مین بوجہ دیگر نہ بطور اہلسنت بطریقہ اخبار احاد منقول ہی ایک تو عیون مین دوسرے معانی الاخبار مین اور علاوہ اسکے جو اور بعض کتب دیگر مین ہی وہ اونہین سے منقول ہی لیکن نہ اُس طریق سے جو اہلسنت روایت کرتے ہین اسلیے کہ جو عیون مین منقول ہی وہ ضمن سوال سائل مین ہی نہ قول معصوم ہی نہ قول راوی ہی اور امام نے ہرگز اسکی تصحیح نہین کی ہی اور یہ ان صحیح کا جو لفظا اُس مقام پہ واقع ہی متعلق بحدیث دیگر ہی و علی التنزل اگر فرض کرلین کہ اُس سے متعلق ہی تو امام کا یہ صحیح کہنا اولاً تو منقول بخبر احاد ہی کہ شیعون کا اُس پر اعتماد نہین اور اُنکے نزدیک قابل اعتماد نہین اور ثانیاً محمول بر تقیہ ہی رغماً لانافکم فان غاظوا فقل موتوا بغیظکم کما قال اللہ لاسلافکم ثالثاً اوس مین لم یغیر و لم یبدل ایسے غضب کی قید ہی کہ حضرات ثلثہ کو بدرا اور اُنکی ہستی کے لیے کار شر رسقر کرتی ہی اسلیے کہ شیعہ اُنکو اول مغیرین اور مبدلین سے جانتے ہین اور جب ہمنے ثلثہ کو نکالکر اُنکے مقر مین ڈالکر فراغت کی تو تجھ سنیون کو کیا ملا جز اسکے کہ کف افسوس ملا اور شعلہ غم سے جگر جلا اور کچھ بس نہ چلا اور اسیطرح معانی الاخبار مین بھی بطور اخبار احاد مذکور ہی لیکن اہلسنت کی آرزو و تمنا سے بہت دور ہی اسلیے کہ اُس مین لفظ اصحاب خود زبان رسول رب الارباب سے مفسر باہلبیت جناب رسالتمآب ہی یعنے جسوقت آنحضرت نے اصحابی کالنجوم فرمایا

تھا اُسوقت یہ بھی فرمایا تھا کہ مراد میری لفظ اصحاب سے فقط میری اہلبیت ہین کاش اگر
یہ نہ فرماتے تو بظاہر اہل سنت کے تمنائے دلی کے مطابق ہوتا سو قسمت کی نارسائی
سے ٹوٹی کہان کمند دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا - افسوس کہ بنی ہوئی بات بگڑ گئی اور
بیچارے سُنیون کی آرزو پر اوس پڑگئی اور رہے ظاہر لفظ اسلیے کہا کہ حقیقت مین اگر یہ
تفسیر ہوتی جب بھی ضرور تھا شیعہ اسکی مفسر ہین تفسیر کرتے اسلیے کہ اقتدا کلی بغیر معصوم
بہ دلائل عقلیہ ونقلیہ اُنکے نزدیک باطل ہے بہر کیف اگر شیعہ اس خبر واحد کو مسلم بھی کرلین تو
بغیر اس تفسیر کے مسلّم نہین کرسکتے اور اگر بفرض محال مسلم بھی کرلین تو باقتدا اُنکے مثال
عباس وعلیؑ واسامہ وسعد عبادہ وقیس علی رغم اہل سنت خلافت ابوبکر کو باطل ہی سمجھینگے
پھر سنیون کو اس حدیث سے کیا ملیگا پس جو شخص اس حدیث کو مذہب شیعہ مین
متواتر کہتا ہے وہ ہنوز تشخیص معنی تواتر سے بے بہرہ ہے اور جو بے دانش تفسیر اصحاب
باہلبیت ناجائز سمجھتا ہے وہ دانش سے بے نصیب ہے جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا اس
مقام پر ایک اور بات کا بھی سمجھنا بہت ضرور ہے کہ ابتدا خر کابلی نے حدیث نجوم
کو دلائل تحقیقیہ اور الزامیہ حقیقت مذہب اہلسنت مین بہ طمطراق بیان کیا اور اثبات
دلیل تحقیقی مین خود اپنی کتب مین یہ خیانت کی کہ جن لوگون سے یہ روایت کی اونکی اول
عبارت تو لی اور آخر عبارت جسمین تصریح بہ بطلان حدیث تھی حذف و اسقاط کردی اور
لاتقربوا الصلوۃ کی نقل سچی کی اور بعد اوسکی کشائی خر کابلی ذوی ہنیق وشہیق اوٹھائے اور نقل گدھے
کے بھاگ گانے کی صادق آئی تب عمدۃ الاعیان جناب سبحان علیخان اعلی اللہ مقامہ نے
اپنی بعض تحریرات مین تعرض اسبات کا کیا کہ باوجود تصریح علمائے اعلام اہلسنت بضعف و
بطلان حدیث نجوم تعجب ہے کہ حضرات دلائل تحقیقیہ سے کیونکر ٹھہراتے ہین اسکے جواب مین
انشائے سے کے کاریگر نے رسالہ لکھا ہے جس مین کہ سراسر افترا آت اور اکاذیب ہین اور بھی
منتہی الکلام مین کہا کہ جسکا محصل یہ ہے کہ حدیث نجوم [illegible] طرق [illegible] روایات ضعیف ہین مگر

اس سے مطلقا حدیث کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بلکہ ہمارے پاس دیگر طرق صحیحہ اسکی موجود
ہین پس دلیل تحقیقی ہماری اُن طرق صحیحہ کی راہ سے تمام ہی اور دلیل الزامی بسبب موجود
ہونے اس حدیث کے کتب شیعہ مین تمام ہی عالیجناب مفاخر و معالی ایاب مرغم اناف
ذوی الاذناب صاحب استقصا ادام اللہ ظلالہ اسکے جواب مین کذب و بطلان حدیث
نجوم کا زبان علماے اعلام اہلسنت سے اور نہ صحیح ہونا اسکے کسی طریقہ کا لفصوص اور
تصریحات اکابر و اعاظم محققین اُنکے سے ثابت کرکے فرماتے ہین جسکا محصّل یہ ہی کہ کلُ
علماے محققین تمہارے از اولین تا آخرین اس مقام پر جواس باختہ اور سپر انداختہ ہوے
اُنکو باوجود تفحص اور تجسس کمال و رہ نوردی صحرای قیل و قال و کوچہ گردی سالہا سال
اسکی مجال نہوئی کہ کوئی طریقہ اسکی صحت کا پاتے اور اُسکو صحیح ٹھہراتے لاجرم کذب و افترا
حدیث نجوم کی مقر اور اسکے بطلان اور موضوعیت پر مصر ہوے اب تم اپنے کابلی کو ادعا
دلیل تحقیقی مین صادق کرنے کے لیے اس حدیث کی صحت کے قائل ہوے اور مدعی
طرق صحیحہ کے بزعم باطل ہوے غافل اس سے کہ کابلی صاحب تو بنابر اسکے کذب سے
بری ہوے مگر کل محققین تمہارے کاذب اور مفتری ہوئے کہ کل طرق کے غیر صحیح اور
اس حدیث کے کذب صریح ہونے کی تصریح کرگئے ایک کاذب کے صادق کرنے کے
لیے یہ کیسی بات تمنے بنائی کہ جس سے اہل سنت کے سر پر قیامت کبرا آئی کہ پیشتر تو وہی
تین جھوٹے ہوتے تھے اب کل محققین جھوٹے ہو گئے وا مصیتباہ جن لوگون کی تحقیق پر دار و مدار
اور جنکی دانشمندی پر افتخار تھا وہی لوگ کاذب و بے اعتبار اور جہالت شعار بلکہ مرکب
جہل مرکب پر سوار نکلے بیت نہ محقق شدہ نہ دانشمند * چار پاے برو کتابے چند
اب چاہیے کہ حضرات اہلسنت اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور ایسے مذہب سے جسکے
محققین کاذب و مفتری ہین نادم و پشیمان ہون یا شیعون کے مناظرہ و مباحثہ سے لاجواب
ہو کر اپنے گریبانون کو پھاڑین اور دیوانے بنجائین اور سر بصحرا لائین اور بصد حسرت

فرماین بلیت جنونے کوکہ از قید خرد بیرون کشم پارا ؤکنم زنجیر پاے خویشتن دامان صحرا را
لیکن ہم اپنے مخاطب سے جو مدعی اسکے ہین کہ ہمارے پاس طرق صحیحہ اس حدیث کی ہین کہتے
ہین کہ تمہارے متقدمین اور متاخرین کو تو کوئی طریقہ صحت اس حدیث کا نہ ملا تعجب ہے
کہ تمکو کہان سے طرق صحت ملی اور اگر ملی تھی تو انکو ظاہر کیون نہ کیا کس لیے چھپا رکھا اور
اور کس روز سیاہ کے لیے اٹھا رکھا اگر سچے تھے تو اُن طرق سے کوئی طریقہ تو بیان
فرماتے اور اُن مخفیات اور مستورات سے جنکی صورت زیبا تمہارے محققین نے
نہ دیکھی ایک کا بھی جلوہ تو ہمکو دکھاتے شیعہ اُنہین شاہدان نوخیز و نوخواستہ کے خواستگار
اور بنقد جان خریدار ہین وگاہے بگاہے نگاہے منتظر دیدار ہین سوا از منتظران حجاب تا کے
این پردہ ؤ این نقاب تا کے پس لازم ہے کہ خود مخاطب یا اولیاے مخاطب اُس نو رسیدگان
عدیم المثال کو مثل مخدرات حجال کے نہ چھپاوین بلکہ مثل متبرجات علی الجمال والبغال
کے مواقع نزال مین لاوین اور مردون کو اُنکا جمال بہر قتال دکھاوین اور پھر اُنکی
پردہ دری مین طاقت اور قوت فحول رجال کو ملاحظہ فرمائین اور انشاء اللہ کچھ دیر
نہ گذریگی کہ کلہا کو مجروحہ مقدوحہ حاملۃ الاوزار مولدۃ الاسقام والاضرار پاوین الحاصل بعد
ایسے الزامات و مواخذات کے جناب ممدوح نے بحیثیت دلیل الزامی کو بھی بہ بیان
شافی و وافی باطل کر دیا ہے جیسا کہ بحث اُسکی اجمالاً و تفصیلاً آتی ہے لیکن حملۂ سُنیان این
زمان کتاب مستطاب استقصا کو دیکھکر ہوش و حواس باختہ اور سیمہ [illegible] ہین [illegible] زار [illegible]
دشت مین گرفتار شعلہای جہنم اونکی گلخن سینہ پر کینہ سے نکلتی ہین اور [illegible] جلتے ہین مگر
کیا کرین کہ جواب سکا غیلی دشوار بلکہ دور از کار و خارج از احتمال [illegible] مذہب آبائی موجب ننگ و عار
فاختار والنار علی العار فما اصبرہم علی النار لیکن ہمارے مخاطب والا مقام کے جگر سے تو ایسا
شرارہ نکلا کہ خرمن عقل و خرد اونکا سر تا سر جلا بالکل دیوانے اور بائولے ہوے اور راز
سر تا پا جنون کے پتلے بنے اور بمقتضائی للجنون فنون یہ بھی دل مین آیا اور سودائی خام

خیالی سر مین سمایا کہ پختہ مغزان پختہ کار سے ہم کبھی اُلجھئے اور کچھ بحث لغو بیکار کیجئے اور
مواخذات لاجواب صاحب استقصا کا کچھ تو الٹا پلٹا جواب دیجئے کہ جس سے ذلت و خواری
سکوتی و صموتی سے کہ دلیل مبہوتی ہو بچئے ہیہات ہیہات و لات حین مناص ایسی لغویات
بکنا عین مبہوتی ہے اور زبوست ہونیکی یہ دلیل ثبوتی ہے تمہارے بڑے ٹھاٹھس تو چین بولنے لگے
دم نہین مارتے دُم نہین ہلاتے کوئی ہانک نہین اُٹھاتے تم بیچارے کیا بولوگے اطرق
کری اطرق کری ان النعامۃ فی القری شتر مرغ کی لمبی گردن تو پہاڑ کے نیچے آئی پھر اُسکی
گوہ کی گھی کیا بھنبھنائی بیت اوکس عرصہ سیمرغ نہ جولان گہ تست عرض خود می بری و
زحمتِ ما میخواہی مختین تو لیاقت یہانتک نہین تم کسی بات کا جواب کیا دوگے ہر بات
تمہاری بے ٹھکانے پڑی ہوا کرتی ہے سوال از آسمان جواب از ریسمان جن مواخذات
سے اہلسنت پر صعبت جانکاہ ہے اُسکے جواب سے بچ جانا جن اعتراضات کو پیرو بنا سیاہ
اُسکو کان لم یکن ٹھہرایا بے صرفہ گاتے اور بڑبڑاتے ہین یہ نہین سوچتے کہ ہمارا خصم کیا
کہتا ہے اور ہم کیا کہتے ہین حضرت سلامت صاحب استقصا نے کب فرمایا اور کسی نے
کب کہا کہ حدیث نجوم مطلقاً ہماری کسی کتاب مین نہین ہے جسکے جواب مین آپ فرماتے
ہین کہ تمہاری فلان کتاب اور فلان کتاب مین ہے بلکہ وہ خود فرماتے ہین کہ ہے مگر مفسر و مقید
ہے عام نہین ہے اور اسی طرح قاضی علیہ الرحمہ منکر اور مبطل اسکے بحیثیت خصوص نہین ہین بلکہ
من حیث العموم ہین اور محققین اہل سنت بھی اس انکار اور ابطال مین اُنکے شریک ہین
اور اسی طرح صاحب استقصا نے کب فرمایا کہ جواب اہلسنت دلیل تحقیقی و الزامی سے یہ ہے
کہ حدیث اُنکے مذہب مین باطل ہے جسکے جواب مین آپ فرماتے ہین کہ اس حدیث کے
راوی گو ہمارے مذہب مین ضعیف ہین مگر تمہارے مذہب مین تو قوی ہین اسلیے کہ اگر ہم فرض بھی کرین کہ ہمارے
مذہب مین قوی ہین تو تمہاری یہ دلیل تحقیقی ہے یہ دلیل الزامی نہین اور صاحب استقصا خود فرماتے ہین کہ
قول محققین اہلسنت ہی اسکی دلیل تحقیقی ہے جنکو باطل کرتے ہین اور مدعیان دلیل تحقیقی سر طالب صحت

حدیث نجوم کتب معتمدہ اور اقوال معتبر محققین اہلسنت سے ہین اور جب محققین اہلسنت اسکو باطل سمجھتے ہین ورا قرار کرتے ہین کہ کتب معتمدہ مین نہین ہے جیسا پیشتر اس سے گزرا پھر کابلی اور خرکرہ کابلی نے دعوی اسکے دلیل تحقیقی ہونیکا کیونکر کیا لیس آپ پا تو اسکی صحت کتب اہلسنت سے ثابت کرکے دلیل تحقیقی ہونا اسکا صحیح اور درست کیجیے یا فرمایئے کہ جن لوگون نے فریب دہی عوام کے لیے ایسا جھوٹا دعوی منھ سے نکالا انکا دونو جہان مین منھ کالا اور ہم مین انشاء اللہ تعالے باقی رہا جواب دلیل الزامی کا پس الزام فرع تحقیق ہے اور جب اصل دلیل تحقیقی تمہارے پاس باقی ہی نہین گئی تو تم دوسرون کو الزام دینے کیا چلے ہو اور الزام اوپر مسلمات خصم کے ہوتا ہے اور جب خصم تمہارا اس حدیث کو جسطور پر تم روایت کرتے ہو اور جس طرح پر تم اسکے معنی سمجھتے ہو مسلم ہی نہین رکھتا ہے تو تم الزام کیونکر دے سکتے ہو ذرا منطق مین بحث قیاسات جدلی کو دیکھو تو معلوم ہو کہ بناے دلیل الزامی تسلیم خصم پر ہے مستدل کی تسلیم اور عدم تسلیم کو اس مین دخل نہین ہے اور جب تمنے تعمیم حدیث کو جس سے تمہارا مطلب نکلتا تھا مسلم ہی نہین کیا تو پھر الزام کے کیا معنی بالجملہ دلیل الزامی ہونا حدیث نجوم کا سراسر باطل ہے اور حلیہ صحت سے عاطل ہے اور مستدل غافل یا جاہل ہے اسلیے کہ اولاً شیعہ اس حدیث کو اخبار احاد سے جانتے ہین کہ مقام اعتقاد مین جسپر اعتماد نہین رکھتے ثانیاً سلمنا اخبار احاد سے نہین ہے لیکن لانسلم کہ جسطرح سے تم روایت کرتے ہو اُسی طرح ہماری کتب مین بھی ہے بلکہ ہماری کتب مین بزیادتی تقیید و تفسیر باہلبیت علیہم السلام ہے پس بدون اس تفسیر و تقیید کے ہم مسلم نہین کرتے اور اگر کوئی مخالف اس تفسیر کو مسلم نہ کرے بجہنم اُسکی عدم تسلیم سے ہم پر الزام نہین عائد ہوسکتا ثالثاً یہ تفسیر نہین سہی لاکن لانسلم کہ مراد اس سے صحابہ ہین بلکہ مراد اس سے اہلبیت علیہم السلام ہین اور قول تمہارا کہ اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر مطلقاً جائز نہین ہے باطل ہے کما ستعرف رابعاً سلمنا کہ صحابہ ہی مراد ہین لاکن لانسلم کہ کل صحابہ مراد ہین بلکہ صحابہ اہلبیت مراد ہین

پس طبقہ صحابہ مین اقتدا بصحابہ اہلبیت بہین حدیث واجب ہی اور طبقہ غیر صحابہ مین بھی اقتدا
باہلبیت بدلائل دیگر وبنفص سابق علی اللاحق واجب ہی اور کچھ ضرر نہین ہی کہ وجوب اقتدائے
کل اہلبیت ایک ہی دلیل سے ثابت کیا جائے اگر صحابہ اہلبیت کی اقتدا ایک دلیل سے اور
اہلبیت غیر صحابہ کی اقتدا بدلیل دیگر ثابت ہوئی تو کیا ضرر ہی خامسًا سلمنا کہ صحابہ اہلبیت سے اعم
مراد ہین لیکن لانسلم کہ منافقین اور مرتدین اور غاصبین اور ظالمین اس مین داخل ہین
بلکہ مومنین موقنین کاملین جو مصداق لم یغیر ولم یبدل مین مراد ہین کہ مرجع انکی اقتدا کا طرف
اقتدائے اہلبیت علیہم السلام کے ہی اسلیئے کہ اقتدا اس اقتدا کی جو اقتدائے معصوم ہی عین
اقتدائے معصوم ہی اور اسلیئے کہ کل انکے معتقد اسکے ہین کہ اقتدا مخصوص باہلبیت ہی یا اقتدا
سے اقتدائے جزئی مراد ہے نہ اقتدائے کلی یعنے قولاً وفعلاً وتقریراً اسلئے
کہ بدلائل قطعیہ ہمارے نزدیک یہ امر مخصوص معصومین علیہم السلام ہی الغرض اسوقت یہ پانچ
جواب جانب سے پنجتیون کے واسطے چار یارون کے مجملاً بطور فہرست کے
ہمنے بیان کیئے اور تفصیل اسکی مثل جوابات دیگر کے رد تفصیلی ہر ہر قول مردود نخاطب
مین انشاء اللہ آتی ہی فانتظرہ وقد حان ان نشرع الان فی الجواب التفصیلی
وعلی اللہ التکلان وھو خیر مستعان **قولہ** صحابہ کی فضیلت مین
اقول شیعون کی کتابون مین جہان مطلق صحابہ کے فضائل ہین وہان انکے رذائل بھی
ہین اور شیعون کے لیے اسکے واسطے دو محمل ہین ایک تو یہ کہ فضائل کے مصداق بعض
ہین یعنی صحابہ اخیار ہین اور رذائل کے مصداق بعض دیگر یعنی صحابہ اشرار ہین
دوسرے فضائل محمول بر تقیہ ہین لیکن اہلسنت کی کتابون مین جو رذائل ہین جیسے
حدیث فتوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی اور حدیث من
الاصحاب من لا یرانی بعد ما یفارقنی وامثال ذلک پس اہلسنت اسکو نہ
محمول علی بعض دون بعض کر سکتے ہین کہ قاعدہ عدالت کل صحابہ کہ مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی

ہاتھ سے جائیگا اور نہ محمول بر تقیہ کر سکتے ہین کہ قیاس باطل ابوحنیفہ مین عین نفاق ہی اب
کوئی تیسری راہ ہمکو حضرات اہلسنت بتلائین اور اگر کہین کہ صاحبان رذائل اصحاب سے
خارج ہین تو ہم کہین گے کہ اطلاق لفظ اصحابی اصحابی و من لا اصحاب من لا یبالی دلالت اوپر اصحاب
ہونیکی کرتا ہی اور اگر کہین کہ اصحاب ہونا اونکا نظر بظاہر ہی نہ بہ حقیقت تو ہم کہینگے کہ اسطرح ہم نا اہلون سے تقوی
بیزاری کرتے ہین ہم اونکو اصحاب ظاہری کہتے ہین نہ بحسب حقیقت کے اور رذائل اصحاب
حقیقی ہو گئے ہین نہ اعم اصحاب حقیقی اور ظاہری سے اور لا نسلم کہ تمہارے ثلثہ بعد اسکے کہ اونسے
افعال نفاقی و ارتدادی ظاہر ہو گئے اصحاب حقیقی سے ہین پھر ایسے احادیث کے ذکر کرنے سے
جز عوام فریبی کیا حاصل ہی **قولہ** بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی **اقول** اگر مراد
مخاطب یہ ہی کہ اسی قدر یعنی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کتب شیعہ مین بروایت
ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی اور ما بعد اسکا بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہی تو محض
کذب و دروغ بیفروغ ہی کتب شیعہ موجود ہین اُس مین جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ
ما بعد اسکا بھی اوسی امام کی روایت سے منقول ہی جس سے امثال حضرت ثلثہ خارج
اور طبقہ ائمۃ النار مین داخل ہو جاتے ہین اور اگر مراد یہ ہی کہ یہ فقرہ ساتھ فقرہ ما بعد کے
بروایت ائمہ کرام کتب شیعہ مین منقول ہی لیکن چونکہ خلاف ہمارے مقصود کے ہی ہم
اُسکو نہین لیتے اور اس کل سے بمقتضائے مثل مشہور میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا
تھو فقط اس جزو کو ہم مانتے ہین تو یہ بات آپکو کذب سے تو بچاتی ہی لیکن خلاف دیانت
و خیانت فی النقل ہوئی جاتی ہی اسلیے کہ ظاہر اسکا یہی ہی کہ ائمہ سے اسی قدر منقول ہی
حالانکہ یہ خلاف واقع ہی آپکو لازم تھا کہ پہلے کل حدیث کو نقل کرتے بعد اسکے فرماتے
کہ ہم یہ فقرہ مسلم نہین کرتے کہ ہمارے مطلب کے خلاف ہی لیکن آپ بہ راہ مکر و فریب
چلے اور اس بات سے ڈرے کہ اسوقت شیعہ کہینگے کہ کون کہتا ہی کہ تم مسلم کرو تمہاری
مسلم کرنے اور نہ کرنے کو دوسرون کے مسلمات مین کیا دخل ہی شیعہ بھی بغیر اس فقرہ کے

اس حدیث کو مسلم نہین کرتے ہم جس امر کو ہم مسلم نہین کرتے تم ہمکو الزام اوسپر کیونکر دے سکتے ہو حاصل
یہ ہے کہ اس مقام پر اہلسنت مستدل ہین حسن و خوبی ثلثہ پر بدلیل الزامی بعموم
حدیث بخوم شیعہ اسکے جواب مین کہتے ہین کہ عموم حدیث کو ہم مسلم نہین کرتے بلکہ ہم اُسکے خصوص کے
قائل ہین بسبب اُس زیادتی کے جو ہماری کتابون مین منقول ہو پس اگر تم اونکے جواب مین
اس خصوص کو غیر مسلم کروگے تو یہ جواب المنع بالمنع و جواب لانسلم بلا تسلیم ہوگا اور یہ عین
جہالت ہو واب آداب مناظرہ سے **قولہ** اور نیز حضرت نے فرمایا ہو کہ دعوالی اصحابی
اقول جناب والا دعوالی اصحابی تو کہین کتب شیعہ مین بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہو
آخر می ضمن سوال سائل مین منقول ہو نہ قول معصوم ہو اور نہ قول راوی اور بعد اسکے
ہذا صحیح زبان معصوم سے منقول خبر واحد ہوا ہو اور اخبار احاد مقام اعتقاد مین قابل اعتماد
نہین اور محمول علی التقیہ ور ماؤل بقول مدح صحابہ کے بھی ہو سکتا ہو جیسا کہ خود مخاطب بعد
اسکے اقرار کرتا ہو اور بعد اسکے فقرہ قارحہ مقرحہ حضرات ثلثہ یریدمن لم یغیر ولم یبدل
بھی اُسی روایت سے منقول ہوا ہو اگر شیعہ ہذا صحیح کو مسلم بھی کرینگے تو بغیر اِس قید لم یغیر
ولم یبدل کے مسلم نہ کرینگے بہرکیف ہذا صحیح کا روایت احاد معصومی سے ہونا مسلم ہو لیکن
اِس سے لازم نہین آتا کہ دعوالی اصحابی بھی روایت معصومی ہو علی الخصوص جسوقت ہم
ہذا صحیح کو محمول کرین اس پر کہ یہ قول جو مدح صحابہ پر دلالت کرتا ہو البتہ صحیح ہی جسوقت
مراد لی قائل اسکا من لم یغیر ولم یبدل کو اگرچہ فرمودہ رسول خدا ہو یا محمول بر تقیہ کرین تو
اُسوقت حدیث دعوالی اصحابی بالکل بے سروپا ہو جائیگی پھر اسکو روایت ائمہ کرام
کہنا محض کذب و دروغ اور دعوائی بلا دلیل ہو **قولہ** یعنی میرے حقوق صحبت کے اُنکے
حق مین رعایت کرو **اقول** یہ یعنی آپ کا لایعنی ہو اور محض بیمعنی اور جہلیت کی نشانی
ہو دعوالی اصحابی کے الفاظ کو اِسپر دلالت نہین کیون نہین جائز ہو کہ بفرض صحت مراد
امر ہو یہ ہو کہ میرا پاس و لحاظ کرو اور میرے موجود ہوتے سزائی قبائح افعال و فضائح

اعمال صحابہ زشت خصال کو میرے واسطے چھوڑ دو کہ جیسا مین مناسب جانونگا ویسی سزا دونگا اور تادیب ہر امثال حضرت عمر کی کہ اکثر تھا طیش جاہلیت مین اگر بعضے صحابہ کے قتل پر فوراً آمادہ ہو جاتے تھے چنانچہ حاطب کے قتل پر آمادہ ہو گئے تھے اور سی طرح ایک اور شخص کے قتل پر جو منافقین اصحاب تھا اور راوسنے اعدل یا محمد کہا تھا مستعد ہو گئے تھے اور انحضرت نے فرمایا معاذ اللہ لئلا یقول الناس ان محمداً یقتل اصحابہ یعنی چھوڑ دے اسکو تاکہ لوگ نہ کہین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین کما فی صحیح البخاری پس غرض انحضرت کی یہ ہی کہ تم لوگ دخل معقولات نہ کرو اور ایسے امور کو میرے لئے چھوڑ دو چنانچہ لفظالی کا دعوالی مین ان معنون پر نہایت چسپان ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ منافقین اور مرتدین سے اور بیزاری نہ کرو اور انکو دوست رکھو اور مثل اہلسنت کے پیشوا بناؤ مسلمنا یہی مراد حضرت کی ہی کہ میرے بعد میرے اصحاب کے حقوق صحبت کی رعایت کرو لیکن یہ تو ارشاد ہو کہ آپ کے خلفائے راشدین نے کون سے حقوق صحبت پیغمبر کے اصحاب کے بارہ مین مراعات کی جو شیعون سے آپ طالب مراعات ہوتے ہین آپ کے خلیفہ اول نے اُن صحابہ کو جنہون نے ادائے زکوۃ مین بسبب باطل سمجھنے اُنکی خلافت کے تامل کیا اُنکو بنظر استحکام اپنی خلافت کے اہل ردہ نام رکھ کے قتل کروا ڈالا اور اُنکے اموال اور زن و فرزند کو مال غنیمت کفار سمجھکر مسلمانون کو تقسیم کر دیا حالانکہ اُنسے مقاتلہ کی رائے حضرت عمر اور عثمان اور جناب امیر علیہم السلام بلکہ رائے کل اُن مہاجرین اور انصار کی جنہون نے آپ کو خلیفہ بنایا تھا نہ تھی کما فی کنز العمال و الملل و النحل بلکہ کنز العمال مین تصریح اسکی ہی کہ اجماع صحابہ اوپر منع مقاتلہ کے تھا تعجب ہی کہ اس اجماع کو حضرت ابو بکر باطل اور ناحق سمجھے اور اپنی خلافت پر انہین حضرات کے اجماع کو باطل اور ناحق نہ سمجھے اور حضرت عمر نے اس بارہ مین اپنے خلیفہ خود ساختہ سے بہت گفتگو کی اور کہا کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ امرت ان اقاتل حتے یقولوا لا الہ الا اللہ

لیکن خلیفہ صاحب کو اپنی راے پر اصرار رہا یہانتک کہ بجواب خطاب عمر ابن خطاب فرمانے
لگے جسکا محصل یہ ہے کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین پس مانعین زکوٰۃ مثل تارکین صلوٰۃ کے ہین
واللہ لو منعونی عناقاً کانوا یودونہا الی رسول اللہ
لقاتلتہم علی منعہا کما فی الصحیحین اور کتاب ملل و نحل مین بجاے
عناقاً عقالاً ہے حاصل یہ ہے کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ کیونکر تو ان آدمیون سے یعنے مسلمانون سے
مقاتلہ کریگا حالانکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتے تھے کہ مین مامور ہوا ہون کہ لوگونسے
مقاتلہ کرون یہانتک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین یعنے مسلمان ہون حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین قسم خدا کی اگر نہ دینگے مجھکو ایک گلوبند یا ساق بند شتر یا بزغالہ کہ جو رسول خدا کو دیتے تھے تو
مین انسے قتال کرونگا اور قاموس مین ہے کہ حدیث ابوبکر مین ہے لو منعونی عناقاً
و فی روایۃ عقالاً یعنی زکوٰۃ دو سالہ یا یک سالہ تفسیر کبیر رازی مین ہے کہ جب صحابہ قتال
پر راضی نہوے تب حضرت ابوبکر غصہ مین آکر تنہا واسطے قتال کے اٹھکھڑے ہوے
گویا ناز کیا تھا جب لوگون کو اپنا خریدار پایا تھا ورنہ بہادری آپکی تو احد و خیبر
و حنین سے معلوم ہے پھر کیف ابوبکر نے بسرکردگی خالد ولید لشکر واسطے تحصیل زر زکوٰۃ کے
بھیجا اور حکم کیا کہ جو تامل کرے اسکو قتل کرو پس خالد نے منکرین خلافت سے مقاتلہ
کیا اور از جملہ صحابہ مقتولین مالک بن نویرہ اور قوم اسکی تھی کہ خالد شقی نے
بہ مکر و خدع بندگی خدا و رسول و ابوبکر انکو اپنے قابو مین کیا کما فی مراۃ الزمان
لسبط ابن الجوزی اور ناحق خون ان مسلمانون کا کیا اور زوجہ مالک کو اسی
شب مین اپنے تصرف مین لایا جیسا کہ صواعق ابن حجر مین ہے و
انکارہ ای عمر علی ابی بکر لکونہ لم یقتل خالد بن ولید
لقتلہ مالک ابن نویرۃ وھو مسلم و لتزوجہ امرأتہ
من لیلتہ و دخل بہا فلا یستلزم ذمالہ ولا لحاق

نقص به لان ذلك انما هو من انكار بعض المجتهدين علی بعضهم فی الفروع الاجتهادیة یعنے انکار کیا عمر نے فعل ابو بکر پر کہ اسنے خالد سے قصاص نہین لیا جبکہ اسنے قتل کیا مالک نویرہ کو کہ وہ مسلمان تھا اور اسکی زوجہ سے اسی شبکو نکاح کیا اور بلا استبرا دخول کیا پس اس امر مین ابو بکر کے لیئے کوئی مقام ذم اور نقص نہین ہر اسلیے کہ یہ انکار اس قبیل سے ہو کہ آپس مین مجتہدین ایک دوسرے پر مسائل فروعیہ اجتہادیہ مین انکار کیا کرتے ہین یعنے اختلاف رائے خلیفتین کا اختلاف اجتہادی تھا اور قریب اسکے تقریر علامہ قوشجی کی ہو کہ انہون نے بھی تزوج من لیلته وضاجعها فرمایا ہو اور جواب مین تزوج بامرأته فی دار الحرب لانه من المسائل المجتهد فیها بین اهل العلم کہا ہو اور جب خبر قتل مالک حضرت عمر ابن الخطاب کو پہونچی تو انہون نے ابو بکر سے اس بارہ مین بہت گفتگو کی جیسا کہ تاریخ کبیر طبری مین ہو فضرب ای خالد عنقه واعناق اصحابه فلما بلغ قتلهم عمر ابن الخطاب تكلم فيه عند ابی بکر فاكثر فقال عدو الله عدا علی امرء مسلم فقتله ثم نزا علی امرأته یعنی خالد نے مالک بن نویرہ اور اسکے اصحاب کی گردن ماری اور جب یہ خبر عمر ابن خطاب کو پہونچی تو ابو بکر سے اس بارہ مین بہت گفتگو کی اور کہا کہ دشمن خدا یعنے خالد نے ایک مسلمان کی گردن ماری اور اسکی زوجہ پر متصرف ہوا یہانتک کہ جب خالد آیا تو حضرت عمر نے اس سے بخطاب سراپا عتاب فرمایا قتلت امرءا مسلما ثم نزوت علی امرأته والله لارجمنك باحجارك یعنے قتل کیا تو نے ایک مرد مسلمان کو اور اسکی زن کا متصرف ہوا قسم خدا کی ہر آئینہ سنگسار کرونگا مین تیرے تئین لیکن حضرت عمر اپنی اس قسم مین حانث اور دروغ گو ہوئے زمانہ ابو بکر مین بدین عذر کہ ابو بکر حامی خالد ہوا مگر اپنے زمانہ خلافت مین بھی اس قسم کو سچا نہ کیا اور نہ کفارہ دیا

یہانتک کہ خدا سے جھوٹے ہی دنیا سے گذر گئے اور علی متقی نے کنزل العمال مین نقل
کیا ہی عن ابن عون وغیرہ ان خالد بن ولید ادعی ان مالک
ابن نویرة ارتد بکلام بلغه عنه فانکر مالک ذلک وقال
انا علی الاسلام ما غیرت وما بدلت وشهد له ابو قتادة وعبد الله
ابن عمر فقدمه خالد وامر ضرار بن ازور الاسدی فضرب
عنقه وقبض خالد امرأته ام متمم فبلغ عمر ابن الخطاب قتله
مالک بن نویرة وتزوجه امراته فقال لابی بکر انه قد زنی فارجمه
فقال ابو بکر ما کنت لارجمه تاول فاخطا وقال انه قد قتل
مسلما فاقتله قال ما کنت لاقتله تاول فاخطا قال فاعزله قال
ما کنت لاشیم سیفا سله الله علیهم ابدا اور ابن خلکان نے بھی لکھا ہی
لما بلغ الخبر ای خبر خالد مع مالک وامرأته ابا بکر وعمر فقال عمر لابی بکر
ان خالدا زنی فارجمه قال ما کنت لارجمه فانه تاول فاخطاء
الی اخر ما نقلنا من کنز العمال محصل یہ ہی کہ روایت ہی ابن عون وغیرہ سے کہ خالد بن ولید
نے دعوی کیا اس بات کا کہ مالک نویرہ مرتد ہو گیا ہی بسبب ایک کلام مالک کے کہ خبر اسکی
خالد کو پہونچی پس مالک نے انکار کیا اس کلام کا یعنے کہا کہ تجھکو خبر غلط پہونچی ہی مین نے ہرگز
وہ کلام نہین کہا ہی اور کہا مالک نے کہ مین دین اسلام پر قائم اور ثابت قدم ہون اور
کسی طرح کا تغیر اور تبدل مینے اپنے دین مین نہین کیا اور اسکے اسلام پر گواہی دی
شہود عدول اور موثق نے مثل ابو قتادہ انصاری اور خلیفہ زادے عبد اللہ ابن عمر نے
بلکہ تاریخ طبری مین ہی کہ اور بھی لشکر والون نے شہادت دی لیکن خالد خلدہ اللہ فی النار
نے کسی کی نہ سنی اور حکم کیا ضرار ابن ازور الاسدی کو پس اس لعین نے اس بیگناہ کی گردن
ماری اور اپنے قبضہ مین لایا خالد اسکی زوجہ کو پس پہونچی یہ خبر عمر بن الخطاب کو کہا اسنے

ابوبکر سے کہ خالد نے زنا کیا ہی اوسکو رجم کریں کہا ابوبکر نے کہ مین اُسکو رجم نہ کرونگا
اسلیے کہ اُسنے کسی تاویل سے یہ کام کیا ہی گو خطا کی یعنے ہمارے لشکر کا سپاہی بھی مجتہد
ہی اور یہ خطائی اجتہادی اوس سے ہوئی اسپر کوئی مواخذہ نہین ہو سکتا پس حضرت عمر نے
کہا کہ اُس شقی نے ایک مسلمان بیگناہ کو قتل کیا ہے پس اوسکو قصاص مین قتل
کرا ابوبکر نے کہا کہ مین قتل نہ کرونگا اسلیے کہ اُسنے تاویل کی اور خطا کی حضرت عمر نے کہا کہ اگر
کچھ نہین کرتا ہی تو اُسکو معزول کردے کہا ابوبکر نے کہ جس تلوار کو خدا نے کافر کشی کیواسطے
کھینچا ہی مین اُسکو ہرگز غلاف مین نہ کرونگا اور کتاب مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی سے کہ
اکابر و اعاظم اہلسنت سے ہی اور فضائل عالیہ اور مناقب غالیہ اُسکے ناظرین وفیات
الاعیان و مرآۃ الجنان و اعلام الاخبار پر پوشیدہ نہین ہین یون ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت عمر علی
اور طلحہ و سعد وقاص کو اپنے ساتھ لیکر آئے اور بالاتفاق سب نے کہا کہ خالد سے
اسکا مواخذہ کرنا ضرور ہی مگر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین کسی کی بات پر عمل نہ کرونگا دربارہ
اُس تلوار کے جسکو خدا نے کھینچا ہی یعنے خالد بن ولید سے کچھ مواخذہ مین نہ کرونگا طرفہ یہ ہی کہ
حضرت ابوبکر خود اقرار فرماتے ہین افعال ناشائستہ خالد مین کہ تاول فاخطاء اور باوجود اقرار
خطا جسمین اموال مسلمین کو مثل غنیمت کفار باہم تقسیم کر کے کھاجاتا اور اُنکے عورتون اور
لڑکون کو بکنیزی و غلامی مسلمانون کو دینا کیونکر حلال ہو گیا اور بالفرض اگر مالک کافر ہو گیا
تھا تو قوم مالک نے کیا خطا کی تھی اور اگر کل قوم کافر ہو گئی تھی تو عورتون اور لڑکون نے
کیا خطا کی تھی اور لڑکے حالت کفر مین پیدا نہین ہوے تھے جو بہ تبعیت ابوین کافر کہلاتے
بلکہ حالت اسلام مین مسلمان زادے تھے اونکو غلام بنانا کب ہو سکتا تھا اسی باعث سے
جناب امیر علیہ السلام نے جنگ جمل و نہروان وغیرہ مین کسی کے لڑکون بالون سے تعرض
نہ کیا اور کسیکا گھر نہین لوٹا اور جو عورتین قوم مالک نویرہ کی ابوبکر نے تقسیم کین اونسے کتنے
حلال زادے پیدا ہوے اور ان حرام کاریون اور حرام خوریون کا مواخذہ سواے

حضرت ابوبکر کے کسکی گردن پر تا قیامت رہا اور چونکہ حضرت عمر اس تقسیم کو ناجائز سمجھتے تھے
اسلیے اپنے حصہ کے متصرف نہوے اور اپنی عہد خلافت مین جہانتک لوگون سے ملا چھین کر
واپس کردیا چنانچہ ملل ونحل مین ہے وقد ادی اجتہادہ فی ایام خلافته الی
رد السبایا والاموال الیھم واطلاق المحبوسین یعنی زمانہ خلافت عمر مین
اجتہاد عمر مقتضی اسکا ہوا کہ سبایاے قوم مالک اور انکے اموال کو پھیرا اور بندیون کو چھوڑا
اور روضۃ الصفا مین بحث مقولہ عمر ابن عبد العزیز مذکور ہے کہ ابوبکر بر فلان قبیلہ محاربہ نمودہ
مردان ایشان را بقتل آورده وعیال واطفال آنجماعت را اسیر کردہ چون خلافت بہ عمر
رسید اسیران را باوطان ومساکن ایشان فرستادہ انتہی الحاصل نہ حضرت ابوبکر کے نزدیک
مرتد ہونا مالک نویرہ کا ثابت ہوا ورنہ تاویل فاخطا رکیونکر فرماتے اور نہ حضرت عمر کے
نزدیک ورنہ سبایا اور اموال کیونکر واپس فرماتے اور انہ قد قتل مسلما کیون کہتے
اور کیونکر وہ مرتد ہوا حالانکہ وہ منکر زکوۃ نہ تھا غایۃ الامر کہ زکوۃ دینے مین ابوبکر کو طالب حجت
ودلیل تھا اور کہتا تھا ان الرسول لم یامرنا بدفع ذلک الیک ولا امرک
بمطالبتنا به فعلی ما تطالبتنا بما لم یامر الله به ولا رسوله
کما فی کتاب الاستغاثہ محصل یہ ہے وہ کہتا تھا کہ ابوبکر کو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
نے خلیفہ نہین کیا بلکہ عمر نے بنایا ہے اور جناب رسولخدا نے ہمسے یہ نہین فرمایا کہ میرے بعد
جسکو عمر خلیفہ بناوین اُسکو تم زکوۃ دینا اور نہ ابوبکر کو حکم فرمایا کہ ہمسے زکوۃ لیا کرے پس
کسوجہ سے ابوبکر ہمسے طالب زکوۃ بدون حکم خدا ؤ رسول ہوتا ہے اور اُس سے حیلہ
اجماع بھی نہین چل سکتا تھا اسلیے کہ وہ خود صحابی موثق رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تھا کہ حضرت
نے اُسکو تحصیلدار زکوۃ ارض بطاح مقرر فرمایا تھا جیسا کہ مدارج النبوۃ مین ہے پس جب
ایسے صحابی اور امثال سعد عبادہ واسامہ وقیس واتباعہم مثل سادات بنی ہاشم کے
کما فی ازالۃ الخفا وصحیح مسلم وکذلک فی صحیح البخاری عن لسان عمر وخالفنا علی والزبیر واتباعهم

شریک بیعت اجماعی منافقین صحابہ نہ تھے تو اجماع امت کہانسے ہوا اور خود خلیفہ خلیفہ ثانی
علی ما فی التفسیر الدر المنثور للسیوطی فرماتے تھے لان کنت سألت النبی عن ثلث کان احب
الیّ من حمر النعم عن الخلیفہ بعدہ وعن قوم قالوا نقر بالزکوۃ من
اموالنا ولا نودیہا الیک ایحل قتالہم وعن الکلالۃ یعنی اگر جناب رسولخدا
سے مین تین باتون کا سوال کر لیتا تو میرے نزدیک محبوب تر تھا شتران سرخ مو سے
اوّل یہ کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہو غرض آپ کی یہ ہوگی کہ جب آپ کے خلیفہ
کئی ہوے گو مین خلیفہ ہونے دون تو مین خود خلیفہ ہون یا ابوبکر کو بناؤن اس سے ثابت
ہوا کہ ابوبکر کو خلیفہ بنانا فقط بتشہی نفس تھا من غیر حجۃ و دلیل دوسرے حال اُس قوم کا کہ جنہون
نے کہا کہ ہم اقرار بوجوب زکوۃ اپنے اموال مین کرتے ہین لیکن تجھکو نہ دینگے آیا قتال اُنسے
حلال ہی یا نہین تیسرے معنی کلالہ سے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نہ دینے والے
زکوۃ کے منکر زکوۃ نہ تھے اور ثبوت کفر و ارتداد منکرین احکام شرعیہ غیر عالمین علیہا کا بناء
کسی مذہب کے مذاہب اربعہ اہل سنت سے نہین ہو سکتا ہی چونکہ اس حدیث مین امام
رضا علیہ السلام نے ذکر حدیث حوض کیا ہی اور اہل سنت نے مالک نویرہ اور اُسکے قوم کو
مرتدین سے ٹھہرایا ہی اور حدیث حوض کو اُنہین پر منطبق کیا ہی ہمنے اونکے احادیث اور
کتب معتبرہ سے عدم ارتداد اُسکا ثابت کر دیا اور شاہ جی نے تحفہ مین جو جوابات
بحوالہ سیر و تواریخ مجہول الاسم مثل کہانیون شاہنامہ کے دیئے ہین وہ مقابلہ مین احادیث
اور کتب معتبرہ کے چل نہین سکتے ہین اور شیعون کو پتا مرتدین مذکورہ فارقہم کا ملگیا ہو
اب سنیون کو چاہیے کہ اُنکا پتا لگاوین اور حقیقت یہ ہو کہ چاہین زمین چھوڑکے آسمان پر
جاوین مگر سوائے ثلثہ اور اخراہم کے کسی کو نہ پاوینگے الغرض مسلمانان صحابہ کو ابوبکر نے
قتل کرا دیا اور عمر نے گو اونکے سبایا کو مسترد کرایا مگر قصاص اُن بیگناہون کا قاتلین سے نہ لیا
بلکہ باآنکہ خالد سے بہت ناخوش تھے جیسا کہ تاریخ طبری مین ہی ولما ولی عمر [illegible]

ای علی خالد ساخطا ولامرہ کارھا فی زمان ابی بکر کلہ لوقعتہ بابن نویرۃ وماکان یعمل فی حربہ فلما استخلف عمر اول ما تکلم بہ عزلہ

یعنی حضرت عمر خالد سے تازمانہ خلافت بہت ناخوش اور ناراض رہا اور جب خود خلیفہ ہوے تو پہلا حکم اُسکی معزولی کا دیا و با این ہمہ جب وہ سعد عبادہ ایسے صحابی جلیل القدر کو نشانہ تیر ستم کرکے آیا تو آپ اُس سے راضی ہو گئے اور کیونکر راضی نہوتے حالانکہ حکم قتل سعد عبادہ روز سقیفہ خود ہی دے چکے تھے اور فرما چکے تھے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی النہایہ پس خلیفہ ثانی نے بھی کچھ مراعات حقوق صحبت رسول اللہ نہ کی اور حکم قتل سعد دیا اور اُنپر لعنت کی اسلیے کہ قتل اللہ معنی لعن اللہ کے ہے کما فی القاموس اور مراعات حقوق صحبت کس شمار مین ہے حضرت عمر نے تو مراعات حقوق قرابت رسول اللہ بھی نہ کی جو بنص آیہ قل لا اسئلکم و بنص حدیث روز غدیر خم اذکرکم اللہ فی اھل بیتی ثلثا کما فی الصحیح المسلم سے ثابت ہے اور بعد وفات رسول اللہ اہلبیت نبوی کو صف ماتم پر بیٹھنے نہ دیا اور خانہ فاطمہ زہرا پر آتش غیظ و غضب مین جلتے ہوے گئے اور اُس گھر مین علی اور حسنین کہ عمدہ اصحاب سے تھے اور خود بضعۃ الرسول جناب فاطمہ بتول کہ عمدہ صحابیات سے تھین اور عباس اور زبیر اور سعد اور ایک جماعت بنی ہاشم سے کہ سب اخیار اصحاب رسول اللہ تھے موجود تھے مگر حضرت عمر نے نہ رعایت حقوق صحبت نہ رعایت حقوق قرابت نہ رعایت حرمت بیت الشرف کی اور ربیا کانہ فقل اسمہ فانی کہا واللہ لاحرقن علیکم البیت جیسا کہ طبری نے اور واقدی نے اور ابن عبد ربہ نے اور ابن ابی الحدید نے اور سیوطی نے جمع الجوامع مین اور علی متقی نے کنز العمال اور ولی اللہ نے ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور علاوہ اُنکے بہت اکابر اہل سنت نے لکھا ہے اور ہمنے اُسی قدر ذکر کیا جو ایسے کتب معتبرہ اہل سنت مین ہے جسکا کوئی سنی انکار نہین کر سکتا باقی دیگر حالات ظلم و جور کہ جسکی سنی کے تاب دلونکو نہین ہے

جیسے دروازہ مین ناریون کا آگ لگانا اور در کو پہلوے جناب سیدہ پر گرانا اور بنت
نبی کا ثابت ہداہ اُس معصومہ پر ہاتھ اُٹھانا اور بازو پر دُرّہ لگانا یہانتک کہ روایت اہلبیت
مین ہی کہ ماتت وکان اثرہ فی عضدھا کالدملج یعنے تا دم مرگ نشان دُرّہ بازوے مبارک
مثل بازوبند کے رہا اور صدمہ پہلو پر اُس معصومہ کے ایسا گذرا کہ جس سے محسن کا شہید
ہونا جسکے نظام وغیرہ محدثین اور مورخین مخالفین سے معترف ہین اور ابن ابی الحدید نے
اپنے اسناد سے بھی اُسکا ذکر کیا ہی ان سب کا ذکر ہمنے یہان کیا کہ متعصبین اُسکے رُوات کو
ضعیف ٹھہرا کر انکار کرینگے اور جو کچھ کہ ثالث بالخیر نے رعایت حقوق صحبت اصحاب کی
اُس سے تو کتب سیر و احادیث بھرے ہوے ہین ابن مسعود جنکی شان مین صحاح اہلسنت
مین اکثر احادیث وارد ہین یہانتک کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ قرآن کو ابن اُمّ عبد سے سیکھو
اور فرمایا کہ وھو من اقربھم الی اللہ زلفی کما فی صحیح الترمذی اور جب آیہ لیس علی الذین
آمنوا وعملوا الصالحات جناح نازل ہوا تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
ابن مسعود سے فرمایا انت منھم کما فی جامع الاصول ایسے بیگناہ اخص اصحاب رسالت پناہ کو خلافت
دستگاہ نے بجرم نماز پڑھنے کے جنازۂ ابوذر پر چالیس دُرّے مارے کما فی بیاض الابراہیمی
اور بعد اُسکے بجرم نہ دینے کلام اللہ کے واسطے جلانے کے اسقدر مارا کہ اُستخوان پہلو اُنکو
شکستہ ہوگئے کما فی الملل والنحل و روضۃ الاحباب و نہایۃ العقول للامام الرازی و نجات المومنین للکشمیری
فقیہ کسر ضلعین من اضلاعہ واحرق مصحفہ اور ابن قتیبہ کی معارف مین ہی فضربہ
الی ان دق لہ ضلعین اور علامہ تفتازانی اور علامہ قوشجی نے بھی اسکا اقرار کیا ہی اور صاحب
استیعاب نے لکھا ہی کہ ابن مسعود کو حکم اخراج از مدینہ بھی دیا اور حضرت ابوذر غفاری کہ معظم
صحابہ سے تھے کما فی تاریخ الطبری اور مخبر صادق نے انکو اصدق اللہجہ اور رادفی اور مشابہ عیسی ابن
مریم فرمایا تھا کما فی جامع الاصول عن صحیح الترمذی حضرت عثمان نے اونکی نہایت تذلیل
و توہین کی اور گالیان دین کما رواہ الواقدی الی ان قال فغضب عثمان

وقال لمن حضر اشیرو اعلی هذا الشیخ الکذاب امّا ان اضربہ او
احبسہ او اقتلہ او انفیہ من الارض فتکلم علی فقال اشیر علیک بما قال
مومن آل فرعون فان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا
یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف
کذاب فاجابہ عثمان بجواب غلیظ واجابہ علی علیہ السلام بمثلہ
یعنی غضب مین آیا عثمان اور حاضرین مجلس سے کہا کہ مشورہ دو مجھکو دربارہ اس پیر کذاب کے
کہ آیا مین اسکو مارون یا قید کرون یا قتل کرون یا مدینہ سے جلائے وطن کردون پس
کسی نے کچھہ کہا مگر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین وہ مشورہ دیتا ہون جو مومن آل
فرعون نے فرعون کو مشورہ دیا تھا جب اُسنے پوچھا اپنی قوم سے دربارہ سزا دہی حضرت موسیٰ
کہا مومن آل فرعون نے ان یک کاذبا یعنے اگر یہ شخص جھوٹا ہی تو وبال اسکے جھوٹ کا اسی پر
ہی اور اگر سچا ہی تو جو کچھہ کہتا ہی اوسمین سے کچھہ تو تمکو پہونچیگا بتحقیق کہ خدا ہدایت نہین کرتا مسرف
کذاب کو چونکہ پیشتر اسکے اسی جلسہ مین جناب امیر علیہ السلام نے حدیث ما اظلّت الخضراء
پڑھی تھی یعنی آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین اُٹھایا کسی کو جو صادق اللہجہ ہو
ابی ذر سے اور کُل صحابہ حاضرین نے شہادت دی کہ ہان یہ حدیث ہمنے رسولخدا سے
سُنی ہی اور پھر بھی عثمان نے ابوذر کو کذاب کہا تو حقیقت مین یہ تکذیب رسول خدا ہوئی اسی
باعث سے جناب امیر علیہ السلام نے آیہ مسرف کذاب اوس کذاب کے سامنے پڑھا لیکن
اُس شقی نے قطع اللہ لسانہ مقاریض النار جناب امیرؑ کو اسکے جواب مین ایک کلمہ سخت
کہا اور اُن حضرت نے بھی جواب سخت دیا داقدی نے دو نوجوابونکی تفصیل کو
مستکرہ جانکر چھوڑ دیا مگر صاحب بیاض ابراھیمی فرماتے ہین کہ تاریخ الفی مین ہو کہ
عثمان نے جناب امیر علیہ السلام کو کہا کہ تمہارے مُنہہ مین خاک اور جناب امیرؑ نے
فرمایا کہ تیرے مُنہہ مین خاک کہ تو پیغمبر خدا کی تکذیب کرتا ہی نقلنا عن بیاض الابراھیمی ملخصاً

بعد اسکے حضرت ابی ذر کو کوڑے سے مارا اور جلائے وطن کر دیا اور مدینہ سے طرف
ربذہ کے نکلوا دیا جیساکہ شرح تجرید مین علامہ قوشجی نے اور اوسکی حاشیہ مین علامہ قطب الدین
شیرازی نے اور تاج الدین نے طبقات شافعیہ مین اور ملا محسن کشمیری نے نجات المومنین
مین اسکا اقرار اور اعتراف کیا ہو اور قصہ اخراج از مدینہ روضۃ الاحباب مین اور
نہایۃ العقول رازی مین اور رجال مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی مین اور ازالۃ الخفا ولی اللہ
مین اور کوکب منیر شرح جامع صغیر مین اور علامہ ابن خلکان کے وفیات الاعیان مین اور
تاریخ خمیس مین اور حیوۃ الحیوان دمیری مین اور شرح مشکوۃ طیبی وغیر ذلک مین ہو اور
عمار یاسر کی شان مین رسولخدا نے فرمایا من عاد عمارا عاداہ اللہ ومن ابغض عمارا
ابغضہ اللہ کما فی المشکوۃ اور اھتدوا بھدی عمار کما فی الصواعق اور ملی
عمار ایمانا الی اخمص قدمیہ کما فی الاستیعاب وان عمارا ملی ایمانا من
قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ کما فی انسان العیون والبیضاوی
ومن یحقر عمارا یحقرہ اللہ ومن یسب عمارا یسبہ اللہ کما فی کنز العمال حضرت عثمان نے اسی
بزرگ کی تحقیر وتذلیل مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا گالیان دین اور تازیانہ لگائے
جیساکہ تاج الدین سبکی نے طبقات مین تصریح اسکی کی ہو لیکن اوس سے کچھہ آتش غیظ
غضب خلیفہ صاحب فرو نہوئی اور واسطے شفاے غیظ کے خود متوجہ ہوئے اور غلامون
سے فرمایا کہ ہاتھہ پاؤن پکڑ کر زمین پر لٹادو اور پائے حکم دار پامال لگدکوب نعال کیا
اور زیر ناف اسقدر لاتین مارین کہ نوبت بغشی پہنچی چنانچہ سیوطی نے رسالہ تاخیر الظلامہ
الی یوم القیامہ مین بشرح لکھا ہو ثم قام الیہ فوطیہ برجلہ حتی غشی علیہ اور [illegible] نے
نجات المومنین مین لکھا ہو کہ حتی اصابہ الفتق یعنے عثمان نے اسقدر پیرون سے کچلا
کہ عمار غش ہوگئے اور عارضہ فتق پیدا ہوا اور غشی ایسی طویل ہوئی کہ ظہر وعصر ومغرب وعشا
کی نمازین قضا ہوگئین کما فی ریاض النضرہ ابن ابی عون کتاب لطائف المعارف فیضربہ حتی انفتق

ضلع من اضلاعہ یعنی یہانتک مارا کہ ایک پسلی چور ہو گئی بالجملہ ضرب شدید عمار جو قریب بہلاکت تھی
کتب معتبرہ اہل سنت مین موجود ہی علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ابن اثیر نے نہایہ مین
اور ابراہیم نے تاریخ مظفری مین اسکو لکھا ہے اور یہی عثمان اور یہی عمار ہین جنکے
بارہ مین سید نور الدین سمہودی نے کتاب وفاء الوفی فی اخبار دار المصطفی مین ذکر بناء مسجد رسولخدا
مین ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ محصل یہ ہے کہ عمار دو دو اینٹین اپنی عبا مین اٹھالاتے تھے
اور عثمان ایک اینٹ اپنے ہاتھون سے اٹھاتے تھے اور کپڑے کو بنظافت بچاتے
تھے اور بعد ہر اینٹ اٹھانے کے اپنے دامن اور آستیون کو جھاڑتے تھے جناب امیرؑ
نے اس حال کو دیکھکر فی البدیہہ ایک شعر پڑھا کہ جسکا مضمون صداقت مشحون یہ تھا کہ
جو لوگ مسجد خدا بناتے ہین خاک پر اوٹھتے بیٹھتے ہین اور جو لوگ اپنے دامن کو گرد و غبار سے سو مرتبہ
جھاڑتے ہین برابر نہین ہو سکتے حضرت عثمان کو یہ مجال تو نہوئی کہ جناب امیر علیہ السلام کو
کچھ جواب دے سکین مگر عمار نے جب وہ شعر سنا تو بسبب عذوبت لفظ و جزالت معنی
کے انکو بہت پسند آیا تو اینٹین اٹھاتے جاتے تھے اور اس شعر کو مکرر زبان پر لاتے تھے
بیخبر اس سے کہ جناب امیرؑ نے کس پر تعریض کی ہے حضرت عثمان سے تحمل نہو سکا اور
بکمال طیش و غضب وہ چھڑی جو انکے ہاتھ مین تھی عمار کو دکھا کر کہنے لگے کہ اگر چپ رہیگا
تو یہ چھڑی تیرے منہ پر مارونگا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے اس بات کو سنا
درحالیکہ ایک دیوار کے سایہ مین آپ بیٹھے تھے پس حضرت غضب مین آئے اور
فرمانے لگے ان عمار جلدۃ ما بین عینی و انفی یعنے عمار پوست ہے میری آنکھون اور
ناک کے درمیان کا پس جسنے عمار کو صدمہ پہونچایا اسنے میرے اس مقام کو صدمہ پہونچایا
اور اپنے انگشت مبارک کو درمیان دونو آنکھون کے رکھا پس مقام غور ہے کہ اگر جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ موجود ہوتے تو اس ظلم و ستم کو دیکھکر کیا فرماتے اور روح مقدس و
مطہر نبوی کو عمار کی ایسی مار کا کیا صدمہ پہونچا ہوگا اب حضرات اہل سنت کی خدمت مین گذارش

ہے کہ آپ کے ثلثہ نے کونسی رعایت حقوقِ صحبت رسول دربارہ اصحاب کی اُنکو کچھ غیرت اور حیا ہوتی تو شیعون کے سامنے مُنھ سے لفظ رعایت صحبت کو نہ نکالتے اور شیعہ کہ سکتے ہین کہ ہم عدم مراعات حقوق صحبت مین اقتداے اصحاب ثلثہ کرتے ہین وبایہم اقتدیتم اہتدیتم آرے اسقدر فرق ہی کہ حضرات سنے دربارہ اصحاب اخیار کوئی رعایت نہ کی اور ہم دربارہ منافقین اشرار نہین رعایت کرتے ہین قولہ او عیب جوئی نہ کرو اقول جسطرح سے دعوالی اصحابی کو رعایت حقوق صحبت پر کوئی دلالت نہین ہی اُسی طرح عیب جوئی نہ کرنے پر بھی کوئی دلالت نہین ہی بلکہ اگر عیب جوئی نہ کرنا مراد ہو تو دعوالی کے معنی یہ ہونگے کہ اِنکی عیب جوئی میرے ہی لیے چھوڑ دو کہ مین عیب جوئی کرونگا اور تم نہ کرو پس یہ مضمون خلاف آیۂ وافی ہدایہ لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے ہوگا اور یہ ایک دلیل دیگر اوپر کذب اِس حدیث کے ہوگی علاوہ اُن دلائل کے جو مبطل حسن وخوبی کل صحابہ ہین فکیف ماکان یہ حدیث بفرض وتسلیم دلالت اوپر حسن وخوبی کل صحابہ کے نہ کریگی بلکہ دلالت کریگی اوپر اُنکے معائب اور فضائح اور شنائع اعمال کے غایۃ الامر حکم ہوگا سبکو کہ جناب رسولخدا کے موجود ہوتے ہوئے کوئی اونکی سزادہی کا قصد نہ کرے ولا غائلۃ فیہ قولہ پچھلی حدیث کی صحت لفظاً ومعنیً علمائے امامیہ کے نزدیک مسلّم ہی اقول یہ عبارت دلالت کرتی ہی اِس پر کہ واقع مین مسلّم ہی اور علماے امامیہ اِسکے قطعی الصدور ہونیکے قائل ہین اور یہ محض غلط ہی اگر کسی نے تسلیم بھی کیا ہوگا تو بر سبیل تنزل بفرض صحت ہذا صحیح کی اور ظاہر ہی کہ روایت ہذا صحیح خود اخبار احاد سے ہی اور قطعی الصدور نہین ہی پس جس خبر کی صحت اِسکی صحت پر موقوف ہی وہ کیونکر صحیح اور قطعی ہو سکتی ہی علاوہ اِسکے سابق مین تو نے معلوم کیا کہ صحت ہذا صحیح مستلزم صحت دعوالی اصحابی نہین ہی پس کس عالم کے نزدیک علماے امامیہ سے بلا تنزل اِسکا مسلّم ہونا غیر مسلّم ہی اگر آپ سچے تھے تو کل علما کے قول کی سند تو آپ سے کہان ہو سکتی تھی مگر دو ہی چار کا قول اونکی کتابون سے بیان

کر دیا ہوتا کہ اُنہوں نے تصریح اسکی کی ہوتی کہ ہم بدون التنزل تصحیح اسکی لفظاً و معنیً کرتے ہین تب بھی ہم آپکو
فی الجملہ سچا کہتے قولہ اور صاحب استقصاء الافحام نے بھی اسکو قبول کیا ہے اقول قبول کرنا
صاحب استقصا خلد اللہ ظلالہ علی المومنین و امدہ لنصرۃ دین آبائہ الطاہرین کا دعوالی الصحابی
کو مبتنی بر دو تنزل ہے ایک یہ کہ خبر واحد ہذا صحیح کی صحت کو ہم مسلم کرلین دوسرے اسکی
صحت کو مستلزم صحت دعوالی اصحابی بھی ہم مسلم جانین حالانکہ یہ دونو مقام بحث ہین لیکن
قطع نظر اس سے بر سبیل تنزل وہ فرماتے ہین کہ اس سے ثبوت دعوائے کاذب صاحب
منتہی الکلام صحت حدیث نجوم کا نہین ہوتا تفصیل اسکی یہ ہے کہ صاحب منتہی کہ انتہی کے سچے
ہین صحت حدیث نجوم پر استدلال کرتے ہین کتاب عیون اخبار الرضا سے اس طرح پر لکھتے
از امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سوال کردند کہ آیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرمود کہ
اصحاب من مثل ستارگانند بہر کدام اقتدا کنید راہ خواہید یافت و ہم فرمود کہ بگذارید از برائے
من اصحاب مرا و صحبت مرا در حق ایشان رعایت کنید امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو
حدیث نمودہ و گفت مراد حضرت پیغمبر ازین اصحاب آن بزرگانند کہ تغیر و تبدل از ایشان
صدور نیافتہ انتہی بلفظہ جناب صاحب استقصا ایدہ اللہ نے اول اصل حدیث کو عیون
سے نقل فرمایا ہے جسکی آدھی حدیث ہمارے مخاطب نے اس قول مین نقل کی ہے اور آدھی
کو قول آئندہ کے واسطے فریب دہی عوام کے لئے اُٹھا رکھا ہے بعد اسکے جناب ممدوح
فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہے کہ اس حدیث مین تو ہذا صحیح کا لفظ ہے کہ جسکا ترجمہ یہ ہے
کہ یہ صحیح ہے پس صاحب منتہی جو ترجمہ مین کہتے ہین کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت ہر دو حدیث
نمودہ ہر دو حدیث کس لفظ کا ترجمہ ہے اور کہان سے نکالا ہے کیون نہین جائز ہے کہ
ہذا صحیح اشارہ طرف دعوالی اصحابی کے ہو اور حدیث نجوم بالکل مسکوت عنہ ہو اور امام
نے بمصلحت وقت اسکا کچھ جواب نہ دیا ہو جیسا کہ ابن ملقن نے توضیح شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ جناب
[illegible] نے لکھا ہے ایک جواب

اُسکا دیا کہ حقیقت مین وہ جواب اسکی بات کا نہ تھا اس مقام پر شارح لکھتا ہو کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم کو واجب نہین ہو کہ ہر سوال سائل کا جواب دے بلکہ جائز ہو کہ اعراض کرے اوسکے سوال کے جواب حقیقی سے جب سوال ایسا ہو قابل جواب نہو یا آدمیون کو اُسکے جاننے کی کچھ حاجت نہو یا اُسکے جواب مین خوف فتنہ و فساد اور تاویل بدکا ہو انتہی محصلہ پس اسطرح امام رضا علیہ السلام نے جائز ہو کہ حدیث نجوم سے مصلحت سکوت فرمایا ہو اور دعوا لی اصحابی کو فرمایا ہو کہ جن لوگون نے تغیر و تبدل اپنے دین و ایمان مین نہین کیا اونکے حق مین صحیح ہو اور جب یہ احتمال صحیح ہذا صحیح مین نکلا تو باعتبار قضیہ مسلمہ علم میزان اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کی دلیل صاحب منتہی بالکل باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہو گئی بعد اس کے اس سے بھی تنزل کرکے اور بھی جواب دئے ہین من شاء فلیرجع الیہ الغرض قبول کرنا دعوا لی اصحابی کا مبنی بر تنزل علی التنزل ہو نہ من حیث الواقع پس یہ قبول ہونا دلیل صحت واقعی کی نہین ہو سکتا ہو **قولہ** لیکن پہلی حدیث کی نسبت کچھ کلام ہو **اقول** کچھ کلام نہین ہو بلکہ بہت کلام ہو کہ آپ نے بھی اپنے نامۂ اعمال کا ایک جزو سیاہ کیا ہو **قولہ** کیا وجہ ہو کہ اس پر عمل نہین کرتے **اقول** وجہ ظاہر ہو کہ عمل کرنا محتاج ثبوت صحت قطعی ہو ولم یثبت علاوہ اسکے بخوبی عمل کرتے ہین لیکن اسکے ساتھ ہو حدیث اصحابی اصحابی اور حدیث قرطاس اور حدیث جہز و اجیش اسامہ و حدیث غصب فدک اور غضبیت فاطمہ و حدیث کاذبین غادرین خائنین آثمین پر بھی عمل کرتے ہین اور تمہاری طرح یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض نہین ہین **قولہ** جو پیغمبر صاحب نے اپنے اصحاب کے حق مین فرمایا اوسکو نہین مانتے **اقول** بفرمودۂ امام رضا علیہ السلام غیر متغیرین و مبدلین کے حق مین بخوبی مانتے ہین مثل سلمان و بوذر و مقداد و عمار یاسر وغیرھم کہ انکو بہترین امت سے جانتے ہین **قولہ** کیون حقوق صحبت پیغمبر کے اونکے حق مین رعایت نہین کرتے **اقول** بخوبی رعایت کرتے ہین اگرچہ اس حدیث مین حقوق صحبت کا ذکر نہین ہو لیکن جن لوگون نے خود حقوق صحبت پیغمبر

کی رعایت نہ کی اور پیغمبر کو ہمیشہ تنہا نرغہ کفار مین چھوڑ کر رو بفرار لائے گیے ہم بھی اون کو رفیقون کے
حقوق صحبت کی رعایت نہین کرتے فلما اصبح الشر وامسی وهو عریان ٭ ولم یبق
سوی العدوان دناهم کما دانوا قوله اور کس لئے اونکی عیب جوئی سے باز نہین آتے اقول ایسے عیبیون کے
عیب جوئی کون کرسکتا ہے اون عیبیون کے عیب خود ہی ظاہر ہین کون چھپا سکتا ہے اور کسکو عیب جوئی کی کیا
حاجت ہے اور سنیون کی عیب پوشی نے اونکو کیا نفع پہنچایا اور جب دنیا ہی مین کچھ نفع نہوا تو آخرت مین
کیا خاک نفع ہوگا قوله باوجود سفارش پیغمبر صاحب کے اونکی دشمنی ترک نہین کرتے اقول جنکے حق مین پیغمبر نے
سفارش فرمائی وہ وہی من لم یغیر ولم یبدل ہین اونکے حق مین سفارش مانتے ہین اور اونکو دوست
رکھتے ہین اور وہ اتقیا ہین نہ اشقیا کہ اشقیا کے حق مین سفارش پیغمبر صاحب نے کی ہی نہین اور
اگر تم کہتے ہو کہ نہین خواہی نخواہی سفارش اشقیا ہی کی ہے تو ہم کہینگے کہ ہو سکتا ہے کہ بمقتضای
خوش طینتی اور خوش خلقی کے کہ جس سے مخاطب به انك لعلى خلق عظیم ہوئے اون
حضرت نے سفارش اونکی بھی کی ہو جس طرح روز قیامت بھی بلفظ اصحابی اصحابی اون کی
سفارش ملائکہ ذات الشمال سے کرینگے اسلیئے کہ مود ائی دعوائی اور صحابی اصحابی
کا ایک ہے لیکن ملائکہ اونکے حق مین کچھ سفارش کو نہ مانین گے اور انحضرت کا جواب
بقول خود انك لا تدری ما احدثوا بعدك وانهم لم یزالوا مرتدین
منذ ما فارقتهم وانهم رجعوا علی اعقابهم القهقری
دینگے اوسیطرح شیعہ بھی اونکے حق مین سفارش اون حضرت کی نہین مانتے اور اگر وہ حضرت
پوچھینگے تو یہ لوگ بھی جواب مین کہینگے یا رسول الله انك لا تدری ما احدثوا بعدك الخ
اور بالخصوص سادات مظلوم اور ذریات عترت معصوم جنکے حق مین وہ حضرت اکرموا
اولادی الصالحین لله والطالحین لی فرما گئے تھے وہ تو قیامت مین قیامت برپا کرینگے
اور کہینگے یا جداه یا رسول الله اما تری ما فعلوا بنا وما احدثوا بعدك خذلونا
یا جداه غصبوا حقنا یا جداه وترکونا علی حالة قتلنا تحت کل حجر ومدر فالی الله

المستتکی والیات یا جدا ہ اُسوقت ہمارے خیال میں یہ بات سین آتی کہ پیغمبر صاحب اپنی اولاد
اور اولاد اکجا کو نکلوادین اور فرمائین کہ تم دور ہو پیاسے مرو جہنم مین جاؤ کہ تمنے میرے اصحاب
کو بُرا کہا تھا اور اون سالے سُسرون سے کہینگے کہ آؤ میری پاس بیٹھو اور حوض کوثر
سے پیو لا واللہ لا واللہ لا واللہ کبھی ایسا نہو گا بلکہ وہ حضرت جیسے ملائکہ کے جواب مین
اُن اشقیا کے حق مین سحقًا سحقًا یعنے دور ہو رحمت خدا سے کہ یہی معنی لعنت کے ہین
فرمائینگے اُسی طرح اولاد اور شیعیان اولاد کے جواب مین اُن اشقیا کے لیے سحقًا سحقًا
فرماوینگے پس اگر شیعہ سفارش پیغمبر کی نہین مانتے ہین قصور وار ہین تو ملائکہ خدا جنکی شان مین
لایعصون ہے وہ بھی قصور وار ہین بلکہ بالاتر یہ ہے کہ حضرت رب الملائکہ ورب الشیعہ بھی
اُنکا شریک ہے کہ فرماتا ہے ان تستغفر لھم ام لم تستغفر لھم اور ان تستغفر لھم
سبعین مرۃ لن یغفر اللہ لھم یعنے اے پیغمبر اگر تو استغفار کرے اُنکے لیے یا نہ کرے
اور اگر تو ستر مرتبہ اُنکے واسطے طلب مغفرت کرے جب بھی خدا نہ بخشیگا اور تیرا کہنا
نہ مانیگا پس جب پیغمبر کی ستر مرتبہ کی سفارش ارحم الراحمین نہ مانے تو اگر شیعون نے ایک
مرتبہ کی سفارش نہ مانی تو کیا مضائقہ **قولہ** امامیہ نے جو تاویلات اور تحریفات
لفظی و معنوی کی ہین **اقول** ہم حضرت مخاطب کی کہانتک تکذیب کرین ہمکو شرم آتی
ہے مگر اُنکو جھوٹھ بولنے مین کچھ شرم نہین ہے کوئی تو بات سچی مُنھ سے نکلتی جو بات ہے از
قبیل خرافات ہے و اہیات ہے دعاوے بلا دلیل ذلیل خرافت و سفاہت مخاطب جلیل
ہین آپ فرماتے ہین کہ علماے امامیہ نے تاویلات اور تحریفات کیے ہین اس دعوی
پر کوئی حجت کوئی دلیل کوئی بُرہان قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین امامیہ کہتے ہین کہ
آپ جھوٹے ہین مفتری ہین کذاب ہین ہمارے علمانے کوئی تاویل اور تحریف نہین کی
بلکہ جیسا جیسے اُنکے رواۃ ثقات نے معصومین سے روایت کی ہے اُسپر عمل کرتے ہین
اور محرفین کے حق مین لعن اللہ المحرفین الکلم عن مواضعہا پڑھتے ہین اور تاویل مقام تاویل

مین کوئی امر قبیح نہین ہو متشابہات کی تاویل طرف محکمات کے کرنا شایع و ذایع بین الفریقین
ہو جن آیات قرآنی کو بظاہر دلالت اوپر تشبیہ اور تجسیم کے ہو اونین تاویل کیجاتی ہو سیکڑون احادیث صحاح
اور غیر صحاح کی تاویل کرتے ہو کبھی اللہ کو ہنساتے ہو بلکہ ہنستے ہنستے اُلٹا کراتے ہو کبھی
اُسکو رولاتے ہو اور اُسکے رونے سے طوفان نوح لاتے ہو کبھی اُسکی رویت کالقمر
فی لیلۃ البدر بناتے ہو کبھی اُسکے عرش پر چار زانو بیٹھنے سے عرش کو چرچراتے ہو کبھی
اُسکے ہاتھ کو بین کتفی الرسول رکھواتے ہو اور اُسکی برودت تا ندیین سہونچاتے ہو کبھی اُسکو
امرد بناتے ہو کبھی معشوق بناکر نقاب اُسکے منھ پر چھوڑواتے ہو کبھی قیامت کے دن اُسکی
ساق کھلواتے ہو کبھی اُسکا قدم جہنم مین رکھواتے ہو اور اُس سے جہنم کو بھرواتے ہو اور
اپنے امسال کو جہنم بھرنے کے لیے کافی نہین جانتے ہو الغرض اس قبیل کے سیکڑون
خرافات کی تاویلین کرتے ہو اور باتین بناتے ہو پس اگر علماے امامیہ نے بھی مقتضائے
ان فی اخبارنا محکما کمحکم القرآن ومتشابہا کمتشابہ القرآن
بعض متشابہات کی طرف محکمات کے تاویل کی تو کون براکام کیا جس پر کوئی جاہل طعنہ زن
ہو یہ گفتگو ہماری نسبت مطلق تاویل کی تھی لیکن اس مقام خاص پر کوئی تاویل وتحریف
کسی عالم امامیہ نے نہین کی بلکہ جو الفاظ حدیث کے راوی نے روایت کیے ہین وسکو اوسیطرح
رکھا ہو اور ان الفاظ کے معنی بھی جو اُسکے موضوع لہ اور اصلی حقیقی تھے وہی مراد لیگئی
اور کسی لفظ کے معنی مجازی بھی نہین لیے کہ تم کہو کہ تاویل کی بلکہ اس جگہ متارسے اٹھاے
کے کاریگر نے ہذا صحیح کے مقام مین اپنی کتاب مین لکھا ہو کہ امام رضا حکم بصحت ہردو
حدیث نمود حالانکہ امام رضا علیہ السلام کے قول مین ہردو حدیث کا لفظ ہی نہین ہو
ہان اسکو اگر ہم تحریف لفظی کہین تو یقین ہو کہ جہلا بھی مسلم کرین فضلا عن الفضلا اس لیے
کہ ہر دو حدیث کا لفظ اٹھاے کے کاریگر کا ہو نہ فرمودہ امام رضا علیہ السلام اور اسی طرح
ہذا صحیح مین لفظ ہذا کو واضع نے وضع کیا ہو واسطے اشارہ کرنے کے طرف مشار الیہ واحد

کے اور یہی معنی اسکے اصلی او حقیقی ہین پس معنی حقیقی اصل سے تجاوز کرکے مشار الیہ اُسکا ہر دو
حدیث قرار دینا اسی کو تحریف معنوی کہتے ہین اور اسی طرح اصل یہ ہو کہ مشار الیہ کوئی
امر صریح ہو امر ضمنی نہو پس مشار الیہ ہذا کا اس مقام پر ایک امر ضمنی ٹھرانا یعنے مدح صحابہ
جو ضمن مین ان دونو حدیثون کے نکلی جیساکہ ہمارے مخاطب عالیمقام نے بقصد تدقیق
نکالا ہو اسی کو تاویل کہتے ہین پس یار وخدا کے واسطے انصاف سے کہو اور تکلیف تدبر
ہی کی قسم ہی سچ سچ کہو کہ ستنے اور تمہارے علما نے تحریف لفظی ومعنوی اور تاویل کی
کہ علمائے امامیہ نے کہ جنہون نے ہر دو حدیث بجاے ہذا کے نہ رکھا اور ہذا کا مشار الیہ
امر واحد صریح قرار دیا ان دونون باتون مین کون تحریف اور تاویل ہو اور کون اصل
ذلیل ہو افسوس ہو کہ دنیا مین ہمیشہ سے انصاف نہین ہی ہمارے مخاطب بیچارے
کیا کرین کہ ہر خلف طریقہ پر اپنے سلف کے ہو لیکن ہمارے مخاطب تو اس سے بھی
باہر ہین اور زبان حال اُنکی مترنم باین مقال ہو سہ درجہان جملہ ناخلف پسر اند و من
بیچارہ ناخلف پدرم۔ **قولہ** حدیث اصحابی کالنجوم جن لفظون سے کتب اہلسنت مین
منقول ہو اُنہین لفظون سے کتب امامیہ مین مذکور ہی **اقول** جو الفاظ کہ کتب اہلسنت
مین مذکور ہین اور محققین علمائی اہلسنت اوسکی تکذیب کرتی ہین اور امامیہ بھی اوسکی تکذیب کرتے ہین
وہ فقط اہتدیتم تک ہین لیکن ساتھ الفاظ دیگر کے جس سے تخصیص اہلبیت نکلتی ہی پس کتب شیعہ مین منقول ہو
اگرچہ اخبار احاد سے ہو اور شیعہ اُسکی تکذیب نہین کرتے اور کتب اہل سنت مین
وہ الفاظ نہین ہین اور جو عینی نے اہتدیتم تک مذکور ہو وہ سوال سائل کی عبارت ہو
حدیث نہین ہو کوئی مجنون اور دیوانہ ہوگا جو سوال سائل کو حدیث نام رکھیگا ہان
ھذا صحیح مین لم یغیر ولم یبدل کو کہ امام علیہ السلام سے منقول ہو ہم حدیث کہتے ہین
گو اخبار احاد سے ہو لیکن دلالت اس حدیث کی اوپر صحت حدیث نجوم کے غیر مسلم ہو
اسلیئے کہ وہ متعلق بسوال ثانی سائل ہو نہ بہ سوال اول اور لفظ ما تقدم کہ جس سے حدیث

حدیث نہ رہی بلکہ داخل سوال سائل ہوئی اور الفاظ با تا آخر کہ جس سے حضرات ثلثہ حکم اصحاب
سے خارج ہوتے ہین کتب اہل سنت ہین موجود نہین پھر فرمانا مخاطب کا کہ الفاظ کتب سنی
وشیعہ ایک ہی ہین غلط ہوگیا اور یہ فقرہ اونہون نے فقط فریب دہی عوام کے لیے لکھا ہے ورنہ
ظاہر ہے کہ کتب شیعہ مین بالفاظ مخصوصہ ہے کہ جس سے ثلثہ نکلجاتے ہین اور شیعہ بہین الفاظ اس
حدیث کو مسلم رکھتے ہین اور جو سنیون نے بطور عام کے بدون الفاظ مخصوصہ کے روایت
کی ہے شیعہ اُسکی تکذیب کرتے ہین اور اسکو مسلم نہین رکھتے اور طرفہ یہ ہے کہ محققین علماے
اہل سنت بھی شیعون کے ساتھ اُسکی تکذیب مین بہ دلائل عقلیہ و نقلیہ شریک ہین قولہ
امام موسی رضا علیہ السلام کی زبان سے اقول امام موسی رضا تو بارہ امامون سے کسیکا
نام نہین ہے تم ایسے ہی جاہل بیدین شیعہ تھے جسکو اپنے امامون کا نام تک نہین معلوم
تھا جبھی تو سنی بنے اور پھر سنی سے کرشان ہوئے پھر نیچری ہوئے اب دیکھین گرگٹ
کون رنگ بدلتا ہے قولہ اسکی صحت پر علماے امامیہ کو اقرار ہے اقول جناب والا معلوم
نہین کہ آپ کس نشہ مین چور اور کس بیخودی مین مخمور ہین کہ ایسی بیغیرتی اور بیباکی اور
بیشرمی اور بیحجابی کی گفتگو کرتے ہین سہ جان من پردہ برانداختہ یعنے چہ مست
از خانہ برون تاختہ یعنی چہ۔ آپ نے کتاب مستطاب استقصا کو اس مقام مین دیکھا
کہ آپ کے کیسے کیسے مدعیان صحت حدیث بزعم خرافاتی اور بڑے بڑے پیر مغان
خراباتی نکلے پھر بھی کچھ نہ شرمائے اور ذکر اُسکی صحت کا لب پر لائے اور بعد اسکے
بیحیائی اور بیغیرتی کو انتہا تک پہونچایا اور کہا کہ علماے امامیہ کو بھی اسکی صحت پر
اقرار ہے حضرت سلامت نہ علماے امامیہ کو اسکی صحت پر اقرار ہے نہ علماے محققین
اہلسنت کو اقرار ہے بلکہ جنون اور دیوانگی پر آپ کی باتون کا مدار ہے خود اپنے قول مین
بعد چار سطر کے آپ فرماتے ہین کہ علماے امامیہ نے اسکی موضوعیت اور بطلان
کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کیے اور صفحہ ساٹھ سطر ستائیس مین فرماتے ہین تب

مجبور ہو کر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اسکی عدم صحت کا دعوی کر کے
اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا پھر آپ کیونکر لکھتے ہین کہ علمائے امامیہ کو زبان امام سے اسکی
صحت پر اقرار ہو اگر اقرار ہی ہوتا تو حدیث امام رضا علیہ السلام مین جو صحیح کے متعلق
بحدیث نجوم ہونے سے انکار کیون کرتے اور تمہارے زردوزی سازی کی تکذیب اسکے
اس قول مین کہ امام رضا حکم بصحت این ہر دو حدیث نمودہ کیون کرتے معلوم نہین کہ
حضور والا کتنی بوتلون کے نشہ مین ہین جو متناقض باتین کرتے ہین اور متھافت کلام
لکھتے ہین اور فقرات یکذب بعضها بعضا منھ سے نکلتے ہین صاحب استقصا ایدہ اللہ
نے اس مقام پر کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کو دعوائے دلیل تحقیقی حدیث نجوم مین
اور زرہ وزی سازد غابازہ کو دعوائے طرق صحیحہ حدیث نجوم مین از سرتاپا ایسا جھوٹا
بنایا کہ سب پاپک گوہ مین تلایا اور کتنی توون کی سیاہی انکے منھ مین لگائی اگر
ہمارے مخاطب کو کچھ بھی غیرت ہوتی تو کوئی طریقہ اسکی صحت کا نکالکر ایک تھوڑی
سی سیاہی تو سیہ رویون کے منھ سے چھوڑا دیتے اس مقام کو دیکھکر پھر اسکے
جواب سے بالکلیہ اعراض کرنا نہایت درجہ کی بیحیائی ہی لیکن جناب ممدوح نے
سنیون کی جان ایسے مخمصہ مین نہین ڈالی ہی کہ جس سے کوئی صورت جانبری ہو اگر
کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہین نکالتے ہین تو کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی تا بہ زردوزی
کار مکار سب جھوٹے ہوتے ہین اور اگر کوئی صحت کا طریقہ نکالا تو جتنے محققین علما
کہ تصریح صریح اسکی کرتے ہین کہ کوئی طریقہ اسکا صحیح نہین اور یہ حدیث بالکل جھوٹی
ہی یہ سب جھوٹے ہوتے ہین اور شیعہ ہر طرح پر راضی اور اختیار احد الشقین کے لیے
متقاضی ہین کہ ہر کافرے کہ کشتہ شود سود اسلام است **قولہ** روایتین موید اسکی کتب
امامیہ مین موجود ہین **اقول** معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے حضرت کیا فرماتے ہین اور کس
غفلت اور بیخودی مین گاتے ہین روایات کتب شیعہ کو موید حدیث نجوم اہل سنت فرماتے ہین

حالانکہ وہ مکذب اُسکے ہین اس لیے کہ روایات شیعہ بتقیید تفسیر باہلبیت ہین جس سے
مضمون عموم کل صحابہ باطل ہوجاتا ہی اور اہل سنت اسی عموم کے ناقل ہین باین غرض کہ
عموم سے تعدیل کل صحابہ ہوگی اور جب تعدیل کل صحابہ ہوگی تو حضرات ثلثہ کی بھی جان شیعونکی
داروگیر سے بچیگی شیعہ اس عموم کو جسکی راوی فقط اہلسنت ہین موضوع اور باطل سمجھتی ہین اور محققین اہلسنت
بھی اوسکو باطل سمجھتے ہین پس شیعہ بھی وہی کے منکر ہین جسکے محققین اہل سنت منکر ہین نہ یہ کہ
مطلق حدیث نجوم کے منکر ہین لیکن بالہام شیطانی مخاطب لاثانی کے خیال شریف مین یہ گزرا ہی کہ شیعہ مطلقا
حدیث نجوم کے منکر ہین یہانتک کہ اپنی کتابون کی حدیثونکو جس مین تفسیر باہلبیت وارد ہے
اوسکا بھی انکار کرتے ہین حاشا وکلا کہ کسی شیعہ نے اپنی احادیث کا انکار کیا ہو قولہ صحت سے انکار کرسکے
یا اُسکو موضوع کہہ سکے **اقول** روایت سنیہ جو بمفہوم عام ہی شیعہ او محققین اہلسنت سب اُسکا
انکار کرتے ہین جز کابلی اور خرکرہ ہاے کابلی کہ وہ ہنیق وشہیق اسکی صحت کے اُٹھاتے ہین
اور دلائل تحقیقیہ سے ٹھہراتے ہین اور ہم اسکو بنقل اقوال محققین باطل کرچکے **قولہ** یا اُسکو خبر
احاد سے لیکر اپنا پیچھا چھوڑادے **اقول** حدیث نجوم بلا سنیون کے سر پر لادے اور
مذہب شیعہ کو باقتدائی امثال علے وعباس وسعد عبادہ واسامہ سچا ٹھہرادے
اور شیخین کے غاصب اور کاذب اور غادر او رخائن اور آثم سمجھنے مین اُنکو معذور
کرے پھر اہل سنت اوس سے پیچھا چھڑانیکے محتاج نہون اور شیعہ محتاج ہون یہ طرفہ لطیفہ ہی
ہم بہت حیران ہین اُلٹی سمجھ پر مخاطب خوش فہم کی کہ جو حدیث نجوم بمفہوم عام کتب غیر معتمدہ
اہل سنت مین باقرار محققین اُنکے علماکے موجود ہی وہ تو کتب شیعہ مین اُنہین موجود ہی نہین
ہی پھر شیعہ اُسکو اخبار احاد سے کیونکر کہینگے اسلیے کہ اخبار احاد وہ ہین جو موجود ہون
لیکن منقول لطور احاد ہون اور جو موجود ہی نہین ہی وہ خبر ہی نہین ہی پھر خبر واحد کیونکر
ہو بلکہ شیعہ اُسکو خبر اہلسنت اور موضوع اور باطل اور مکذوب کہتے ہین اور اوسی کا انکار
کرتے ہین اور جو منقول کتب شیعہ مین ہی ہر حیند من حیث الواقع منقول بہ خبر واحد ہی لیکن

شیعہ اُسکا انکار نہین کرتے اِسلیے کہ شیعون کے لیے وہ مفید ہو اور کسی طرح مضر نہین ہے بلکہ
سنّیون کو اُسکی تخصیص ضرر پہونچاتی ہین اور ثلثہ اہلسنت کو خارج و در غاصبین اور ظالمین
مین داخل کرتے ہین پھر شیعون کیا غرض ہے جو اوس سے انکار کرین اور جو عیون اخبار
مین مذکور ہو وہ سوال سائل ہو نہ حدیث اور اگر باعتبار ہذا صحیح کے اُسکو خبر کہین تو اولاً لا نسلّم
کہ ہذا صحیح اُس سے بھی متعلق ہو اور ثانیاً علی التنزل سلمنا لیکن لانسلم کہ عام ہی بلکہ مخصوص ہین
لم یغیر ولم یبدل ہی کہ جس سے ثلثہ واحد اہم نکلجاتے ہین پھر شیعون کو کیا غرض ہو جو اُس سے
انکار کرین بہرکیف جہالت حضرت مخاطب اِس مقام سے بالکل ہویدا ہو اور اجنبیت اُنکی
علوم رسمیہ سے پیدا ہو کہ معنی متواتر اور احاد کو نہین سمجھتے حالانکہ طلبۂ تہذیب خوان بھی
جانتے ہین کہ مدار تواتر اوپر حصول علم یقین کے ہو بسبب کثرت رواۃ کے کہ تواطو اُنکا
کذب پر عقل محال جانے نہ اوپر اِس بات کے کہ ایک خبر واحد کو دو چار کتابون مین
مندرج کرین اگر دو چار کتابون مین ہونے سے متواتر ہوجاے تو بھی حدیث نجوم سنّیون
کی دس پانچ کتابون مین مندرج ہو بس چاہیے کہ کُل محققین علماے اہلسنت جو اِس
خبر کو موضوع و باطل و کاذب و مفتری کہتے ہین اور انکار کرتے ہین منکر خبر متواتر ہون
اور اِس سے قبیح تر اور منکر تر کون امر ہوگا اور یقین ہو کہ حضرت مخاطب اپنے علما کی
حق مین ایسے منکر کے منکر ہون اور اگر نظر تحقیق و تدقیق خود اسپر راضی ہوجائین تو
ہم کہینگے **شعر** شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ؛ گو مشت خاک ما ہم برباد
رفتہ باشد بالعجب حدیث غدیر کہ جسکی زیادہ از دو صد صحابی راوی ہین اور اکثر صحاح مین
مین موجود ہو اور اُسکی طرق روایت مین پچیس پچیس مجلدات تصنیف ہوے اخبار احاد
مین شمار کیجاے اور حدیث نجوم کہ جس سے کُل شیعہ منکر اور محققین اہلسنت بھی منکر ہین وہ
متواترات سے ہوجاے اسی سے انصافی پر جزا اسکے کہ احکم الحاکمین درمیان ہمارے
اور تمہارے حکم کرے اور ہم کیا کہین **قولہ** معانی الاخبار مین **اقول** معانی الاخبار

وبحار الانوار اور احتجاج مین جہان کہین ہو شیعون نے مضمون خاص کا اقرار کیا ہی کہ
جس مین گنجایش حضرات ثلثہ نہین ہی نہ اُس مفہوم عام کا جسکے حضرات اہلسنت بغرض حفظ
جرم ثلثہ راوی ہین شیعہ از متقدمین تا متاخرین اُسکے منکر ہین نہ منکر اُس مضمون خاص
کے جنکے مصداق اہلبیت نبوت ہین قولہ نکالکر نہ دکھلادیا اقول جسکو شیعہ خود دیکھتے
ہین کسی کے دکھانیکی حاجت نہین ہی بلکہ وہ خود اُسی کو روایت کرتے ہین اور سُنیون کو
ہمیشہ نکال نکال کر دکھلاتے ہین کہ دیکھو یہ صحیح ہی نہ وہ جو تم گول بات یعنے بمفہوم عام
روایت کرتے ہو اور تمہارے محققین ہی اوسکی تکذیب کرتے ہین مگر تمکو تو خدا نے چشم بینا ہی
نہین دی ہے شیعہ ہزار نکالکر اکر بٹھالکر دکھلاوین تمکو کب دکھائی دیگا تم جب اندھون
کی طرح ٹٹولوگے تو وہی گول گول مضمون تمہارے ہاتھ لگیگا لیکن وہ گول گول تمہارے
کچھ کام نہ آئیگا اور جب کبھی شیعون کے لیئے مضمون پر ہاتھ پڑجائیگا تو چلاؤگے کہ ہاے
ہاے شیعون نے داخل کر دیا بہت اچھا شیعون ہی نے داخل کیا سہی پھر تمکو اسقدر
بیکلی کیون ہی شیعون نے بمقتضای دلائل عقلیہ ونقلیہ ایک مضمون عام کی تخصیص کر دی
ہی اہل سنت بھی سیکڑون آیات وروایات کو مخصوص جانتے ہین اسپر اسقدر شور و
غل مچانا کیا ہی قولہ کیا شور وغل مچانا ہی اقول تعجب ہی کہ شور وغل مچانا محققین اہلسنت
کا اس حدیث کی موضوعیت اور بطلان مین آپکے گوش مبارک تک نہین پہونچا پھر
شیعون کا غل مچانا آپ نے کیونکر سُن لیا قولہ دفتر کے دفتر سیاہ کیے اقول محققین
اہلسنت نے بھی اپنے نامہ اعمال کیطرح سیاہ کیا ہی قولہ جس حدیث کی موضوعیت کا
دعوی اس شد و مد کے ساتھ کیا ہی اقول جسکی موضوعیت کے دعوی پر دلائل
عقلیہ قائم کیے ہین اور شرح شفائی قاضی عیاض سے بہت سے دلائل نقلیہ علمائے اہلسنت
کی زبان سے بیان فرمائے ہین وہ وہی حدیث نجوم بمفہوم عام ہے کہ جس مین مقتدا
اور مقتدی کا پتا نہین ملتا اس لیے کہ مخاطب بحکم اقتدا اصحابہ خود حضرات صحابہ

ہین اور سوای صحابہ کی کون وہان موجود تھا جس سے خطاب بحکم اقتداے صحابہ کیا گیا
بہرکیف جو آثار وضع و بطلان ہین اسی حکم عام مین ہین یا اور اگر صحابہ کو مفسر بصحابۂ خاص یعنی
اہلبیت علیہم السلام کیجیے جیساکہ ہمارے احادیث مین ہو اُس مین مقتدی اور مقتدا صاف
صاف جدا ہین اور اقتداے اہل عصمت مین کوئی قباحت عقلی و نقلی نہین لازم آتی
اور یہ عین مذہب شیعہ ہو پھر کوئی شیعہ اسکا انکار کیون کرتا قولہ وہ بروایت ائمہ کرام
ہمارے اصول کے موافق ثابت ہو اقول یہ محض غلط اور دروغ بیفروغ ہو جو بروایت
ائمہ کرام ہو وہ مخصوص ہو اُسکے ہم منکر نہین اور جو بروایت اہل سنت ہو وہ مفہوم عام
ہو اُسکے شیعہ منکر ہین اور محققین اہل سنت بھی منکر ہین آپ انہین محققین کو اپنی کفش دوز
کی زردوزی جوتیون سے مارئیے کہ جو چیز مطابق اصول حق اُسکے منکر کیون ہوے
اور چرمی سے نہ مارئیے گا ورنہ بزرگونکی عزت جائیگی آئندہ آپ کو اختیار ہو قولہ ہان
اتنا فرق ہو کہ سُنی بیچارون کے راوی ضعفا اور مجاہیل ہین اقول شیعو آؤ اور سجدہ
شکر خدا بجالاؤ کہ سنی بیچارے بے مارے مرے اور خود مارے پڑے کہ اپنی زبان سے
اپنے راویون کے ضعفا اور مجاہیل ہونے کے قائل ہوگئے شیعون کے نزدیک تو
کل رواۃ اُنکے ایسے ہی ہین بلکہ کذاب و مفتری اور دین و ایمان سے بری ہین لیکن
اِس مقام پر حضرات اہلسنت نے کیا کیا رنگ بدلے ہین اور کیا کیا مضمون تراشے
ہین ذرا دیکھو بڑے کھیل اور بڑی تماشے ہین کہان وہ دعوی کہ یہ حدیث ہر طریقہ سے صحیح
اور دلیل تحقیقی ہو جیساکہ کابلی اور خرکرہ ہارے کابلی نے کیا جب اس مین جھوٹے پڑے
تو دوسرا رنگ بدلا اور کہا کہ نہین بعض طرق صحیح اور بعض غیر صحیح ہین جیساکہ زردوزی کار
سکار نے کیا جب اس مین بھی بتصریح محققین علما کہ کل طریقہ اسکے غیر صحیح ہین جھوٹے
ہوئے تو تیسرا رنگ بدلا کہ ہمارے رواۃ تو ضعفا اور مجاہیل ہین مگر شیعونکے رواۃ سچے ہین
ابھی تک کسی جھوٹے منھ سے یہ نہین نکلتا کہ رواۃ اسکے کذاب ہین وضاعین مصداق

لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہین اور یہ حدیث کذب وافترا بر رسول خدا ہی اور رواۃ شیعہ بیشک سچے ہین مگر حضرات ثلثہ اہلسنت کے لیے ایک پیچ آہنی بھی تقیید و تفسیر لمبی چوڑی رکھتے ہین کہ اُس سے سنیون کے اسفل سے اعلی تک پارہ پارہ ہو جاتے ہین قولہ راوی ائمہ کرام ہین اقول جسکی روایت بطور احاد کے ائمہ کرام سے ہی اُس سے تقیید و تفسیر صحابہ تمام خارج ہین پس خارجیون کو اُس سے سوائے ضرر کے کوئی نفع نہین ہی قولہ ضعیف تصور کیا اقول فقط ضعیف نہین تصور کیا بلکہ کذب و افترا بر رسول خدا تصور کیا قولہ ہرج نہین اقول بڑا ہرج ہوا کہ اہلسنت دعوائے دلیل تحقیقی مین کذاب اور بطال اور ملبس بیچارے عوام مین اہلِ حضال ٹھہرگئے کہ جھوٹی حدیث کو دلیل تحقیقی ٹھہرایا اور کاذبین اور غادرین اور خائنین اثنین کا ہانی صحیح المسلم ہونا دکھلایا اور بیحیائی اور بیغیرتی کا اپنے اوپر ظاہر کردیا ہم نہین سمجھتے کہ اس سے بڑھکر اور کیا ہرج ہو سکتا ہی کہ مکار تدلیس کار کا مکر و فریب کھل جائے اور نظر صغار و کبار مین خوار و زار و بی اعتبار ہو جائے قولہ تصدیق امام موسیٰ رضا کی اقول تصدیق امام رضا علیہ السلام کی محتاج بہ دلیل ہی ابھی کوئی دلیل حضور والا نے اسپر قائم نہین کی کہ ہذا صحیح متعلق بہ حدیث نجوم ہی ممکن ہی کہ متعلق بہ عوالی اصحابی ہو بلکہ من حیث اللفظ والمعنی بھی احتمال متعین ہی پس قبل ابطال اس احتمال کے یہ شور و شغب مچانا اور یہ زبان تند و تیز فرمانا کہ جو منکر حدیث نجوم ہی وہ منکر قول امام رضا علیہ السلام ہی سوائے جہالت و حماقت کے کس امر پر محمول ہو سکتا ہی کہ ثبت العرش ثم انقش پہلے تصدیق امام رضا علیہ السلام ثابت کر لیتے بعد اسکے کچھ فرماتے تو بظاہر اُسکی گنجائش ہوتی اور اُسوقت ہم اندھون کو ٹٹولواتے کہ بیان تقیید من لم یغیر ولم یبدل بھی انہین امام رضا علیہ السلام کے قول سے اوسی راوی کی روایت سے موجود ہی یا نہین اگر موجود ہی تو تمہارے ثلثہ کا کہان ٹھکانا ہی اور تمکو اس حدیث سے کیا پایا ہی اور اس صورت مین غرض آنحضرت کی الزام اہلسنت ہی

کہ ہمنے فرض کیا کہ جو معنی اہل سنت سمجھے ہین کہ اصحاب سے اہل بیت نہین مراد ہین وہی سہی مگر بنا بر تمہاری ہی حدیث صحابی صحابی کے تخصیص مین لم یبدل و لم یغیر ضرور ہی پس ثلثہ تمہارے جو اول مغیرین اور مبدلین سے ہین خارج ہو گئے پھر تمکو حدیث نجوم سے کیا ہاتھ آیا اور اگر تمہارے ٹٹولنے مین یہ عبارت موجود نہین ہی تو ہم تمکو اگر اس بات مین معذور بھی رکھین پھر بھی تمہاری جان نہین بچتی اس لیے کہ اس لفظ عام کو معنی عام پر محمول کرنےمین تم معذور نہین ہو سکتے اسلیے کہ مخالف حدیث متواتر اصحابی ہی اور شیعہ تکذیب حدیث نجوم باعتبار معنی عام ہی کے کرتے ہین نہ باعتبار معنی خاص کے کہ وہ خود تقیید وتفسیر اہلبیت کے راوی ہین اور اس معنی خاص کی تصدیق کرتے ہین پس جتبک اہلسنت کسی دلیل قطعی سے یہ نہ ثابت کرین کہ مراد امام رضا علیہ السلام معنے عام ہین اسوقت تک مخالفت قول شیعہ با قوال امام رضا علیہ السلام نہین ثابت ہو سکتی اور اثبات اسکا کلہ اہلسنت سے باہر ہی و با این ہمہ اگر ہم مفہوم عام ہی فرض کرین جب بھی تمہاری جان بچنے کی کوئی صورت نہین ہی اسلیے کہ شیعہ بنا بر مفہوم عام صحابہ کے باقتداے علی و عباس و سعد عبادہ تمہارے ثلثہ کو غاصب و کاذب اور غادر و خائن و آثم سمجھینگے اور خلافت شیخین کو بطلان اقتدوا بالذین بعدی ابی بکر و عمر باطل جانینگے اور اگر کوئی تخصیص لگاؤ گے تو قاعدہ عدالت کل صحابہ جو مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی باطل ہو جائیگا الغرض تمہارے مدخل و مخرج کی کل راہین شیعون نے ماری ہین اور تمپر راہ آمد و شد نفس تنگ کر ڈالی ہی سواے اسکے کہ سر جھکائے پڑے رہو تمکو کوئی چارہ نہین آرے محیط بغیرتی اور بیحیائی کا کنارہ نہین اذا القیت جلباب الحیاء فقل ما شئت **قولہ** امام کی تکذیب کرکے اپنے آپ کو دائرہ ایمان سے خارج کیا **اقول** وہ خود بدولت حضرت مخاطب ہین کہ باوجود تصریح صریح ابن اثیر کے جامع الاصول مین کہ مجدد مذہب امامیہ مائتہ ثانیہ مین علی ابن موسی الرضا علیہ السلام ہین امام رضا کی تکذیب کرکے آپ کو سنی بنایا اور بقول آپکے آپ اپنے کو دائرہ ایمان سے

خارج کیا فقیل لخرج منہا فانک رجیم وادخل النار مع الداخلین فبعداً لاصحاب الجحیم وبعداً للقوم الظالمین والحمد للہ علی تمام الحجۃ ووضوح المحجۃ

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

اب ہم اون تحریفات کو بیان کرتے ہین جو علمائی امامیہ نے اس حدیث کی نسبت کی ہین عیون اخبار مین جو حدیث ہمنے اصحابی کالنجوم نقل کی ہی اوسمین بعد اون الفاظ کے یہ عبارت بڑھائی ہی یرید من لم یغیر ولم یبدل الخ کہ مراد اون اصحاب سے جو حدیث مین مذکور ہین وہ ہین جنھون نے کچہہ تغیر تبدیل نہین کی تب پوچھنے والے نی امام سی پوچھا کہ یا حضرت ہم کیونکر جانین کہ اصحاب نے کچہہ تغیر و تبدیل کی ہی امام نی جواب دیا کہ خود پیغمبر صاحب کی حدیث موجود ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کچہہ لوگ میرے اصحاب سی قیامت کے دن حوض سی علحدہ کر لیے جاوینگی تب مین کہونگا کہ خدایا یہ میرے اصحاب ہین تب اللہ جلشانہ فرمائیگا کہ تو نہین جانتا کہ اونہون نے تیرے پیچھے کیا کیا اور وہ دوزخ کیطرف کھینچ لیے جاوینگے تب مین کہونگا کہ دور ہو دفع ہون الفاظ کے بڑھانی سی غرض یہ ہی کہ بعض اصحاب سبب ارتداد کے حدیث کے مصداق سی خارج ہوجائین لیکن تب بہی ہمارا کچہہ نقصان نہین اس لئی کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئی وہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہین اور اصحاب مقبولین نے نہ تغیر و تبدل کیا نہ اس حدیث کے مصداق سی خارج ہوئی اور خود حضرات امامیہ کا اقرار ہے کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کی مصداق سی مستثنی ہین جیسا کہ صاحب استقصاء الافحام فی جواب منتہی الکلام کی مسلک ثانی کی ایک مقام پر اسکا اقرار کیا ہی وہذہ عبارتہ کہ ہرگز حدیث حوض در حق مقبولین اصحاب کرام جناب خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارد نیست و ہرگز این حدیث بر آنہا منطبق نمیتواند شد اور اس امر کو کہ خلفائی راشدین اور انصار و مہاجرین اصحاب مقبولین تھے ہم اسی حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے ولو فرضنا کہ بعض اصحاب مقبولین مغیرین و مبدلین مین ہون لیکن تاہم اکثر اصحاب کے نسبت اس

حدیث کا مضمون صادق آتا ہی اسلیے کہ افصح الفصحا ابلغ البلغا علیہ التحیۃ والثنا نے ایسا لفظ
تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا ہی کہ جس طرح پر وہ فضیلت پر دال ہی اُسی طرح پر کثرت پر
یعنی لفظ بخوم پس حضرت کا یہ فرمانا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنکے بیشمار ہونیپر
دلالت کرتا ہی اور سوائے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کے مثال کو معدودے چند
کے حق مین وارد نہین سمجھ سکتا ولو سلمنا کہ بہت ہی تھوڑے بلکہ دو تین ہی صحاب پر جو ارتداد سے
بچگئے یہ حدیث منطبق ہوئی جب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کے واجب ہو
اور دوسرے کی ناجائز باطل ہوتا ہی اور اقتدا جو مخصوص اہلبیت کے لیے ہی اُس مین دوچار
کا شریک ہونا ثابت ہوتا ہی ولم یقل بہ احد منہم غرض کہ جب حضرات امامیہ نے دیکھا کہ یہ
عبارت زائد بھی بیکار ہوئی اور اسنے بھی دارو گیر اہلسنت سے نہ بچایا تب اسکو چھوڑا اور
دوسرے طور پر تاویل کو کام فرمایا اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین جیسا کہ
صاحب استقصاء الافحام نے بجواب منتہی الکلام کے فرمایا ہی مراد از اصحاب در حدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اہلبیت علیہم السلام اند لیکن ہم اس دعوی کو چند دلیلون سے باطل کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

حضرت مخاطب باشور و شغب بغیر کسی دلیل اور برہان کے مدعی ہین کہ شیعون نے عبارت
یرد من لم یغیر ولم یبدل بڑھائی ہی اور اُنکے راوی نے یہ عبارت نہین روایت کی ہی ہم
اسی قدر پوچھتے ہین کہ آپ کو بڑھانا شیعون کا کہان سے معلوم ہوا علم اسکا بوحی من الملک
العلام ہی یا بکشف و الہام یا از قبیل اضغاث احلام ہی یا مثل شیطانی احتلام ہی آپ کے منھ مین
کسی نے لگام نہین دی ہی جو جی چاہتا ہی بکتے ہین لیکن عقلا سخن نے حجت کو مجنونون کی جھک
دیوانون کی بک مجذوبون کی بڑ خشک دماغون کی رٹ سمجھتے ہین اگر کچھ بھی سچے تھے تو کوئی
جھوٹی سی بھی دلیل اپنے دعوے پر بیان فرمائی ہوتی کہ جس سے معلوم ہو جاتا کہ قید

من لم یغیر ولم یبدل ایسی باطل ہو کہ امام رضا علیہ السلام سے ایسی قید لگانا محال ہو یا دلیل لانا امام علیہ السلام کا حدیث اصحابی اصحابی سے اس قید کے ہونے پر باطل ہو یا حدیث اصحابی خود صحیح نہین یا انضمام حدیث نجوم ساقطہ حدیث اصحابی کے منتج اس قید کا نہین ہوسکتا اور جب ان باتون سے کوئی بات حضور والا نے بیان نہ فرمائی تو پھر شیعون کا اس قید کو بڑھانا اور راویان شیعہ کا روایت نہ کرنا اور امام رضا علیہ السلام کا نہ فرمانا آپ نے کہان سے ثابت کیا اب ہم آپکو سنیون کے بڑھانے کا اور جھوٹھ بنانیکا تماشا دکھائین حدیث متفق علیہ ہو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا حضرات اہلسنت کہ شیفتہ فضیلت بخش ہین اور تفضیل الشیخین کالمسح علی الخفین اپنے اجماعیات سے ٹھہرا چکے ہین اس فضیلت کو در باب باب مدینہ علم مخصوص پاکر آتش حسد سے جلے اور نار موقدۃ تطلع علی الافئدہ سے جا ملے آخر کار جب اُس آگ کی بجھانے کے لیے کچھ نہ پایا اُسوقت آب دروغ اُسکو بجھایا اور دل ٹھنڈا کرنیکے لیے گویا آب دروغ ٹھہرایا اور خوب گرما گرم فقرہ جایا کہ اُنحضرت نے فرمایا کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابھا وابوبکر سقفھا وعمر حیطانھا اور کسی ظریف الطبع نے فرمایا کہ ایک فقرہ اور تھا کہ راوی بھول گیا یعنے عثمان میزابھا یعنے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ مین شہر علم ہون اور علیؑ دروازہ اُسکے ہین اور ابوبکر چھت اُسکی اور عمر تنہا دیوارین اُسکی اور عثمان ناودان دوسری اُسکی ہین اب اسمین کوئی نادان سے نادان ہوگا وہ بھی سمجھ لیگا کہ بے شبہ یہ فقرہ بڑھایا ہوا ہو اسلیے کہ شہر کے لیے دروازہ مشہور ومعروف ہو اور شہر کے لیے چھت اور دیوارین اور پرنالے نہین ہوتے بلکہ لوازمات بیت سے ہین اور یا این ہمہ اگر غور کیا جاے تو اس مین بھی کوئی فضیلت اُنکی نہ ثابت ہوئی اسلیے کہ جو شہر مین دیوار اور چھت اور ناودان کی ذریعہ سے وہ آویگا وہ چور کہا جائیگا اور جو دروازہ سے آئیگا وہ عیب سارقیت سے بری کہلائیگا

فاعتبروا یا اولی الابصار اور اگر کچھ جی چاہتا ہو تو اور بھی سنیئے حدیث صحیح ہی
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ یعنی حسنین علیہما السلام
سردار جوانان اہل بہشت ہین حضرات اہل سنت کو اس حدیث پر حسد ہوا اور
شاہین کے ساتھ شیخین کا منضم کرنا منظور ہوا وکد ہوا یہ عبارت بڑھائی اُسوقت دلکو کل
آئی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ابوبکر وعمر سیدا کہول اہل الجنۃ
یعنے ابوبکر وعمر سردار بڈھون بہشت کے ہین حالانکہ معلوم ہو کہ بہشت بڈھون کی جگہہ
نہین ہو اور خود جناب رسولخدا کی حدیث ہو کہ اہل الجنۃ جرد مرد یعنی اہل بہشت بصورت
نوجوانان امرد ہین ایسی عبارتون کو ایزاد اور ایجاد طبع زاد کہنا بجا اور درست ہو
نہ یہ کہ کسی حدیث عام مین امام علیہ السلام بمقتضاے دلائل عقلیہ ونقلیہ کوئی تخصیص بیان
فرماوین اور آپ سے حجت ودلیل غل مچاوین کہ شیعون نے بڑھایا **قولہ** تب بھی ہمارا
کچھ نقصان نہین ہو **اقول** پتھر پڑے اس سمجھ پر جب تمنے صحابہ مرتدین کو خارج کیا پھر
الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ کہان رہا بلکہ مثل گوزشتر اُڑا اور برباد ہوا دیکھو صدہا سال
کی عمارت بیکار رخنہ دار بالوکی دیوار ہوئی جاتی ہو ذرا ہوش مین آئیے اور اپنے
ثلثہ کی خبر لیجئے کہ شیعون نے اُنکو داخل مرتدین کرکے حدیث نجوم سے خارج کردیا
آپ پہلے اُنکو کسی تدبیر سے مرتدین سے نکال لیجئے تب ہوس اُنکے مصداق حدیث
نجوم ہونیکی کیجئے اور اب نکالنا اُنکا مرتدین سے قضیہ باطلہ الصحابۃ کلہم عدول سے
نہین ہوسکتا اسلیئے کہ اُس کلیہ کو آپ نے خود باطل کردیا **قولہ** اسلیئے کہ ہم خود قائل
ہین **اقول** جب آپ خود قائل ہین کہ مرتدین خارج ہین تو باقرار آپ کے قیود
لم یغیر ولم یبدل کی حقیت ضرور ہوئی پس شیعون نے جو امام سے روایت کی ہو
وہ تو وہی بات ہو کہ جسکا آپ نے خود اقرار کیا پھر یہ کیون کہا تھا کہ شیعون نے ان قیود
کو بڑھایا ہو مگر یہ کہ فرمایئے کہ ہم خود ان قیود کو مانتے ہین مگر شیعون کے کہنے سے نہ مانینگی

تو وہی مثل ٹھیک ہوگی کہ دھوبی خود گدھے پر چڑھتا ہی مگر کسی کے گننے سے نہین چڑھتا ہی لیکن
یہ گدھا وہ ٹھوکر آپ کو دیگا کہ زیارت ثلثہ جہنم مین قبول ہوجائیگی اسلیے کہ جب ارتداد صحابہ
کے آپ قائل ہوگئے تو الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ جہنم مین ملگیا اور شیعون نے فوراً ثلثہ کو
مرتدین منذ فارقتہم مین داخل کرکے جہنم تک پہونچا دیا قولہ اور خود حضرات امامیہ کا اقرار
ہی کہ اصحاب مقبولین حدیث حوض کے مصداق سے مستثنیٰ ہین اقول نعوذ باللہ من شر کل
غبی غوی حضور والا کو احتیاج فصد کی ہی کچھ تھوڑا سا ہی خون فاسد نکلجاتا تو کسیقدر خلل دماغ مین
شاید افاقہ ہوجاتا اور کوئی بات تو سمجھ مین آتی شیعہ اپنے مقبولین اصحاب کے مستثنیٰ ہونیکا اقرار
کرتے ہین یا مقبولین اہلسنت کو بھی مستثنیٰ سمجھتے ہین یہ بات تو بلہ وصبیان اور نادان سے نادان پر بھی
مخفی نہین ہی کہ شیعہ مقبولین خاص اہلسنت کو مردودین اولین و آخرین سے سمجھتے ہین خصوصاً
حضرات ثلثہ کو کہ سرگروہ منافقین اور مرتدین اور ظالمین اور غاصبین اور خائنین اور غادرین
اور آثمین سے کما فی صحیح المسلم شمار کرتے ہین اور علاوہ اور دلیلون کے بالخصوص اس حدیث
اصحابی اصحابی کو بھی انکے دلائل ارتداد سی جانتے ہین اور فقرہ ماز الوا مرتدین منذ فارقتہم کو کہ
صحاح مین موجود ہی نص قطعی ارتداد حضرات ثلثہ سمجھتے ہین اس لیے کہ منذ واسطے ابتدائی
مدت کے ہی پس ابتدائے مدت ظہور ارتداد کی روز مفارقت جناب رسولخدا تھا اور
مصداق اس ارتداد کے سوائے غاصبین خلافت کے کوئی دوسرا نہین ہوسکتا کہ کلاب
دنیا بطلب جیفہ دنیا سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئی اور صدائی بی سروپای منکم امیر و منا امیر
اور غوغاے ضلالت زاے نحن الامراء و انتم الوزراء کما فی صحیح البخاری لبون پر لائے
بالجملہ بیعت غدیری کو توڑا اور جنازے رسولخدا کو بے غسل و کفن چھوڑا اور راہ دین و
ایمان سے منھ موڑا یہی لوگ مصداق ماز الوا مرتدین منذ فارقتہم کے ہین اور اہلسنت
نے جنکا نام اہل ردہ رکھا ہی شیعون کے نزدیک مانع زکوٰۃ ہونا انکا فقط غاصب خلافت
سے تھا نہ بطور مطلق انکار از زکوٰۃ تھا کما قد حققناہ من کتب المخالفین فکن من ثمۃ الناظرین

پس وہ لوگ بشبہہ مصداق مرتدین سے خارج ہین وعلی التنزل ظہور ارتداد اُنکا بعد جولان
حول وقت طلب نکوہ تھا نہ بمجرد مفارقت از جناب رسول خدا پس ہر طرح سے مصداق
منذ مافارقتھم سے خارج ہین اور حضرت ثلثہ واحزابہم کے کوئی مصداق اسکا نہ ٹھہرا پس جب
شیعہ اسی حدیث حوض سے ثلثہ کو مصداق حدیث حوض ٹھہراتے ہین پھر اُنکے حدیث
حوض سے خارج ہونیکا اقرار اُنسے ممکن نہین الغرض جہان شیعون نے صحابہ کا ذکر کسی
مدح کے ساتھ کیا ہو مراد اُنکی وہان اپنے مقبولین ہین نہ تمہارے مقبولین یا مراد مقبولین
سے وہ ہین کہ جنکی مقبولیت متفق علیہ بین الفریقین ہو جیسے سلمان و بوذر و عمار وغیرہم
وھذا ظاھر لاسترۃ فیہ لکن غباوت وغوایت مرض لاعلاج ہے **قولہ** خلفاے
راشدین اور انصار ومہاجرین اصحاب مقبولین سے تھے **اقول** مقبولیت خلفاء راشدین
شیعہ کے نزدیک مسلم نہین اور شیعہ اسی پر ہمیشہ طالب دلیل ہین پس بغیر اثبات مقبولیت
حدیث نجوم مین اُنکا داخل کرنا جھک مارنا ہے یہ طرفہ ماجرا ہے اور عجب تماشا ہے کہ ہمارے
مخاطب عالیمقام اثبات فضیلت ثلثہ کے لیئے حدیث نجوم کو بان طمطراق ذکر فرماتے ہین اور
جب دیکھتے ہین کہ فضیلت موقوف بر مقبولیت ہے اور مقبولیت کا ثبوت ہی نہین ہے تو
کچھ نہین بن پڑتی ہے اور بمجبوری آخر فرماتے ہین کہ ہم مقبولیت آگے چلکر ثابت کرینگے
جہ خوش پہلے حضور نے مقبولیت ہی ثابت کرلی ہوتی بعد اُسکے قصد کسی فضیلت کا کرتے
اب اگر قضا و قدر سے آپ کو مہلت اثبات مقبولیت نہ ملی تو سب محنت آپکی رائگان ہوئے
اسلیے کہ موقوف کا اثبات بدون اثبات موقوف علیہ محض بیوقوفی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ
یہ ہوس محال ہے اور مآل کار اسکا فقط احتیال او فریب دہی عوام وجہال ہے **قولہ** ہم اس
حدیث کی بحث مین فصل ارتداد صحابہ مین **اقول** جو بحث اس حدیث سے آپ نے
اس مقام مین کی ہی وہ سب ہین تو کوئی فصل ارتداد صحابہ نہین ہے باقی رہی کوئی بحث ویکہ جو حضور کے
خیال مین مثل نہایت اعوال ہے وہ درحقیقت شیخ چلی کا خیال اور منصۂ ظہور مین آنا اسکا محال ہے پھر لوگ

کہانتک اُسکے انتظار مین رہین گے آخرکار یہی کہین گے بیت آدمی راچشم حال نگر از خیال بری ودی بگزر **قولہ** ثابت کرینگے **اقول** تم بچارے کیا ثابت کروگے اور تمہاری کیا مجال ہو اسی خیال محال مین تمہارے بڑے اہل الکمال اور بڑے گرگھنٹال ہاتھ پاون ٹیک ٹیک کر اور راہ راستی سے بھٹک بھٹک کر مر گئے اور سڑ گئے اور شیعون کا ایک بال بھی کندہ نہ کر گئے قریب تیرہ سو برس کے گزر گئے کہ میدان شیعون کے ہاتھ رہا اور اہلسنت ہمیشہ ملزم اور بلجام الزام ملجم رہے یہانتک کہ آج بھی استقصار الافحام سے مفحم ہین اور منھ اونکے کالفحم المفحم ہین مقبولیت ثلثہ ثابت کر لینا کیا سہل اور دلگی سمجھتے ہین پہلی امثال تشئید المطاعن کے جلائل فضائل وشرائف خصائل اورالفین کے دو ہزار دلائل کا جواب مہیا کر لیجیے بعد اسکے ہوس اثبات مقبولیت ثلثہ کیجیے وانّی لک ہذا **قولہ** بعض اصحاب مقبولین مغیّرین ومبدّلین مین ہون **اقول** خاص تمہارے کل مقبولین شیعون کے نزدیک مغیّرین ومبدّلین سے ہین بعض کے کیا معنی **قولہ** اکثر اصحاب کے نسبت اس حدیث کا مضمون صادق آتا ہے **اقول** محض غلط اس اکثریت پر کسی لفظ کو باحدی الدلالات الثلث دلالت نہین بلکہ خصم آپکا کہ سکتا ہے کہ اصحاب اوزان جمع قلت سے ہے پس بالاصالت دلالت اسکی بر قلت ہے واستعمال جمع قلت مقام کثرت مین خلاف اصل ہے اور ہر خلاف اصل محتاج بدلیل ہے **قولہ** ایسا لفظ تشبیہ مین صحابہ کی بیان فرمایا **اقول** سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا خوب دلیل کثرت پر آپنے ارشاد فرمائی ہے بالخصوص آپ ہی کا ایجاد طبع زاد ہے یہ بات تو آپکے کابر کو بھی نہ سوجھی تھی بلکہ اُنکے بزرگوارون مین سے بھی کسی کو نہ سوجھی تھی اور کیونکر اونکو سوجھے کیسے علم وادراک سے بہرہ ور تھے اور اس امر سے باخبر تھے کہ ہر تشبیہ مین دال بر وجہ تشبیہ کا ہونا ضرور ہے اور بے وجہ کسی امر کو وجہ تشبیہ ٹھہرالینا عقل ودانش سے دور ہے چنانچہ اسی حدیث نجوم مین لفظ اہتدیتم بعد اقتدیتم کو دلیل اسکی ٹھہرایا ہے کہ وجہ تشبیہ اس مقام پر استدا ہے تفصیل اس اجمال اور توضیح اس مقال کی یہ ہے کہ جب تصریحات محققین اعلام اہلسنت

کوئی طریقہ صحت حدیث نجوم کا نہ نکلا اور کسی کتاب معتمد میں اسکا پتہ نہ ملا تو انکے بعض علما کے
دل میں یہ خیال خام آیا اور یہ سودا سر میں سمایا کہ ایک حدیث صحیح مسلم سے کسی قدر اسکے
مضمون کی تصحیح کیجیے کہ اُس میں جناب رسولخدا سے اس مضمون کی روایت ہے الصحابۃ
امنۃ اهل الارض کما ان النجوم امنۃ السماء اور جب اس حدیث میں تشبیہ صحابہ
بنجوم وارد ہی تو اس تشبیہ میں تلمیح ہے طرف اسکے کہ اقتدا انکی موجب اہتدا بھی ہوگی لیکن محققین
علمائے اہلسنت نے خود اس پر مواخذہ کیا اور اس تقریر کو لغو سمجھا اور فرمایا کہ یہ صحیح نہیں ہی
اس لیے کہ اہتدا فرع اقتدا ہی اور جب اس حدیث میں حکم اقتدا موجود ہی نہیں ہی تو پھر وجہ تشبیہ اہتدا
ٹھہرانا محض لغو اور باطل ہی بلکہ یہ اشارہ ہی طرف اُن فتن اور حوادث کے جو بعد انقراض عہد
صحابہ اسلام میں حادث ہوے اور امن و امان نہ رہا پس بنا بر اسکے وجہ تشبیہ فقط امن و امان
ہی بندہ کہتا ہی کہ وجہ تشبیہ امن و امان ہونا تو ٹھیک ہی مگر امن و امان فتن و حوادث سے درست
نہیں ہی اسلیے کہ ابتدائے حوادث و فتن تو ابتدائے روز مفارقت جناب رسولخدا ہی
بدلیل لاتدری ما احدثوا بعدک و ما زالوا مرتدین منذ ما فارقتهم
جیسا کہ ہمنے پیشتر اس سے بیان کیا کہ منذ واسطے ابتدائے مدت کے ہی اور قطع نظر اس سے
فتن اور حوادث اصغر و اکبر کا عہد صحابہ میں ہونا تو اجلائے بدیہیات سے ہی فتنہ اہل ردہ
فتنہ قتل حضرت عمر فتنہ قتل حضرت عثمان کہ بڑا فتنہ بالکل سنیان و حادثہ عظیم الشان ہی
کہ جس میں کل صحابہ نجوم اہتدا راہ ہدی سے بسبب مخذول کرنے خلیفۃ اللہ کے کیسے گمراہ
ہوے پھر فتنہ جنگ جمل اور فتن محاربات صفین کہ جس میں ہزارہا بلکہ لکوک کی نوبت
قتل کی پہونچی یہانتک کہ بطور مثل کہتے ہیں العرب من الحرب خرب یہ سب فتن قبل از
انقراض عہد صحابہ تھے بلکہ تا وقوع حادثہ جانکاہ سوزناک و وخامۃ خاندان حضرت خاتم عہد
صحابہ کا کلیۃً انقراض ہوا تھا بنا بر اسکے وجود صحابہ کو موجب امن از حوادث کہنا محض بیجا ہی
پس ضرور ہی کہ حدیث صحیح مسلم کو بھی بفرض صحت مثل حدیث نجوم کے مفسر بالبیت کرنا

اور وجہ تشبیہ امن و امان از زوال و فنا کہین جیسا کہ مسند احمد بن حنبل مین اور دیگر کتب
اہلسنت مین بطرق متعددہ منقول ہو قال رسول اللہ النجوم امان لاھل السماء
اذا ذھبت النجوم ذھبوا واھلبیتی امان لاھل الارض فاذا ذھب
اھلبیتی ذھب اھل الارض اور قریب اسی کے کتب شیعہ مین بھی بچند طرق منقول
ہے کہ فرمایا اون حضرت نے اھلبیتی امان لاھل الارض کما ان النجوم امان لاھل السماء
حاصل سبکا یہی ہو کہ میرے اہلبیت امان اہل زمین ہین جیسا کہ ستارے امان اہل آسمان مین
اور موید اسکا اور بھی کتب شیعہ مین شل بوجودھم ثبتت الارض والسماء وبیمنھم رزق الوری
موجود ہیں پس ہر چند حدیث صحیح مسلم مین تفسیر صحابہ باہلبیت منقول نہین ہو مگر بمقتضائے
قضیہ مقبولۃ الطرفین الاحادیث یفسر بعضہا بعضا ضرور ہو کہ حدیث صحیح مسلم مین بھی صحابہ سے
اہلبیت ہی مراد ہون ورنہ جسطرح مقتدا ہونا صحابہ کا بدلائل عقلیہ و نقلیہ باطل ہو اوسیطرح
موجب امن و امان ہونا صحابہ کا بھی بالبداہت باطل ہو اسلئے کہ فتن اور حوادث زمانہ صحابہ تو درایت
ہین نہ روایت والحمد للہ علی وضوح الحجۃ تماشائے قدرت خدا کرنا چاہیے کہ مخالف ہمارا
حدیث صحیح مسلم کو واسطے اثبات صحت مضمون حدیث نجوم کے لایا تھا وہ تو باعتراف
اُنہین کے علما کے نہوا مگر شیعون کو ایک شاہد حدیث صحیح اہلسنت سے لفظ اصحاب کے
مفسر باہلبیت ہونیکا ملگیا بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * خمیر مایہ دکان شیشہ گر
سنگ است ۔ اور جب حدیث صحیح مسلم مین اصحاب سے فقط اہلبیت مراد ہوے کہ اُنہین پر
تشبیہ بنجوم صادق آتی ہو اور وہ معدودے چند ہین پس تشبیہ بنجوم من حیث الکثرۃ جو آپکا
افادۂ جدیدہ غیر مفیدہ ہی باطل اور رحلۂ صحت سے عاطل ہوگیا علاوہ اسکے جب
آپ کے علمائے حدیث مسلم مین وجہ تشبیہ کو اہتدا ٹھہرانا بسبب عدم دلیل کے
قبول نہ کیا پھر آپ جو وجہ تشبیہ کثرت نجوم کو حدیث نجوم مین بلا دلیل ٹھہراتے ہین اسکو
کیونکر کوئی قبول کرسکتا ہے مگر یہ ارشاد فرمایئے کہ اس جگہ ہمارا طریقہ ورا طریق العقول

ہی ہم کام کشف و الہام سے لیتے ہیں یا بسند دلیل معقول و منقول ہمین ہیں جیسا کہ آپ کے مولانا
روم فرماتے ہین ع پای استدلالیان چوبین بود ٭ پاے چوبین سخت بے تمکین بود
از دلائل گر یقین حاصل شدے ٭ فخر رازی راز دار دین بدے لیکن اس صورت مین
بحث اصحاب عقول سے نامعقول ہو کیونکہ طور ھم لیس وراء طور العقول
قولہ جس طرح یہ وجہ فضیلت پر دال ہے اسی طرح پر کثرت پر بھی لفظ نجوم اقول آپکو
علم معنی بیان مین مداخلت تام ہو تشبیہ مین علمانے وجہ تشبیہ کو فقط من بعض الوجوہ ہونا ضرور
جانا ہے کسی نے یہ نہین کہا ہو کہ تشبیہ مین کل وجوہ لازم ہین تاکہ لازم آوے زید کالاسد مین زید کے
لیئے دُم بھی ہو پس بیان تشبیہ کے لیئے ذکر اہتدا بعد اقتدا کے کافی ہے جیسا کہ کل علمانے
سمجھا ہے پس آپ نے تشبیہ کی اکثر وجہ ان سے نکالی اور کونسا قرینہ اسپر قرار دیا ہو اور اگر فرمایئے
کہ تشبیہ مین جسقدر تکمیل ہو بہتر ہے تو ہم کہینگے بہت اچھا ایک تھوڑی سی تکمیل فی التشبیہ
ظرفائے شیعہ کی طرف سے بھی قبول فرمایئے اور اپنی عنایات سے اپنے صحابہ خاص کو اسکا
مصداق ٹھرایئے اور وہ یہ ہے کہ بعض صحابہ اگرچہ مثل کالنجوم اند ولے بعضے کواکب نحس و شوم اند
قولہ سواے جاہل اور نادان کے کوئی ستارون کی مثال کو اقول جہالت اور نادانی
ہی کا باعث ہے کہ وجہ تشبیہ بدلیل کثرت ٹھرائی ہے حالانکہ اوس زمانہ مین کثرت کفار کے
سامنے مسلمانونکی مع منافقین و مرتدین مثل دال مین نمک کے تھے آپ اتنا نہین سمجھے
کہ قلت و کثرت امر اعتباری ہے ہر ایک نسبت اپنے مخالف کے ہے پس اگر وجہ تشبیہ
کثرت صحابہ ہوتی تو یہ نسبت غیر صحابہ کے ہوتی اور غیر صحابہ مین ساری دنیا کے کفار ہین
پس سوائے مجنون کے کوئی عاقل بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ آج کے زمانہ مین مسلمان کفار سے زیادہ
ہین چہ جائے زمانہ جناب رسولخدا مین مگر خلل دماغ کا کچھ علاج نہین قولہ معدودی چند کے
حق مین وارد نہین سمجھ سکتا اقول آپ بجا اور درست فرماتے ہین لیکن یہ تو ارشاد
فرمایئے کہ یہ حکم عام ہے کہ جہان کہین ستارون کے مثال ہو ہم مثل کو بیشمار سمجھین یا مخصوص تشبیہ صحابہ

بہ نجوم ہی اگر مخصوص ہی تو کوئی وجہ خصوصیت ارشاد فرمایئے اور اگر حکم عام ہی تو جہان کہین تشبیہ
باہلبیت علیہم السلام بنجوم وارد ہی جیسا کہ حدیث اہل بیتی امان لاہل الارض
کما ان النجوم امان لاہل السماء پس اس حدیث مین جو تشبیہ اہلبیت بہ نجوم ہی
تو آپ اہلبیت کو بیشمار سمجھینگے یا معدود سے چند سمجھینگے لیکن معدودے چند سمجھنا بقول آپکے
تو جہالت اور نادانی ہی پس ضرور ہی کہ اہلبیت کے بھی بیشمار ہونے کے قائل ہو جیئے
وکفیٰ بذالک جہلا باہل البیت علیہم السلام عقلا اس مقام پر خود سمجھلینگے
کہ کون عاقل اور دانا اور کون مجنون اور دیوانہ ہی اور البتہ بالکل باگلپنا ہی قولہ
تب بھی یہ عقیدہ امامیہ کا کہ اقتدا صرف اہلبیت کی واجب ہی اقول یہ اعتراض لغو اٹھائے
سے کیا نتیجہ نکلا ہی اور اسکے جوابات شافی تصریحا وضمنا کتاب مستطاب استقصا مین چند طرح سے
مذکور ہین اور عبارت مابعد مین ایک جواب پر آپ نے کسیقدر گفتگوی لاطائل بھی کی ہی
حالانکہ جواب اسکا بھی بطور دفع دخل اسی جگہ مذکور ہی لیکن اس سے بھی اور جوابات دیگر سے
بھی اپنی غض بصر اور قطع نظر کرکے وہی اعتراض بتعرض جواب وجواب الجواب جوابات دیگر
کے جواب آپ بیان فرماتے ہین اسکی کیا وجہ ہی یہ بات آپ کے کمال غیرت اور حیا کی دلیل
بیعدیل اور تخدیع اور تضلیل جہال پر حجت بے بدیل ہی اگر منظور نظر افاضت اثر فریب عوام کالانعام
نہوتا اور احقاق حق ہوتا تو کل جوابون کا جواب دیتے اسلیے کہ بفرض محال مثل شریک الباری
اگر ایک جواب باطل بھی ہو تو اس سے کل جوابات کا باطل ہونا لازم نہین آتا ہی بہر کیف
ہم اس مقام پر اشارۃ طرف چند جوابون کے کرتے ہین حاصل اعتراض زرد وزی کار
سکار کہ سجادۂ اسکی معتقدین کے لیے طرۂ دستار ہی یہ ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
نے حدیث عیون مین دو حدیث یعنی اصحابی کالنجوم اور دعوا لی اصحابی کو صحیح فرمایا ہی لیکن
انہین قید مین لم یغیر ولم یبدل کو لگایا ہی جس سے ثابت ہی کہ من لم یغیر ولم یبدل صحابہ
مین سے قابل اقتدا ہین حالانکہ شیعہ سوائے اصحاب عصمت کے کسی کو قابل اقتدا ہی نہین جانتے

جواب اول حدیث عیون مین ہذا صحیح فرمانا امام رضا علیہ السلام کا شیعون کے نزدیک
منقول بطور خبر واحد کے ہی کہ مقام اعتقاد مین قابل اعتماد نہین پس اخبار احاد سے اعتقاد
شیعون کا جو بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ سوا ے اصحاب عصمت کے کوئی قابل اقتدا نہین ہی
اُٹھ نہین سکتا **جواب دوم** سلمنا کہ منقول بہ خبر واحد نہین ہی لیکن امام رضا علیہ السلام نے
ہذا صحیح تصحیح فرمایا ہی مگر تاہم تمہاری ہی حدیث اصحابی اصحابی سے ایک قید ایسی لگائی ہی کہ
جس سے تمہارے ثلثہ نکلجاتے ہین اس لیے کہ شیعون کے نزدیک اول مغیرین مبدلین
وہی لوگ ہین **جواب سوم** امام رضا علیہ السلام نے تصحیح دونو حدیثون کی نہین
کی ہی اور نہ حدیث عیون الاخبار مین دونو حدیثون کا لفظ ہی بلکہ فقط ہذا صحیح ہی اور مشارالیہ
ہذا کا حدیث قریب دعوالی اصحابی ہی اور اُسی مین قید لم یغیر ولم یبدل ہی نہ حدیث نجوم مین
اور حدیث نجوم اس مقام پر مسکوت عنہ ہی اگرچہ دوسری مقام مین خود قول جناب رسولخدا
سے مفسر باہلبیت ہی اور اس جواب مین ہمارے مخاطب والا مقام نے کچھ گفتگو بعد
عبارت مابعد مین کی ہی انشاء اللہ وہین اُسکا جواب بھی آئیگا **جواب چہارم** مشارالیہ
ہذا صحیح مین قول بعموم مدح صحابہ ہی جیسا کہ ہمارے مخاطب والا مقام اسی پر راضی
ہین نہ خصوص مدح باقتدا بس غرض ان حضرت کی یہ ہی کہ مطلق مدح انہین صحابہ کی جائز ہی
جو غیر مغیرین ومبدلین ہین بدلیل حدیث اصحابی اصحابی اور چونکہ اسی قدر مین مذہب
اہل سنت کا ابطال درباب تعدیل کل صحابہ تھا آن حضرت نے اسی پر اکتفا کی اور مضمون
جواز اقتدا وعدم جواز اقتدا اس مقام پر لمصلحۃ مسکوت عنہ ہی جیسا کہ حدیث جناب رسولخدا
مین بتصریح ابن ملقن جواب سوال متی الساعۃ مسکوت عنہ ہی لخوف فتنۃ وفساد وسوء
التاویل کما مر **جواب پنجم** مقصود امام علیہ السلام کا اس مقام پر فقط ابطال مذہب اہلسنت
ہی بدلیل الزامی یعنی حسب مزعوم اہلسنت ہمنے اصحابی سے صحابہ ہی مراد لیے جب بھی بحدیث
اصحابی اصحابی کہ مسلم خصام ہی کل اصحاب لیام وکرام قابل اقتدا نہین ہین پس ضرور ہی کہ قید

من لم یغیر ولم یبدل لگائی جاوے اور بعد اس قید کے جبتلک حضرات اہلسنت کسی دلیل قطعی سے
ثلثہ کو من یغیر و یبدل سے خارج نہ کرینگے اُنکا قابل اقتدا ہونا حدیث نجوم سے ثابت ہوگا
اور اِسکا اثبات کہ ثلثہ غیر مبدلین و متغیرین سے تھے سنیوں سے محال ہے اور مخاطب نے جو
فرحیا ل کے لیے وعدہ فرمایا ہے کہ ہم آگے چلکر ثابت کرینگے شیخ چلی کا خیال ہے آج صدہا
سال گذر گئے کہ ثابت ہوا اور شیعوں نے اُنکو مبدلین و متغیرین میں داخل ہی رکھا تو اب تمہاری
کیا مجال ہے کہ ثابت کر دگے اس جواب کو صاحب استقصانے بتصریح تمام بیان فرمایا ہے لیکن
ہمارے مخاطب نے چونکہ جواب اِسکا اپنے کلہ سے باہر سمجھا اسلیئے کچھ تعرض اسکا نہ کیا
جواب ششم سلمنا کہ قول امام رضا علیہ السلام عام ہے اصحاب عصمت اور بعض اصحاب غیر عصمت
سے لیکن لانسلّم کہ یہ عام اپنے عموم پر باقی ہے بلکہ بمقتضاے ما من عامٍ الا و قد خص مخصوص ہے بسبب
اُن دلائل قطعیہ عقلیہ نقلیہ کے جو اوپر انحصار اقتدا کے اصحاب عصمت میں دلالت کرتے ہیں
پس جبتلک اہلسنت اُن دلائل قطعیہ کو باطل نہ کرلیں دعواے بقاے قول امام رضا علیہ السلام
بر عموم خود نہیں کرسکتے ہیں جواب ہفتم مراد امام علیہ السلام کی من لم یغیر ولم یبدل سے وہ
لوگ ہیں جو متغیر و مبدل نہ بالفعل ہوں نہ بالقوة اور وہ لوگ سواے اصحاب عصمت کے
کوئی نہیں ہوسکتا ہے اور قرینہ قطعیہ اِس مراد پر وہی دلائل قطعیہ ہیں جو دلالت کرتے ہیں اوپر
عدم جواز اقتدائی غیر معصومین کے جواب ہشتم صحابہ من لم یغیر ولم یبدل وہی صحابہ
ہیں جنھوں نے اقتدا باصحاب عصمت کی ہے مثل سلمان و مقداد و ابوذر وغیرہم کے اور جن
لوگوں نے منصوص غدیر خم کی اقتدا چھوڑکر اصحاب ثلثہ کی اقتدا کی وہ سب متغیرین و مبدلین
حکم خدا و رسول ہیں پس جن لوگوں نے اقتدا معصوم کی اُنکی اقتدا عین اقتداے معصوم ہے و
بتقریر اٰخر مقتدین معصومین چونکہ معتقد اسکے ہیں کہ اقتدا بغیر معصوم جائز نہیں ہے پس اُن مقتدین
کی اقتدا مستلزم اعتقاد عدم جواز اقتدا بغیر معصومین ہے اور غرض شیعوں کی اس قول سے
کہ اقتدا بغیر معصومین جائز نہیں ہے یہ ہے کہ انتہاے اقتدا معصومین ہونا ضرور ہے خواہ بلا واسطہ خواہ

بواسطہ اُن لوگون کے کہ جنکی اقتدا عین اقتداے معصوم یا مستلزم اقتداے معصوم ہو
جواب نہم قول امام علیہم السلام مین جائز ہی کہ مراد اقتداسے اعم از اقتداے جزئی و کلّی
ہو مغیرین و مبدلین کی اقتداے کلّی و جزئی دونو جائز نہین ہی اور غیر مغیرین و مبدّلین مین
معصومین کی اقتداے کلّی و جزئی سب جائز ہی اور غیر معصومین کی اقتداے جزئی جائز ہی
نہ اقتداے کلّی اور مراد اقتداے کلّی سے اقتدا قولاً و فعلاً و تقریراً ہی کہ یہی مخصوص
باصحاب عصمت ہی اور ایسی اقتدا اُنکی غیر کے بدلائل قطعیہ جایز نہین ہی **جواب دہم** غایۃ الامر
یہ ہی کہ اس مقام پر امام علیہ السلام کو ذکر ایک قید اخص کا فرمانا تھا یعنی مراد اصحاب سی اصحاب عصمت
ہین لیکن امام علیہ السلام نے بجائی اوسکے ذکر ایک قید اعم کا فرمایا یعنی من لم یغیر و لم یبدل اور اعم
اور اخص باہم متنافیین فی الصدق نہین ہین اس لیے کہ جائز ہی کہ مقام جاء فی زید مین جاء فی انسان
کہین اور وجہ اختیار اعم کی یہ ہی کہ ابطال مزعوم مخالف کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین اسی قدر مین بوجہ سہل حاصل
تھا اور وہ حدیث مسلم مخالف ہی یعنی حدیث اصحابی اصحابی پس امام نے اسی پر اکتفا کی کہ سکوت
سائل حاصل ہو گیا اور اگر سائل زیادہ تر اس سی طالب تحقیق ہوتا تو البتہ وہ حضرت فرماتی کہ جسطرح
اصحابی سی کل اصحاب مراد نہین ہین اسیطرح سے من لم یغیر و لم یبدل سی کل من لم یغیر و لم یبدل مراد نہین
ہین بلکہ اونمین بھی مخصوصین مراد ہین یعنی اصحاب عصمت دلیل اس پر وہی دلائل ہین جو عدم جواز
اقتداے غیر معصومین پر قائم ہین فتلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** ولم یقل بہ احد منھم
اقول ولم یقل بہ احد منکم پس یہ قول بخرق اجماع مرکب خود باطل ہو گا یعنی ہمارے اور
تمہاری درمیان مین دو قول ہین یا یہ کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہین یا اہلبیت قابل اقتدا ہین
پس جب کل صحابہ کا قابل اقتدا ہونا بدلیل اصحابی اصحابی باطل ہو گیا تو اہلبیت کا قابل اقتدا
ہونا ثابت ہو گیا اور یہ قول کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض قابل اقتدا نہون بخرق
اجماع مرکب باطل ہی اسی سبب سے امام رضا علیہ السلام نے اسکا ابطال نفرمایا اور
ابطال اقتدائی کل صحابہ پر اکتفا کی **قولہ** غرض کہ جب امامیہ نے دیکھا کہ یہ عبارت بیکار ہوئی

اقول کب کہا امامیہ نے کہ یہ عبارت بیکار ہوئی آپ اپنی نافہمی سے یون فرماتے ہین سوجہ سے کہ
اعتراض زرہ دوزی کار مکار کو لاجواب سمجھتے تھے ابتو آپ نے دیکھا کہ تلک عشرۃ کاملۃ سے
تڑاتڑ دس اُنکے سر مبارک پر پڑی یقین ہے کہ اب تو بیکار نہ فرمائیگا اور تعجب ہے کہ کیونکر آپ
بیکار کہہ سکتے ہین کیا دعوائے عدالت کل صحابہ اس سے خاک مین نہین ملا کیا دعوی آپ کا کہ
کل صحابہ قابل اقتدا ہین اس سے باطل نہین ہوا کیا حضرات ثلثہ من یغیر و یبدل سے نکلگئے
کیا مرتدین منذ فارقتہم سے خارج ہوگئے و با این ہمہ دعوائے بیکاری بیکار کہ جسکا
بدحواسی اور بدہوشی پر مدار ہے یہ قید ایک تیر سہ پہلو جگر فگار ہے کہ نشانہ سے وار پار ہے
جولاہے کے چوتڑ کا تیر نہین ہے کہ خدا کرے جھوٹھ ہو جاے **قولہ** اسنے بھی دار و گیر اہلسنت
سے نہ بچایا **اقول** اہلسنت خود مبتلاے دار و گیر شیعہ بحدیث نجوم ہین کہ جب کچھ نہین بن پڑتی
تو حدیث نجوم کی تکذیب کرتے ہین جیسا کہ ابن تیمیہ وغیرہ کی عبارت سے پیشتر اس سے
آپ نے سنا شیعون پر دار و گیر حدیث نجوم سی خام خیالی ہے اور دار و گیر گستردہ حیا و غیرت سے
خالی ہے جو گرفت تم شیعون پر کروگے وہ تمھی کو پیش کرینگے اور انہین کے زیر و زبر
کرنے سے تمہارے جگر دن کو پیش کرینگے **قولہ** تب اسکو چھوڑا اور دوسرا طور تاویل
اقول کہان اسکو چھوڑا کب چھوڑا کسنے کہا کہ چھوڑا بلکہ ثلثہ کو خارج کرکے چھوڑا اور بفرض اسکے
کہ قید لم یغیر و لم یبدل حدیث نجوم مین بھی ہے تو بعد اس قید کی تفسیر باہلبیت کب منافی اسکی ہے
بلکہ حقیقت مین مصداق لم یغیر و لم یبدل بوجہ کمال یعنی لا بالفعل و لا بالقوۃ القریبۃ و البعیدۃ اہلبیت ہی
ہین پس جب قید من لم یغیر و لم یبدل لگائی تو ثلثہ کو مصداق نجوم سی خارج کرنا منظور نظر تھا اور جب تفسیر باہلبیت
کی تو اہلبیت کو متعین کردیا واسطی مصداق نجوم ہونیکے منظور نظر ہوا اور یہ امر عین مطلوب شیعہ ہے
کہ ثلثہ مصداق نہین ہین اور اہلبیت مصداق ہین پس اسکو ایک دعوی چھوڑنا اور دوسرا دعوی لینا نام رکھنا
داد خوش فہمی دینا ہے مسلمنا دو دعوی ہین پہلا دعوی قید من لم یغیر و لم یبدل کا جو بدلیل حدیث اصحابی
اصحابی ثابت ہے اور اس سے ابطال دعوائی اہل سنت کہ الصحابۃ کلھم عدول و کلھم قابل للاقتداء

ہوگیا اور بعد اسکے دوسرا دعوی کہ صحابہ نجوم اہتدا فقط اہلبیت ہین ثبوت اسکا تحقیقا و الزاما
یہ ہے دوم خرق اجماع مرکب ہے اسلیے کہ ہم اور آپ متفق ہین اس پر کہ یا کل صحابہ لائق اقتدا ہین یا
اہلبیت اور جب کل صحابہ بدلیل اصحابی قابل اقتدا نہین ہین تو ضرور ہے کہ اہلبیت قابل اقتدا ہون
اور اسکا قائل ہونا کہ بعض صحابہ قابل اقتدا ہون اور بعض نہون خرق اجماع مرکب ہے اور دلیل
تحقیقی شیعون کی روایت انکی ہے جناب سولخدا سے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت میرے
ہین اور غرض شیعون کی چند راہون سے یہ ہے کہ ہر راہ اہلسنت کی ماری پڑے اور کسیطرح
سر نہ اٹھائین اور رگڑے پڑے چوٹین کھائین الغرض تبدیل طرق مجبوری و ناچاری کار اہلسنت
ہے چنانچہ اولا اخر کابلی نے حدیث نجوم کو دلیل تحقیقی و الزامی ہونیکا دعوی کیا جب وہ انجام
کو نہ پہونچا تب آپ کے بزرگوار زردوزی کار مکار نے بعض طرق سے دلیل تحقیقی ہونے کا
دعوی کیا جب وہ بھی انجام کو نہ پہونچا تو حضرت مخاطب نے فقط دلیل الزامی ہونیکا دعوی کیا
غافل اس سے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے اور خصم آپکا عموم حدیث مسلم نہین رکھتا ہے تو
تبدیل رنگہائی بوقلمونی کہتے ہین جیسے خود بدولت کبھی شیعہ کبھی سنی کبھی کرسٹانی کبھی نیچری بنتے ہین
قوله اور یہ دعوی کیا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین **اقول** یہ دعوی شیعون نے نیا نہین
کیا بلکہ ہمیشہ سے انکا دعوی یہ ہے کہ اصحاب اقتدا اصحاب عصمت ہین اور وہ منحصر ہین
اہلبیت طہارت مین اور اقتداے غیر معصومین موجب اہتدا نہین اور غیر معصومین خود
قابل اسکے ہین کہ ہدایت کیے جاوین وہ دوسرون کو کیا ہدایت کرینگے **مصرع**
او خود گم است کرا رہبری کند افمن یہدی الی الحق احق ان یتبع ام
من لا یہدی الا ان یہدی **قوله** ہم اسکو چند دلیلون سے باطل کرتے
ہین **اقول** دعواے شیعہ بہت قوی اور آپکی دلیلین بہت ضعیف ان
بیچاریون مین کہان اتنی طاقت کہ بار قوی کو برداشت کرسکین اور انظار ثاقبہ فحول کی
پردہ دریون سے بچین

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

دلیل اول اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد لینا داد تحریف دینا ہی اس لیے کہ عرفاً اصحاب کا اطلاق یار دوستون پر اور اہلبیت کا گھر والون پر ہوتا ہی شرعاً اصحاب سے مراد پیغمبر پر ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین بلکہ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اطہار سے یہ ظاہر ہی کہ دونون لفظون کے مصداق دو فرد علیحدہ علیحدہ ہین جہان یاران پیغمبر کی شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی اور جہان خاندان نبوی اور ائمہ اطہار کا ذکر ہی وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا چنانچہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی یا مثل اھلبیتی کسفینۃ نوح یا امام زین العابدین نے اپنی دعا مین جو صحیفہ کاملہ مین مذکور ہی فرمایا ہی اللھم واصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ الخ اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص نہ ہوتا اور اُسکا استعمال اہلبیت و عترت کی نسبت بھی ہوتا تو کیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت و عترت کی تخصیص کیجاتی اور کس لیے پیغمبر خدا حدیث انی تارک فیکم الثقلین مین بجاے کتاب الله وعترتی کے کتاب الله واصحابی نفرماتے اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح مین مثل اصحابی کسفینۃ نوح ارشاد نہ کرتے اور کسواسطے پیغمبر خدا جب حضرت فاطمہؑ کے گھر جاتے تھے تو سلام علیکم اھل البیت فرماتے تھے اور سلام علیکم یا اصحابی نہ کہتے غرضکہ احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اطہار سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اصحاب و اہلبیت کے لفظ محاورہ مین دونو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور دونو نکے مصداق دو فریق ہو گئے اصحاب کا اطلاق یارون دوستون پر اور اہلبیت کا استعمال گھر والون پر ہوتا رہا اور اب تک خواص اور عوام دونو فریق کے ویسا ہی استعمال

کرتے ہین پس نہایت تعجب کی بات ہی کہ صدہا احادیث ہزارہا اقوال مین تو اصحاب کا لفظ یاران
پیغمبر پر اور اہلبیت کا لفظ گھر والون پر استعمال کیا جاوے اور کسی حدیث کسی قول مین کوئی
اصحاب کے لفظ سے اہلبیت اور اہلبیت کے لفظ سے اصحاب مراد نہ لی اور صرف ایک
حدیث اصحابی کالنجوم مین خلاف تبادر اذہان اور مخالف محاورہ وعادت کے اصحاب کے
معنی اہلبیت کے لیے جائین اور پھر بھی ایسے معنی بنانیوالے اپنے آپکو مصداق یحرفون
الکلم عن مواضعہ کا نہ سمجھین اے حضرات ذرا تو انصاف کرو کہ اگر کوئی سنی بیچارہ اپنی
زبان سے نکالے کہ اہلبیت مین ازواج مطہرات بھی داخل ہین اور مثل اہلبیتی کسفینہ نوح
کے مصداق مین وہ بھی شامل ہین اور آیۂ تطہیر مین جو لفظ اہلبیت مذکور ہی اُس سی پیغمبر کے
ازواج مطہرات مراد ہین بلکہ مراد لینا ایک طرف وہ بھی شامل ہین تو دیکھو کہ تمہارے
علما کیا شور وغل مچاتی ہین قیامت برپا کرتے ہین آسمان وزمین کو ہلاتے ہین نوحہ وفریاد
کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین کہنے والے کو خارجی اور ناصبی اور دشمن اہل بیت
کا بتلاتے ہین اور باآنکہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے
موافق ہے تسپر تحریف کا الزام لگاتے ہین اور خود جب اصحاب سے مراد اہلبیت اور یار
اور رفیق کی لفظ کو بھائی اور آل اولاد کی نسبت استعمال کرتے ہین تو کچھ بھی نہین شرماتے
شرمانا کیسا ایسی سمجھ پر ناز کرتے ہین ایسی جوابون پر سر افتخار بلند کرتے ہین پس ایسی سمجھ کا کیا علاج
اور ایسے جواب کا کیا جواب **بیت** این سبزہ این چشمہ این لالہ این گل ؎ آن
شرح ندارد کہ بگفتار درآید - پس ہر شخص جو ذرا بھی انصاف اور سمجھ کو دخل دے یقین کریگا
کہ اگر پیغمبر صاحب اس حدیث کو اہلبیت کی شان مین فرماتے تو صاف لفظ اہلبیت کا ارشاد
کرتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم فرماتے ہان شاید حضرات شیعہ یہ جواب دین
کہ پیغمبر صاحب نے معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا اور اصحاب کے خوش کرنیکو لفظ اصحابی فرمایا
اور جب گھر مین آئے اور اہلبیت نے شکایت کی تب آپنے اُنسے یہ فرما دیا ہو کہ مراد اصحاب سے تم ہو

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

واہ کیا دلیل ہی کہ ہر بات جسکی علیل بمرض ذلیل ہی ہر تحقیق بے سند ہر اپنی محاورہ دانی پر جد وکد
ہی حاصل دلیل علیل اسی قدر ہی کہ مصداق اہلبیت سے کلیۃً اصحاب خارج ہین اور اصحاب بھی
کلیۃً اہلبیت خارج ہین اور کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد لیے گئے پھر بہت مستبعد
ہی کہ حدیث نجوم مین مراد لیے جائین حضرت سلامت آپ کے سب دعوی بے دلیل اور محض
غلط ہین پہلا دعوی آپ کا کہ مصداق اہلبیت سے مطلقاً اصحاب خارج ہین لانسلم کہ مطلق
اصحاب خارج ہون لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت اہلبیت سے ہرگز خارج نہین
بلکہ اصحاب جائز الخطا البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس غیر اصحاب عصمت بھی داخل
اہلبیت ہین خصوصاً بنا بر اُن لوگون کے جو تفسیر اہلبیت بہ من یحرم علیہم الصدقہ
کرتے ہین یا تفسیر اُسکی ساتھ مطلق گھر والون کے کرتے ہین اور حمزہ اور عباس اور
ابن عباس و جعفر و عقیل وغیرہم کو داخل اہلبیت جانتے ہین یہانتک کہ صحابیات کا اہلبیت
ہونا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین اور دوسرا دعوی آپکا کہ اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لانسلم
کہ مطلق اصحاب سے اہلبیت خارج ہین لیکن بنا بر مذہب شیعہ پس اصحاب عصمت سے ہرگز اہلبیت
خارج نہین ہین ہان اصحاب جائز الخطا سے البتہ خارج ہین اور بنا بر مذہب اہلسنت پس
اصحاب قرابت سے اگرچہ رشتہ از ار بندی ہون کب اہلبیت خارج ہین اور کیونکر
اصحاب سے مطلقاً اہلبیت خارج ہوسکتے ہین حالانکہ بعد اسکے معلوم ہو گا کہ کسی معنون
اصحاب کے خواہ لغوی ہون خواہ عرفی خواہ اصطلاحی کوئی قید ایسی نہین ہی کہ جس سے
اہلبیت خارج ہوجائین اور اگر فرمائے کہ ہمنے قید بیکار کی لفظ اصحاب مین بڑھائی ہی تو
ہم کہینگے کہ یہ ایجاد طبع زاد حضور والا کا ہی کسی عالم شیعہ و سنی نے یہ قید نہین لگائی ہی ذرا
رجوع کیجیے طرف اپنی کتابون کے اور اقوال علما کے کہ کتب رجال مین کل قرابت مندان

مومنین کو عمدہ اصحاب مین شمار کیا ہی حضرت حمزہ و عبیدہ و جعفر و عقیل و عباس و ابن عباس و
جناب امیر و حسنین علیہم السلام کو بہترین اصحاب خیار مین جانتے ہین اور جناب سیدۃ النسا
اور ازواج کو صحابیات مین لکھتے ہین اور سارے سسرون کا ہم ذکر نہین کرتے
گو ایک قسم کی قرابت رکھتے تھے اور حدیث محدثہ ستہ وہ یار بہشتی اند قطعی ۔ سوا اور اسیطرح
کتابت جناب امیر علیہ السلام سے معاویہ کو کہ اگر صحابت موجب خلافت ہی تو صحابت مع القرابت
بدرجہ اولی موجب خلافت ہی اور اسی طرح حدیث ابو ذر بجواب سوال از رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ من احب اصحابك الیك قال ھذا علی آخذ بیکم سلما
واسلا ما کما نقلہ العلامہ عن المناقب ولم ینکرہ المجیب الناصب جناب امیر علیہ السلام کا صحابہ اخیار
سے ہونا ثابت ہی امر بدیہی کو کہانتک واضح کیا جائی یہ ہی حال اصل استعمال کا لیکن بشواہد
عقلی و نقلی و بقرائن حالی و مقالی کبھی اصحاب سے اصحاب جائز الخطا ہی مراد ہوتے ہین تو
بیشک اہلبیت معصومین اُنسے خارج ہو جاتے ہین جیسے حدیث اصحابی مین اور
کبھی اصحاب سے اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد ہوتے ہین کہ بنا بر مذہب شیعہ وہی اہلبیت
ہین یہ امر جداگانہ ہی کہ ایک لفظ بقرائن مخصوص ساتھ بعض معانی کے ہو جاوے جو دو ایک
مثالین مصداق جداگانہ ہونیکی آپ بیان فرمائینگے ہم کہینگے کہ یہ اُسی قبیل سے ہین کہ بشواہد و
قرائن مصداق جدا ہوگئے ہین لیکن دو ایک مثال جزئی سے اثبات دعوے کلی
سراسر جہالت اور غباوت کی نشانی ہی یا ضلالت وغوایت نیچری وکرشانی ہی باقی رہا
تیسرا دعوی آپ کا جسکو بڑے شد و مد سے آپ نے بیان فرمایا اور اُسکے مخالفین
کو آپ نے محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہرایا ہی حالانکہ بعد اسکے معلوم ہوگا کہ آپ کے
بعض علما اور آپ کے بہت بڑے پیر صاحب آپکے مخالف ہین اُسوقت حضور
کو بہت ندامت ہوگی کہ ایسا بیہودہ کلمہ کیون زبان سے نکالا جہر حیث آپ دعوی کرتے
ہین کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت مین مراد لیے گئے ہین یہ بھی دعوی بلا دلیل ہی

غایۃ الامر یہ کہ آپکو اپنی جہالت سے کوئی ایسا مقام نہ ملا اور تفصیل مقررہ میں زمیں سے ہی
کہ عدم الوجدان لا یدل علی عدم الوجود و بفرض محال اگر نہ بھی ہوتا تو کون مقام استبعاد کا ہے
علمائے لغت میں جنکہ و بعض نے لکھا ہیں کہتے ہیں کہ قاعدہ کلی ہو فلان لفظ مخصوص ہے اور فلان مقام
مستثنیٰ ہے علاوہ اسکے براہین یقینیہ کے سامنے استبعادات وہمیہ کو کیا دخل ہے ہم بیان
قطعی بیان کرتے ہیں کہ اتفاق و اجماع ملکہ جائز الخطا ہونے میں ہو تب اسبب ہے کہ اصحاب
سے اصحاب عصمت مراد لیے جائیں اگر دوسری جگہ اطلاق اصحاب اصحاب عصمت پر نہ آیا ہو
نہیں ہی الجملہ ایک مقام خاص پر ایک دلیل قائم ہوئی کہ وہاں ایک معنی خاص مراد لیے
گئے دوسری جگہ پر وہ دلیل قائم نہوئی وہ معنی نہ مراد لیے گئے مثلاً ہر جگہ ذکر کے معنی یاد
اور بندگی کے ہیں اور سورۂ جمعہ میں بقرینہ مقام باتفاق علمائے اسلام نماز جمعہ مراد ہے اور
یہ معنی مخصوص نہ لغوی ہیں نہ عرفی ہیں نہ شرعی ہیں مگر ایک فرد ہے بعض معانی کا کہ بقرینہ مقام معین
ہوا اب آپ فرمائیں کہ سیکڑوں حدیثوں اور آیات میں اور اقوال میں کہیں نماز جمعہ نہیں
مراد ہے پھر بیان کیجئے ہونگی یہ ہم آپکو ایک قاعدہ کلیہ بتائے دیتے ہیں کہ جس سے
بہت مقامات کا پتا آپکو مل سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ کل ان احادیث اور اقوال
میں کہ جہاں لفظ اصحاب سے کسی دلیل سے اصحاب جائز الخطا مراد نہ ہو سکتے ہوں ضرور ہے
کہ وہاں اصحاب اہل عصمت مراد ہوں اور اگر آپ کی تسکین دلی اسپر بھی نہوئی تو یہ
فرمائیے کہ آپ نے یہ جو کہا کہ کسی حدیث میں مراد اصحاب سے اہلبیت نہیں ہیں
اس سے کیا مقصود ہے اگر غرض آپکی یہ ہے کہ سوائے اس حدیث کے اور کسی حدیث میں
اہلسنت نے اصحاب سے اہلبیت کو مراد نہیں لیا ہے تو اہلسنت نے تو اس حدیث میں بھی
مراد نہیں لیا ہے اور شیعوں کو عندیات اہلسنت سے کیا ضرر اس لیے کہ حضرت مخاطب
ہمارے احادیث و مسلمات سے فضیلت اپنے ثلاثہ کی ثابت کرنا چاہتے ہیں نہ اپنی مفتریات
و موضوعات سے اور امر واقعی یہ ہے کہ حضرات اہلسنت بمفاد حب الشئی یعمی و یصم

محبت اصحاب لشکر ہیں ایسے ازخود رفتہ ہیں کہ کسی حدیث فضیلت صحابہ میں خواہ کلمۂ اذیال سلمان
وابوذر بھی اُنکے ذہن میں نہیں گذرتے ہیں توپھر اصحاب سے کہ ان کا اہلبیت مراد لینگے اور
اگر آپ کی غرض یہ ہو کہ امامیہ نے اصحاب سے اہلبیت کو کہیں نہیں مراد لیا ہی تو یہ محض آپ کا
خیال خام ہو اور باعث اسکا عدم علم اور مہارت کتب علمای اعلام ہے امامیہ خلفًا
عن سلف اسی قاعدہ پر عامل ہیں جو سطور پیشتر بیان کیا کہ لفظ آل نبی مقتضیاً عصمت جہان
ہو وہان اہلبیت ہی مراد ہیں اور علاوہ اسکے بہت سے مقامات میں بقرینہ سیاق و
سباق و نیز اخبار نبوی اصحاب سے دیگر اہلبیت مراد لیتے ہیں جیسا کہ حدیث اصحابی امنة لاهل الارض
مین کہ ہم سابق میں بدلائل قاطعہ بیان کیا کہ یہان لفظ اصحاب سے ضرور ہے کہ اہلبیت ہی مراد لیے جائین اور
مؤید اسکی وہ حدیث ہو جو آپ ہی کی کتب میں موجود ہو اہل بیتی امان لاهل الارض
کما فی مسند احمد بن حنبل و الاحادیث یفسر بعضها بعضا پس ضرور ہوا کہ لفظ اصحاب سے اہلبیت
مراد ہون اور اسی طرح سے حدیث لاتسبوا اصحابی میں بفرض صحت اہلبیت ہی مراد ہیں اسلیے
کہ یہ امر ظاہر ہو کہ عہد جناب رسالتمآب میں کوئی شخص کسی کو گالیان نہین دیتا تھا اور بعد وفات سرور
کائنات کے بنی امیہ نے اس امر شنیع کو شروع کیا یہانتک ہر شہر و ہر قریہ میں برسر منابر اہلبیت علیہم السلام
و بالخصوص جناب امیر علیہ السلام و حسنین علیہما السلام کو تا زمانہ عمر بن عبد العزیز سب ہوتا تھا اور بیاض
اثر اصمعی میں کتب مخالفین سے منقول ہو کہ معاویہ لعنہ اللہ فی الهاویہ پانچ شخصون پر قنوت
میں لعنت کرتا تھا جنمین ایک جناب امیر اور حسنین علیہم السلام تھے بلکہ یہ امر عبادت اور سنت
قرار دیا تھا کہ احاد ناس کو بھی اس میں کچھ تردد و تکلف نہ ہوتا تھا جیسا کہ یہ امر کل تواریخ و سیر
میں موجود ہی پس اس قرینہ سے ثابت ہوا کہ جناب رسالتمآب نے اس حدیث مین
اصحاب سے اہلبیت علیہم السلام کو مراد لیا ہو اور مؤید اسکی وہ حدیث ہو کہ جو ابن حجر نے
صواعق میں نقل کی ہو من سب علیا فقد سبنی اور اسی طرح سے آخر حدیث
ستفترق امتی بین الذین هم ما انا علیه و اصحابی میں بفرض صحت مراد اصحاب سے

اہلبیت علیہم السلام ہین اس امر کو علامہ شوستری علیہ الرحمہ نی ابتدای احقاق الحق مین بدلیل قطعی بیان فرمایا ہی اور حدیث ثقلین اور سفینہ ۔ و امثالہا بھی اسپر شاہد عادل ہی اور اسیطرح اصحابی لاتتخذ وھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی ومن ابغضھم فببغضی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ یعنی میرے اصحاب کو ہدف سہام ملام نہ کرو پس جو شخص دوست رکھی انکو پس میری دوستی سے دوست رکھا انکو اور جس شخص نے دشمن رکھا انکو پس میری دشمنی سے دشمن رکھا انکو اور جسنے انکو ایذا دی اُسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی اسنے خدا کو ایذا دی پس پہلا فقرہ اسکا مطابق لاتسبوا اصحابی کے ہی بلکہ لفظ بعدی نص صریح ہی اوپر اسکے کہ بعد اُنحضرت کے اشقیای اُمت نی اونکی اہلبیت پر زبان طعن کو دراز کیا اور اصحاب ثلثہ پر زبان طعن دراز کرنے والے تو اہلسنت کے نزدیک بعد ایک مدت کے زمانہ خلفاء سے مستحدث ہوے لیکن اہلبیت کو برا کہنے اور اُنکے گھر پر آگ لیجانیوالے تو فوراً بعد جناب رسولخدا کے پیدا ہوے اور اہل دنیا کل محبت کرنے والے اُسوقت مین خلفا رحو سے تھے نہ اُنسے بغض رکھنیوالے اور اظہر من الشمس ہی کہ بعد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اُمت جفا کاری کون لوگ بجز اہلبیت کے ایذا پانے والے تھے آیا وہ لوگ جو سریر سلطنت مسمی بخلافت پر حکمران تھے یا وہ لوگ کہ جنکے گھر جلانیکی فکر کی گئی اور حقوق اُنکے تابہ فدک غصب کیے گئے اور وہ نان شبینہ کو محتاج کر دیے گئے یہانتک کہ نوبت انتہای ظلم تا بہ مقتول روز سقیفہ یعنی شہید کربلا پہونچی اللھم العن من اسس اساس الظلم والجور اور موید اسکے وہ احادیث ہین کہ جس مین جناب رسولخدا نے فرمایا کہ یا علی حربک حربی وسلمک سلمی ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصی علیا فقد عصانی کما اخرجہ الحاکم فی مستدرکہ و ابصر النبی علیا وحسنا وحسینا وفاطمۃ فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم

والفاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد
اذی اللہ ومن اغضبہا فقد اغضبنی کما اخرجہ البخاری
واحبونی لحب اللہ تعالی واحبوا اھلبیتی لحبی کما فی
الجمع بین الصحاح اور اسی طرح سے بحار مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک
حدیث طولانی مین مذکور ہو قال ان المومن اذا احضرتہ الوفات حضر رسول اللہ
وجمیع الائمۃ الی ان قال فاذا دخل قبرہ وجد جماعتنا ھناک واذا جاء منکر
ونکیر قال احدھما للاخر ھذا محمد وعلی والحسن والحسین
وخیار صحابتھم بحضرۃ صاحبنا فیاتیان فیسلمان علی محمد الی ان
قال فیسلمان علی سائر من معنی من اصحابنا الحدیث خلاصہ مضمون یہ ہو کہ جب مومن کا وقت
وفات ہوتا ہو تو جناب رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ تشریف لاتے ہین پس جب منکر ونکیر قبر
مین ان بزرگوارون کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ یہ محمد اور خیار صحابہ انکے ہین پس منکر ونکیر
جناب رسول خدا پر سلام کرتے ہین پھر ساتھ کے سب اصحاب پر سلام کرتے ہین الحدیث
کیون حضرت اس حدیث مین تو صحابہ اور اصحاب سے اہلبیت ہی مراد ہین بقرینہ صدر حدیث حضرت
رسول اللہ وجمیع الائمہ اور علاوہ اسکے کوئی شخص امت جناب سے لہذا اسکا قائل نہین ہی کہ وقت
وفات حضرت ابوبکر وعمر یا سلمان وابوذر حاضر ہوتے ہون ہر چند یہ سب احادیث مثل حدیث نجوم
کے جو شیعون نے روایت کی ہی احاد ہین مگر ہماری علما بفرض صحت کل ان حدیثون مین اصحاب سے
اہلبیت مراد لیتے ہین پس یہ جو آپ نے فرمایا کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت مراد نہین لیے گئے
محض غلط ٹھہرا باعث اس غلطی کا بجز آپ کے جہالت کے اور کیا ہو سکتا ہی کاش احقاق الحق ہی
آپ نے دیکھ لیا ہوتا تو یہ نفرماتے کہ کسی حدیث مین اصحاب سے اہلبیت نہین مراد
لیے گئے یہ تھا جواب اجمالی آپ کا اب ہم آپ کے فقرات شکنی کرتے ہین قولہ اصحاب
کی لفظ سے اہلبیت مراد لینا داد تحریف دینا ہی اقول لفظ اصحاب عام ہی اصحاب العصمۃ اور اصحاب

عدم العصمۃ ہے کما استیقظ اور عام سے خاص مراد لینا اس دلیل سے ہرگز تحریف نہین ہو
وگرنہ لازم آتا ہو کہ آل مین صحابہ کو اور اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا جب یا کہ اہلسنت
کرتے ہین البتہ مراد تحریف دینا ہو **قولہ** اسلیے کہ عرفاً اصحاب کا اطلاق **اقول** یہ عرف مخصوص
واسطے آپ کے امثال کے ہو کہ یہان لفظ اصحاب سنتے ہین مگر چند منافقین اور مرتدین
بلکہ خیر اصحاب ثلثہ کے اور کوئی انکے ذہن شریف مین نہین گزرتا ہو **شعر** ہستیہ در جہان فگار
وچشم بیدارم توئی ہر کہ پیدا می شود از دور پندارم توئی بخلاف اسکے عرف شیعہ مین اصحاب الیمین
واصحاب الشمال سے بھی یہی لوگ ذہن مین گزرتے ہین آپ کو اپنے عمر کی قسم ہی سچ فرمائیگا
کہ آیا لفظ اصحاب سے کبھی آپ کے ذہن مبارک مین سلمان اور ابوذر بھی گزرتے ہین اور جب
یہ لوگ نہ گزرین تو ظاہر ہو کہ اہلبیت کب گزرینگے الغرض آپ کے عرف سے ہمکو کچھ غرض نہین
ہی مطلوب ہمارا عرف شرع اور عرف لغت ہو **قولہ** یاردوستون پر **اقول** یاری دوستی اور
بر خلاف اور دشمنی کچھ اپنے پرائے پر موقوف نہین ہو جناب نبی علیہ السلام اور حمزہ اور
عباس کی یاری دوستی اور ابوجہل اور ابولہب کی برخلافی اور دشمنی اجلائے بدیہیات سے
ہو اگر اہلبیت علیہم السلام کے یار دوست ہونیکا کوئی انکار کرے تو وہ خارجی البتہ خارج از
دائرہ اسلام ہوگا ہر چند لفظ سامعین ہو مگر مقصود اصلی اور مطلوب قلبی حضور کا یہ ہو کہ
یاران و دوستان بیگانہ کو اصحاب کہتے ہین نہین معلوم کہ یہ محاورہ اپنے گھر کا آپ فرماتے
ہین یا زبان عرب کا اول سے تو ہمکو کچھ بحث نہین ہو لیکن دوسرے کے واسطے کوئی سند
ضرور ہو یعنی ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے بابا جان اور اماں جان سے کتب
لغت عرب لکھوا لیے کہ تحقیق لغت و عرف لغت کا اوسی پر مدار ہو اور سوا اسکے خارج از
اعتبار ہو جناب والا اصحاب جمع صاحب کی ہو جیسا کہ عامۃ الناس گمان کرتے ہین یا جمع صحب کی ہو
جیسا کہ محققین فرماتے ہین مثل فرخ و افراخ اور صحب یا مخفف صاحب کا ہو یا صفت مشبہ
کصعب ہو اور جمع صاحب کی بھی ہو اور مشتق ہو صحبۃ صحابۃ و صحبۃ سے بمعنی معاشرہ یعنی معاشرہ

اوسکو کمافی القاموس و لازمہ یعنی ملازم ہوا اوسکو کمافی المجمع اور اکثر استعمال اسکا ملازمت
بدنی مین ہی اور کبھی بتوسع ملازمت بتوجہ و عنایت پر استعمال کیا جاتا ہی کما مر جواب اب آپکے
تتبع محاورات اور تفحص استعمالات پر بس ہین کتابون سے ظاہر ہی کہ اطلاق اسکا معانی
اور ملازم اور رفیق اور صاحب اور تابع اور مطیع اور متبع اور مطاع اور متوجہ اور
مالک وغیر ذلک پر آتا ہی اور یہ سب معنی محاورات عرب مین شایع و ذایع ہین و صاحب
الزمان و صاحب المکان و اصحاب الکساء و اصحاب العلاء و صاحب الحمار و صاحب القمار و
صاحب [illegible] و صاحب [illegible] و صاحب المال و صاحب الجمال و اصحاب النار و اصحاب
الجنۃ و اصحاب الیمین و اصحاب الشمال سب مستعمل ہی اور کسی معنون مین یہ قید
نہین [illegible] اور بیگانہ ہولیگا نہو قولہ اہلبیت گھروالون پر ہوتا ہی
اقول حضرت [illegible] عمر نے جواب ارشاد فرمایا ہین یہ آپکا عرف خاص ہی یا عرف
لغت [illegible] اپنے گھروالون سے کہا ہی اس مین ہمکو کچھ بحث نہین ہی اور
تاثی کتب لغت [illegible] ضرور ہی اور بعد اسکی کلام اسکے اطلاق اور تقیید مین
سبکے [illegible] ارشاد فرمایئے اور اگر نہین ہی تو انسان اور حیوان اور دوست
اور دشمن [illegible] اور بیگانہ سب داخل ہین یہانتک کہ بقول مشہور الھرۃ من اھل البیت
چوہے [illegible] باندیان رکھیلیان سہیلیان بی للونی کلو سب داخل ہین اس صورت مین
[illegible] داخل اہلبیت کرتے مین شیعون کو کیا عذر ہی بلکہ آپکی خوشی کے واسطے ابوجہل
اور ابولہب مین بھی کچھ تامل نہوگا آئندہ جو مرضی مبارک ہو سبحان اللہ کیا تحقیق انیق ہی
[illegible] ہست بکار طفلان خراب خواہد شد۔ قولہ [illegible]
اصحاب سے مراد **اقول** لانسلم کہ یہ معنے شرعی ہین کوئی سند شریعت دکھلایئے
ہان یہ معنی آپکے علما نے بقیہ [illegible] علی الایمان کے گڑھے ہین مگر الحمد للہ کہ اہل بیت
بھی اس [illegible] مین [illegible] ہین اور [illegible] یقینًا [illegible] کہ تصدیق جنانی اس مین شرط ہی آپکے [illegible] ہمارے

نزدیک خارج ہین اور اسیطرح بقید اتو علی الایمان مرتدین منداقتار فتھم بھی خارج ہوگئے **قولہ**
مراد ایمان لانیوالے اور رفقا لیے جاتے ہین **اقول** کیون حضرت اہلبیت علیہم السلام ایمان
لانیوالے مثل امن الرسول بما انزل علیہ کے اور شفیق اور رفیق نہ تھے جو اس تعریف سے
خارج ہوجائین اور اگر فرمائیے کہ مراد ہماری وہ لوگ ہین کہ جو بعد چالیس برس سور کھانے
اور شراب پینے کے ایمان لائے تو ہزارون صحابی جو عہد اسلام مین پیدا ہوے مثل
عبداللہ عمر و عبداللہ عباس وغیرہ سب خارج ہوجائینگے اور مصیبت عظمی اہلسنت پر آجاویگی الغرض
کوئی لفظ اس تعریف مین ایسا نہین ہو کہ جس سے اہلبیت علیہم السلام خارج ہوجائین اس لیے کہ
کہان یہ قید اس مین ہو کانوا من الاغیار ولیکونوا من الاقرباء الاخیار
مسلما کہ یہ معنی اصطلاحی آپ کے شرعی ہی سہی لیکن کیا ضرور ہو کہ ہر جگہ لفظ شرعی ہی معنو نمین
مستعمل ہو بلکہ لغوی و عرفی وحقیقی و مجازی اور مجاز بالعموم علی حسب القرائن سب محتمل ہو
چنانچہ لفظ صلوۃ سے کلام اللہ اور احادیث مین سیکڑون جگہ معنی شرعی مراد ہین بخلاف
یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
اور اسی طرح سیکڑون جگہ معنی زکوۃ شرعی مراد ہین بخلاف خیرا منہ زکوۃ واقرب رحما
الغرض خدا اور رسول کو ہر جگہ پابندی اُن معنون کی جسکو آپ نے شرعی ٹہرایا ہے
کیا ضرور ہو **قولہ** اور اہلبیت سے گھر والے اور بنی فاطمہ سمجھے جاتے ہین **اقول**
یہ معنی جو آپ نے شرعی فرمائے اسکی بھی شریعت پر کوئی دلیل قائم نہ کی اس مین گھر
والے کا لفظ تو وہی ہو کہ جسکو آپ نے معنی عرفی فرمایا تھا ایک زیادہ امر اسقدر ہی
کہ بنی فاطمہ کے اوپر آپ نے البتہ احسان کیا کہ باوجود دیکہ گھر والون مین داخل نہ تھے
مگر آپ نے اپنی عنایات بیغایات سے اُنکو داخل کرلیا ہمکو شکر گزار ہونا اسکا ضرور ہے
اور گھر والے کا لفظ فقط ازواج کے داخل کرنے کے واسطے آپ نے بڑھایا
ہو بہر حال بنظر ہمارے خیال مین یہ آیا ہو کہ ہم دالی کو بکسرہ معروف پڑھین کیا ردو کے

محاورہ مین خاص جورو ہی کو کہتے ہین اور مراد اُس سے حضرت صدیقہ ہونگی جیساکہ آپ کے بعض علما نے تفسیر آیہ تطہیر مین فرمایا ہی بہرکیف ہمکو تردد اس امر مین ہو کہ جب گھر والے ازواج ہوے اور بنی فاطمہ حسنین علیہم السلام اور اولاد اُنکی تو خود جناب فاطمہ اور جناب امیر علیہ السلام بلکہ جناب رسولخدا بھی مصداق اہلبیت شرعی سے خارج ہو گئے اور اگر فرمائیے کہ نہین گھر والون مین داخل ہین تو ہم کہینگے کہ پھر حسنین نے کیا قصور کیا تہا جو محتاج آپ کے احسان کے ہوے کہ جب آپ نے داخل کر لیا تو وہ داخل ہوے اور اگر فرمائیے کہ نہین وہ بھی پہلے ہی سے داخل ہین تو اس صورت مین دو معنی عرفی اور شرعی جو آپ نے بیان فرمائی اُس مین کیا فرق ہوا اور خاص کل بنی فاطمہ کا الی یوم القیامہ اہلبیت ہونا خلاف مجمع علیہ امت ہی آپ نے شاید بنظر اسکے کہ خود مدعی سیادت ہین اس تعمیم کو اسلیے رکھا ہو کہ اپنے نفس نفیس کو بھی داخل اہلبیت کرین ہیہات ہیہات سہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ کجا گُو اور پیشاب اور کجا آب کوثر و تسنیم و کجا فضلہ خنازیر دکلاب و کجا فواکہ لطیفہ جنات النعیم مومنین ہاتھ پاؤن مارنا اہلسنت کا مثل ناقہ عشوا کے تشخیص معنی اہلبیت مین قابل تماشا ہی یہ لوگ اسقدر اہلبیت علیہم السلام سے بیگانہ ہین کہ ابھی تک ٹٹولتے پھرتے ہین کہ اہلبیت کن لوگون کو کہتے ہین اور آپس مین خرخشا عظیم رکھتے ہین کوئی صاحب فرماتے ہین کہ اہلبیت فقط ازواج ہین جیسا کہ حضرت مخاطب کی بھی یہی راے معلوم ہوتی ہی کہ بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہی انتہی تو جب ٹھیک یہ ٹھہرا تو اُسکے سوا کوئی معنی ٹھیک نہ ٹھہرے دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین بلکہ جب زوجہ طلاق دیگی تو اپنے گھر پہونچی بلکہ مراد اہلبیت سے وہ لوگ ہین جو قرابت مندان رسول خدا ہین جن پر صدقہ حرام ہو یعنی عباس و حمزہ و ابی طالب اور اُنکی اولاد الی یوم القیامہ اہلبیت ہین تیسرے صاحب فرماتے ہین

کہ اہلبیت ازواج اور بنی فاطمہ ہین چوتہی صاحب فرماتے ہین کہ یہ کچھ نہین بلکہ مراد اصحاب کسا یعنی
پنجتن پاک علیہم السلام ہین اور بس اور پانچوین صاحب غضب ڈہاتے ہین اور کہتے ہین کہ اہلبیت سے
مراد کلام خدا مین حضرت عائشہ صدیقہ ہین اور مراد لیذہب عنکم الرجس مین رجس سے
فحشا یعنی زنا ہی اور یہ آیہ قصہ افک عائشہ مین نازل ہوا شیعہ کہتے ہین کہ ہم مصداق اہلبیت
انہین کو جانتے ہین جنکو ہمارے خدا نے مورد طہارت من کل رجس ازل سے ابد تک ہمیشہ
کیا ہی مختصر بیان اسکا یہ ہی کہ باتفاق اکابر مفسرین مراد رجس معصیت و ذنب ہی اور فعل قبیح ہی
چنانچہ فخر رازی اور بیضاوی اور نیشاپوری اور علامہ ابو السعود اور زمخشری نے بذنوب
اور معصیت تفسیر کی ہی اعم من کونہ صغیرا او کبیرا اور سیطح علامہ نووی اور صاحب مجمل اللغۃ
اور ابن حجر صاحب صواعق اور راغب اصفہانی نے باثم و قبیح اخلاق و افعال تعبیر کیا ہی
اب یہ امر قابل ملاحظہ ہی کہ الف لام الرجس یا جنس کا ہی کما ہو الاصل یا استغراق کا ہی یا عہد خارجی
یا عہد ذہنی کا پس ظاہر ہی کہ نفی جنس سے نفی کل افراد ہوتے ہی اور استغراق مین کل افراد مراد ہوتے
ہین اور نفی کل بطور سلب کلی و سلب جزئی دونو ہو سکتی ہی لیکن سلب جزئی موجب کسی فضیلت
کا نہین حالانکہ مقام بیان فضیلت اہلبیت کا ہی بلکہ بقول ابن حجر منبع فضائل ہی اور اسی طرح سے
عہد ذہنی و خارجی مین بعض معین یا بعض غیر معین مراد ہوتے ہین اور نفی بعض الرجس کل مومنین
مین پائے جاتی ہی اس لیے کہ کوئی مومن دنیا مین ایسا نہین کہ کل الذنوب کا فاعل ہو پس
ذہاب بعض ذنوب مین کوئی فضیلت اہلبیت کی نہ نکلیگی پس ثابت ہوا کہ مراد سلب کلی ارجاس ہی
اور اسپر احادیث بھی دلالت کرتے ہین چنانچہ فردوس الاخبار دیلمی مین کہ معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہی قال قال النبی انا اهلبیت قد اذهب
الله عنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن یعنی ہم اہلبیت سی حق سبحانہ تعالی نی
کل گناہان ظاہری و باطنی کو دور کیا ہی اور در منثور سیوطی مین ہی کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ
انا واهلبیتی مطهرون من الذنوب یعنی مین اور اہلبیت میرے جمیع ذنوب سے پاک و پاکز

ہین اور نفائس العرائس مین ثعلبی سے منقول ہے قال قال رسول اللہ سباق ھذہ الامۃ یوم القیمۃ اربعۃ لایعصوا اللہ طرفۃ عین علی بن ابیطالب و فاطمۃ و الحسن و الحسین یعنی حضرت نے فرمایا کہ پیشرو اس امت کے جمیع مدارج مین بروز قیامت چار شخص ہونگے کہ انہون نے کاہے طرفۃ العین بھی معصیت خدا نہین کی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ پس بدلالت عقل و نقل معلوم ہوا کہ مراد سلب کلی جمیع ذنوب و اثام و کل القبائح فی الاخلاق و الافعال ہے و علے ہذا القیاس ارادہ تشریعی ہر مومن و کافر سے متعلق ہوتا ہے اسمین بھی کوئی فضیلت بخصوصیت اہلبیت نہین ہے علاوہ اسکے متعلق ارادہ تشریعی فعال عباد ہوتے ہین اور یہ فعل خود جناب باری ہے اور ظاہر ہے کہ جو نفی لیذہب مضارع سے سمجھی جاتی ہے وہ استمراری تجددی ہے کما ثبت فی علم البلاغۃ پس جن لوگون سے خدا نے بارادہ تکوینی ازلی جمیع اقسام رجس کو ہمیشہ سے دور رکھا اور رکھیگا وہی اہلبیت عصمت و طہارت و نبوت ہین پس مراد اہلبیت سے سوائے چاردہ معصوم کے کوئی نہین ہو سکتا لاتفاق الامۃ علی عدم عصمۃ غیرہم اور اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ مراد بیت سے نہ بیت السکنی ہے کہ بی بی اللو اور بی کلو اور چوہے بلیان اسمین داخل ہوسکین نہ بیت القرابۃ ہے کہ کل من یحرم علیہم الصدقۃ الی یوم القیامہ اُس مین داخل ہوسکین لعدم العصمۃ فیہم باتفاق الامۃ بلکہ مراد بیت سے بیت الشرف و العزۃ و الفضل ہے اعنی العصمۃ و الطہارۃ و النبوۃ اور مراد اہل سے آل ہے لاتحادہما لفظا و معنی فی الاصل باتفاق اللغویین و النحویین و سیاتی زیادۃ توضیح بادلہ اُخر عنقریب ان شاء اللہ تعالی فکن من المنتظرین حتی یاتیک الیقین قولہ کہ دونون لفظونکی مصداق دو ہین علاوہ علیحدہ علیحدہ ہین اقول اہلبیت کے مصداق تو بنابر آپ کے زعم باطل کے ازواج ہین سالے سُسرے بھی ہو سکتے ہین اسلیے کہ ٹھیک محاورہ ہے کہ گھر والیون کے عزیزا و اقربا بھی گھر والے کہلاتے ہین محض بگانے اور بیرونی نہین ہین پس مصداق اہلبیت جسطرح صحابیات کو آپ نے ٹھہرایا ہے اُسی طرح اصحاب کو بھی ٹھہرا سکتے ہین پس مصداق جداگانہ کہان سے

نکالیے گا لیکن بنابر رائے امامیہ پس اہلبیت سے جز اصحاب عصمت و طہارت کوئی مراد نہین
ہو سکتا ہی یہ ہر حال لفظ اہلبیت کا جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا لیکن لفظ اصحاب پس بنا بر ہر معنی
لغوی و عرفی و شرعی کی اعم ہی اہلبیت سے جیسا کہ ہمنے پیشتر تحقیق اسکی کی پس غرض علحدہ ہونے
مصداق سے اگر کلیۃً ہو تو ناسلم یہ دعواے بلا دلیل ہی ایک دو جگہ کے مصداق علحدہ
ہونیسے کلیۃً علحدگی کا ثبوت نہین ہوتا اور اگر غرض علحدہ ہونے مصداق سے جزئیۃً ہو
تو یہ بات مُسلم ہی کہ کہین مصداق علحدہ بھی ہوتے ہین مگر بشرط قرائن جیسے حدیث اصحابی
اصحابی مین کہ اصحاب عصمت کا داخل ہونا محال ہی اور از جملہ قرائن تقابل بین اللفظین ہی
مثلاً یوم کہ ہزار دن جگہ استعمال اُسکا روز مع شب پر آیا ہی جیسا کہ کہتے ہین الشہر ثلثون
یوماً والسنۃ ثلثمائۃ وستون یوماً پس بدیہی ہی کہ مراد یوم سے نہار مع اللیل ہی بخلاف قول خدا
سیروا فیہا لیالی وایاما آمنین کہ یہان یوم سے بقرینہ تقابل لیالی فقط نہار مراد ہی
اِسیطرح جب اہلبیت اور اصحاب کا ذکر متقابل ہوگا تو مصداق جدا جدا ہونگے مثلاً
صلوات اللہ علی الحسین وعلی اولاد الحسین وعلی اصحاب الحسین
پس اِس مقام پر البتہ بقرینہ تقابل مصداق اولاد و اصحاب دو ہین برخلاف دوسری
دعا کے جس مین صلوات اللہ علی الحسین واصحابہ ولعنۃ اللہ علی قتلۃ
الحسین واصحابہ ہی پس کوئی بیدین ہی مثل حضرت مخاطب کے کہیگا کہ اولاد اصحاب
سے خارج ہین اور اہلبیت حسین کو ہمنے صلوات سے خارج کیا اور فقط بیگانون پر ہمنے
صلوات بھیجی ہی اور قاتلان اصحاب حسینؑ پر تو لعنت ہی اور قاتلان اولاد حسین علیہ السلام پر
لعنت نہین ہی اِسیطرح اطلاق لفظ یار و دوست مین بیگانگی شرط نہین ہی مگر وقت تقابل
جیسے کہین کہ فلان عزیز قریب ہی اور فلان دوست و یار ہی پس اِس جگہ البتہ یار و
دوست سے بیگانہ مراد ہوگا بقرینہ تقابل و اگر یہ نہوگا تو بیگانہ سے بڑھکر بیگانہ کب
دوست و یار ہو سکتا ہی اور کاشف اِسکا ہی یہ قول کہ کہہ سکتے ہین کہ جناب رسول خدا کے

دو عزیز قرابت مند تھے ایک حمزہ ایک ابولہب لیکن پہلا دوست و یار تھا اور دوسرا دشمن شقاوت شعار تھا اس جگہ پر دوست و یار کا اطلاق یگانہ پر ہوا بالجملہ بعض مقامات کے تفارق سے تفارق کلی نہین لازم آتا ہی بلکہ جہان کہین کسی فضیلت کا نسبت اصحاب کے مذکور ہوگا اور کوئی امر خلاف عصمت نہوگا تو اس وقت رئیس صحابہ اہلبیت علیہم السلام ہونگے دلیل اسکی وہی ہی کہ ہر معنی صحابت مین اہلبیت داخل ہین لیکن بقرینہ مقام جدا ہو جائینگے اور بنظر اسی عموم کے ہمنے کہا ہی کہ اگر لفظ اصحاب کا ذکر با مقتضیات و لوازمات عصمت ہو تو وہان ضرور ہوگا کہ اصحاب خاص یعنی اہلبیت علیہم السلام ہم مراد لین لعدم العصمۃ فی غیرھم باتفاق الامۃ کما عرفت مرارا اور ایسے مقام پر سنیونکا زرق برق و بق بق قابل اصغا نہوگا قولہ جہان یاران پیغمبر کے شان مین کوئی حدیث یا قول ہی وہان لفظ اصحاب کا آیا ہی **اقول** اگر وہ حدیث یا قول مثل فاقول صحابی اصیحابی کے ہی تو وہان لفظ اصحاب یاران مکاران دغاشعاران کو مبارک ہم بھی کہتی ہین کہ اصحاب عصمت و طہارت کو اس سے کچھ واسطہ نہین اور اگر وہ حدیث یا قول مقترن بمقتضیات عصمت و طہارت ہی تو ضرور ہی کہ اصحاب عصمت ہی مراد ہون اور اگر محض مدح و ثنا اور دعا ہی جیسے اللھم اصحاب محمد خاصۃ الذین احسنوا الصحابۃ پس مراد اس سے مومنین موقنین ہین کہ جنکی راس و رئیس اہلبیت طاہرین ہین نہ منافقین و مرتدین اسلیے کہ اس کلام بلاغت نظام مین پہلے ہی قید یعنی احسنوا الصحابۃ کے جسکے معنی یہ ہین کہ حقوق صحبت کو بحسن و خوبی ادا کیا ان دغابازون نمکحرامون کو خارج کرتی ہی جو رسولخدا کو نرغہ کفار مین چھوڑکر ہمیشہ رو بفرار لاتے تھے اور مثل مادہ بز کوہی پہاڑون پر اچھلتے تھے اور کام جو ریز نوالے حاضر تھے وہ اشقیا مصداق احسنوا الصحابۃ نہین ہو سکتے اور آپکے حضرات ثلثہ اطلاق اولین مین ہمارے نزدیک داخل ہین اور ثانی اور ثالث سے انکو کچھ علاقہ نہین ہے **قولہ** وہان لفظ اہلبیت اور عترت کا **اقول** لفظ اہلبیت اور عترت کا یکجا کرنا لعطف

تفسیری منادی ہی باعلای ندا کہ مصداق دونو کا ایک ہی یعنی اصحاب عصمت اور بدیہی ہی
کہ عترت مین ازواج کسیطرح سے خواہ بقول آپ کے سب طیبات ہون یا بقول ہمارے
بعضے خبیثات داخل نہین ہوسکتے پس اہلبیت مین بھی داخل نہین ہوسکنے ورنہ مصداق
واحد ہونا باطل ہوجائیگا پھر کس مُنھ سے فرمائیگا کہ اہلبیت مین ازواج داخل ہونا ٹھیک
محاورہ ہی **قولہ** اگر لفظ اصحاب یاران پیغمبر کے لیے مخصوص ہوتا **اقول** کلام باعث نظام
بلغا کا مطابق مقتضاے حال ومقتضاے مقام ہوتا ہی جسوقت اور جس مقام پر عترتی
واہلبیتی فرمایا وہان ضرورت ابہام وابہام نہ تھی اور جہان اصحابی مفسر باہلبیتی فرمایا
وہان کا حال ومقام مقتضی تفسیر بعد الابہام کا تھا اور جو فوائد تفسیر بعد الابہام مین
بلغا کو مد نظر ہوتی ہین وہ ضرور نہین کہ ہر جگہ پر ضرورت اُسکی ہو پس بلا ضرورت اُن
فوائد کو ملحوظ رکھنا خلاف بلاغت ہوگا مثلاً تاکید مخصوص بمقام شک وانکار ہی بغیر اسکی
تاکید لغو اور بیکار اور خلاف بلاغت ہوگی وسیجی زیادۃ توضیحہ ان شاء اللہ تعالی
قولہ توکیون ان احادیث مین الفاظ اہلبیت اور عترت کی تخصیص کیجاتی **اقول** یہ تخصیص
واسطے تنصیص کے ہی اس بات پر کہ قابل اقتدا وہی لوگ ہین جنکی عصمت بآیہ تطہیر
ثابت ہوئی ہی اور ایسے ہی نصوص باعث اسکے ہین کہ اگر کہین اقتدا باصحاب کا
ذکر ہو تو اصحاب عصمت ہی مراد لیے جائین پس اگر یہان بھی لفظ اصحاب بجاے
اہلبیت وعترت فرماتے تو تخصیص ہوتی اور رہو اخواہان ثلثہ اسکو بھی طرف ثلثہ ہی کے
کھینچتے اور ہر چند تفسیر باہلبیت کرتے مگر اہل سنت اُسکو بڑھائی ہوئی بات کہتے پس
ان احادیث تخصیص اہلبیت کو بجاے آیات محکمات سمجھنا چاہیے اور جہان ذکر اصحاب
ہو اُسکو مثل آیات متشابہات کے سمجھنا چاہیے فاما الذین فی قلوبہم زیغ
فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ یہ تقریر واسطے اُن لوگون کے
ہی جو تفسیر باہلبیت مسلم نہین کرتے جیساکہ آپ نے کیا ہی لیکن مسلمین بتفسیر باہلبیت پس اُنکے

نزدیک لطف اسکا موقوف ہی اور یہ علم بلاغت سے کہ آپکو اس سے بہرہ نہین ہی بالجملہ جو فوائد
کہ تخصیص بعد التعمیم اور تفصیل بعد الاجمال و تفسیر بعد الابہام مین علماے بلاغت نے ذکر کیے
ہین وہی فوائد بیان بھی مترتب ہین کلام خدا مین ہی ونادیناہ ان یا ابراھیم وما
ادریک ما القارعۃ یوم یکون الناس الآیۃ فامہ ھاویۃ وما ادریک
ما ھیۃ نار حامیۃ اور حدیث مین ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار
جو وجہین ایسے مقامات مین تعمیم و تخصیص کی ہین وہی وجہ تعمیم بصحابہ اور بعد اسکے تفسیر
باہلبیت کی ہی بلکہ جو تخصیص بعد التعمیم کہ فوری ہو اشرف ہی اوس تخصیص سی کہ بعد ایک دن کے
ہو جیسا کہ لاعطین الرایۃ مین ہی کما لایخفی **قولہ** اور جب حضرت فاطمہ کے گھر جاتی الی قولہ فرماتی
اقول اگر اس مقام پر یا اصحابی فرماتے تو اصحاب کسا کی تخصیص و تنصیص باہلبیت نبوت ہونیکی
نہوتے اور اہلسنت کہتے کہ اہلبیت ازواج ہین کیون حضرت ٹھیک محاورہ تو اہلبیت کا
بقول آپکے ازواج کے لیے ہی تو پھر بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کے گھر جاکر ایک دن بھی
سلام علیک اہل البیت نفرمایا اور اصحاب کساء کے لیے مہینون فرمایا اسکی کوئی وجہ ارشاد
فرمائیے **قولہ** اور دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے **اقول** سخن مکرر ہی فالجواب
الجواب **قولہ** ابتلک خواص و عوام دونو فریق کے **اقول** کذب محض ہی اسلیے کہ شیعہ لفظ
اصحاب سے کبھی بمقتضاے قرائن و دلائل کے اصحاب عصمت و طہارت بھی مراد لیتے ہین اور
کبھی اصحاب الشمال اور کبھی اعم اصحاب عصمت اور غیر اصحاب عصمت سے اور اہلبیت سے فقط
اصحاب عصمت و طہارت ہی مراد لیتے ہین اور اہلسنت جہان کہین لفظ اصحاب بالخصوص ساتھ
کسی مدح کے سنتے ہین تو اصحاب ثلثہ ہی مراد لیتے ہین اور لفظ اہلبیت مین جو لوگ تفسیر اسکی
بمن یحرم علیہ الصدقہ کرتے ہین بعض اصحاب کو بھی داخل کرتے ہین اور امثال مخاطب صحابیات
ازواج کو مراد لینا ٹھیک محاورہ فرماتے ہین پس اتفاق خواص و عوام فریقین کا ایک بات پر
ہوا اور نہ تمہاری بات پر ہوا جھوٹھ جھوٹھ باتین فریب عوام کے لیے بنانے سے کیا فائدہ

قولہ اور کسی حدیث کسی قول مین اصحاب کے لفظ سے اہلبیت مراد نہین لیے گئے اقول الحمد للہ
کہ ہمنے آپ کے مزعوم کا بطلان باحادیث کثیرہ ثابت کر دیا اور بہت مثالین ایسی دین کہ شیعون نے
وہان لفظ اصحاب سے اہلبیت ہی سمجھا ہے آپ جانے کوئی دوسرا راگ گائیے قولہ صرف ایک
حدیث اصحابی کالنجوم مین اقول اب تو صرف ایک حدیث نظر آئیگا بلکہ غیرت ہوگی تو کچھ شرمائیگا
کہ ہمنے بہت سے احادیث کا پتا آپ کو دیدیا لیکن غیرت کہان وہ تو ہمارے حضرت مین خصوصًا
اور سنیون مین عمومًا چھو نہین گئی ہے قولہ خلاف تبادر اذہان اقول سچ ہے کہ تبادر اذہان
سنیہ تو ابوبکر و عمر ہی ہوا کرتے ہین اسکا کیا علاج ہے لان حب الشئ یعمی ویصم
اگر چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے تو راہ راستی پر چلتے اور ذہن طرف کجی کے نہ جاتا قولہ اصحاب کے
معنی اہلبیت کے لیے جائین اقول ابھی تک حضور والا بحث مصداق مین کرتے تھے جیساکہ
آپ نے چار سطر پیشتر فرمایا کہ دونو کے مصداق دو فریق ہوگئے انتہی اب بحث معنی و مفہوم
مین کرنے لگے یہ کسنے کہا کہ معنے اصحاب و اہلبیت کے ایک ہین اور یہ دونو لفظین مترادف
ہین ارے حضرت کچھ تو خدا سے ڈرو اور فریب دہی اور اضلال عوام کے لیے اسقدر
بہتان تو شیعون پر نہ کرو کہ شیعہ دونو لفظون کے معنی ایک کہتے ہین شیعہ ان دونو لفظون
کے دو معنی کہتے ہین مگر مصداق انکا کبھی ایک ہوتا ہے کبھی دو ہوتے ہین حسب قرائن مقام
جیسے حیوان و ابیض کبھی متحد المصداق ہے کبھی مختلف المصداق ہے بہرکیف یا تو آپ ایسے جاہل
ہین کہ مصداق و مفہوم مین کچھ فرق نہین جانتے یا جان بوجھ کر فقط شیعون کے ہرادینکی
ایسی تقریرین مختل النظام کرتے ہین الغرض ہر ہر سطر مین ہمارا گرگٹ نیا رنگ بدلتا
ہے قولہ مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ اقول ذرا انصاف فرمائیے کہ
محرفین کلم عن مواضعہا وہ لوگ ہین جو ہر جگہ لفظ اصحاب سے اصحاب ثلثہ کو سمجھتے ہین یا وہ لوگ
کہ حسب مقتضائے مقام بعض مواضع مین اصحاب الجنۃ اور بعض مواضع مین اصحاب النار
اور بعض مواضع مین حسب قرائن و دلائل عقلیہ و نقلیہ اہلبیت علیہم السلام کو سمجھتے ہین سہ

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد **قولہ** اور مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح کے مصداق مین وہ بھی شامل
ہین **اقول** آجتک تیرہ سو برس کا زمانہ ہوا کسی سنی کی زبان سے یہ نہ نکلا کہ حدیث سفینہ
مین ازواج داخل ہین تعجب ہی کہ کیونکر آپ کے منھ سے ایسی بات نکلتی ہی کبرت کلمۃ تخرج
من افواھہم ان یقولون الا کذبا اور کیونکر آپ فرماتے ہین کہ اہلبیت سے ازواج مراد لینا
بقول آپ کے ٹھیک محاورہ ہی پس حدیث سفینہ مین بھی ازواج ہی مراد ہونگے کیون حضرت
مثل آپ کے ہم پوچھتے ہین کہ بجائے مثل اہلبیتی کے حضرت نے صاف صاف کیون نہ فرمایا
کہ مثل ازواجی کسفینۃ من رکبہا کہہ شیعون کو کچھ مقام کلام نہ رہتا **قولہ** آیۂ تطہیر مین لفظ اہلبیت
مذکور ہی **اقول** البتہ اس آیہ مین خلاف عقل و نقل بعضون نے ازواج منفرداً اور شاملاً
للغیر بقرینۂ ترتیب عثمانی کہ خلاف تنزیل یزدانی ہی اور سابق و لاحق مین ترتیب عثمانی
مین ذکر ازواج ہی ازواج کو مراد لیا ہی حالانکہ یہ مراد لینا بدلائل عقلیہ و نصوص نقلیہ
باطل ہی کما ستسمع عنقریب انشاء اللہ لکن حدیث مثل اہلبیتی مین بجز آپ کے کسی نے احتمالاً
بھی ذکر ازواج نہین کیا اور اسیطرح حدیث ثقلین مین کہ بعض طرق مین عترتی اہلبیتی کا لفظ
ہی اور عنقریب معلوم ہوگا کہ بدلائل قطعیہ ثابت ہی کہ ہرگز ازواج کو ایسی احادیث مین مداخلت
نہین ہو سکتی **قولہ** اور نوحہ و فریاد کی آواز عرش تک پہونچاتے ہین **اقول** نسبت
نوحہ و فریاد کے شیعون کی طرف دینا بہت بجا و درست ہی کہ ابتدائی ظہور ارتداد
سے کہ روز منذ فارقتہم تھا تا ظہور موفور السرور قائم آل محمد ہمیشہ مظلوم ہین لیکن کچھ پروا نہین
بقول جناب امیر علیہ السلام لا غضاضۃ للمرء المسلم ان یکون مظلوماً ما لم
یکن شاکاً فی دینہ اور ہرچند مظلومیت و مغلوبیت انکی ہر امر مین ہی مگر معرکۂ بحث
و کلام و افحام خصام لئام و اقامت حجج قاہرہ اور براہین باہرہ مین ہمیشہ ہی غالب ہین
ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً فسرہ المفسرون بالغلبۃ بالحجۃ
پس ایسے مقام مین تو شیعہ ایسے جوابات دندان شکن دیتے ہین کہ اہل سنت دیوانہ

اور مبہوت ہو جاتے ہین اور مصداق فبھت الذی کفر کانہ التقم الحجر بن جاتی ہین اور ایسی
بھگو بھگو کر جوتیان مخالفین کے سر پر مارتے ہین کہ کچھ دنون حاجت حلاق باذن ایزد خلاق
ساقط ہو جاتی ہو اور حضرات اہل سنت فریاد کرتے ہوے اور واغوثاہ واغوثاہ پکارتی
ہوے عدالتون مین دوڑتے ہین اور حکام وقت کو اپنا غوث الاعظم قرار دیتے ہین کبھو
کبھی کوئی شیعہ بھی نالش کرتیگا ہی حضرات کو کیا غیرت اور حیا ہو جائے حیا خدانے انہین قدرن پر
راست کیا ہو **قولہ** کہنے والیکو خارجی وناصبی و دشمن اہلبیت کا بتلاتے ہین **اقول** اس ہین
کیا شک ہو وجہ موجہ اسکی یہ ہی کہ ہوا خواہی ثلثہ مین ایسی احادیث پر بھی کچھ نظر نہین کرتے
اور جسکو محققین علما کاذب اور موضوع کہتے ہین اُسکی تصدیق پر کمر باندھتے ہین کما فی
حدیث النجوم اور بمقابلہ احادیث صحیحہ جو لوگ اہلبیت نہین ہین اُنکو زبردستی اہلبیت بناتے ہین کما
ستسمع عنقریب پھر ہم ان امور کو بجز عداوت اہلبیت کے کس چیز پر محمول کرین **قولہ** اور یا آنکہ
اہلبیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ کے موافق ہو **اقول** تجھ اے لاابزال کبھی ہرگز
جی نہین چاہتا ہو کہ ایسے سفاہت گفتگو کیجیے کہ جنکے منہ مین لگام نہین ہو جو جی چاہتا ہو بکتے ہین
دعوہاے بے سروپا کر سکتے ہین اس مرد عزیز نے معنی اصحاب بیان کیے کوئی دلیل اسپر
قائم نہ کی معنی اہلبیت بیان کیے اُسپر بھی سند ندارد اب فرماتے ہین کہ ٹھیک محاورہ ازواج
مراد لینا ہی سوا اونکی اور کسی کو مراد لینا ٹھیک نہین ہو کوئی دلیل کوئی برہان کوئی حجت آپکا کہنا
کوئی کیونکر مان لے ہم ہر چند غور کرتے ہین ہمارے خیال مین کوئی وجہ اسکی نہین آتی بجز اسکے
کہ محاورات اردو مین اہلخانہ اور گھر کے لوگ جورو کو کہتے ہین اُسکو آپ ترجمہ لفظ اہلبیت کا
قرار دیکر سمجھے کہ زبان عرب مین بھی اہلبیت جورو ہی کو کہتے ہین حضرت سلامت لاقیاس
فی اللغۃ محاورہ ہر زبان اہل زبان سے پوچھنا چاہیے کیون حضرت زید ابن ارقم فصیح عرب
اور محاورہ دان عرب تھے کہ نہین جو بقسم کہتے ہین کہ ہرگز ازواج داخل اہلبیت نہین ہین
جیسا کہ صحیح مسلم مین ہو فقلنا من اھل بیتہ نساءہ قال لا ایم اللہ ان المرأۃ تکون

مع الرجل العصر من الدھر ثم یطلقھا فترجع الی ابیھا وقومھا
یعنے پوچھا ہمنے کہ ازواج داخل اہلبیت ہین کہا نہین قسم خدا کی بدرستیکہ عورت ساتھ مرد کے
ایک زمانہ تک رہتی ہو پھر مرد اسکو طلاق دیتا ہو پس وہ رجوع کرتی ہو طرف اپنے باپ و قوم
کے پس جس بات کو آپ کے بزرگوار خلف بیان کرین اُنکو کیونکر آپ صادق نہ سمجھینگے اور سنیے
کہ آپ کے بڑے خالو صاحب ابن خالویہ لغوی علی ما نقل من کتابہ المسمی بکتاب الآل فرماتے ہین کہ ہرگز
ازواج داخل اہلبیت نہین ہین اور آپکے چھوٹے خالو صاحب کمال الدین بن طلحہ شافعی فرماتے ہین
کہ معنی آل و اہلبیت کے ایک ہین اور استدلال کرتے ہین ساتھ حدیث لغوی کے جسکے آخر مین
ہے نقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت فقال قولوا اللھم صل
علے محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم الخ
اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی موجود ہو بعد اسکے فرماتے ہین کہ جب پیغمبرؐ نے تفسیر احدہما بالاخر
فرمایا والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون بہ آلہ اھلبیتہ واھلبیتہ آلہ
فیتحدان فی المعنی اور مؤید اسکا ہو اتحاد لفظ آل اور اہل کا جیسا کہ کتاب الآل مین منقول
ہے فان قلت ما الفرق بین الآل والاھل قلت ھما سواء لان الھمزۃ فی آل
مبدلۃ من الھاء فی الاھل ثم لینت کما قیل ھیاک وایاک وھیھات
وایھات والدلیل ذالک اجماع النحویین علی ان تصغیر آل اھیل بردہ الی اصلہ
لاخلاف فیہ الی اخر ما قال محصل اسکا یہ ہو کہ آل اور اہل متحد المعنی ہین اور بھی مؤید
اسکی وہ حدیث ہو جو ابن صباغ مالکی نے کتاب الفصول مین بجاے اہلبیتی کے آل بیتی روایت
کی ہو اور اسیطرح سے بعض طرق حدیث ثقلین مین عترتی اہلبیتی وارد ہو اور بھی مؤید اسکی وہ حدیث
ہی جو مسند احمد بن حنبل مین ام سلمہ سے منقول ہو کہ جناب رسالتمآبؐ نے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کو ردا
فدکی اوڑھایا اور ان حضرت پر ہاتھ رکھکر فرمایا اللھم ان ھؤلاء آل محمد فاجعل
صلواتک وبرکاتک علی محمد وآل محمد انک حمید مجید اور اسی مسند حنبلی مین

چند روایتین ایسی بھی ہین کہ جس مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ان حضرات کو چادر اڑھا کر اہلبیتی فرمانا مذکور ہی تو جمع سے روایات مسند حنبلی کے بھی معلوم ہوتا ہو کہ اہلبیت اور آل ایک ہی ہین پس جب آل محمد اور عترت محمد اور اہلبیت محمد کا مصداق ایک ہوا تو اہلبیت مین ازواج کو داخل کرنا آل و عترت مین داخل کرنا ہی اور منکوحات کو آل وعترت مین داخل کرنا عین مجوسیت ہی پس اگر مجوس ہذا الامتہ بھی اس کی قائل ہون تو ہوسکتا ہی فان الکفر ملتہ واحدۃ اور اگر حضرت مخاطب کو اپنی محاورہ دانی پر اصرار ہی اور اپنی بزرگون کی تحقیق اور استدلال اونکی نزدیک غلط اور قابل اعتبار نہین تو یہ ارشاد فرمائین کہ اون احادیث صحاح کا جس مین ازواج کا اہلبیت سی خارج ہونا اور انحصار لفظ اہلبیت کا موجودین مین سی فقط اصحاب کساء پر منصوص ہی اوسکا کیا جواب ہی اور وہ احادیث اتنی ہین کہ فقط اونکی نقل مین ایک کتاب ضخیم ہوجائی چنانچہ برخی ازانہا از خرداری وانند کے از بسیارے ویکے از ہزاری ان احادیث سے بیان مذکور ہوتے ہین روی الترمذی لما نزلت ھذہ الآیۃ علی النبی انما یرید اللہ الخ فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللھم ھولاء اھلبیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک انت علی خیر محصل ترجمہ یہ ہو کہ صحیح ترمذی مین ہی کہ جب آیہ تطہیر بشیر ونذیر پر خانہ ام سلمہ مین نازل ہوا تو جناب سالتمآب نے فاطمہؑ اور حسنینؑ اور علیؑ پر ایک چادر اڑھائی اور فرمایا کہ خدایا یہ اہلبیت میرے ہین پس دور رکھ انسے ہر رجس کو اور طاہر کر انکو طاہر کردنی ام سلمہ نے عرض کی کہ یا نبی اللہ آیا مین بھی ان سب کے ساتھ ہون حضرت نے فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھی رہو تم خیر پر ہو مقام غور ہی کہ حضرت نے ام سلمہ سی بجائے انک علی خیر انک من اھل البیت نفرمایا اس سے ظاہر ہوا کہ ازواج داخل اہلبیت نہین ہین اور ترمذی نے اس حدیث کو بکرات ومرات مقامات متعددہ مین بیان کیا ہو اولاً سورہ احزاب مین اور ثانیاً مناقب اہل بیت مین اور ثالثاً فضائل فاطمہ مین اور اسی طرح سے

صحیح مسلم مین عائشہ سے اور مسند ابن حنبل مین ام سلمہ سے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور مولوی ولی اللہ
نے کتاب مراۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین اور شاہ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین مسند حنبلی
سے اور ابن حجر نے مسلم سے صواعق مین بتفاوت بعض الفاظ نقل کیا ہو اور اس سی بھی اصرح
وہ روایت ہی جو جامع الاصول مین ابن اثیر نے اور سنن ابی داؤد مین ام سلمہ سے روایت کی
ہو قالت ھذہ الآیۃ نزلت فی بیتھا انما یرید اللہ الخ قالت
وانا جالسۃ عند الباب فقلت یا رسول اللہ الست من
اھل البیت فقال انک علی خیر انک من ازواج رسول اللہ
اور سنن ابی داؤد مین اتنی عبارت اور بھی ہو وفی البیت رسول اللہ وعلی وفاطمۃ
وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھولاء اھلبیتی محصل یہ ہو کہ ام سلمہ درخانہ پنجتن
اور گھر مین بجز خمسۃ النجباء اور کوئی نہ تھا پس حضرت نے انکو ایک چادر مین لیا اور فرمایا کہ ہولاء
اہلبیتی ام سلمہ نے حضرت سے عرض کی کہ کیا ہم اہلبیت سے نہین ہین حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے
اور تو ازواج رسول سے ہو پس اگر ازواج اہل بیت مین ہوتے تو حضرت جواب ام سلمہ
بہ بلی ونعم فرماتے لکن جب یہ نفرمایا اور فرمایا کہ تم ازواج رسول سے ہو تو معلوم ہوا کہ ازواج
غیر اہل بیت ہین اور مسند امام احمد بن حنبل مین بھی روایت ام سلمہ بانحاء شتی مسطور ہو چنانچہ بعض
طرق کا حاصل یہ ہو کہ جب جناب رسول خدا نے خبر تشریف لانے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کی سنی
تو ام سلمہ سے فرمایا قومی فتنحی عن اھل بیتی قالت فقمت فتنحیت فی البیت
قریبا فدخل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وھما صغیران قالت واخذ
الصبیین فوضعھما فی حجرہ فقبلھما واعتنق علیا باحدی یدیہ فاطمۃ بالید
الاخری وقبل فاطمۃ واغدف علیھم خمیصۃ سوداء وقال اللھم الیک
لاالی النار انا واھلبیتی قالت قلت وانا یا رسول اللہ فقال وانت علی خیر
یعنے تم اٹھ جاؤ اور علحدہ ہو جاؤ میرے اہل بیت سے ام سلمہ کہتی ہین کہ مین اٹھکر ایک گوشہ

خانہ مین علحدہ گئی پس جب علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ داخل خانہ ہوئی پس حضرت نے حسنینؑ کو اپنی
گود مین لیکر دونو کو بوسہ دیا اور ایک ہاتھ سے علیؑ اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہؑ کو گلے لگایا
اور ایک سیاہ گلیم کو سب پر اُڑھایا اور فرمایا خدایا مین اور اہل بیت میرے تیری طرف آئے
ہین نہ طرف آتش کے کہا امّ سلمہ نے اور مین یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو خیر پر ہی
اور بعض روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا انک علی خیر واما اھلبیتی ھولاء
یعنی تو خیر پہ ہی لیکن اہل بیت میرے یہی ہین اور اسیطرح ثعلبی نے مجمع سے یہ روایت کی ہی
کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب مین نے خدمت رسول مین عرض کیا وانا من اھلک
حضرت نے فرمایا تنحی اور اسی طرح ثعلبی نے روایت دیگر زینب سے
کی ہی کہ بعد اسکے کہ جناب رسول خدا نے کساء خیبری کو اُن بزرگوارون پر اُڑھایا اور فرمایا
ان لکل نبی اھلا وھولاء اھلبیتی فانزل اللہ عزوجل انما یرید اللہ الخ
فقالت زینب یا رسول اللہ ادخل معکم فقال رسول اللہ مکانک
انک علی خیر کیون حضرت ذرا انصاف فرمائیے اور اعتساف کو چھوڑیے اور غور
کیجئے کہ جناب رسالتماب کا اپنی زوجہ کو اُٹھا دینا اور اُنسے ارشاد فرمانا کہ میرے اہلبیت
سے علحدہ ہو اور بعض کا پوچھنا کہ یا حضرت میرا کیا حال ہی اور حضرت کا فرمانا کہ مآل تیرا بخیر ہی
مگر میرے اہلبیت یہی لوگ ہین اور پھر بھی جناب رسول خدا کا بعد نزول آیہ تطہیر چھ مہینے تک وقت صبح
خانہ جناب فاطمہ پر تشریف لا کر الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ الخ فرمانا کما فی صحیح
الترمذی وسنن ابی داود وموطا امام مالک اور ازواج کو ایک دن بھی اس خطاب سے
مخاطب نفرمانا ہر ایک انمین سے کیا کیا نص قاطع اور برہان ساطع اس بات پر ہی کہ ازواج
اہل بیت نہین ہین و بالعکس اب تو فرمائیگا کہ اہل بیت سے ازواج مراد لینا ٹھیک محاورہ ہی
کیا آپ نے اپنے بڑے پیر میان شاہ عبد الحق دہلوی کی تقریر شرح فارسی مشکوۃ مین نہین
دیکھی ہی انہون نے اقرار کیا ہی کہ اطلاق لفظ اہلبیت انہین چار بزرگوارون پر بالخصوص وارد

ہوا ہے اور مسند مین بروایت مسند حنبلی کو ذکر کیا ہے کہ جسکے ترجمہ مین کہا ہے کہ پیچید بر آنہا گلیم سیاہ کہ پوشیدہ بود و گفت خداوندا اینہا اہلبیت من اند آمد ام سلمہ گفتم با سوی تو نہ بسوئے آتش من و اہلبیت من انتہی اور مولوی ولی اللہ لکھنوی نے کتاب مراۃ القلوب فی ذکر المحبوب مین کہا ہے کہ چون آیہ تطہیر نازل شد آن حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ را جمع فرمود و نص فرمود کہ ایشان اہلبیت من اند و در آخر کلام ایمعنی را از متواترات دانستہ اور ابن حجر سنگدل نے صواعق مین لکھا ہے کہ اخرج احمد انہا نزلت فی خمسۃ النبیؐ و علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین و اخرج ابن جریر مرفوعا بلفظ انزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی و فی علی و حسن و حسین و اخرجہ الطبرانی ایضا محصل ان سب کا یہ ہے کہ آیہ تطہیر خمسہ نجباء اصحاب کسا کے حق مین نازل ہوی اور اسی طرح ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور ابو الحسن واحدی نے کہ اکابر علماے اہلسنت سے ہے تفسیر وسیط مین روایت کی ہے دیکھیے اقوال اپنے علماکے کہ وہ کس صراحت سے ازواج کو مصداق آیہ تطہیر ہونے سے نکالتے ہین اور انحصار آیہ خمسہ نجباء پر کرتے ہین اور حقیقت یہ ہے کہ جملہ احادیث مذکورہ ہذا المقام سے چند طرح کا حصر مستفاد ہوتا ہے ایک حصر بحسب العدد اور دوسری لفظ ہؤلاء سے جو فقرۂ ہؤلاء اہلبیتی مین ہے اس لیے کہ اسم اشارہ موضوع ہے واسطے مشار الیہ محسوس معین کے تیسرا حصر تقدیم مسند سے جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم بلاغت مین مذکور ہے چوتھی حصر بخطاب تنحی و اطی ازواج کی وقت ارادہ دخول تحت الکسا پانچوین حصر تعبیر ازواج بزوجیت سوال الست من اہل البیت مین اور تخصیص اہل بیت ہونے کی مشار الیہم مین بقولہ واما اہلبیتی فہؤلاء بعد ان حصرون کے آیا ممکن ہے کہ کوئی کہے کہ ازواج اہلبیت ہین اور جس طرح سے ان احادیث کو دلالت حصر پر ہے اسی طرح سے کل ان احادیث کو دلالت ہے اوپر اس امر کے کہ آیہ تطہیر شان اہلبیت مین منفرداً نازل ہوا اسلیے کہ سب مین نزلت ہذہ الآیۃ ہے نہ نزلت الآیات پس جو آیت کہ تنزیلاً منفرد ہے اُس مین سیاق و سباق ترتیب عثمانی کا کہ بالاتفاق خلاف ترتیب تنزیلی ہے لحاظ کرنا محض امر لغو ہے اسلیے کہ

ترتیب عثمانی بادنی مناسبت کردیگئی ہے پس ذکر متعلقات مین ذکر متعلقین مناسب تھا
کہ معلوم ہو کہ متعلقین مثل متعلقات کے نہین ہین پس مورد اُن عتاب و خطاب کے کہ
ازواج ہین یہ لوگ نہین ہین پس اگر آپ بتکذیب اِن احادیث صحاح اور اقوال اپنے
بزرگوارون کے پھر بھی فرمائے جائین کہ ٹھیک محاورہ ازواج کے لیے ہے تو ہم
بجز اسکے کہ آپ کے خدمت بابرکت مین عرض کرین کہ ع درکفر ہم ثابت نۂ زنار را رسوا مکن
اور کیا عرض کرین واضح ہو کہ حصر اہل بیت کا موجودین مین آل عبا پر دلالت نہین کرتا
ہو کہ معدومین بھی کوئی مصداق لفظ اہلبیت نہو اسلیے کہ ظاہر ہو کہ یہ حصر اضافی ہے
بنسبت موجودین کے اور بدلالت آیۂ تطہیر ثابت ہو کہ کل معصومین آل رسول اہلبیت
ہین نہ کل اقربا اور نہ ازواج لعدم العصمۃ باتفاق الامۃ فیہم کما مر پس قطع نظر ان سب نقلیات کے
پیشتر اس سے بدلیل عقل معاضد بنقل ہم ثابت کر چکے ہین کہ آیۂ تطہیر کو دلالت قطعیہ
اوپر عصمت کے ہو پس سوائے معصومین کے کوئی کیونکر داخل اہلبیت ہوسکتا ہو اور
اسی طرح جن جن احادیث مین کہ امر باقتدا ہو جیسے حدیث تمسک بالثقلین اور حدیث سفینہ
کہ مراد رکوب سفینہ سی اقتدا با اہلبیت ہی پس چونکہ بدلائل قطعیہ ثابت ہو کہ اقتدائے غیر معصومین جائز
نہین ہو پس کوئی اصحاب غیر معصومین سی داخل نہین ہوسکتی چہ جائے صحابیات طیبات ہون کہ خبیثات
اگرچہ اس مقام مین تطویل ہوئی لیکن خالی از تحصیل نہین قولہ اور یار اور رفیق کی لفظ کو
اقول یار اور رفیق کی لفظ سے کسین بحث نہین اگرچہ اُسکا حال بھی ہم بیان کرچکے آپ کی
لفظ اصحاب سے بحث ہو اور ہمنے ثابت کیا کہ ہر معنی اصحاب مین اہلبیت داخل ہین
پس لفظ عام سے معنی خاص مراد لینے مین کوئی قباحت نہین ہو شرمانا تمکو چاہیے کہ
اہلبیت مین اصحاب و صحابیات کو داخل کرتے ہو قولہ ایسے جواب کا کیا جواب اقول
اور اسکا کیا جواب کہ جب اصحاب سے جو تمہارے نزدیک کثرت مین مثل نجوم کے ہین سب
اصحاب مراد ہوا اور اُن سب کی اقتدا کرو تو باقتدائے بعض صحابہ شراب بھی پیو کہ ابتو خوف

نقش رسول اللہ بھی نہین ہے ور اگر کہوگے کہ ہان ہم تو بالخصوص ایسا کرتے ہین تو ہم کہینگے کہ بہت اچھا
پھر باقتدای بعض صحابہ کہ بسبب اُنہین کے حضرت صدیق مصداق آیہ اولوالفضل ہوے معاذ اللہ
حضرت صدیقہ کو متہم بزنا بھی کرو اور حضرت عثمان کو باقتداے بعض صحابہ وصحابیات قابل
قتل بھی سمجھو اور معاذ اللہ جناب امیر کو باقتداے بعض صحابہ قابل سب اور قابل حرب بھی
سمجھو اور بمقتضاے یا علی حربک حربی محارب من اللہ ہوکر کافر بھی ہو جاؤ الغرض قباحتین اس
قول بانند بول کی کہانتک تحریر ہون **بیت** این سبزہ و این حشیمہ واین لالہ واین گل آن شرح ندارد
کہ بگفت در آید۔ **قولہ** اور رجاے اصحابی کالنجوم الخ **اقول** سخن مکرر ہے فالجواب الجواب **قولہ**
معاذ اللہ تقیہ کو دخل دیا **اقول** البتہ سواد اعظم سے جنکے قلوب کسواد اللیل المظلم ہین تقیہ ضرور ہے
دلیل اسپر حدیث صحیح بخاری قبل کتاب العلم بناری ہے لولا قومک حدیث العھد بالجاہلیۃ لھدمت البیت ذرا
یہ تو ارشاد ہو کہ وہ قوم سراپا لوم حضرت عائشہ کے کون تھے جس سے جناب رسولخدا ڈرتے
تھے اور بنا بر قول اہل سنت جو تفسیر لم یخش الا اللہ واللہ احق ان تخشوہ
مین کہتے ہین عمل نہ کرتے تھے اور حضرت عمرو ابوبکر کو قوم عائشہ مین نہ کہنا بڑی قباحت عظیم لاتاہی
کہ نسب شریف بی بی عائشہ مین بٹا لگاتا ہے مقام معاذ اللہ یہ ہے نہ وہ جو آپ نے تقیہ کے بارہ مین کہا
قولہ اور جب گھر مین آئے **اقول** گھر مین آنیکا مضمون تو حدیث شیعہ مین نہین ہے اسلیے کہ
مفاد حدیث یہی ہے کہ جس مجمع عام مین سرور انام نے اصحابی کالنجوم فرمایا اُسی مجمع مین حضرت
نے تفسیر اُسکی باہلبیت کی بس گھر مین آکے یہ آپکی حدیث مین ہوگا یا آپ کا مسخراپن ہے

وانا نسخر منکم کما تسخرون

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل اگر ہم لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی مراد لینے پر کچھ دارو گیر امامیہ کی
نہ کرین اور اُنکی اس تحریف معنوی کو تسلیم بھی کرلین تب بھی موافق اُنکے عقیدہ کے

یہ حدیث شان مین اہل بیت کے صادق نہین آتی اِسلیے کہ اہل بیت کا اطلاق دوازدہ امام
پر ہوتا ہی اور اصحاب کا اطلاق صرف انہین لوگون پر جو حضرت کی صحبت مین ہی اور سوائے
حضرت علیؑ اور حسنینؑ علیہم السلام کے اور نو امام پیغمبر صاحب کے پیچھے پیدا ہوے پس یہ
ظاہر ہی کہ نو امامون پر لفظ اصحاب کا صادق نہوگا تو حدیث اصحابی کالنجوم مین سے
سواے حضرت علیؑ اور حسنین علیہم السلام اور سب ائمہ کرام خارج ہوجائینگے اور وہ
نجوم کی تشبیہ سے مستثنےٰ کردیے جائینگے اور اُنکی اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی
نعوذ باللہ من ذالک کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لادیگا اور ائمہ کرام کی نسبت
ایسا خیال کریگا پس ثابت ہوا کہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین ورنہ پیغمبر صاحب
ضرور بلفظ اہلبیت کا فرماتے اور بجاے اصحابی کالنجوم کے اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تاکہ
کوئی امام اسکے مصداق سے خارج نہوتا ہان ممکن ہی کہ حضرات شیعہ یہ جواب دین کہ نو
امام جب پیغمبر صاحب کے روبرو پیدا نہین ہوے اگرچہ باعتبار عالم اجسام کے اصحاب کی
مصداق سے خارج ہین مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

عجب غلط ہی عجب خبط ہی مقدمتین کا اقرار نتیجہ سے انکار اِسکو کس قسم کا جنون کہیے اور اگر
حضرت مخاطب کو مجنون نہ کہین تو پھر کیا کہین مقدمہ اولی کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین
شیعون کیجانب سے مسلم کرتے ہین مقدمہ ثانی کہ اہلبیت سے مراد دوازدہ امام ہین
خود بدولت فرماتے ہین ترتیب شکل اول یہ ہی کہ اصحاب اہلبیت ہین اور اہلبیت دوازدہ
امام ہین پس اصحاب دوازدہ امام ہین اب یہ کیا لغویات ہی کہ جواب فرماتے ہین کہ دوازدہ
امام مین سے نو امام نکلگئے اگر یہ اعتراض جواب کرتے ہین کرنا منظور
تھا تو مقدمہ اولی کو کیون تسلیم کیا اور اگر کہیے کہ بسبب عدم سلیقہ بیان کے عبارت موذی

نہین ہی مگر مقصود مستدل کا تنقیح بیان یہ ہی کہ لفظ اصحاب بمعنی من ادرک الصحبۃ فقط بعض اہلبیت پر صادق
آتا ہی نہ کل پر پس کل اہلبیت کو شیعہ کیونکر مصداق نجوم اور مقتدا جانین گے تو جواب اسکا یہ ہی کہ بنا بر تمہاری
تسلیم کے اصحاب سے مراد اہلبیت ہین جیسا کہ بنا اس تقریر کی فرض تسلیم پر رکھی ہی اور کہا ہی
کہ اسپر ہم دار و گیر نہین کرتے اور مسلم فرض کرتے ہین کہ تفسیر اصحاب با اہلبیت صحیح ہو پس
مسلم کرنا اسکا مستلزم اس بات کا ہی کہ اصحاب سے معنی اصطلاحی مراد نہین ہی پس اگر بعض
ائمہ پر صدق معنی اصطلاحی کا ہو یا نہو تو کیا قباحت ہے اس لیے کہ اصحاب اصطلاحی مخاطب
تو نجوم ٹھہرے ہی نہین بلکہ نجوم اہلبیت ٹھہرے خواہ وہ اصحاب اصطلاحی بھی ہون یا نہون بنا بر
اسکے اعتراض سراسر لغو ہو گیا اب کچھ اور راگ گائیے مگر اپنے تئین الزام جنون و دیوانگی
سے بچائیے **قولہ** جو حضرت کی صحبت مین رہے **اقول** نہین معلوم کہ صحبت مین رہنے کا
مضمون کہان سے نکالا ہی جہان معنی شرعی و عرفی بیان کیے ہین وہان کہین صحبت مین
رہنے کا ذکر نہین ہی اگر بنظر اسکے ہی کہ تمہارے علمانے رویت یا ملاقات کو شرط صحابیت
کیا ہی جیسا کہ حاشیہ پر قول علامہ شوشتری کو بخیانت نقل کیا ہی حالانکہ علامہ مذکور بھی قول
اہل سنت ہی کے ناقل ہین کما یدل علیہ قولہ اظہر الاقوال بہر کیف انہون نے معنی اصطلاحی اہلسنت
بیان کیے ہین نہ معنی لغوی و عرفی اور حقیقی اور مجازی اور ہمنے سابق مین بیان کیا کہ معنی
اصطلاحی اہلسنت کیا ضرور ہی کہ کلام خدا و رسول مین ہر جگہ مراد لیے جائین کیون نہین
معنی لغوی اور عرفی مراد ہون اور لغت و عرف مین حقیقت اور مجاز اور عموم المجاز سب
جاری ہو سکتے ہین اور بھی ہمنے بیان کیا ہی کہ صحابت کے معنون ہین مطیع اور تابع اور
متوجہ اور معتنی سب ہی حالانکہ ان معنون مین صحبت مین رہنے کا خیال نہین ہی اور بہت
شائع و ذائع ہی کہ تابعین اور مطیعین پر لفظ اصحاب کا اطلاق کیا جاتا ہی جیسے مبحث
جزء لا یتجزی مین جو لوگ تابع قول نظام ہین وہ اصحاب النظام کہلاتے ہین اور حکمت اشراقیین
جو لوگ تابع افلاطون ہین وہ اصحاب افلاطون کہلاتے ہین اور ہر مذہب والے اپنے ہم مذہبون

کو تعبیر باصحابنا کرتے ہین خواہ اُنکی صحبت مین رہے ہون یا نہ رہے ہون پس اگر کل ائمہ علیہم السلام
کو باعتبار کمال اطاعت و انقیاد و تبعیت کے اصحاب رسول اللہ کہین تو اس مین کیا قباحت
لازم آتی ہے بنا بر اسکے نواصب کو مصداق لفظ اصحاب سے نکالنا کمال حماقت و
جہالت ہے **قولہ** اقتدا باعث ہدایت نہ سمجھی جائیگی **اقول** بنا بر قول آپ کے مصداق اصحاب
کلیۃً مصداق اہلبیت سے جدا گانہ ہین ہم بعینہ مثل آپ کی تقریر کے گزارش خدمت
شریف کرتے ہین کہ ہر گاہ بخوم ہدایت اور قابل اقتدا بنا بر حدیث نجوم کے
آپ کے زعم باطل مین صحابہ بلکہ ثلثہ ہی ٹھہرے تو کیا اہلبیت رسولخدا قابل اقتدا ہونگے
اور نجوم کی تشبیہ سے خارج کر دیے جائینگے اور اُنکی اقتدا باعث ضلالت ہو جائیگی
کون مسلمان ہے کہ ایسی بات زبان پر لائیگا اور اہلبیت خصوصاً جناب امیر و حسنین کی نسبت
ایسا خیال کریگا فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمائیے کہ ہان اس حدیث سے تو مقتدا
ہونا اہلبیت کا نہین ثابت ہوتا مگر بدلائل آخر ثابت ہوتا ہے تو شیعہ کہینگے کہ ہم بھی تو
مقتدا ہونا اہلبیت کا کُلاً بتفسیر لفظ اصحاب باہلبیت اسی حدیث سے اور حدیث تمسک
اور حدیث سفینہ اور امثال اُسکے سے و بآیات قرآنی جیسے فاسئلوا اهل الذکر
وکونوا مع الصادقین و اطیعوا اللہ و امثالہا سے بلکہ بنص رسول اللہ باسمائہم
و باشخاصہم و بنص السابق علی اللاحق ثابت کرتے ہین پس نواصب کا بھی مقتدا ہونا
ثابت ہو جائیگا اور یہ کیا ضرور ہے کہ کل مقتداؤن کا مقتدا ہونا ایک ہی دلیل سے
ثابت کیا جائے پس بحسب تسلیم تمہارے کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین تین کا اہلبیت
سے مقتدا ہونا ثابت ہو گیا اب یہ فرمائیے کہ جب جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ
نے ان تین کو اہلبیت سے مقتدا کیا ہم بحدیث تمسک و ہم بحدیث سفینہ و ہم بحدیث نجوم
باقرار تمہارے تو آپ کے ثلثہ کا مقتدا ہونا تو خاک مین ملگیا بلکہ بکذب و دروغ
مقتدا بن جانے سے وہ فاجر و کافر ہوگئے آپ اپنے ثلثہ کی خبر لیجیے کہ وہ جہنم

ہین گئے ہمارے نو اامون کی آپ فکر نہ کیجیے کہ ہم اُنکو اپنے ان تینون مقتداؤن کے
حکم سے مقتدا بنا لینگے **قولہ** کون مسلمان ہی کہ ایسی بات زبان پر لائیگا **اقول** جو مسلمان
بے ایمان ایسا ہی کہ اصحاب ثلثہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا ہی اور اہلبیت کو اُسکے مصداق
سے خارج جانتا ہی وہی نالائق قائل اس کفر و زندقہ کا ہی علاوہ اسکی گستاخی معاف حضرات
اہلسنت تو کل ائمہ کرام کو قابل اقتدا نہین سمجھتے ہین آپ کے علما نی تصریح کی ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام خرگوش کو حرام جانتے تھے اور ابوحنیفہ حلال اب آپ خرگوش
نوش فرماتے ہین اور قول امام جعفر صادق علیہ السلام فراموش نو کیے کسکو مقتدا ٹھہراتے
ہین صاحب منہاج سنے تصریح کی ہی امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام قیاسکو مسائل
دینیہ مین حرام جانتے تھے اور ابوحنیفہ کی فقہ مبتنی اوپر اسی قیاسات خرصیہ کے ہی
آپ تو انہی اماموں کی بہ نسبت اتنا تعجب ظاہر کرتی تھی اور نعوذ باللہ کہتے تھے حالانکہ کل حضرات
اہلسنت اقتدا سے کل ائمہ کے منکر ہین گو فریب دہی عوام کے واسطے زبانی مدعی اطاعت
اہلبیت ہین و لکن یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم و قد مر تحقیقہ مستوفا فی المجلد الاول
قولہ لفظ اہلبیت کا الی قولہ ارشاد کرتے **اقول** چونکہ اس بات کو جناب والا مکرر وسہ کرر
ارشاد فرماتے ہین گویا کہ علق نفیس و ثمرۃ الغراب تصور کرتے ہین پس ہرچند ہم جواب
اسکا دیچکے ہین مگر پھر بھی بزاخفش کے سامنے مکرر کہتے ہین کہ کبھی تو سر ہلائیے اور
کان نہ بہت پھٹپھٹائیے اور کچھ بھی سمجھائیے یہ جو آپ فرماتے ہین کہ ضرور
لفظ اہلبیت کا فرماتے اور اہلبیتی کالنجوم ارشاد کرتے تو جب اصحاب کی تفسیر با اہلبیت
کی تو اہلبیتی کالنجوم فرما دیا پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ لفظ اہلبیت کا نہین فرمایا غایۃ الامر
یہ ہی کہ لفظ اہلبیت کا بعد لفظ اصحاب فرمایا پس اگر آپ فرمائیے کہ بعد اصحاب کیون
کہا پہلے ہی کیون نہ کہدیا تو اس اعتراض کا جواب شیعون سے نہین ہوسکتا اس لیے
کہ آپ فن بلاغت سے بہرہ نہین رکھتے کاش دس پانچ سبق مختصر معانی کے آپ نے

پڑھ لیے ہوتے تو ایسے خدشات بیہودہ دلمین نہ آتے آپ کے نزدیک باب تفسیر و مفسر جن وجوہ بلاغت کے لیے مقرر کیا گیا ہی وہ محض لغو اور بیکار ہی اور تفصیل بعد الاجمال اور تخصیص بعد تعمیم یہ سب لغو ہی حالانکہ اسکے لیے بڑے بڑے فوائد ہین جسکے ذکر سے کتب علم بلاغت مشحون ہین بالاجمال اس مقام خاص کے ہم بعض فوائد کو ذکر کرتے ہین پس جاننے کہ علماے معانی نے بیان کیا ہی کہ ذکر شئی کا باجمال و ابہام کبھی غرض اس سے متوجہ کرنا مخاطب کا ہوتا ہی طرف اپنے کلام کے تاکہ وہ لفظ مبہم کو سنکر متوجہ ہو کہ غرض متکلم کیا ہی پس جب بعد توجہ القاے غرض اپنے متکلم کرے تو اسکا ذہن غافل نہ رہے اگر آپ نے نحو میر پڑھی ہوگی تو اوستاد نے بحث بدل الکل من الکل مین بتلایا ہوگا کہ مبدل منہ مقصود اصلی نہین ہوتا بلکہ فقط توطیۃً وتمہیداً ہوتا ہے لئلا یفوت المخاطب غرض المتکلم بسبب غفلتہ وعدم التفات ذہنہ اور کبھی غرض ذکر مبہم و مجمل سے وقعت اسکی بیچ قلوب کے ہوتی ہی جیسے القارعۃ ما القارعۃ وما ادراک ما القارعۃ یوم یکون الناس کالفراش الخ پس ولا قیامت کا ذکر بلفظ مبہم کیا بعد اسکے اوسکی تفصیل مین یوم یکون الناس فرمایا اس طرح پر ذکر کرنا دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ روز قیامت کوئی بڑا امر بزرگ ہی الغرض ان فوائد کے سمجھانے مین تقریر کو طول ہوتا ہے اور مقصود اصلی رہا جاتا ہے پس اسجگہ بوجہ بلاغت افصح العرب نے پہلے لفظ اصحاب کا ذکر کیا اور یہ لفظ نہایت مجمل تھا اسلیے اطلاق اسکا کبھی اوپر معانی لغویہ آور کبھی اوپر معانی عرفیہ اور کبھی اوپر معانی اصطلاحیہ کے آتا ہی آور کبھی اصحاب سے مثل الذین امنوا کے وہ لوگ مراد ہوتے ہین جو ظاہری ایمان رکھتے تھے پس منافقین اور فساق و فجار صحابہ کہ جنکو بوجہ شراب خواری حضرتؐ جوتیون سے مارتے تھے اور حدود شرعیہ انپر جاری کرتے تھے یہ سب بھی اصحاب رسولؐ کہلاتے تھے اور کبھی اصحاب سے خلص مومنین اور اصحاب

حقیقی مراد ہوتے تھے اُس مین بھی علی مراتبہم کاملین اور اکملین اور ناقصین اور انقصین ہوتے
تھے پس جو لوگ حاضرین خدمت مین سے فہمیدہ لوگ تھے اونکو ایسے لفظ کے استعمال
سے تحیر ہوا یہانتک کہ متوجہ ہو کر پوچھا کہ آپ کی کیا غرض ہے اسلیے کہ منافقین اور
فساق و فجار صحابہ اسکی لیاقت نہین رکھتے ہین کہ انکی اقتدا کیجاوے پس اُنکے متوجہ ہونیکے
بعد جناب سول خدا نے اپنی القاے غرض اصلی فرمایا کہ مراد میرے اصحاب سے وہ
اصحاب خاص ہین جو اکملین ہین سے ہین اور بحد عصمت پہونچے ہوے ہین اور وہ سواے
اہلبیت کے اور کوئی نہین ہے ایک فائدہ دوسرا فائدہ اسی کے ضمن مین بدلالت صریحی
عدم لیاقت دیگر اصحاب کے واسطے مقتدا ہونے کے ثابت ہوئی اس لیے کہ جب
تفسیر صحابہ باہلبیت کی تو اس سے بدلالت صریحی ظاہر ہوا کہ سواے اہلبیت کے صحابہ کو
اسکی لیاقت نہین ہے کہ مقتدی بناے جاوین ورنہ یہ تفسیر جائز نہوتی تو درحقیقت مرجع
اس عبارت کا طرف اسکے ہوا کہ اہلبیت کو اہلبیت مقتدا ہونگی ہے اور دیگر صحابہ کو خصوصًا
آپ کے ثلاثہ کو جنکے ایمان ہی مین کلام ہے اسکی اہلیت نہین ہے پس اگر پہلے ہی سے فرما دیتے
کہ اہلبیت قابل اقتدا ہین تو یہ فائدہ نہ حاصل ہوتا کہ غیر انکا قابل اقتدا نہین ہے تو جو امثال آپکے
بیمغز ہین وہ بھی سمجھتے کہ اہلبیت اور اصحاب دونو قابل اقتدا ہین وھو خلاف مقصود اللہ
و رسولہ الغرض آپ کو لیاقت اسکی نہین ہے کہ فصاحت و بلاغت کلام خدا اور رسول کے
لطائف کو سمجھے آپ ابو ہریرہ کی حدیث من اکل بصل العکة فقد حج المکة
کو جانیے گا **قولہ** مگر بلحاظ عالم ارواح کے اصحاب مین داخل ہین **اقول** صحابت عالم ارواح
گو بحسب حیثیت کے ہوگی لیکن بحسب تبعیت و اطاعت کاملہ کے قابل انکار نہین ہو سکتی اور
بجز نواصب و خوارج کے کوئی مسلمان اُسکا منکر نہین ہو سکتا اور عالم ارواح کا ذکر جو جو
آپ نے بہ تمسخر کیا ہے مگر صحابت عالم انوار اہلبیت اطہار کے لیے مخصوص ہے کہ کسی کو اخیار
و ابرار سے میسر نہوے چہ جائے بت پرستان شراب خوار اگر اس مین کسیکو شک ہو تو

عبقات الانوار کی مجلد حدیث نور کو ملاحظہ کرے تا ظلمات سیاہ قلبی سے نجات پاوے

قال المخاطب القمقام اهداه الله سبل السلام

تیسری دلیل جو عبارت من لم یغیر بعدہ کے اس حدیث کے آگے زیادہ لکھی ہو اُسنے اس تاویل کا دروازہ بند کر دیا اور لفظ اصحاب سے اہلبیت کے معنی لینے کو منع کر دیا اسلیے کہ حضرات نے تو یہ خیال کیا کہ اگر اور کچھ الفاظ اس حدیث کے آگے نہ بڑھاے جاوینگے اور فقط ہذا صحیح کہکر یہ حدیث ختم کر دیجاویگی تو سنیون کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی اور حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سنکر وہ جان آفت مین ڈال دینگے اسلیے یہ لفاظ امام صاحب کی طرفسے بڑھا دیے کہ مراد اصحاب سے وہ لوگ ہین جنہون نے کچھ تغیر و تبدیل دین مین نہین کی اور جو مرتد نہین ہوے اور جو دوزخ کیطرف نہ کھینچے جائینگے اور جن سے پیغمبر خدا بیزاری اپنی ظاہر نہ کرینگے پس ان الفاظ سے ہمارا نقصان تو کچھ ہنوا اسلیے کہ ہم بھی ایسے تغیر و تبدیل کرنیوالون کو اور مرتد ہوجانیوالون کو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اور خلفاء راشدین اور انصار و مہاجرین کو گو ہزار طرح امامیہ مرتدین مین شامل کرنا چاہین وہ شامل نہین ہوسکتے کہ اسکا بیان تفصیلی بحث ارتداد صحابہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی لیکن ان الفاظ سے ہمکو بہت ہی فائدہ ہوا اور حضرات امامیہ کی تاویل وتحریف کا حال اس سے کھلگیا اس لیے کہ اگر یہ الفاظ نہوتے تو خیر کسی نہ کسی طرح پر وہ اپنا دل خوش کر سکتے تھے اور اصحاب سے مراد اہلبیت لے سکتے تھے لیکن ان لفظون نے مجبور کر دیا کہ وہ کسی طور سے اصحاب سے اہلبیت مراد نہین لے سکتے اس لیے کہ اگر حدیث اصحابی کالنجوم مین مراد اصحاب سے اہلبیت ہون تو جو الفاظ من لم یغیر بعدہ کے آگے بیان کیے گئے ہین وہ بھی اُنکی شان مین وارد ہونگے تو معاذ اللہ معنی اُسکے مطابق قول شیعون کے یہ ہونگے کہ وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین جنہون نے دین مین تغیر و تبدیل نہین کی و نقل کفر کفر نباشد جو مرتد نہین ہوے پس کس منھ سے

اس حدیث کو شان مین اہلبیت کی کہین گے اور کس طرح اہلبیت نبوی پر تہمت تغیر و ارتداد کی لگاوینگے
غرضکہ ان الفاظ نے امامیہ کی تحریف کو ثابت کر دیا اور انکی تاویل کا دروازہ بند کر دیا
سبحان اللہ کیا قدرت خدا کی ہے کہ جن الفاظ سے ہمپر الزام دینا چاہتے تھے انسے خود ہی
ملزم ہوگئے اور جو عبارت ہمارے قائل کرنیکی لیے بڑھاتے تھے اس سے خود قائل ہوگئے
بیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * خمیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است

یقول المتمسّک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ کلام مختل النظام مبتنی او پر چند خطاؤن بلکہ کیّا دیون کی ہی ایک یہ کہ منقول عیون الاخبار کو حدیث قرار دیا ہی
حالانکہ وہ کلام سائل ہی نہ قول معصوم نہ قول راوی آری ہذا صحیح حدیث منقول بخبر احاد ہی کما اشرنا الیہ
دوسری یہ کہ ہذا صحیح متعلق بسوال اوّل سائل ہی وقد قلنا ہذا غیر صحیح عندنا کیون نہین جائز ہی کہ متعلق
بسوال ثانی ہو بلکہ ضروری ہی کہ ایسا ہو کما ستفصح چنانچہ بعد اسکی اسکی بحث لغو و لاطائل کرینگی اور وہین جواب
بھی سنینگی تیسری لم یغیر و لم یبدل متعلق بقول اوّل ہی ہی کیون نہین جائز ہی کہ جیسی ہذا صحیح متعلق بسوال
ثانی ہے لم یغیر و لم یبدل ہی متعلق اوسی سوال کے ہو بس یہ کہنا کہ بعد اسکے کہ قید
لم یغیر حدیث نجوم مین لگائی گئی اب تفسیر اوسکی باہلبیت نہین ہوسکتی ہے محض لغو
ہوا اس لیے کہ حدیث نجوم مین یہ قید لگائی ہی نہین گئی بلکہ ہذا صحیح مین لگائی گئی ہے
ہاں وہ متعلق بسوال ثانی ہی پھر حدیث نجوم کی تفسیر باہلبیت مین کیا نقص واقع ہوا اور چوتھے
بفرض تنزل بلکہ بتنزلات ہم کہتے ہین کہ بعد قید لم یغیر و لم یبدل کی اگر تفسیر باہلبیت کی تو اس مین
کیا قباحت ہی اسلیے کہ اصحاب غیر مبدلین لا بالفعل و لا بالقوہ بجز اہلبیت کے کوئی دنیا مین
نہین ہوسکتا آرے اگر قبل ان قیود کے تفسیر باہلبیت کرتے تو بظاہر آپکا اعتراض ہوسکتا
اگرچہ ممکن تھا کہ ہم کہین کہ مراد حضرت کی یہ ہوسکتی ہی کہ نجوم اہلبیت ہین کہ وہ مصداق لم یغیر و لم
یبدل ہین نہ غیر انکے کہ مصداق مغیرین و مبدلین ولو بالقوۃ ہین پس آل اسکا طرف صفت کاشفہ
کے ہوگا نہ طرف احترازیہ کے جیسے آپ ازواج مطہرات و طیبات کہتے ہین نہ باین معنی کہ

کی ازواج رسولؐ سے بعض کو منجسات و خبیثات بھی کہتے ہیں ہم کیونکر تقدم تفسیر علی التقیید کس
دلیل سے آپ نے ثابت کیا کہ جس سگان معاویہ اسقدر عوعو کرین اور کہین کہ بعض اہلبیت معاذ اللہ
متغیرین و متبدلین سے ہوگئے بلکہ ہم کہتے ہین کہ اصحاب بحجوم مین چونکہ یہ قیدین ملحوظ النظر جناب
رسولخدا تھین اسی سبب سے تفسیر باہلبیت کی اور اگر تم اپنی ہمغزی سے سمجھو کہ جس حدیث مین تفسیر باہلبیت
ہو اس مین ان قیود کا ذکر نہین ہے تو ہم کہینگے کہ جس مین ان قیود کا ذکر ہو اس مین تفسیر باہلبیت بھی نہین ہے
علاوہ اسکے گو ذکر قیود کا نہو مگر ملحوظ النظر جناب رسولؐ خدا تھین جیسے حدیث من قال لا الہ
الا اللہ دخل الجنۃ جس پر بیچارے ابوہریرہ کو خلیفہ ثانی نے وہ گھونسا مارا کہ چوتڑ
کے بل گرے کما ھو فی صحاح ستہ پس جس طرح سے قول امام رضا علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ یہ
حدیث بشروطہا ہے یہانتک کہ فرمایا و انا من شروطہا یعنی ہماری امامت کا اقرار بھی اسکے
شروط سے ہے اسیطرح سے ہم کہتے ہین کہ جناب رسولخدا کو مرکوز خاطر تفسیر باہلبیت بعد ان قیود کے
تھی در کاشف اسکا فرمانا امام رضا علیہ السلام کا ہے اسلیے کہ ہمارے عقیدہ مین ائمہ علیہم السلام
بجز قول جناب رسول خدا کے کچھ فرماتے ہی نہین تھے اور جب آنحضرت سے کسی نے پوچھا کہ آپکی راے
اس مسئلہ مین کیا ہے جواب مین فرمایا کہ ہمارے نزدیک راے کسی مسئلہ مین نہین ہے بلکہ جو کچھ ہم
کہتے ہین قول رسولؐ خدا سے کہتے ہین الحاصل نہین معلوم کہ آپ کے موچی صاحب نے یہ تفسیر
قبل التقیید کہان سے نکالی حمق من الہبنقہ اتنا بھی نہ سمجھا کہ اگر کوئی سنی ہی ہمسے پوچھے گا کہ یہ تفسیر
بعد التقیید کہتے ہین تم نے کیا جواب دینگے آپ کا کوئی قصور بجز حماقت اور غباوت کے نہین ہے
یہ سب کیا دیا اُسی اٹپاے کے کاریگر کی ہین جو ادھوڑی استر کو نری استر بناتے ہین
اور نری استر مین ترپ جھڑپ ٹاٹ باقی کی لاتے ہین اور بعد اس سب کے صفت کاشفہ کا
کون مانع ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے معصومین کو غیر معصومین سے جدا کرنیکے لیے
اصحابی اصحابی پڑھا ہے یہ کہ معصومین مین متبدلین و غیر متبدلین فرمایا ہے اور چونکہ سائل سنی المذہب
کل صحابہ کو عدول سمجھتا تھا حضرت نے اُسکے قول کو بدلیل اصحابی باطل کر دیا قولہ زیادہ لکھی ہے

اسنے اس تاویل کے دروازہ کو بند کردیا **اقول** دعوائے زیادتی بیدلیلی و تفسیر کو تاویل کہنا حماقت کی دلیل ہے اور بظاہر بند ہونا دروازہ کا عجب ہوتا جب اس حدیث میں قبل تقیید کے تفسیر باہلبیت ہوتی واذلیس فلیس **قولہ** بذا صحیح کہکر یہ حدیث ختم کردیجائے **اقول** یہ حدیث ہرگز ختم سنیوں کی کیونکہ بلکہ حدیث دعوائی اصحابی ختم کی گئی آپکے موجی صاحب نے محض بکذب و دروغ ہذا صحیح کے ترجمہ میں دونو حدیث کے صحیح ہونیکو ذکر کیا ہے **قولہ** سنیوں کی دار وگیر سے نجات نہ ملیگی **اقول** سنیوں کی جان خود دار وگیر حدیث نجوم میں پڑی ہے اگر صحیح کہتے ہیں تو حدیث اقتدوا بالذین باطل ہوتی ہے اور باقتدائے امثال علی و عباس کہ شیخین کو کاذبین غادرین خائنین آثمین جانتے تھے کما فی صحیح المسلم اور باقتدائے سعد عبادہ و اسامہ خلافت شیخین باطل ہوئی جاتی ہے اور جتنے علمائے محققین نے اس حدیث کو مکذوب و موضوع اور باطل و ردواہی کہا ہے وہ خود واہی ہوے جاتے ہیں اور اگر جھوٹی کہتے ہیں یا کوئی قید لگاتے ہیں تو عدالت کل صحابہ ہاتھ سے جاتی ہے اسیکو دار وگیر کہتے ہیں **قولہ** صحت مسلم الخ **اقول** تمہاری کتابوں سے تو صحت نہوئی اور ہماری کتابوں کی صحت تمہارے کسی کام نہ آویگی اسلیے کہ الزام فرع تحقیق ہے علاوہ اسکے تقیید و تفسیر سے اس میں ایک ایسی ہی میخ لگی ہوئی ہے کہ تمہارے اسفل سے اعلی تک فگار کردیتی ہے **قولہ** مراد اصحاب سے وہ لوگ ہیں **اقول** مکرر بیان ہوا کہ یہ مراد حدیث دعوائی اصحابی سے ہے نہ حدیث نجوم سے مگر بے حجت و دلیل زق زق بق بق کرنا کام تمہارا ہے اور اگر ہم فرض بھی کرلیں کہ ان حدیث نجوم ہی سے متعلق ہے تو ہم کہ سکتے ہیں کہ غرض امام کی الزام خصم ہے کیونکہ وہ کل صحابہ کو مصداق حدیث نجوم سمجھتا تھا حضرت نے اسکے مزعوم باطل کو بحدیث اصحابی باطل کردیا کہ پھر وہ سائل سنی کچھ نہ کہسکا دلیل سکی سنیت پر قول ان حضرت کا اس حدیث میں ہے لما یروونہ یعنی اہلسنت روایت کرتے ہیں پس چونکہ سائل سنی تھا لیاقت اسکی نہ رکھتا تھا کہ اسکے سامنے تفسیر باہلبیت کیجاوے **قولہ** کچھ نقصان نہوا **اقول** بہت بڑا نقصان ہوا اسلیے کہ

ثلاثہ آپ کے جنکا ارتداد ہمارے نزدیک اجلاے بدیہیات سے ہے وہ اس قید کی وجہ سے مصداق حدیث سے خارج ہوگئے **قولہ** خارج سمجھتے ہین **اقول** کہان خارج سمجھتی ہین اگر خارج ہی سمجھتی تو شیعون سے کیون مستدعی ہوتے کہ وہ دخول ثلثہ کرین اور کیون اس قید کو بار بار زائد و تحریف شیعہ کہتے ہان تم تو المکلین غیر مبدلین یعنی اہل بیت طاہرین کو البتہ خارج سمجھتے ہو اور مصداق یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھہم ماالیس فی قلوبھم مین داخل ہوتے ہو **قولہ** ہزار طرح پر شامل کرنا چاہین شامل نہین ہوسکتے **اقول** ہزار ہی طرح پر نہین بلکہ ہزارون طرح سے ارتداد ثلثہ ہم ثابت کرتے ہین چنانچہ ایک کتاب الفین ہی کہ اوس مین دو ہزار دلیلین اثبات خلافت بلافصل جناب امیر علیہ السلام کے مذکور ہین اور ہر ایک دلیل سے بمفاد الاشیاء تعرف باضدادہا ارتداد ثلاثہ ثابت ہوتا ہے اور آپ ایک طرح سے بھی نہین خارج کرسکتے اور اگر مثل جہالت ابوجہل کہ باوجود دیکھنے ہزارہا معجزات نبوی کے اپنی جہالت پر مصر رہا آپ کے امثال بھی نہ مانین تو اس مین ہمارا کیا ضرر ہے **بیت**

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۞ چشمہ آفتاب را چہ گناہ **قولہ** ارتداد صحابہ مین ہوگا **اقول** ابھی تو آپ کے شکم مبارک مین ہی ہم کہان سے ابولولو کو بلوائین کہ مافی البطون عمریون کے باہر وین جناب والا یہ جو ہر جگہ پر آپ فرماتے ہین کہ عدم ارتداد صحابۂ ثلثہ ہم بعد اسکے ثابت کرینگے حالانکہ نجوم مین داخل ہونا اُنکا موقوف اوپر عدم ارتداد کے ہی اور موقوف علیہ مقدم ہوتا ہے موقوف پر پس یہ کیا جہالت ہی کہ مقدم کو مؤخر کر کے اسقدر اوچھلتے ہین اور بے سر و پا بکتے ہین اور مٹکتے ہین اگر آپ عدم ارتداد صحابہ بلکہ ثلثہ ثابت کردیتے تو شاید نجوم مین کوئی پھر آپ سے اسقدر بحث بھی نکرتا بہر کیف اگر آگے کچھ لکھیگا تو جواب بھی سُن لیجیگا بالفعل تو آپ کی دلیل اقطع اور ابتر اور مثل بچھو کے دُم بریدہ تر رہی عقلا ایسے حوالات کو حیلہ و حوالہ سمجھتے ہین اور **بیت**

آدمی را بچشم حال نگر ۞ از خیال پری و دی بگذر۔ کہتے ہین **قولہ** بہت ہی فائدہ ہوا **اقول** کچھ بھی فائدہ نہین ہوا بلکہ بہت نقصان ہوا اسلیے کہ آپ نے تسلیم کرلیا کہ ہم تغیر و تبدل کرنیوالونکو اور مرتد ہوجانیوالونکو اس حدیث کے مصداق سے خارج سمجھتے ہین اس تسلیم سے آپکی

ایک نقصان یہ ہوا کہ جسکو آپ تحریف شیعہ کہتے تھے وہ تحریف نہ ٹھہری دوسرے آپ کے ثلاثہ مغیرین ومتبدلین سے نہ نکلے اسلیئے کہ آپ نے بیان دعوی فرمایا کہ خلفاے راشدین اور انصار ومہاجرین اس مین شامل نہین ہو سکتے اور اسپر کوئی دلیل ارشاد نفرمائی اور دعوائے بلا دلیل پیش عقلا مقبول نہین ہان جان بچانیکے واسطے ایک وعدہ آپ نے کیا ہے کہ ہم اسکو بحث ارتداد صحابہ مین لکھینگے ولعل ھذا وعد مکذوب اور بالفرض اگر ملک الموت نے مہلت دی اور شیطان نے اعانت بھی کی تو جو کچھ جھک مارئیے گا آگے چلکر دیکھا جائیگا اور آگے چلکر فائدہ ہو یا نہو بالفعل تو آپ کی جان نہین بچی پس نہین معلوم کہ کونسا فائدہ ہوا اسلیئے کہ جسکو آپ تحریف کہتے تھے وہ تحریف نہین ٹھہری بلکہ وہ معنی مقبولہ آپ کے ٹھہر گئے اور جنکو آپ مغیرین ومتبدلین سے نکالنا چاہتے تھے وہ ابھی تک داخل ہی ہین آئندہ کا خدا مالک تیسرے دعوای عدالت کل صحابہ خاک مین ملگیا یہ نقصان ہوا یا فائدہ ہوا **قولہ** مجبور کر دیا **اقول** ہرگز نہین مجبور کیا بلکہ آپکے موچی صاحب کو اور آپکو عقل وشعور سے دور کیا ہے کہ ملا یہ مدعی قبلیت تفسیر از تقئید ہوئی اور ہم تفسیر بعد التقئید کرکے آیکا اور موچی صاحب کا منہ چھاپا چکے اور لحیۂ نعلی کو جلا چکے اور الیۂ عمری کو پارہ پارہ کر چکے **قولہ** وہ بھی انکی شان مین ہوگی **اقول** ہرگز انکی شان مین نہین ہے بلکہ مخالف کی شان مین ہے لتقدم التقئید علے التفسیر وعلی التنزل صفت کاشفہ ہے نہ احترازیہ کما مر **قولہ** وہی اہلبیت مثل ستارون کے ہین **اقول** یہ سب بناے فاسد علے الفاسد ہے جیساکہ سابق مین ہمنے کہا کہ یہ متعلق بدعوای اصحابی ہے نہ بحدیث نجوم وعلی التنزل مطلب امام کا یہ ہے کہ جو اصحاب نجوم ہدایت ہین وہ وہی لوگ ہین جو مغیرین اور متبدلین سے نہین ہین لا بالقوۃ ولا بالفعل اور وہ اہلبیت ہین یہ معنی تمنے کس لفظ سے نکالے کہ اہلبیت مین مغیرین اور متبدلین ہین یہ تمنے نقل کفر نہین کیا ہے بلکہ عین کفر کیا ہے جو ایسے معنی ٹھہرائے ہین اور بکذب وافترا شیعون کی طرف نسبت کی ہے شیعون نے کہان تعبیر با اہلبیت کرکے یہ قیدین لگائی ہین بلکہ یہ قیود انکو موجب تفسیر با اہلبیت ہوئی ہین اور یہ تفسیر اپنے

دل سے نہین گڑھی ہی بلکہ اُنکے ثقات رواۃ نے اسی حدیث مین جناب رسولخدا سے نقل کی ہی پس اگر اس حدیث مین نہوتے تب بھی موداے احادیث دیگر مثل حدیث سفینہ و حدیث تمسک وغیرہا بھی تفسیر کرتے چہ جاے اینکہ خود اسی حدیث نجوم مین مذکور ہی کما سیجی عن قریب انشاء اللہ

قولہ امامیہ کی تحریف کو ثابت کر دیا **اقول** امامیہ کی تحریف تو ثابت نہوئی اسلیے کہ تم خود اسکی مقر ہوگئے مگر تمہاری تحریف معنی حدیث مین اور ریکبادی و مکاری الزام دینا شیعون کو بخوبی ثابت ہوگیا اور علاوہ اسکے یہ بھی تمہاری اقرار سے ثابت ہوگیا کہ اہلبیت مورد حدیث نہین ہین اور وہ نہ نجوم اہتدا ہین اور نہ قابل اقتدا بلکہ جو کچھ ہین صحابہ ہین بلکہ ثلثہ ہین پس تم حدیث سفینہ اور حدیث تمسک کے منکر ہوے اور کیونکر نہ منکر ہو کہ تمہارے خلیفہ ثانی حسبنا کتاب اللہ کہکر تمسک باہلبیت کے منکر ہوگئے تھے لیکن حضرت عمر کے بیان سے تو تمسک باصحاب بھی باطل ہوا جاتا ہی آپ کے قیل وقال نے ہماری ذہن پر اسوقت یہ بات حالی کی کہ حضرت عمر بھی منکر حدیث نجوم کے ہونگے ورنہ حسبنا کتاب اللہ کیون فرماتے اہلبیت عدو شود سبب خیر گر خدا خواہم خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

قال المخاطب المقام ھدا الا اللہ سبل السلام

جب علمائی امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا اور اس حدیث مین اصحاب کی لفظ سے اہلبیت کے معنی نہین بنتے تب مجبور ہوکر حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت سے انکار کیا اور اُسکی عدم صحت کا دعوی کرکے اپنا پیچھا چھوڑانا چاہا مگر ہزار شکر اسپر ہی کہ الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا اور اس عبارت کو جو اوپر ہمنے نقل کی ہی نہین جھٹلایا بلکہ صرف تاویل اور تحریف معنوی کو کام فرمایا ہی اور فقط شبہات اور احتمالات سے اسکی صحت سے انکار کیا ہی چنانچہ صاحب استقصاء الافحام نے جواب مین منتہی الکلام کے لکھا ہی کہ اس روایت سے ثابت ہوتا ہی کہ دو حدیثون کی نسبت سائل نے سوال کیا ایک حدیث اصحابی کالنجوم کی نسبت دوسرے

حدیث دخوالی کی نسبت اور امام موسی رضا علیہ السلام نے ہذا صحیح اسکی جواب مین فرمایا پس یہ جواب
صرف حدیث اخیر کی نسبت ہی نہ حدیث اول کی نسبت کما قال از ملاحظہ این حدیث شریف ظاہر است
کہ آنچہ مخاطب در ترجمہ آن گفتہ کہ امام رضا علیہ السلام حکم بصحت این ہر دو حدیث نمود غیر صحیح است
زیرا کہ ہرگز تصریح بصحت ہر دو حدیث درین روایت صراحۃً کہ مدلول کلام او ست مذکور نیست
بلکہ لفظ ہذا صحیح مذکور است و جائز است کہ آن متعلق بہ ہر دو حدیث نباشد بلکہ محتمل است کہ گو سائل
در سوال از دو حدیث استفسار کردہ بود مگر آن جناب در جواب یکے ازان کہ حدیث اخیر است
بیان فرمودہ ہس جواب باصواب مین تین خطائین ہین اول خود مجیب اس جواب کو یقیناً بیان نہین
فرماتا اور جائز است اور محتمل است بجاے واجب است و یقین است کے استعمال کرتا ہی اور
احتمال اور شک سے اس حدیث کے جسکی صحت مین بقول امام کچھ شک نہین تکذیب فرماتا ہی
دوسرے یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہے اسلیے کہ جب سائل نے دو حدیثون کی
نسبت استفسار کیا اور امام نے ہذا صحیح کہکر جواب دیا تو یقیناً یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت امام نے
سائل کے قول کی تصدیق کی اور اسکا قول دو حدیثون کی نسبت تھا اس سے دونون حدیثو نکی
صحت ثابت ہوئی رہا یہ احتمال کہ اگر امام دونو حدیثون کی صحت تسلیم کرتے تو ہذان صحیحان
فرماتے یہ قابل لحاظ کے نہین ہی اس لیے کہ مقصود سائل کا واحد تھا یعنی قول بہ نسبت صحیح
ہی کے تو حرف اشارہ واحد کا مقصود واحد کے نسبت استعمال کرنا خلاف محاورہ نہین
ہی تیسرے سائل نے دو حدیثون کی نسبت استفسار کیا اور امام نے فقط ہذا صحیح فرمایا
پس اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ یہ جواب دوسری ہی حدیث کی نسبت ہی تو پہلی حدیث کا جواب
کیا ہی کیا یہ کسی کے خیال مین آتا ہی کہ سائل دو حدیثون کی نسبت سوال کرے اور امام ایک
حدیث کے نسبت جواب دین اور دوسری کی نسبت لا و نعم کچھ نہ فرماوین اور اسکی صحت اور
عدم صحت کی نسبت کچھ بھی زبان مبارک سے ارشاد نہ کرین اور ایک مجمل لفظ کہکر سائل کو حیرت مین
ڈالین شاید حضرت امامیہ یہ جواب دین کہ ائمہ کی شان یہی ہی کہ کسیکو کبھی جواب صاف نہ دین اور تقیہ کو

کسی حالت مین نہ چھوڑین اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ نہ ارشاد فرماوین خدا کے واسطے ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ جس سائل نے امام سے سوال نسبت دو حدیثون کے کیا تھا جب اُسکے جواب مین امام نے ہذا صحیح فرمایا تو وہ کیا سمجھا ہوگا دونو حدیثون کی نسبت یا ایک ہی کی نسبت اگر وہ ایک ہی حدیث کی نسبت سمجھا تو ضرور دوسری حدیث کی نسبت مکرر استفسار کرتا اور اگر وہ دونو حدیثونکی نسبت سمجھا تو یا امام کے ان لفظون کا بھی مطلب ہوگا یا معاذ اللہ امام نے اُسکو جان بوجھ کر مجمل لفظ لکھکر دھوکھ مین ڈالا ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

لڑکپن مین بعض کتب حکمیہ مین ہمنے پڑھا تھا کہ عدالت وسط ہی مین الافراط والتفریط جیسے درمیان فجور اور جمود کے عفت ہی اور درمیان جبن اور تہور کے شجاعت ہی اور درمیان بلاہت وجربزہ کے حکمت ہی تو مضمون جربزہ خیال مین نہ آتا تھا لیکن جب امثال حضرت مخاطب کے کلام کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دنیا مین ایسی حدت ذہن والے لوگ بھی ہین کہ جنکا ذہن کسی بات پر قرار نہین لیتا اور ہر دم مثل بوزینہ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اُچکتے کودتے ہین ابتدا ءً یہ فرمایا کہ کل امامیہ کو صحت حدیث نجوم کا زبان امام رضا علیہ السلام سے اقرار ہی اب یہ کس مُنھ سے نکلتا ہو کہ صاحب استقصا نے انکار کیا ہی پھر فرمایا تھا کہ جب تلک سنیون نے کتب شیعہ سے یہ حدیث نہ دکھلائی تب تلک امثال علامہ شوستری نے کیا شور وغُل اسکی تکذیب کا مچایا اِس سے ثابت ہوا کہ بعد اِسکے علماء امامیہ نے اقرار کرلیا کاش ایک عالم کا بھی نام تبلایا ہوتا کہ جسنے اقرار اسکی صحت کا کیا ہو تو اب پھر فرماتے ہین کہ جب علماء امامیہ نے دیکھا کہ یہ دعوی بھی ثابت نہین ہوتا تب اسکی صحت کا انکار کیا حضرت سلامت شیعہ جسکا ہمیشہ سے آجتک انکار کرتے ہین وہ وہی تمہاری حدیث نجوم ہی کہ جسکا تمہارے کُل علماء محققین وناقدین نے انکار کیا ہی اور موضوع اور باطل اور مکذوب اور واہی کہا ہی اور اُسمین

کہین مقتدی اور مقتدا اکا پتا نہین لگتا ہو غرابی حدیث کا جو مفسر اہلبیت ہو اسکا شیعہ کیون انکار
کرینگے اور اگر انکار کرے تو اپنی کتابون مین کیون مندرج کرتے اور انکے مذہب کے لیے
تو نہایت مفید ہو کہ اہلبیت کو قابل اقتدا بناتے ہے اور امثال ثلثہ کو کنارے جہنم کی لیجاتی ہی شیعہ
اسکا انکار کیون کرین اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ شکر ہے کہ الفاظ حدیث سے انکار نہین کیا
بلکہ تحریف معنوی کی سبحان اللہ کیا عقل ہو ہم نہین سمجھے ہین کہ آپ کیا فرماتے ہین ہم تو اسکو
نہ لفظاً نہ معنی کبھی حدیث کہتے ہی نہین بلکہ قول سائل کہتے ہین ہان ہذا صحیح کو البتہ حدیث کہتے
ہین اور اسکو متعلق بقول ثانی کرتے ہین پس قول اول کو حدیث لفظاً کہتے ہین اور نہ معنی کہتے ہین
مختصر بیان اسکا یہ ہی کہ امام جعفر علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہین اس قول کی بارہ مین
اور اس قول کی بارہ مین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ صحیح ہو بدین قیود و شروط حضرت مخاطب کے موچی صاحب نے
بلکہ نت دروغ ہذا صحیح کا ترجمہ کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دونو حدیثین صحیح ہین جناب صاحب تحفہ اسپر مواخذہ
کرتے ہین کہ کسی لفظ کا ترجمہ یہ نہین ہی کہ دونو حدیثین صحیح ہین بلکہ ترجمہ ہذا صحیح کا یہ ہی کہ یہ صحیح ہی پس یہ ہوسکتا
ہی کہ مراد امام کی تصحیح قول ثانی ہو بان قیود و شروط پس صحت قول اول تمہنی کہان سے ثابت کی اور بعد
اسکی فرمایا ہی کہ بلکہ ہم کہتے ہین کہ ضرور ہی کہ اسکو ہم متعلق بقول ثانی کرین اور اسپر دلیل قائم کی ہی ہماری
حضرت مخاطب کچھ بات تو سمجھتے نہین اور کہتے ہین کہ اسکی صحت تو یقینی ہی نہین معلوم کیونکر یقینی ہوگئی کوئی ٹوٹی
پھوٹی بھی دلیل اسکی صحت پر قائم نہین کرکے زبردستی غل مچاتی ہین کہ صحیح ہی صحیح ہی ہم کہتے ہین غلط ہے
غلط ہی مناسب مقام یہ معلوم ہوتا ہی کہ دیندارون کی تفہیم کی لیے ہم یہان ایک مثال
بیان کرین اور اگر جہالت شعار لوگ مثل ابوجہل اور ابولہب کے نہ سمجھین تو نہ سمجھین مثال اسکی یہ
ہی کہ ایک شخص ایک طبیب حاذق کے پاس جاوے اور کہے کہ کیا فرماتے ہین آپ اس
بارہ مین کہ زید مدقوق و مسلول ہو اور عمر محمود مطحول ہی طبیب جواب مین کہے کہ یہ اچھا
ہو جائیگا بشرطیکہ دوا اور پرہیز کرے عقلا تو یہی سمجھینگے کہ طبیب نے بہ نسبت عمر کے
بیان کیا ہو مگر امثال مخاطب اور حیدر فاسد انکے اس مقام پر کہینگے کہ نہین طبیب نے دونو کا

حال بیان کیا ہی یا مطلق مریض کا حال بیان کیا ہی پس اگر ایسے لوگون کے جواب مین کوئی شخص کہے
کہ یہ تم کیونکر کہتے ہو سلیے کہ جائز ہی کہ طبیب نے آخر والی کا حال بیان کیا ہو پھر دونو کا حال کہانسے نکلا
تو اُسکے جواب مین امثال مخاطب فرمائین کہ تمہارے احتمالی سخن سے یقینی بات کہ اچھا ہوجانا زید کا
ہی رفع نہین ہوسکتا اور اگر پوچھنے والا قول طبیب کو عمر ہی کے بارہ مین سمجھتا تو پھر طبیب سے
کیون نہ پوچھتا کہ آپ نے تو عمر کا حال بیان کیا پھر زید کا کیا حال ہی اور اگر وہ دونو کا حال سمجھا
تو طبیب نے اُسکو گمراہی مین ڈالا اور حقیقت یہ ہی کہ طبیب نے کسیکو گمراہی مین نہین ڈالا مگر امثال
مخاطب کی بدعقلی نے اُنکو گمراہی مین ڈالا ہے وتلک الامثال نضربھا
لقوم یعقلون وان لم یعقلھا السفھاء الحمقاء الجاھلون و
سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون **قولہ** اِس جواب باصواب
مین مین خطائین ہین **اقول** جواب حقیقت مین بہت باصواب ہی اور آپکی خطائین محض ناصواب اگر آپکو
ہم عاقل ور دانا جانتے تو اس مقام پر ہمکو بہت غصہ آتا لیکن چونکہ آپ کو جاہل ور دیوانہ سمجھتے ہین
اس لیے ہمکو بہت ہنسی آتی ہی صاحب استقصا تو یقین صحت حدیث کو بابداع احتمال غیر صحت باطل
کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال ہمارے حضرت مخاطب فرماتے ہین
کہ امر محتمل سی امر یقینی نہین باطل ہوتا آخر یہ نہین سمجھتے کہ احتمال عدم صحت متیقن صحت کو باطل کرتا ہی بہر صحت امر یقینی
کہانسی ٹھرا جو آپ فرماتے ہین کہ امر یقینی احتمال سی نہین باطل ہوتا آجتک کسی صاحب عقل نی خواہ مسلم ہو خواہ
کافر خواہ ملحد ہو خواہ دہری قضیہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کو باطل نہین
سمجھا مگر ہمارے حضرت مخاطب ایسے جاہل ہین کہ ایسی بدیہیات کا انکار کرتے ہین اور جو کچھ
منھ مین آتا ہی مثل دیوانون کے بکتے ہین ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ کیونکر کچھ سفہا ان حضرت کو عقلا
مین سے گنتے ہین لیکن اگر ایسا ہو تو خدا اپنے گدھون کو مونھ بھوگ کیونکر کھلاے **قولہ** اس
جواب کو یقینا بیان نہین فرمایا **اقول** مجیب اپنے جواب کو یقینا بیان فرماتے ہین چنانچہ متصل
اسی قول کی جسکو آپ نے نقل کیا ہی فرماتے ہین حدیث بلا شبہ احتمال بدارد کہ جواب آنحضرت متعلق

بمحض حدیث ثانی باشد نہی آپ نے اس عبارت کو جو یقینیت جواب پر دلالت رکھتی ہی مضر اپنے
مطلوب کا سمجھکر بخیانت نقل نہ کیا اس لیے کہ ظاہر ہی کہ احتمال یقینی ہونے سے جواب یقینی ہو جائیگا پھر
آپ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ جواب یقینی نہین ہی بلکہ مشکوک ہی اور یہ احتمال یقینی بشبہہ صحت حدیث کو
باطل کرتا ہی پھر کیونکر آپ فرماتے ہین کہ صحت حدیث یقینی ہی خلاصہ کلام اس مقام پر یہ ہی کہ موجی
صاحب مدعی دعوی صحت حدیث نجوم کا کرتے ہین دلیل اُس پر یہ لاتے ہین کہ حدیث نجوم کو امام
رضا علیہ السلام نے صحیح کہا ہی اور جسکو امام رضا علیہ السلام صحیح کہین وہ صحیح ہی نتیجہ حدیث نجوم صحیح ہے
صاحب استقصا مانع ہین اور منع کرتے ہین صغرای دلیل کو اور چونکہ منع ایک مقدمہ خاص کی ہی
سند منع کی ضرورت نہین ہی مدعی کو چاہیے کہ اپنی صغری کو ثابت کرے لیکن صاحب استقصا نے
منع صغری پر تبرعاً و احساناً ایک سند بھی بیان کی کہ قول امام رضا علیہ السلام مین لفظ صحیح متعلق
بقول ثانی ہی نہ بقول اول اور جب اسکا احتمال ہوا تو تمہارا صغری باطل ہوا پھر فرمایا کہ
ہر چند ابطال استدلال کے لیے بھی احتمال کافی ہی لانہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
لیکن ہم اسپر ترقی کرکے اس احتمال کو حتماً و جزماً ثابت کرتے ہین اور بعد اقامت برہان
کے فرماتے ہین کہ بالبداہتہ قطعاً ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام بہر دو حدیث متعلق
نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوا الی آخرہ بیان فرمودہ الی اخر ما قال پس تعجب ہے کہ
ہمارے مخاطب خوش فہم کیونکر فرماتے ہین کہ واجب است و یقین است نہین بیان کیا جسکو
انسان کہے کہ قطعاً ثابت شد اُسکو کیونکر کوئی کہہ سکتا ہی کہ یقیناً نہین بیان کیا **قولہ** تیسرے
یہ احتمال بھی فقط احتمال ہی احتمال ہی **اقول** اس فقرۂ مہملہ کے معنی نہین سمجھ مین آتے کہ مراد
اِس سے آپ کی کیا ہی اگر یہ مراد ہی کہ یہ احتمال ضعیف ہی تو یہ اول بحث ہی ضعف و قوت کا کیا ذکر
ہی صاحب استقصا نے دلیل دیر قطعیت اس احتمال کے قائم کی ہی ہر چند احتمال ضعیف بھی
واسطے بطلان قطعیت دلیل کے کافی ہی کما مر چہ جائے اسکی کہ احتمال قطعی ہو **قولہ** سائل
کے قول کی تصدیق کی **اقول** قول سائل تو فقط سوال تھا دو قولون سے پیغمبر کے پس اگر حضرت

نے تصدیق قول سائل کی تو تصدیق سوال کی اور تصدیق سوال کے معنی یہ ہین کہ سوال بیجا
نہین ہی گو جس چیز سے سوال کیا ہی وہ بیجا ہو یہ کیا آپ بھولگئے ہین یہ کیون نہین کہتے ہین کہ سائل
نے دو قولون سے سوال کیا ہم دو نو قولونکو ایک قول کیے دیتے ہین تو ہم کہینگے کہ نہایت
دانشمندی آپکی ہی کہ جو عبارت حدیث آپ نے نقل کی ہی اُس مین صاف ہی کہ
عن قول النبی وعن قوله فلان تثنیت کی صاف صراحت ہی اور یہ تثنیت فقط لفظاً نہین ہی
بلکہ معنی بھی ہی پس دو قول کوکہ نہ متحد اللفظ ہون نہ متحد المعنی ایک کہنا یہ آپ ہی کا کام ہی اور جب
دو قول ٹھہرے تو پھر ہذا کہ واحد کیلیے ہی دو مشار الیہ سے کیونکر متعلق ہو سکتا ہی اگر
حضرت کو دونو کی تصدیق منظور ہوتی تو ہذان صحیحان فرماتے قوله نسبت مدح صحابہ کے
اقول ہرگز سوال سائل مدح و ذم صحابہ سے نہ تھا بلکہ دو حدیثون کی صحت کو پوچھا تھا حضرت
نے ایک کو فرمایا کہ صحیح ہی اور اگر دونو کی صحت بیان کرنی منظور ہوتی تو ضرور ہذان صحیحان فرماتے
اور جب نہ فرمایا تو کس دلیل سے ثابت ہوا کہ مراد حضرت کی تصحیح قول بمدح ہی نہ تصحیح احد الحدیثین
حالانکہ قول بمدح کا بیان کہین ذکر نہین اور اگر ہم اسکو مسلم بھی کر لین تو ہمارا کوئی ضرر نہین ہی
بلکہ آپکا ضرر دو چند ہوا جاتا ہی اسلیے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول بمدح کی
تصحیح کی نہ دونو حدیثون کی پس آپکی عنایت سے ایک نہ شد تو تھا ہی اب ہر دو نشد
ہو جائیگا علاوہ اسکے قول بمدح بھی ایک قول نہین ہی بلکہ باعتبار دو مدحون کے دو قول ہین
پس تاویل بقول مدح سے کچھ فائدہ نہوا اور اگر فرمائیے کہ مطلق مدح مراد ہی تو علاوہ اس کے
کہ صحت دونو حدیثون کی ہاتھ سے جاتی ہی وجود مطلق نہین ہی مگر امر ذہنی اور امور ذہنیہ محسوسات
سے نہین ہین پھر مشار الیہ ہذا کیونکر ہو سکتے ہین یون باتین جو چاہے بنائیے مگر ہین خود خدا
انصاف کیجیے کہ ہذا موضوع ہی واسطے مشار الیہ واحد محسوس معین کے اور اس مین کچھ
شک نہین کہ جب لفظ اپنے معنی موضوع لہ مین مستعمل نہوگی تو مجاز ہوگی اور قول بمدح
صحابہ اس مقام پر صراحۃً مذکور نہین ہی گو اسکے مضمون سے ذہن مین لازم آجاتا ہو پس موجود

مصرح کو چھوڑ کر غیر موجود کو مرجع ہذا کا ٹھہرانا گو بضرورت ممکن ہو لیکن یہ معنی مجازی اور تاویلی کہے جائینگے پس کون ضرورت داعی ہو کہ معنی حقیقی کو چھوڑ کر آپ یہ معنی مجازی تاویلی بیان مراد لیتے ہین اور ہذان صحیحان کی جگہ پر ما ریپٹ کر ہذا صحیح کو بمعنی مجازی قائم کرتے ہین حالانکہ کوئی قرینہ صارفہ عن الظاہر موجود نہین ہو پس قطع نظر اسکے کہ شیعہ ایسی تاویلون کو مسلم نہ کرینگے یہ تو فرمائیے کہ ہذان صحیحان مین کیا نقص تھا جو اسکی جگہ پہ ہذا صحیح کہا گیا اور اس تاویل کی کونسی ضرورت داعی ہو اور اگر فرمائیے کہ ہمکو ضرورت اسکی داعی ہو کہ شیعون کو ہرا دینا اور ثلثہ کو مقتدا بنا دینا اس پر موقوف ہی تو دنیا مین ایسی باتین بنانا کچھ دشوار نہین ہو مشکل یہی ہو کہ جب مالک روز جزا پوچھیگا کہ ایہا الشقی ماحملک علی ہذا التاویل تو کیا جواب دیجیگا بجز اسکے کہ ملائکہ سے پوچھے کہ ہل الی مردّ من سبیل **قولہ** تو پہلی حدیث کا کیا جواب ہو **اقول** سائل نے حضرت کا مطلب سمجھا اور اپنے سوال کا جواب پایا آپ کی سمجھ مین آوی یا نہ آوی آپ جب ہذا و ہذان مین فرق نہین سمجھتے اور دو قول کو ایک قول کہتے ہین تو آپ کیا سمجھینگا لیکن ہم اپنی بزرخفش کو سمجھائے دیتے ہین پس جانیے کہ سوال سائل متضمن تھا اور پر دو قول کی ایک قول بطور اسکے بیان کے صحیح نہ تھا اور ایک قول صحیح تھا حضرت نے جب قول آخر کو فرما دیا کہ یہ صحیح ہو تو اسی سے نکلا کہ وہ صحیح نہین ہو اور جواب اسکا ہو گیا تو پھر ضرورت سوال و جواب کی باقی نہ رہی ہم آپ کو ایسی مثال دین کہ آپ خوب سمجھ لیجیے اور پھر کلام نہ کیجیے مثلاً بازار مین آپ جائیے اور جوتے والے سے کہیے کہ ہمکو جوتے دکھلائے اور وہ دو جوڑے جوتے آپ کے قابل پیش کرے آپ ایک کو اس مین سے کہیے کہ یہ اچھا ہے تو وہ بمجرد آپ کے اس کہنے کے دوسرا جوتہ اٹھا لیگا اور پھر آپ سے نہ پوچھیگا کہ دوسرے جوتے کی نسبت آپ نے کچھ نہ فرمایا جناب من ایسی باتین تو دن رات کے معاملات مین جاری اور ساری ہین لیکن تعصب اور کج فہمی مرض لاعلاج ہو **قولہ** لاؤ نعم کچھ نہ فرمائین **اقول** اگر کسی وجہ سے مقام مقتضی عدم جواب ہو تو جواب نہ دینے مین کیا قباحت ہو دیکھیے حدیث صحیح مسلم

قال سئل سلمة بن یزید الجعفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فقال یا نبی اللہ
ارایت ان قامت علینا امراء یسئلونا حقھم ویمنعونا حقنا فما تامرنا فاعرض
عنہ ثم سئلہ فاعرض عنہ یعنی جناب رسول خداؐ سے ایک بات کرر پوچھی اور حضرت
نے ہر دفعہ جواب سے اعراض کیا پس جب نبی بمصلحہ جواب نہ دین فالوصی اولی قولہ
اور ایک مجمل لفظ لکہکر سائل کو حیرت مین ڈالین اقول نہ توآنحضرت نے مجمل لفظ کہا اور نہ سائل
حیرت مین پڑا اسلیئے کہ حضرت نے صاف صاف فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہو اور سائل سمجھگیا کہ وہ غلط
ہو اسی باعث سے پھر سوال بھی نہین کیا اگر مثل آپ کے نافہم ہوتا تو ضرور پوچھتا لیکن اگر آپ کی
تسکین اس پر نہین ہوتی اور خواہی نخواہی آپ کو اس پر اصرار ہو کہ ایک حدیث کا جواب نہین ہوتو
ہم اگر آپ کی خاطر سے اسکو مان بھی لین تو کوئی قباحت اس مین لازم نہین آتی اسلیئے کہ ممکن ہو کہ
کسی وقت مین کسی مصلحت سے جواب مطابق سوال نہ دیا جاے بلکہ جواب سوال سے اعراض کیا
جائے اور جب جناب رسول خداؐ نے بمصلحۃ ایسا کیا ہو تو اگر امام نے بھی ایسا کیا ہو تو کیا قباحت
ہو اگر آپ کو باور نہو تو سنیئے ابن ملقن نے توضیح شرح بخاری مین ایک حدیث کی شرح مین
لکھا ہو کہ جسکا خلاصہ یہ ہو کہ ایک مرد نے جناب ختمی مآب سے پوچھا کہ متی الساعۃ یعنی کب ہے
روز قیامت حضرت نے اُسکے جواب مین ارشاد فرمایا ما اعددت لھا یعنی تم نے اسکا ساز
وسامان نہین کیا ہو وفیہ دلیل علی جواز تنکب العالم بالفتیا عن نفس
ما سئل عنہ اذا کانت المسألۃ لا تعرف او کانت مما لاحاجۃ لھا بالناس
الی معرفتھا او کانت مما تخشی منھا الفتنۃ وسوء التاویل انتھی
یعنی اس سوال ورجواب مین دلیل ہو اوپر اس بات کے کہ جائز ہے واسطے عالم کے کہ اعراض
کرے فتوی سے نفس مسئلہ کے جسوقت کہ مسئلہ قابل جواب نہو یا ایسی بات ہو کہ آدمیون کو
اُسکے جاننے کی حاجت نہو یا اُسکے جواب سے خوف فتنہ وفساد وسوء تاویل ہو اور اسی
قبیل سے ہو اعراض کرنا حضرت موسیٰؑ کا جواب فرعون سے جب اُسنے سوال کیا ما ماہیت

خداوند عزوجل سے اور کہا کہ وما رب العالمین یہانتک کہ جب اوسنے جواب مطابق
سوال نہ پایا تو کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون اور اسی قبیل سے
ہے یسئلونک عن الاھلہ قل ھی مواقیت للناس اور اسی قبیل سے ہے
یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اور امثال اسکی کلام خداؐ
رسولؐ مین بہت ہین پس اگر امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث کا جواب دیا اور ایک کا
لمصلحۃٍ نہ دیا تو کیا قباحت ہے آپ کے مفتیون نے تو ہر مفتی کیواسطے یہ امر جائز رکھا ہے **قولہ**
شاید حضرات امامیہ یہ جواب دین کہ ائمہ کی شان ہی ہے **اقول** امامیہ نے نہ کبھی یہ جواب دیا ہے
نہ دینگے یہ سوءظن نسبت ائمہ علیہم السلام کی رکھنے والے وہی لوگ ہین جو ایسے احتمالات بے
سروپا اپنے دل سے گڑھتے ہین ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار امامیہ تو ائمہ کو حجت خدا سمجھتے ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کہین کہ ائمہ علیہم السلام کبھی کسی کو
جواب صاف نہین دیتے بلکہ شیعون کا یہ عقیدہ ہے کہ جو جواب ائمہ دیتے ہین وہ ایسا دیتے
ہین کہ سائل کو پھر حاجت بسوال نہین رہتی گو ایسے کودن جو کالاہ اور آبا کو نہ سمجھین نہ سمجھین **قولہ**
اور ہمیشہ گول بات کے سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرما دین **اقول** علم فصاحت و بلاغت
مین ثابت ہوا ہے کہ کلام مطابق مقتضائے مقام ہونا عین بلاغت ہے پس جس مقام پر کہ
مقام مقتضی ہوگا گول بات کہنے کا واجب ہے بلغا کے لیے کہ گول بات کہین اور جو مقام مقتضی
صاف بات کہنے کا ہوگا وہان ضرور ہے کہ صاف بات کہین پس آپکا یہ کہنا کہ ہمیشہ گول بات کے
سوا زبان سے کچھ ارشاد نفرما دین یہ محض جھوٹھ و دعوائے بلا دلیل ہے اور ظن غالب ہے کہ اہلسنت
آپکو ایسی دعاوی کا ذبہ مین بسبب تو مذہبی کے معذور فرما دین اور اگر اس لحاظ کو پیش نظر نہ رکھینگے
تو اپنی احادیث صحیحہ کا کہ جس مین صاف صاف مبہم اور مجمل اور گول بات کہنا جناب رسولخداؐ
کا بروقت اسکے مصرح ہے کیا جواب دینگے چنانچہ اکابر و اعاظم اہلسنت نے کہا ہے کہ جب کوئی
اعرابی جناب رسولخداؐ سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت جواب صاف دینمین بہ توقع فتنہ و

فساد اور سائل کے مضطرب الایمان ہوجانے سے ڈرتے تھے تو جواب بطور توریہ وایہام کے دیتے تھے چنانچہ حدیث ابن ملقن اسی قبیل سے گزر چکی ہو اور جلال الدین سیوطی نے رسالہ فوائد کامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ مین لکھا ہر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سألہ اعرابی وخاف من افصاح الجواب الفتنۃ واضطراب قلبہ اجابہ بجواب فیہ توریۃ وایہام کالحدیث الذی اخرجہ البخاری انہ سئلہ رجل عن الساعۃ فنظر الی احدث القوم سنا فقال ان یستنفذ ھذا عمرہ لم یمت حتی تقوم الساعۃ قال العلماء کان الاعراب یسئلونہ کثیرا عن الساعۃ فخشی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ لھم لا اعلمھا فتنتھم وشکھم فی نبوتہ فاجابہ بجواب فیہ توریۃ وایہام ومرادہ ان بلغ الغلام اقصی العمر لم یمت حتی یقوم علی الحاضرین ساعتھم بان یموتوا کلھم وقیام ساعۃ کل احد موتہ محصل اسکا یہ ہر کہ جسوقت کوئی اعرابی حضرت سے سوال کرتا تھا اور وہ حضرت بخوف فتنہ واضطراب قلب اُسکی جواب صاف نہ دے سکتے تھے تو جواب بتوریہ وایہام دیتے تھے چنانچہ بخاری نے یہ حدیث لکھی ہو کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی پس حضرت نے نظر کی طرف ایک نوجوان کے کہ سب سے سن مین کم تھا اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی عمر تمام پاوے تو نہین مریگا تا اینکہ ساعت قائم ہو پس علمانے توجیہ مین اس حدیث کی کہا ہو کہ اعراب اکثر حضرت سے روز قیامت کو پوچھتے تھے اور حضرت ڈرتے تھے اُنکے فتنہ مین پڑنے سے اور شک کرنے سے نبوت مین اگر صاف فرماتے کہ مین نہین جانتا پس جوابدیا ساتھ توریہ اور ایہام کے اور مراد حضرت کی یہ ہر کہ اگر یہ نوجوان اپنی عمر پاوے تو نہ مریگا یہانتک کہ قائم ہو اوپر حاضرین کے ساعت اُنکے ساتھ اسطرح کہ مرین کل اُنکے اور قیام ساعت ہر شخص کا موت اُسکی ہر انتہی اور پھر اُسی کتاب مین مسند بزار اور معجم کبیر طبرانی سے ساتھ اُس سند کے کہ رجال اُسکے رجال صحیح کے ہین سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہر

ان اعرابیا اتی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار قال فاین ابوک قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار ھذا حدیث صحیح وفیہ فوائد منھا بیان ان السائل کان اعرابیا وھو فی مظنۃ خشیۃ الفتنۃ والردۃ ومنھا بیان ان الجواب فیھا ایھام وتوریۃ اذ لم یصرح فیہ بان الاب الشریف فی النار انما قال حیث ما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار وھذہ جملۃ لا تدل علی ذلک انما قد یفھم منھا بحسب السیاق والقرائن وھذا شان التوریۃ والایھام فکرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفصح لہ بحقیقۃ الحال ومخالفۃ ابیہ فی المحل الذی ھو فیہ خشیۃ ارتدادہ لما جبلت علیہ الانفس من کراھۃ الاستیثار علیھا ولما کانت عادۃ الاعراب من غلظ لکذ بسوا الجفا فاورد لہ جوابا موھما مطیبا لقلبہ الی آخر ما قال

محصل اسکا یہ ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کہان ہے باپ میرا فرمایا کہ جہنم مین اُسنے پوچھا کہ کہان ہین باپ آپ کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزرے اُسکو بشارت دے جہنم کی اور یہ حدیث صحیح ہے اور اس مین چند فائدے ہین از انجملہ یہ ہے کہ سائل اعرابی تھا اور اُس سے مظنہ فتنہ وارتداد تھا اور از انجملہ یہ ہے کہ جواب اس حدیث مین بطور توریہ وایہام کے ہے اسلیے کہ حضرت نے تصریح نفرمائی کہ آپکے والد ماجد کہان ہین بلکہ فرمایا کہ جس کافر کی قبر پر تو گزرے اُسکو بشارت آتش کی دے اور یہ ایسا جملہ ہے کہ دلالت نہین کرتا مطابقت اِس معنی پر کہ حضرت کے باپ بھی آتش مین ہین ہان بحسب سیاق وقرائن یہی ظاہر ہوتا ہے اور یہی ہے شان توریہ ایہام کی کہ ظاہر اوسکا اور اور باطن اُسکا اور ہوتا ہے پس مکروہ جانا آنحضرت نے اظہار حقیقت حال کو بخوف اُسکے ارتداد کے اور ایک جواب موہم خوش کرنیوالا اُسکے دل کا دیا پس اگرچہ علماء اہلسنت نے اسکا

توریہ نام رکھیں مگر اخفائی حق بعبارت تحمل الباطل محل ہیں آیا اور شیعہ اسکو قسم من التقیہ کہتے ہیں
پس مآل واحد ہوا اگرچہ نام جو چاہے رکھ لیجیے اور گول بات بھی ترجمہ لفظا ایہام اور موہم کا ہی
پس اگر ائمہ علیہم السلام نے بھی نظر بمقتضائی مقام کسی جگہ پر گول بات کہی تو کیا قباحت لازم آئی
اور باقی یہ جو آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ گول بات کہیں یہ محض کذب و دروغ بے فروغ ہے
ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کتب اربعہ وغیرہ میں ہزاروں ہزار احادیث ائمہ علیہم السلام
سے اصول و فروع میں کھلی ہوئی صاف صاف تکذیب مذہب سنیہ اور تصدیق مذہب
شیعہ منصوص ہیں موجود ہیں پھر کل گول بات کہاں سے ہو سکتی ہے **قولہ** مکرر استفسار کرنا
اقول مکرر جب استفسار کرتا کہ حدیث اول کو غلط نہ سمجھا استفسار مکرر نا بھی ایک دلیل ہے
کافی اور وافی کذب حدیث نجوم پر لطور اہلسنت **قولہ** دھوکے میں پڑا ہوگا **اقول** نہ سائل
دھوکے میں پڑا نہ شیعہ بحمد اللہ دھوکے میں پڑے مگر امثال آپ کے اور آپ کے
موچی صاحب البتہ دھوکے میں پڑے لیکن کیا قباحت ہے جب قرآن کی شان میں ہے
یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین
پس اگر کلام ائمہ کو بھی کہ ثانی قرآن ہے فساق و فجار گمراہ ہوں تو ہو سکتا ہے فقد ہم فی سکوتہم یعمھون

قال المخاطب العمقام ھدانا اللہ سبل السلام

لیکن اگر ہم اس روایت میں امام کی تصدیق کو نجومیت نہ صرف اس حدیث کے سمجھیں تو بھی
حضرات شیعہ کی جان نہیں بچتی اس لیے کہ قطع نظر اس روایت اور اس کتاب کے اور
روایتوں سے بھی صحت مضمون حدیث اصحابی کالنجوم کی ہوتی ہے پس اگر علمائے امامیہ اس
روایت میں اس حدیث کی تکذیب کریں تو اور احادیث کو کیا کرینگے اور کہاں تک ائمہ
کرام کے قولوں کو جھٹلا دینگے چنانچہ اب ہم اس حدیث کی صحت دوسرے طریق سے
ثابت کرتے ہیں ملا حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاستفسار میں لکھا ہے کہ پیغمبر خدا

نے فرمایا کہ انا کالشمس وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم
مین مثل سورج کے ہون اور علی مثل چاند کے اور میرے اصحاب مثل ستارون کے
جنکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے معلوم نہین کہ اس حدیث کو دیکھکر کیسا شعلہ جانسوز
علمار امامیہ کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ شرارہ اونکے خرمن عقل وخرد کو کیسا جلاویگا
ہان اسکی بھی تاویل کرینگے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین اسکا جواب ہم اوپر بیان کرچکے
اور اب بھی بیان کرتے ہین لیکن قبل جواب دینیکے ہم یہ عرض کرتے ہین کہ جب اس حدیث
کی صحت ثابت ہوگئی تو عیون اخبار مین جو امام موسی رضا کے جواب سے اسکی صحت ہوتی
ہی اوسکا کس منھہ سے انکار کرینگے اور جو عبارت زاید من لم یغیر یعنی اُس روایت
مین ہی اوسکو شان مین اہلبیت کے کیونکر صادق سمجھینگے اب اس تاویل کو جو اس کی نسبت
ہی غور سے سینئے کہ جو تقریر اس علامہ اثنا عشری نے کی ہی وہ اس امر پر دال ہی کہ مراد
اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اسلیے کہ اوپر اس حدیث کے یہ بیان ہی کہ نبوت مثال
نور آفتاب کے ہے اور امامت مانند چاند کے روشنی کے اور علم علما کا مانند
چمک ستارون کے وہذہ عبارتہ بلفظہ وورد فی اصطلاح القوم تسمیۃ الولایۃ
بالشمسیۃ والقمریۃ والمراد بھما ولایۃ النبی وولایۃ الولی ونسبۃ العلماء
الیھما کنسبۃ النجوم الی القمر والشمس الی قولہ فکذلک لا یکون العلماء الیھما
قدرۃ ولا ظھور مع وجود الاوصیاء وانوارھم من حیث الولایۃ ویرید
ذلک کلہ ما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقولہ انا کالشمس
وعلی کالقمر واصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم پس ظاہر ہی کہ ائمہ کرام اوصیا
مین داخل ہین نہ علمار مین اور تمثیل نجوم کی علمار پر صادق ہی نہ اوصیا پر تو اس علامہ کی تقریر
سے ظاہر ہوا کہ حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب سے مراد اہلبیت نہین ہین بلکہ علما ہین اور
اس سے ہمارے دو مطلب ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

مکرر گزارش خدمت شریف ہوا کہ علماء امامیہ تمہارے علماء محققین کیطرح اُس حدیث نجوم کے منکر ہین جو تمہاری کتابون مین بلا تقیید و بلا تفسیر منقول ہی لیکن جو اُنکی کتابون مین بہ تفسیر موجود ہی اُسکا انکار نہین کرتے ایسی احادیث مفسر و مقید کا ذکر کرنا محض لغو ہی اور یہ حدیث بھی مفسر بعلماء ہی اور مراد علماء سے علماء آل محمد ہین کہ وہی اہلبیت علیہم السلام ہین اور عنقریب ثابت ہو گا کہ غیر آل محمد مراد لینا آپ کا محض لغو اور باطل ہی بہرکیف آپ کو لازم تھا کہ توثیق اس حدیث کی پہلے سنداً و متناً و دلالۃً ثابت کرتے تب اس سے استدلال کرتے خود ملا احید آملی کہ متصوفین سے ہی اور تابعین ابن اعرابی ممیت الدین سے اُسکو شیعہ کب معتبر کہتے ہین اور اُسکی کوئی کتاب جامع الاستفسار بھی نہین ہی مگر آپ کے طغیان قلم نے اسرار کو استفسار کیا ہی بہرکیف مصنف اور مصنف سب غیر معتمد حدیث بھی مرسل کسی راوی کا نام و ذکر تک نہین پھر شیعون پر استدلال ایسی حدیث سے کرنا کیونکر ہو سکتا ہی پس ضرور تھا کہ توثیق مُصنِّف اور مُصنَّف اور حدیث کی ہمارے علماء مقبولین سے ثابت کر لیتے تب کچھ گفتگو کرتے یہ کلام بحسب سند تھا لکن بحسب متن پس ان الفاظ سے کہین ہماری کتب معتبرہ مین موجود نہین ہی لکن بحسب دلالت پس اگر آپ کی نافہمی سی مطابق مقصود ہمارے نہین ہی تو مطابق آپ کے مقصود کے بھی نہین ہی اسلئے کہ مقصود آپ کا تو صحابہ بلکہ ثلثہ کو مقتدا بنانا ہی حالانکہ اسمین تفسیر بعلماء ہی عام اس سے کہ صحابہ ہون یا غیر صحابہ اور بہت ظاہر ہی کہ جہال معنی ابا و کلالۃ اور قائلین کل الناس افقہ من عمر حتے المخدرات فی الحجال علما کے شمار مین کب آسکتے ہین پس یہ حدیث تو آپ کے لیئے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہی اور مستدل جاہل اور غافل و لا یعقل ہی علاوہ اس سے عبارت مین حذف و اسقاط کر کے خلط و خبط کیا کہ کسی طرح اپنا مطلب ثابت کرے غافل اس سے کہ

فقرہ لا یکون للعلماء قدرۃ و لا ظهور مع وجود الاوصیاء نے حق ثلثہ کا رد ابو لو لو کیا اسلیے کہ باوجود
وصی برحق اور ولی مطلق جناب امیر علیہ السلام اور اُنکے اوصیاء کے ثلثہ کے لیے کوئی قدرت اور
ظهور نہ رہا پس اگر بفرض محال وہ علما ہی ہون تو باوجود آفتاب اور ماہتاب کے مثل ستارون کے
بیکار ہوے پس قابل اقتدا نہونگے اور اہتدا فرع اقتدا ہے پس بایہم اقتدیتم اہتدیتم بنظر اونکی باطل
ہو گیا حفظت شیئًا وغابت عنک اشیاء برخلاف اسکے کہ جب علماء سے علماء آل محمد مراد ہون
کہ بعد وصی ہونے کے مصداق بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے ہونگے کما سیجی عنقریب فانتظرہ **قولہ**
بہ نسبت دوسری حدیث کے سمجھین **اقول** آخر جھک مارکر ہوٹے منہ سے یہ تو نکلا کہ تصدیق
دو حدیثون کی امام کے قول سے نہین ہوتی اب کوئی حدیث بلا تقلید و تفسیر دکھلا و تو ہم جانین کہ
تم سچے ہو تمہارے خر کابلی سے تو ہو ہی نہین سکا خر کرہا سے کابلی سے کیا ہوگا **قولہ** تو بھی
حضرات شیعہ کی جان نہین بچتی **اقول** حضرات اہلسنت اپنی جان بچانیکی فکر کرین کہ اس حدیث
سے حدیث اقتدوا باللذین من بعدی باطل ہوئی جاتی ہے اور شیعونکو باقتدای علی و عباس و
سعد عبادہ شیوخ ثلثہ کو غاصب اور کاذب اور غادر اور خائن کہنیکی جگہہ ملتی ہے و باقتدای
حضرت عثمان بلکہ حضرات ثلثہ توہین و تذلیل صحابہ کبار کی گنجائش ہوتی ہے ہان اتنا فرق ہوتا ہے
کہ حضرت عثمان اور اُنکے اخوان نے کرام کی تذلیل و توہین کی اور شیعہ لئام کی کرتے ہین
کما مر **قولہ** صحت دوسری طریق سے ثابت کرتے ہین **اقول** جس حدیث سے آپ صحت ثابت
کرتے ہین اُسکی صحت خود غیر مسلم ہے اور قطع نظر اسکے اسکا فقرہ اول تو آپ کا جگر سوز اور
سینہ دوز ہے اس لیے کہ اُس مین مذکور ہے کہ انا کالشمس وعلی کالقمر اور ظاہر ہے کہ
خور چو نماید غروب ماہ نماید طلوع۔ پس آپ کے ثلثہ کس ظلمات ضلالت مین گئے کہ فاصل خلافت
بلافصل ہوے جب یہ فقرہ آپ کو وادی ہلاکت ابدی مین پہنچ چکا تو فقرہ اصحابی
کالنجوم کس کام آویگا **قولہ** اسکا جواب ہم اوپر بیان کر چکے **اقول** ہم آپ کے اوپر کے نیچے
کو مدخول کر چکے **قولہ** امام موسیٰ رضا کے جواب سے اسکی صحت ثابت ہوئی **اقول** ابھی تمنے

چار سطر پیشتر اقرار کیا ہو کہ ہمنے فرض کر لیا کہ امام رضا کے قول سے صحت نہین ثابت ہوئی پھر کس منھ سے نکلتا ہو کہ امام رضا علیہ السلام کے جواب سے صحت ثابت ہوئی فانت کالتی نقضت غزلها انکاثا یہ بار بار باز گرانا اور پلٹ پلٹ جانا آپ کی تیزی کے سبب سے ہے قولہ اسکو شان مین اہلبیت کی کیونکر صادق سمجھینگے اقول سابق مین گزر چکا کہ اوسکو متعلق دعوای صحابی کا کرکے شان اصحاب ثلثہ مین سمجھتے ہین نہ شان اہلبیت مین دعلی التنزل تقیید مقام تعمیم ہو کما مر قولہ مراد اصحاب سے اہلبیت نہین ہین اقول فہم تمہارا محض غلط ہو مراد اہلبیت ہی ہین جیسا کہ بعد اسکے بشہادت ملک العلما بھی ثابت کیا جائیگا کہ تقریر راس علما ہو اور راس علما کی ایک ہی قبیل سے ہو قولہ اور ظاہر ہو کہ ائمہ کرام اوصیا مین داخل ہین نہ علما مین اقول یہ سارا گرجنا اور تڑپنا فقط اس بات پر تھا کہ اوصیا علما نہین ہین سبحان اللہ کیا جہالت ہو اتنا نہین سمجھتے کہ اوصیا کیا جہلا ہوتے ہین بلکہ بالضرورۃ اوصیا وہی لوگ کئے جاتے ہین جو علما ہوتے ہین بلکہ اعلم العلما ہوتے ہین تاکہ ترجیح بلا مرجح اور ترجیح مرجوح اور تفضیل مفضول کہ عقلاً و نقلاً باطل ہو نہ لازم آوے لا یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون حضرت مخاطب عجب کودن ہو کہ عبارت علما کو نہین سمجھتا پھر کلام خدا و رسول کو کیا سمجھیگا مطلب عبارت ملا حیدر آملی ظاہر ہو مگر ہمارے حضرت کو لیاقت فہم کہان ہو وہ نبوت کو تعبیر شمسیت اور ولایت کو تعبیر قمریت کرتے ہین اور مراد انکی ولایت سے نیابت حقیقی رسول ہو کہ اسی کو تعبیر بوصایت بھی کیا ہو پس غرض انکی یہ ہو کہ اوصیا جبتک درجہ وصایت و نیابت کو نہین پہونچتے ہین علما ہوتے ہین اور بعد اس درجہ پر فائز ہونے کے وہی علما اوصیا ہوتے ہین پس جس زمانہ تک کہ جناب امیر علیہ السلام موجود تھے حسنین علیہما السلام کیلیے عہدہ ولایت و وصایت نتھا پس یہ دونو بزرگوار اسوقت تک امام ناطق نہ تھے بلکہ امام صامت تھے اور بعد جناب امیر علیہ السلام تعلق ولایت و وصایت بامام حسن علیہ السلام تھا امام حسین علیہ السلام اسوقت امام صامت تھے اور اسی طرح ہر نائب اپنے منوب عنہ کے سامنے امام صامت تھا پس

امام صامت کو تعبیر بعلما کرتے ہین اور امام ناطق کو تعبیر باوصیا در کہتے ہین کہ جسطرح پیغمبر کے سامنے
قدرت اجراے احکام اور ظہور آثار نیابت علی وجہ الاستقلال والاتمام جناب امیر علیہ السلام کو بھی
اُسی طرح سے ہر نائب کو تا زمانہ منوب عنہ کوئی قدرت اور ظہور نہ تھا بالجملہ ہر وصی بعد وصی ہونگی
اوصیا مین ہوگا اور قبل وصی ہونے کے ضرور ہے کہ اعلم العلما مین سے ہو ورنہ کیا وجہ کہ اوسکو
وصایت پہونچی اور غیرون کو نہ پہونچی اگر ایسا ہو تو وہی ترجیح مرجوح لازم آوے پس اب آپ
فرمایئے کہ علما اہلبیت ہوے یا اصحاب ثلثہ کہ جو جہل الجہلا شیعون کے نزدیک تھے اور جبکہ
آپ نے علامہ اثنا عشری کہا تھا اُسنے ثلثہ کو نجوم بنایا یا علماے آل محمدؐ کو **قولہ** ہمارے دونو
مطلب ثابت ہوگئے **اقول** ایک بھی ثابت نہوا اسلیے کہ صحت حدیث مفسر بعلما ر آل محمدؐ ثابت
ہوے نہ صحت حدیث مطلق جسکے راوی اہلسنت ہین اور محققین اُنکے مثل ہمارے اسکو کاذب
اور موضوع اور باطل کہتے ہین اور نجوم علماے آل محمدؐ ہین کہ وہی اہلبیت ہین اور آپکا تیسرا
مطلب جو اصلی تھا یعنی ثلثہ نجوم ہین وہ بھی نہ ثابت ہوا پس مناسب ہے کہ کہا جائے کہ تینون غائب
ہوگئے تعجب ہے کہ دو کا ذکر کیا اور تیسرے کو جو سب سے بڑا تھا ہپ و غپ کر گئے **قولہ**
اور مراد لفظ اصحاب سے اہلبیت نہین ہین **اقول** بنا بر تحقیق علامہ اثنا عشری جسکو تمنے اپنا
ظہیر سمجھا تھا اصحاب سے مراد علما ہین پس ہم آپ کے علما سے ایک بڑے عالم کا نشان
دیتے ہین جو ملقب بملک العلما ہے اور وہ علامہ شہاب الدین دولت آبادی ہین کہ فاضل رشید
نے اونکو عظماے اہلسنت سے شمار کیا ہے اور صاحب منتہی الکلام بھی اُنکو اپنا مقتدا اور کامل جانتے
ہین اور اُنکے افادات سے متمسک ہوتے ہین وہ تفسیر اصحاب با اہلبیت کرتے ہین آپ کو ضرور ہے
کہ اپنے ایسے مقتدا کی اقتدا کیجیے اور پھر منھ سے نہ نکالیے کہ مراد اصحاب سے اہلبیت
نہین ہین اسلیے کہ علامہ مذکور اپنی کتاب ہدایۃ السعدا مین فرماتے ہین وچون زمانہ آخر آید و
مانند شب تار شود ظہر الفساد فی البر والبحر فساد القلوب علی قدر فساد الزمان ثم تفشوا الکذب و
در آن وقت کہ ماہتاب ولایت علی ولی غروب کند ستارگان ولایت کہ خلفاے علی ولی اند

اذن و اجازت باقی و پائندہ باشد و بالنجم ہم یہتدون بایہم اقتدیتم اہتدیتم چون مصطفی مانند آفتاب و
علی مانند ماہتاب و خلیفہ گان علی ولی مانند ستارگان اند با وجود آفتاب ہمہ ننگرند و با وجود ماہ
ستارگان ننشمرند انتہی اس روایت کو کہ جس مین تفسیر بالبیت بڑے علامہ اہلسنت نے بتخصیص بیان
کردی ہی دیکھکر نہین معلوم کہ کیسا شعلہ جانسوز علمای اہلسنت کے سینہ سے نکلیگا اور خبر نہین کہ یہ
شرارہ اونکی خرمن عقل و خرد کو کیسا جلائیگا اور جیتے جی کنار جہنم پہونچائیگا اب دیکھا چاہیے کہ
اپنے ایسے بڑے پیر اور عالم کو محرفین الکلم عن مواضعہا سے ٹھہراتے ہین یا نہین اور پھر بھی
صدوق علیہ الرحمہ پر تہمت زیادہ کرنیکی لگائے جاتے ہین یا نہین اور چونکہ قول اس علامہ اشعری
اور اُس علامہ اثنا عشری کا در باب تسمیہ نبوت و امامت بشمس و قمر ایک ہی تو ضرور ہی کہ تفسیر نجوم
باہلبیت مین بھی ایک ہی ہوا اور مراد اونکی علما سے علماے آل محمدؐ ہون کہ کسی زمانہ مین وہی
اوصیا بھی ہوتے ہین اور علاوہ برین آپ کے علما سی اور بھی قائل ہین کہ نجوم اہتدا عترت
طاہرہ یعنی اہلبیت علیہم السلام ہین جیسے شیخ احمد بن الفضل وسیلۃ المال فی مناقب الآل مین فرماتے
ہین اخرجہ الدارقطنی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ قال سمعت ابابکر
رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ ای الذین حث النبی
علی التمسک والاخذ بہدیہم فانہم نجوم الہدی من اقتدی بہم اہتدی
یعنی فرمایا حضرت ابوبکر نے کہ علی عترۃ رسول ہین یعنی اُن لوگون سے ہین کہ رسولخدا نے جنسے
متمسک ہونیکا حکم کیا اور اُنکی ہدی پر چلنے کو کہا اسلیے کہ وہی لوگ نجوم ہدایت ہین جو شخص کہ
اُنکی اقتدا کرے ہدایت پاوے انتہی پس جب اہلبیت ہی نجوم اہتدا ہوے تو آپکے ثلثہ کہان گئے
اب تو یقین ہو کہ اہلسنت اگر کچھ بھی حیا رکھتے ہون تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرین اور تخصیص اہلبیت
بتقدیم مسند الیہ ہی کما ثبت فی بحث ما انا قلت فی علم البیان و بتقدیم ذکر التمسک المختص بہم فی حدیث
الثقلین معلوم نہین کہ یہ حدیث اور اوسکی تفسیر باہلبیت صدوقؒ کے تصدیق کرکے سنیون کو کیسا
جلا دیگی اور جیتے جی جہنم مین پہونچا دیگی

قال المخاطب لقمقام هداه اللہ سبل السلام

اگر اس روایت پر سیری نہوئی اور حضرات امامیہ کو اپنے بزرگون کی تصدیق سننے کی خواہش ہو
تو اور بھی نہین اور تیسری طریق سے اس کے مضمون کی صحت پر سند لین شیخ صدوق نے
معانی الاخبار مین لکھا ہو کہ حدثنا محمد بن الحسن احمد الولید رحمہ اللہ قال
حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن الحسن بن موسی الخشاب عن غیاث
ابن کلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر بن محمد عن ابائہ علیہم السلام
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما وجدتم فی کتاب اللہ عزوجل فالعمل
لکم بہ لا عذر لکم فی ترکہ وما لم یکن فی کتاب اللہ عزوجل وکانت فیہ السنۃ منی
فلا عذر لکم فی ترک سنتی وما لم یکن فیہ سنۃ منی فما قال اصحابی فقولوا انما
مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایہا اخذ اہتدی بای اقاویل اصحابی اخذتم
اہتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمۃ یعنی امام جعفر صادق نے فرمایا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے
کہ جو پاؤ تم خدا کی کتاب مین اُس پر عمل کرو کوئی عذر تمکو اسکے ترک پر نہین ہو سکتا اور جو کچھ کتاب خدا
مین نپاؤ اُس مین میری سنت پر عمل کرو کوئی عذر تمکو میری سُنّت کے ترک پر نہین ہو سکتا اور
جس مین میری سنّت نہ ملے اُس مین عمل کرو اُس پر کہ جو کچھ میرے اصحاب نے کہا ہو کیونکہ
میرے اصحاب تمہارے بیچ مین ایسے ہین جیسے کہ تارے جسطرح پر جس کسی ستارہ
کو کوئی لے راہ پر پہونچ جائیگا اوسی طرح پر میرے اصحاب ہین کہ جس کسی قول کو میرے
اصحاب کے تم لے لوگے ہدایت پاؤگے اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہاری واسطے
رحمت ہو اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اسلیے کہ علامہ طبرسی نے احتجاج مین اور
ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اسکی تصدیق کی ہو پس یہ حدیث معناً مطابق حدیث سابق
کے ہے بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کا فقرہ اور زیادہ ہو پس انکار حدیث سابق سے جو عیون

اخبار مین مذکور ہی کان لم یکن سمجھین پر اسی حدیث کو جو معانی الاخبار سے ہمنے نقل کی صحیح جانین تب بھی مطلب ہمارا فوت نہین ہوتا اسلیے کہ جو الفاظ اس حدیث کے ہین وہ بہی موید ہماری قول کے ہین باقی رہی تاویل وتحریف علماء امامیہ کی اوسکی نسبت بہی ہم بحث کرتے ہین اور جو کچھ تاویلات انھون نے کیے ہین اوسکو ظاہر کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

یہ حدیث جو ہماری کتاب کی ہی گو اخبار احاد سے ہی مگر شیعون کو اسکا انکار نہین ہی اسلیے کہ زبان جناب رسول خدا سے مفسر باہلبیت ہی اور اہلبیت کا مقتدا ہونا اور ثلثہ کا کذب و دروغ مقتدا بنجانا اس سے ثابت ہوتا ہی پس شیعہ اسکا انکار کیون کرینگے چنانچہ خود مخاطب فرماتے ہین کہ اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اور پیشتر اسکے فرما چکے ہین کہ علمای امامیہ نے حدیث نجوم کے انکار مین کسقدر شور وغل مچایا ہی اب تو یہ فرمائیے کہ ابتدا مین آپنے خبر انکار علمای شیعہ سے دی اب خبر اقرار علمای شیعہ سے دیتے ہین ان دونو خبرون مین کس خبر مین آپ صادق ہین اور کس خبر مین آپ کاذب ہین اور اگر کہیی کہ ہم دونو خبرین متناقضین مین صادق ہین اور علمائی امامیہ مقر اور منکر دونو ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ مابہ الاقرار عین مابہ الانکار ہی یا کچھ فرق ہی درمیان اسکے کہ جسکا اقرار ہی اور درمیان اسکے کہ جسکا انکار ہے درصورت اول عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی کہ علمائی امامیہ کہ مثل مخاطب کے جاہل نہین ہین ایک ہی امر کا اقرار و انکار معا کرین بلکہ اگر کسی ہندو اور یہودی اور نصرانی کے سامنے بھی آپ اسکا ذکر کرینگے تو ہرگز ہرگز آپ کے اس قول کو باور نہ کریگا اور آپ ہی کو دیوانہ ومجنون وکاذب ومفتری کہیگا اور درصورت ثانی مابہ الفرق کو اس حدیث سے آپ نے علحدہ کیون کردیا اور فقرہ فارحۃ قلوب سنیہ فقیل یارسول اللہ من اصحابک قال اہلبیتی کیون جدا کردیا کہ شیعہ بغیر اس فقرہ کے اس حدیث کا اقرار ہی نہین کرتے اور اسکا جدا کرنا

بعینہ مثل اسکے سمجھتے ہین کہ کوئی ملحد و دہری کہیں آپ سے کہے کہ قرآن مین حکم نماز نہ پڑھنے کا ہے

لاتقربوا الصلوٰۃ جسمین ہے اور انتم سکاریٰ کا فقرہ چھپایا ہوا مسلمانونکا ہے اسکو ہم نہین

مانتے اور شراب پینے و دیگر منشیات کا حکم ہے نکالو محمد ہی نے جو کہ ہے اسکی تعریف مین

فیہما منافع للناس ہے اور اثمہما اکبر من نفعہما مسلمانونکا چھپایا ہوا فقرہ

ہے تو جو جواب اس کافر و ملحد کا آپ دینگے وہی جواب شیعون کی طرف سے اپنے واسطے

تصور کر لیجیے قولہ اس حدیث کی صحت مین کسی کو کلام نہین اقول اس حدیث کی صحت مین من حیث

الکل کچھ کلام نہین مگر آپ کے کلام مین بڑا کلام ہے اسلیے کہ اگر مراد آپ کی یہ ہے کہ یہ ایک

جزو خبر تام ہی اور یہی کلام تام ہے کہ جسکا اتمام تفسیر اہلبیت ہوا ہے تو اس بات کی ہم تصدیق کرتے ہین

اور اگر مراد آپکی یہ ہے کہ فقط اسی قدر جسکو ہمنے نقل کیا ہے یہی کلام تام ہے اور پوری حدیث

اسی قدر ہے تو آپ محض کذب و مفتری اور دروغگو ہین اس لیے کہ جن جن کتابون کا آپ

پتا دیتے ہین ان سب مین تفسیر اہلبیت ہے پس بدون اس تفسیر کے ہم ہرگز اسکو قبول نہین

کرتے اور ہمارے محققین علما بھی نہین قبول کرتے اور مکذوب اور موضوع اور باطل کہتے

ہین اور بعینہ مثال اسکی وہی ہے کہ اگر آپ فقط لاتقربوا الصلوٰۃ کو آیت تام کہتے ہین تو آپ

کافر ہوتے ہین اور ہم تو اس مین کچھ شک نہین ہے بوجوہ کثیرہ منجملہ اسکے یہ ہے کہ آپ تارک الصلوٰۃ

ہین اور نماز خدا کو بعینہ ساتھ بدن توڑنے کے کرتے ہین جیسا کہ بعض پرچہائی تہذیب الاخلاق

مین موجود ہے بہر کیف اگر آپ لاتقربوا الصلوٰۃ کو جزو ناقص آیت کا سمجھتے ہین اور تمام انکو

انکار اپر کرتے ہین تو اسی پر ہماری حدیث نجوم کو بھی قیاس کر لیجیے کہ ہم بھی مصدق اسکے

کل کے ہین نہ جزو کے من حیث انہ ہو الکل قولہ پس یہ حدیث معنًی مطابق حدیث سابق

کے ہے اقول کذب و دروغ کا آپ پر خاتمہ ہے یہ حدیث اور وہ حدیث ہرگز ہرگز نہ لفظاً

ایک ہے جیسا کہ ظاہر ہے نہ معنًی ایک ہے اسلیے کہ اسکے معنی تو یہ ہین کہ مقتدا اہلبیت اطہار

اور انکے سوا کل مقتدایان باطل ائمہ یدعون الی النار ہین اور اوسکے معنی یہ ہین

کہ ثلثہ اور اُنکے اخراب اور اذناب تا معاویہ و دیگر کلاب سب مقتدا ہین خدا کیواسطے ذرا
تو انصاف فرمایئے کہ دونو کلام متحد المعنی کیونکر ہوے قولہ بلکہ اختلاف اصحابی لکم رحمۃ اقول یہ
فقرہ بھی دلالت کرتا ہی اسی پر کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین اسلیے کہ کلام اہلبیت مین تقیہ
اختلاف ممکن ہو نہ کلام دیگر صحابہ مین کہ اہلسنت تو تقیہ کو بقیاس ابی حنیفہ نفاق جانتے ہین پس یا اپنی
صحابہ کے نفاق کے قائل ہوجائین تو چشم ما روشن دل ما شاد لیکن اختلاف نفاقی کو رحمت سمجھنا کیونکر
ہوگا یا کوئی وجہ دیگر واسطے اختلاف کے معرض بیان مین لائین کتاب ایک پیغمبر ایک خدا ایک تابعین
ایک متبوعین ایک پھر اختلاف کیون ہوگا یہ بات ہم اپنے جی سے نہین کہتے ہین بلکہ تمہارے
بیان بھی بعض طرق حدیث نجوم مین یہ فقرہ موجود ہی اور اس فقرہ کو بھی تمہارے علمانے دلیل
کذب حدیث نجوم علاوہ اور دلیلون کے ٹھرایا ہی چنانچہ نقل اُسکی مطابق اصل کے کتاب مستطاب
استقصا مین موجود ہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ قولہ تکذیب امام موسیٰ رضا کی اقول فض
اللہ فاک وجعل النار مثواک تکذیب امام تم ایسے نابکار مکابر کرسکتے ہین ہم تو تکذیب حدیث
نجوم بروایت اہلسنت کرتے ہین اور امام علیہ السلام نے بھی اُسکی تکذیب ہی کی ہو کوئی وجہ موجب
ترک ہذان صحیحان کی اور اختیار ہذا صحیح کے بجاے اُسکے تمہارے کسی جد امجد سے بھی نہین نکلسکتی
وقد مر مستوفا قولہ کان لم یکن سمجھین اقول الحمد للہ کہ ہمنے اُسکو ھباءً منثورا
اور کان لم یکن شیئا مذکورا کردیا تم سمجھو یا نہ سمجھو تمہاری سمجھ پر پتھر پڑے ہین تم خاک سمجھوگے
قولہ مؤید ہمارے قول کے ہین اقول تائید بخبر ناقص ناقص ہی جیسے تارک الصلوۃ کے لیے تائید
بلا تقربوا الصلوۃ اور تائید بحدیث قائل کہ جسکا اختتام بر الہبنی ہی عین دعوای شیعہ ہی پس اسکو مؤید لینا
کتنا محض جہالت ہی قولہ باقی رہی تاویل و تحریف اقول خود تحریف کرتے ہین کہ خبر حدیث کو
ساقط کرتے ہین اور دوسرون پر الزام تحریف لگاتے ہین اور تاویل تو اسکو کہتے ہین کہ لفظین
وہی ہون اور معنی خلاف ظاہر لیے جائین یہان تو حدیث مین تنصیص بلفظ اہلبیت مروی ہوی
ہی اسکو تاویل کہنا سراسر تجاہل ہی حدیث مین لفظ اہلبیت نبوی اور معنی اصحاب مین اہلبیت کوئی کہتا

توالبتہ تاویل کر سکتے تھے کو دلائل عقل ونقل بعض مقامات مین تاویل واجب ہوتی ہے جیسے آیات
اور روایات تشبیہ وتجسیم ہین پس اگر تفسیر اہلبیت مفقود ہوتی تو بوجہ عدم جواز اقتدائے غیر معصوم بدلائل
عقلیہ ونقلیہ خواہی نخواہی ضرور ہم بھی تاویل کرتے لیکن جب ہماری حدیث مین منصوص ہے تو ہمکو تاویل
کی کیا حاجت ہے اور تحریف اسکو کہتے ہین کہ صورت کلام بگاڑ دیجاوے جیسے حضرت عثمان نے
کنتم خیر ائمۃ کو حذف کر کے خیر امۃ رکھ لیا یہ تحریف ہے لعن اللہ محرفین الکلم عن مواضعھا
کیون حضرت ہمارے علمانے اس حدیث مین کس لفظ کی صورت بگاڑی ہے بیان تو جو صاف
ہمارے راوی نے روایت الہیتی کی ہے وہی علمای امامیہ کہتے ہین اور شیعہ اُسی کو تسلیم کرتے ہین
اگر کوئی دوسرا مذہب والا نہ تسلیم کرے بجہنم ہم کب کہتے ہین کہ خواہی نخواہی اوسکو اہلسنت بھی
تسلیم کرلین قل یا ایھا الکافرون لکم دینکم ولی دین

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

واضح ہو کہ شیخ صدوق نے اس حدیث کو جسطرح اوپر ہم نے نقل کیا لکھکر یہ الفاظ اور بڑھا
دئیے ہین فقل یا رسول اللہ من اصحابک قال اھلبیتی کہ جب حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
کہ اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین اور اُنکا اختلاف رحمت ہے تب پوچھنے والے نے
پوچھا کہ یا حضرت آپ کے اصحاب کون ہین حضرت نے جوابدیا میرے اہلبیت ہین انہین الفاظ پر
صاحب مستقصا نے اپنے جواب کو جو حدیث سابق کی نسبت ہے استدلال کیا ہے اور حدیث سابق کا
ان لفظون سے جوابدیا ہے پس اگر در حدیث عیون جواب آنحضرت متعلق بہر دو حدیث باشد
ومعنایش آن باشد کہ ازین حدیث بنجوم ہم مراد اصحاب اند مخالفت ومناقصت با حدیث معانی
الاخبار وامثال آن لازم می آید لہذا بالبداہت قطعاً ثابت شد کہ جواب امام رضا علیہ السلام
متعلق بہر دو حدیث نیست بلکہ آنحضرت فقط حال حدیث دعوای اصحابی بیان فرمودہ وتفسیر آن
باصحابیکہ مغیر ومبدل نہ شدند نمودہ زنگ شبہ از خواطر اہل ایمان زدودہ لیکن اس جواب مین بھی چند

نقص ہین اول ہم اس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین کہ حضرت نے اپنے مذہب کے موافق یہ الفاظ بڑھا دیئے ہین اور یہ صرف ہم اپنی بدظنی سے نہین کہتے اور شیخ صدوق پر تہمت نہین لگاتے بلکہ خود انہین کے علما انکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین اور انکو تحریف کے فن مین اُستاد جانتے ہین اگر کسی کو شک ہو تو وہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھے کہ ملائی موصوف نے شیخ صدوق کی نسبت کیا فرمایا ہے ایک حدیث مین جو ابی بصیر سے الفاظ شار ماشاء کے معنے مین منقول ہے صدوق صاحب نے تحریف کی اور الفاظ حدیث کو کم زیادہ کر دیا اور جن لفظون سے کافی مین منقول تھی نقل نہ کیا اوسپر ملا باقر مجلسی نے یہ الفاظ شان مین حضرت کے لکھے ہین

هذا الخبر ماخوذ من الكافي وفيه تغييرات عجيبة تورث سوء الظن بالصدوق وانه انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل وفي الكافي هكذا الخ

کہ یہ خبر کافی سے لیگئی ہے اور اس مین عجیب تغیر و تبدیل کیا گیا ہے کہ جس سے صدوق کی نسبت بدظنی ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے اس حدیث مین تغیر و تبدیل اسلیے کی ہے کہ اہل عدل کے مذہب کے موافق ہو جائے اور الفاظ حدیث کافی کے اس طرح پر ہین فقط کہ اسکو لکھکر ملا مجلسی نے الفاظ حدیث کافی کے نقل کیے ہین پس بقرار ملا باقر مجلسی ثابت ہوا کہ حضرت شیخ صدوق ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث کے بدل دیتے تھے اور واسطے موافق کرنے ساتھ اپنے مذہب کے اامون کی احادیث مین تغیر و تبدیل کر دیا کرتے تھے پس اگر اس حدیث مین جس سے صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور جسکی صحت سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہے کچھ الفاظ زائد کر دیئے ہون تو کیا عجب ہے بلکہ یقین کرنا چاہیے کہ ضرور انہون نے اخیر فقرہ بڑھا دیا ہے اور کیون نہ بڑھاتے اسلیے کہ اگر حدیث کو انہین لفظون پر ختم کر دیتے اور اصحاب کا پیغمبر صاحب کی زبان سے مثل ستارون کے ہونا اور انکی اقتدا کرنا تسلیم کر لیتے تو پھر اپنے مذہب کو کسطرح بچاتے اسلیے ہم بھی ملا باقر مجلسی صاحب کے ساتھ اتفاق کرتے ہین اور حضرت شیخ صدوق کے حق مین اس حدیث مین الفاظ زائد کرنیکی نسبت وہی الفاظ کہتے ہین انما فعل ذلك ليوافق مذهب اهل العدل لیکن اگر کسیکو اسپر اطمینان نہو

اور باوجود اقرار ملا باقر مجلسی کے صدوق کے تحریف و تغیر پر یقین نہ آوے تو ہم چند دلیلوں سے ثابت
کرتے ہین کہ الفاظ فقیل یا رسول اللہ من اصحابک فقال اہلبیتی بڑھائے ہوے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

عجب خلط اور عجب خبط ہی کہ کبھی حضرت مخاطب مدعی بنتے ہین اور مستدل ہوتے ہین اور کبھی مانع بنجاتے
ہین اور لانسلم کہنے لگتے ہین اور بھول جاتے ہین کہ ہم مدعی تھے کہ مانع تھے حضرت سلامت جسوقت
کوئی گلاس زیادہ ہو جاوے یا کوئی بوتل کڑی چل جاوے تو اسوقت قلم خرافت رقم کو روک لیا کیجیے
شیعون نے اسمقام پر کوئی دعوی نہین کیا آپ نے خود دعوی کیا کہ ہم حدیث شیعہ سے نجوم ہونا
صحابہ کا یعنی ثلاثہ کا ثابت کرتے ہین اور استدلال کیا ساتھ اُس حدیث کے جس مین ساتھ لفظ اصحاب
کے لفظ اہلبیت مفسر اُسکا موجود ہی شیعہ منع کرتے ہین اس استدلال کو اور کہتے ہین کہ لانسلم کہ بغیر لفظ اہلبیت
ہماری حدیث ہو آپ اُسکے جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم کہ مع لفظ اہلبیت ہو کوئی دنیا مین جاہل
سے جاہل بھی ہو گا تب بھی لانسلم پر لانسلم وارد نہ کریگا مگر آپ ایسے اجہل الجہلا ہین کہ لانسلم پر لانسلم وارد
کرتے ہین ہم کہتے ہین کہ اگر آپ لانسلم کہتے ہین اپنے گھر خوش رہیے آپ کا دعوی بھی نہ ثابت ہوا سلیئے
کہ دعوی دلیل سے ثابت ہوتا ہی نہ لانسلم سے لانسلم واسطے منع دعوی کے ہی نہ واسطے اثبات
دعوی کے پھر معلوم نہین کہ کس مُنھ سے نکلا تھا کہ ہم شیعون کی کتاب سے ثابت کرتے ہین ہان
اگر کسی کتاب شیعہ سے حدیث نجوم بغیر تفسیر اہلبیت نکالتے تو بظاہر دعوی آپ کا کسیقدر ثابت ہوتا
ہر چند شیعہ کہتے کہ چون بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہی کہ اقتدا سے غیر معصوم جائز نہین ہی پس ضرور ہی
کہ مراد اہلبیت ہون آرے اگر کسی کتاب سے یہ ثابت کرتے کہ اہلبیت مراد لینا باطل ہی اور صحابہ
بلکہ ثلثہ مراد لینا صحیح ہی تو بیشک آپکا دعوی ثابت ہوتا اذلیس فلیس **قولہ** یہ الفاظ اور بڑھا دیئے
ہین **اقول** ہان بڑھا دیے ہین اپنی کتاب مین اپنی حدیث مین اپنے راوی کی زبان سے
بڑھا دیے پھر تمھارے باپ کا کیا اجارہ تمھاری کتاب مین تمھارے راویان کذاب کی زبان

سی تونہین بڑھایا شیعون کا اعتقاد اونکے راویان صادقین کی زبان سے انہین بڑھے ہوے
الفاظ پر ہو اور بغیر ان الفاظ کے تمہارے راویان کذاب کی بنائی ہوئی بات ہو کہ واسطے خوش آمد
ثلثہ اور کلب الکلب معاویہ کے نقل کیا ہو اور ظاہر ہو کہ اہلبیت علیہم السلام کے لیے کون ثروت
دنیا مین تھی اور کہان خزائن کسری و قیصری پر انکو دسترس تھا کہ انکی خوش آمد مین لوگ اہلبیت کا
لفظ بڑھا دیتے ہان خوش آمد خلفای جور مین البتہ اس لفظ اہلبیت کو لوگون نے نکالڈالا ہے
عقل عقلا تو یہی حکم کرتی ہو تم ایسے جاہل جو چاہو کہو قولہ صاحب استقصا نے اپنے جواب کو
جو حدیث سابق کی نسبت ہو استدلال کیا ہو اقول یہ عبارت مختل و مخبط قابل تماشائی اہل علم
ہو مخاطب فرماتے ہین کہ انہین الفاظ پر جواب کو استدلال کیا ہو نہین معلوم کہ یہ محاورہ کسی اردو
کا ہو یا کسی دیہاتی زبان کا ہو یا ختاتی زبان کا بہرکیف لفظ استدلال کا اس مقام پر استعمال کرنا
دلالت اوپر کمال جہالت کے کرتا ہو اسلیے کہ استدلال کار مدعی ہو اور مانع جو سند منع لاوے
اسکو موجہ کہتے ہین نہ مستدل و در اس مقام پر مدعی صحت حدیث نجوم موچی صاحب ہین اور
استدلال کیا ہو اپنے دعوی پر بقول امام رضا علیہ السلام کہ حضرت نے حدیث نجوم کو ہذا صحیح
فرمایا ہو صاحب استقصا اس پر منع کرتے ہین کہ لانسلم کہ امام علیہ السلام نے ہذا صحیح حدیث نجوم کو
فرمایا ہو بلکہ کیون نہین جائز ہو کہ دعوالی اصحابی کو فرمایا ہو و اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال
پھر اس سے ترقی کرکے فرماتے ہین کہ ضرور ہو کہ ہم ہذا صحیح کو اسی پر محمول کرین کہ نسبت دعوالی
اصحابی کی ہو اسواسطے کہ اگر اسکو ہم متعلق بحدیث نجوم سمجھین تو ہماری دوسری حدیث سے
یہ متناقض ہو جاتی ہو پھر ہمکو کیا غرض ہو کہ ہم اسکو متعلق بحدیث نجوم کرکے اپنی دوسری حدیث
سے متناقض بنائین لہذا ضرور ہو کہ متعلق بدعوالی اصحابی کہین اور اس صورت مین موچی
صاحب کا استدلال باطل ہو گیا جبتلک کسی دلیل سے نہ ثابت کرین کہ خواہی نخواہی ہذا صحیح
متعلق حدیث نجوم سے ہے اسکے جواب مین مخاطب اجہل کوئی ذکر دلیل و برثبوت تعلق ہذا صحیح
بحدیث نجوم تو نہین کرتے مگر جواب مین یہ فرماتے ہین کہ جس حدیث کی نسبت تم متناقض ہونا اس حدیث

کا بیان کرتے ہو وہ حدیث ہم مسلم نہین کرتے تمہارے اُس حدیث کے مسلم نہ کرنے سے دعوای صحت حدیث نجوم نہین ثابت ہوتا ہو غایۃ الامر یہ ہو کہ ہمنے تمہاری حدیث نجوم کو غیر مسلم کیا تمنے ہماری حدیث کو غیر مسلم کیا اس تمہاری عدم تسلیم سے تمہارا دعوای صحت حدیث نہین ثابت ہوا **قوله** اس جواب مین چند نقص ہین **اقول** اس مقام مین قلم آپ کا بہت لغزش کرتا ہو کہ بے ٹھکانے باتین اُس سے نکلتی ہین شاید دوران حال کچھ خلل دماغ مین آگیا ہو یا کوئی گلاس کسی کے اصرار سے بڑھگیا ہو آپ فرماتے ہین چند نقص ہین اور تفصیل مین جز ایک اول کے جسکا ثانی ندارد ہو اور کچھ نہین بیان فرماتے اولاً اول کا اطلاق بغیر ثانی کے نہین ہوتا ثانیاً چند کا لفظ ایک پر نہین بولا جاتا ہو کچھ اسکی توجیہ بھی اپنا فرمائیے کیسے کہ نا تسلیم کو مجمل ہو مثل اُس شارک کے جو ہر بات کے جواب مین درین چہ شک سکھا یا گیا تھا **قوله** اول ہم اِس عبارت زائد کو صحیح نہین سمجھتے **اقول** آپ کا صحیح سمجھنا کسی بات کو نقص اوس بات کا نہین ہو اگر کسی کے نہ صحیح سمجھنے سے کوئی بات ناقص ہو جاے تو آپ کے صحاح ستہ ناقص ہو جائین اسلیے کہ ہزارون آدمی اوسکو صحیح نہین سمجھتے ہان کوئی دلیل نقص پر قائم کرتے تو دعوی نقص کا بجا تھا اور فقط اسوجہ سے کہ ہم اوسکو نہین مانتے کوئی شی ناقص نہین ہوتی یہ سب نقص آپ کے فہم کا ہو کہ عدم تسلیم کو دلیل نقص ٹھرایا ہی بنا بر آپ کی تقریر کے لازم آتا ہو کہ ابوجہل اور ابولہب کا تسلیم نہ کرنا دین رسول خدا کو موجب نقص دین نبوی ہو وھذا مما تضحک علیہ الثکلی علاوہ اسکے یہ کلام آپ کا لا نسلم والے کی سند منع پر ہو اور بطلان سند منع سے مطلقاً اثبات دعوی نہین ہوتا چہ جاے اسکے کہ کوئی شخص اُسکا بطلان بھی نہ کرے بلکہ اوسپر لا نسلم کہے تو یہ وہی وارد کرنا لا نسلم کا لا نسلم پر ہو کہ دلالت کمال جہالت پر کرتا ہے وقد مر مثلہ مراراً **قوله** اور اسکو تحریف شیخ صدوق کی جانتے ہین **اقول** اسی طرح ہم بھی حذف لفظ اہلبیتی تحریف راویان کذاب اہلسنت سے جانتے ہین جیساکہ کذابیت پر اُن راویون کے تمہارے علمای محققین مقر ہین **قوله** انہین کے علماء اونکی نسبت ایسا خیال کرتے ہین **اقول** اتمام بحث ہی عموماً علماء پر چالا کسی فی علماء ہی تمہاری خیال باطل کے خیال نہین کیا ہو کاش دو ہی چار

عالم کی عبارت سے یہ مضمون ثابت کیا ہوتا تو لفظ علما کا مصداق پیدا ہوتا جھوٹے کو کہانتک جھٹلائیے
قولہ ملا باقر مجلسی کی بحار الانوار کو دیکھیے اقول یہ اتہام ہر بالخصوص مولانا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ پر بسبب
اپنی سوء فہم کے مطلب اونکی عبارت کا نہین سمجھے اور رجوع چاہا ہے کہا سچی قولہ صدوق نے تحریف کی
اور الفاظ حدیث کو کم و زیادہ کر دیا اقول نہ مجلسی نے تحریف کی نسبت طرف صدوق کے دی
اور نہ الفاظ کے زیادہ و کم کرنیکو اونکی طرف منسوب کیا یہ محض کذب و دروغ آپ کا ہی اور باعث
اسکا یہ ہی کہ جس طرح آپ سوء ظن صدوق علیہ الرحمہ سے رکھتے ہین اوسی طرح خیال مبارک مین یہ آتا ہی کہ
سبھی لوگ اونسے سوء ظن رکھتے ہین ؎ کافر ہمہ را بکیش خود می داند۔ حاشا ثم حاشا کہ جناب مجلسی صدوق
علیہ الرحمہ سے سوء ظن رکھتے ہون بلکہ کمال حسن اعتقاد اونکے ثقہ اور امین ہونیکا رکھتے ہین اسی وجہ کر
اونکے حق مین جلد رابع بحار الانوار مین فرماتے ہین من عظماء القدماء التابعین
لاثار الائمۃ النجباء الذین لا یتبعون الاراء والاھواء ولذا ینزل اصحابنا کلامہ
وکلام ابیہ رضی اللہ عنہما منزلۃ النص المنقول والخبر الماثور انتھی یعنے
صدوق علیہ الرحمہ عظما قدما سے ہین جو تابعین آثار ائمہ معصومین سے تھے اور کبھی مثل مخالفین
رای و قیاس پر عمل نہ کرتے تھے اور اسی سبب سے کل امامیہ اونکے قول کو اور اونکے پدر بزرگوار
کے قول کو بجائی نص منقول اور خبر ماثور جانتے ہین انتہی پس جو شخص کہ ایسا حسن اعتقاد صدوق علیہ الرحمہ
سے رکھے بلکہ کہے کہ کل امامیہ اونکے قول کو بمنزلہ حدیث منقول جانتے ہین اور فی الواقع کوئی کتاب
مجلسی علیہ الرحمہ کی ذکر احادیث صدوق علیہ الرحمہ سے خالی نہین ہی پس عقل محال جانتی ہے کہ
باوجود سوء ظن رکھنے کے پھر اپنی کتب دین و ایمان مین کوئی شخص اوسکی احادیث کا اعتبار کرے
ہان آپ اپنی سوء فہم سے اونکی عبارت مین جو معنی چاہیے پہنا لیجیے اور اس مقام پر ایک امر عجیب
قابل تماشائی احباب اولے الالباب ہی کہ صاحب منتہی الکلام کہ انتہا کے صادق ہین اپنی کتاب منتہی
مین اسی عبارت کو جو ہمنے جلد رابع سے ابھی نقل کی ہی نقل کرتے ہین اور اوسکے درمیان مین یہ
عبارت بڑھاتے ہین مثل المتاخرین الذین سلکوا طریق الشیاطین اور اوسکی نسبت

طرف مجلسی کے دیتے ہین کہ اونہین نے کہا ہو حالانکہ سیکڑون نسخہ جلد رابع بحار کے مطبوع وغیر مطبوع
موجود ہین کسی مین یہ عبارت نہین ہو مگر امثال مخاطب بڑھانیکی نسبت بسوء ظن طرف صدوق کے
دینگے اور اپنے جد امجد کیطرف بحسن ظن کبھی نہ دینگے لیکن اگر اونکے اس داغ کذب و دروغ کو
اونکی اولاد و احفاد مٹا نیکو چاہین تو کوئی نسخہ کہین سے بحار الانوار کا لاکر ہمکو دکھائین کہ جس مین عبارت
ہو کیون حضرت اسکو تحریف کہتے ہین یا جو آپ صدوق علیہ الرحمہ کیطرف بکذب و دروغ نسبت
دیتے ہین کتب کلامیہ مخالفین اور اُسکے جوابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ امثال فخر کابلی اور
فضلہ روزبہان اور بساطی دہلوی اور کفش دوز فیض آبادی نے کسقدر تحریف و تغیر النقل
عبارات کتب اور احادیث مین کی ہو ان حضرات کی شکایت کوئی کیا کرے کہ باعث انکی خیانتون
کا مجبوری و ناچاری ہوئی ہو کہ جب کوئی جواب نہ ملا تو تحریف عبارت جو ابدیا لیکن جائے تعجب ہو
کہ اس زمانے کے علمای اہل سنت بلا ضرورت بھی تغیر و تحریف اور زیادتی اونکی عبارات کتب
شیعہ مین کرتے ہین اور کچھ فضیحتی اور رسوائی دنیا سے بھی نہین ڈرتے ہین چنانچہ بالفعل چھاپہ مصر کی
کتاب مکارم الاخلاق حسن طبرسی علیہ الرحمہ کی نظر سے گذری ہو کہ جس مین نہایتی تحریف تغیر و تبدیل
ہو اور فہرست شیخ الطائفہ چھاپہ کلکتہ وہ بھی خالی از تحریف و تغیر نہین ہو پس ظاہر ہوا کہ سلف سے
عادت حضرات اہلسنت ہی کہ اپنے نفع مذہبی کے لیے تحریف و تغیر کرتے آئے اور اب بھی
کرتے ہین پس باوجود اسکے صدوق کیطرف نسبت تحریف دینا اور اونسے سوء ظن رکھنا
اپنی تئین رسوا کرنا اور اپنے ہم مذہبون کی خیانتونکو یاد دلانا ہو قولہ جن لفظون سی کافی مین
منقول ہو نقل نہ کیا اقول صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب توحید مین کافی سی نقل نہین کیا بلکہ بواسطہ
ایک راوی کے کہ علی ابن احمد الدقاق ہین کلینی سی نقل فرمایا ہو اور ہمنے حدیث کتاب التوحید
اور حدیث کافی کو ملایا تو ان دونون مین بحسب المعنی کچھ فرق نہین ہو آپ سے بعض الفاظ مین کہ متحد
المعنی ہین کچھ فرق ہو پس جائز ہو کہ راوی صدوق علیہ الرحمہ نے کلینی سی نقل بالمعنی کیا ہو اور اسمین
کوئی نقص نہین ہو ہزارون راویون نے احادیث کو نقل بالمعنی کیا ہو لیکن جس نسخہ کتاب توحید صدوق

سے مجلسی علیہ الرحمہ نے وقت تصنیف بحار کے حدیث نقل کی ہے وہ نسخہ بہت سقیم تھا کہ اُس مین ایک
سطر عبارت بالکل غائب تھی اور نظر ناسخ کی لفظ قوت علی الطاعۃ سے لفظ قوۃ علی المعصیۃ پر جا تی
رہی اور یا مین ان دو نو لفظون کے ایک سطر عبارت ساقط ہوگئی کہ جس سی معنی حدیث مین
بالکلیہ تخلل آگیا اور کچھ تقدیم و تاخیر الفاظ بھی ہوگئی ان تغیرات کیطرف جو ناسخ سے ہوئی مجلسی
علیہ الرحمہ اشارہ فرماتے ہین کہ فیہ تغییرات عجیبۃ یعنی من الناسخ لا من الصدوق پس
آپ نے یہ کہان سے نکالا کہ مجلسی علیہ الرحمہ نے نسبت تحریف اور زیادہ اور کم کرنے کے
طرف صدوق کے دی ہے بعد اسکے فرماتے ہین کہ تورث سوء الظن بالصدوق
یعنی ناسخ نے ایسے تغیرات کیے ہین کہ جو لوگ صدوق سے سوء ظن رکھتے ہین یعنے
اشاعرہ جبریہ کہ جنکا جبریہ ہونا اقرار صاحب مسلم الثبوت سے ثابت ہے کہ فرماتے ہین کہ
الحق انہ کفو للجبر وہ فرقہ جبریہ ان تغیرات کی نسبت ناسخین کیطرف نہ دینگے بلکہ خود صدوق
کیطرف دینگے اور بسوء ظن کہینگے کہ صدوق علیہ الرحمہ نے خود یہ تغیرات اس لئے کیے کہ
حدیث کو موافق مذہب عدلیہ بنائین حالانکہ یہ ظن ونکا از قبیل سوء الظن ور از قبیل بعض الظن اثم کے
ہے اور تعبیر اس ظن کی بسوء ظن اس لیے کی کہ یہ حدیث جسطرح کتاب کافی مین اور نسخہ ہاے
صحیح کتاب التوحید مین منقول ہے کچھ مخالف مذہب عدل نہین ہے چنانچہ شراح نے بوجہ احسن اپنے
شرح مین توجیہ اور توضیح اسکی کی ہے پس صدوق علیہ الرحمہ کو کون امر داعی تھا کہ ایسے تغیرات
عمل مین لاوین کہ جس سے حدیث مختل المعنی ہو جائے اور بالفرض اگر بظاہر جبر پر بھی دلالت
کرتے تو چونکہ موافق مذہب عامہ ہوتے مثل احادیث دیگر اسکو محمول علی التقیہ کر دیتے علاوہ
اسکے جب باب تاویلات آیات قرآنی تشبیہ و تجسیم مین کھلا ہوا ہے تو احادیث مین بدرجہ اولی
تاویل ہو سکتی ہے خصوصاً نظر بانیکہ خود ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے ان فی اخبارنا محکم
کمحکم القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن پس فرمانا آپ کا کہ خود مجلسی کو اُن سے
سوء ظن ہے آپ نے کہان سے نکالا کہان مجلسی نے فرمایا ہے کہ تغیرات من الصدوق تورث سوء الظن

لی من الصدوق کیا بیجا ہی اور بغیرتی ہی کہ اپنی طرف سے ایک سخن پوچ و لچر ایجاد کرنا اور دوسرون
کی عبارت کا مصداق اوسکو قرار دینا بغیر اسکے کہ اوسکے الفاظ سے کوئی شہادت اوسپر قائم ہو
الحاصل ہماری بیان سے کالصبح کمسفر ظاہر ہو گیا کہ آپ نے کل علما پر عموماً اور مجلسی علیہ الرحمہ
پر خصوصاً محض کذب اور افترا اور بہتان کیا تجہار بسہ عنہم وقد فعل
قولہ باقرار ملا باقر مجلسی کے ثابت ہوا اقول ہرگز اقرار مجلسی نہین ہوا کہ صدوق نے بڑھایا
ہی اور اسکا بھی اقرار نہین ہی کہ مجھکو مورث سوء ظن ہوا البتہ وہ یہ فرماتے ہین کہ ناسخین نے
تغیر کیا اور اونکا تغیر کرنا جبریہ کے لیے مورث اس گمان بد کا ہو گا کہ واسطے موافقت مذہب
عدلیہ کے صدوق نے خود ایسا کیا ہو گا قولہ ذرا ذرا بات پر الفاظ حدیث کے بدل دیتے
ہین اقول یہ دوسرا اتہام ہی مجلسی پر کہ اونھون نے کہا ہی کہ ذرا ذرا بات پر بدل دیتے تھے
حقیقت یہ ہی کہ صدوق علیہ الرحمہ نہ ذرا ذرا بات مین نہ بڑا بڑا بات مین بدلتے تھے
بلکہ سچی سچی بات بکمال صدق و راستی نقل کرتے تھے بلکہ کذب و دروغ کلاً و جزاً تمہارے
علما از سابقین تا لاحقین اور تمہارے رواۃ کا کام ہی بیشتر کا ذکر جانے دیجیے کہ کہانتک
کوئی لکھیگا بالفعل تمہارے موچی صاحب کے کذب و دروغ کا اور بڑھا دینا اونکا عبارت
مجلسی مین ہمنے ابھی اوسکا نشان دیا ہی اور جس شخص نے اونکے منتہی اور اوسکے جواب
استقصا کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ کتنے ہزار جھوٹ اس کفش دوز جہنم سوز نے بنائی ہین
اور اسیطرح جسنے تحفہ مسروقہ عبد العزیز اور اُسکے جوابات صوارم اور صمصام اور حسام
کو دیکھا ہی اوسکو معلوم ہی کہ اوس مرد عزیز بے تمیز نے بھی کتنے دروغ بیفروغ کو فروغ
دیا ہی اور تمہارے رواۃ بھی سب جھوٹے ہین ایک اسی حدیث نجوم کے رواۃ کو دیکھو
کہ تمہارے علمای محققین اور ناقدین نے سبکو کذاب اور وضاع اور واہی تباہی کہا ہی
اور اگر اس سے زیادہ سننے کی ہوس ہو تو دو چار آپ کے اگلون کا بھی ہم نشان دیتے ہین
منجملہ اونکے بڑے ناہنجار شہرہ گرہ کا حضرت ابو ہریرہ ہین کہ احادیث موضوع بنانے مین

اوستاد ہین اور اونکی بدولت صحاح ستہ موضوعات سے مملو و مشحون ہین ذری ذری بات پر
حدیث تیار کر دیتے تھے فقط ایک عشر قیمت پیاز پر حدیث بصل البلکہ بنادی جیسا کہ مشہور ہے ہم
فقط یہ نسبت اونکی طرف نہین دیتے ہین بلکہ صحابہ جناب رسول خدا بھی اونکو جھوٹی حدیث
بنانے مین یکتاے دہر سمجھتے تھے اگر اس مین آپکو شک ہو تو جمع بین الصحیحین کو دیکھیے حدیث ۱۶۲
قال خرج الینا ابو ہریرۃ فضرب یدہ علی جبھتہ قال الا انکم تحدثون علی
انی اکذب علی رسول اللہ یعنی نکلا ہماری طرف ابو ہریرہ پس سر پر ہاتھ مارکر کہا
کہ تم لوگ کہتے ہو کہ مین جناب رسولخدا پر جھوٹ باندھتا ہون بہرکیف یا ابو ہریرہ جھوٹے تھے
یا صحابہ جو اونکو جھوٹا کہتے تھے اور سنیئے اوسی کتاب مین حدیث ۱۴۲ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر تقبل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او
ماشیہ فقیل لابن عمر ان اباہریرۃ یقول او کلب زرع فقال ابن عمر
ان لابی ہریرۃ زرعا یعنی جناب رسولخدا نے حکم فرمایا کتون کے مارنیکا مگر سگ شکاری
یا سگ گلہ غنم پس لوگون نے کہا ابن عمر سے کہ ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے کلب
زرع کو بھی منع کیا ہے پس کہا ابن عمر نے کہ ابو ہریرہ زراعت رکھتا ہے یعنے یہ اپنے فائدہ کے
لیے بنایا ہے اور سنیئے اوسی کتاب مین حدیث ۱۶۰ ایروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من تبع جنازۃ فلہ قیراط من الاجر فقال ابن عمر لقد اکثر علینا ابو ہریرۃ
یعنی جو کوئی مشایعت جنازہ کرے اوسکو ایک قیراط اجر ہے پس کہا ابن عمر نے کہ اکثار کردیا ہم پر
ابو ہریرہ نے اب یا اوستادی ابو ہریرہ مجہول کیجیے یا کذب ابن عمر ہمارا الو کسطرح ہاتھ سے
نہ جائیگا ہر کافر یکہ کشتہ شود سود اسلام است اور سنیئے کہ طبرانی نے کتاب اوسط مین روایت
کی ہے کہ ابو ہریرہ سے کہا ان رسول اللہ قال من لم یوتر فلا صلوۃ لہ فبلغ ذلک
عائشہ فقالت و من سمع ہذا من ابی القاسم و ما بعد العہد و ما نسینا
انما قال ابو القاسم الحدیث یعنی جو شخص وتر نہ پڑھے پس اوسکی کوئی نماز نہین ہے پس یہ خبر عائشہ کو

پہونچی پس کہا اوسنے کہ کسنے سنا ہی اس حدیث کو جناب رسول خدا سے بہت زمانہ نہین گزرا اور اونکے اقوال کو ہم بھول نہین گئے فرمایا نہین انحضرت نے مگر اسیطرح اور سنیے سیوطی فی رسالہ عین الاصابہ مین روایت کیا ہی ابو ہریرہ سے من غسل میتا اغتسل ومن حملہ توضأ فبلغ ذلک عائشۃ فقالت او نجس موتی المسلمین ما علی الرجل لو حمل عودا یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو غسل دے میت کو غسل کرے اور جو اوٹھاوے میت کو وضو کرے جب عائشہ نے سنا کہا کیا نجس ہین اموات مسلمانون کے اور نہین ہی کسی پر کچھ جو اوٹھاوے ایک لکڑی کو اور بھی سنیے کہ آپکے بڑے خلیفہ راوی حضرت ابن عمر بھی اس داء العضال مین گرفتار اور فن احادیث تراشی مین بڑے ماہر و پرکار ہین اور ہم اپنی بدظنی سے یہ نہین کہتے اور ابن عمر پر تہمت نہین لگاتے بلکہ حضرت ام المومنین اونکی نسبت ایسا خیال فرماتے ہین چنانچہ دارقطنی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے انہ بلغھا قول ابن عمر فی القبلۃ الوضوء فقالت کان رسول اللہ یقبل وھو صائم ثم لا یتوضأ یعنی حضرت عائشہ نے سنا کہ ابن عمر فرماتے ہین کہ بوسہ لینے مین وضو ضرور ہی پس فرمایا ام المومنین نے کہ جناب رسول خدا بوسہ لیتے تھے حالت صوم مین اور وضو نہین کرتے تھے اور اس سے بدیع تر سنیے کہ محمد بن عمر واقدی علمای روات اہلسنت مین کیسے نامی گرامی ہین کہ محمد بن سلام اونکو عالم دہر اور ابراہیم حربی اونکو امین الناس فی الاسلام کہتے ہین اور مصعب زبیری بقسم شرعی گواہی دیتے ہین کہ مین نے مثل اوسکے نہین دیکھا اور دراوردی نے اونکو ملقب بامیر المومنین فی الحدیث کیا ہی ایسے جلیل المنزلت کی شان مین شیخ رحمت اللہ مختصر تنزیہ مین صاف لکھتے ہین محمد بن عمر الواقدی قال النسائی یضع الحدیث اور یحیی بن معین تصریح کرتے ہین کہ واقدی نے بیس ہزار حدیث مکذوبہ بنائی تھی اور شافعی نے کتب واقدی کو لاشی محض و کذب بحت جانا ہی چنانچہ خوارزمی نے مسند ابو حنیفہ مین لکھا ہی کہ فقد ذکرالواقدی کذلک فی المغازی وقد طعنوا فیہ فقال یحیی بن معین وضع الواقدی علی رسول اللہ

عشرین الف حدیث وقال احمد بن حنبل الواقدی یرکب الاسانید
وقال ابن المدینی لا یکتب حدیثه وقال الشافعی کتب الواقدی کذب
اور میزان ذہبی مین ابن المدینی سے منقول ہے کہ الواقدی یضع الحدیث پس جب حال واقدی کا
جو اہلسنت کے نزدیک امیر المومنین فی الحدیث ہین یہ ہو کہ بیس بیس ہزار حدیثین جھوٹی بنائین ہون
تو اور محدثین کے حال کو بھی اسی پر خیال کر لینا چاہیے سعدی قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ ہرچند
سخن کو طول ہوا مگر ایک دو فقرہ اور سن لیجیے چونکہ ہندوستان مین سوائے حنفی المذہب کے اور
فرق اہل سنت مفقود ہین اسلیئے ظن غالب ہے کہ بعد سنی ہونے کے آپ حنفی المذہب بھی ہون پس کچھ
حال خجستہ مآل اپنے امام ابو حنیفہ کا بھی سن لینا آپکو بہت ضرور ہے چنانچہ فیض القدیر شرح جامع صغیر مین
مذکور ہے النعمان بن ثابت الامام اوردہ الذہبی فی الضعفاء وقال
قال ابن عدی عامة ما یرویه غلط وتصحیف وزیادات یعنی نعمان ابن
ثابت کہ امام اعظم ابو حنیفہ ہین ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے اونکا شمار ضعفا مین کیا
ہے اور کہا ہے کہ کہا ابن عدی نے کہ تمام روایتین اونکی خالی غلط اور تصحیف اور زیادات سے نہین
ہین ابو حنیفہ صاحب کو دو تین ہی حدیثین یاد تھین وہ بھی غلط اور تصحیف و تحریف اور نقصانات اور زیادات مین
صدوق علیہ ... پس اوستاد الکل حضرت امام اعظم کوفی ہین اور یہ سوء ظن ہمارا اونکی نسبت
نہی بلکہ آپکے علماے کرام کا اور یہ عبارت فیض القدیر کی نص ہے اوپر اوستادی امام اعظم کے
پس اس عبارت بیچارے کے جسکا مطلب تو آپ خاک نہین سمجھے اور اپنے جی سے بے سر و پا
باتین بنائین اور اسپر اسقدر ناز و نخرے کیے شیعہ سنت عمری سے حضور اور نفور ہین البتہ خریدار
ایسے ناز و نخرون کے افغانان رامپور ہین سعدی ناز بر آن کن کہ خریدار تست۔ قولہ جسکی صحت
سے کل مذہب ہی باطل ہوا جاتا ہے اقول آپ نے آیات فضائل صحابہ لکھے اوس سے تو
اونکا مذہب باطل ہی ہوا بلکہ آپ ہی نے منہ کی کھائی اور اپنے اگلے پچھلون کی رسوائی
اور فضیحتی کرائی اب اس حدیث نجوم سے شیعون کا کیا نقصان ہوتا ہے بلکہ تمہارا ہی مذہب بیخ و بن سے

کندہ ہوتا ہو ہر چند سابق میں ہم تفصیل تمام اسکو بیان کر چکے ہین ولکن کلما عدت عدنا کلما کررت کرنا
پس سنیے کہ اگر حدیث بحجہ عموم مفسر بالبیت ہوتے تو چونکہ ہمارے عقائد قطعیہ کے مخالف تھے اور
عامہ کے موافق ہم اسکو حملا علی التقیہ مطروح کر دیتے مثل آیات تجسیم تشبیہ کے مادل بتاویلات
کرتے اور جملہ تاویلات سے یہ بھی ہوتا کہ مراد بیان اصحاب سے اہلبیت ہین کیونکہ اقتدای
غیر معصوم باطل ہو اور سوائے اہل بیت کے کوئی معصوم نہین کیون حضرت شیعونکا کیا ضرر ہوا
آپ اپنی خبر لیجیے کہ اگر حدیث کو اپنی عموم پر باقی رکھے گا تو خلافت شیخین باطل ہو جائیگی اور اقتدوا
بالذین من بعدی اڑ جائیگا اور شیعہ باقتدای علی وعباس شیخین کو کاذب غادر خائن آثم کما فی
الصحیح المسلم سمجھینگے اور اگر کوئی تخصیص لگائے گا تو عدالت کل صحابہ مین بٹا لگ جائیگا اب فرمائیے کہ
مذہب شیعون کا اس حدیث نے باطل کیا یا سنیون کا و قد مر تفصیلہ قولہ تو پھر اپنے
مذہب کو کسطرح بچاتے اقول اوسی طرح جسطرح ابھی ہمنے بیان کیا اب تم بتلاؤ کہ تم اپنے مذہب کو
کسطرح بچاتے ہو اسی بات سے کہ ہمارے مذہب کو بچانیکی حاجت نہین ہو بلکہ وہ ہر طرح سے
بچا ہوا ہو ثابت ہو گیا کہ ہرگز صدوق علیہ الرحمہ نے اس لفظ کو نہین بڑھایا ہو بلکہ اونکے ثقات
رواۃ نے رسول اللہ سے نقل کی ہو اگر آپ سچے ہین تو اس حدیث کو کسی کتاب معتبر
شیعہ سے بلا اس تفسیر کے دکھا دیجیے وانی لک ھذا قولہ اس لیے ہم بھی ملا باقر مجلسی
کے ساتھ اتفاق کرتے ہین اقول حضور والا بت جھک مارتے ہین جو یہ آپ کہتے ہین وہ
ہرگز مجلسی نے نہین کہا ہو کما وضحناہ قولہ تو ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین اقول
کوئی دلیل آپ کے مطابق دعوی کے نہین ہے جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہو ضرور تھا کہ
کچھ اپنے خلل دماغ کا علاج کرتے تب کچھ دلیلین لکھتے مگر افسوس ہو کہ آپ نے نہ کیا

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

پہلی دلیل مولوی علی بخش خانصاحب بہادر اپنی ایک رسالہ مین فرماتے ہین کہ صحابی کا لفظ معاتھایا

پہیلی اور چیستان بھی کہ جسکے پوچھنے کی ضرورت ہوتی اور سننے والا نہ سمجھتا اور ربالالفاظ من اصحابک
استفسار کرتا پس یہ سوال خود اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اپنی طرف سے بڑھایا ہی دوسری دلیل اس
حدیث سے اختلاف اصحاب کا ثابت ہوتا ہی اور موافق اصول شیعون کے اہلبیت باہم مختلف
نہین ہوتے پس کیونکر اصحاب سے اہلبیت مراد لینا جائز ہوگا اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کی
فقرہ کے کیا معنی ہونگے چنانچہ خود اسی حدیث مین بعد اُن الفاظ کی جو ہمنے نقل کیے شیخ صدوق
فرماتے ہین کہ قال محمد بن علی مولف ھذا الکتاب ان اھل البیت علیھم السلام لا
یختلفون ولکن یفتون للشیعۃ بمر الحق وانما افتوھم بالتقیۃ فما یختلف من قولھم فھو
للتقیۃ والتقیۃ رحمۃ للشیعۃ کہ مولف اس کتاب کا کہتا ہی کہ اہلبیت علیہم السلام تو کچھ اختلاف
نہین کرتے بلکہ اپنے شیعون کو صحیح فتوی دیتے ہین البتہ کبھی کبھی کوئی فتوی تقیہ سے بھی کر دیتے ہین
پس اختلاف سے مراد تقیہ ہی اور تقیہ شیعون کے حق مین رحمت ہی اگرچہ صدوق اور اُنکی
پیرو اس جواب پر ناز کرین مگر کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا اس لیے کہ تقیہ کے معنی ہین
سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو ظاہر کرنا پس سواے حضرات امامیہ کے
دوسرا کون ہی کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھے گا اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کی حدیث کو
تقیہ پر محمول کریگا لیکن اگر ہم اختلاف کو تقیہ پر منحصر نسمجھین تو گویا حدیث کے یہ معنی ہوسکے کہ میرے
اہلبیت سے جس قول پر کوئی عمل کریگا وہ ہدایت پاویگا اگرچہ وہ قول باہم مختلف ہون اور
ایک دوسرے سے مخالف ہون اسلیے کہ اختلاف میرے اہلبیت کا رحمت ہی فقط اور
یہ ظاہر ہی کہ ہزارہا احادیث اور اقوال اماموں کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین
اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین لیکن جب تقیہ رحمت مین شمار کیا گیا تو سنیون کا
اون اقوال پر عمل کرنا جو اماموں سے بوجہ تقیہ کے فرمائے ہین ہدایت ٹھہرا ورنہ اگر تقیہ کے
قولون پر عمل کرنیوالے خطا پر ہون اور گمراہ ٹھہراے جائین تو پھر معنی اون الفاظ کے
کہ بایہم اقتدیتم اھتدیتم و اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے کیا معنی ہونگے اور کوئی یہ

نہ خیال کرے کہ ائمہ کرام نے جو اقوال اور احکام براہ تقیہ کے فرمائے ہین وہ مجمل و مشترک المعنی
نہین ہین بلکہ نہایت صاف اور صریح ہین اور یہ بھی کوئی نہ سمجھے کہ اونہون نے وقت کہنے
اون اقوال اور دینے اون احکام کے اسکا خیال نہین کیا کہ پوچھنے والا اور سُننے والا اوسپر
یقین کرے اور کسی طرح پر اوسکو اس قول کی صداقت مین شبہہ نہ رہے جیسا کہ علمائے امامیہ نے
اسکو خود بیان کیا ہی چنانچہ میر باقر داماد نبراس الضیا مین فرماتے ہین کہ جو فتوی ائمہ کرام نے موافق
قاعدۂ تقیہ کے دیے ہین اون مین سے بعض ایسے ہین کہ اونسے غرض تعلیم ہی تاکہ اوسکا جواز
بیان کیا جائے کہ وقت ضرورت کے اوسپر عمل کیا جائے اور بامید اسکے کہ مومنون کو حق بات
بتلا ہی دیگئی ہی اور اونمین سے بعض فتوی ایسے ہین کہ جو ایسے پوچھنے والے نے پوچھے کہ اپنے
باطل مذہب پر فریفتہ تھا اور اپنے دین کج پر اعلی درجہ کا غلو رکھتا تھا تو ایسے شخص کو ائمہ کرام
نے اوسکے دین و مذہب کے موافق فتوی دے دیئے اسلیے کہ نہ اوسکے ہدایت پانے کی
امید تھی نہ راہ راست پر آنیکا یقین تھا پس جب امام ون فی خود دیدہ و دانستہ پوچھنے والیکو فتوے
اوسکے دین و مذہب کے موافق بتلا دیا تو گو وہ فتوی مخالف اور ردایتون کے ہو لیکن
بہ نسبت اختلاف اصحابی لکم رحمتہ کے پوچھنے والے کے حق مین رحمت ہو گیا اور بمقتضائے
بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے اوسپر عمل کرنیوالا ہدایت پانے والون مین محسوب ہوگا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

کل قضایا آپکی دلیلون کے باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ہین کاش ایک مقدمہ بھی صحیح ہوتا
تب بھی ہم آپ کے شکرگزار ہوتے ایک دعوی آپ کا کہ جس چیز سے سوال اور استفسار
متعلق ہوتا ہی وہ ضرور ہی کہ از قسم معما اور لغز اور چیستان ہو لا نسلم یہ محض غلط ہی سیکڑون
مسائل غیر معلومہ سے سوال متعلق ہوتا ہی اور اوسکو کوئی لغز اور چیستان اور معما نہین کہتا
کیون حضرت ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ حضرت عمر خانۂ جناب فاطمہ کے جلانیکو آگ لیگئے تھے

یا نہین اور متخلفین جیش اسامہ سے تھے یا نہیں اور احد وخیبر مین مولین الدبر سے تھے یا نہیں اور سیوطی نے اونکے بارہ مین کیا لکھا ہے اور افلحے اونکا کون تھا یقین ہو کہ جواب مین آپ فرماینگے تم تو معما اور پہیلی اور چیستان ہم سے پوچھتے ہو نہین حضرت معما نہین پوچھتے بلکہ جو باتین ہمکو معلوم نہیں ہین وہ پوچھتے ہین دوسرا دعوی آپکا کہ ائمہ مین اختلاف ظاہر عبارت اور ظاہر احکام مین نہین ہوتا لا نسلم بلکہ اختلاف احکام حقیقیہ واقعیہ مین نہین ہوتا دیکھیے ظاہر عبارات آیات تنزیہ وتجسیم وتشبیہ مین کیسا اختلاف ہو پس جب خدا کے قول مین اختلاف ہو تو ایسا ہی اختلاف اقوال ائمہ مین بھی ہو سکتا ہو اور اختلاف تقیہ کو جو آپ باطل سمجھتے ہین آپ کے سمجھنے سے کیا ہوتا ہو ہم تو مدلائل قطعیہ عقلیہ نقلیہ او سکو حق سمجھتے ہین پھر ہمارے دین و مذہب مین آپ کا کیا اجارہ ہو ذرا یہ تو فرمایئے کہ اختلاف تقیہ کو تو آپ باطل سمجھتے ہین اور آپ کے احادیث مین جو اختلاف اصحابی ہو جیسا کہ صواعق مین جمع بین الصحیحین و دیگر کتب معتمدہ سے روایت کی ہو کہ فرمایا جناب رسولخدا نے سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی کالنجوم فی السماء بعضہا اقوی من بعض فمن اخذ بشئ مما ھم علیہ من اختلافہم فھو عندی علی ھدی پس یہ اختلاف اصحاب جو جب ہدایت ہی اور اتفاق اونکا موجب ضلالت ہو اور جناب رسولخدا کے بعد ہوا یہ بوجہ تقیہ ہو نہین سکتا اسلیے کہ تقیہ تو آپ کے زعم باطل مین باطل ہو پس یہ اختلاف کس طرح کا تھا اور بعد جناب رسولخدا کے جو مہاجرین و انصار مین روز سقیفہ اختلاف ہوا کہ کوئی کہتا تھا منکم امیر و منا امیر اور کوئی کہتا تھا منا الامراء و منکم الوزراء کما فی صحیح البخاری یہ اختلاف تو عین ہدایت تھا اور بعد اسکے اتفاق منافقین صحابہ خلافت ابوبکر پر عین ضلالت تو ایسے اختلاف و اتفاق کیواسطے بجز دنیا طلبی کے کہ بمقتضائی تریدون عرض الدنیا ثابت ہو کوئی اور وجہ وجیہ بیان فرمایئے آپ بیچارے کیا بیان کرینگے جب آپ کے بڑے بڑے علما سے توجیہ اسکی نہو سکی تب اسکو قول منکر ٹھہرا کر آپ کے محققین نے اس حدیث کو موضوع و مکذوب و باطل

ٹھہرایا ہو بزاز فرماتے ہین کہ الکلام منکر لم یثبت والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یبیح الاختلاف بعدہ من اصحابہ یعنی قول باختلاف صحابہ نہایت امر منکر اور قبیح ہو کہ ثابت نہین ہوا ہو اور ہرگز جناب رسول خدا نے جائز و مباح نہین کیا ہو اپنے اصحاب کیواسطے کہ بعد اونکے باہم اختلاف کرین انتہی تیسرا دعوی آپ کا کہ تقیہ کے معنی جھوٹ کہنا ہو اور جھوٹ رحمت نہین ہو سکتا یہ معنی تقیہ کے نہین معلوم آپ نے کہان سے نکالے ہین یہ معنی لغوی ہین یا عرفی ہین کہ شرعی ہین کہین سے پتہ اور نشان دیجیے لغت مین تقیہ ماخوذ ہو وقی یقی وقایۃ وتقاۃ و تقیۃ سے کہ بمعنی حذر کردن و خوف کردن و پرہیز کردن کے ہو اور عرف مین بمقتضای حدیث مشہور استر ذھبک و ذھابک و مذھبک اپنے مذہب کو چھپانا تعجب ہو کہ چھپانا مال کا اور چھپانا سفر کا جھوٹ نہوا اور چھپانا مذہب کا جھوٹ ہو جائے حضرت سلامت کذب و تقیہ مین نہ اتحاد مفہومی ہو نہ مصداقی پھر دونو ایک کیونکر ہو سکتے ہین آرے کبھی ایسا ہو کہ تقیہ مین ضرورت مقتضی اظہار باطل کی ہوتی ہو لیکن ہر اظہار باطل حقیقت مین کذب نہین ہو جسطرح ہر اظہار حق صدق نہین ہو جیسے آپکے ثلثہ اور کل منافقین انک لرسول اللہ کہتے تھے مگر خداوند تعالی بقول خود واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون شہادت اونکے کذب کی دیتا ہو اس سے ظاہر ہوا کہ خدا کے نزدیک اظہار ظاہری پر مدار صدق و کذب نہین ہو بلکہ ضرور ہو کہ تصمیم قلب ہو اور جب تقیہ مین اظہار باطل بتصمیم قلب نہین ہو تو ضرور ہو کہ خدا کے نزدیک کذب نہو جسطرح اظہار ظاہری انک لرسول اللہ صدق نہوا گو آپ کے ایسے جھوٹے بکا کرین کہ اظہار ظاہری کذب و صدق ہو لکن اللہ احق بالتصدیق علاوہ اسکے احکام متبدل حیثیات و اعتبارات متبدل ہوتے ہین پس جسوقت کسی نے حالت تقیہ مین کوئی بات من حیث التقیہ کہے تو اس حیثیت سے وہ واقع مین سچ ہو گو بحیثیت عدم تقیہ باطل ہو بلکہ بتبدل حیثیات تبدل ذات بھی ہو جاتا ہو دیکھیے کہ حیوان من حیث النطق یعنی ادراک معقولات مثل شیعون کے

انسان ہی اور وہی حیوان بحیثیت عدم ادراک معقولات مثل حمار کے ہی ولولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ پس
اگر کسی شیعہ نے وقت تقیہ مین من حیث التقیہ کہا کہ حضرت عتیق ابوبکر الصدیق اس دار دنیا مین
خلیفۃ الرسول اور دار آخرت مین سید الکہول ہین تو وہ بیشک بحیثیت تقیہ سچا ہی جسطرح سے اونہین حضرت
کو بحیثیت عدم التقیہ غاصب کاذب غادر وخائن وآثم کما فی صحیح مسلم کہنے مین سچا ہی پس کسی
حال مین اوسپر اطلاق کاذب نہین ہوسکتا مثال اسکی یہ ہی کہ من حیث ضعف الاسلام حکم لکم دینکم
ولی دین حق ہی اور من حیث قوۃ الاسلام حکم فاقتلوا المشرکین حق ہی آرہے نظر اسکے کہ صدق من
حیث التقیہ قریب ہی کہ وقت عدم تقیہ کذب ہوجاوے اسکو کذب مجازی کہسکتے ہین بطور مجاز
بالاشراف جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ بالجملہ قبیح کذب حقیقی ہی نہ مجازی سلمنا کہ حقیقی ہی
سہی لیکن لانسلم کہ ہر وجہ سے قبیح ہو قال الشیخ السعدی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز اور
ہر مومن وکافر کے نزدیک مسلم ہی کہ اقل القبیحین حسن ہی عقلاً بلکہ حدیث ہی ابتلی ببلیتین
فلیختار اہونہما بھی مؤید اسی کے ہی نقلاً پس جبکہ امر دائر ہو درمیان حرام کھانے اور جان
جانے کے تو اختیار حرام حسن ہو جائیگا کما فی اکل المیتہ عند الاضطرار اسی طرح خدا نے بقول
خود کلا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ عند الاضطرار اجازت خلاف کرنیکی اونکو دی ہی پس جسطرح اکل
میتہ باجازت خدا حسن ہو گیا اوسی طرح سے یہ خلاف کرنا بھی حسن ہو جائیگا اور جسطرح
باجازت خدا اکل میتہ مین رحمت خدا ہی اوسیطرح سے اجازت تقیہ بھی رحمت خدا ہی پس آپکا
فرمانا کہ جھوٹ رحمت خدا نہین ہوسکتا محض بیجا اور لغو ہی اسلیئے کہ کون کہتا ہی کہ مطلقاً
جھوٹ رحمت خدا ہی بلکہ اجازت تقیہ کو رحمت خدا کہتے ہین کہ جس سے جان بچ جاتی ہے
اوس وقت مین کہ جسوقت حکم جان دینے کا نہین ہی اور جسوقت حکم ہی جیسے جہاد مین پس
ایسے وقت مین جان بچا کر بھاگ جانا آپ کے ثلثہ کا کام ہی شعر ثلثہ کس لڑائی مین بھاگے
بھگوڑون کے سردار ہیشہ تھے آگے قولہ مولوی علی بخش خان صاحب بہادر اپنے ایک
رسالہ مین فرماتے ہین اقول جناب مستطاب خان والاشان علی بخش خان صاحب بہادر

بے بہادر کے نام مبارک سنے سے خیال مین گزرا تھا کہ شعرا ونکی شان رفعت نشان کے کوئی
کلام بھی عظیم الشان ہوگا مگر وہی مثل ٹھہی کہ ہاتھی آیا ہاتھی آیا پھر کیا ہوا آپ فرماتے ہین
کہ جس چیز سے سوال کیا جاتا ہے وہ ضرور ہے کہ معما اور پہیلی ہو اور چونکہ لفظ اصحاب معما اور پہیلی
نہ تھی تو اوس سے سوال متعلق کرنا محض غلط ہے سبحان اللہ کیا دلیل ہے تقریر کیسی چست اور صغری
وکبری کیا درست جناب خان صاحب شریعت رسول خدا کیا معما اور پہیلی تھی کہ لوگون نے ہزارون
مسئلہ آنحضرت سے پوچھے اور کسی مسئلے کو کوئی معما اور پہیلی نہین کہتا آپ جو پوچھتے ہین کہ لفظ
اصحاب معما ہے یا پہیلی تو یہ سوال آپ کا کونسا چیستان اور کونسی پہیلی ہے بہرکیف ہم آپکے چیستان
اور پہیلی کا جواب دیتے ہین کہ جو لفظ مجمل اور مبہم اور متشابہ ہو وہ بھی پوچھا جاتا ہے اور ہر بات
غیر معلوم پوچھی جاتی ہے مثل پہیلی کے پوچھی جاتی ہے لفظ اصحاب مین احتمال معنی لغوی عرفی و شرعی سب کا
ہے اور حقیقت اور مجاز بھی محتمل ہین اگر کسی شخص نے بمقتضائی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
مقصود لفظ اصحاب مین سوال کیا تو کیا قباحت لازم آئی وجہ خلش سائل بہت ظاہر ہے کہ حضرت نے
حکم باقتدای اصحاب فرمایا تو سائل نے یہ سمجھا کہ کل اصحاب قابل اقتدا نہین ہو سکتے اس لیے
کہ بعض اُن مین سے شرابخوار بھی تھے کہ جن کی حضرت اپنی کفش مبارک سے تادیب کرتے تھے اور
بعض ایسے تھے کہ بی بی عائشہ کو متہم بزنا کرتے تھے اور جناب رسولخدا اونپر حد قذف جاری
کرتے تھے اور بعض اون مین سے منافقین تھے کہ جنکی شان مین خداوند عالم فرماتا ہے
ومن اهل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم اور بعض
اون مین سے جیفۂ دنیا کے کلاب منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرة تریدون
عرض الدنیا پس بعید از عقل ہے کہ کل صحابہ قابل اقتدا ہون اس لیے سائل نے پوچھا کہ مراد آپکے
اصحاب سے کون لوگ ہین حضرت نے جواب مین فرمایا کہ اصحابی اهل بیتی یعنے اصحاب میرے
قابل اقتدی اہلبیت میرے ہین کہ وہی لوگ معصوم اور مورد آیۂ تطہیر اور محکوم تمسک بحدیث ثقلین
وبحدیث سفینہ ہین اور دوسرون مین یہ لیاقت نہین ہے کہ مقتدا ہون قولہ اہلبیت باہم مختلف نہین ہوے

اقول بشبہہ یا اختلاف حقیقی نہین مختلف ہوتے گو بظاہر بعض اقوال بسبب تشابہ ہونے کے یا بسبب
تقیہ کے مختلف ہوجائین یہ اختلاف اور عدم اختلاف تناقض نہین ہین بعدم شرط التناقض وہو اتحاد
الوجہ **قولہ** اور اختلاف اصحابی لکم رحمۃ کے فقرہ کے کیا معنی ہونگے **اقول** وہی معنی ہون گے جو
خود صدوق علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہو **قولہ** کوئی اہل عقل اس جواب کو پسند نہ کریگا **اقول** عقلا نے
پسند کیا ہے تم ایسے بیعقلون کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہے جبتک کوئی وجہ وجیہ ناپسندی
کی نہ بیان کرو اور جب کوئی وجہ اوسکی آپ سے نہ نکل سکی تو آپ یہ فرمانے لگے کہ چونکہ یہ
جواب مبتنی بر تقیہ ہے اور تقیہ شئی قبیح ہی اسلیے یہ جواب بھی قبیح ہے لیکن جب قبح اوسکا ہمارے
نزدیک مسلم ہی نہین ہے تو قبح جواب کب مسلم ہوگا ہم بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کرتے ہین حسن
تقیہ کا لیکن یہ ایک بحث جداگانہ ہے آپ ایک شاخ سے دوسری شاخ پر مثل بندرون
کے کیون اوچکتے ہین **قولہ** تقیہ کے معنی ہین سچ بات کو بسبب خوف کے چھپانا اور جھوٹھ کو
ظاہر کرنا **اقول** آپ جھوٹے ہین اور یہ معنی بھی جھوٹے ہین شیعون نے یہ معنی تقیہ کے
نہین بیان کیے ہان یہ معنی وہ لوگ بیان کرین تو بیجا نہین ہے جو حضرت ابراہیم کے تین
جھوٹ کے قائل ہوے ہین اگر اس مین کچھ تامل ہو تو جمع بین الصحیحین کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسمین
منقول ہے ان رسول اللہ قال فی صفۃ حال الخلق یوم القیامۃ انہم یاتون
آدم فیعتذر الیہم فیاتون نوحا فیعتذر الیہم فیاتون ابراھیم فیقولون
یا ابراھیم انت نبی اللہ وخلیلہ من اھل الارض اشفع لنا الی ربک اما تری
ما نحن فیہ فیقول لہم ان ربی قد غضب علی غضبا ما غضب قبلہ ولن
یغضب بعدہ مثلہ وانی کذبت ثلث کذبات نفسی نفسی اذھبوا الی غیری
یعنی جناب رسول خدا نے بیان حال خلق مین روز قیامت کے فرمایا کہ خلائق حضرت آدم
کی پاس آوینگی در سوال شفاعت کرینگی تو حضرت آدم اونسی عذر کرینگی کہ مجھسے نہین ہوسکتا پھر حضرت نوح کے
پاس آوینگی وہ بھی عذر کرینگی پھر حضرت ابراہیم کی پاس آوینگی اور عرض کرینگی کہ ای ابراہیم آپ نبی اللہ اور

خلیل خدا الٰہی مین سے ہین شفاعت کیجے ہماری اپنے پروردگار سے آیا نہین دیکھتے ہین
آپ کہ ہم کس حال مین مبتلا ہین پس حضرت ابراہیم اونکے جواب مین فرماوینگے کہ پروردگار میرا
آج میرے اوپر ایسا غضبناک ہی کہ نہ کبھی ایسا غضبناک ہوا تھا نہ کبھی ہوگا اور مین تین جھوٹ
بولا ہون جس آیا خود اپنے نفس کیواسطے محتاج شفاعت ہون مین دوسرون کی شفاعت
کیا کرونگا جاؤ میرے غیر کیطرف دوسری حدیث اسی کتاب سے سنیے ان رسول
اللہ صلعم قال لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات یعنے حضرت ابراہیم
تین ہی جھوٹھ بولے پس ان احادیث سے جو آپکے صحاح سے منقول ہوئی معاذ اللہ
حضرت ابراہیم کا جھوٹھا ہونا صاف صاف ثابت ہی اور جو کہ شاہ صاحب نے اپنے
کید دن مین اسکا جواب دیا ہی کہ کذب سے مراد کذب حقیقی نہین ہی بلکہ وہ عبارت ہے
ایسے کلام سے کہ جو بظاہر کذب معلوم ہو اور حقیقت مین کذب نہو آتھی محتملا یہ جواب
قابل مضحکہ اطفال ہی اگر کذب سے کذب حقیقی مراد نہوتا تو حضرت ابراہیم کا جھوٹھی معذرت
کرنا لازم آتا ہی کہ ہم قابل شفاعت کرنے کے نہین ہین اور ہمارا خدا ہمپر ایسا غضبناک ہو
کہ نہوا تھا نہوگا پس اگر حضرت ابراہیم کذبات ثلاثہ مین صادق تھے تو اس اعتذار مین معاذ اللہ
کاذب اور اگر اعتذار مین صادق تھے تو کذبات ثلاثہ مین کاذب یہ جواب شاہ صاحب کا
اشکال کلامی ہدانی یوم الجمعۃ کاذب سے کم نہین کہ کذب مستلزم صدق و صدق مستلزم کذب
ہی اور بعینہ یہی تقریر اوس حدیث صحیح مسلم مین جاری ہی کہ جس مین حضرت خلیفہ ثانی لاثانی
نے مخاطباً امیر المومنین علیہ السلام زبان صدق ترجمان سے ارشاد فرمایا ہی کہ تم مجھکو اور
ابوبکر کو کاذب اور غادر اور آثم اور خائن جانتے ہو الی آخر ما قال پس ہم کہہ سکتے ہین
کہ اگر خلیفہ جی صادق ہین تو کذب اونکا بموداے الحق مع علی و علی مع الحق صادق آیا اور اگر
اس نسبت دہی مین صادق نہ تھے جب بھی کذب لازم آیا الغرض کذب مستلزم صدق و برعکس
اسکے ہے اور ہمارے نزدیک بہت سہل جواب اسکا یہ ہی کہ مثل مولانا جلال الدین دوانی

کے ایسے کلام کو قسم خبر سے نکال کے انشا مین داخل کر دیجیے جسمین سے نجات پائی آئندہ آپ کو اختیار ہے بالجملہ اہل حق کے نزدیک تقیہ عبادت ہے عدم اظہار حق سے واسطے کسی مصلحت شرعیہ کے اور وہ منقسم ہوتا ہے طرف احکام خمسہ شرعیہ کی یعنی وجوب و حرمت و ندب و کراہت و اباحت اور مقامات ہر ایک کے کتب فقہیہ امامیہ مین بتفصیل تمام مذکور ہین اور یہ عدم اظہار حق جو ہمنے تعریف تقیہ مین بیان کیا اعم اس سے ہے کہ باظہار باطل ہو یا بلا اظہار باطل ہو اور اظہار باطل اعم اس سے ہے کہ بعبارت ناصہ بر باطل ہو یا بعبارت محتمل الباطل اور باطل اعم ہے اس سے کہ کفر ہو یا غیر کفر پس اس سے ثابت ہے کہ تقیہ کے لیے اقسام متعددہ ہین اور بظاہر نظر اشنع و اقبح اقسام عدم اظہار حق باظہار باطل بعبارت ناصہ بر کفر ہے پس ہم بعض دلائل ثبوت عدم اظہار حق اسی قسم کے لکھتے ہین اس لیے کہ مقام تطفلی ہے تفصیل اسکی جب مخاطب سے بحث تقیہ پردہ خفا سے منصہ ظہور مین آویگی تب انشاء اللہ ہم بھی کر دینگے قال اللہ عز و جل قوله الحق من کفر باللہ بعد ایمانه الا من اکره و قلبه مطمئن بالایمان الایه یعنی خدا عز جل شانہ قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ جو لوگ اظہار کفر کرینگے بعد ایمان لانیکے پس اوپر اونکے غضب ہے جانب خدا سے اور واسطے اونکے ہے عذاب عظیم مگر وہ لوگ کہ باکراہ خاطر فقط زبان سے اظہار کفر کرین اور دل اونکے اطمینان رکھتے ہون ساتھ ایمان کے وہ لوگ مستثنی ہین کہ اونکے واسطے نہ عذاب ہے اور نہ غضب خدا ہے یعنی خدا اونسے ایسے اظہار کفر مین ناخوش نہین ہے پس یہ آیہ شریفہ نص صریح جواز تقیہ مین ہے اور دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ اظہار کفر وقت خوف بمجرد اکراہ نہ بخوشی خاطر اور اخفائی ایمان قلب مین جائز اور مباح اور موجب عذاب و ناخوشی خدا نہین ہے اور موید اسکے آپ کے تفاسیر ہین فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین ذیل تفسیر آیہ الا ان تتقوا منهم تقاة مین فرماتے ہین واعلم ان نظیر هذه الایة قوله تعالی الا من اکره الایة یعنی جانو کہ مثل آیہ الا ان تتقو کے آیہ الا

من اکرہ بھی ہو پھر فرماتے ہین ومنہا انہا تجوز لصون النفس وہل تجوز لصون المال یحتمل ان یحکم فیہا
بالجواز لقولہ حرمۃ مال المسلم کحرمۃ دمہ ولقولہ من قتل دون مالہ فہو شہید ولان الحاجۃ الی المال شدیدۃ
والماء اذا بیع بالغبن سقط فرض الوضوء وجاز الاقتصار علی التیمم دفعا لذلک القدر من نقصان المال
یعنی تقیہ جائز ہی بشبہہ واسطے حفظ نفس کے اور آیا جائز ہی واسطے حفظ مال کے بھی پس احتمال
ہی کہ وہ بھی جائز ہو اسلیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حرمت مال مسلم
کی مثل حرمت خون اوسکی ہی اور پھر فرمایا ہی کہ جو شخص مقتول ہو حفظ مال مین اپنے وہ شہید مرا اور
بھی واسطے اس بات کی کہ حاجت طرف مال کے شدید ہی یہانتک کہ اگر پانی بقیمت بکتا ہو تو
فرض وضو ساقط ہی اور تیمم جائز ہی واسطے دفع نقصان اسیقدر مال کے پھر فرماتے ہین قال
مجاہد کان ہذا الحکم ثابتا فی اول الاسلام لاجل ضعف المسلمین واما بعد قوۃ الاسلام فلا یعنی مجاہد نے
کہا ہی کہ یہ حکم تقیہ ابتدائی اسلام مین بعلت ضعف مسلمین تھا لیکن بعد قوت اسلام پس حکم باقی نہین
ہی اس مقام پر بندہ کہتا ہی کہ جب مجاہد صاحب نے علت جواز تقیہ ضعف اسلام ٹھیرایا پس کون
احمق کہیگا کہ جہان قوت اسلام ہو اور مسلمانون کو کچھ خوف نہین ہی وہان بھی تقیہ جائز ہی کلام تو
مقام خوف مین ہے پس جن مقامات مین کہ ضعف اسلام کو ہی وہان علت جواز تقیہ پائی گئی ہی
پس علت سے معلول کو متخلف کرنا اس سے زیادہ کیا حماقت ہوگی اور جب ابتدائی اسلام مین
آپ قائل بجواز تقیہ ہوگئے تو قبح عقلی تو اوسکا جاتا رہا باقی رہا قبح شرعی پس جبتلک کوئی ناسخ
آیات تقیہ کا نہ بیان فرمائیے گا تب تلک حکم ثابت مستصحبا رفع نہین ہوسکتا ہی بعد اسکے
امام رازی صاحب خود قول مجاہد پر راضی نہین ہین اور فرماتے ہین وروی عوف عن الحسن
انہ قال التقیۃ جائزۃ للمومنین الی یوم القیامۃ یعنی عوف نے حسن سے روایت کی ہی کہ فرمایا تقیہ
مومنین کے لیے جائز ہی تا روز قیامت یعنی مقام تقیہ مین اور یہ حدیث صحیح بخاری مین
بھی ہی پھر امام صاحب فرماتے ہین کہ ہذا القول اولی لان دفع الضرر واجب بقدر الامکان یعنی
یہی قول حسن بہتر ہی اسلیے کہ دفع ضرر انسان پر بقدر امکان واجب ہی اور بیضاوی صاحب

شان نزول مین اس آیہ کے فرماتے ہین روی ان قریشا اکرہوا عمارا وابویہ یاسر وسمیۃ علی الارتداد فربطو سمیۃ بین بعیرین ووجی بحربۃ فی قبلہا وقالوا انک اسلمت من اجل الرجال فقتلت وقتلوا یاسرا وہما اول قتیلین فی الاسلام واعطاہم عمار بلسانہ ما ارادوا مکرہا فقیل یا رسول اللہ ان عمارا کفر فقال کلا ان عمارا ملئی ایمانا من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ فاتی عمار رسول اللہ وہو یبکی فجعل رسول اللہ یمسح عینیہ وقال مالک ان عادوا لک فعد لہم بما قلت انتہی الروایۃ محصل اسکا یہ ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا شان مین عمار اور ابوین اونکے یاسر وسمیہ کے کہ وہ گرفتار ہوے دست کفار قریش مین اور اونہون نے حکم کیا انکو کہ ایمان سے پھرو اور کافر ہوو اور ابن عباس کی روایت مین ہے کہ حکم کیا کفار نے کہ جناب رسالتمآب کو برا کہو اور ہمارے اصنام کی مدح و ستائش کرو ورنہ ۔۔۔ ہر دو نو روایتون کے سمیہ کو بایذای تمام قتل کیا اور یاسر کو قتل کیا اور یہ دونوں اول قتیلین فی الاسلام ہین بعد اسکے بجانب عمار متوجہ ہوے عمار نے بخوف جان جو کچھ انہون نے چاہا اپنی زبان سے کہا اور جناب رسولخدا کو برا کہا اور اصنام کی مدح وثنا کی پس جب عمار مدینہ مین آئے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ عمار کافر ہو گئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز نہین بدرستیکہ عمار بھرا ہوا ہے ایمان سے از سر تا پا اور ایمان اوسکے گوشت وخون مین مختلط ہوا ہے پس عمار حاضر خدمت سراپا برکت ہوے درحالیکہ روتے تھے پس جناب رسول خدا نے اونکے آنسو کو پوچھنا شروع کیا اور فرماتے جاتے تھے کہ کچھ حرج نہین ہے اے عمار واسطے تیرے اوس امر مین جو تو نے کیا بلکہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تجھکو تو جیسا کیا ہے ویسا ہی پھر کرنا اور جو کچھ کہا تھا پھر وہی کہنا بعد اسکے قاضی بیضاوی فرماتے ہین کہ فیہ دلیل علی جواز التکلم بالکفر عند الاکراہ یعنی یہ دلیل ہی اوپر جواز کفر بولنے کے وقت مجبوری کے اور پھر فرماتے ہین کہ ہر چند افضل یہ ہے کہ اس سے پرہیز کرے جیسا کہ اونکے مان باپ نے کیا اور دلیل اس افضلیت کی وہ روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب نے دو مسلمانون کو گرفتار کیا پس ایک سے کہا کہ کیا کہتا ہے تو در باب محمد اوسنے جواب دیا کہ وہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ کیا کہتا ہے

میرے باب مین اسنے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ہین پس مسیلمہ کذاب نے اوسکو چھوڑ دیا اور متوجہ ہوا
طرف دوسرے کے اور کہا کہ کیا کہتا ہی محمد کے حق مین اوسنے کہا کہ رسول اللہ ہین پھر پوچھا کہ
میرے حق مین کیا کہتا ہی اوسنے جواب مین کہا کہ مین بہرا ہون مجھے نہین دیتا ہی بات اُس سے پوچھی
اُسنے وہی جواب دیا مسیلمہ کذاب نے اوسکو قتل کیا پس یہ خبر جناب رسول خدا کو پہونچی حضرت نے فرمایا
کہ پہلے شخص نے بھی اچھا کیا کہ اجازت خدا پر عمل کیا اور کتمان حق کر کے اپنی جان بچائی اور
دوسرے نے بھی اچھا کیا کہ اظہار حق کیا پس مبارک ہو اوسکے واسطے الغرض اس آیت
سے اور اون روایات تفسیری سے جو آپ کے مذہب کی ہین بالتصریح ظاہر ہوا کہ عدم
اظہار حق یا اظہار کفر صریح جائز ہی اور خدا و رسول نے اجازت دی ہی اوسکو مستحسن سمجھنا
اور قبیح و مستہجن کہنا آپ ہی کے ایسے ایمانداروں کا کام ہی اب ہم کہتے ہین کہ جب ہمنے اُس قسم
کے تقیہ کو جو بنظر ظاہر آپ کے اقبح و اشنع تھا جواز اوسکا کتاب خدا سے اور آپ کی کتابون
سے ثابت ہی کر دیا تو اقسام دیگر کا جواز بدرجہ اولی ثابت ہو گیا اور بہت سے آیات
اور احادیث ہین کہ بالخصوص ہر قسم تقیہ کے جواز پر دلالت کرتے ہین آیات مین سے
آیہ کریمہ الا ان تتقوا منہم تقاۃ او تقیۃ علی بعض القراءۃ کما قالہ البیضاوی
اور آیہ کریمہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور کریمہ یکتم ایمانہ و کریمہ لبثت
فینا من عمرک سنین تفسیر بیضاوی اور بہت سے احادیث بھی ہین جہان آپ
بحث تقیہ بیان کرینگے وہان ہم بھی بیان کر کے آپ کے ہفوات و مزخرفات کو کہ محض وساوس
شیطانی ہین انشاء اللہ باطل کرینگے الحاصل ہمنے جو اقسام تقیہ کے بیان کیے اوس سے ظاہر
ہوا کہ تقیہ مین ضرور نہین ہی کہ عدم اظہار حق یا اظہار باطل ہو پس آپ نے کہان سے کہا کہ
جھوٹھ کو ظاہر کرنا معنی تقیہ ہی خصوصاً جس وقت کہ تقیہ متعلق بقول نہو بلکہ بفعل ہو پس فعل تو
متصف بصدق و کذب مجازی بھی نہین ہو سکتا دلیل ہمارے قول کی حدیث صحیح بخاری
ہی کہ جناب رسول خدا نے عائشہ سے مخاطب ہو کر فرمایا الولا قومک حدیثوا عہدہ

بالکفر وفی روایۃ بالجاهلیۃ لهدمت البیت الحدیث محصل یہ ہو کہ اگر تیری قوم قریب العہد بکفر یا جاہلیت نہوتی تو حکم کرتا مین کہ خانہ کعبہ کو گرادین اور اوسکو اساس ابراہیمی پر از سر نو تعمیر کرین اور دروازہ اوسکا متصل بزمین کرین اور دو دروازہ کرین ایک شرقی اور ایک غربی پس جناب رسول خدا نے بخوف مرتد ہو جانے قوم عائشہ کے کعبہ کو نہ بنایا اور ترک بنا نہین کیا مگر تقیۃً جیسا کہ علما نے لکھا ہو پس اس قسم کے تقیہ پر اطلاق کذب نہین کر سکتے نہ حقیقۃً نہ مجازاً پس جو آپ نے افادہ فرمایا کہ تقیہ کے معنی کذب کے ہین یہ آپ ہی کا کذب ہو گیا آرے گاہے تقیہ مین اظہار باطل صریح یا غیر صریح کی حاجت ہوتی ہو لیکن وہ حقیقۃً کذب نہین ہو بلکہ کذب مجازی ہو اور قبیح نہین ہو کما فی الجواب الاجمالی و بفرض تنزل کذب ہی سہی مگر جب آپ کے علماء اعلام اوسکے جواز کا اقرار فرماتے ہین تو آپ کیونکر چون و چرا لب پر لاتے ہین چنانچہ آپکے خاتم المحدثین نے کتاب تحفہ سمرقندیہ مین اپنے اوستاد کی تقلید مین جس مین کذبات ثلثہ ابراہیمی کا جواب لغو دیا ہو صاف تحریر فرماتے ہین وہذہ عبارتہ اگر دفع جباری از مال و جان و ناموس خود منجر بکذب صریح شود آن نیز در آن وقت حلال می گردد انتہی پس اگر قرآن و حدیث کو نہ مانیے گا تو اپنے جد امجد کے قول سے تو سر نیچا کیجیے گا یا اونکو بھی نعمانیہ فرمائیے گا کہ سوا ے جناب خدام شاہ صاحب کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو حلال و رحمت سمجھیگا قولہ سوا ے حضرات امامیہ کے دوسرا کون ہو کہ جھوٹھ بولنے کو رحمت سمجھیگا اقول سوا ئی حضرات اہلسنت کے کون ہو جو کہ فرمان خدا و رسول کو عذاب و زحمت سمجھیگا قبل اس کریمہ مین کفر کے یہ آیت ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ اولئک ھم الکاذبون یعنے افترائی کذب نہین کرتے مگر وہ لوگ جو ایمان نہین لائی ساتھ آیات خدا کے اور وہی لوگ ہین کاذب صاحب تفسیر بیضاوی فرماتے ہین لمن کفر بدل واقع ہوا ہو یا لا یؤمنون سے یا اولئک سے یا کاذبون سے اور ظاہر ہو کہ مراد لا یؤمنون سے مفترین کذب ہین یا اولئک سے بھی مراد

[illegible]

وہی ہین اور کاذبون سے بھی مراد وہی لوگ ہین اور جب من کفر بدل ہے الذین سے تو
مصداق کاذب ہر صورت مین من کفر ہوا لاتحاد البدل والمبدل منہ لفظاً ومعنا وبتقدیم
مسند الیہم الکاذبون حصر کذب کا من کفر مین ہوا اور الا من اکرہ کو جناب باری نے مستثنیٰ
فرمایا من کفر سے تو مصداق کاذبون سے اور مصداق یفتری الکذب سے اکراہ کردہ شدگان
خارج ہوگئے اور ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ الا من اکرہ باب اہل تقیہ مین وارد ہوا ہو پس اس سے
مثل صبح صادق روشن ہوا کہ اہل تقیہ مصداق کذب اور کاذب نہین ہوسکتے اور اسکی وجہ
بہت ظاہر ہو کہ نسبت فعل کی طرف فاعل مختار کے دیجاتی ہو نہ طرف مجبور کے بیت
گرچہ تیر از کمان ہمی گزرد از کماندار بیند اہل خرد پس درحقیقت کفار ہین کاذب فی الدین علت
موجبہ تقیہ ہو تو کاذب اکراہ کنندگان ہوے نہ اکراہ کردہ شدگان اسی سبب خدا نے حصر کذب
کاذبین فی الدین مین کیا اور اہل تقیہ کو اوس سے مستثنیٰ فرمایا مگر آپ خلاف حکم خدا کہتے ہین
کہ تقیہ جھوٹھ بولنا ہو تعجب ہے کہ جس امر کی خدا اجازت دے اور جھوٹھ کے مصداق سے اوسکو
خارج فرماوے اور رسولخدا بھی اوسکی اجازت دین اور مصدق مسیلمہ کذاب کو فرماوین
کہ اخذتہ رخصۃ اللہ اور جس شخص نے کہا کہ مین بہرا ہون حالانکہ بہرا نہ تھا اوسکو فرماوین ھنیئاً لہ
اور دونو سے ایک کو بھی جھوٹھا نہ فرماوین آپ اونکا نام جھوٹھا رکھین سراسر حیرانی ہو کہ کیسی
مسلمانی ہو کہ تصدیق آیات ربانی نہ احادیث حبیب یزدانی مین تامل ہو یہ ایمان ہو کہ بے ایمانی ہم
سے در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن - قولہ اور یہ ظاہر ہو کہ ہزارہا احادیث اور اقوال
اماموں کے ایسے ہین کہ جنکو اہلسنت مانتے ہین اقول صغریٰ فریب دہی عوام سے کیا حاصل ہو
ساری دنیا جانتی ہو کہ سواے ابوحنیفہ کے آپ کسی کی قول کو نہین مانتے آپ کو ہم ابو حنیفہ کی تقلید پر
پوچھتے ہین کہ آپکی تصدیق اپنے مسائل فقہیہ کے اس راہ سے ہے کہ قول ائمہ پیدا اس راہ سے
کہ قول ابوحنیفہ ہو ذرا یہ تو فرمائیے کہ یہ جھوٹھ کہ ہم ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہین کس ضرورت سے
آپ بولے ہین اور سواے دو ضرورتوں کے تیسری نہین معلوم ہوتی ایک فریب عوام دوسر

شیعون کو ہر ادنیا لیکن بحمد اللہ آپ دونون مین خسر الدنیا والآخرۃ ہین قولہ
اور حضرات امامیہ اونکو تقیہ پر محمول کرتے ہین اقول جس بات کو تقیہ پر محمول کرتے ہین اوسپر
غیر حالت تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت اور گمراہی بھی جانتے ہین قولہ عین ہدایت ٹھہرا
اقول ع مردم اندر حسرت فہم درست سبحان اللہ کسدرجہ کی رسائی آپ کے فہم رسا کو ہے خود
اختلاف کو اختلاف من حیث التقیہ مسلم کرنا اور پھر احکام تقیہ اوسپر جاری نہ کرنا ہم نہین جانتے
کہ از راہ عباوت ہے یا از راہ مسلمات شیعہ ہے تو شیعون کے مذہب مین احادیث تقیہ پر
غیر محل تقیہ مین عمل کرنا عین ضلالت ہے سواسطے کہ خود بالتصریح و التنصیص ائمہ علیہم السلام نے اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا ہے کہ غیر حالت تقیہ مین خذ ما خالف العامۃ ودع ما وافقہم فان
الرشد فی خلافہم یعنی جو حدیث کہ موافق عامہ ہے اوسکو چھوڑ دے اور جو مخالف عامہ ہے اوسکو
لے کہ رشد اونکے خلاف مین ہے پس رشد کے مقابل مین غی ہے یعنی ضلالت پس جو حدیث
کہ موافق عامہ ہے اوسپر عمل کرنا غیر مقام تقیہ مین عین ضلالت ٹھہرا اب آپ فرمائین کہ جن احادیث
کو کہ ائمہ نے از راہ تقیہ فرمایا ہے آپ بکذب و دروغ اوسپر مدعی عمل ہین حالانکہ عمل آپکا اقوال
ابوحنیفہ پر ہے پس اوسپر عمل کرنا آپ کا من حیث التقیہ ہے تو اولاً تقیہ کی کیا وجہ ہے اور ثانیاً ضرور
ہے کہ آپ اوسکو غیر اصلی و مخالف حق بھی جانئے ورنہ تقیہ سے خارج ہو جائیگا و یا من
حیث التقیہ نہین ہے بلکہ اصلی و موافق طریقہ ابی حنیفہ جانتے ہین تو شیعون کے نزدیک یہ
عین ضلالت ہے پھر آپ نے عین ہدایت کس راہ سے ٹھہرایا تھا حاصل اس گفتگو کا اگر
بنا اوسکی و پر الزام کے ہے اور اگر بنائے گفتگو آپ کی الزاماً نہین ہے بلکہ تحقیقاً ہے تو آپ کی تحقیق شیعون کے
لیے بکار آمد نہین ہے آپ کی تحقیق آپ ہی کو مبارک رہے قولہ گمراہ ٹھہرائے جائین اقول
اگر مقام غیر تقیہ مین اوسپر عمل کرینگے تو بیشک و شبہہ گمراہ ٹھہرائے جائینگے قولہ تو پھر ان
الفاظ کی اقول اسکے معنی ہم آپ کو پڑھاتے ہین اور بزرگ نقش کو سمجھاتے ہین کہ مقصود
یہ ہے کہ جنہون نے قول تقیہ پر مقام تقیہ مین عمل کیا وہ بھی ہدایت پانیوالے ہین اسلیے کہ تقیہ

جائز تھا: ور امر جائز کا کرنیوالا ہدایت پانیوالا ہے اور جنہوں نے غیر تقیہ یعنی مقام غیر تقیہ میں عمل کیا وہ بھی ہدایت پانیوالے ہیں اس لیے کہ حکم اصلی حقیقی خدا پر عمل کیا اوس مقام میں جو مقام اوسکے عمل کا تھا یہ نہایت غلط فہمی آپ کی ہے کہ اسکے معنی یہ سمجھے کہ جس قول پر جسوقت چاہے عمل کرے اسلیے کہ قولین مختلفین میں ایک ہی مقام میں لاریب احدہما حق و ثانی غیر حق ہے پس نہیں ہو سکتا ہے کہ خدا و رسول ایک ہی حال میں حق و غیر حق کے عمل کرنیکا حکم فرماوین آرے یہ ہو سکتا ہے کہ وقت ضرورت بمقتضای اسکے کہ اقل القبیحین حسن ہوتا ہے غیر حق کے جواز کا حکم دین ع ہر سخن جائی و ہر نکتہ مقامے وارد۔ قولہ اور کوئی یہ خیال نہ کرے اقول یہ عبارت محض مہمل ہے اور پوچ ہے علاوہ بران متناقض ہندی میں مہمل گوئی ہے عربی فارسی کا خدا حافظ ہے تبرعًا ہم کہتے ہیں کہ اگر مطلب جانب ناسخ سے ہے اور مقصود آپ کا یہ ہے کہ احکام تقیہ بلفظ مجمل اور مشترک المعنی نہیں بیان ہوے ہیں اور صاف و صریح ہیں تو یہ دعوی بھی آپ کا مثل اور دعوی کے کلیۃً غلط ہے بلکہ بہت سے احکام تقیہ ایسے الفاظ و عبارات و اشارات سے وارد ہوے ہیں کہ عقلا و بلغا بحمد اللہ سمجھ لیتے ہیں کہ معنی ظاہری ہرگز مقصود قائل نہیں ہیں گو تم ایسے احمق کی سمجھ میں بسبب غباوت و حماقت کے نہ آوے اور یہ فضل خداے باری ہے کہ شیعہ مقصود اصلی کو اقوال ائمہ علیہم السلام سے سمجھ لیتے ہیں اور جنکے قلوب و بصائر پر خدانے مُہریں کردی ہیں وہ نہیں سمجھتے ہیں ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم غشاوۃ وانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور اور جو اقوال کہ صاف صریح ہیں وہ بسبب موافقت اقوال عامہ کے سمجھلیے جاتے ہیں قولہ پوچھنے والا و سننیوالا گمراہ ہوگا اقول ہم بھی کہتے ہیں کہ خوب خیال اس بات کا کیا ہے کہ گمراہ ہونیوالا گمراہ ہوگا اور ہدایت پانیوالا ہدایت پائیگا انما یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین پس جس طرح سے حقیقت میں سبب گمراہی قرآن نہیں ہے اور نہ چاہیے تھا کہ مومنین کے لئے بھی معاذ اللہ موجب گمراہی ہوتا بلکہ سبب گمراہی فسق اور کفر و نفاق ہوا اسیطرح سے حقیقت میں قول امام کہ شریک القرآن

ہوادی حدیث ثقلین ہین موجب گمراہی نہین ہی بلکہ سائل کا فسق وکفر ونفاق موجب اوسکی گمراہی
کا ہوگا اسلیے کہ اگروہ مومن ہوتا تو مثل شیعون کے اوسکو محمول علی التقیہ کرتا اور ہدایت پاتا
لیکن اُسکی ضلالت اور گمراہی باعث اسکی ہی کہ رجوع الی الحق نہ کیا اور موافق قول عامہ کو ہر
حال مین حق سمجھا پس اسکی گمراہی سے امام کو کیا ضرر جلیسے گمراہی فاسقین سے قرآن کو کیا ضرر
فذرھم فی سکرتہم یعمہون اور یہی ہی مقصود عبارت میر باقر داماد علیہ الرحمہ کا قولہ لقین کرکر
اقول ہشبیہ شیعہ یقین کرتے ہین اور صداقت مین شک نہین رکھتے اس بات پر کہ یہ قول
اپنے مقام پر قابل عمل ہی اور عمل نہ کرنیوالا اوسپر گمراہ ہی اگر وقت تقیہ ہی اور وہ قول موافق
عامہ ہی تو اوسی پر عمل کرنا متحتم و واجب ہے اور اگر مقام تقیہ نہین ہی تو قول دیگر پر عمل
کرنا ضرور ہی قولہ پس جب اامون نے خود دیدہ دانستہ اقول یہ قول اور قول
سابق ایک ہی ہی اور بجز لفظ دیدہ و دانستہ بڑھانیکے اور کوئی فرق معلوم نہین ہوتا کہ
تقریر اول مین سہو وغفلت کا احتمال ذہن رسا نے کہانسے نکالا تھا جواب دیدہ و دانستہ
کا نغمہ طنبور پر بڑھایا الغرض بجز تسوید قرطاس و فریب عوام الناس کے کچھ حاصل صاحب
رسالہ کو نہین ہی اعوذ برب الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس اور جب یہ تقریر اور تقریر اول ایک ہی فالجواب الجواب قولہ
ہدایت پانیوالون مین محسوب ہوگا اقول تمہارے زعم باطل مین تو ایسا ہی ہی لیکن شیعونکے
نزدیک بالکل گمراہ ہوگا اسلیے کہ بسبب اپنی ضلالت اور گمراہی کے فرق درمیان تقیہ اور
غیر تقیہ کے نہ کیا اگر بیدین نہوتا تو مثل شیعون کے ہدایت پاتا اب ہم آپ سے پوچھتے
ہین کہ شیعون کے نزدیک تو ایک وجہ وجیہ اختلاف اپنے اصحاب کے یعنی اہلبیت کے
تقیہ ہی گو تم اپنی جہالت سے انکار کرو لیکن درصورت صحت حدیث نجوم آپکے اصحاب کی
وجہ اختلاف کیا ہی اور بایہم اقتدیتم کے کیا معنی ہین آیا حق نقیضین مختلفین مین ہوتا ہی کہ جسکی
اقتدا اونہین سے اقتدا کرین ہدایت پاوین اور اگر شیعہ باقتدائے عباس و علی آپ کے خلیفتین کو

کاذب وغادر وخائن وآثم کمانی صحیح المسلم سمجھین اور باقتدائی سعد عبادہ اور اسامہ اور امثال اونکی خلافت ابو بکر کو باطل سمجھین توکیون ہدایت پانیوالے ہوئین

قال المناظر القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

تیسری دلیل صاحب استقصا نے حدیث عیون اخبار کی تکذیب پر یہ دلیل بیان کی ہو کہ اگر وہ حدیث صحیح ہوئی تو مخالفت دوسری حدیث سے جو معانی اخبار مین مسطور ہو لازم آتی ہو یہ دلیل بالکل پوچ ہو اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھا دی ہو لحاظ نہ کیا جاوی تو دونو حدیثون کا مضمون موافق ہوتا ہو نہ مخالف اسلیے کہ عیون اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور معانی اخبار کی حدیث کے یہ الفاظ ہین ان مثل اصحابی فیکم کمثل النجوم بایھا اخذ اھتدی پس ہم نہین جانتے کہ دونو حدیثین باعتبار معانی کے کیونکر مخالف ہین باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل یا رسول اللہ من اصحابک کے اسکو ہم تحریف شیخ صدوق کی سمجھتے ہین اور اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کر چکے ہین پس اگر ہم تسلیم کرین تو جو حدیث اصحابی کالنجوم کو امام موسی رضا علیہ السلام نے موضوع اور غیر صحیح فرمایا تو جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ہوتی ہو تو ایک امام کے قول سے دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہو ہان اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ حدیث اصحابی کالنجوم معنًا موضوع اور غلط ہو تو ہم صاحب استقصا کے جواب کو اونکے اصول کے مطابق تسلیم کر لیتے لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت ہوتی ہو تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ مولف موصوف نے حدیث معانی اخبار کے بیان کرنے مین سوا اسکے کہ حدیث اصحابی کالنجوم کی صحت کو ایک دوسرے امام کے قول سے ثابت کر دیا کیا فائدہ اپنے واسطے تصور کیا تھا علاوہ برین غور کرنیکی بات ہو کہ اگر پوچھنے والا یہ سوال نکرتا کہ اصحاب سے مراد کون لوگ ہین توکسیکو یہ معلوم

ہوتا کہ اصحاب سے مراد اہلبیت ہین پس کیونکر قیاس مین آوے کہ اگر پیغمبر خدا یہ حدیث شان مین اہلبیت کے فرماتے تو وہ ایسا لفظ استعمال کرتے جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اور کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا اور اوسنے اوس کے معنی حضرت سے پوچھے ہونگے اسلیے کہ ہم اکثر احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہے اور پھر کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے مثلاً حدیث دعوالی اصحابی کو دیکھنا چاہیے کہ خود صاحب استقصا اوسکو صحیح بتلاتے ہین اور امام موسیٰ رضا کی تصدیق کو اوسی پر ختم کرتے ہین تو اوسکے بعد یہ عبارت نہین ہے فقیل من اصحابک تو کیونکر ہم جانتے کہ کبھی کسی شخص نے اصحاب کے لفظ کو پیغمبر صاحب سے سنکر اوسکے معنی نہ پوچھے اور اس حدیث مین لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معما ہو گیا کہ بغیر پوچھے معنی کے سننے والا اوسکے معنی نہ سمجھا اور بدون اوسکی شرح دریافت کرنیکے سامع سے نہ رہا گیا وہذہ مما یضحک علیہ الصبیان

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ عجائب اضطرابات قابل تماشائی اولی الالباب ہے معلوم نہین کہ اس اختلال حواس اور تخبط بیقیاس کا کیا باعث ہے مخاطب کیسا جلد ایک راہ چھوڑکر دوسری راہ چلتا ہے اور ہمارا گرگٹ نیا رنگ بدلتا ہے پہلا دعوی یہ تھا کہ جواب استقصا مین چند نقص ہین اور اوس چند کے بیان مین بجز عدم تسلیم عبارت فقیل کچھ بیان نہ کیا حالانکہ اگر عدم تسلیم نقص ہو تو کافرون کا تسلیم نہ کرنا کلام اللہ کو نقص کلام اللہ ہو دوسرا دعوی یہ ہوا کہ ہم چند دلیلون سے ثابت کرتے ہین کہ عبارت فقیل صدوق کی بڑھائی ہوی ہے اوسکی دو دلیلین محض پوچ و لچر بے سر و پا مثل گوز خر بیان کین جسکا بطلان ہم بیان کر چکے اور اب اوسکی تیسری دلیل مین پھر رجوع کیا طرف عبارت استقصا کے اور جو تقریر مختل بیان کی وہ موقوف ہے اوپر اس امر کے کہ یہ عبارت فقیل زائد ہو حالانکہ یہ اول دعوی ہے الغرض تشتت اور انتشار آپکا در بارہ کذب

قول رسول کہ اصحابی اہلبیتی ہو تماشا کردنی ہو اس سرگردانی سے آپکو بجز مصداق ہونے الحق
انھم فی کل واد یھیمون کے کچھ حاصل نہین ہو یہ توآپ کا گایا ہوا راگ ہو کہ ہم عبارت
زائد کو تحریف صدوق سمجھتے ہین اسکو بار بار کیا گاتے ہین اب کوئی دوسرا راگ گائیے آپکی
کسی بات کو زائد سمجھنے سے کیا ہوتا ہی جن لوگون کی کتابون مین یہ حدیث موجود ہی وہ تو
ہرگز زائد نہین سمجھتے بلکہ قول رسول اللہ سمجھتے ہین اپنی اپنی سمجھ کا ہر شخص کو اختیار ہی ہر کافر
کہتا ہی کہ ہم بتونکو خدا سمجھتے ہین پھر اوسکے سمجھنے سے کیا ہوتا ہی اسیطرح اگر آپ نے بھی اس
عبارت کو زائد سمجھا تو کیا نقصان ہوا تعجب ہی کہ حدیث معانی الاخبار کو مصدق حدیث اصحابی
کالنجوم ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے معنی موضوع اور غلط ہونا اس حدیث کا نہین
ثابت ہوتا ہی ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث نہ لفظاً اوسکے مطابق ہی نہ معناً عدم مطابقت لفظی
تو ظاہر ہی لیکن معنوی پس حدیث معانی الاخبار مین بالتصریح موجود ہی کہ اصحابی اہلبیتی اور اصحابی
کالنجوم مین آپ کے نزدیک مصداق اصحاب خلفاء ثلثہ ہین پس باین عدم مطابقت لفظی
اور معنوی کیونکر مصدق اوسکے ہوے لیکن آپکی عادت ہی کہ ہر مکذب کو مصدق بناتے
ہین چنانچہ لقب صدیق حضرت عتیق اسی پر مبنی ہی اور جو آپ فرماتے ہین کہ اگر عبارت زائد
پر لحاظ نہ کیا جاوے تو دونو حدیثون کا مضمون ایک ہوتا ہی یہ لحاظ نہ کرنا بنظر اسکے آپ
فرماتے ہین کہ ہماری حدیث نجوم کی تصحیح ہو جائے پس یہ فرمانا آپ کا بعینہ ایسا ہی کہ مثل
آپ کے کوئی ملحد بیدین کہی کہ اگر لاتقربوا الصلوۃ مین عبارت زائد انتم سکاری کا لحاظ
نہ کیا جائے تو ہمارا قول اور مسلمانون کا قول ایک ہوتا ہی اور اگر فرمائیے کہ مسلمان اسکو
زائد نہین سمجھتے ہین تو شیعہ بھی جس عبارت کو آپ زائد کہتے ہین زائد نہین سمجھتے اور
باوجود اس عبارت کے یہ حدیث اوسکی مکذب ہی نہ مصدق باین معنی کہ جب جناب
رسولخدا نے اصحاب نجوم اہتدا اہلبیت کو فرمایا تو جو عبارت کہ دلالت کرے اوپر
اسکے کہ ثلثہ نجوم اہتدا ہین وہ محض غلط اور کاذب ہو گئے اور جب معنے حدیث معانی

الاخبار سے کذب حدیث نجوم ثابت کر دیا تو آپ اگر اپنے وعدہ میں سچے ہین تو قول صاحب استقصا کو تسلیم کریجے لیکن صدق و راستی تو آپ سے کوسون دور ہی قولہ یہ دلیل بالکل پوچ ہی اقول آپ خود پوچ ہین اور باتین آپ کی بالکل پوچ ہین اور تفریعات آپکے پوچ در پوچ قولہ اسلیے کہ اگر عبارت زائد پر جو شیخ صدوق نے بڑھادی ہی لحاظ نہ کیا جاوے اقول اگر شیعون کو مثل آپ کی دین و دیانت سے بہرہ ہوتا تو ہرگز لحاظ اس عبارت کا نہ کرتے لیکن انکو بنا بر اپنے مذہب کے تکذیب قول رسول خدا کی کہ صدوق جسکے ناقل ہین جائز نہ تھی اس لیے انہون نے لحاظ کیا اگر تقریر آپکی مبتنی ہی اوپر مسلم رکھنے قول امامیہ کے پس قول امامیہ سے قطع نظر کرنا کیا معنی کیونکہ یہ بات موجب الزام امامیہ نہین ہو سکتی اور اگر یہ کہیے کہ ہماری غرض تحقیق ہی نہ الزام تو ہم کہ چکے ہین کہ آپ کی تحقیق آپ کو مبارک رہے ہم ایسے پوچ و لچر تحقیق کو کب مانتے ہین اور اس تحقیق کو بھی جب آپ کے محققین نے انکار حدیث نجوم کرکے مثل گوزشتر پادر ہوا کر دیا تو یہ تحقیق عین ناتحقیق ٹھہر گئی الحاصل غرض صاحب استقصا یہ ہی کہ چونکہ ہمارے موثقین رواۃ سے تفسیر اصحاب باہل بیت مروی ہوی ہی اسلیئے ہمکو ضرور ہی کہ اگر اس حدیث نجوم کو کہ جس مین بحث ہی ہم مسلم کرین تو ضرور ہی کہ تاول باہلبیت کرین تاکہ تضاد مین الحدیثین لازم نہ آوے اور جب ہم اپنے احادیث کو بطور اپنے مذہب کے تاویل کرکے مطابق یکدیگر کرتے ہین تو آپ کے مسلم کرنے اور نہ مسلم کرنے کو اس مین کیا دخل ہی یہ نہایت زبردستی ہی کہ خواہ نخواہ دو کلمہ از مادر عروس ہم بشنو اگر بعض حدیث کو مقتضاے یومنون ببعض الکتاب و یکفرون ببعض انکار کرکے اپنی ایک صورت جمع بین الحدیثین نکالی تو ہمکو کیا ضرور ہی کہ اس فعل ناشائستہ کو آپکے ہم بھی پسند کرلین اور قصہ مسلمہ معمول بہا بین الفریقین پر کہ الاحادیث تفسیر بعضہا بعضا ہی عمل نہ کرین ہان آپ تو بغرض دخل کرنے اصحاب ثلثہ کے حدیث نجوم مین ایسی واہی رہین چلینگے کہ احادیث کی تکذیب کین کلا اور

کہین بعضا کرینگے لیکن شیعون کو آپکے ثلثہ سے کیا مطلب سلبی کہ اونکے مدارج عالیہ شیعونکے
نزدیک حدیث فدک و قرطاس وغیرہ سے کہ لاتعد ولاتحصی ہین خوب ثابت ہو چکی ہین
قولہ باقی رہی بحث عبارت زائد فقیل بالخ کے اقول یہ بحث آپکی عبارت زائدہ مین محض ہیچ و
ہیچل ہی کون کہتا ہی کہ اس عبارت کو آپ مسلم کیجیے آپ اپنی دعوی اولی کو کہ فضیلت ثلثہ کی
ثابت کرنا منظور ہی بھول گئے آپ اس دعوی پر مستدل ہین بحدیث نجوم ہم جواب مین کہتے
ہین کہ ہمارے نزدیک اصحاب سے اہلبیت مراد ہین بدلائل عقلی و نقلی کہ سابق مین گذری
پس فضیلت ثلثہ نہ ثابت ہوئی پس اگر تفسیر اصحاب با اہلبیت آپ مسلم کرین یا نہ کرین تو ہمکو کیا
ہم مستدل نہین کہ ہمارے ذمہ اثبات کسی امر کا لازم ہو بلکہ مانع ہین و مانع کے لیے احتمال
کافی ہی چہ جائی اینکہ ہم بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت بھی کرین کہ مراد اصحاب سے اہلبیت ہین
قولہ اوسکے دلائل ہم ابھی بیان کر چکے اقول اون دلایل کی لغویت ہم ابھی بیان کر چکے
قولہ جب اوسکی صحت امام باقر علیہ السلام کے بیان سے ثابت ہوتی ہی اقول جھوٹھے
کا منھ کالا آپ نے خود ہی قبل اسکی ترجمہ حدیث معانی الاخبار مین حدیث مذکور کو امام
جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کیا ٹھیک مثل صادق آتی ہی دروغ گو را حافظہ نباشد
اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول سے صحت اوس حدیث نجوم کی ثابت ہوئی
کہ جس مین اصحاب بمفسر با اہلبیت علیہم السلام ہین نہ وہ حدیث موضوع و مکذوب تمہارے
علما کی کہ جسکے معنون مین تم اصحاب ثلثہ کو مثل جملہ فساق و فجار صحابہ کے داخل سمجھتے ہو پس
جسکو امام رضا علیہ السلام نے کاذب کہا وہ حدیث دیگر بمفہوم عام و بالفاظ خاص ہی اور
جسکی امام جعفر صادق علیہ السلام نے تصدیق کی وہ حدیث دیگر بمفہوم خاص و بالفاظ
خاص دیگر ہی پس ایک قول سے دوسرے کی تکذیب نہوئی بلکہ تصدیق ہوئی و لو
بالمعنی المخالف بایںمعنی کہ جب ایک کی تصدیق کی تو ثابت ہو گیا کہ جو مضمون مخالف اسکا
ہی وہ کاذب ہی دونو امام نے ایک قول کی تصدیق کی اور دوسرے قول کی تکذیب

نقلاً مخالفۃ منہما **قولہ** دوسرے امام کی تکذیب لازم آتی ہے **اقول** بصورت زائد کہنی عبارت تقبیل کی
بظاہر مخالفت ہوتی اور یہ خود بنا فاسد علی الفاسد ہے اور بظاہر اسلیے کہا کہ بمقتضائی دلائل عقلیہ نقلیہ
اس صورت مین بھی ضرور ہوتا کہ تکذیب متعلق بمفہوم عام کیجاوے اور تصدیق متعلق بمفہوم خاص
یعنی اہلبیت علیہم السلام **قولہ** اگر معانی اخبار کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا **اقول** معانی الاخبار کی
حدیث سے صحت اوسی حدیث اصحابی کی ثابت ہوئی جو مفسر باہلبیت ہے پس بمفہوم مخالف اس سے
ثابت ہوا کہ جو مفسر باہلبیت نہین ہے وہ حدیث اصحابی معنًا موضوع اور غلط ہے بلکہ لفظاً بھی
قولہ اونکے اصول کی مطابق تسلیم کرلیتے **اقول** اس خلل دماغ کا کیا علاج ہے اصول صاحب
استقصا مقتضی بتفسیر اہلبیت ہے اس لیے کہ اونکے نزدیک معصومیت شرط اقتدائی مطلق ہے افمن
یہدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یہدی الا ان یہدی پس ان اصول کے مطابق کہان تسلیم کیا
کہ آپ کی دلیل الزامی مسلم ہوسکے وہ ونہ خرط القتاد **قولہ** لیکن جب اوس سے بھی اوسکی صحت ثابت
ہوتی ہے **اقول** مطابق اصول صاحب استقصا کے ہرگز ثابت نہوے اسلیے کہ بنا بر اونکے
اصول کے مقتدا وہ اصحاب ہین کہ جو مصداق اہلبیت ہین نہ وہ اصحاب جو مصداق ثلاثہ ہین
پس ثبوت صحت حدیث نجوم موقوف ہوا اوپر زائد ہونے عبارت تقبیل کے اور زیادتی عبارت
کے بنا بر اصول شیعہ کے غیر مسلم ہے پس صحت حدیث نجوم غیر مسلم ہے **قولہ** تو ہم نہایت تعجب کرتے ہین
اقول ہم بھی نہایت تعجب کرتے ہین حضور والا کی نافہمی سے کہ اس فائدہ کو آپ نہین سمجھے کہ آپ
جواب مین ایسے مبہوت ہوے کہ جب کچھ بن نہ پڑی تو باقتدائی غاصبین اولین غصب کیا کہ
معنی کو مستدل بنایا اور لانسلم پر لانسلم جمایا مکرر گزارش ہوا کہ اہلبیت مدعی ہوی فضیلت ثلاثہ
کی بحدیث نجوم صاحب استقصا نے فرمایا کہ لانسلم کہ مصداق اوسکے ثلثہ ہین بلکہ ہمارے نزدیک
مصداق اوسکے اہلبیت ہین جیسا کہ معانی الاخبار مین ہے آپ جواب مین فرماتے ہین کہ لانسلم
کہ مصداق اہلبیت ہین اسلیے کہ تفسیر اہلبیت بر معانی صدوق کی ہے پس جواب لانسلم بلانسلم دینا بجز جہلا
کی کام [illegible] نہین ہے مگر آپ اپنی نالیاقتی سے مجبور ہین مقدمات مرجوعہ کار سرکار کو بھی یقین ہے

کہ اسیطرح آپ عارت غول کرتے ہونگے ہم نہایت تعجب کرتے ہین کہ اس لیاقت پر کن لیاقت والون
نے آپ کے لیے یہ عہدے تجویز فرمائے ہین ولکن الدنیا بالاتفاق والاخرۃ بالاستحقاق خدا اپنے
گدھون کو موہن بھوگ کھلاتا ہے قولہ غور کرنیکی بات ہے اقول اللہ اللہ کیا جمود جمود فطنت
ہے کہ سنحہامی ہیں بافادہ مثل عثناۃ بالتکریر ملا صدرائے قابل غور وفکر ٹھہرائے جاتے ہین
فوائد لفظ مبہم ومجمل بولنے کے اور بعد اوسکے تفسیر کرنے کے سابق مین بتفصیل بیان ہو چکے
بنابر اوسکی جب قائل کلام تمہیدی سے فارغ ہو گا تو پوچھنے والا پوچھے یا نہ پوچھے ضرور
اپنے مقصود اصلی کو بیان کریگا پس اگر پوچھنیوالا عجلت نکرتا تو جناب سولخدا خود بالضرور
تفسیر باہلبیت بیان فرماتے اور سابق مین بیان ہوا کہ فائدہ اس طرز کلام بلاغت نظام سے
یہ حاصل ہوا کہ نالیاقتی اصحاب متبادر واسطے اقتدا کے اور تعین اہل بیت واسطے اس
امر جلیل القدر کے ثابت ہوگئی اور اگر بجاے اسکے اہلبیتی کالنجوم فرماتے تو یہ مقصود نہ
حاصل ہوتا اسلیئے کہ احتمال تھا کہ اہلبیت بھی کالنجوم ہون اور اصحاب بھی کالنجوم ہون لیکن
جب بیان فرمایا کہ اصحاب سے مراد یہ اصحاب نہین ہین کہ جن مین منافقین اور مرتدین اور فساق
اور فجار بھی شامل ہین بلکہ غرض میری اہلبیت معصومین ہین تو اس طرز بیان سے مخصوص ہونا
اہل بیتؑ کا واسطے نجوم اقتدا ہونیکے ثابت ہو گیا والحمد للہ علے ذلک قولہ تو یہ
کسیکو معلوم ہوتا اقول جو لوگ مثل آپ کے عقل رکھتے ہین اونکو کہیے کہ نہ معلوم ہوتا تو
بجا ہے لیکن شیعیان اہلبیت کو تو بیشک بعقل سلیم معلوم ہوجاتا کہ منافقین ومرتدین مثل حضرات
ثلثہ کے اور وہ لوگ جو مصداق اصحابی اصحابی ہین ہرگز بالاتفاق مراد نہین ہین اسلیئے
کہ وہ خود قابل اسکے ہین کہ دوسرے انکی اقتدا کرین پس بنابر اسکے منحصر ہوجاتا نجوم اقتدا
ہونا واسطے معصومین کے اور چونکہ غیر اہلبیت کوئی معصوم بالاتفاق نہین ہے پس متعین ہوجاتے
اہل بیت واسطے نجوم اقتدا ہونے کے اور ہم بخوبی سمجھ لیتے کہ مراد اصحاب سے اس
مقام مین اہل بیت ہین قولہ جسکا اطلاق عرفاً اہلبیت پر نہین ہوتا اقول سابق مین بیان ہوچکا

کہ عرفاً بھی اطلاق لفظ اصحاب اہلبیت پر ہی بلکہ کل تمہارے علماے کتب رجال نے اہلبیت
کو عمدہ اصحاب اخیار مین لکھا ہی اور بعض اہلبیت کا تمہارے اصحاب عرفی مین ہونا کچھ ضرر نہین کرتا
اسلیئے کہ جناب رسولخدا کی تبعیت عرف اہلسنت کی سننے واجب کی بلکہ ہر لفظ اپنے اپنے موقع پر کبھی
معنی لغوی کبھی عرف عام کبھی عرف خاص کبھی حقیقی کبھی مجازی معنون پر مستعمل ہوتا ہی ع ہر سخن
جائی و ہر نکتہ مقامے دارد **قولہ** کیونکر عقل قبول کرے کہ اصحاب کے لفظ کو سائل نہ سمجھا **اقول**
بیعقلونکی عقل قبول نہ کرے تو نہ کرے عقلا کی عقل نے قبول کیا کہ سائل نے سوال کیا اور جناب
رسول خدا نے جواب دیا اوس سوال وجواب مین کون سا اجتماع النقیضین اور شریک الباری لازم
آگیا کہ جسکو عقل قبول نہ کرتی ہو ایسے لغویات اور استبعادات دور از کار کو مقام براہین
مین ذکر کرنا بجز کمال عقل و دانشمندی کے کس چیز پر محمول کیجئے **قولہ** ہم اکثر احادیث مین دیکھتے
ہین کہ لفظ اصحاب کا آیا ہی **اقول** ہم اکثر آیات اور احادیث مین دیکھتے ہین کہ لفظ اصحاب
آیا ہی مثل اصحاب النار و اصحاب الشمال و اصحابی اصحابی و من الاصحاب من لا یرانی در
کہین حضرات اہلسنت حضرات ثلثہ مراد نہین لیتے پھر حدیث اصحابی کالنجوم مین اصحاب
ثلثہ کیون مراد لیتے ہین اور اگر آپ کہیے کہ نہین ہر جگہ وہی لوگ مراد ہین تو ہم بھی آپکی
خاطر سے تسلیم کر لینگے اور اگر کہیئے کہ نہین ثلثہ اون اصحاب ہونیکی لیاقت نہین رکھتے ہین تو ہم
کہینگے کہ یہ اول بحث ہی ہماری اور آپ کے درمیان مین پس ضرور تھا کہ آپ پہلے لیاقت
ثلثہ ثابت کرتے اور بدون اثبات لیاقت اونکو نجوم کہنا نہایت نالیاقتی آپکی ہی **قولہ** اور پھر
کسی ایک مین بھی ایسا سوال نہین دیکھتے **اقول** ہمنے بہت سے احادیث مین ذکر اصحاب بمدح
و ذم دیکھا ہی مطابق آیہ وافی ہدایہ منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الآخرہ لیکن کسی حدیث مین حکم
اقتدا باصحاب کا ذکر نپایا بلکہ جہان حکم اقتدا پایا متعلق باہلبیت پایا جیسے حدیث ثقلین و حدیث سفینہ
و امثالہا اسی سے ثابت ہوا کہ وہ حدیث نجوم کہ جسمین حکم اقتدا مطلق اصحاب سے محض جھوٹی
ہی اور بقول آپ کے علمائے محققین کے بھی جھوٹی ہی اور اگر آپ فرمادین کہ نہین اور بھی کوئی

حدیث اس مضمون کی ہو تو ہم کہینگے کہ ہمارے سامنے لائیے تو کو آپکو نہ سوجھیگا کہ ہم اپنے اندھیکو مع السوال یا بدون السوال تفسیر اہلبیت ٹٹولوا ئینگے الحاصل منشائی سوال سائل بھی تھا کہ ہر جگہ حکم باقتدائی اہلبیت ہو پھر بیان حکم باقتدای اصحاب کیون ہوا پس اگر سائل سوال نہ کرتا تب بھی ضرور تھا کہ خود وہ حضرت بعد فراغ از کلام تمہیدی تفسیر اہلبیت فرماوین قولہ صاحب استقصا اسکو صحیح بتلاتے ہین اقول صاحب استقصا کا اسکو صحیح فرمانا مبتنی بر تنزل ہو یعنی اگر ہم ہذا صحیح کو محمول برتقیہ نہ کرین تو یہ حدیث صحیح ہوسکتی ہو اور بفرض صحت اوسکے معنی وہی ہین جو سابق مین ہم بیان کرچکے قولہ امام موسیٰ رضا کی تصدیق اقول مقصود امام رضا علیہ السلام بھی یہی ہو کہ بفرض صحت حدیث و بفرض ثبات کے کہ معنی بھی وہی ہین جو مخالفین سمجھے ہین یعنی حضرت نے اصحاب سے تبرے کو منع کیا ہو تو بھی ضرور ہو کہ کہا جاوے کہ مراد غیر متغیرین و غیر مبدلین ہین لیکن متغیرین و مبدلین جب خود حضرت اونکو سحقاً سحقاً فرماتے ہین کہ مودی اسکا اور لعن کا ایک ہی ہو پس دوسرونکو کیونکر منع فرماوینگے الغرض بارہ سو برس کا زمانہ گزرا کہ جہان کے سنیون نے کس کس جنگل اور بیابان کی خاک اپنے سر پر نہ ڈالی ہوگی کہ کسی طرح حضرات ثلاثہ کو سہام ملام سے بچالین مگر وہ نہ بچ سکے اور انشاء اللہ تاقیامت یہ طوق زرین اونکے زیب گردن رہیگا اور آپ کے اوتارنے سے نہ اوتریگا قولہ اسکے بعد یہ عبارت نہین ہو اقول اسمقام پر ہرگز احتیاج اس عبارت کی نہ تھی ورنہ کوئی پوچھنے والا ضرور پوچھتا اور وجہ اسکی بہت ظاہر ہو اسلیے کہ اس حدیث مین کوئی مضمون بلکہ کوئی لفظ ایسا مذکور نہین ہو کہ جس سے ایسی کوئی مدح صحابہ کی نکلے کہ صحابہ پر منطبق ہوسکے بلکہ غایۃ مافی الباب سفارش صحابہ مثل حدیث اصحابی اصحابی کی ہو بخلاف نجوم اقتدا ہونیکے کہ بجز معصومین کے کسی پر منطبق ہونا جائز نہین پس تحیر سائل بجا تھا اسلیے کہ اصحاب ظاہری تو آپکی مراد نہین ہوسکتی پھر کون اصحاب مراد ہین حضرت نے فرمایا کہ اصحاب حقیقی یعنی اہلبیت میرے مراد ہین قولہ لفظ اصحاب ایسا مغلق اور معما ہوگیا اقول واقع مین اس مقام پر نہایت مغلق اور معما ہو بسبب نالیاقتی اصحاب ظاہری کے نجوم اقتدا ہونے سے

اور عقل بہت انکار کرتی ہی اس امر سے کہ جو لوگ چالیس چالیس برس بت پرستیان کریں و شرابین پئین اور سور کھائین وہ دفعتہً فقط باقرار زبانی شہادتین نجوم ہدایت ہو جائین اور جو لوگ کہ مصداق لم یسجد الصنم قط ولم یعصوا اللہ طرفۃ عین ہون وہ نجوم ہدایت نہون یہی امر باعث اغلاق ہی کیون حضرت اگر مغلق اور معمانہ تھا تو آپ نے اپنے نامہ اعمال کیطرح ایک جزو سین کیون سیاہ کیا اور جو کچھ آپ نے سیاہ کیا ہمنے بحمد اللہ او سکو دھو کر صاف کر دیا یہی آپ کی سیاہ کاری اور ہماری سفید کاری اول دلیل ہی اسپر کہ یہ لفظ ایسا مغلق اور معما ہی کہ شیعون ہی کے حل کرنے سے حل ہوتا ہی آپ کے ایسے جہلا کیا حل کرینگے **قولہ** سامع سے نرہا گیا **اقول** سامع سے کیونکر رہا جاتا حالانکہ مدح مہاجرین مین تسرّون الیھم بالمودۃ اور تریدون عرض الدنیا اور مدح انصار مین مردوا علی النفاق اور مدح الذین امنوا مین ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا اور مذبذبین بین ذلک لا الی ھولاء ولا الی ھولاء اور اذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا نحن مستھزؤن سن چکا تھا اور علاوہ اسکے حدیث اصحابی اصحابی بھی جان چکا تھا پس اگر مثل آپ کے کل کو مصداق نجوم ہدایت جانتا فھذا مما تضحک علیہ الثکلی اور اگر بعض کو خارج کرتا تو شیعہ بسبب داخل کر دینے حضرات ثلثہ کے نہین خارجیون مین اہلسنت کے گھر مین صف ماتم بچھواتے چنانچہ آخر کار ایسا ہی واقع بھی ہوا اب آپ کو تقدیرات الٰہی پر بجز صبر کے کیا چارہ ہی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

قال المخاطب المقام ھداہ اللہ سبل السلام

چوتھی دلیل اگر ہم اس عبارت زائد کو جو معانی اخبار کی حدیث مین ہی موافق قول صدوق کے تسلیم بھی کرین اور عیون اخبار کے حدیث کو معانی اخبار کی حدیث سے مخالف ہونا بھی قبول کرین تب بھی صرف اسوجہ سے کہ دونو مین مخالفت ہی یہ کیا ضرور ہی کہ عیون اخبار کے حدیث کو غلط ٹھہرائین اور کیون اوس حدیث کو صحیح کہکر معانی اخبار کی حدیث کو

غلط نہ ٹھہراوین بلکہ غلط ٹھہرانیکی ضرورت ہی نہین ہی فقط اخیر کا چھاپا ہوا فقرہ دور کر کے دونو
حدیثون کا اختلاف دور کردین علاوہ برین ہمکو صاحب استقصا کے اس امر پر نہایت تعجب
آتا ہی کہ وہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھہراتے ہین اسلیے کہ حضرت
کے محدثین اور علما نے ایسے احادیث اور اقوال نہین بیان کیے کہ جنکے اختلاف پر
تعجب ہووے ائمہ کرام اسی کا افسوس کرتے رہے مجتہدین متاخرین اسی غم مین مر گئے
اور احادیث کا اختلاف دور نہ کر سکے پس جب اختلاف درجہ غایت پر پہونچ گیا ہو اور
اور باوجود مساعی جمیلہ متقدمین کے اسکا رفع ہونا محالات مین سے ٹھہر گیا ہو تو ایک دو
حدیث کے اختلاف پر کیون اسقدر افسوس ہی تعجب ہے صاحب استقصا کی ذات سے
کہ حضرت نے اپنے امام اعظم طوسی کا قول ملاحظہ نہین فرمایا کہ جسمین قرار ہی کہ فقط کتاب
تہذیب مین پانچ ہزار سے زیادہ حدیثین ہین جو باہم متعارض اور متناقض ہین اور جنکا
تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سے چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا چنانچہ انکے امام اعظم
کی تقریر جو صاحب فوائد مدنیہ نے نقل کی ہی یہ ہی وقد ذکرت ما ورد عنھم من الاحادیث المختلفۃ
التی تخیص الفقہ فی کتاب المعروف بالاستبصار وفی کتاب تہذیب الاحکام ما یزید علی خمسۃ آلاف
حدیث وقد ذکرت فی اکثرہا اختلاف الطائفۃ فی العمل بہا وذلک اشہر من ان یخفی اور یہ نہ
خیال کرنا چاہیئے کہ یہ اختلاف صرف راویون کے سبب سے ہے بلکہ حضرات امامیہ
اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ اختلاف خود ائمہ کی طرف سے ہی چنانچہ ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار
مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کوئی شی سخت زیادہ ہم پر
اس سی نہین ہی کہ ہماری آپس مین بڑا اختلاف ہے تب امام نے جوابدیا کہ یہ اختلاف
میری طرف سے ہی اور اوسی مین بروایت زرارہ کے لکھا ہی کہ اوسنے امام باقر علیہ السلام
سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت امام نے اوسکو کچھ جواب دیا اسکے بعد ایک دوسرا شخص آیا اور
اوسنے بھی وہی مسئلہ پوچھا اوسکو بخلاف پہلے جواب کے جواب دیا کہ پھر تیسرا شخص آیا

دونو جوابون کے برخلاف جوابدیا جب وہ دونو آدمی چلے گئے تب مین نے کہا کہ یا ابن رسول اللہ اسکا کیا سبب ہے کہ دو آدمی اہل عراق سے آئے اور وے دونو آپ کے شیعون مین سے تھے اور آپ نے دونو کو جواب ایک دوسرے سی خلاف دیا ہی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی ہمارے حق مین بہتر ہو اور اسی مین ہماری اور تمہاری خیریت ہے اگر اوس مین تم سب مختلف نہو اور ایک بات متفق ہو جاؤ تو لوگ تمکو بچھوڑین اور ہم تم زندہ نہ رہنے پاوین اور پھر زرارہ کہتا ہے کہ جب امام جعفر صادقؑ سے اس امر کو مین نے پوچھا تو اونہون نے بھی اپنے پدر بزرگوار کے موافق جوابدیا اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ فقط ایک مسئلہ مین دو ہی مین مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے تھے بلکہ ستر تک نوبت پہونچتی تھی جیسا کہ بحار الانوار مین امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ امام موصوف فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون جس سی چاہون نکلجاؤن غرض کہ ان اختلافات کو کوئی کہانتک بیان کرے جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو وہ باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو بحار الانوار مین نکالکر ذرا سیر کرے پس جبکہ اختلاف احادیث کا یہ حال ہو اور خود حضرات ائمہ ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اور ایک وقت مین ایک سوال کے جواب مین اپنے مخلصین شیعون کو ایسے مختلف جواب دیئے ہون جن مین سے ایک کو دوسرے سے نسبت نہو اور اسی مین اپنی اور اپنی شیعونکی خیریت سمجھے ہون تو پھر صاحب استبصار دو حدیثون کے اختلاف پر کیون تعجب کرتے ہین اور کسلئے اونکی تطبیق کی فکر فرماتے ہین در حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلاف اون منافقون اور جھوٹھون نے کیا ہی جنکو ائمہ اپنے پاس آنے نہ دیتے تھے اور وہ اونکو بدنام کرتے تھے اور اپنی طرف سے حدیثین اور باتین بناکر اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور ائمہ کرام اونسے بیزاری ظاہر کرتے تھے اور انپر لعنت کرتے تھے اور اونکو کاذب و ملعون کہتے تھے اور وہ اپنی جھوٹھی بنائی ہوی باتون کو ائمہ کیطرف منسوب کرتے تھے اور اس

امر کو ہم آئندہ شیعون کی کتابون سے ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ تحریر بنظیر اور تقریر دلپذیر مخاطب تحریر طعنہ زن صد زعفران زار کشمیر ہی کہ جسکے دیکھنے سے ہر دل کلفت زدہ شگفتہ اور گرد کلال و ملال سے شستہ و رفتہ ہوتا ہی تحیر ہی کہ جب مخاطب کے ایسے بالیاقت کا یہ حال ہی تو وائی بر حال جہال دعوی تو یہ تھا کہ ہم چند دلیلون سے زائد ہونا عبارت صدوق کا ثابت کرتے ہین اور دلیل کو دعوی سے کچھ ربط نہین عجب خلط و خبط ہی محصل اس تقریر کا یہی ہی کہ جب حدیث عیون اور حدیث معانی اخبار باہم مختلف ہین تو کیا ضرورت ہی کہ اول کو غیر صحیح اور ثانی کو صحیح ٹھہراوین ہر چند آپ پر اسکی وجہ مخفی ہی مگر ہم بہت ظاہر ہی اول تو یہ کہ اس حدیث کا نام آپ ہی نے حدیث رکھا ہی اور ہم تو اوسکو سوال سائل سمجھتے ہین دوم سلمنا کہ حدیث ہی مگر جھوٹی حدیث ہی نہ فقط ہماری زبان سے بلکہ آپ کے علمای محققین کی زبان سی بھی کما مر سوم یہ کہ امام رضا علیہ السلام کی تصدیق اوس سے متعلق نہین ہوئی ورنہ ہذان صحیحان ہوتا چہارم یہ کہ مطابق عامہ ہی پس واجب الطرح ہی اور حدیث معانی الاخبار مطابق اصول شیعہ ہی پس واجب العمل ہی پنجم یہ کہ یہ مجمل ہی اور وہ مفصل ہی اور ظاہر ہی کہ مفصل مجمل پر راجح ہی الحاصل مخاطب کو اپنے اغیار کے مسلمات مین کیا دخل ہی آپکو اگر الزام خصم دینا ہی تو اوسکے مسلمات پر دیجیئے آپ کو عہدہ اصلاح مسلمات خصم کسی سرکار سے مفوض نہین ہوا کہ آپ فرماوین کہ تم فلان حدیث کی تصدیق کرو اور فلان کی تکذیب اور یہ فقرہ اس حدیث سے نکالڈالو اور فلان فقرہ بڑھا دو تو چہ وعندیہ توچہ تم کس کھیت کی مولی ہو اور کس گنتی و شمار مین اور کس قطار مین چاہنے کو پانچون سوارون مین ملاتے ہو حضور اپنی عقل کا گدہا الگ ہی دوڑائین فرسان میادین معارک مردآزما سے علحدہ جائین ورنہ آپکا گدہا ٹھوکر کھائیگا اور آپکو خندق فضیحتی و رسوائی مین گرائیگا اور اختلاف ظاہری احادیث

شیعہ پر جو آپ طاعن ہین تو اوسکا علاج اپنی صحاح ستہ کی احادیث سے کیجیے اگر اس سے شفا نہو تو اختلاف آیات تشبیہ و تنزیہ سے علاج کیجیے اور اگر قرآن و حدیث دونو سے شفا نہو تو اپنے مرض کو لاعلاج سمجھکر صبر کیجیے اور تقدیر خدا پر راضی رہیئے فانہ یضل من یشاء و یھدی من یشاء الی صراط مستقیم قولہ کیا ضرور ہو کہ عیون اخبار کی حدیث کو غلط ٹھراوین اقول ضرورت اسکی یہ ہو کہ امام نے اوس سوال سائل مین تصریح بصحت نہین فرمایا پھر اوسکی حدیث ہونمین تامل ہو چہ جائیکہ ہم تصحیح بھی کرین بلکہ سکوت امام سے اوسکی عدم تصحیح ثابت ہے فان السکوت فی معرض البیان بیان للعدم اور ہمکو کیا غرض اوسکی تصحیح کی ہو جب معانی الاخبار کی حدیث مین تصریح بہ تصحیح قول امام جعفر صادق علیہ السلام سے موجود ہو قولہ بلکہ غلط ٹھرانیکی ضرورت ہی نہین ہو اقول یہ وہی تقریر پوچ و لچر ہو جو دلیل ثالث مین بیان کر چکے اور ہم اوسکا جواب دندان شکن دے چکے کہ یہ بعینہ مثل نکالدینے انتم سکاری کے ہو لاتقربوا الصلوٰۃ سے فقط فریب عوام کیواسطے تکثر دلائل کرنے سے اور کہی ہوی باتونکو مکرر کہنے سے کیا حاصل ہو جو بات فی نفسہ باطل ہو وہ ہزار مرتبہ کی تبدیل عبارات سے حق نہوگی نجس العین بار بار دھونے سے پاک نہین ہوتا بیت سگ بدریائے ہفتگانہ بشوئی چونکہ ترشد پلید ترباشد قولہ اختلاف کے سبب سے ایک حدیث کو غلط ٹھراتے ہین اقول اختلاف سبب غلط ٹھرانیکا نہین ہو بلکہ عدم تصدیق امام اور مخالف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہونا سبب غلط ٹھرانیکا ہو اور فقط اختلاف توموجب جمع بین الحدیثین ہوتا ہو اور اس مقام پر جب ہمنے ہذا صحیح متعلق بہ سوال اصحابی کیا تو حدیث معانی الاخبار مین اور حدیث ہذا صحیح مین کچھ اختلاف نرہا باقی رہا سوال و قول سائل پس جب امام نے اوسکی تصحیح نہ کی تو وہ حدیث ہونے سے خارج ہو گیا پس درمیان اوسکے اور حدیث معانی الاخبار کے اختلاف بین الحدیثین کا اطلاق نہین ہو سکتا بلکہ اختلاف بین الحدیث و قول سائل ہوا اور حدیث اولے بالتصحیح ہو قول سائل سے یہ بھی ایک وجہ تصحیح حدیث معانی الاخبار اور تکذیب قول سائل کی ہو

اور اگر آپ کے ذہن مبارک مین بسبب کمال دقت نظری کے یہ پیچیدہ ہی کہ جہان دو قول
بظاہر مختلف ہون تو ضرور ہی کہ ایک غلط ٹھہرایا جاوی پس وہ آیات قرآنی کہ جو بظاہر
تجسیم و تشبیہ پر دلالت کرتے ہین آپ کے نزدیک غلط محض ہونگے پھر مناسب ہی کہ
بعد ترتیب عثمانی کچھ آپ بھی اصلاح آیات قرآنی کیجئے خصوصاً جو آیات کہ شان
منافقین مین ہین اونکو تو کسیکا فقرہ جمایا ہوا سمجھکر ضرور نکالکر بسنّت عثمانی جلادیجئے کہ
مبادا حضرات شیعہ ثلثہ کو اوسکا مصداق کر دین قولہ جنکے اختلاف پر تعجب ہوی
اقول صاحب منتقصا کو کوئی تعجب اختلاف احادیث پر نہین ہی ورنہ جمع بین الحدیثین
کیون کرتے ہان آپکو البتہ تعجب ہی اور اس تعجب کا ہمکو کچھ تعجب نہین ہی اسلیے کہ
جہلا اور حمقا کو اکثر تعجبات بیجا ہوا کرتے ہین اور کیون نہین تعجب کرتے اختلاف آیات
قرآنی سے اور کیون نہین بعض کو غلط ٹھہراتے کہ مصداق یومنون ببعض الکتاب و یکفرون
ببعض ہو جائے قولہ ائمہ کرام اسیکا افسوس کرتے رہے اقول جوبات ہی خرافات ہی کہان ائمہ نے
افسوس اختلاف احادیث کا کیا بلکہ خود فرمایا کہ ہم بوجہ تقیہ اختلاف کرا دیتے ہین جیسا کہ آپ
خود ہی بعد چار سطر کے ناقل ہین اب ہم جھوٹھے کے منھ مین کیا کہین قولہ مجتہدین متاخرین
غم مین مرگئے اقول محض کذب و دروغ ہی ہمارے علما شکر اللہ سعیہم نے جمع بین الاحادیث
کرکے اختلاف مٹا دیا ہان سنیان ہفت اقلیم از متقدمین تا متاخرین اسی غم جگر سوز مین مرگئے
اور گڑ گئے اور سڑ گئے کہ کسی طرح احادیث صحاح ستہ کو جو کفر و الحاد ثلثہ پر دلالت کرتی ہین
مثل حدیث قرطاس و فدک و کاذب و غادر و خائن کے اور امثال اسکے کہ بہت ہین جمع
کیجیے اور اختلاف دور کیجیے مگر آجتک نہ کر سکے اور باوجود مساعی نامشکور متقدمین اور
متاخرین رفع اختلاف محالات مین ٹھہر گیا یہ بحث ایک مبحث کی ہی اور ایسی ہزارون ہین
ایک ادنی امر اختلاف ائمہ اربعہ ہی لاکھون مسائل ہین کہ تا قیامت اوسکا رفع ہونا محالات
سے ہے قولہ تعجب ہی صاحب منتقصا کی ذات سے اقول تعجب ہی آپ کی ذات شریف

سے کہ آیات منزلات یزدانی اور محکمات اور متشابہات قرآنی کے اختلاف پر نظر نہین کرتے
اور اختلاف احادیث پر طعن کرتے ہین حالانکہ خود ائمہ نے فرمایا ان فی اخبارنا محکم کمحکم
القرآن ومتشابہ کمتشابہ القرآن آپ اس سے نہین ڈرتے کہ اگر قبیح اختلاف کو
نظر عوام مین جلوہ گر فرمائیے گا تو وہ اختلاف آیات دیکھکر کلام اللہ سے ہاتھ اوٹھا ئینگے
یہ امر تو کچھ دشوار نہین مگر مصیبت عظمیٰ یہ ہوگی کہ حسبنا کتاب اللہ لغو ہو جائیگا اور حضرت
عمر کا فرمودہ کہ کتاب اللہ جنکی تابع رائے زرین تھے غلط ٹھہر جائیگا اور اعظم ترین مصائب حضرات
اہل سنت کے لیے کہ مقام رونے اور سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہوگا یہ امر ہوگا کہ جب صحاح سقیم
کے اختلاف پر نظر کرینگے تو وہ بھی مثل قرآن دست حق پرست عثمان سے قابل سوختن ٹھہرینگے
اور اگر کوئی شخص نادانی سے تعجب کرے کہ اگر صحاح مین اختلاف ہوتا تو اہل سنت شیعون کی کتابون پر
بوجہ اختلاف کیونکر طعن کرسکتے تو ہم کہینگے کہ قدیم الایام سے اہلسنت کا یہی دستور رہی کہ اپنا ٹینٹ نہین
دیکھتے دوسرون کی پھلی نہارتے ہین الغرض احصائے اختلافات صحاح تو ممکن نہین مگر بطور مشتی
نمونہ از خروارے ہمکو بیان کرنا ضرور پڑا اما اجمالاً پس ایک عائشہ صدیقہ ہماری تصدیق کے
لیے کافی ہین کہ اوہون نے کتنی ردائین جو آپ کے صحابہ کرام نے رسولخدا سے کی ہین اوسکے
خلاف روایت کی ہو اور آپ کے صحابہ کی تکذیب مین ہمیشہ سرگرم رہین یہانتک کہ آپ کی
علمائے کتابین اس باب مین تصنیف کرڈالین چنانچہ کتاب الاصابہ لایراد ما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابہ
فاضل زرکشی نے لکھی اور جلال الدین سیوطی نے عین الاصابہ فی استدراک عائشۃ علی الصحابہ لکھی
پس خیال کرنا چاہیے کہ جب زن پردہ نشین زاویہ گزین کے اختلافات استنے ہون
کہ جس مین کتابین تصنیف ہوئین تو مردان معرکہ آرا اور منبر جان جلوت سرا کے اختلاف کا تو
خدا ہی حافظ ہی اگر سیر اس باغ و بہار اور نزہت اس گلزار کی ہوس ہو تو کتاب تبیین الاختلاف فی
روایات اہل الخلاف کو ملاحظہ فرمائیے اور بجائے عثمانی سر نیچے جھکائیے اما تفصیلاً پس مشکوۃ شریف
مین ابو ایوب اور جابر اور انس سے روایت کی ہو کہ حضرت رسالتماب نے حکم استنجا بالماء کا فرمایا

اور مسلم نے بھی اپنی صحیح مین انس بن مالک سی اور بچند طریق دیگر روایت کی ہو کہ خود حضرت استنجا بالماء
فرماتے تھے اب سنیئے کہ فیض القدیر نے شرح جامع صغیر مین لکھا ہو کہ احمد بن حنبل فرماتے ہین
کوئی حدیث صحیح استنجا بالماء مین نہین وارد ہوئی اور مالک نی انکار اسکا کیا ہی کہ جناب رسولخدا
نی کبھی استنجا بالماء کیا ہو اور ابن الحبیب نے استنجا بالماء سی منع کیا ہی اسوجہ سے کہ وہ مطعومات
سے ہی اور بخاری اور مسلم نے اپنے صحیحون مین روایت کی ہو کہ جناب رسولخدا نے وضو مین
ہاتھ تا مرفقین دھوئے اور پھر صحیح مسلم مین ابی حازم سے راوایت کرتا ہو کہ حضرت ابوہریرہ
ہاتھ کو تا ہر دو بغل دھوتے تھے اور فرماتے تھے سمعت خلیلی علیہ السلام یقول تبلغ الحلیۃ
من المومن حیث تبلغ الوضوء اور اسی طرح پیرون کے دھونے مین اختلاف ہو کہ تا کعبین ہی چاہیئے
تا رکبتین مستحب ہی چنانچہ نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین جواب مین قول ان لوگون کے جو مدعی
اتفاق ہین اوپر عدم استحباب زیادت فوق مرفقین اور کعبین کے کیف یصح دعواہم وقد
ثبت فعل ذلک عن رسول اللہ وابی ہریرۃ وھو مذھب لا خلاف فیہ عندنا
ولو خالف فیہ من خالف کان محجوجا بھذہ السنن الصحیحۃ الصریحۃ
اور اسی طرح روایات مسحات راس بھی مختلف ہین اکثر احادیث صحیحہ اوپر وحدت مسح کے
دلالت کرتی ہین اور ابوداؤد نے اپنے سنن مین روایت کی ہو انہ علیہ السلام مسح راسہ ثلثۃ
اور اسیطرح عدد غسلات وضو مین احادیث مختلف ہین بعضون مین ایک ایک بار بعضو نمین
دو دو بار اور بعضون مین تین تین بار وارد ہوا ہی مشکوٰۃ مین عبد اللہ بن عباس سی روایت
کی ہو قال توضأ رسول اللہ مرۃ مرۃ لم یزد علی ذلک رواہ البخاری اور عبداللہ بن یزید سی یون
روایت ہو ان النبی توضأ مرتین مرتین اور عثمان نے حکایت کی وضو جناب رسولخدا کی
فتوضأ ثلثا اور مشکوٰۃ مین طلق بن علی سی روایت کی ہو قال سئل رسول اللہ عن
مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ قال ان ھو الا بضعۃ منہ
اور پھر بسرہ بنت صفوان سے روایت کی ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا قضی احدکم بیدہ الی ذکرہ فلیتوضأ اور مشکوۃ مین اور مسند ابو حنیفہ مین روایت
کی ہو عن عائشۃ قالت کان النبی تقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضا وعن
ابن عباس لیس فی القبلۃ وضوءاً اور پھر مشکوۃ مین عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے
من قبل امراۃ اوجبینھا بیدہ فعلیہ الوضوء اور مشکوۃ مین عائشہ سے روایت
کی ہو من حدثکم ان النبی کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا
اور مشکوۃ مین صحیح مسلم اور صحیح بخاری سی روایت کی ہو عن حذیفۃ قال اتی النبی سباطۃ قوم
فبال قائماً اور حضرت عمر سے احفظ اللہ بر تو مشہور اور معروف ہو معلوم نہین کہ حضرت اہلسنت
کہ تبرا ز افلح غلامان حضرت عمر ہین اس سنت پر کیون نہین قائم ہوتے الحاصل یہ چند حدیثین ہمنے
بسم اللہ باب الطہارہ کے مختلف لکھین اب صاحبان دانش کل ابواب فقہ کو اس پر قیاس کرلین
ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا + اور اگر کوئی قصد احصاء کرے تو مجلدات ضخیمتر از تہذیب و
استبصار بھی وفا نہ کرینگے ہمکو اتنی فرصت نہین کہ اپنی اوقات عزیز کو جمع کرنیمین ان مزخرفات کے ضائع
کرین قولہ رفع ہونا محالات مین ٹھہر گیا اقول مدعی محض کاذب بلکہ اکذب البریہ ہی ہماری مذہب مین
ایک حدیث بھی مختلف حقیقت مین نہین ہی اور جو ظاہری اختلاف مثل آیات قرآنی کے تھا اوسکو
ہمارے علما شکر اللہ سعیہم نے بمساعی جمیلہ رفع کر دیا چنانچہ کتاب تہذیب و استبصار اسی بارہ مین
تصنیف ہوی ہی قولہ جو باہم متعارض و متناقض ہین اقول بیشبہہ تعارض ظاہری تھا جیسا کہ آیات
قرآنی مین ہی اوسکو علما نے رفع کر دیا قولہ جنکا تعارض ہزار تاویل اور تحریف معنوی سے چھپانا
چاہا اور نہ چھپ سکا اقول یہی کی خباثت اور خیانت اور مکر و فریب ہو کہ کوئی اپنے کلام زور
اور تحریفات سراپا قصور کو بیغیرتی سے جسور اور حیا سے دور ہو کر تحت اقوال دیگران نقل
کرے تا کہ جہلا جانین کہ یہ بھی کلام اوسی غیر کا ہو کلام شیخ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ مین کہ جسکو
خود مخاطب والاشان نقل فرماتے ہین ہرگز ان مضامین کا وجود نہین نہ اونہون نے
اون احادیث کو متعارض اور متناقض فرمایا ہو اور نہ ہزار تاویل اور تحریف معنوی کو ذکر کیا ہو

بلکہ فقط اسیقدر فرمایا ہی کہ دونو کتاب استبصار و تہذیب مین قریب پانچہزار احادیث مختلفہ کے مین نے ذکر کیا یعنے واسطے جمع کرنے اور رفع اختلاف کرنے کے اور وجود اختلاف احادیث منجملہ تعارض اور تناقض مین نہین ہی بلکہ بوجہ عموم و خصوص و اطلاق و تقیید اور ظاہر اور غیر ظاہر کے وغیرذلک من الامور الکثیرۃ اختلاف ہوتا ہی اور علمانے ہر اختلاف کو طرق جمع و توفیق سی بقواعد اصولیہ اسطرحپر زائل فرمایا ہی کہ اوسکا کچھ عین و اثر بھی باقی نہین ہی جیساکہ ناظرین تہذیب و استبصار و متتبعین اسفار علماء کبار پر یہ امر کالشمس فے رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی آپ نے یہ بھی تو خیال کیا ہوتا کہ عبارت شیخ کا مین خود ہی ناقل ہون جو ان ایزاوات اور تحریفات زائدہ کو میری دیکھیگا وہ بجز دروغ گویم بر روی تو کے اور کیا کہیگا ولنعم ماقیل ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد یہ ایک بات ہی جس سے آپکی خیانت و بدیانتی ظاہر ہوئی دوسری بات یہ ہی کہ مراعات طرق جمع جیسے مطلق کو مقید اور عام کو خاص اور مجمل کو مفصل اور متشابہ کو ماول کرنا اگر اسی کا نام تحریف معنوی ہی تو کل مفسرین آپ کے جو آیات قرآنی مین ایسا ہی کرتے ہین سب تحریف معنوی کرنے والے ہین پس اگر شیعون نے بھی بعض احادیث مین اسی قسم کی تحریف معنوی کی تو کونسی قباحت لازم آئی تیسری بات یہ ہی کہ جو آپ نے فرمایا کہ تعارض کو ہزار تاویل سے چھپانا چاہا اور نہ چھپ سکا یہ قول آپ ہی کا ہی اگرچہ بخدع و فریب آپ نے تحت کلام شیخ الطائفہ مندرج کیا ہی اور جب عبارت اونکی زبانی صاحب فوائد آپکے خود نقل کی تو آپ کے خدع و فریب کی حاجت اثبات نہ رہی لیکن ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ اس دعوی پر کوئی برہان بھی ہی یا بلا سلطان بتسویل و دعوت شیطان کے مصداق ماکان لی علیکم من سلطان ہے رفع تعارض کو جیسا آیات محکمات اور متشابہات مین کیا جاتا ہی آپنے تعارض کا چھپانا نام رکھا ہی جس امر کو خود آدمی پکار پکار کے کہتا ہی کہ دیکھو اسمین تعارض تھا اور ہمنے رفع کر دیا پھر تعارض کو چھپانا کیونکر صادق آیا اور اگر رفع پر چھپانا صادق آتا ہی تو تاویل کل متشابہات پر بھی چھپانا صادق آویگا حالانکہ آجتلک کسی شیعہ و سنی نے تاویل پر اطلاق

چھپانیکا نہین کیا اور چوتھی بات یہ ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ہزار تاویل سے نہ چھپ سکا یہ بھی ہی
دعوای شیطانی بلا سلطان و لا برہان ہر کس عالم نے ہماری کس متشابہ حدیث مین کہا کہ
تاویل نہین ممکن ہی جو آپ یہ دعوی کرتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین کہ ہزار تاویل سے
رفع اختلاف نہوا ہم ایک ہی تاویل کو واسطے رفع اختلاف کے کافی اور وافی سمجھتے ہین
ہان یہ آپ اپنے عقیدہ کے مطابق فرما سکتے ہین کہ تمہارے نزدیک یہ تاویلین ہین مگر ہمارے
نزدیک چونکہ مقبول نہین ہین اسلیے ہم کہتے ہین کہ یہ تاویلین کالعدم ہین تو مثل آپ کے ہر کافر
و ملحد کہہ سکتا ہی کہ کلام اللہ کے آیات استعارہ و تشبیہ و تنزیہ وغیرہ کا اختلاف ہر چند مفسرین
اہل اسلام نے ہزار تاویلون سے چھپانا چاہا مگر نہ چھپ سکا فما ھو جوابکم فھو جوابنا
پانچوین بات یہ کہ آپنی تو فقط دعوی ہی دعوا کیا کہ چھپانے سے نہین چھپ سکا اور آپ کے
علمانے تو اکثر جلبون پر اقرار سپر انداختگی کیا ہی دیکھیے ترجمہ فارسی مشکوۃ مین بڑے مولانا
اور مقتدا آپ کے شیخ عبد الحق دہلوی قصہ غصب فدک مین کیا دست و پا چہین اور فرماتے
ہین جسکا حاصل یہ ہی کہ اشکال عظیم یہ ہی کہ اگر حدیث لا نورث ولا نورث کو جناب
سیدہ نے نہین سنا تھا تو بعد اسکے کہ حضرت صدیق نے اونکو سنایا پھر کیون نہ تصدیق صدیق
کی یعنی نوبت فھجرتہ فلم تکلمہ حتی ماتت کی آئی کیون حضرت اسکو چھپانے سے
نہ چھپا کتنا مناسب ہے یا جو آپ نے شیعونکی طرف نسبت بکذب و بدروغ دی ہے
فجزاک اللہ عنا شر الجزاء قولہ اور یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ یہ اختلاف صرف راویون
کیطرف سے ہے اقول ہر گز یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ اختلاف احادیث و صحاح سنیہ جو ابھی تمنے
اجمالاً و تفصیلاً بیان کیا از راہ تقیہ ہوگا اسلیے کہ تقیہ کو تو یہ حضرات کفر و نفاق سمجھتے ہین
خلافاً للہ تعالی و رسولہ حیث قال الا ان تتقوا منھم تقاۃ او تقیۃ کما فی البیضاوی
و روی البخاری فی صحیحہ عن الحسن التقیۃ باقیۃ الی یوم القیامۃ بلکہ یہ اختلاف نہین ہی مگر کذب و
افترای رواۃ سے رسول اللہ پر بلکہ کل احادیث صحاح سقیم اختلاق ہی طرفہ یہ ہی کہ بمقتضائے

دروغ گوئی حافظہ نباشد ۱۲

اینکہ دروغگو را حافظہ نباشد خود ایک ہی راوی اپنی نفس سی مناقضت کرتا ہی بڑی محدثہ مجتہدہ
مجاہدہ عائشہ طائشہ روایت کرتی ہین کہ جناب رسول خدا منی کو دھوتے تھے چنانچہ مسلم اپنی
صحیح مین روایت کرتا ہی اور پھر اوسی مین روایت کرتا ہی کہ خود صدیقہ فرماتی ہین کہ
مین جناب رسولخدا کے کپڑے سے منی خشک کو اپنے ناخونون سے رگڑ ڈالا کرتی
تھی تعجب ہی کہ صدیقہ صاحبہ صحابہ کی تصدیق تو کرتی ہی نہ تھین مگر اپنی تصدیق کیواسطے کیا
بلا نازل ہوتی تھی کیا نہین سمجھتی تھین کہ نام صدیقہ مثل نام صدیق کی حدیث لانورث مین
ہے برعکس نہند نام زنگی کافور ہوگا **قولہ** یہ اختلاف صرف راویون کی سبب سے ہی الی **قولہ**
یہ اختلاف خود ائمہ کیطرف سے ہے **اقول** جب حدیث اختلاف اصحابی اور اختلاف امتی
رحمۃ کے آپ خود تصدیق کرتے ہین اور بنابر اسی کے اپنے چارون اماموں کے تناقض اور
تخالف کا آوازہ چارون مصلون مصلین سی از مشرق تا مغرب زمین پہونچا ہی جہنم سے
بچاتی ہین اور چارونکو ناجی ٹھیرائی ہین پس اگر ائمہ کرام نے بحکم خدا و رسول تقیۃً اختلاف کیا
تو کیا قباحت انمین لازم آئی بڑا تعجب ہے حضرات اہلسنت سے کہ احادیث ائمہ علیہم السلام
پر بوجہ تعارض حکم تساقط جاری کرتے ہین حالانکہ تعارض فقط ظاہری ہی نہ حقیقی کہ بعد جمع و
توفیق مرتفع ہوجاتا ہی اور اپنے چارون مذہبون کی تعارض حقیقی پر کہ جنکی جمع و توفیق
تاقیام قیامت ممکن نہین ہی حکم تساقط نہین جاری کرتے خدا نے بڑی خیر کی کہ بے کسی دلیل
و برہان کے باب اجتہاد جاری ہی پر مسدود ہوگیا ورنہ ایسے اختلاف پیدا ہوتے کہ ابھی
تو مشرق و مغرب ہی بھرا ہوا ہی پھر تو روئی زمین سے تا عرش برین بھر جاتا اور چار
مصلون کی جگہ شاید چار مہا سنکھ ایک کونے مین سما جاتے **قولہ** ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار
مین لکھا ہی **اقول** مسلقگئے آپکی ترجمہ احادیث مین جو اسمقام مین کی ہی ماہرین پر ظاہر و باہر ہے
قولہ ایک مسئلہ مین دو تین ہی مختلف احکام ائمہ کرام دیا کرتے تھے **اقول** مومنین پر واضح
رہی کہ وجہ اختلاف فتاوی تقیہ کا اختلاف انواع اور اقسام کفار نابکار کا ہم اسلیے کہ تقیہ واسطے

حفظ جان و مال و آبرو کے ہے اپنے مخالف سے پس مخالف جس فرقہ کا ہوگا اوسی فرقہ کے موافق حکم تقیہ ہوگا پس کہین تقیہ خوارج سے ہے کہین نواصب سے ہے کہین اشاعرہ کہین معتزلہ کہین حنفیہ کہین مالکیہ الی غیر ذلک من الفرقۃ المختلفۃ الضالۃ پس ایمہ علیہم السلام نے جس شخص کو جس فرقہ مین گرفتار پایا حکم تقیہ واسطے اوسکے مطابق اوسی فرقہ کے فرمایا تاکہ مومنین شر مخالفین سے محفوظ رہین جبتک کہ خدا تسلط مخالفین رفع دفع کرے اور متغلبین کو واصل جہنم کرے پھر وہی حکم اصلی کہ ایک ہی واسطے عمل مومنین کے متعین ہوجائیگا اور جن جن مقامات مین تسلط ایسے ظلمہ کا نہین ہے جس سے ضرر پہونچے وہان وہی حکم اصلی جاری ہونا ضرور ہے یہ وجہ ہے اختلاف احکام تقیہ کی پس بعد اثبات جواز تقیہ بلکہ وجوب تقیہ بعض مواقع مین بمفاد آیہ کریمہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یہ اختلاف عین رحمت خدا واسطے حفظ جان و مال و آبرو شیعون کے ہوا اور چونکہ حسن و قبح اشیا بنابر اشاعرہ کے تابع امر خدا ہے اور تقیہ کے بارہ مین امر خدا ہوا تو اسمین کسی طرح کا قبح نہ نکلا پس طاعن مستہزی اس پر طاعن و مستہزی خدا و رسول پر ٹھہرا اللہ یستھزء بھم و یمدھم فی طغیانھم یعمھون اہلسنت اپنے مقامات پر تقیہ کو ثابت کرتے ہین جیسا کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر رازی سے ابھی ہمنے لکھا لیکن عوام کے سامنے اوسکا قبیح ہونا بلکہ کفر و نفاق ہونا بصد آب و تاب اسلیے بیان کرتے ہین کہ عوام شیعہ قبح تقیہ سنکر تقیہ سے دست بردار ہون اور بلاہای آفت جان مین گرفتار ہون تو سنیون کے لیے موجب خنکی چشم ہو انکو بدل و جان یہی منظور ہے کہ شیعہ تقیہ نہ کرنے سے سب مارڈالے جاتے تو خوب ہوتا کہ پھر کوئی اصحاب ثلثہ کی خدمت گزاری کرنیوالا نہ رہتا بڑے تعجب کی بات ہے کہ شیعہ جرم ادنی مخالفت مین لائق گردن زدنی ہوجاتے ہین اگر مجامع حضرات سنیہ مین کبھی کوئی بیچارہ غریب پھنس جاتا ہے اور غفلت سے ہاتھ کھول کے نماز پڑھ لیتا ہے حالانکہ بیچارے نے ابھی وظیفہ معمولی اللھم العن بھی نہین پڑھا مگر اتنے ہی جرم ہاتھ کھولنے پر اوسکی جان و مال و آبرو سب حلال ہوجاتی ہے اور اگر کوئی سنی ہاتھ کھولکر نماز پڑھے تو کہتے ہین کہ

حضرت امام مالک قدس سرہ کے فتوے پر عمل کرتا ہو نہ اوسکو کوئی کافر کہتا ہو نہ اوسکے
امام صاحب کو کوئی کافر کہتا ہو اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ الکفر ملۃ واحدہ کا قول نہایت درست
ہو ان بے انصافیون کا خدا انصاف کرے **قولہ** بلکہ ستر تک نوبت پہونچی تھی **اقول** یہ دعوی
محض غلط ہو کہ جسکو دلیل سے کچھ ربط نہین ہو دلیل آپ نے حدیث بحار کو ٹھرایا ہو جسکے ترجمہ
مین فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو رکھتا ہون پس کہان ستر احکام مختلف ایک مسئلہ کے
اور کہان ایک بات ایسی کہ جس مین ستر پہلو ہین یعنی ستر مسئلہ اوس ایک بات سے نکلتی ہین
اصل ترجمہ حدیث یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایسا کلام کرتا ہون جو مشتمل ہوتا ہو اوپر ستر
وجہون کے کہ میرے لیے ہو سکتا ہو کہ ہر وجہ کو مخرج ایک مسئلہ دینیہ کا کرون ستر کا عدد
واسطے کثرت کے ہے جیساکہ اہل لغت نے تصریح اسکی کی ہو پس غرض حضرت کی یہ ہو کہ
مین ایک مسئلہ اس حسن تقریر سے بیان کرتا ہون کہ عقلائی دقیق الفہم ایک مسئلہ سے مسائل
کثیرہ استخراج کر سکتے ہین اور انتہی کی خوبی اور حسن کلام کا یہ ہو کہ ایسا درجہ فصاحت و
بلاغت مین قلّ ودلّ ہو کہ ایک بات سے بہت سی باتین نکلین جیسے خداوند علّام کے کلام
مین ہو ان لکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب مفسرین نے لکھا ہو کہ اس
قول مختصر سے کتنے اعتراضات ملاحدہ حکما دفع ہوتے ہین اسیطرحسے ایک کلام امام
علیہ السلام سے بہت سے مسئلہ بدلالات مطابقیہ وتضمنیہ والتزامیہ اور ایک قاعدۂ
کلیّہ سے سیکڑون مسائل جزئیہ نکلتے ہین اور یہی معنی ہین علینا القلاء الاصول وعلیکم
بالتفریع کے چنانچہ بالفعل ہماری بعض علمانے ایک حدیث و ملج سے دو سو مسئلہ
استخراج کیے ہین اس کلام بلاغت نظام کو محمول اوپر اختلاف فتاوی کے کرنا اور اسکے
معنی یہ کہنا کہ ایک مسئلہ کے ستر جواب مختلف دیئے شیعونکو یاد دلوانا جہالات اور تلونات
نقیہ لاثانی حضرت خلیفہ ثانی کا ہو کہ خود اونکے اقرار سے مخدّرات فی الحجال اونسے
افقہ تھین اونحضرت نے تو اپنی نادانی سے باتباع ہوائی نفسانی وباغوای شیطانی

فقط ایک مسئلہ میراث جد مین ستر بلکہ سو فتوی مختلف دیے چنانچہ ستر کی روایت شرح فرائض سراجیہ تصنیف علامہ سید شریف جرجانی مین مذکور ہو وہذہ عبارتہ ثم ان اباحنیفۃ رح اختار قول ابی بکر لانہ ثبت علی قولہ ولم یختلف عنہ الروایۃ وقد روی عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضہا بعضاً یعنی ابو حنیفہ نے مسئلہ میراث جد مین قول ابوبکر کو پسند کیا کہ وہ اپنے قول پر مرتے دم تک ثابت قدم رہے اور اونسے کوئی روایت مختلف نہین ہوئی اور روایت کیگئی عبیدہ سلمانی سے کہ اونسے کہا کہ مین یاد رکھتا ہون عمر سے مسئلہ میراث جد مین ستر قضیہ کہ بعض اوسکے بعض سے مخالف تھے اور ملا علی قاری نے شرح موطائی امام مالک مین فرمایا ہو عن عبیدۃ السلمانی انہ قال حفظت عن عمر فی الجد سبعین قضیۃ یخالف بعضہا بعضاً اور بعینہ یہی عبارت ابن ملقن نے شرح صحیح بخاری مین فرمائی ہو اور ابوالحسن آمدی نی درر ابکار افکار مین ان موتیون کو اپنی سلک عبارت مین یون پرویا ہو قولہم انہ قضی فی الجد سبعین قضیۃ قلنا لانہ کان مجتہدا وکان یجب علیہ اتباع ظنہ فی کل وقت وان اتحدت الواقعۃ کما ھو داب سائر المجتہدین یعنی اگر ستر فتوی مختلف دیئے تو کیا قباحت ہو اسلیئے کہ وہ مجتہد تھے اور مجتہد کو ضرور ہو کہ ہر وقت کے ظن پر عمل کرے اگرچہ ایک ہی واقعہ ہو جیسا کہ یہی طریقہ کل مجتہدین کا ہو لیکن سو حکم مختلف دینے کی روایت کو پس ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ذکر کیا ہو حیث قال اخرج یزید بن ہارون فی کتاب الفرائض عن ہشام عن محمد بن سیرین عن عبیدۃ قال انی حفظت عن عمر فی الجد مائۃ قضیۃ کلہا ینقض بعضہا بعضاً ثم قال ورویناہ بسند صحیح الی ابن عون عن محمد بن سیرین سالت عنہ فی الجد فقال قد

حفظت عن عمر فی الجد مائة قضیة مختلفة

محصل وہ وہ نور وہ اتیونکا یہ ہو کہ خلیفہ دوم جاہل معنی کلالۃ الاب و الام نے میراث جد مین سو حکم متناقض و مختلف دیئے اور اسی طرح جیسے ابن الملقن نی شرح صحیح بخاری مین اور قسطلانی نے بھی شرح صحیح بخاری مین اور صاحب کنز العمال نے اور محمد بن سعد نے طبقات مین ذکر کیا ہو اور ابن حزم کی روایت محلّی مین یون ہو روینا من طریق عبد الرزاق عن سفیان الثوری و معمر الی ان قال حفظت عن عمر بن الخطاب فیھا ای فی فریضۃ الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ قال ابن سیرین فقلت عن عمر قال عن عمر قال ابن حزم قال ابو محمد لا سبیل الی وجود اسناد اصح من ھذا یعنی عمر بن خطاب نے فریضہ جد مین سو حکم مختلف دیئے کہا ابن سیرین نے مین نے کہا عمر نے سو حکم دیئے کہا ہان عمر نے دیئے اور کہا ابو محمد نے کہ اس سے بڑھکر کوئی حدیث از راہ اسناد صحیح نہوگی الحاصل ایسا اجہل جو ایک مسئلہ مین ستر ستر اور سو سو حکم مختلف اور متناقض دیے اور احکام دین خداوندی اور انتظام شریعت مصطفوی کو لڑکون کے کھیل کا مشغلہ اور بے حمیرا کی گڑیونکا ملعبہ کرے اور اپنی جہالت سے کبھی داہنا ہاتھ کبھی بایان ہاتھ کبھی زند سے کبھی مرفق سے چور کا کٹوا ے اور مجنونہ کو دیوانہ حکم رجم دے اور مسئلہ جد اور کلالہ کو مرتے دم تک بقول رسول اللہ نہ سمجھے کما فی کنز العمال کہ رسول خدا نے فرمایا یا عمر ما اظنک ان تموت قبل ان تعلم ذلک ایسا لیاقتمند لیاقت اجتہاد کی کب رکھیگا چہ جائی انکہ خلیفہ جی بنے لیکن حضرات اہلسنت حسب مصداق ختم اللہ علی قلوبھم ہین تو و نسے کسی امر کا تعجب نہین ہو اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا قولہ جسکو اس باغ کی بہار دیکھنا ہو اقول اس باغ ہمیشہ بہار مین ساتھ گلہائی تو لا کے کچھ خارہائے تبرا بھی ہین مومنین با بصیرت کو پھولونکی بہار آنکھونکو تازگی دیتی ہو اور اندھون بے بصیرتونکو

پھول تو نظر نہین آتے مگر خار ہائی تبرا دلون مین چبھتے ہین اور شجرہ زقومی کے مزے چکھتے ہین
ذق انک انت العزیز الکریم قولہ اختلافات احادیث کا یہ حال ہو اقول اختلاف
احادیث صادقین کا عشر عشیر بھی اختلاف احادیث کا ذبین صحاح ستّہ کا نہین ہو کما بینا انفا قولہ
ایک بات مین ستر بات پیدا کرتے ہون اقول نہایت حسن ہو اور کمال خوبی ہی بات کی کہ
ایک بات ایسی قلّ و دلّ ہو کہ جس سے اخراج ستر باتون کا ہو سکے جیسا کہ جناب رسولخدا نے
جناب امیر علیہ السلام کو وقت وفات ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ جسکے ہر باب سی ہزار
باب کھلے ولیکن بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماند ہنرش در نظر معلوم نہین
کہ حضرت مخاطب غوی کیا سمجھے ہین اور کیا بکتے ہین قولہ مختلف جواب دیتے ہون اقول
مختلف جواب کی وجہ اختلاف اصناف کفار ہو جیسے حنفی شافعی مالکی حنبلی اشاعرہ معتزلہ کہ ایک
سے تقیہ جدا گانہ ہو کما مرّ قولہ کیون تعجب کرتے ہین اقول وہ تو اسپر ہرگز تعجب نہین کرتے
لیکن ہم تعجب کرتے ہین کہ آپ لوگ کیسی جھوٹی جھوٹی باتین بناتے ہین اور جھوٹی باتون سے
اپنا جہل بتاتے ہین عجب لغو گوئی ہو کسنے تعجب کیا اور کہان تعجب کیا کب تعجب کیا وہ تو یہ
فرماتے ہین کہ بظاہر دو حدیثین متخالف تھین تو ہمنے اسکو اسطور پر جمع کیا جیسے علمائے
اہل سنت نے سیکڑون احادیث متناقضہ مین جمع کیا ہو مخاطب اس جمع کرنیکو تعبیر بتعجب کرتا ہو
اسکا بڑا تعجب ہو قولہ اور حقیقت ہو کہ یہ اختلاف اقول جب ہمنے اختلاف اپنے احادیث
کا تقیہ مین منحصر کر دیا اور تقیہ کا اثبات سنیون کی کتابون سے کر دیا تو کل حقیقت تمہاری
بحقیقت ہو گئی اب حقیقت اختلاف احادیث سنیہ کے ہمسے سنئیے کہ انکا اختلاف
بوجہ تقیہ تو خود نہین ہو جیسا کہ خود اسکے معترف ہین پس یہ اختلاف نہین واقع ہوا مگر بوجہ
کذب و افترا کے جناب رسولخدا پر بلکہ حقیقت یہ ہو کہ انکا اتفاق باطل نہین ہو مگر بکذب
و افترا ہی اون منافقون ملعونون کذابون کے جنکو جناب رسولخدا بلفظ قوموا عنی مثل
کتون کے اپنے پاس سے دھتکارتے تھے اور وہ اپنی بد ذاتی سے کبھی باز نہ آتی تھی

اور جناب رسولخدا کی کوئی تدبیر تکمیل دین مبین مین اونکی کیادی سی بمقتضائی قد قلبوا لك
الامور من قبل چلنے نہ پائی تھی اون حضرت کو بلفظ اذن تعبیر کرتے تھے کبھی بلفظ
ان الرجل لیہجر جگر خراشی کرتے تھے اور وہ بیدین جناب رسولخدا کو بدنام کرتے تھے اور اون
حضرت پر تہمتین جیسے جورو کو کندھے پر چڑھا کر ناچ دکھلانیکی کرتے تھے اور ہمیشہ براہ
مال مردم خوری اپنی طرفسے حدیثین بنا کے مثل نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث
اونکی طرف منسوب کرتے تھے اور جناب رسولخدا ہمیشہ اونسے بیزاری اور تبرا مومنین کے سامنے
ظاہر کرتے تھے اور کبھی علانیہ بقول خود لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ اونپر لعنت کرتے
تھے اور اونکو کاذب اور ملعون کہتے تھے اور اون لعینون نے اسقدر جھوٹھی حدیثین اونکے
سامنے بنائین کہ وہ حضرت باوجود خلق عظیم کے تنگ ہوکر بر سر منبر فرماتے تھے ایہا
الناس قد کثرت علی الکذابۃ الا فمن کذب علی متعمدا
فلیتبوء مقعدہ من النار مگر یہ اشقیا ایمان بآخرت ہی نہ رکھتے تھے جو نار سے ڈرتے
اور بعد آنحضرت کے اون ملاعین نے بخوشامد خلفاء جور اتنی جھوٹھی حدیثین بنائین کہ جسسے
صحاح ستہ سنیہ مملو ہین اور اس امر کو ہم آئندہ ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالی کیون حضرت خفا تو
نہین ہوے جیسا آپ کی خواہش نہانی نے طغیانی کی ویسا ہی ہمارے بے قلم سرکش نے تندی اور
جولانی کی بقول بعض ظرفا ٹٹوانی بھڑکی اپنا بھی گھوڑا اکھڑا ہوا جیسی تقریر آپ کرینگے ویسا ہی
جواب ترکی بترکی سنینگے ہم کب آپکی خدمتگذاری سے قاصر ہین کفش برداری کو ہر گھڑی مبارک جانکر حاضر ہین

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

دوسری شہادت صحیفہ کاملہ کی جسکا ایک ایک لفظ حضرات امامیہ کے نزدیک صحت
اور اعتبار مین کم از الفاظ قرآنی نہین ہی لکھا ہو کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے اصحاب اور اون کے تابعین کی نسبت ان لفظوں سے دعا کیا کرتے تھی

اللهم و اصحاب محمد صلعم خاصة الذین احسنوا الصحابة والذین ابلوا البلاء الحسن فی نصره الخ کہ خداوندا رحمت نازل کر اوپر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاصکر اوپر اون اصحاب کے جنہون نے حق صحبت نہایت خوبی سے ادا کیا اور جنہون نے سب طرحکی مصیبتون اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہون نے اوسکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کے اجابت مین سبقت کی جب انکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری کی حجتین بتائین انہون نے بلا توقف قبول کیا اور اون کے کلمہ کے ظاہر کرنے مین اپنی لڑکے بالون جورو بچونکو چھوڑا اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور بیٹونکو قتل کیا جب اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکے قبیلے کے لوگون نے انکو چھوڑ دیا اور جب پیغمبر کے قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اونسے رشتہ توڑ دیا پس خدایا مت بھولنا تو اون باتونکو جو پیغمبر کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے پیچھے چھوڑا اور راضی کردینا انکو تو اپنی رضامندی سے اس لیے کہ اونہون نے خلق کو تیری طرف جمع کردیا اور تیرے پیغمبر کے ساتھ دعوت اسلام کا حق ادا کیا اور وہی شکر کرنیکے لائق ہین کہ اونہون نے اپنی قوم اور رہنے کے گھر اور اپنے وطن کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش آرام کو ترک کرکے ضیق معاش کو تیرے لیے اختیار کیا اور خداوندا اونکے تابعین کو جزاء خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون کے جو ہم مین سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین کیسے تابعین جو اون اصحاب کی چال پر چلتے ہین اور اونکی آثار کی پیروی کرتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک انکی نصرت مین نہین ہوتا اور جنکے دلمین کوئی شبہہ ان کے آثار کی پیروی مین نہین آتا کیسے تابعین جو معاون اور مددگار اصحاب کے ہین اور جو اپنا دین انکے دین کے موافق رکھتے ہین اور جو انکی ہدایت کے مطابق ہدایت پاتے ہین اور جو اصحاب سے

اتفاق رکھتے ہین اور جو کچھ اصحاب نے انکو پہنچایا اوس مین ان پر کچھ تہمت نہین کرتے ہین اور
خدایا رحمت نازل کر ان اصحاب کی متابعت کرنیوالون پر آج کے دن تک جسمین ہم ہین قیامت تک
اور انکے ازواج اور ذریات پر فقط اے مسلمانو اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اسکے
معنی غور سے سوچو اور سمجھو کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے دعا مین کن لفظون سے پیغمبر صاحب
کے اصحاب کو یاد فرمایا ہی اور ان کے محامد اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہی اور
انکی کوششون اور مصیبتون کو جو راہ خدا مین اوٹھائین کس طرح پر ظاہر کیا ہی اور اسکے حق مین
کس سوز دل سے دعا فرمائی ہی کون شخص ہی کہ جو دعوی ایمان اور اسلام کا رکھتا ہو وہ بعد سننے
اس دعا کے پھر صحابہ کی فضیلت مین شک کریگا اور کون آدمی ہی کہ جو ائمہ کرام کی امامت کو
اصول سے سمجھتا ہوگا اور ان کے قول اور فعل پر عمل کرنیکا دعوی رکھتا ہوگا وہ امام کی زبان
سے ایسی تعریفین صحابہ کی سنکر انکا معتقد نہوگا پوشیدہ نرہے کہ جب ہم صحابہ کے فضائل
مین احادیث اور اقوال کو اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین تو حضرات انکو موضوع اور غلط
کہدیتے ہین اور جب انکی کتابون سے ائمہ کرام کے اقوال کو سند لاتے ہین تو اسکو تقیہ پر
محمول فرما دیتے ہین لیکن یہ دعا صحیفہ کاملہ کی ایسی ہی کہ جسپر احتمال تقیہ کا بھی نہین ہو سکتا اسلیے
کہ یہ وہ دعا ہی جو امام زین العابدین مناجات مین بوقت خلوت حالت خاص مین خدا سے
کیا کرتے تھے اور راز و نیاز کیوقت اصحاب رسول کی تعریفین خدا کے روبرو کرکے
انپر درود بھیجا کرتے تھے اور اونکی کوششون اور مصیبتونکو جو راہ خدا مین اوٹھائین بیان کرکے
خدا سے انکے لیے طلب رحمت کیا کرتے تھے پس اسوقت نہ کسیکا خوف تھا نہ کسی سے اندیشہ
کہ جس سے ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی پس اس دعا مین احتمال تقیہ کی بھی گنجائش باقی نہین رہی اور
امام کی زبان سے اعلی درجہ کی تعریف اصحاب رسول کی ثابت ہوگئی پس حضرات امامیہ
کو چاہیے کہ اول سے آخر تک اس دعا کو دیکھین اور لفظ لفظ پر غور فرماوین اور انصاف
کرین کہ جب امام علیہ السلام مناجات مین ایسی ستایش اصحاب کی کرین اور ان کے تابعین

کے حق مین دعائی خیر فرماوین اور بالفاظ وارضہم من رضوانک واشکرھم علی ھجرھم فیک
انکے لیے رضائی ایزدی کے طالب ہون اور انکے مصائب اور تکالیف کو ذریعہ رضوان
الٰہی کا جانین اور انکو باعث ترقی دین اسلام کا فرماوین اور پھر بھی ائمہ کرام کی اطاعت کے دعوی
کرنیوالے اور اپنے آپکو قدم بہ قدم ائمہ کے طریقون پر چلنے والے اپنے آپکو امامیہ کہنے والے
برخلاف اسکے اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اور انکی ہجو و مذمت کو شعائر دین ٹھراوین
اور انکی عیب جوئی مین شب و روز صرف اوقات کرین اور انکی محامد و اوصاف سے
اغماض کرکے مطاعن کے اظہار مین مصروف رہین اور بجائی دعائی خیر اور طلب رحمت کے
انکے حق مین بددعا کرنیکو عبادت جانین اور انکی پیروی کو ذریعہ ضلالت و گمراہی کا سمجھین
اور جو کوئی انکی چال پر چلتا چاہے اوسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اور جو کوئی انپر
تہمت کرے اور انسے دشمنی رکھے اُسکو بڑا مومن پاک تصور کرین معلوم نہین کہ ان حضرات
کی اصطلاح مین محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین اور عداوت اور کفر کا کیا مطلب ہے اہلسنت
جو ائمہ کرام کے اقوال و افعال پر عمل کرین وہ خارجی اور ناصبی کہلاوین اور حضرات شیعہ
جو انکے اقوال و افعال سے مخالفت رکھین وہ امامیہ اور دوست اہل بیت کے ٹھہرین

فاعتبروا یا اولی الالباب ان ھذا الشئ عجاب

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ کلام سراپا ملام مخاطب عالیمقام مطرود ہی بوجوہ عدیدہ اور مردود ہی بنقوض سدیدہ لیکن
اولا یس صحابہ منافقین کہ جنکی شان مین خداوند قہار فی الدرک الاسفل من النار
فرماتا ہی اور کل کفار دنیا سے اونکا مرتبہ بڑھاتا ہی اور وہ اصحاب جنکی شان مین خدا
یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ نازل کرتا ہی ہرگز ہرگز
عقل کسی عاقل کی باور نکریگی کہ جنکو خداوند جبار فی الدرک الاسفل من النار کہے اور

جن پر لعنت کرے امام زین العابدینؑ اوس پر صلوات بھیجین پس صلوات نہین ہو مگر اصحاب اخیار پر نہ اشرار پر اور جب شیعہ آپ کے ثلثہ سے ہر ایک کو ابو الشرور کہتے ہین اور حقیقۃً وہ بانی شرور ہوے اور تا قیامت ہونگے سبب اوسکا انہین کی ذات بابرکات کو سمجھتے ہین تو پھر کیونکر آپ بغیر اثبات اونکے اخیار ہونیکے مصداق فقرات صلوات کر سکتے ہین اور ثانیاً جسطرح امام رضا علیہ السلام نے اپنے جدّ اعلی کے قول مین یعنی دعوائی اصحابی مین بدلیل حدیث اصحابی قید لم یغیر ولم یبدل کے لگائی اوسی طرح سے قول اپنے جد امجد امام زین العابدینؑ مین بھی قید لم یغیر ولم یبدل اوسی دلیل سی لگاوینگے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور بعد اس قید کے اول خارجین مین سے آپ کے ثلثہ ٹھہر جاوینگے اس لئے کہ اول مغیرین ومبدلین اور مرتدین منذ بافاتہم سے ہمارے نزدیک وہی حضرات ہین پس یہ شہادت آپ کے حق مین کیا فائدہ کریگی اور ثالثاً ما من عام الا وقد خص کما فی الاصول والدلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث کما فی علم المیزان پس عمومات اقوال سے بالخصوص حسن وخوبی ثلثہ کہ مابہ النزاع یہی ہی کما سیعرف المخاطب بعد ورقین ثابت کرنا کمال جہالت وحماقت وضلالت ہی اور یہ سب بنا برفرض اس بات کے ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا صلوات بھیجنا اصحاب مطلق پر ہوتا لیکن اونحضرت نے جن پر صلوات بھیجی ہی اون اصحاب کو مقید کیا ہی بصفات چند بلفظ الذین احسنوا الصحابۃ والذین فعلوا کذا وکذا پس جو لوگ کہ مصداق ان صفات کے نہین ہین وہ البتہ اس صلوات سے خارج ہو جائین گے اور بعد اسکے بیان معنی ہر فقرہ سے عنقریب معلوم ہوتا ہی کہ کل منافقین ومرتدین خصوصاً آپ کے ثلاثہ مصداق کسی یک صفت کے بھی صفات مذکورہ سے نہین ہین علاوہ برین امام علیہ السلام نے اس مقام پر یہ بھی تو نہین فرمایا کہ واصحاب محمد عامۃً کہ جس سے صحابہ مطلق نکلتا اور آپ کل صحابہ کہسکتے اور جب کوئی قید نہوئی تو مطلق الصحابہ نکلیگا اور مطلق الشی موضوع مہملہ ہی اور وہ ملازم جزئیہ ہی پس صلوات اوپر بعض الصحابہ کے ثابت ہوگی نہ اوپر کل الصحابہ کے

اب ان بعض مین بی کسی دلیل کی مطابق خواہش درونی آپ کے ہم ثلثہ کو داخل نہ کرینگے بہر آپکو کیا نفع ملا بلکہ اس مقام پر وا صحاب محمد خاصۃً واقع ہو اور یہ خاصۃً یا بہ نسبت اتباع الرسل کے ہے جنکا ذکر سابق مین ہو پس ضرور ہو کہ پہلے اپنے ثلثہ کو اتباع الرسل عامۃً مین داخل کر لیجیے پھر انکے خاصۃً مین دخول کی تمنا کیجیے اور اتباع عامۃً کی صفات مین امام علیہ السلام نے ایک تصدیق جنانی بحقائق ایمانی کو بھی بیان فرمایا ہو اور بجز اقرار لسانی کے تصدیق جنانی آپ کی ثلثہ سی بمراحل دور ہی اور افعال نفاقی اونکے جو ہم آپ ہی کی کتابون سے ثابت کرتے ہین وہ سب دلیلین اونکی عدم تصدیق جنانی کی ہین اور جب ایمان ہی نہوا تو حقائق ایمانی کہان سے آوینگے اور حقیقۃ الایمان خلوص الایمان اور محوضۃ الایمان ہے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ مین کہا ہے پس پہلے آپ اونکا ایمان ہی ثابت کر لیجئے پھر خلوص و محوضت مین گفتگو ہوگی اور یا لفظ خاصۃً بہ نسبت صلوات کے ہی پس ضرور ہوگا کہ جن پر صلوات خاص ہو پہلے وہ لوگ مصداق صلوات عام بھی ہون اسلیے کہ وجود خاص کا بدون عام کے محال ہے اور صلوات عام کا پایا جانا موقوف ہو اتباع الرسل ہونے پر اسلیے کہ اونہین پر صلوات عام بھیجی گئی ہی اور ابھی ابھی بیان کیا کہ آپ کے ثلثہ اتباع الرسل سی خارج ہین بسبب عدم تصدیق جنانی بحقائق ایمانی کے یا لفظ خاصۃً بہ نسبت صحاب کی ہی پس جب امام علیہ السلام نے صلوات مخصوصین صحابہ پر بھیجی تو آپکے ثلاثہ کو اوس سے کیا نفع ہوا اس لئے کہ شیعہ کے نزدیک اونکا مقام مخصوص دوسری ہی باتون کے لیے ہو نہ صلوات کے لیے بالجملہ آپ کی تحریک الصلوٰتین درباب صلوات محض لغو و بیکار ہو کبھی کوئی شیعہ پاک ایسی گندی ناپاک باتو نپر التفات نہ کریگا رابعًا امام علیہ السلام نے جسطرح سے اصحاب پر صلوات بھیجی ہو اوسیطرح سے تابعین پر بھی صلوات بھیجی ہو اور اسمین شک نہین ہو کہ کتنے تابعین سے قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھے اور خود اشعث بن قیس کہ کتب رجال مین طبقہ صحابہ مین مذکور ہو شر کا قتل جناب امیر علیہ السلام سے تھا اور اوس کا بیٹا محمد بن اشعث قاتلین جناب سید الشہدا علیہ السلام سے تھا پس ہرگز عقل کسی عاقل کی باور نہ کریگی

کہ امام زین العابدین علیہ السلام اپنے باپ دادا کے قاتلین پر صلوات بھیجیں اور جب کل صحابہ اور
تابعین مورد صلوات نہوئے تو اگر ثلثہ اور تابعین اونکے بھی مقصود بصلوات نہون تو یہ امر
قرین قیاس ہی کہ وہی مؤسسین اساس ظلم و قتل ذریت آل رسول تھے ولنعم ما قیل ہ بد کردن شمر
ہم زبد کردن ادست ؛ خون شہدا تمام برگردن اوست اللھم العن اول ظالم ظلم حق محمد و آل
محمد و آخر تابع لہ علی ذالک اللھم العنہم جمیعاً طرفہ لطیفہ یہ ہی کہ جو صحابہ شرکار قتل حضرت عثمان تھے جیسے
عبدالرحمن بن عدیس المصری جسکو استیعاب مین ابن عبدالبر نے کہا ہی کہ اہل بیت رضوان سے تھا
اور امیر جیش قتلہ عثمان تھا اور روضتہ الاحباب مین ہی کہ طلحہ نے کہ عشرہ مبشرہ سے تھا اسی ابن عدیس کو
قتل عثمان پر آمادہ کیا اور حضرت عثمان نے طلحہ کے حق مین بد دعا کی کہ خداوندا اسنے اس گروہ
کو میری قتل پر دلیر کیا ہی تو اسکو بذلت و خواری قتل کر پس قاتلین اور مقتولین سب اہلبیت رضوان
سی تھی جنکی حق مین خدا نے اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم فرمایا ہی جیسا کہ مخاطب نے
قبل اسکے بصد افتخار کہا ہی اور سب جنتی مثل قاتلین ور مقتولین اصحاب جمل اور اصحاب صفین کی ہین
غایۃ الامر کہ یہ ایک مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو ایک درجہ کا ثواب ہی اور دوسرے
مجتہد صاحب اور اوسکے مقلدین کو دو درجہ کا ثواب ہی پس بنا بر اصول مقررۂ اہلسنت
ضرور ہی کہ قاتلین اور مقتولین دونو فریق پر صلوات امام زین العابدین علیہ السلام ٹھہرائی جاوے
لیکن کمال حیرت اور نہایت تعجب اس بات کا ہی کہ اگر کسی بیچارے شیعہ کی زبان سے
کبھی نکلجائے کہ صلوات بر قاتلین عثمان ابن عفان تو وہی صلوات حسن زبان شیعہ سے اسقدر قبیح
اور مستہجن ہو جاتا ہی کہ جسکے سننے سے حضرات اہلسنت کے سینونسے ایسا نائرۂ جگر سوز اور
شعلہ جہنم افروز نکلتا ہی کہ جس سے اونکا خرمن ہستی از سر تا پا جلتا ہی اور اگر قابو چلتا ہی
تو اوس بیچارے شیعہ کا خون پی لیتی ہین اور اگر کچھ زور نہ چلا تو اپنی آگ مین خود جل بھن کر
خاکستر ہو جاتے ہین اے مسلمانو تمکو اپنی دین اور ایمان کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ سچ بتلاؤ
کہ کوئی صاحب عقل ایسی لغویات کا اعتقاد رکھہ سکتا ہی کہ ایسی دو فرقہ کے بارہ مین کہ ہر ایک

دوسرے کے خون کا پیاسا ہو فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر کا انکار ہی اور کلہم فی الجنۃ کا اقرار
ہی پھر شیعون کے بارہ مین کلہم فی الجنۃ کا اقرار کیون نہین ہوتا ہی کہ اونکے اجتہاد مین مطابق
اجتہاد بڑی مجتہدہ صاحبہ کے یہی آتا ہی کہ قتل اللہ نعثلاً ولعن اللہ نعثلاً کما فی النہایہ وروضۃ الصفا
وروضۃ الاحباب وغیرہ فمالھولاء القوم لا یکادون یفقھون قولا وان ھم الا
کالانعام بل ھم اضل سبیلا خامساً اگر امام زین العابدین علیہ السلام کی صلوات مین
کل اصحاب مراد ہین تو یہ قول معارض ہوا جاتا ہی اونہین حضرت کے قول سی جسمین غاصبین
خلافت پر وہ لعنت کرتے ہین جیساکہ اسی صحیفہ کاملہ مین دعائی یوم الجمعہ مین فرماتے ہین
اللھم ان ھذا المقام لخلفائک واصفیائک ومواضع امنائک فی الدرجۃ
الرفیعۃ التی اختصصتھم بھا قد ابتزوھا الی ان قال حتی عاد صفوتک وخلفائک
مغلوبین مقھورین مبتزین یرون حکمک مبدلا وکتابک
منبوذا وفرائضک محرفۃ عن جھات اشراعک وسنن نبیک متروکۃ
اللھم العن اعداءھم من الاولین والاخرین ومن رضی بفعالھم
واشیاعھم واتباعھم محصل معنی یہ ہین کہ خداوندا خلافت تامہ وریاست عامہ
جگہ تیرے خلفا اور اصفیا کی ہی اور مقام تیرے امنا کا ہی کہ تو نے مخصوص کیا تھا اونکو
ساتھ اس درجہ رفیعہ کے پس چھین لیگئی یہ جگہ اونسے یہانتک کہ ہوگئی برگزیدہ تیری اور
خلفا تیری مغلوب ومقہور چھینی گئی حق اونکی دیکھتی ہین کہ غاصبین نی تیری حکم کو متبدل کردیا
اور تیری کتاب کو پس پشت ڈالا اور تیری فرائض کو راہ شریعت سے منحرف کردیا اور
طریقہ تیری نبی کا چھوڑ دیا خداوندا اپنے خلفا اور اصفیا کے اعدا پر لعنت کر از اولین
تا آخرین اور لعنت کر اونپر جو اونکے کامون پر راضی رہے اور لعنت کر اون کے
ہمراہیان اور اونکے تابعین پر انتہی پس ضرور ہی کہ ملعونین غیر مرحومین ہون اور جب
ملعونین غاصبین ہین تو آپ کے ثلثہ کا مصداق صلوات ہونا ممکن نہین ورنہ اجتماع متضادین

وتنافیین لازم آویگا یہ تھا جواب اجمالی آپکا اب ہم آپ کی فقرات شکنی کرتے ہین قولہ جسکا ک
ایک ایک لفظ الی قولہ کم از الفاظ قرآنی نہین ہو اقول شیعہ در باب صحیفہ کاملہ جو اعتقاد
رکھتے ہین آپ کو اونکے اعتقاد دلی کی کیا خبر اگر آپ سچے تھے تو اپنے اس دعوی پر کوئی
دلیل عقلی یا نقلی قائم کی ہوتی یا کسی عالم کا قول نقل کیا ہوتا تو آپکو کوئی جھوٹھا نہ کہہ سکتا بالجملہ
کسی نے الفاظ صحیفہ پر مثل الفاظ قرآنی دعوی تواتر نہین کیا ہو مگر آپ کی عادت ہو کہ
وکلائی عدالت کیطرح زق زق بق بق کرتے ہین اور سبیرو پاکہتے ہین کہ جس مین لوگ جانین
کہ بڑا طلق وذلق ہو لیکن ہم آپکو مکثار اور متشدق ثرثار کہتے ہین یعنی زیادہ گو اور فضول گو
اور لغوگو دیکھیے ہم بدلیل کہتے ہین کہ حضرات اہلسنت گو زبان سے صحیح البخاری بعد کتاب
باری کہتے ہین مگر اونکا اعتقاد یہ ہو کہ قبل کتاب الباری ہی دلیل اسکی یہ ہو کہ ہم دیکھتے ہین کہ
آیات صریحہ پر احادیث مکذوبہ وموضوعہ صحیح بخاری کو مقدم کرتے ہین مثلاً جتنے آیات تنزیہ
ہین سب دلالت اوپر عدم رویت جناب باری کے کرتے ہین اور آیہ لا تدرکہ
الابصار نص صریح اسپر ہو مگر اہلسنت کا مدار اس مسئلہ مین اوپر چند احادیث واہیہ
صحیح بخاری کے ہے کہ ہم جناب باری کو کالقمر فی لیلۃ البدر دیکھینگے حالانکہ یہ عین تشبیہ ہی
حضرت بیضاوی فرماتے ہین کہ گو آیہ لا تدرکہ الابصار سے نفی رویت نکلتی ہی مگر نفی رویت
عام ہو اس سے کہ فی الدنیا ہو یا فی الآخرۃ پس کیونکر نہین جائز ہی کہ دنیا مین رویت جائز نہو اور آخرت مین جائز ہو بندہ کہتا ہو کہ
بیضاوی صاحب نے یا دھوکا کھایا یا دھوکا دیا اسلیے کہ لا تدرکہ عام نہین ہو بلکہ
تدرکہ عام ہو دنیا و آخرت سے اور جب جناب باری نے اس عام کی نفی کی تو ظاہر ہو کہ
نفی عام بہ نفی جمیع افراد ہوتی ہی پس رویت دنیا و آخرت دونو باطل ہو گئی اور خود امام
رازی صاحب اقرار کرتے ہین کہ دلائل عقلیہ اس مسئلہ کے بہت ضعیف ہین لیکن اعتماد نقل
پر ہی اور مراد نقل سے وہی احادیث صحاح سقیم ہین اور واسطے دفع قباحات دلائل
عقلیہ کے جو معاضد باآیات صریحہ و احادیث صحیحہ ہین ایک قول مہمل اس امام الفلسفہ نے

بلکفہ کا نکلا ہی یعنی ہم خدا کو بلا کیفیات مرئیات دیکھینگے پس اگر بلکفہ مجوز رویت محال ہی تو تخصیص رویت کیا ہی ہر محال کا مجوز ہو جائیگا مثلاً کہین کہ معاذ اللہ خدا ایک پتھر ہی بلا کیفیات حجریت اور خدا ایک درخت ہی بلا کیفیات شجریت لیکن بنائے مذہب اشاعرہ ایسی ہی مہملات پر ہی جیسا کہ اس طائفہ کسبیہ نی قول یکسب اور کلام نفسی ایسی ہی مہمل ایجاد کیا ہی قولہ فی ترجمۃ الدعا خاص اوپر اون اصحاب کے جنہون نی حق صحبت نہایت خوبی سی ادا کیا اقول یہ ترجمہ ہے الذین احسنوا الصحابۃ کا اور اول اون قیود کا ہی کہ جس سی یکی ثلثہ خارج ہوتی ہین اس لئی کہ اگر صحابت سے صحابت اصطلاحی مراد ہی تو اوس مین آمنوا وماتوا علی الایمان شرط ہی اور ایمان مین تصدیق جنانی شرط ہی اور آپ کے ثلثہ کی تصدیق جنانی کب مسلم ہی کہ افعال نفاقی اونکی شاہد عدل اوپر عدم تصدیق جنانی کے ہین اور جب ایمان ہی نہین ہی تو ماتوا علی الایمان کہان سی ہوگا اور ظہور ارتداد منذ مافارقتہم بعد اسکی ہے اور جب صحابت ہی مفقود ہی تو حسن صحابت کہان سی ہو سکتا ہی اور اگر صحابت سی صحابت عرفی مراد ہی یعنی رفاقت اور ہمراہی کرنیوالے جیسا کہ قول خدا مین ہے وصاحبہما فی الدنیا معروفا وقال لصاحبہ لاتحزن پس حسن صحابت اور حق رفاقت بخوبی ادا کرینکی یہی معنی ہین کہ غار مین یار غار خانہ خراب نی قلق و اضطراب سی رونا پیٹنا شروع کرکے آنحضرت کو ایذا پہونچائی یہانتک کہ آنحضرت کو اونکی سمجھانیکی نوبت آئی جیسا کہ بیان آیۂ غار مین ہمنی سنیونکی کتابون سی بخوبی ثابت کیا اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ صلح حدیبیہ مین حکم خدا اور رسول سی ایسا استنکاف ہوا کہ رسالت جناب رسالتماب مین شک پڑا اور وہ شک بہی ایسا شک جو مثل ہمیشہ کی شکون کی نہ تہا بلکہ سب دنون سی انتہائی درجہ کو بڑہا ہوا تہا اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ کامی چور نوالے حاضر جب جناب رسولخدا کو کوئی وقت دشوار پیش آیا تو بمقتضائی تؤثرون الحیوۃ الدنیا اپنی جان بچا کر مصداق قولہ تعالیٰ مدبرین کے ہوگئے اور حضرت عثمان کی حق مین نسبت

عوضاً ارشاد ہوا اور جب ذوالفقار حیدر کرار سے نوبت فتح آئی بہ کمال بیحیائی وبغیرتی مال غنیمت
لینے کو پہونچگئی اور حسن صحابت کے یہی معنی ہین کہ اون حضرت کو وقت وفات تحریر وصیت نامہ
سے مانع ہوی اور ان الرجل لیہجر کہا یعنی معاذ اللہ وہ حضرت ہذیان بکتے ہین حالانکہ ابوبکر
نے وقت مرنے کے عمر کی خلافت سراپا جلافت کی وصیت کی اور کسیکی پھوٹی منھ سے یہ
نہ نکلا کہ ان الرجل لیہجر ان سب افعال نفاقی سے قطع نظر کر کے ہم اہل انصاف سے طالب
انصاف ہین کہ ادائے حق صحبت کے یہی معنی تھی کہ فوراً بعد اونکی وفات کے طلب جیفہ دنیائے
دنی مین دوڑی اور شریک تجہیز وتکفین نہوئے کما فی الملل والنحل اور اونکی وصایا کو جو
درباب اپنی اولاد کے تھے اور مکرر سہ کرر اذکرکم اللہ فی اہلبیتی کما فی صحیح المسلم فرمایا تھا
دفعتہً سب بھلا دیا اور اونکے گھر جلانے پر مستعد ہوگئے اور واللہ لاحرقن علیکم البیت کہا
کما لا اشتباہ اور اونکی کل حقوق کو غصب کیا یہانتک کہ باغ فدک کو بھی چھین لیا اور نان شبینہ کا
محتاج کردیا خود سلطنت کے مزے اوڑائے اور جناب رسولخدا کی اولاد کو جناب امیرؑ نے
باغون مین پانی دیدیکر پرورش کی کیون یارو حسن حسینؑ کی رفقا اوسکی اولاد کے ساتھ یہ
سلوک پیش آئین اونکو بجز نمکحرام تم کیا خطاب دوگے ہرگز کسی عاقل کی عقل قبول نہ کریگی کہ اونا
پیغمبر باوجود اوس تکلیف اور ایذاؤن کے پھر اون موذیون پر صلوات بھیجین اور اون کی
حق مین بجز دعائی اللھم املاء جوفھم ناراً کے کچھ دعا کرین قولہ اور جنہون نی سب طرحکی مصیبت
اور ایذاؤن کو اقول یہ حاصل ترجمہ والذین ابلوا البلاء الحسنۃ فی نصرہ
کا ہی اور مراد اوس سی بنا بر تحقیق علماء کے حسن جہاد اور ثبات قدم مقابلۂ اہل لداد
وعناد مین ہی جیسا کہ بیچ اساس اللغۃ کی ہی بلا فی الحرب بلاءً حسناً اذا اظہر باسہ حتی بلاہ الناس
ای خبروہ وفی المجمع الباس الشدۃ فی الحرب وفی منتہی الارب باس سختی وقوت در حرب دلیری
بلاہ الناس یعنی دریافتند او را مردمان وفی منتہے الارب بلوۃ دریافت چیزی وکشف آن
وفی الصراح خبر بالضم دانستن یقال من این خبرت ہذا الامر ای علمت وفی نہایۃ اللغۃ فی حدیث

سعد یوم بدر من لا یبلا بلائی ای لایعمل مثل عملی فی الحرب نہتی اورحسن جہاد وشدت حرب وضرب وجرات وقوت ودلیری وجوانمردی حضرات ثلثہ طشت از بام افتادہ ہی کہ جسکی احتیاج اثبات مثل شجاعت حیدر کرار غیر فرار کی نہین ہی ونعم ما قیل سہ ثلثہ کس لڑائی مین نہ بھاگے ۰ بھگوڑون کے سدا رہتی تھے آگے ۰ حضرت عمر اپنی شجاعت کی تعریف فرماتے ہین کہ مین اس طرحسے بہار ڈون پرا وچکتا ہوا بھاگا کہ کانی اروتیہ یعنی مین اوچکنی مین مثل مادہ بزکوہی کی تہا حضرت عثمان ایسا بھاگتی تھی کہ تین تین روز تک غائب رہتی تہی یہانتک کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ لقد ذھبت عریضا یا عثمانا کما اثبتنا کل ذلک فی المجلد الاول الغرض صاحبان عقل انصاف کرین کہ ایسی ہی مجاہدین فی سبیل اللہ جو جناب رسول خدا کو نرغہ کفار نابکار مین چھوڑ کرکے جان اپنی بسلامت لیجاتے تھے قابل صلوات بھیجنیکے ہین کیون یارو اگر کسی رئیس کے رفقا آج ایسا کرین تو تم اونکو موددی حق رفاقت کہوگے یا نمکحرام کہوگے یہ معنی اس فقرہ کی وہ ہین جو ہماری علمانی بسند کتب لغت بیان فرمایا ہی اور لفظ فی نصرہ نہین معنونپر چسپان ہی لیکن مخاطب نی جو معنی ایذا اور مصیبت اوٹھانیکی بیان کئی ہین ہر چند بے ربط ہین مگر حقیقت مین جو ایذا اور مصیبت تھی وہنین کو تھی جو مرد میدان تھی اور اپنی تئین سیوف مسلول ور رماح مصقول مین ڈالتی تھی اور منھ اور سینہ پر زخمہای شمشیر ونیزہ کھاتے تھے اور کفار کو بضرب شمشیر آبدار پیچھے ہٹاتے تھے نہ وہ لوگ جو پچھلے قدم نوک دم بھاگ جاتے ہان بھاگنے کی البتہ ایذا اور مصیبت اوٹھاتے تھے لیکن اس تکلیف کو ہم تو فی نصرہ نہ کہینگے بلکہ فی خذلانہ کہینگے آپ جو چاہین فرمائین بعد اسکے اصل کلام اسمین ہی کہ جو کچھ مصیبتین آپکے ثلثہ اور اونکے امثال نے بالفرض اوٹھائین تو للہ فی اللہ تہین یا مال غنیمت پر ہاتھ مارنیکے لیئے اور لقمہ ہائی ترزہر مار کرنے کے لیے تھین امام علیہ السلام اونہین پر صلوات بھیجتے ہین جنکی کام باخلاص للہ فی اللہ تھے آپ اپنے ثلثہ کو ناحق سمیٹتے ہین پہلے اونکا خلوص نیت ثابت کیجیے توکچہ اورگفتگو کیجیے اور اس گفتگو کو ہم پر آپ منقلب نہین کر سکتے اسلیے کہ ہم جنکو اچھا کہتے ہین اور جن پر صلوات بھیجتے ہین اونکا اچھا ہونا متفق علیہ بین الامت ہی پس اگر اونکو کوئی کچھ کہے

لکیسیں الا بیشک محمد بیدین اور اشقی الاوّلین والآخرین ہوجائیگا قولہ اور جنہوں نے ملکر اونکی مدد
مین کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اقول ظاہرا یہ فقرہ حاصل ترجمہ ہے لفظ کانفوہ کا معنی کانفوہ کی لغت مین
حفظ و حراست و جانب داری کی ہین قال الجوہری فی کنف اللہ ای فی حرزہ وسترہ وہو الجانب
والظل والناحیۃ انتہی کیون یارو تمکو کیا نہیں معلوم کہ جناب رسول خدا کو جناب باری نے کن لوگون کے
کنف حمایت مین رکھا اول و اقدم اونکی حضرت ابی طالب بن عبد المطلب تھی علیہ من اللہ الصلوٰۃ
والسلام رغما لانف الکفرۃ الفجرۃ اللیام کہ باجماع اہلبیت علیہم السلام مومن کامل الایمان تھے مثل مومن
آل فرعون کی جسکی تعریف مین خداوند تعالیٰ یکتم ایمانہ فرماتا ہے جیسی کیسی مشقتین اور تکلیفین جناب
رسول خدا کی حفظ و حراست مین دست کفار نابکار سے اوٹھائین اور تین برس شعب ابی طالب
مین کس تنگی معاش سے اپنی اوقات گزاری کی اور کیسی کیسی قصائد نعت جناب رسول خدا مین
انشا کیے آج تک مندرج کتب سیر مین کہ جسکی ہر ہر لفظ سے ایمان ٹپکتا ہے رضی اللہ عنہ وعن محبیہ
خیر الجزاء اور بعد اونکے علی ابن ابی طالب اور جعفر ابن ابی طالب اور بنی عبد المطلب مثل حضرت
حمزہ بن عبد المطلب و عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب اور بعد اونکے اور اصحاب
سعادت انتساب آنحضرت کے غریب ہم اونکے نشان دیتے ہین جو سچے دل سے ایمان لائے جنکے حق
مین حق تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم
الجنۃ کیون حضرت جن لوگون نے خدا کے ساتھ سودا ای جان و مال کیا تھا آیا وہ لوگ کبھی جان
چرا کر مثل آپکے ثلثہ کے جہاد راہ خدا سے بھاگنے والے تھے یا وہ لوگ طلب جیفہ دنیا کے
لئے سقیفہ بندی کرنیوالے تھے آپکے زعم باطل مین یہ ہے کہ جناب رسول خدا آپکے ثلثہ کی کنف
حمایت مین تھے استغفر اللہ جناب رسول خدا کے سبب سے خود اونکی جان بچتی تھی وہ کسی کو کیا بچاتے
تواریخ و سیر کو ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہو کہ حضرت عمر اور ابوبکر اور اونکے والد ماجد کہ
اول قبائل تیم و عدی سے تھے کفار کے نزدیک اونکے لیے کچھ عزت و وقار اور کچھ عزت
اور اعتبار نہ تھا اور کسی گنتی و شمار مین بھی نہ تھے ہاں جناب رسول خدا کی جوتیون کے تصدق سے

انکے لئے البتہ ایک عزت و اعتبار حاصل ہوا اور نہ حضرت ابوبکر آپکے ہمیشہ جوتی خور قریش تھے ابن ربیعہ کی جوتیوں کا فرواد ہین کو خوب معلوم ہوگا کیون حضرت انکے سوا اور بھی کسی شریف با غیرت نے جوتیان کھائین ہین اگر کچھ بھی غیرت ہوتی تو مرجاتے کیون صاحب اشرافون کا کام تلوارین کھانا ہے کہ جوتیان کھانا ہے الغرض کسی صاحب عقل و خرد کے ذہن مین یہ بات نہین سما سکتی کہ جو شخص کہ خود ایسا جوتی خور ہو خدا اپنے پیغمبر کو اُسکے کنف حمایت مین دے اور اُس جوخفتہ و جوبیدار کی حمایت کچھ کام بھی کرے تقریر مین طول ہوتا ہے اور ہمکو آپکے ساتھ ابھی بہت اوقات ضایع کرنی ہے جو باتین باقی رہگئین وہ آگے آگے چلکے سُن لیجئے گا یار باقی صحبت باقی انشاء اللہ تعالی قولہ فیہا اور جنہون نے اُسکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اقول یہ ترجمہ ہے اسرعوا الی وفادتہ کا قال فی المجمع یقال قد فلان علی الامیرای ورد رسولاً فہو وافد بنا بر اسکے معنی وفادت کے رسول ہو کر وارد ہونیکی ہوے پس ضرور ہے کہ مضاف یہان سے محذوف ہو اعنی اسرعوا الی تصدیق وفادتہ یعنی سرعت کی طرف تصدیق اس بات کی کہ وہ حضرت برسالت من جانب اللہ وارد ہین اور ہمنے جلد اول مین بشہادت مخالف و موالف ثابت کیا کہ اول مصدقین جناب علی بن ابی طالب و جعفر بن ابیطالب اور حمزہ اور عبیدہ اور کثیر من المومنین تھے اور بعد سبکے آپکی ثلثہ اور بھی اول بحث یہ ہماری آپکے کہ آپ مدعی ہین ایمان لانے ثلثہ کی بتصدیق قلبی اور ہم اُوسکے منکر ہین اب آپ پر لازم ہے کہ کوئی دلیل قطعی تصدیق قلبی ثلثہ پر پہلے قائم کیجیے تب درجہ گفتگو کیجیے اور فکر اثبات بقاء ایمان مین پڑیئے اور ثابت کیجیے کہ یہ آمنوا ثم کفروا کی ساتھ با دوام الحیاۃ مقارن نہین ہوا اور ہمارے لیے سند واسطے تقویت منع کے اسیقدر کافی ہے کہ شنایع اعمال بالخصوص جو بد سلوکیان اہلبیت رسول رب متعال کے ساتھ آپکے ثلثہ سے واقع ہوئین ہرگز عقل کسی عاقل کی قبول نہین کرتی کہ مصدقین قلبی سے ایسے اعمال قبیحہ سرزد ہون در بعد اسکے آفت ظہور ارتداد مند مافارقتہم ہے علاوہ اسکے ثانی ثلثہ کی حقیقت مین اول ہین اور مصداق سے آئے باد صبا اینہمہ آوردہ تست ہین جو معترف ہین اپنی عدم تصدیق رسالت کی مقامات عدیدہ مین اول

صلح حدیبیہ مین کہ فرمایا جتنا بڑا شک مجھکو آج نبوت مین ہوا ویسا بڑا شک اور کبھی نہین ہوا بالجملہ
شک ہمیشہ تھا غایۃ الامر اُس روز بڑھگیا تھا پس کون عاقل اسکو تجویز کر سکتا ہے کہ تصدیق
ساتھ شک کے جمع ہو سکتی ہے مگر یہ کہ آپ قائل ہون کہ ہر چند کل علما نے شک کو تصور مین داخل
کیا ہے مگر ہم اُسکو قسمی از تصدیق سمجھتے ہین تب بیشک ہم قائل ہو جائینگے دوم پوچھنا حضرت عمر کا
حذیفہ سے کہ آیا جناب رسولخدا نے میرا نام تو منافقین مین نہین لیا تھا دلیل ہے اوپر عدم تصدیق
قلبی کے کہ مثل مشہور ہے کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا سوم استفسار حضرت عمر کا ام سلمہ سے اپنے حال
فرخندہ مآل کا چنانچہ نہایہ ابن اسیر مین منقول ہے کہ کہا ام سلمہ نے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ
من اصحابی من لا یرانی بعد ان یفارقنی حضرت عمر نے کمال اضطراب سے فرمایا
باللہ آمنہم انا فقالت لا ہر چند فقرہ فقالت لا سینوں کا چھپایا ہوا ہے اسکو تو ہم مانتے ہی نہین مگر
غرض استفہام مین یہ ہے کہ خود حضرت خلیفہ کو اپنے ایمان اور نجات مین شک ہے اور آپ دلایل قاطعہ
یہ آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ اونکا ایمان ثابت کرتے ہین پس اس جگہ وہی مثل ٹھیک
اوترتی ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست علاوہ اس سب کے ایک بات ہم آپ سے پوچھتے ہین جسکا جواب للہ
فی اللہ دیجیے کہ جتنے دلایل اس کتاب مین آپنے ایمان خلیفہ ثانی پر قائم کیے ہین کیا حضرت عمر کو اُنکے
برابر بھی علم نہ تھا کہ ان دلایل کو وہ جانتے کیا آپ سے وہ نہایت جاہل تھے کہ ان دلایل کثیرہ
مین سے دو ایک کو بھی نہ جانتے تھے کہ اونکو شک اپنے ایمان و نجات مین نہ رہتا اور اپنا حال
غیرون سے نہ پوچھتے پھرتے لیکن عقل سے بعید ہے کہ آپ اونکو ایسا جاہل سمجھین پس لاریب کہ یہ دلایل
آپکے ایسے سخیف ہین کہ خود حضرت عمر کو بھی مثل شیعون کے اسکی تصدیق نہ تھی پس یا اپنی
سخافت دلائل کی قایل ہو جیے یا حضرت عمر کو مثل شیعون کی قابل مذمت سمجھیے کہ وہ حضرت بھی ان دلایل
کو لغو اور پوچ سمجھتے تھے اس صورت مین اگر شیعہ کہین بیت شادم کہ از رقیبان دامن کشان
گذشتی ہ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد تو کچھ بعید نہین قولہ فیہا اور اُسکی دعوت کی
اجابت مین سبقت کی اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے وسابقوا الی دعوتہ کا واضح ہو مسابقت بدعوت

وہی معتبر ہی جو واسطے طلب آخرت کے ہو نہ واسطے طلب متاع دنیاے فانی کی پس اول ثابت کرنا چاہیے کہ
آپکے ثلثہ سابقین مین ہین بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ سبقت اونکی اللہ فی اللہ تھی نہ بطمع حصول
مدارج دنیا کہ اوسکو کاہنون سے اور منجمین سے سنا تھا اور بعد اسکے یہ ثابت کرنا چاہیے
کہ اس امنوا کا مطاوع ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً نہ تھا سابق الایمانی خلیفہ اول پر بڑا آپکو ناز
ہی لیکن جائے نازش اگر بجاے خود ہی تو ہوا کرے اور اگر شیعون کے سامنے ہی تو انکے کتب اور
احادیث معتبرہ سے ثابت کرنا چاہیے نہ ایسے لوگونکے قول سے کہ شیعون کے نزدیک جنکا قول
و بول ہر دو مساوی ہے ابو جعفر اسکافی کہ دوستداران حضرت ابی بکر سے ہین فرماتے
ہین وجمہور المحدثین لم یذکروا ان ابابکر اسلم الا بعد عدۃ من الرجال منہم علی ابن ابیطالب و جعفر اخوہ
و زید بن حارثہ وابوذر الغفاری و عمر بن عتبہ السلمی و خالد بن سعید بن العاص و حباب بن الارت پس بنا بر
اسکے مسابقت حقیقی واسطے انکے تو ہرگز نہ تھی باقی رہی اضافی پس ہر متقدم بہ نسبت اپنے متاخر
کے مصداق اسکا ہو سکتا ہی فلا ینفعکم ولا یضرنا قولہ فیہا جب اونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری
کی حجتین بتائین اونہون نے بلا توقف قبول کیا اقول یہ ترجمہ ہی واستجابوا لہ حیث ۲ سمعہم
حجتہم رسالاتہ مراد حجتہ رسالت سے کلام اللہ ہی بدلیل اسمعہم جیسا کہ علمانے بیان فرمایا ہی کہ وجوہ اعجاز
اسکی اول دلیل نبوت ہین لیکن جیسا جناب رسولخدا نے قران اور عترت کو لازم و ملزوم یکدیگر فرمایا
ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض ارشاد کیا پس مصداق اسکی جلانیوالی بیت اہلبیت
کی نہین ہو سکتی جسطرح سے کہ جلانیوالی خود کلام اللہ کی مصداق اسکی نہین ہو سکتی خود بڑی
اور چھوٹی محدث آپکی ازالۃ الخفا اور تحفہ مین اقرار کرتی ہین کہ حضرت عمر بفرمودہ حضرت ابو بکر
خانہ جناب فاطمہ زہرا ع پر گئی اور قسم کھائی کہ واللہ اس گھر کو مع من فیہا مین جلا دونگا اور حضرت
عثمان کا جلانا کلام اللہ کو خود کالنار علی المنار بل علی الاعلام کذوات الاعلام ظاہر و باہر ہی پس
قبول رسالت موقوف تھا اوپر تصدیق حجت کے اور جب تصدیق حجت آپکے ثلثہ کی ثابت
نہوئی تو مصداق اس فقرہ کے یہ لوگ ہرگز نہ ٹھہرے آری حضرت عمر کو توریت البتہ بہت پسند آئی تھی

کہ جب سے میلان الی الیہودیت ثابت ہوتا ہے چنانچہ جلد اول مین صحاح اہل سنت سے عمر کو ثابت کیا تو
فیہما اور اونکے کلمہ کی ظاہر کرنے مین اپنے لڑکون بالون جورو بچون کو چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہی فارقوا الازواج
والاولاد فی اظہار کلمتہ کا اور ظاہر ہو کہ مراد مفارقت کلی ہے کہ جبکا ترجمہ مطابق ہے اور وہ ہندی کے
چھوڑ دینا ہی اور وہ بھی مشروط بضرورت خاص ہو ورنہ مطلق مفارقت جورو لڑکون کی بالخصوص
نظر بامور دنیا کوئی امر قابل مدح نہین چنانچہ ظن غالب ہے کہ حضور والا بھی جورو کو چھوڑ ہی کے
کچہری تشریف لیجاتے ہونگے الغرض بعض صحابہ رحمہم اللہ کو یہ نوبت آئی کہ جب ازواج واولاد نے
اونکی موافقت قبول دین حق مین نہ کی تو اونہون نے للہ فی اللہ اون ازواج اور اولاد سے دست
برداری کی اور قابل مدح ہوئی اور کسی شخص نے اصحاب سیر اور تواریخ مین سے نقل نہین
کیا کہ آپکے ثلثہ نے بھی جورو جانتا چھوڑ دیا اور لڑکون سے دست بردار ہوے پس اگر آپکو منظور
ہے کہ مصداق اس فقرہ کا اصحاب ثلثہ کو خواہی نخواہی بنائیے تو پہلے اثبات مفارقت کیجیے
اور بعد اسکے ثابت کیجیے کہ یہ مفارقت للہ فی اللہ واسطے اعلاے کلمہ دین کے تھی اور کوئی غرض
دنیاوی مثل حصول سلطنت موسومہ بخلافت وغیرہ کے بتصدیق اقوال کاہنین و منجمین منظور
نظر حق مین آپ کے ثلثہ کی نہ تھی تب بعد اسکے من ثبت علی دینہ و من انقلب علی عقبہ مین ہم
گفتگو کرینگے بالجملہ طی کرنا ایک مرحلہ کا بھی ان مراحل دشوار گذار سے ہمکو اپکی خبر قدرت و قوت
سے خارج نظر آتا ہے سبحان اللہ کیا مدارج عالیہ آپکے ثلثہ کے ہین سو منقار باز کردہ کر بھی
ہزار جاپہنتا اولین در یچہ او رطائر قیاس قولہ فیہما اور اونکی نبوت کے ثابت کرنے مین اپنے باپ اور
بیٹون کو قتل کیا اقول یہ ترجمہ ہے قاتلوا الآباء والابناء فی تثبیت نبوتہ کا حال اس فقرہ کا بھی اپنے سابق
پر قیاس کرنا چاہیے کہ بعض مومنین کے لیئے ایسا بھی اتفاق ہوا ہی لیکن کسی مورخ نے نہین لکھا
کہ آپکے ثلثہ کو بھی ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اپنے باپون اور بیٹون کو جہاد مین مارا ہو بلکہ کسی کو مارا
ہو جس سے ایک مکھی بھی نہ مری وہ کیا قاتلوا مین داخل ہونگے فثبت العرش ثم انقش قولہ فیہما جب
اونہون نے پیغمبر کا دامن پکڑا تو اونکی کنبی قبیلے والے کے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے

والذین ھو تّھم العشائر اذ تعلقوا بعروقہ کا اور اس مقام مین تین فقرونکا ترجمہ جونکہ آنیے ثلثہ کو مطابق اُنکے مضمون کے نہ پایا چھوڑ دیا اور چونکہ ہمارے نزدیک یہ کل فقرات دعا سب ایک ہی ڈھنگ کے ہین کہ مصداق اُسکے ثلثہ نہین ہین جیسا کہ ہمنے ثابت کیا پس اس چوری سے کچھ حاصل نہین اس فقرہ مین بھی آپکے ثلثہ کا داخل ہونا کہ وہ باعتقاد شیعہ سرگروہ منافقین تھے کمال دشوار نظر آتا ہے اسلیے کہ جناب باری شان منافقین مین فرماتا ہے واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انما نحن مستھزؤن پس ترک عشایر و قبائل انہون کو منظور نیہ ہے اور عشایر و قبائل عمر و ابوبکر یعنی تیم و عدی کہ اول قبایل تھی کس گنتی و شمار مین تھے اور عشیرہ عثمان کہ شجرہ ملعونہ فی القرآن ہین یعنی بنی امیہ پس وہ ہرگز تارک عثمان نہ تھے چنانچہ تصفیہ روز حدیبیہ اور مدارات پیش آنا قوم ابوسفیان کا حضرت عثمان سے اول دلیل اسکے ہے الغرض قبایل کو ثلثہ کا دل سے چھوڑ دینا محتاج باثبات ہے یان ثلثہ کا بطمع حصول دنیا قبایل چھوڑ کے بظاہر جناب رسول خدا سے ملنا ہم مسلم کرسکتے ہین مگر آپکو سوائے ثمرہ نفاق حضرات کی کیا ہاتھ لگیگا بالجملہ دامن پکڑنا جناب رسولخدا کا اور مہاجرت کرنا وہ قابل مدح ہوسکتا ہے جو للہ ہو نہ وہ جو بطمع دنیا ہو چنانچہ خود حضرت عمر نے بعدل و انصاف ولو بتقدیر اًارشاد فرمایا ہے جیسا کہ صفحہ اول صحیح بخاری مین منقول ہے من کان ہجرتہ للدنیا الخ کما مر نقلہ فی الجلد الاول قولہ فیھا اوز جب وہ پیغمبر کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اُنکے رشتہ دارون نے اُنسے رشتہ توڑ دیا اقول یہ فقرہ ترجمہ ہے وانتفت منھم القرابات اذ اسکنوا فی ظل قرابتہ کا مخفی نہ رہے کہ مراد قرابت سے اس مقام مین قرب ہے قال فی المصباح قرب الشئی منا قرما و قربۃ و قربی پس یہ کل مصادر قرب الشئی کی ہین اور ظاہر ہے کہ مراد اس مقام مین قرب سے قرب مکانی نہین ہے اسلیے کہ قرب مکانی مومن و کافر کچھ کافر کے لیئے موجب مدح نہین ہے پس لابد کہ مراد از قرب قرب منزلت اور قرب رضامندی مثل قربۃ الی اللہ کے ہو اور یہ قرب حضرات ثلثہ کے لیئے بہ نسبت جناب رسولخدا کی اول بحث ہے اور کیونکر عقل اسکو مسلم کرے کہ اصحاب قرب کذائی کو جناب رسول خدا بلفظ عنی تو ہو مثل کتون کے اپنے پاس سے دنکار دین اور اگر ہم فرض بھی کرین کہ قرابت سے مراد رشتہ داری ہی

جیسا کہ ترجمہ صاحب رسالہ کا رشتہ کو توڑ دیا طرف اسکے تلمیح کرتا ہے تب بھی آپکے ثلثہ اس قرابت سے محروم ہیں کیونکہ قرابت اُس رشتہ داری کو کہتے ہیں جو من حیث النسب ہو ففی المصباح القربی والقرابۃ بالنسب وفی القاموس قربا ارک واقاربک عشیرتک الادنون قال وعشیرۃ الرجل بنو ابیہ الادنون اور ثلثہ آپکی من حیث النسب جناب رسول خدا سے کوئی قرابت نہ رکھتے تھے آرہا ایک رشتہ ازار بندی رکھتے تھے لیکن اسکو محاورۂ عرب میں قرابت نہیں کہتے اور اگر آپکی خاطر سے باعتبار محاورۂ ہندی کی ہم مسلم بھی کریں کہ رشتہ ازار بندی بھی قرابت میں داخل ہی مگر چند محاورہ ہندیہ میں بھی تکافو شرط ہی ورنہ اگر کوئی شریف چمارن کو گھر میں ڈالے تو اُس شریف کو اُس چمار کا قرابتی نہ کہینگے اور اثبات تکافو درمیان بنی ہاشم کے کہ اشراف قبائل سے تھے اور درمیان تیم و عدی کے کہ ارذل قبائل میں سے تھے قابل نظر ہے لیکن ہم قطع نظر اس سے کرکے کہتے ہیں کہ اسطور کی قرابت تو درمیان مومنین و کافرین کے قطعاً مقطوع نہ تھی جناب رسول خدا ابو سفیان کی بھی بیٹی سے مثل عائشہ و حفصہ کی باعتبار مصالح وقت کی نکاح کیا تھا اور جناب رسولخدا کی بھی بیٹیاں بنا بر زعم اہلسنت کے نکاح کفار میں ہیں جیسا کہ آگے چلکر اسکا ذکر آویگا الغرض یہ قرابتیں موجب فخر و افتخار نہیں اور سرمایہ مدح نہیں ہوسکتیں موجب مدح وہی قرب و منزلت حقیقی ہی جو للہ و فی اللہ ہو اور بحمد اللہ آپکے ثلثہ کی لیئے یہ ثابت نہیں پس مصداق اس فقرہ سے بھی حضرات خارج ہوئے قولہ فہیا بس خدایا مت بھولنا تو اُن باتوں کو جو پیغمبر خدا کے اصحاب نے تیرے واسطے اور تیرے پیچھے چھوڑا اقول یہ ترجمہ ہے فلا تنس لہم اللہم ما ترکوا لک وفیک کا پس لک وفیک جو امام علیہ السلام نے فرمایا روحی لہ الفدا عجیب فیہ حافر و ضابط لگائی کہ جس سے کل وہ اصحاب کہ جنکی اعمال محض غرض دنیا بلکہ بشائبہ غرض دنیا تھی وہ سب خارج ہوگئی اسلیئے کہ لک وفیک سے سوا اسکے کوئی امر مقصود نہیں ہے کہ اعمال اُنکے فقط للہ و فی اللہ تھی پس وہی اصحاب کہ جنکی اعمال للہ و فی اللہ تھے قابل مدح اور مقصود اس دعا سے ہیں اور اگر حضرت مخاطب فرماویں کہ ہمارے ثلثہ بھی اونہیں لوگوں سے تھی تو ہم کہینگے یہی اول بحث ہماری آپکی ہی نہا تو ابرھانکم

ان کنتم صدقین بھلا جنکو ہم سرگروہ منافقین سمجھتے ہین ہم کیونکر مانینگے کہ اُنکے اعمال للہ و فی اللہ تھے پس اس دعاسے خوبی ثلثہ پر استدلال کرنا بجز اظہار جہالت و نادانی کے کس چیز پر محمول ہوسکتا ہے یہ قید قول امام علیہ السلام مین الیسی بلی کہ آپ ہمکو بحث و تجسس کرنیکے فقرات ماقبل و مابعد مین احتیاج ہی نہین رہی اسلیئے اب ہم تعرض ترجمہ سقیمہ سے کہ سقم جسکا جا بجا حل لغات کرنے سے ہماری نظر لبیب پر ظاہر ہوجائیگا اعراض کرتے ہین فائدہ جلیلہ مومنین موقنین واقف رہین کہ شیعہ مورد طعن و لعن و تبرا اونہین اصحاب کو جانتے ہین کہ جنسے افعال کفر و نفاق حیات جناب رسول خدا مین اور بعد وفات اون حضرت کے صادر ہوئی کہ جس سے خدا اور رسول اور ذریت رسول کو ایذا پہونچی اور یہ امر بدیہی ہے کہ ایذاء ذریت رسول عین ایذاء رسول ہے اور ایذائے رسول عین ایذائے خدا ہے قال اللہ تعالی ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ اور مورد رحمت و درود و صلوات اونہین اصحاب کو جانتے ہین جو مصداق اوفوا بما عاھدوا علیہ اللہ ہین اور انہین کے حق مین خداوند تعالی فرماتا ہے منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا اور قول امام رضا علیہ السلام مین لم یغیر ولم یبدل گویا اشارہ ہے طرف وما بدلوا تبدیلا کی الحاصل ایسی ہی بزرگوارونکی تعریفین خدا نے بھی کین اور رسول نے بھی اور اہلبیت طاہرین نے بھی صاحب تیسیر الاصول نے فصل ثانی کتاب الجہاد مین اور صاحب جامع الاصول نے موطا سے روایت کی ہے قال مر النبی بشھداء احد فقال ہولاء اشھد علیھم فقال ابوبکر السنا باخوانھم یا رسول اللہ اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا فقال رسول اللہ بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی اور شاہ عبد الحق دہلوی کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین ترجمہ بعض روایات احد مین فرماتے ہین و بعد آن حالیکہ دیگر بر سر شہدائے احد بایستاد و فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت برایشان گواہی دہم ابوبکر صدیق گفت کہ یا رسول اللہ ما نہ اصحاب تو ایم فرمود بلے ولکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند انتہی جناب امیر علیہ السلام سے نہج البلاغہ مین منقول ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہاں ہیں وہ قوم کہ جو دعوت کی گئی طرف اسلام کے پس قبول کیا اسکو اور پڑھا
قرآن کو پس محکم کیا اسکو اور برانگیختہ کیے گئے طرف جہاد کے پس والہ و شیدا ہوئے اُسکے ہو سے مثل شیفتہ ہونے
طرف اولاد کے اور تلوار انکو نیاموں سے کھینچا اور صف جنگ میں صفین باندھیں بعضے اونمیں سے
راہ خدا میں شہید ہوے اور بعضے بچے جو بچے وہ کچھ بچنے سے خوش ہیں اور موت سے بھاگتے نہیں آنکھیں
انکی ضعیف ہیں رونے سے خوف خدا میں پیٹ انکے پیٹھوں سے لگے ہیں روزہ رکھنے سے ہونٹھ انکے
خشک ہیں دعا کرنے سے رنگتیں انکی زرد ہیں بیداری سے منھ انکے غبار آلود ہیں خشوع اور خضوع سے
وہی لوگ ہیں بھائی میرے کہ زاہد ہیں اور بے رغبت لذات دنیا سے ہیں پس سزاوار ہے واسطے
ہمارے کہ ہم انکا غم جگر سوز کھائیں اور انکے فراق میں کف افسوس کو بدندان حسرت کاٹیں الخ
ابن ابی حدید کہ دشمنی شیعہ میں سخت تر از حدید اور دوستی سنیہ میں نرم تر از موم ہے بعد نقل اس
عبارت کے کہتا ہے پس اگر کوئی کہے کہ یہہ حضرت کسکی طرف اشارہ کرتے ہیں اور کن لوگوں کو مراد
لیتے ہیں تو ہم کہینگے کہ مراد اُن حضرت کی ایک قوم ہیں جو ابتداے اسلام اور زمانہ ضعف
و خمول میں صاحبان زہد و عبادت تھے اور صاحبان جہاد شدید فی سبیل اللہ تھے مانند مصعب
بن عمیر بنی عبد الدار سے اور سعد بن معاذ اوس سے اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ اور غیر
انکے شہدا اور صالحین میں سے مثل معوذ و معاذ و عثمان بن مظعون الغرض وہ ارباب دین کہ جنھوں نے
عبادت کو جمع کیا تھا ساتھ زہد و شجاعت کے کہ اکثر اونمیں سے ایام حیات رسولخدا میں بدر و
احد میں شہید ہوے اور بعض انکے باقی رہے مثل عمار یاسر و ابی ذر اور مقداد اور سلمان اور خباب
بن الارت اور ایک جماعت دیگر اصحاب صفہ اور عباد اور زہاد و فقراے مسلمین سے کہ زہد اور
عبادت اور شجاعت کی جامع تھے اور بدرستیکہ اخبار صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ ہر آئینہ بہشت مشتاق ہے طرف علی اور عمار اور ابوذر اور مقداد کی کما فی الصحیح الترمذی
اور بھی اخبار صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ گزرا ابوسفیان بن حرب بعد مسلمان ہونیکے طرف ایک جماعت
کے اصحاب صفہ سے پس انہوں نے اپنے ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹا اور کہا کہ افسوس ہے کیونکر نہ چلے تلوار مردان

خدا کے اوپر گردن عدوئے خدا کی ور اُس وقت ابو بکر ابو سفیان کے ساتھ تھا مخاطب ہو کر طرف اہل صفہ
کے کہنے لگا کہ تم لوگ سردار بطحی دیار کے حق مین ایسا کہتے ہو پس یہ خبر جناب رسولخدا تک پہونچی پس
حضرت نے افعال ابو بکر کو قبیح و منکر جانا اور کہا ابی بکر سے کہ دیکھ ایسا نہو کہ تو نے غضبناک کیا ہو خدا و ند تعالی
کو بسبب غضبناک کرنے ان مردان خدا کے پس ابو بکر آیا طرف اہل صفہ کی اور معذرت کی اور کہا تم
استغفار کرو میرے واسطے پس کہا اُن لوگون نے غفر اللہ لک ہر چند فقرہ اخیر سنیون کا جما یا
ہوا ہی شیعہ اوسے کب مانتے ہین مگر اس حدیث سے طرفداری ابو بکر کی واسطے منافقین کے
اور غیظ و غضب مین آنا مومنین کا ثابت ہوا اور اسی طرح سے خارج ہونا ابو بکر کا اس روایت سے
عمدو جین جناب امیر علیہ السلام سے ثابت ہوا پس جن لوگون کی شہادت جد اعلی امام زین العابدین
علیہ السلام دیتے تھے اور جد امجد اونکے جناب امیر علیہ السلام جنکے واسطے کف افسوس ملتے
تھے اونہین پر جناب امام زین العابدین علیہ السلام صلوات بھیجتے تھے نہ منافقین اور متغیرین اور مبدلین
پر فلیکن منک ما ذکرنا علی ذکر فانہ ینفعک کثیرا و کنت بصیرا بعد اسکے کہ بحمد اللہ ہم فارغ ہوے
بیان اصل مطلب سے اب رجوع کرتے ہین طرف نقض فقرات مہملہ صاحب سالہ کی قولہ ای مسلمانو
اس دعا کی اقول ای مسلمانو ای سواد اعظم کسواد اللیل المظلم ای جلا ہوا ی ونھنو سنو کہ مولوی
مہدیعلی صاحب تمھارے ہم مذہب و نصاری کے ہم مشرب کیا فرماتے ہین پہلے تو علمای شیعہ پر
کذب و افترا باندھا جب اُس سی پیٹ نہ بھرا تو اب شیعون کے امامون پر مہربان ہوے ہین اب بعد
اسکے خدا و رسول پر کذب و افترا کرینگے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا امام علیہ السلام
تو فرماتے ہین کہ وہ اصحاب کہ جن مین یہ صفت پائی گئی ہی او نپر مین صلوات بھیجتا ہون پس صحابہ
مقبول کی تعریفین ہین اور نسبت نامقبولون کے یہ تعریفین ہین کہ وہ صاحب اس صفات کی نہین تھے تو قابل
صلوات بھی نہین ہین اور ہمارے مخاطب مکذب مدعی اسکے ہین کہ امام علیہ السلام نی کل صحابہ پر خواہ منافقین
دنیا طلب ہون خواہ متغیرین و مبدلین بیدین و لا مذہب ہون گو خدا انکے حق مین لعنہم اللہ فی الدنیا و
الاخرہ فرماے اور رسول مقبول اُنکو سحقا سحقا کہین مگر امام زین العابدین ع اونپر صلوات بھیجتے ہین ۔

اے یارو حضرت مخاطب بہت جلیل القدر ہین اُونکی شان مین اس مقام پر رحمۃ اللہ علی الکاذبین مناسب ہی
اور اگر کلام اللہ کو اسکے خلاف پاؤ تو اُسکے بارہ مین تقلید عثمان کرو یا مثل ان ھذان لساحران
غلط ہی رہنے دو بہر کیف از روے انصاف اس دعا کی لفظون پر خیال کرو اور اُنکے معنی کو جو ہمنے
بیان کئے غور سے دیکھو اور سمجھو کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اس دعا مین ان لفظون سے کن اصحاب پیغمبر کو یاد فرمایا ہے
اور کن لوگون کے مجاہد اور اوصاف کو کس خوبی سے بیان کیا ہے اور اونکی کوششون اور مصیبتونکو
جو محض راہ خدا مین ابتغی للہ اور ثواب واسطے دنیا طلبی کی کسطرح پر ظاہر کیا ہے اور جنکے حق مین مسعود
دل سے دعا کی ہے وہ کون لوگ ہین آیا وہی لوگ ہین جو مورد لعنت خدا فی الدنیا والآخرہ ہین
اور رسول خدا بھی اُونکو سحقاً سحقاً کہ معنی لعنت ہے فرماتے ہین اور جد امجد جناب زین العابدین علیہ السلام
قنوت مین اُنکو جبت وطاغوت یاد کرتے تھے اور اللھم العن صنمی قریش مین اُنکی بڑے بڑے مراتب کا
ذکر کرتے تھے وہ کون آدمی ہے کہ جو آیمہ کرام کی امامت کو اصول دین مین سے سمجھتا ہو اور اُنکو قولاً
وعملاً وفعلاً وتقریراً مقتداے کل کائنات اور حجت خدا علی کل البریات جانتا ہو پھر اپنے امام کی قول کو ایسی
محمل سخت پر محمول کرے کہ وہ ملعونان خدا اور رسول پر صلوات بھیجتے تھے معاذ اللہ یہہ کام کسی مسلمان
کا نہین ہے کہ ایسے مزخرفات کا معتقد ہو قولہ پوشیدہ نہ رہے اقول پوشیدہ نہ رہے کہ جب ہم صحابہ کے
فضائل اور فضایح کتب سیر و تواریخ سے ثابت کرتے ہین تو یہ حضرات فرماتے ہین کہ صحاح مین
نہین ہے اور اگر ہم صحاح سے بھی ثابت کرتے ہین تو کہتے ہین کہ صحیحین مین نہین ہے اور اگر صحیحین مین
سے بھی ہم ثابت کرتے ہین تو مثل ناقہ عشوا کے اول دست و پا اُسکے تاویلات مین مارتے ہین اور جب ہم
ثابت کرتے ہین کہ یہ تاویلین غلط ہین تب کہتے ہین کہ یہ الحاق روافض مین سے ہے جیسا کہ مولوی صاحب
فیض آبادی نے بہ نسبت احادیث فدک وغیرہ کی کہا ہے قولہ احتمال تقیہ کا اقول جب کسی شخص نے
امامیہ سے اس مقام مین فکر تقیہ نہین کیا ہے پھر حضور والا کیا جھک مارتے ہین جو اسکا ذکر کرتے
ہین قولہ لفظ لفظ پر غور فرماوین اقول امامیہ رات دن ان دعاؤن کو پڑھتے ہین اور ہر ہر لفظ
سے اسکے اصحاب رحمت پر رحمت اور اصحاب لعنت پر لعنت کی بوچھار کرتی ہین آپنے قدرت خدا

دیکھی کہ ہمنے ہر فقرہ کی ایک ایک لفظ سے اپکی ثلثہ کو وہ ودھر کی لکھی سا نکالکر دو ہیتھیئکا حقیقت یہ
ہے کہ کلمات طیبات اس دعا کو خبیثین سے کیا واسطہ الطیبات للطیبین والخبیثات للخبیثین قولہ اور انکو
باعث ترقی دین اسلام کا فرمادین اقول یہ کیا اعتقاد فاسد ہے استغفر اللہ اصحاب کی ترقی دینے سے
دین خدا نے ترقی پائی لاحول ولاقوۃ الا باللہ بجز ان جہال کے جو محبت ثلثہ مین انکو خود رفتہ ہین مجھے
گمان نہین کہ اہل علم اہلسنت کی بھی اسکے قائل ہون آیہ وافی ہدایہ قل لا تمنوا علی اسلامکم
بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان کو بھول گئے امام علیہ السلام نے آپکے ایسے لوگونکے
گمان فاسد کے دفع کرنے کے لیے لفظ وانتصروا بہ فرمایا ہے لیکن چونکہ آپکے عقیدہ فاسد کے خلاف
تھا آپ اس لفظ کا مع چند لفظ دیگر ترجمہ اوڑا گئے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ مین لیاقت ان لطائف
کے سمجھنے کی کہان ہے آپ نے کو دون دیکر پڑھا ہو تو تعجب نہین ورنہ اس نافہمی کی نوبت
نہ پہنچتی کہ راہ راست چھوڑ کر راہ کج چلتے اور ہر جگہ ناخن لیتے اور ٹھوکرین کھاتے اب ہم اپنے
برادر خفش کو سمجھاتے ہین ذرا کان کھولکر سنیے کہ علم معانی بیان مین بیان ہوا ہے کہ اگر کلام سابق
سے کوئی توہم خلاف مقصود ناشی ہو اور اسکو متکلم کسی لفظ کے لانے سے دفع کرے تو اسکو اصطلاح
علمائے فصاحت وبلاغت مین احتراس کہتے ہین وھوان یوتی فی کلام یوہم خلاف المقصود بما یدفع
ذلک الوہم بالجملہ لفظ وانتصروا بہ اس مقام مین واسطے دفع توہم فاسد آپکے ہے کہ منتصر ہونا صحابہ
کا کچھ انکے جد وجہد سے نہ تھا بلکہ خدا نے برکت اپنے رسول مقبول کے انکو نصرت دی اگرچہ
اقل قلیل تھے جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین ان ھذا الامر لم یکن نصرۃ ولا
خذلانہ بکثرۃ ولا قلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ الحدیث یعنی اسلام کی
منصوری ومخذولی قلت وکثرت پر نہ تھی بلکہ دین خدا تھا کہ اوسنے خود اسکو ظاہر وغالب کیا اسلیے
کہ اگر قلت موجب ہزیمت ہوتی تو بدر مین نصرت اسلام نہوتی اور اگر کثرت موجب نصرت
ہوتی تو حنین مین اذ اعجبتکم کثرتکم موجب ہزیمت نہوتی لیکن وہ بھگوڑے جو مثل آپکے اصحاب ثلثہ
کے ہر مقام مین مولفین دیر سے ہوتی تھی وہ تو کسی گنتی اور شمار ہی مین نہین ہین اونکا کیا ذکر ہے قولہ

اپنے آپکو امامیہ کہنے والے اقول سہ جان لیتی ہین تمھاری یہ گوارنی باتین ۔ ہمکو تو تمھارے سلف و خلف سبا امامیہ کہتی ہین نقط ہمین نہین کہتے کما اثبتنا فی المجلد الاول اگر کچھ تمکو بھی اماموسے علاقہ ہوتا تو ضرور تمکو بھی لوگ امامیہ کہتے اور اہلسنت معاویہ نہ کہتے ہمارا گمان یہ ہے کہ کسی سنی کو اماموںکے نام بھی اطرح صحیح معلوم نہونگے قولہ اصحاب رسول کی برائیان بیان کرین اقول جن اصحاب کی خود خدا اور رسول برائیان بیان کرکے انکو سبر ذات الشمال کرین کہ اسفل السافلین مین انکو منھہ کے بھل اوندھا گرادین تو جو لوگ کہ ایمان بخدا اور رسول لائے ہین پھر کیون نہ انکی برائیان بیان کرین قولہ جو کوئی انکی چال پر چلتا ہی اسکو دائرہ اسلام سے خارج جانین اقول جب ہم خود منافقین صحابہ کو دائرہ اسلام حقیقی سے خارج سمجھتے ہین تو انکے اذناب اولی الاذناب کو کیونکر مسلمان سمجھین ما رضینا بالشیاطین نکیف بذنابہم قولہ محبت اور ایمان کے کیا معنی ہین اقول محبت کی معنی یہ ہین کہ دوستان خدا سے دوستی اور دشمنان خدا سے دشمنی اور ایمان کی بھی دو جزو تحلیلی ہین ایک تولا اور ایک تبرا جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوسپر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہ جزو اول تبرا ہے معبودان باطل سے اور جز ثانی تولا ہے معبود برحق سے اسی سے کہا گیا ہے کہ تبرا مقدم بر تولا ہے قولہ اہل سنت جو ائمہ کرام کے اقوام اور افعال پر اقول لعنت اللہ علی الکاذبین دروغ گویم برروے تو بھلا اہل سنت ائمہ کرام کی اقوال اور افعال سے کیا علاقہ اصول اونکے ابوالحسن اشعری کی اور فروع اونکے ابوحنیفہ کے تعجب ہی کہ ایسے جھوٹھون پر آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا ہی اگر مدعی طریقہ ائمہ ہو تو غاصبین خلافت سے بیزاری کرو کہ امام زین العابدین علیہ السلام دعاے روز جمعہ مین انسے بیزاری کرتے ہین دقدم عنقریب قولہ وہ امامیہ اور دوست اہلبیت ٹھہری اقول جب بقول ابن اثیر کے رائس مائہ ثانیہ مین مجدد مذہب امامیہ کے امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام ہون پس اگر شیعہ نہ امامیہ ہون تو کیا ابوحنیفہ والے یا مالک والے یا شافعی والے امامیہ ہونگے فاعتبروا یا اولی الالباب ان ہذا لشی عجاب

وکل ما قال النحوی المرتاب فانہ فریۃ بلا ارتیاب فجزاہ رب الارباب عنا جزاء العادیات الکلاب

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

جاننا چاہیے کہ اس دعا سے چند فائدے حاصل ہوئے اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاء خیر کرنا اور ان پر درود بھیجنا اور انکے حق مین گمان نیک رکھنا دوسرے ان اصحاب کا سب سے افضل ہونا جو سب سے اول ایمان لائے اور اصحاب رسول کا خدا کی راہ مین ایذائین اور مصیبتین اٹھانا اور خدا کے لیے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنا اور پیغمبر کے پیچھے انکی قریب رشتہ دارون کا انسے قرابت اور رشتہ چھوڑ دینا اور خدا کے دین مین داخل ہو کے لوگون کو دعوت اسلام کی کرنا تیسرے اصحاب کے تابعین کی فضیلتین اور انکی نشانیان اب ہر ایک امر کے نسبت ہم علحدہ علحدہ بحث کرتے ہین (امر اول امام کا اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا) اصحاب کے حق مین دعاے خیر کرنا اور انکو نیکی سے یاد کرنا درحقیقت پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا کے حکم کی اطاعت کرنا ہے اسلیے کہ خود حضرت نے انکے حق مین ایسا فرمایا ہے چنانچہ اوپر ہم عیون اخبار سے اس حدیث کو بیان کر چکے ہین کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دعوا لی اصحابی کہ میرے اصحابون کو میرے لیے چھوڑ دو اور میری صحبت کے حق انکے حق مین رعایت کرو اور اسکی تائید مین اور احادیث اور اقوال نقل کرتے ہین اول حدیقہ سلطانیہ کی جلد سوم بحث نبوت مین جناب میرن صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ جب پیغمبر خدا صلعم کا وقت وفات قریب آیا تو حضرت نے منبر پر جا کر اصحاب سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبر تھا سبھون نے عرض کیا کہ جو کچھ صبر خدا کی راہ مین آپنے گوارا کیا اسکی جزاے خیر خدا آپکو دے تب حضرت نے اسکے جواب مین فرمایا کہ خدا شمارا نیز جزاء خیر دہد کہ یہ روایت صفحہ ۲۲۸ حدیقہ سلطانیہ مین موجود ہے پس معلوم نہین کہ اسوقت جبکہ ہزارون اصحاب موجود تھے اور واسطے وداع پیغمبر خدا کے مسجد مین جمع ہوے تھے حضرت کا انسے مخاطب ہو کر یہ فرمانا کہ خدا تمکو جزاے خیر دے کس امر پر محمول کیا جاے اور کیونکر ایسے اصحاب کے حق مین گمان نیک نہ کیا جاے دوسری تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین لکھا ہے

ان رجلاً ممن یبغض آل محمد و اصحابہ او واحداً منھم یعذبہ اللہ عذاباً لو قسم علی مثل ما خلق اللہ لاھلکھم اجمعین کہ اگر کوئی شخص دشمنی رکھے آل محمد سے اور اصحاب محمد یا ایک سے بھی منجملہ انکے اُسپر خدا ایسا عذاب کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے تمام خلق پر تو وہ سب ہلاک ہوجاوین پس جسطرح آل محمد کی دشمنی حرام ہے اسی طرح اصحاب محمد کی عداوت حرام ہے نیز پیغمبر خدا نے اپنے اصحاب کی سب و دشنام سے منع کیا ہے چنانچہ جامع اخبار مین کہ معتمد کتب شیعہ سے ہے منقول ہے قال النبی من سبنی فاقتلوہ و من سب اصحابی فاجلدوہ کہ جو کوئی مجھے برا کہے اُسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحاب کو برا کہے اُسکو دُرّے لگاؤ جو تھی کتاب مفتاح الغیب اور مفتاح الحقیقت مین جسکو ملا باقر مجلسی نے بحار الانوار مین اور قاضی نور اللہ شوستری وغیرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف سے منسوب کیا ہے لکھا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے اور بہتان اور افترا اس سے بھی بڑھکر ہے اور عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس انکے حق مین اعتقاد نیک رکھنا ضروریات سے ہے انکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان رہنا چاہیے اور انکے دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیے کہ اس سے نفاق خفی دلمین پیدا ہوتا ہے الخ پس باوجود اسکے کہ یہ روایتین خود شیعون کی کتابون مین موجود ہون اور پیغمبر خدا کا اور آئمہ کرام کا دعاء خیر کرنا اصحاب کے حق مین ثابت ہوا ور پھر وہ اصحاب کے کینے کو افضل عبادت جانین اور لعنت کرنیکو جو کہ خود انھین پر لوٹتی ہے عمدہ ترین طاعت جانین اور جن پر امام زین العابدین علیہ السلام اور دیگر آئمہ کرام درود بھیجین انپر تبرا کرین اور اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے سوا لعنت کے انکی زبان پر دوسرا لفظ نہ لاوین اور بجائے لعنتیہ کے اپنے فرقہ کا نام امامیہ رکھین یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کوئی شخص اہل اسلام مین منکر اسکا نہین ہوسکتا کہ اصحاب سول خدا سے کچھ لوگ منافق بھی تھے کہ اسلئے آیتین قرآن مجید کی انھین کی شان مین ہین اور منکم من یرید الدنیا و تریدون

عرض الدنیا و تؤثرون الحیوۃ الدنیا و تسرون الیھم بالمودۃ و تودون
اللہ و رسولہ و مردوا علی النفاق و تخادعون اللہ و مثل ذلک سب و نہین کے
لیئے ہین اور شان نزول آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاجرین و انصار ہی کے بارے مین آیات
نازل ہوئی اور یہ لوگ ظاہر مین مقربین اصحاب رسول سے تھے کہ جنکی شان مین خدا لا تعلمھم
نحن نعلمھم و اذا رایتھم تعجبک اجسامھم و ان یقولوا تسمع لقولھم
فرماتا ہے اور امام نووی شرح صحیح مسلم مین انہین کی شان مین کہتے ہین انھم کانوا معدودین
فی اصحابہ یجاہدون معہ اما حمیۃ او لطلب الدنیا یعنی یہ لوگ اصحاب رسول خدا مین شمار کیے جاتے تھے
اور آنحضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے یا بحمیت قومیت یا بغرض حصول مال دنیا اور یہ اصحاب
اشرار ساتھ اصحاب اخیار کے ملے ہوئے تھے پس امام اور پیغمبر کا صلوات بھیجنا اور دعائے خیر کرنا
یا ان دونون فریق کے لیئے تھا تو عقل اسکو باور نہین کرتی کہ پیغمبر اور امام کے نزدیک اصحاب النار
اور اصحاب الجنہ دونون مساوی تھے اور مثل مشہور سب صحابی بائیس پنسیری یہان صادق تھی
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون و لا یستوی اصحاب النار
و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون یا یہ صلوات اور دعائے خیر فقط اصحاب اشرار ہی کے لیے
مخصوص تھی اور یہ بدتر از شق اول ہے اگر یہی تھا تو پھر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ اور لعنھم اللہ
فی الدنیا و الآخرۃ کی مصداق کون لوگ تھے اور امام زین العابدین علیہ السلام غاصبین خلافت پر کیون
لعنت کرتے تھے یا یہ کہ مصداق صلوات اور دعائے خیر اصحاب اخیار تھے اور مصداق لعن و
تبرا اشرار تھے تو یہی مذہب شیعون کا ہے نہ یہ کہ کل صحابہ عدول تھے جیسا کہ مذہب اہل سنت ہے اور
کسی نے اہل تواریخ و سیر سے بھی نہین لکھا کہ مدینہ مین کسی وقت کوئی ہیضہ یا وبا یا طاعون ایسا ہوا
تھا کہ منافقین دفعۃً فی النار ہو گئے تھے اور فقط عدول صحابہ رہگئے تھے اور فساق و فجار صحابہ
سب مر گئے تھے اور کیونکر کوئی اسکا مدعی ہو سکتا ہے حالانکہ ابھی یوم الخلاص جو مدینہ کو اہل نفاق
سے پاک کریگا وہ آیا نہین و قد مر حدیثہ الصحیح فی المجلد الاول اور اگر کوئی منافقین اور فساق و فجار سے

نہ تھا تو جناب رسول خدا نے متخلفین جیش اسامہ پر لعنت کی تو آپ نے عدول یعنت کی اور حدیث قرطاس میں آپ نے عدول فی ان الرجل لیہجر کہا تھا اور رد حضرت کی نہیں عدول کو نسل لیتو نکے بلفظ قوموا عنے درکار تھا الغرض عدول اور اخیار کہنا کل صحابہ کا محض لغویات اہل سنت سی ہی حضور والا کو چاہی کہ پہلی اپنی ثلثہ کا اخیار میں ہونا ثابت کرتے پہر کچہہ گفتگو کرتے تب ہم خود ہی اونکا مستحق دعای خیر ہونا مسلم کر لیتی اور اس تق تق اور بق بق سے جز تضیع اوقات کیا حاصل ہی اور آپ جہالت او حماقت مین اگر آپ ہی گرفتار ہوتے تو ہم کہتے کہ نہیں پہ اسکا باعث ہی مگر افسوس ہی کہ آپ کے موچی صاحب اور بساطی صاحب بہی یہی راہ چلتی ہین پہر اب ہم اپکی شکایت کیا کرین

قوله اس دعا مین چند فائدہ حاصل ہوی **اقول** مگر آپ کے ثلثہ کے لئی کوئی فائدہ نہین ہے **قوله** اصحاب کے حق مین دعای خیر کرنا **اقول** اخیار کے حق مین نہ اشرار کے حق مین **قوله** جو سب سے پہلی ایمان لائی **اقول** پہر آپ کے ثلثہ کو کیا نہ وہ پہلی ایمان لائی نہ پیچہی ایمان لائی اس لیئے کہ تصدیق جنانی جو شرط اعظم ایمان ہی ساتھہ افعال نفاقی کی جمع نہین ہوتی ہے **قوله** خدا کی راہ مین **اقول** آپ کے ثلثہ نی نہ خدا کی راہ مین ایذائین اوٹھائین اور نہ گھر بار چہوڑا بلکہ جو کچہہ کیا طالب دنیا کے راہ مین کیا **قوله** تابعین کی فضیلتین **اقول** ما رضینا بالشیاطین فکیف بذراریہم واتباعہم الضالین **قوله** علیحدہ علیحدہ بحث کرتے ہین **اقول** چاہئی علیحدہ علیحدہ بحث کیجئی چاہئی ایک جگہہ بحث کیجئے اگر مراد آپ کی کل صحابہ ہین تو بے دلیل و حجت ادعای محض بکار آمد نہین سکتا ہے اور آپکی تو کیا حقیقت ہی اپکی بڑی بڑی بجادریون سے بہی اقامت برہان اس کلیہ پر نہین ہو سکتی اور اگر مراد آپکی بعض صحابہ ہین فلا ینفعکم ولا یضرنا **قوله** دعوا الی صحابی **اقول** سابق مین بالہ وما علیہ اس حدیث کا گزر چکا اور امام رضا علیہ السلام کی قول سی بدلیل حدیث اصحابی اصحابی قید ابد لو تبدیلا ہم اس مین لگا چکی دعوای دعای خیر کرنے پر دعوا الی اصحابی سے دلیل لانا بجز ہمیغری کی کس امر پر محمول ہو اس لئی کہ دونون مین کچہہ مناسبت نہین ہی بجز اسکی کہ دعا اور دعوا کا مادہ ایک ہی لیکن من المعنی دو ہین کیونکہ دعوا کا ترجمہ خود ہی چہوڑ دو فرماتی ہین چھوڑ دینے اور

دعائی غیر کرنے سے کیا واسطہ ہی کیا کور بغنری ہی کہ دعوای دیگر اور دلیل دیگر دعوی اور
دلیل مین کچھہ مناسبت ہی نہین ہی قولہ تائید مین اقول اصل ہی کیا تھا جواب تائید سی ملیگا بجز تضییع
اوقات کے ہیچ لغویات کے قولہ کس امر پر محمول کیا جاوی اقول اسپر محمول کیا جاوی کہ جنازی خیر کی
قابلیت نہین رکھتی اگر اصحاب خیر پس مورد دعای پیغمبر اس مجمع مین سی نہین ہین مگر وہی لوگ جو اصحاب پیغمبر
لیکن اشرار الشرور یعنی منافقین اور مرتدین کو ہرگز کوئی صاحب عقل نہ کہیگا کہ مورد دعای پیغمبر مین علاوہ
اسکے سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم وان تستغفر لہم سبعین مرۃ الآیہ
کو کیون آپ بہولگئی الحاصل اول اثبات کیجئے کہ آپ کے ثلثہ مورد اسکے تھے اور ثانیا یہ ثابت کیجئے کہ
یہ دعا بھی مقبول بارگاہ خدا ہوئی کیون نہین جانتہ ہی کہ یہ مرۃ اولی سبعین ہو قولہ اصحاب محمد سی یا
ایک بھی منجلہ اونکی اقول ہذا صحیح یریدون لم یغیر ولم یبدل کما افاد سیدنا وامامنا الرضا علیہ الاف التحیہ
والثنا فی حدیث دعوای اصحابی علاوہ اسکی کل اصحاب مین جناب امیر علیہ السلام بھی داخل ہین اور وے
حضرت ایک بھی ہین منجلہ اونکی اور عداوت اونکی باتفاق فریقین موجب نار ہی پس یہ خوشخبری
خدام حضرت نواب خورد محل صاحبہ بہادر جمل جنگ کو اور چھوٹی جرنیل صاحب بہادر صفین جنگ کو
دینا چاہیے قولہ سب و دشنام ہی منع کیا ہی اقول اہتمام ہین من سب اصحابی فقد کفر کو اس لیے
چھوڑ دیا ہی کہ عباس عم رسول اللہ نی جو حضرت عمر کو غش بنظر آلک فرمایا اور فحش گالی مان کی دی اور
حضرت عائشہ طائشہ نی اقتلوا نعثلا لعن اللہ نعثلا سی حضرت عثمان کو یہودی ریش دراز بنا کے لعنت
اور اہل سنت معاویہ نی تا عہد عمر بن عبد العزیز منابر پر لعنت جناب امیر کی ان سبکا کفر بسبب سب کے
لازم آویگا اور حضرت عثمان لبسبب سب و ضرب ابوذر و عمار اور ابن مسعود کی اکفر الکفرہ ہو جاوینگے
وقد مر اور ہمارا جواب عبارات متروکہ و موجودہ سی اسی قدر کافی ہی کہ سب و دشنام شیعونکی نزدیک
حرام ہی اور بتقلید خدا و رسول منافقین کی حق مین دعا کرنا کہ خدا اونکو اپنی رحمت سی دور رکھے
جائز ہی اور جواب عموم شمل جواب حدیث سابق ہی قولہ معتمدین کتب شیعہ اقول کتاب جامع
الاخبار کو معتمدین سی کسی شخص نی ذوی العقول سی نہین کہا بجز اوس نامعقول کی جو ذوی العقول غیر

نزدیک العقول ہین فرق نہین پاتا قوله میری اصحاب کو برا کہی اوسکو ڈری لگاؤ اقول اور جو صحابہ
کو برا کہی لگاؤ لائق ہی اور جو لوگون سی باری اوسکو کیا کرو یقین ہی که اوسکی حق مین ہی حکم قتل
کا ہوگا چونکہ سب عثمان نی کیا اسی سبب سی حضرت عائشہ حکم دیتی نہین که اقتلوا نعثلا قتل الله نعثلا
قوله کتاب مفتاح الشریعت اقول صحیح غلط ہی مصباح الشریعت کو مولانا مجلسی نی بحار الانوار
مین ہرگز امام کیطرف منسوب نہین کیا ہی اور خود فرمایا ہی که ماہرین اسلوب کلام ائمه کرام علیہ السلام
جانتی ہین که اس مین وہ چیزین ہی جو طرز کلام ائمه کرام سی خارج ہی علاوہ برین ان کاذب و غادر و
خائن کو کیا فائدہ صحیح المسلم جو جھوٹ بولنی مین مرا ہی کاش اس جھوٹ پر بھی کچھ کام نکلتا که بالخصوص ثلثه
کے لئے کوئی متمسک بنتا لیکن بجز عموم کے کچھ ہاتھ نہ لگا وما من عام الا وقد خص نے
بنا گہر بگاڑا اور یہ بھی کہنا ہمارا بر سبیل تنزل ہی ورنہ بعد اسکے معلوم ہوتا ہی که یہان الفاظ عموم ہرگز
نہین بلکہ بالخصوص ایسی صفات مذکور ہین که جس سی ثلثه کو کچھ واسطہ نہین ہی قوله اور بہتان
اور افترا اوس سی بھی بڑھکر ہی اقول اصل عبارت کتاب سی ان الفاظ کو جو آپ لکھتی ہین کچھ مناسبت
ہے نہین اور اس مقام مین ذکر اصحاب خیر کا ہے نہ اصحاب شر کا چنانچہ فرماتے ہین :

اعلموا ان الله تعالی اختار لنبیه من اصحابه طائفة اکرمهم باجل الکرامة

الخ یعنی جان لو که جناب باری نی منجملہ اصحاب سے ایک گروہ کو برگزیدہ کیا ہے بجلیۂ تائید و نصرت
که وہ لوگ حق صحبت جناب رسولخدا پر مستقیم اور ثابت قدم رہی اور کسی حال مکروہ و مرغوب
مین اونکا ساتھ نہین چھوڑا ایسی لوگونکی معتقد محبت رہنا چاہئے اور جو لوگ ایسی بزرگون پر تہمت
و افترا کرتے ہین اونکی صحبت سی حذر کرنا چاہئے الی آخر ما قال واضح ہو که عبارت اختار لنبیه من
اصحابه طائفة نص صریح ہی اس بات پر که توصیف کل صحابہ عموماً نہین ہے بلکہ بدلالت من
تبعیضیه مراد بالخصوص بعض صحابہ ہین که جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہی اور برگزیدہ ہونا ثلثه کا جملہ
صحابہ سی اول بحث ہی اور استقامت اور ثبات قدم حضرات ثلثه کا لڑائیون مین بھاگنے
سے واضح ہے اور امر مرغوب مین ساتھ رہنا واسطے دست برد مال غنیمت کی اور نہ چلدیا

چلتی کہے ہوتا تھا الیکن امر مکروہ ہین تو لوگ مرہا کرتے تھے اور مثل بندگو ہی پہاڑون پر اوچلتی تھی
اور حبت اہل البیت جاتی رہی اور تہمت وافترا کرنیوالے مقبولین صحابہ پر خوارج ونواصب ہین کہ واسطے
چھپانے فضائل و اعمال ثلثہ کے مقبولین کی برائیان ثابت کرتے ہین یہانتک کہ خلیفہ ثالث کی ظلم و
ستم کے چھپانے کے لیئے تمہارے حجی صاحب اور لبابی صاحب امثال ابی ذر و عمار و ابن مسعود
جنکی شان مین بالخصوص حدیثین نقل کرتے ہین اونکو شوریدہ پشت اور حرف اور کج خلق اور بے ادب
کہتی ہین اور ایسی ناقابل جو کام قابل جوتیان کہانی کی کرتی تہی ٹھراتی ہین بلکہ ائمہ کرام علیہ السلام پر بہی
تہمتین باندھتے ہین بلکہ انبیا تک کسی کو نہین چھوڑتے اور تخطیۃ الانبیا لکہتے ہین کہ شیعون کو حاجت
تنزیہ الانبیا پڑتی ہی اور لعبیہ نہین کہ اب تخطیۃ الاعداء اللہ لکہین اور شیعون کو اونکے مقابلہ مین تنزیہ
الاالہ لکہنا پڑیگا قولہ جو کہ خود اونہین پر لوٹتی ہی اقول جناب والا شیعون پر کس لیے اسقدر
جہنجہلاتی ہین یہ بیچارے فقط ناقل قول و تعمیل کنندہ حکم خدا و رسول ہین کہ جنکی حق مین ارشاد ہوا ہے
یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون و لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ و علیہم لعنۃ
اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اوسی کے حاکی اور عمل ہین شیعون کو فقط
تصدیق یلعنہم اللاعنون منظور نظر ہی اگر شیعہ بہی مثل اہل سنت کی لاعنون سی نہون تو قول خدا
یلعنہم اللاعنون غلط ہو جائی اور جو لعنت شیعہ کرتے ہین اوس پر احتمال لوٹنی کا کسی طرح نہین
ہو سکتا اس لیے کہ یہ لعنت وہی لعنت ہی جو لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ مین ہی کیون صاحب
لوٹنی والون جیش اسامہ سی جو لعنت لوٹی گی وہ کہپ جائیگی شیعہ بیچارے فقط حاکی ہین اصل اس لعنت
کا کرنیوالا کون ہی ذرا بات کو سمجہو جبکہ کبہی ظاہر اسلام ظاہری سی بہی ہاتھ اوٹہا سکے بالکل یہود
اور نصاری کی شراکت آپکو منظور نظر شری ہی کیونکہ نہو فان الکفر ملۃ واحدۃ اور اگر یہ لعنت لوٹتے
ہی تو آپ کی لعنت بہی آپ ہی پر لوٹیگی اور حضرت عائشہ کی لعنت نیج اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا
ولعن اللہ نعثلا اور حضرت عمر کی لعنت نیج اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کی کیہان قتل بمعنی لعن ہے
کما فی القاموس والنہایہ یہہ بہی لعنتین اونہین کی قائلین پر لوٹین گی اور بعد اونکی اونکی تابعین تک

بغیض محبت ونکی پہونچ جائیگی اور حقیقت یہی ہے کہ کل دنیا کی لعنتیں حضرات ثلثہ پر لوٹتی ہیں کہ بانی مبانی کل
الملاعن ہین اسلئے جو ہی تہی اور حنفی ظالم ظلم موجب لعنت ہن سبکی بنا انہین کی ڈالی ہوئی ہی واللہ در القائل
چہ کردن شمشیر نبد کردن اوست۔ طرفہ لطیفہ ہی کہ شیعہ بارہ سو برس سی ایسی مشتاق لعنت کرنیکی ہین
کہ انکی تیر لعنت کی نشانہ ہین ہرگز خطا نہین ہوئی بلکہ یہ تیر سہ پہلو ساتہ ثلثہ کے خارجیون اور نا
صبیون کے جگر مین ہی تا پر پیوست ہوتا ہی یک گز دو فاختہ تو مشہور ہی لیکن ہمارا یہ ایک گز سہ
فاختہ بلکہ ہزار فاختہ صادق آتا ہی چنانچہ جب سی آپ سنی ہوئی اسکا مزا آپ ہی چکہتی ہین آئے وہ لعنت
جو لوٹتی ہی وہ آپ ایسون کی لعنت ہی کیونکہ آپ نو آموز ہین بسبب اسکے کہ آپ کے گروہ کے لعنتیالون
نے تو شیطان پر بھی لعنت مستحسن نہین جانی ہے آپ نی یہ نئی چال اور نئی خیال کہان سے
سیکہے شعر چہ ایمن طرز نوا انداختہ یعنے چہ خوش دست از پردہ برون تاختہ یعنے چہ۔ قولہ اور
جن پر امام زین العابدین علیہ السلام درود بہیجین اقول مثل مشہور ہی کہ الکذب قد یصدق کبہی
کوئی ہانک ہی تو سچی او شاتی کذب روافض اکی رگ ویے ہین مثل اشربوا فی قلوبہم العجل کے ساری بہ گئے
دنیا مین کسی جاہل سی جاہل کے سامنے ہی کہئی کہ امام جن پر درود بہیجتے ہین اونکی پیروان اونپر لعنت
کرتی ہین تو کوئی باور نہ کریگا مگر جو آپ ہی کا ایسا سوفسطائی ہوگا الحاصل جن پر امام ایک درود بہیجی
شیعہ اونپر تا قیامت لاکھون دفعہ درود بہیجتے ہین اور جن پر اونہون نے لاکھون مرتبہ خصوصاً
قنوت مین اللہم العن الجبت والطاغوت کہکر لعنت بہیجی تہی اونپر کبہی شیعہ ہی بیت الخلا مین لعنت
کرتے ہین اور اونکو نام ونسب شریف اونکے خوب پہچانتے ہین مثل آپکی تو کہتی نہین پہرتی کہ وہ کون
ہین کہان سی آئی ہین قولہ اور رجائی لعنیۃ کے اقول ہمنے آجتک یہی سنا تہا کہ لعنتی ملعونونکو کہتے
ہین نہ لاعنین کو اور ہمنی قول سابق مین بیان کیا کہ لعنت کرنیوالے خدا اور رسول ہین اور شیعہ خطا
ناقل اور رجائی اوسی لعنت کے ہین اب آپکو اختیار ہی کہ چاہیے لاعنین کو لعنتی کہئی چاہئی
ملعونین کو لعنتی کہئیے کوئی کسی کے منہہ مین لگام نہین دیتا اور اپنی دل سی نام رکہہ لینی کا ہر
شخص کو اختیار ہی جیسی شیعون کا نام آپ نی لعنیۃ رکہا اسلئی کہ لعنت کو جائز رکہتے ہین اوسطرح

ممکن ہے کہ شیعہ اہلسنت کا نام حرامیہ رکھیں کہ لعنت کو حرام جانتی ہین ولنعم ماقیل سے
بغض الولی علامۃ معروفۃ ؛ کتبت علے جبہات اولاد الزنا
من لم یوال ولیہ بین الوریٰ ؛ سیان عند اللہ صلے ام زنا

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

امر دوم پیغمبر خدا کی یارون کا ایمان کی سبب سی مصیبت اور ایذا پانا اور جو سب سے اول ایمان لائی اونکا اورون سے افضل اور بہتر ہونا اس دعاسی امام علیہ السلام کی پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا کی اصحاب کرام کی جو فضائل ثابت ہوتے ہین وہ یہ ہین انکا پیغمبر صاحب کی مددگاری ہین مصائب اور تکالیف کا پانا حضرت کی محبت مین اپنی بال بچون اور گہر بار کو چہوڑنا اور اپنی وطن سی ہجرت کرجانا اثبات نبوت مین اپنی باپ بیٹون عزیزون کو قتل کرنا پیغمبر خدا کی دعوت کو قبول کرنا اور خلق کو خدا کیطرف جمع کردینا ان فضائل کو امام نی اس تفصیل کی ساتہہ بیان فرمایا ہی کہ کسی شیعہ کو کیسا ہی متعصب کیون نہو اسکی تکذیب اور تاویل کی جرات باقی نہین رہی اس لئی کہ کتاب صحیفہ کاملہ ایسی معتبر کتاب ہی کہ حضرات شیعہ اوسکو زبور آل محمد کہتی ہین اور اسکی لفظ لفظ اور حرف حرف کو صحیح جانتی ہین اور جو کچہہ اسمین لکہا ہی اوسکی تصدیق کرتی ہین پس ان فضائل کو جو امام نی بیان کئی دیکہہ دیکہہ کر گو دل مین جلتی ہون اور اپنی محدثین اور علما کو اسکی تصدیق و تصحیح پر برا بہلا کہتی ہون لیکن کسیطرح پر اسکی تکذیب نہین کرسکتی باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا کہ ان فضائل کا مصدق سوای صحابہ کی اور کسی کو گردانین جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ مین گردانا (۲) یا کہ اسکو تقیۃ پر محمول فرماوین جیسا کہ اور احادیث ائمہ مین کیا ہی (۳) یا کہ ان فضائل کو اپنی مقبولین صحابہ حق مین قبول کرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو اس سی خارج سمجہین لیکن تینون طرحسی تاویل کا دروازہ بند ہی اور سوائے اسکی کہ موافق ہماری مذہب کی ان فضائل کو تمام مہاجرین وانصار کی نسبت خصوصاً خلفائی ثلثہ کے حق مین تسلیم کرین اور دوسرا چارہ نہین ہی چنانچہ ہم تینون تاویلون کا بطلان ثابت کرتے ہین امر اول +

سے مراد ان فضائل کی اصحاب رسول نہیں ہیں جسکا خود کسی شیعہ نے دعوی نہیں کیا بلکہ ان فضائل کا
صحابہ کی شان میں وارد ہونیکو انکی علمانی قبول فرمایا ہے چنانچہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ کی جواب جلد
چہارم تحفہ کے اسکو تسلیم فرمایا ہے [illegible] اصحاب را [illegible] مدح و تمجید [illegible]
[illegible] الجلیل القدر [illegible] اولیای کرام سید انند و مستحق رحمت و رضوان
[illegible] در صحیفۂ کاملہ کہ فرقہ حقہ اثنا عشریہ آل محمد گویند دعا [illegible] حضرت سید الساجدین
علیہ السلام [illegible] دوم کہ امام نے یہ فضائل بوجہ تقیہ کہ
لکھے ہیں جسکو کسی عالم نے علمای شیعہ سے بیان نہیں کیا اور نہ ذکر لفظ التقیہ کا اس موقع پر زبان پر
لاتے اس لیے کہ یہ فضائل جو امام نے بیان کیے ہیں وہ کسی ناصبی اور خارجی اور دشمن اہلبیت اور دوست
صحابہ کے سوال کے جواب میں بیان نہیں فرمائے کہ احتمال تقیہ کا ہوتا اور حضرات شیعہ یہ کہہ سکتے کہ امام
بخوف جان و آبرو سائل ناصبی کی ظلم سے بچنے کی لیے جھوٹی تعریف اصحاب کی کردی ہے انکو بچانا تھا بلکہ
یہ تعریف امام نے خدای جلشانہ سے بوقت دعا کی ہے جس وقت سوای اونکی اور خدا کے دوسرا نہوتا
تھا اور خلوت میں راز و نیاز کا فرصت و پروردگار کے حضور میں کہا جاتا تھا امام داعی ہوتی تھی اور صدا
مجیب ہوتا تھا پس خیال کرنا چاہئے کہ اصحاب رسول کی عزت اور بزرگی امام کی دل میں کسقدر جمی
تھی کہ ایسی راز و نیاز کیوقت میں بھی اونکو نہ بھولی تھی اور جس طرح اپنی اور اپنی اہلبیت کے لیے
دعا کرتے تھے اور انبیا و رسل کی حق میں درود بھیجتی تھی اوسی طرح پر اصحاب رسول کی لیے دعا
فرمائی اور انپر صلوات اور رحمت کی استدعا کرتے تھے اگر کاش حضرت امام اللہم صل علی محمد و آل
محمد و اصحاب محمد لکھکر قناعت کرتے تو بھی کافی تہا اور دعا کیوقت اونکی محامد اور اوصاف کے
دفتر کھولنے کی ضرورت نہ تھی مگر قربان امام سجاد علیہ السلام کی محبت اور انصاف کی کہ اونہون
نے اتنی پر قناعت نہ کی اور اپنے خدا کے سامنے اپنے دادا کے یارونکے ایمان اور مصائب
اور تکالیف کی تفصیل بیان کرکے اونپر رحمت نازل کرنیکی لیے دعا کی اور نہ صرف دعا کی بلکہ مہاجرین
کی گہرون اور کنبون اور مصیبتون کا ذکر کرکے انکی شکر گذاری خدا سے چاہی اسواسطے حضرت نے

اس دعا میں فرمایا واشکرھم علی ہجرھم کہ خداوندا مہاجرین نے جو ہجرت تیری واسطے کی اور اپنی گھربار کو تیری لئے چھوڑا اسکی شکرگذاری کر ۔ اب کون شخص ہی کہ ان الفاظ اور فقرات کو دیکھکر امام کی محبت کا ساتھہ صحابہ کی معتقد ہوگا اور کسکی زبان سے حرف عداوت کا باہم صحابہ اور اہلبیت کی نکلیگا لیکن آفرین ہی حضرات شیعہ کی ایمان اور محبت پر کہ اپنی آپکو اماموں کہیں اور ائمہ کرام کے خلوص محبت کا دعوی کریں اور اپنی آپکو پیرو اماموں کا جانیں اور باین ہمہ صحابہ سی عداوت رکھیں اور جسقدر امام اونکی تعریف کریں اوس سی ہزار حصہ بڑھکر وی اونکی برائیاں بیان کریں اور اگر کسی سنی بیچاری کی زبان سی بہ تبعیت ائمہ کرام اللہم صل علی محمد وآل محمد کے بعد اصحاب محمد نکلجاوی تو غیظ میں آکر اسکو غصہ سی دیکھنی لگیں اور اتنی ہی بات پر اوسکو خارجی اور ناصبی کہنے لگیں سچ تو یہ ہی کہ جو امور ابطال اسلام و ایمان کی پردہ میں محبت اہلبیت کی حضرات شیعہ نی کیی ہیں وہ دشمنوں سی بہی نہیں ہوی ولنعم ماقیل شعر الحہ لطفیلے نظر دوست کرد مشکل اگر دشمن بجای کند رہا اَمر سوم کہ ان فضایل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہیں جنکو علمای شیعہ اچھا جانتی ہیں اور اکثر مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ اس سی خارج ہیں سو اس کا دعوی سب علمائی شیعہ نی کیا ہی اور تاویل کو جواب ان فضائل کا تصور فرمایا ہی لیکن جب اس امر کو حضرات شیعہ نی تسلیم کرلیا کہ فضیلتیں جو امام اس دعا میں بیان کی ہیں وہ اصحاب کرام کے شان میں ہیں تو مابہ النزاع درمیان ہماری اور حضرات کی صرف یہ امر رہگیا کہ مراد اوس سے تمام مہاجرین و انصار ہیں یا نہیں بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفائی ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم بہی اوسمیں داخل ہیں یا نہیں چنانچہ ہم دعوی کرتی ہیں کہ جو فضائل امام نی بیان کئی ہیں وہ تمام مہاجرین و انصار خصوصاً خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم پر صادق ہیں اسلئے کہ وہی لوگ وہ ہیں جنکی افعال اور اعمال اور سیرت اور چال و چلن سی ثابت ہوتا ہی کہ ابلوا البلاء الحسن فی نصرہ و کانفوہ واسرعوا الی وفادتہ و فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ یعنی اونہوں نے سب طرح کی بلاؤں اور مصیبتوں کو پیغمبر صاحب کی اعانت میں گوارا کیا اور حضرت کی دعوت کو سب سے اول سنا

اور بال بچون آل اولاد گھر بار کو اسکے کلمہ کے ظاہر کرنے مین چھوڑا اور اس دعویکو بھی ثابت کرتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اس دعا کے فقرات جو مشتمل اوپر صفات حمیدہ اصحاب انبیا کے ہین بمفہوم مخالف یاد دہان اصحاب اشرار کے ہین کہ جو صاحب ان صفات کے نہ تھے بلکہ متصف اصفات ذمیمہ قبیحہ مثلاً جب البلاء الحسن فی نصرہ پڑھتے ہین تو مصداق اسکا جان نثاران جناب رسولخدا کو جنھون نے لڑائیون مین اپنی جان لڑا دی سمجھکر انپر صلوات بھیجتے ہین اور فوراً بمفہوم مخالف ذہن مین تصور ان لوگون کا بھی آجاتا ہی جنھون نے جان لڑانیکی جگہ جان بچا کر آنحضرت کو تنہا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے پس انکو مصداق **فقد باء بغضب من اللہ** سمجھکر انپر اور ہی قسم کی صلوات بھیجتے ہین پس ایسی دعا کو دیکھ دیکھکر شیعہ بہت خوش ہوتے ہین جلنے کے کیا معنی اور ایسی دعاؤن کی تصدیق و تصحیح کرنیوالون کو نہایت خیر و خوبی سے یاد کرتے ہین برا بھلا کہنے کے کیا معنی البتہ اہلسنت جب غاصبین خلافت پر دعائے لعنت دیکھتے ہونگے تو دل مین تکذیب کرتے ہونگے لیکن بظاہر جز تصدیق کے کیا چارہ ہی کہ قول امام زین العابدین علیہ السلام کا ہی اب ہم آپ کو عمر ہی قسم دیکر پوچھتے ہین کہ جب اہلسنت حدیث فدک اور حدیث قرطاس اور حدیث کاذب و غادر و خائن اور امثال اسکے کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر صحاح مین دیکھتے ہونگے اور بالخصوص حدحوض مین خوض کرتے ہونگے اور حدیث من اصحابی من لا یرانی کو ساتھ سوال حضرت کے حضرت ام سلمہ سے کہ آیا مین بھی انھین سے ہون کما فی النہایہ متضمن کرتے ہونگے اور حدیث **لا ادری ما تحدثون بعدی** کہ جسکے مخاطب حضرت ابوبکر ہین ساتھ حدیث **لا تدری ما احدثوا بعدک وانہم مازالوا مرتدین منذ فارقتہم** کے ملاتے ہونگے اور حدیث لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ ساتھ تخلف ثلثہ کے پڑھتے ہونگے تو کیسا جلتے ہونگے اور جل بھنکر کباب ہوتے ہونگے اور انکے مصدقین او مصححین کو کیا برا بھلا کہتے ہونگے مگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم جسکا ایک ایک فقرہ قرآن سے بڑھکر ہی اسکی تکذیب نہین کرسکتے باقی رہی تاویل اسکی تین صورتین ہین (۱) یا یہ کہ ان فضائل بلکہ جلائل رذائل کا مصداق

ہوا جسکے واسطے کہ جو کسی کو نہ ہونا ہین (۳۲) یا یہ کہ اسکو اوسپر محمول فرماوین (۳۳) یا یہ کہ ان فضائل
روائل کو اپنے قبول ان صحابہ کے حق مین قبول نکرین اور اکثر مہاجرین اور انصار کو خصوصاً خلفاء
ثلثہ کو اس سے خارج سمجھین یہ کہ تینون طرح کی تاویلوں کا دروازہ بند ہوا اور سوا اسکے کہ موافق مذہب شیعہ کے
ان رذائل کو تمام منافقین مہاجرین و انصار کی نسبت خصوصاً خلفاء ثلثہ کے حق مین تسلیم کرین کہ اس وقت
منافقین ہین اور وہ مرتد ہو گئے ہین چنانچہ ہم تینون تاویلونکا بطلان ثابت کرتے ہین امر اول کہ مصداق ان رذائل کے
اصحاب رسول نہین ہین اسکا تو کسی سنی نے دعوی کیا بلکہ ان احادیث کا صحابہ کی شان مین وارد ہونیکو انکے
علمانے قبول کیا ہے چنانچہ اللہ کے تصریحات بغدک ہونیکا علمانے اقرار کیا ہے اور جناب معصومہ کے دعوی کی تصدیق
نکرنا اور انکے دعوی کو رد کرنا اور شہادت علی اور ام ایمن اور حسنین کو رد کرنا کل کتب کلامیہ اور اصولیہ
سنیہ مین موجود ہے جیسی شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور شرح مسلم الثبوت بہاری وغیرہ مین اور
عمر کا یہ کہنا شفاے قاضی عیاض مین اور اکثر منافقین مہاجرین وانصار کا کہنا القول ماقال عمر اور
بعض مومنین کا کہنا القول ماقال رسول اللہ لیکن یہ مومنین اتنے قلیل تھے کہ انکی کچھ نچل سکی بلکہ منافقین
مہاجرین وانصار بسبب کثرت کے غالب آئے اور قلم و دوات نلانے دیا اور خود باقرار مسلم و بخاری
ثابت ہے کہ جناب امیر و عباس شیخین ہی کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور خود حدیث من
اصحابی من یرانی اور حدیث اصحابی اصحابی بنص صریح دلالت کرتی ہے کہ وہ غیر اصحاب
نہ تھے اور ارتداد و منہ ما فارقتہم بدلالت منہ و قرینہ حدیث لا تدرے ما احدثوا بعدی
کہ من حیث اللفظ والمعنی مطابق انک لا تدری ما احدثوا بعدک کے ہے دلیل ہے اس پر
کہ حضرت ابوبکر و عمر اور امثال انکی مراد ہین اور صاحب ملل ونحل نے تصریح کی ہے کہ متخلف از جیش
اسامہ اصحاب کبار اہلسنت تھے جنکو یہ لوگ پہلے درجہ کا مجتہد جانتے ہین اور اقرار کرنا کل علمائے اہلسنت
کا کہ مصداق ان احادیث کے صحابہ ہین ہمارے دعوی پر شاہد عادل ہے اور مثل اسکے بہت احادیث
ہین جیسے - اذا فتحت علیکم خزائن الروم والفارس اور حدیث لتتبعن سنن
من قبلکم شبرا بشبر وحذو النعل بالنعل والقذة بالقذة اور حدیث انی لست

اخشی علیکم ان تشرکوا ولٰکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا فیها اور حدیث انکم ستحرصون علی الامارۃ
وستکون ندامۃ یوم القیامۃ۔ کما فی البخاری وحدیث تکون بعدی ائمۃ لا یهتدون
بهدای ولا یستنون بسنتی کما فی صحیح مسلم اور مناقب اور مصداق کل ان احادیث کی اکثر
مہاجرین وانصار ہیں اور اسیطرح کل آیات جو شان منافقین میں ہیں باتفاق مفسرین ایسی ہیں کہ انکا
کل مہاجرین وانصار کو عموماً اور ثلثہ کو خصوصاً بچا سکتا ہے باقی رہا امر دوم کہ پیغمبر نے اور انکے
اصحاب نے شیعوں سے ڈر کر یہ رذائل صحابہ از راہ توریہ بیان کیے ہوں اسکو بھی کسی عالم نے علمائے
اہلسنت سے بیان نہیں کیا اور توریہ بھی قسمی از تقیہ ہے اور جو قباحت تقیہ میں بقیاس نفاقی ہو تقریر
ہی وہی توریہ میں بھی ہے پس اگر خود پیغمبر اور انکے اصحاب میں بقیاس الحنفیہ نفاق پایا جاوے تو وہی مثل
صادق آئے کہ معاذ اللہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی باقی رہا امر سیوم یعنی ان رذائل کی
مصداق صرف وہی اصحاب ہیں جنکو علمائے اہلسنت برا جانتے ہیں اور انکا اہل ردہ نام رکھتے ہیں
یعنی امثال قوم مالک نویرہ اور اکثر مہاجرین وانصار خصوصاً خلفائے ثلثہ اس سے خارج ہیں تو اسکا
دعوی کل علمائے اہلسنت نے کیا ہے لیکن جب اس امر کو علمائے اہلسنت نے تسلیم کر لیا کہ وہی رذائل جو
جو رسول خدا نے اور انکے صحابہ نے ان احادیث میں بیان کیے ہیں اصحاب ہی کی شان میں ہیں تو عدالت
کل صحابہ باطل ہو گئی اب مابہ النزاع درمیان ہمارے اور حضرت کے اسی قدر رہ گیا ہے کہ مراد اس سے
اکثر مہاجرین وانصار ہیں یا نہیں بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم بھی
اسمیں داخل ہیں یا نہیں چنانچہ ہم دعوے کرتے ہیں کہ جو رذائل ان احادیث میں مذکور ہیں وہ اکثر
مہاجرین وانصار پر خصوصاً خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر صادق ہیں اسلئے کہ وہی لوگ وہ ہیں کہ جنکے
افعال اور اعمال شقاقی ونفاقی اور سیرت خبث سریرت اور چال وچلن سے ساتھ رسول زمن کے ثابت
ہوتا ہے کہ انھوں نے کسی طرح کی ایذاؤں اور مصیبتوں کو اپنے اوپر پیغمبر صاحب کی اعانت میں گوارا
نہ کیا اور وقت مصیبت کے اپنی اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور اس دعوے کو ہم بارہا ثابت
کر چکے اور پھر بھی ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ قولہ اصحاب کرام کے جو فضائل ثابت ہوتے ہیں اقول

نہ اصحاب الہام کے فضائل قولہ پیغمبر صاحب کی مددگاری مین اقول اگر مراد مددگار یسے شریک
جہاد ہونا ہی تو آپکے ثلثہ کو بھاگنے مین تو تکلیف بیشک ہوتی تھی لیکن بھاگنے والے جانبازی اور
جان نثاری تکلیفین نہین اٹھاتے اور قابل مدح اصحاب نہی نہ اقول علاوہ اسکے جہاد مقبول وہ ہی
جو للہ فی اللہ ہو نہ وہ جہاد کہ جسکی شان مین امام نووی فرماتے ہین کہ یجاہدون اما حمیۃ او لطلب
الدنیا اور آپکے ثلثہ نے تو بجز بھاگنے کے کبھی جہاد ہی نہین کیا اور اگر کہین لڑے ہون کسی جھوٹی سی
تاریخ سے بھی نشان دیجئے اور بفرض غیر واقع اگر جہاد کرتے بھی تو چونکہ منافق تھے پس جہاد انکی اما حمیۃ
او لطلب الدنیا ہوتی لیکن حمیت اور غیرت تو انمین چھو نہین گئی تھی ورنہ موتی ڈبر کیون ہوتے
ہان لطلب الدنیا مسلم ہوسکتا ہو قولہ اپنے بال بچون اور گھر بار کو چھوڑا اقول کسی مورخ نے نہین
لکھا کہ آپکے ثلثہ نے جورو لڑکے چھوڑ دیئے تھے باقی گھر بار چھوڑنا تو بخوف کہنہ لغال ابن ربیعہ
تھا اور واسطے طلب جیفہ دنیا کے تھا من کان ہجرتہ للدنیا یصیبہا الکامر من صحیح البخاری قولہ باپ
بیٹون عزیزون کو قتل کرنا اقول آپکے ثلثہ نے نہ اپنے باپون کو نہ بیٹون کو نہ عزیزونکو بلکہ ایک
مکھی کو بھی نہ مارا قولہ دعوت کو قبول کرنا اقول آپکے ثلثہ نے کبھی دعوت حقیقی قبول نہ کی اور دعوت
ظاہری بطمع دنیا مثل دیگر منافقین قبول کی قولہ خلق کو خدا کیطرف جمع کر دینا اقول ثلاثہ نے خدا کیطرف
جمع نہین کر دیا بلکہ بھاگ کے رسول خدا پر کفار کو البتہ جمع کر دیا قولہ ان فضائل کو امام نے بہ تفصیل کے
ساتھ بیان کیا ہی اقول ترجمۂ دعا مین ہم ثابت کر چکے کہ مصداق ان فضائل کے آپکے ثلثہ نہین ہین
ان فضائل کو سنکے آپکے منھ مین کیون پانی بھر آتا ہی آپکے ثلاثہ تو مصداق اُن فضائل کے ہین
جو دعائے روز جمعہ اور دعائے صنمی قریش مین مذکور ہین قولہ حرف حرف صحیح جانتے ہین اقول اسلئے
کہ حرف حرف اور نقطہ لفظ اسکا ثلثہ کو خارج از زمرۂ غاصبین خلافت مین والج کرتا ہی کہ
جن پر تبرا بالتصریح مذکور ہی قولہ دلمین جلتے ہون اقول محض غلط ہی اس دعا کو پڑھنے مین
ہان سنیون کے دلونمین شعلۂ نار جہنم کے بھڑکتے ہین کہ ہائے کیونکر ثلثہ کو مصداق اسکا ٹھراوین کیا
کیا ہاتھ پانون پٹکتے ہین مگر کچھ نہین بن پڑتی شیعہ ایک ایک لفظ دعا سے ثلثہ کو دودھ کی سی مکھی

تحویل کرینگے ہیں جیسا کہ ہم سمجھے ہوئے ہیں آپنے قدرت خدا کو ملاحظہ فرمایا قولہ صحیح پر برا بھلا
کہتے ہو اقول ہم ثلثہ کو کہ اصحاب آیت صفات مذکورہ فی الدعا کے نہیں ہیں اور بھلا تصدیق و
تصحیح کرنیوالی کہ کہتے ہیں تو اسکی تکذیب نہیں کر سکتے اقول تکذیب کی کیا حاجت ہے کہ صفات
مذکورہ قیود و شروط ہیں کہ ثلثہ کو ایک قسم کی صلواۃ سے خارج کر کے دوسری قسم کی صلواتون کا
مستحق کرتے ہیں قولہ تاویل اسکی ہم ضرور نہیں ہیں اقول تاویل اسکو کہتے ہیں کہ معنی خلاف ظاہر
مراد لیے جائیں ہم حیران ہیں کہ یہان تو صاف صاف موجود ہے کہ صلوات اوپر ان اصحاب کے جو صاحب
ایسے ایسے صفات کے ہیں اور جو لوگ کہ متصف بضد ان صفات کے ہیں ان پر ضد
صلوات ہے ان معنون کو جو کہ نہایت ظہور میں کالنور علی شاہق الطور ہیں حضرت مخاطب لاشعور
تاویل کیونکر ارشاد فرماتے ہیں اور اسکو تاویل نہیں کہتے ہیں کہ جو لوگ صاحب ان صفات کے
نہیں ہیں انپر بددعا صلوات ٹھہراتے ہیں اور یہ حصر جو ہیں ہیں کیا ہے اسپر کیا دلیل ہے مگر اصحاب
ثلثہ والے جب سنتے ہیں تو انکو یہی ہاتھ لگتے ہیں احتمال لغو نکالنا اور پھر اسکا بھی اقرار کرنا
[illegible] قائل نہیں آپ ہی کی ایسی جہالت شعارون کا کام ہے قولہ یا کہ ان فضائل کا مصداق
سوے صحابہ کے اقول کسقدر یہ شخص لغوگو اور جاہل ہے کہ احتمال کے بھی معنی نہیں سمجھتا سلب الشی
عن نفسہ کا نام احتمال رکھتا ہے اس لیے کہ مبحوث عنہ فضائل صحابہ ہیں پس فضائل صحابہ سے فضائل
صحابہ کی نفی کرنا عین سلب الشی عن نفسہ ہے اصل کلام اسمین ہے کہ آیا یہ فضائل کل صحابہ کے ہیں یا بعض
صحابہ کے آپ مدعی اسکے ہیں کہ یہ فضائل کل صحابہ کے ہیں بدین طمع کہ کل میں ثلثہ بھی آپکے آجائینگے ہم کہتے
ہیں کہ لانسلم کہ کل صحابہ متصف باین صفات ہیں بلکہ بعض ہی ایسے ہیں پس وہی بعض مورد صلوات
ہیں حضرت مخاطب پر لازم ہے کہ اقامت برہان کریں اسپر کہ کل صحابہ مراد ہیں بلکہ اسی کو ثابت
کریں کہ ثلثہ بھی مراد ہیں وانی لہ ذلک قولہ جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم وغیرہ میں اقول سابق
میں بکمال توضیح بیان ہوا کہ نجوم ہدایت نہ غیر صحابہ نہ کل صحابہ ہیں بلکہ اکملین صحابہ ہیں کہ وہی
صحابہ حقیقی ہیں یعنی اصحاب العصمۃ علیہم السلام نہ اصحاب جائز الخطا اور نہ اصحاب ظاہری

کہ جن میں منافقین اور مرتدین اور فاسقین و فاجرین سب داخل ہیں اور صحابہ حقیقی کو زمرہ
اصحاب شرعی و عرفی سے خارج کرنا حماقت حمقا ہی اور حدیث نجوم کو صحابہ حقیقی پر محمول کرنیمیں فقط
شیعہ تصور وار نہیں ہیں بلکہ آپکے بڑے بڑے گرگھنٹال بھی اسمیں شریک ہیں مثل شیخ احمد بن الفضل
اور ملک العلماء دولت آبادی کے جیسا کہ گذر چکا **قولہ** تقیہ پر محمول فرماویں **اقول** جبکہ آپ خود مقر
ہیں کہ کسی شیعہ نے تقیہ پر اسمقام میں نہیں محمول کیا ہی تو حضور والا پھر کیوں یہ جھک مارتے ہیں
قولہ یا کہ ان نضائص کو اپنے تبوںبن پر **اقول** کتنی ٹھوکرین کھا کر آخراب سیدھی بات دہن شریف
سے نکلی ہی اسی کو پہلے کہا ہوتا جب ہر ہر مزبلہ پر پھرنے سے پیٹ بھرلیا تب ٹھکانے پر آئی
اب کیا تمھارے منھ میں سمائیگا اور کیا نکلیگا اس جھک مارنے اور گوہ کھانے سے کیا ملا ہم ہیں تبنیک
ان فقرات کو مقبولین صحابہ کے حق میں سمجھتے ہیں مردودین صحابہ کسی طرح اس میں داخل نہیں
ہوسکتی **قولہ** دوسرا چارہ نہیں ہی **اقول** استغفر اللہ دروازے آپکے منھ پر بند ہیں باعتبار
ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کی یہ تو دنیا میں ہی اور آخرت میں بھی
انشاء اللہ فی عمد ممددہ ہو جیئے گا تب ان دعاوی باطلہ کا حال جو بلا حجت وہاں واسطے
تضلیل عوام کی کرتے ہیں کھل جائیگا **قولہ** تمام مہاجرین و انصار **اقول** ابھی تو کل صحابہ کا
دعوے تھا اب کل مہاجرین و انصار کا دعوے ہوا اور بعد اسکے اکثر مہاجرین و انصار کہیے گا
اور بعد اسکے قید سابقین اولین لگائی جائیگی کیا آپ گرگٹ کیطرح رنگ بدلتے ہیں حضور والا
تمام مہاجرین و انصار میں سے تو وہ لوگ بھی تھے جنکے خدا اور رسولؐ نہایت درجہ عالی لی اللہ حجی
فرماتے ہیں چنانچہ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی۔ تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ
الآیہ اور بھی فرمایا۔ اذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا و ترکوک قائما
اور فرمایا۔ ومنھم من یلمزک فی الصدقات اور بھی فرمایا یا ایھا الذین امنوا مالکم
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
اور بھی فرمایا ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالی اور بھی فرمایا ولیتم مدبرین

اور بھی فرمایا تسرون الیهم بالمودة اور افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اور بھی فرمایا واللہ یشهد ان المنافقین لکاذبون ومن اهل المدینة مردوا علے
النفاق ویشهد اللہ علے ما فی قلبه وهو الد الخصام اور بھی فرمایا ہو
یحلفون لکم لترضوا عنهم فان اللہ لا یرضے عن القوم الفاسقین ور پھر فرماتا ہو
ویحلفون باللہ انه لمنکم وما هم منکم ولکنهم قوم یفرقون اور بھی فرماتا ہو اذا رایتهم
تعجبك اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم کانهم خشب مسندة کہانتک آیتین
لکھی جاوین آپ تو مدعی اسکے ہین کہ لفظ لفظ کلام اللہ کا ہماری زبان پر ہی مگر شاید یہ الفاظ کلام اللہ
کے نہین بلکہ شیعون کی جمائے ہوے فقرہ ہین کہ حضرت عثمان کے جلانے سے بھی نہ جلے اور بچگئے
یا یہ الفاظ غیر صحابہ اور غیر مہاجرین و انصار کی شانمین ہین تو وہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے
تھے کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور نشان اور حالات پوچھے شاید یہ لوگ ہند و سند و
رُوم و فارس کی ہون کہ اپنے گھرونسے بیٹھے ہوے خدا و رسولؐ کو ایذا دیتے ہونگے اور خدا بھی
لعنهم اللہ فی الدنیا والاخرہ سے انھین کے گھروا.. بتحفہ لعنت بھیجتا ہوگا خدا کی تعریفون کا نمونہ
تو آپ نے سنا اب کچھ رسولؐ کی بھی تعریفون کا نمونہ سن لیجیے جمع بین الصحیح بین ہو قال رسول اللہ
صلے اللہ علیه وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبر وذراعًا بذراع حتی لو دخلوا
جحر ضب لاتبعتموهم قلنا یا رسول اللہ الیهود والنصارىٰ قال فمن
یعنی فرمایا جناب رسولخدا نے مخاطب باصحاب ہوکر کہ ہر آئینہ چلوگے تم اُنھین راہون پر کہ جن پر
اگلے لوگ چلے ہین شبر بشبر و ذراع بذراع ـ تا اینکہ اگر وہ داخل ہوے ہونگے سوراخ
سوسمار مین تو تم بھی متابعت اُنکی کروگے راوی کہتا ہو کہ ہمنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مراد
اگلون سے یہود و نصاریٰ ہین فرمایا پھر اور کون ہین اور مثل اسکے کشاف وغیرہ مین بھی ہو کہ
فرمایا آنحضرت نے انتم اشبه الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقتهم حذو النعل
بالنعل والقذة بالقذة غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا یعنی تم اشبہ امم ہو

بہ بنی اسرائیل شیخین کی چال چلوگے قدم بقدم سوائے اسکے کہ مین نہین جانتا کہ گوسالہ پرستی بھی کروگے
یا نہین مین کہتا ہون کہ جسطرح سے حضرت ہارون سے منحرف ہوکر لوگون نے گوسالہ پرستی اختیار کی
تھی اُسی طرح سے یہان بھی لوگون نے صاحب منزلت ہارونی سے منحرف ہوکر گاؤکہن سالہ پرستی
باغوائے سامری اس امت کے کی اور پھر جمع بین الصحیحین مین ہی قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن
بن عوف تکون کما امرنا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم کلا
بل تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون وفی
روایۃ ثم تنطلقون الی مساکین المہاجرین فتحملون بعضھم
علی رقاب بعض وفی روایۃ ابن المغازلی ترجعون
بعدی کفارا یضرب رقاب بعضکم بعض۔ یعنی فرمایا جناب رسول خدا نے
کہ جسوقت مفتوح ہونگے تمپر خزائن فارس وروم تم کیسے ہوگے پس عبد الرحمن بن عوف نے کہ از جملہ
عشرہ مبشرہ ہے عرض کی کہ ہونگے ہم اُسی طرح پر کہ جسطرح پر رسولخدا نے حکم کیا ہی پس فرمایا حضرت نے
بلکہ تم رغبت دنیا کروگے اور آپس مین حسد کروگے اور آپس مین ایک دوسرے سے پیٹھ پھیروگے
اور آپس مین بغض کروگے اور جاؤگے طرف مسکینان مہاجرین کے پس بعض کو بعض کے گردنونپر
سوار کروگے اور روایت ابن مغازلی مین ہی کہ پھر جاؤگے بعد میرے اور ہوجاوگے کفار سے
اور بعض بعض کی گردن ماریگا کیون حضرت یہ لوگ اصحاب رسولخدا مین سے ہین یا نہین مخاطب
اس حدیث مین تو وہ بزرگ ہین کہ جنکو آپ عشرہ مبشرہ مین سے سمجھتے ہین اور ہم تو جانتے ہین کہ یہ سب
اوصاف بلا اشتباہ حضرات خلافت پناہ ثانی وثالث مین تھے اسواسطے کہ بقول اہلسنت یہ سب فتوح فارس
وروم شیخین حضرات کیوقت مین واقع ہوئی تھی اور مشکوٰۃ مین حذیفہ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا
نے یکون بعدی امۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی فیھم رجال
قلوبھم قلوب الشیاطین فی جسمان انس قال حذیفۃ قلت یا رسول اللہ

کیف اذا ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع الامیر وان ضرب ظهرک واخذ مالک فاسمع واطع

یعنی ہونگی بعد میرے ایک گروہ کہ نہین مقتدی ہونگے ساتھ ہدایت میری کے اور نہ چلینگے اوپر طریقے میرے

اور ان مین کچھ لوگ ہونگے کہ دل انکے دل شیاطین کے ہونگے صورت انسانمین پس عرض کی حذیفہ

نے کہ یا رسول اللہ مین انکے زمانہ کو پہونچون تو کیا کرون حضرت نے فرمایا سن اور اطاعت امیر کر اگرچہ تجھے مارین

اور تیرا مال چھین لین اور مثل اسکے صحیح مسلم مین بھی ہی لیکن بجاے امتی امتہ ہی اب فرمائیے کہ مخاطب یا بین احادیث

اصحاب ہین یا غیر اصحاب مہاجر و انصار ہین یا غیر انکی کن لوگون سے حضرت نے فرمایا کہ تم طریقہ بنی اسرائیل

چلوگے اور معلوم نہین کہ گوسالہ پرستی کروگے یا گاو کہن سالہ پرستی کروگے اور کن لوگون کو فرمایا کہ

تمہارے واسطے خزائن فارس و روم مفتوح ہونگے یہ خزانے سواے مہاجر و انصار کے کسنے پائے

اور حذیفہ کو کسکی اطاعت کا حکم حضرت نے دیا آیا بعد ثلثہ کے بھی حذیفہ زندہ رہے تواریخ کو دیکھیے تو

معلوم ہو کہ حذیفہ کسکے کسکے زمانہ کے ائمۃ النار سے مدرک ہوے اگر ان احادیث کو خلفاے بنی امیہ پر

محمول کیجیے گا تو حذیفہ انکی زمانہ مین کب باقی رہے اور آنحضرت نے تحاسدون وتباغضون

کسکی طرف خطاب کیا غائبین کیطرف یا حاضرین کیطرف بلکہ این معاذ اللہ نے بعض اصحاب رسولخدا

کا تو کفر ہی ثابت کر دیا ہم نہین سمجھتے کہ آپ نے کیا مذہب اختیار کیا کہ نہ آیات قرآن کی تصدیق کرتے

ہین نہ اپنے صحاح ستہ کو مانتے ہین یا تو بہ تبعیت محرق القرآن ان آیات کو شاید کیجیے یا صحاح ستہ کو

ردی بنا کر صحافون کے ہاتھ بیچ ڈالیے اور اگر ان دونون کی تصدیق کیجیے تو اپنے عتیق اور انکے

شفیق اور شعیق اور طلیق کی شان مین وہی کہیے جو شیعہ کہتے ہین **قولہ** انکے علمانے قبول فرمایا ہے

اقول کوئی بات آپکی تلبیس ابلیسی سے خالی نہین ہوتی ہرگز علماے شیعہ نے کل اصحاب کے فضائل

کو قبول نہین فرمایا بلکہ بعض اصحاب کے جوہر بین و گوہر شناس ہین سچے موتیون کو چن لیتے ہین

اور جھوٹے موتیون کو مزبلہ پر پھینکدیتے ہین **قولہ** صاحب تزہ اثنا عشریہ نے **اقول** صاحب نزہ

اعلی اللہ مقامہ نے انھین اصحاب کے فضائل کو تسلیم کیا ہی جو قابل تحسین و آفرین ہین نہ وہ صحاب

کہ جو لائق تہجین و نفرین ہین تعجب ہی آپ سے کہ عبارت کو بھی ٹھیک نقل کرتے ہین اور الفاظ کو نہین

دیکھتے وہ خود فرماتے ہین جمیع اصحاب مقدوح ومجروح نہین ہین یہ فقرہ باعتبار اسکے کہ کل لیس لیس الکل
سو رسالبہ جزئیہ ہی صاف دال ہی اسپر کہ بعض صحابہ مقدوح ومجروح ہین معلوم نہین کہ کیا سمجھکر اسکو آپنے
اپنے دعوے پر دلیل گردانا ہی کچھ بھی سمجھکر بات کیا کیجیے مجنونون کیطرح بیہودہ گوئی کیون اختیار کی ہی
قولہ براہ تقیہ بیان کیے ہین اسکو بھی عالم نے علماے شیعہ سے بیان نہین کیا اقول پھر آپ بہت
جھک مارتے ہین جو اُسکی نفی مین زق زق وبق بق کرتے ہین قولہ پس خیال کرنا چاہیے کہ اصحاب رسول کی عزت
اقول عزت اور بزرگی انھین اصحاب کے لیے ہی جو مقبولین ہین اور حضرت نے انھین کے اوصاف اس دعا
مین بیان فرمائے ہین اور مردودین اصحاب وہ ہین جن پر خدا اور رسول خدا اور ائمہ ہدا لعنت کرتے رہے چنانچہ
انھین امام نے غاصبین خلافت پر دعاے روز جمعہ مین کیسی لعنت کی پس ممکن نہین ہی کہ ممدوحین
ومرحومین عین مومنین وملعونین ہون قولہ کہکر قناعت کرتے تو بھی کافی تھا اقول ہان بظاہر انکو
گنجائش کلام ہوتی ہر چند حقیقت مین وہی اصحاب مراد ہوتے جو صاحبان صفات کے تھے مگر
قربان امام علیہ السلام کے حزم واحتیاط کی اُنھون نے حمقا کے منھ توڑنے کے لیے اتنے پر قناعت نکی بلکہ اپنے
خدا اور خلایق کے سامنے اپنے دادا کے یارون کے ایمان اور بے ایمانی کی تفصیل بیان کردی اور
فرمایا کہ جو اصحاب باایمان صاحبان صفات کے تھے اُن پر صلوات اور اس سے بمفہوم مخالف
ظاہر اور عیان ہو گیا کہ جو بے ایمان ان صفات سے معّری تھے وہ قابل انھین صلواتونکے تھے جو دعاے
روز جمعہ مین ذکر فرمایا قولہ اور اپنے گھربار کو تیرے پیچھے چھوڑا اقول اگر دیدہ بصیرت ہو تو اسی
فقرے سے صاف آشکار کالشمس فی رابعۃ النہار ہی کہ مطلق ہجرت کا ذکر نہین فرمایا بلکہ ہجرت مقید بہ لفظ
لک وفیک ہی پس جو اصحاب کہ ہجرت اُنکی للہ فی اللہ نہین ہی وہ صاحب اس دعا سے خارج ہین پھر
مطلق اصحاب کے لیے جو آپ شور وغل مچاتے ہین اور رقص جملی دکھاتے ہین یہ کسلیے اس فقرہ سے
ظاہر ہی کہ کچھ اصحاب ایسے بھی ہین کہ جنکی ہجرت للہ وفی اللہ نہین ہوئی ورنہ کلام معصوم کہ ملوک
الکلام ہی لغو ہو جائے اور قید لک وفیک کا کچھ مفاد نہ ہوئے قولہ اور جسقدر امام اُنکی تعریف کرین
اقول جن اصحاب کے امام نے تعریف کی ہی اُنکی شیعہ بھی تعریف کرتے ہین اور اسی دعا کو جسمین

آپ نے عبث بیہودہ پیش کی ہو اپنا ورد گردانتے ہین اور جو اصحاب کو برے ہین اُنسے ہر حصہ بلکہ اُنکے
حصہ بڑھکر تبرے کرتے ہین اور اُنکی دشمنی کو عین محبت ائمہ ہدی کی جانتے ہین اور جانا کرینگے **قولہ** اگر کسی
سنی بیچارے کی زبان سے یہ تبعیت ائمہ کرام **اقول** جب شیعون کے پیران اولی الاذناب تبعیت ائمہ کرام
نہ کی تو اُنکے اذناب ذوی الالباب کب تبعیت کرینگے باوجود رونق افروزی جناب جعفر بن محمد صلوات اللہ
علیہ وعلی آبائہ الطاہرین حضرات اہل سنت پیچھے پیچھے ابوحنیفہ کوفی کے پھر لیے اور امام کی تبعیت نہ کی
قولہ خارجی اور ناصبی کہتے ہین **اقول** چونکہ مخالفین ناہنجار بجز منافقین نابکار بدکردار کے لفظ اصحاب سے
کسی کو مراد نہین لیتے اسلیے شیعہ اُنکو ناصبی و خارجی کہتے ہین اور اگر امثال سلمان و ابوذر کو مراد لیتے تو
اُنکو دوستان عترت اطہار سے سمجھکر ہرگز غصے مین نہ آتے **قولہ** سچ تو یہ ہے **اقول** سچ تو یہ ہی کہ جو امور
ہتک اسلام و ابطال طریقہ دین و ایمان کی خلافت کے پردے مین یار غار غدار اور اسکے صاحبین مکار
بدکردار نے کیے ہین وہ دشمنون سے بھی نہین ہوے چنانچہ حدیث صحیح مسلم یکون بعدی الائمۃ لایہتدون
بہدای ولا یستنون بسنتی اُسپر گواہ ہی و قدر منافقین ظاہر مین مہتدین متنسبین باطن مین مخرب دین و قد
قلبوا لک الامور و جاؤا بالزور و لنعم ما قیل **بیت** انچہ بغیضی نظر دوست کردہ مشکل اگر دشمن جانی
کند + **قولہ** بلکہ اصل تصفیہ اس امر پر منحصر رہا **اقول** مثل مشہور ہی کہ شیطان جان نہین مارتا بلکہ حیران
کرتا ہی کیسے کیسے کس کس بیابان مین حیران پھرے اور کہان کہان کی خاک اپنے سر پر ڈالی اب اصل مطلب پر
آئے **قولہ** ہم دعوی کرتے ہین **اقول** بارہ سو برس سے آجتک بڑے بڑے خارجی و ناصبی گذرے کہ اس
دعوی کا اثبات اُنسے نہو سکا آپکی کیا حقیقت ہی کہ ثابت کیجیے دعوی تو بڑے زور و شور سے کرتے ہین
مگر آخر کو دم لگاتے ہین اور دم چراتے ہین **قولہ** اسی لیے **اقول** یہ دلیل عین دعوی ہی ہرچند ہم
غور کرتے ہین مگر سوائے مصادرہ علی المطلوب کے کوئی اسلوب نظر نہین آتا دعوی تو یہ ہی کہ تمام
مہاجرین و انصار عموماً و خلفائے ثلثہ خصوصاً مصداق اس دعا کے ہین اور دلیل یہ ہی کہ فقرات اس دعا کے
تمام مہاجرین و انصار پر عموماً و خلفائے ثلثہ پر خصوصاً صادق ہین ہان یار و اس تخبط کو ذرا نظر
انصاف دیکھو کہ جو شخص قائل نہین ہی کہ ایک فقرہ بلکہ ایک لفظ اس دعا کا ثلاثہ پر صادق آتا ہی

کیونکہ قایل ہوگا کہ تمام مہاجرین انصار پر کل فقرات اسکے صادق آتے ہین ہر بات لغو اور بیجا ہی
نہ صغری ہی نہ کبری ہی نہ نتیجہ ہی ہان سراپا شکل بیجا ہی مگر نہ دل ہی نہ کلیجہ ہی نہ دماغ ہی نہ بیجا ہی سن تشریف
چھلی تو تشش نازم باین ریش نفش قولہ اور چال وچلن سے ثابت ہوتا ہی اقول ہم ترجمہ دعا مین
مستند بہ لغات کرکے بخوبی ثابت کر چکے کہ چال وچلن ثلثہ کا ہرگز مطابق ان فقرات کے نہین ہی
اور وہ ایسے بدچلن ہین کہ مستحق اس صلوات کے تو نہین ہین لیکن مستحق اور طرحکی صلواتونکے ہین
جسکو امام علیہ السلام نے دعاے روز جمعہ مین غاصبین خلافت پر بھیجا ہی قولہ اس دعوی کو بھی ہم ثابت
کرتے ہین اقول جو دلیل تھی وہ بھر دعوی ٹھہرا ارے پہلا دعوی کیا خاک ثابت کیا جو دوسرے کو پکڑا
اب اسکو بھی چھوڑ کر عنقریب تیسرے کو پکڑیگا اور جب اس سے بھی پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا تو کہیگا کہ ہم آگے چلکر
ثابت کرینگے بھاگتے بھاگتے کہانتک بھاگیگا اور مثل مادہ افلج کے مادہ بزکوہی کیطرح اچلیگا ہم تمہارا
پیچھا نہ چھوڑینگے راہ آمد وشد نفس تمہاری بند کرنیکی ہر منفذ پر میخ آہنی دھرینگے

قال المخاطب المقام هذا الا الله سبل السلام

جب پیغمبر خدا علیہ التحیہ والثنا نے مکہ معظمہ مین دعوی نبوت کا کیا اور لوگون کو بحکم پروردگار اسلام
کی خوبیون سے آگاہ کیا تو آہستہ آہستہ لوگون نے اسلام قبول کیا اور کفار قریش نے ان لوگون کو
جو حضرت پر ایمان لاے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا یہانتک کہ برادری اور قرابت آن سے
چھوڑدی اور اپنے گروہ سے اُنکو خارج کردیا اور خرید فروخت آن سے بند کردی مگر ان مومنین
نے اسلام کو نہ چھوڑا اور سب کو چھوڑکر پیغمبر صاحب کا دامن پکڑا اور یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین
اُسی گروہ مین داخل ہین خصوصًا خلفاے راشدین ان سب کے پیشوا ہین تو سواے اُنکے یہ فضائل
اور کس پر صادق ہونگے اور اگر وہی خارج کردیے جاوین تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا
اور جنکو کفار نے ستایا کون سے تھے اور کس ملک سے آئے اور کہان رہتے تھے ذرا کوئی حضرات
شیعہ سے اُنکے نام اور حالات کو پوچھے اور دیکھے کہ وہ سواے انھین مہاجرین اور خلفاے راشدین کے
کسی دوسرے کا نام بتلاتی ہین یا نہین ہمنے جہانتک شیعون کی کتابونکو دیکھا اور جو کچھ انکے عالمون سے سنا تو یہی

اور تسلیم کر لیا ہے کہ انھین مہاجرین اور خلفائے راشدین کا وہ بھی نام لیتے ہین اور انھین کو ایمان پانیوالون مین شمار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم انکے ایمان کو صدق دل سے تصور کرتے ہین اور وہ اُسکو نفاق پر یا طمع دنیا پر یا کاہنون اور نجومیون کی پیشین گوئی پر محمول کرتے ہین لیکن اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ لوگ ظاہر مین ایمان لائے اور پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی نبوت کے معتقد ہوئے جیسا کہ حملہ حیدری کا مولف لکھتا ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے اور ایک ایک دو دو آدمی آپر ایمان لایا کرتے کما قیل

آپر ایمان لا یا کرتے کما قیل

نبودی حبیب خدائے جہان
برآن قوم آیات وعد و وعید
ولیکن نہ جملہ ز راہ یقین
کہ دنیا کجا بود با مصطفا
خبر دادہ بودند چون کاہنان
تمام اہل آنکار ذلت کشند

دگر وعظ و ارشاد براین نسق
نکردی ولی کار در مشرکان
نبودی اثر گفتہ اش گاہ گاہ
یکے بہر دنیا یکے بہرہ دین
چنین است دنیا نبود آن زمان
کہ دین محمدؐ بگیرد جہان
یکے کرد ازین راہ ایمان قبول

در ابطال اصنام و اثبات حق
بخواندی مدام از کلام مجید
کہ بگذاشتی یک دو کس پا براہ
بنادان رسد گر بگیرد خطا
ولے بود آیندہ منظور شان
ہمہ پیروانش بعزت رسند
یکے شخص بہر خدا و رسول

اور اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق بالطمع دنیا یا بہ استماع اخبار کاہنان ایمان نہین لایا بلکہ صدق دل سے ہر ایک نے اسلام قبول کیا ہم آگے ثابت کرینگے لیکن ہم اسمقام پر اتنا ہی ثابت کرنا چاہتے ہین کہ حضرات شیعہ ان لوگون کا اسلام لانا قبول کرتے ہین اور اُنکو منکرین نبوت سے نہین جانتے چنانچہ یہ بات انھین چند اشعار سے ثابت ہوگئی اور چونکہ اور علما کا بھی یہی قول ہی اس لیئے اور کتابون کی سند لانا تحصیل حاصل ہی باقی رہا اُن مسلمانون کا ایذا اور مصیبت اُٹھانا اور کفار قریش کے ہاتھ سے تنگ ہونا اسکو بھی علما ء شیعہ تسلیم کرتے ہین اور نہین مہاجرین کا جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے ہین ونعوذ باللہ من ذلک کفار قریش کے ہاتھ سے مصیبت پانے کا اقرار کرتے ہین چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی کہ جب پیغمبر خدا بسبب محافظت ابوطالب کے کفار کو قدرت نہوتی تو اُنکے اصحاب کو ستاتے اور ایذا دیتے کما قیل نظم

و لے چون ابوطالب نامور	نگہبان او بود از ین بیشتر	باذیہائے او کس نمی یافت دست
رسانیدی اصحاب او را شکست	بہر کوی و ہر برزن و ہر قمر	کہ کردی ز اصحاب و کس گذر
نمودندی اعدای او از غلو	بہر گونہ آزار روا نیداسئے او	بہ ضرب و شتم و بہ بشت و لگد
بدیگر ستمہائے بیرون ز حد	فگندی ز ہر سو لبس خاک شان	نمودی برہنہ تن پاک شان
پس آنگہ لشاندی چنان بی ثبات	دران ریگ تفسیدہ از آفتاب	بریدی ازان قوم آب و طعام
زدی تازیانہ ز خلف و امام	دگر ظلمہائے ہلاکت مآل	کہ آرد بیانش بدلہا ملال

نمودندی آن ناکسان شقی ❊ بران زمرۂ مومن متقی ❊ اب کوئی حضرات شیعہ سے پوچھے کہ باوجود تصدیق اس امر کے کہ اصحاب نبی پر کفار کے ہاتھ سے اس قسم کی مصیبتین اور تکلیفین پہونچتی تھین اور وہ اُسپر صبر کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے جدا نہوتے تھے اور اعلاء کلمۃ اللہ مین دن رات سعی بلیغ کرتے رہتے تھے تو اگر ان لوگون کے حق مین وہ صفات جو امام نے بیان کیئے صادق نہین ہین تو پھر دوسرے لوگ کون ہین جو مصداق ان صفات کے ہین اگر حضرات شیعہ انصاف کو داخل دین اور تعصب و عناد کو چھوڑ دین اور امام کے اس کلام پر غور کرین الذین ھجرتھم العشائر اذ تعلقوا بعروتہ وانتفت منھم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابتہ اور پھر صحابہ کرام کی حالات کو خود اپنی ہی کتابون سے نکالکر دیکھین تو تمام مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا پاوین اور کسی ایک کو اس فضیلت سے مستثنی نہ کرین لیکن اگر اس پر بھی حضرات شیعہ کے خاطر جمع نہو اور خلفائے راشدین کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید اُنکے نام کے چاہین تو اُسکو بھی غور سے سنین اور اپنی ہی کتابون کی سند لین

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اب حضرت مخاطب لاثانی نے بتقریر نیچری و کرسٹانی قصہ خوانی اور جھوٹی سچی کہانی شروع کی اب داستان گوئی پر مدار ہی اور قرآن و حدیث بیکار اور خارج از اعتبار ہی جو ابتدائے کتاب مین راگ گایا تھا وہی پھاگ پھر گاتے ہین اور پیغمبر پر کل ایمان لانیوالون کو

کامل الایمان ٹھہراتے ہین اور مصداق کل صفات کا انھین کو فرماتے ہین اس جھوٹے کھانیکو چھوڑے اور قرآن مجید کے صفحہ اول کو دیکھیے کہ جناب باری فرماتا ہی ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمومنین یخادعون اللہ والذین آمنوا ومایخدعون الا انفسھم وما یشعرون یہ آیہ وافی ہدایہ اور امثال اسکے کہ سیکڑون ہین بنص صریح اس پر دلالت کرتے ہین کہ ایمان لانیوالے دو قسم کے تھے ایک وہ لوگ جو ایمان للہ فی اللہ لائے تھے دوسرے وہ لوگ جو فقط ظاہری ایمان بطمع دنیا لائے تھے اور مصداق لم تومن قلوبھم کے تھے جیسا کہ جن اشعار سے آپ سند لاتے ہین اُسمین موجود ہی بیت ولیکن نہ جلد زراہ یقین ۔ پئی بہر دنیا کیے بہر دین ۔ اور آیہ ائمتہ یدعون الی النار اور آیہ تریدون عرض الدنیا اور آیہ تؤثرون الحیوۃ الدنیا اور آیہ تسرون الیھم بالمودۃ وامثال ذلک مما لایحصی کثرۃ اور حدیث قرطاس اور حدیث فدک اور حدیث جیش اسامہ اور حدیث ائمہ لایھتدون بھدای ولایستنون بسنتی اور حدیث اذا فتحت علیکم خزائن فارس والروم وامثال ذلک مما لایحصی سب کے اسی پر دلالت ہی کہ یہ منافقین مہاجرین و انصار سے تھے پس اب ہم مثل آپ کے پوچھتے ہین کہ اگر یہ لوگ مہاجرین و انصار سے نہ تھے تو کون سے تھے اور کس ملک سے آئی تھے اور کہان رہتے تھے ذرا کوئی حضرات اہلسنت سے اُنکے نام اور حالات پوچھے اور اُنکی کتابون مین دیکھے تو سواے انھین منافقین مہاجرین اور انصار کے جنکے پیشوا خلفا غیر راشدین تھے اور کسی کو نہ پاویگا ہمنے جہانتک سنیونکی کتابون مین دیکھا اور جو کچھ اُنکے علما سے سنا تو یہی دیکھا اور یہی سنا کہ انھین مہاجرین اور انصار اور خلفا نا راشدین کا نام لیتے ہین اور انھین سے کل افعال نفاقی کے سرزد ہونے کا اقرار کرتے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اُنکے افعال کو اُنکی نفاق کے محمول کرتے ہین اور وہ لوگ اُن افعال نفاقی کی تاویلین کرتے ہین فدک مین کہتے ہین کہ اہل بیت معصومین خطا پر تھے متع قرطاس ... مین کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کی راحت وہی منظور تھی گو

است گمراہ ہو تو ہو پیغمبر کو تو بکمال محبت دو چار سطر لکھنے کی یا مشقت سے بچا لیا تخلف جیش اسامہ میں لکھتے ہیں کہ وہ مجتہد تھے انکے اجتہاد میں یہی آیا کہ پیغمبر کو مرتے وقت چھوڑنا چاہیے گو خلاف نص ہو اور بعد انکے مرنے کے انکو بےغسل و کفن چھوڑ دینا چاہیے اور انتظام خلافت کو سب سے مقدم کرنا چاہیے کہیں ایسا نہو کہ دوسرے لوگ خلیفہ بنجائیں اور یہ منھ دیکھکر رہجائیں یا کہیں ایسا نہو کہ یہود و نصاری منزلہاے دور دراز سے بسواری ریل پہونچکر مدینہ کو غارت کریجائیں بہرکیف اسکا تو اقرار کرتے ہیں کہ یہ افعال اہل روم و شام و فارس کے نہیں تھے بلکہ انھیں صحابہ مہاجرین و انصار کے تھے باقی رہا یہ امر کہ کل مہاجرین منافقین خصوصاً ثلثہ یا بطمع دنیا یا باستماع اخبار کاہنان ایمان لائے تھے اسکو ہم ہر جگہ ثابت کر چکے ہیں اور آگے چلکر بھی ثابت کرینگے **قولہ** جو حضرت پر ایمان لائے تھے ستانا اور ایذا دینا شروع کیا **اقول** ہاں جیسا کفار نے ستانا شروع کیا تھا ویسا ہی آپنے شروع تقریر سے خدع و فریب و کید و شدید شروع کیا اور خیول خوشخصال کو اور حمیر و بغال کو ایک ہی لکڑی سے ہنکانا شروع کیا اور سب ایمان لانیوالوں کو برابر کر دیا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون اور حقیقۃ الامر یہ ہی کہ کفار کا ستانا اور ایذا دینا سب کو برابر نہ تھا بلکہ جو لوگ للہ فی اللہ ایمان لائے تھے اور مومنین مخلصین تھے انکو بہت ایذا پہونچتی تھی اور جو لوگ بطمع دنیا ایمان لائے تھے اور منافقین سے تھے اور وہ کفار بھی کسیقدر لگی لپٹی رکھتے تھے واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون انکو ایذا بہت کم پہونچتی تھی بلکہ اگر نہیں بھی پہونچتے تھے ہاں یہ ہو سکتا ہی کہ بعض کفار جو نا واقف حال تھے اور ظاہر انکو کلمہ گو پاتے تھے دس بیس جوتیاں انکو بھی لگا دیتے ہونگے تو یہ بات قرین قیاس ہو سکتی ہی لیکن آپنے بمکر خدع سبکو برابر کر دیا **قولہ** اپنے گروہ سے انکو خارج کر دیا **اقول** یہ بات ٹھیک ہی اسلیے کہ انکا گروہ کفر تھا اور انکا گروہ ایمان حقیقی اور ایمان نفاقی کا تھا اور یہ دونوں ایمان کفر محض سے علیحدہ تھے **قولہ** مگر ان مومنین نے اسلام نہ چھوڑا **اقول** کیونکر چھوڑتے کہ اسلام کا قبول کرنا یا بغرض دین تھا یا بغرض دنیا تھا اور نقض غرض خود کوئی نہیں کرتا پھر وہ لوگ کیونکر کرتے **قولہ** یہ ظاہر ہی کہ تمام مہاجرین اسی گروہ میں داخل ہیں **اقول** اسی گروہ سے کیا مطلب ہی اگر مراد عم از مومنین و منافقین ہی وہ منافقین کہ خلفاے

غیر راشدین اُن سب کے پیشوا ہین تو یہ بات مسلم ہی مگر آپ کو اس سے کچھ حاصل نہوگا اور اگر مراد یہ ہی کہ تمام مہاجرین مومنین و موقنین مین داخل ہین تو لا نسلم اسی مین ہماری آپکی بحث ہی کہ آپ کل مہاجرین بلکہ کل انصار کو بلکہ کل صحابہ کو عدول کہتے ہین اور ظاہر ہی کہ شیعون کو اسی سے عدول ہی وہ بعض کو مومن اور بعض کو منافق کہتے ہین اور آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ سب اپنے پر شہود عدول ہین و قد مر کثیر منہا و یاتی پس مناسب بلکہ ضرور ہی کہ بجاے قول آپکے کہ یہ ظاہر ہی یون کہا جاے کہ حقیقۃ الامر یہ ہی کہ بظاہر ایمان لانیوالے تو کل مہاجرین تھے گو بعضون کے باطن مین کفر و نفاق بھرا ہوا اور مصداق یخادعون اللہ تھی اور یہ مخادعین چاہتے تھے کہ اسی حیلہ سے دنیا حاصل ہو پس جو تکلیفین انھون نے طلب دنیا مین اُٹھائین اہل دنیا کہین طلب دنیا مین اُس سے زیادہ اُٹھاتے ہین مگر چونکہ دنیا بالاتفاق ہی بعض اُنمین سے مثل حضرات ثلثہ کے اپنے مقاصد دلی پر فائز بھی ہوجاتے ہین اور بعض خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق ہوجاتے ہین اس زمانہ کے لوگون مین ہم دیکھتے ہین کہ طلب دنیا کیلیے بامید موہوم لندن تک جاتے ہین اور پھر بھی کوئی خلافت بجز خلافت کے ہاتھ نہین آتی مکہ سے مدینہ تک تو بارہ ہی منزل تھا بامید حصول دنیا وہان جانا تو کچھ مشکل ہی نہین تھا **قولہ** خصوصًا خلفاء راشدین ان سب کے **اقول** شیعون کے نزدیک پیشوائی ثلثہ واسطے منافقین اور مرتدین اور مغترین اور متدلین کے ثابت ہی جنھون نے اُنکو خلیفہ بنایا تھا نہ واسطے مومنین مخلصین کے جو منکر بن سے اُنکی خلافت سراپا جلافت کے تھے اگر آپ بھی تباہی منافقین اُنکو اپنے آگے کر لیجیے گا تو کیا مضائقہ ہی مگر شیعونکے نزدیک اُنکی پیشوائی باعتبار ائمہ یدعون الی النار کے مسلم ہوسکتی ہی **قولہ** تو وے لوگ جنھون نے ایمان قبول کیا **اقول** وہ لوگ جنھون نے ایمان نفاقی قبول کیا وہ تمھارے ثلثہ اور اتباع اُنکے تھے اور وہ لوگ جنھون نے اللہ وللرسول للّٰلہ دینا ایمان قبول کیا کچھ اُن لوگونکی شان ابھی مائدہ جلیلہ مین ہم پہچانے اور تمام و اُنکی بیان کرچکے بزبان دوستان ثلثہ بالجملہ وہ وہی لوگ تھے کہ جناب رسولخدا نے روز احد شہادت اُنکے ایمان پر دی تھی اور وہ وہی لوگ تھے کہ جناب امیر اُنکو اخوانی الزاہدین فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو لوگ اس مین بچ گئے ہین وہ اپنے جینے سے خوش نہین ہین اور آپکے ثلثہ اگر جینے سے خوش نہوتے تو

لڑائیون سے کیون بھاگ آتے اور وہ لوگ بقول ابن ابی الحدید جامع بین الشجاعۃ والزہد والعبادۃ
تھے مثل سلمان و ابوذر و مقداد و عمار کے اور پیغمبر خدا نے آپ کی صدیق اکبر سے فرمایا تھا کہ تو نے
انکے ناخوش کرنے سے خدا کو ناخوش کیا قولہ کس ملک سے آئے تھے اور کہان رہتے تھے اقول ملک
حجاز مین رہتے تھے اور کچھ انمین سے اصلاب طاہرین اور ارحام طیبین سے آئے تھے اور کچھ انمین
بمصداق یخرج الحی من المیت خاندان کفر سے آئے تھے اور جناب رسولخدا کے ساتھ رہتے تھے ہر شدت
و رخا مین اور ہر مصیبت و عنا مین نہ یہ کہ وقت شدت و عنا فرار اور وقت تقسیم غنایم کے البتہ تیار حاضر
سرکار قولہ دوسرے کا نام بتلاتے ہین یا نہین اقول منافقین تو آپکے ثلثہ اور انکے اتباع کا نام
بتلاتے ہین مگر مومنین موقنین مین دوسرون ہی کا نام زبان پر لاتے ہین جیسا کہ فائدہ جلیلہ مین اسکے سنا
قولہ مینے جہانتک شیعونکی کتابونمین دیکھا اقول قاتلہ اللہ من قباع ما اکذبہ کسی ایک کتاب کا بھی پتا اور نشان
دیا ہوتا کہ جسمین انحصار ایمان لانیوالون کا ثلثہ اور انکے اتباع مین ہوتا کس شیعہ نے کس کتاب مین منحصر کیا ہے
ایمان لانیوالون کو یا مہاجرین و انصار کو ثلاثہ اور انکے اتباع مین کہ کلہم زمرہ منافقین سے تھے اور کوئی
انمین حقیقی ایمان لانیوالا نہ تھا ایمان حقیقی لانیوالے وہی لوگ تھے جنکے نام ہمنے تحت کا نفوا مین اور
تحت احسنوا الصحابہ مین اور تحت حسن جہاد مین بیان کیے دنیا بھر کے شیعہ یہی بیان کرتے ہین اور سب
کتابون مین بھی یہی لکھا ہی آپکا منحصر کرنا ثلثہ اور انکے اتباع مین محض کذب و دروغ بیفروغ ہی معاذ اللہ اس
جھوٹھ کا بھی ٹھکانا ہی کہ جنسے ہم صراحۃً رات دن بیزاری کرتے ہین آپ کہتے ہین کہ شیعہ فقط انھین
اشقیا کو ایمان لانیوالون مین شمار کرتے ہین قولہ مگر فرق اتنا ہی اقول یہ فرق کیا آپنے کم سمجھا ہی
یہ فرق آپکے خلفاء کو درکات اسفل السافلین کو پہونچا دیتا ہی قولہ لیکن اسکا اقرار کرتے ہین اقول
کون دنیا مین ایسا ہی کہ منافقین سے ایمان ظاہری کا انکار کریگا لفظ منافق نص صریح ہی اوپر ایمان
ظاہری کے پس یہ ایمان ظاہری کہ جو ضمن نفاق مین پایا گیا ہی اگر آپ شیعون سے اقرار کروا کے بہت
غنیمت سمجھتے ہین تو ہمکو کسیطرح اس سے انکار نہین ہی قولہ ظاہر مین ایمان لائے الی قوت بنوت کے اقول جب
شیعہ یہ کہتے ہین کہ ظاہر مین ایمان لائے پھر انکی نبوت کے معتقد ہونیکے کیونکر قائل ہوسکتے ہین معتقدین نبوت تو

اصحاب ایمان حقیقی ہین نہ ظاہری اور اعتقاد امر قلبی ہو کہ ظہور اسکا افعال ظاہری سے ہوتا ہو جیسا [illegible]
محدثین نے روایت کی ہو کنا نعرف المنافقین ببغض علی ابن ابیطالب [illegible]
اسکی وہ حدیث ہو جو صحیح ترمذی مین ہو لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق [illegible]
قبیحہ ثلاثہ کے جو بعد جناب رسالتمآب و جو بعد وفات ہم ثابت کر چکے [illegible] معتقد نبوت [illegible]
سے کیونکر ہو سکتا ہو اظہار اعتقاد لسانی جو از اول وجہ ازالی مثل انک لرسول اللہ واللہ یشہد ان
المنافقین لکاذبون ٹھیک و درست ہو سکتا ہو پس اگر معتقد نبوت ہونے سے بھی [illegible]
فیہ لا یضر ولا ینفع نا قولہ جیسا کہ حملہ حیدری کا مولف اقول عبارت [illegible]
خصوصاً قول اُنکا بیت و لیکن نہ حملہ زیادہ یقین ہو گئے بھر دنیا کے بھر دین [illegible]
اُس امر کے جو ہمنے بیان کیا معلوم نہین کہ ان اشعار کے ذکر سے بجز شہادت نفاق بعض صحابہ [illegible]
کیا ملا قولہ اس امر کو کہ کوئی مہاجرین مین سے بنفاق ایمان نہین لایا ہم آگے [illegible] اقول [illegible]
آپ نے دعویٰ یہ کیا کہ ہم خلفاء ثلثہ کو مصداق اس دعا کا ہونا ثابت کرینگے ہین اسکے اثبات مین انکی
نفاق کو باشعار حملہ حیدری ثابت کیا اب کہتے ہین کہ انکے ایمان بصدق دل لانے کو آگے چلکے ثابت
کرینگے کیون حضرت آپ مصداق دعا ہونا ثلاثہ کا ثابت ہو چکا فقط اتنی [illegible] کہ صحابہ
بعض منافق بھی تھے آپ ہی منافق مصداق دعا کے ہین یہ کمبخت [illegible] خصال
کیا کیا ہاتھ پانون پٹکتا ہو اور ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اچکتا ہو [illegible] قبول
کرتے ہین اقول اسلام لانا یعنے ظاہر مین زبان سے شہادتین کہنا قبول کرتے ہین اور ثلثہ اور
انکے اتباع کو لما یدخل الایمان فی قلوبہم کا مصداق ہونا بھی قبول کرتے ہین قولہ اور
انکو منکرین نبوت سے نہین جانتے اقول نہین نہین ایسا نہین بلکہ منکرین نبوت [illegible]
ہین قلباً گو لساناً انک لرسول اللہ کہتے تھے واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون قولہ
انھین چند اشعار سے ثابت ہو گئے اقول انھین چند اشعار سے بعضون کا ایمان اور بعضون کا
نفاق بھی ثابت ہو گیا قولہ تحصیل حاصل ہو اقول بلکہ تحصیل لاحاصل اور تطویل لاطائل ہو

اس لیئے کل کتابون سے ثلثہ کا ایمان نفاقی ہی ثابت ہوتا ہی چھوڑ کر نا اُسکا لا حاصل اور لاطائل ہی قولہ باقی رہا اُن مسلمانون کا ایذا اقول ایذا اُٹھانا مسلم ہی مگر سب کیلئے بہر دنیا کیلئے بہر دین۔ جن لوگون نے دنیا کے لیے مصیبتین اُٹھائین وہ کس گنتی و شمار مین آسکتے ہین لاکھون کرورون آدمی تحصیل دنیا کے واسطے مصیبت اُٹھاتے ہین س ساطلب بعد الدار عنکم لتقربوا و تسکب عیناے الدموع لتجمد قولہ اُنھین مہاجرین کا جنکو وہ منافق اور مرتد جانتے ہین الی قولہ مصیبت پانے کا اقرار کرتے ہین اقول اس تخصیص مین آپ کا دب ہین کہ شیعہ اُنھین منافقین ہی کی تکلیف پانے کا اقرار کرتے ہین بلکہ شیعہ تو مومنین کے زیادہ منافقین سے تکلیف پانے کا اقرار کرتے ہین منافقین تو فقط سو پچاس جوتیان ابن ربیعہ کی کھالیتے تھے اور سر جھاڑ ڈالتے تھے لیکن مومنین کی تو جانون پر بنتی تھی اور وہ لوگ مثل ثلثہ کے جان دینے سے ڈرتے نہ تھے ورنہ صف جنگ مین فرار کو قرار پر وہ بھی اختیار کرتے قولہ چنانچہ مولف موصوف لکھتا ہی اقول مولف نے سابق مین بیان کیا کہ کچھ لوگ بطمع دنیا ایمان لائے اور کچھ لوگ بطمع دین لیکن صاحبان دنیا کا برائے طلب دنیا تکلیف اُٹھانا چونکہ کسی گنتی شمار مین نہ تھا اور اُنکی تکلیفین بھی بسبب اسکے کہ کسیقدر کفار سے ملی رہتی تھین کم نہین اس لیے مولف نے ذکر اُنکی تکلیفات کا نہین کیا بلکہ ذکر کیا مومنین متقین کے تکلیف پانے کا جنھون نے للہ فی اللہ تکلیفین اُٹھائین اور زیادہ تکلیفین اُٹھائین نہ مثل منافقین کے کم چنانچہ فرمایا بیت نمودندے آن ناکسان شقی + بر آن زمرہ مومن متقی + اب سمجھے کہ ثلثہ کو مومن و متقی کہا استغفر اللہ اگر ثلثہ ہی مومن و متقی ہون تو پھر دنیا کے لیے کون لوگ ایمان لانیوالے تھے اور دنیا کسکو حاصل ہوئی اور کون لوگ مہاجر و انصار سے مثل ثلثہ کے دنیا سے متمتع ہوے قولہ اور پیغمبر صاحب سے جدا نہ ہوتے تھے اقول اہل دین للہ و للرسول پیغمبر سے جدا نہوتے تھے اور اہل دنیا بطمع دنیا و بطمع حصول مکنت وجاہ جدا نہوتے تھے جیسا کہ قریب وفات آنحضرت مین تخلف از جیش اسامہ مورد لعنت ہونا اپنا قبول کیا مگر آنحضرت کو بطمع حصول خلافت سرا پا جلافت نہ چھوڑا لیکن جب کبھی جان پر آپڑتی تھی تو دنیا و اسے بھاگ کھڑے ہوتے تھے اسلیے کہ اگر

عان ہی نہین تو دنیا کہان سے ملیگی ارے ابن ربیعہ کی جوتیان کھانیکے تک تو مضائقہ نہ تھا اسکے
کہ اسیکی تو عادت ہوگئی تھی ہان جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے تھے وہ کسی وقت شدت و رخا مین ساتھ
نچھوڑتے تھے جیسا کہ سابق مین ہمنے بیان کیا قولہ پھر دوسرے کون لوگ ہین اقول دوسرے لوگ
سوائے اشقیا او اولنکے اتباع کے ہین کہ وہ مومنین خاص تھے جنکے نشان ذوا و ہ حقیقت بعینہ ہم دیکھے ہین قولہ
انصاف کو دخل دین اور تعصب و عناد اقول الحمد للہ کہ شیعہ کلا وطرا حلیہ انصاف سے متصف ہین کبھی
تعصب و عناد نہین کرتے بے انصافی سنیون کے حصہ میں پڑی ہے کہ ہر ایک نیک و بد کو برابر سمجھتے ہین
اور کھوٹے اور کھرے مین کچھ فرق نہین کرتے لا تستوی الظلمات والنور
ولا الظل ولا الحرور ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ
ھم الفائزون افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون
اعادی اہلبیت سے اہلسنت معاویہ متوارث تعصب و عناد ہین شیعہ بیچارے ہمیشہ مثل ائمہ علیہم السلام
کے مظلوم ہین انکو تعصب و عناد سے کیا علاقہ اللھم عجل فرج آل محمد واجعل ثارہ بثارہ
قولہ اس کلام پر غور کرین اقول شیعون کے نزدیک یہ کوئی امر نظری نہین ہی کہ محتاج بغور و فکر
ہو آپ کے ثلثہ کا مصداق نہونا اس صفات کا جو دعا مین مذکور ہین شیعون کے نزدیک
بدیہیات اولیات سے ہی چنانچہ ترجمہ دعا مین ہم اسپر تنبیہات جلیلہ کر چکے قولہ
کرام اقول کرام ولئام کی حالات اپنی کتابون او تمھاری کتابون کو دیکھ کر [illegible]
کھین مہاجرین کو مصداق اس مضمون کا نہین پاتے اپنی کتابون سے قطع نظر کرکے تمھاری کتابون
سے بعض مہاجرین کا منافق ہونا ثابت ہوتا ہی خصوصاً آپ کے ثلثہ کا کہ روسائے منافقین
ہونا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ مثل احادیث فدک و قرطاس و تخلف از جیش اسامہ وغیرہ کے
کہ جسکے اثبات سے کتابین بھری ہوئی ہین ثابت ہی قولہ اسپر بھی حضرات شیعہ کی خاطر جمع اقول
کوئی آپ ہی کا ایسا نافہم ہوگا جسکی خاطر جمع باوجود دیکھنے دلائل نفاق ثلثہ کی تمام مہاجرین
کی خود ... کہ قد خلفائے راشدین کے ایمان اقول آپ نے شروع صفحہ مین دعوے کیا تھا کہ

کل مہاجرین بصدق دل ایمان لائے اور کوئی بنفاق یا بطمع دنیا ایمان لایا اسکو ہم آگے چلکے ثابت کرینگے اُسکو آیا ثابت کرچکے جواب ایمان ثلثہ ثابت کرنے چلے ہین دعوی تو بڑے زور و شور سے کیا تھا پھر کیون مثل ضرط لعیر یاد رہا ہوا مثل مشہور ہی کہ بھاگو بھاگو ہاتھی پادیگا ہاتھی نے پادا ایسی رنگہائے بوقلمونی آپ کی اسمقام مین تماشا کرتی ہین پہلے دعوی کیا کہ کل صحابہ اچھے ہین جب اُسکو ثابت نہ کرسکے تو کہا کل مہاجرین اور انصار اچھے ہین جب یہ بھی ثابت نہو سکا تو اپنے ثلثہ کی خوبی کی فکر اثبات مین پڑے اور انشاء اللہ دیکھ لیجیے گا کہ جز رجع بخفی حنین کچھ ہاتھ نہ لگیگا

قال المخاطب لقمقام هدا لا الله سبل السلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر صدیق انھین چند لوگون مین ہین جو سب سے اوّل ایمان لائے اور جنھون نے اورون سے پہلے پیغمبر کی نبوت کو تصدیق کیا چنانچہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا حال آئینہ کے بیان مین لکھ چکے ہین اس مقام پر صرف ان اعتراضات کو بتفصیل رد کرتے ہین جو کہ حضرت صدیق اکبر کے ایمان پر علماء شیعہ نے کیے ہین منجملہ ان اعتراضات کے جو ابوبکر صدیق کے ایمان پر حضرات شیعہ کرتے ہین ایک یہ ہی کہ اُنھون نے کاہن سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اُسپر ایمان لانے والے اور اُسکی اتباعت کرنیوالے بڑے مرتبہ پر پہونچینگے اسلیے وہ ایمان لائے چنانچہ مولف حملہ حیدری بھی مثل اپنے اور علماء کے لکھتا ہی **اشعار** ابابکر زان پس بره پاگذشت

کہ گفتار کاہن بدل یاد داشت	باو کاہنے دادہ بود این خبر
کہ مبعوث گردد کسے نامور	ز بطحی زمین در ہمین چند گاہ
بود خاتم انبیاے الٰہ	تو با خاتم انبیا بگروی
چو او بگذرد جانشینش شوی	زکاہن چو بودش یاد این نوید
بیاورد ایمان نشان چون شنید	

لیکن یہ قول باطل ہی چند دلیلون سے پہلے دلیل اگر یہ امر تسلیم کیا جاوے کہ ابوبکر صدیق رضی تعالی عنہ کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو ضرور اُسکے کہنے کو سچ جانا ہوگا تو جسطرح پر اُسکے اس کہنے کو تصدیق کیا ہوگا کہ خلافت بعد رسولؐ کے اُنکو ہوگی اسی طرح پر اس کہنے کو بھی تصدیق

کیا ہوگا کہ وہ بھی برحق ہونگے اور اُنکا دین سچا ہوگا تو ضرور وہ پیغمبر صاحب کو سچا پیغمبر سمجھکر ایمان لائے ہونگے
پس اس سے بھی تصدیق رسالت ثابت ہوتی ہے اور یہی کا نام ایمان ہے اور اسی سے حضرات شیعہ انکار
کرتے ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اول سے ایمان لانیوالا نہین کہتے چنانچہ مجتہد صاحب
ذوالفقار مین لکھتے ہین کہ خلیفہ اوّل از اول امر از ایمان بہرہ نداشت باتفاق من علماء الامامیہ
لیکن اگرچہ جناب مجتہد صاحب قبلہ و کعبہ نے یہ دعویٰ کیا کہ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ابوبکر صدیق
اول سے ایمان نہ لائے تھے مگر حضرت سے غلطی ہوئی اسلیئے کہ علامہ حلی نے شرح تجرید مین لکھا ہے کہ خود جناب
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے امنت قبل ان امن ابوبکر کہ مین ایمان لایا قبل اسکے کہ ابوبکر ایمان
لائی ہون تو جب حضرت علی کے قول سے ایمان اُنکا ایمان لانا ثابت ہوا تو پھر مجتہد صاحب کا کہنا کون سنتا ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

جب مخاطب کل دعاوی مکذوبہ کا اثبات چھوڑکر اب بالخصوص ابوبکر کے ایمان کو بیان فرماتے
ہین اور بکذب و دروغ کہتے ہین کہ حضرات شیعہ اقرار کرتے ہین کہ ابوبکر انھین چند
لوگون سے ہین جو سب سے اوّل ایمان لائے اور پیغمبر کی نبوت کی تصدیق کی حضور والا
بالکل جھوٹے ہین شیعہ نہ انکے ایمان ہی کے قایل ہین نہ اُنکی تصدیق نبوت کے قایل ہین نہ
اول مین نہ آخر مین ہان باقرار مخالف و موالف ہم پیشتر ثابت کر چکے ہین کہ بعد بہت سے
لوگون کے ایمان لانے کے اقرار لسانی لبشہادتین اوّل و دوئم و سیوم نے بھی کیا اور اس
اقرار لسانی سے نہ ایمان ہی اُنکا ثابت ہوا نہ تصدیق بہ نبوت ثابت ہوئی جبتک کہ تصدیق
جنانے کا ثبوت نہو کہ ایمان حقیقی وہی ہے اور اُسکا ثبوت آپ سے کیا ہوگا جب آج تک
بڑے بڑے خارجیون اور ناصبیون سے نہو سکا آپ تصدیق جنانے مین فرماتے ہین
کہ اگر ہم اسکو تسلیم کرین کہ ابوبکر کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تھے تو ضرور
آنحضرت کے کہنے کو سچ جاننا ہوگا اور اس قضیہ کو اصل ٹھہرا کے اسپر تفریع کرتے ہین کہ جسطرح کاہن کے
کہنے کو در باب خلافت سچ جانا ہوگا اُسیطرح پیغمبر کی نبوت کو بھی سچ جانا ہوگا اور اسیکا نام ایمان ہے وا؟

واہ سبحان اللہ کیسا استدلال ہی اگر فخر رازی زندہ ہوتا تو سو بار آپ کے گرد گھومتا اور سو جانسے بندہ ہوتا اور آپکا منھ چومتا مگر حضرات شیعہ تو بڑے بدمعاش ہین وہ آپکو فخر رازی کا خریا بنا ئینگے اور آخر یہ اور ہی کچھ جانینگے بالجملہ آپکی اصل بے اصل ہے اور فرع بھی سراپا ہزل ہی بچند وجہ اولاً یہ کہ آپ جو فرماتے ہین کہ ضرور کاہن کے کہنے کو دربارۂ خلافت سچ جانا ہوگا ہم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ضرور سچ جانا ضرور ہوا بلکہ احتمال سچے ہونیکا تعمیل عمل بمقتضاے رجا واہل ہین کافی ہی یہ کیا ضرور ہی کہ جس امر کی امید مین انسان کد و کاوش اور دوڑ دھوپ کرے وہ خواہی نخواہی یقینی ہو ہم ہزارون اہل دنیا کو دیکھتے ہین کہ باحتمال حصول دنیا طلب دنیا مین مشغول ہوتے ہین اور اکثر ہی کہ فائز بھی ہو جاتے ہین اور فقط احتمال پر کیا کیا محنتین اور مشقتین اٹھاتے ہین آپ خود ہی اپنے دین و ایمان سے ارشاد فرمائیے کہ جس عہدہ پر آپ فائز ہوے ہین آیا آپکو ابتدا سے یقین تھا کہ ہم ضرور فائز ہونگے بلکہ ظاہر ہی کہ مثل کل طالبین دنیا کے فقط باحتمال متمتع ہونکے دنیا سے آپنے انگریزی پڑھنے مین کسقدر دماغ سوزی کی ہوگی پھر یاد کرنے مین قانون انگریزی کے کتنی محنت اور مشقت اٹھائی ہوگی پھر باحتمال درست آنے امتحان کے کسقدر سعی اور کوشش کی ہوگی بعد اسکے باحتمال ملجانے نوکری کے کس کس دروازے کی خاک چھانی ہوگی اور کسقدر سعی و سفارش بہم پہونچائی ہوگی بعد اسکے باحتمال حصول اسکیکی کہ جس مین ترقی مشاہرہ ہو کیسی دنیرات محنت اور مشقت اور آسیا سائی اور چکی کی پسائی کی ہوگی تب اس مرتبہ کو پہونچے ہونگے اور احتمال بقائے ادوات تمتع از دنیا اور احتمال بقاے حیات مستعار تا حصول مدارج تمتع علاوہ ان سبکے ہوگا پس اتنے احتمالون پر آپنے عمل کیا کہ انمین سے کسیکا یقین نہ تھا تب بمقصود دلی فائز ہوے اسیطرح سے حضرت ابوبکر نے باحتمال حصول خلافت مرارا جلافت بہت مشقتین اٹھائین اور دوست جو رکفار سے خصوصاً امثال ابن ربیعہ سے بڑی ذلتین پائین تب اپنے مطلب پر مثل جناب والا فائز ہوے ثانیاً تصدیق بہ نبوت بنا فاسد علی الفاسد ہی اسلئے کہ متفرع ہی اوپر ضروری ہونے تصدیق کاہن کے بیچ حصول دنیا اور ہمنے ابھی بیان کیا کہ وہ خود کچھ ضروری نہین بلکہ فقط احتمال حصول دنیا طلب دنیا مین کافی ہی پس غایۃ ما فی الباب متفرع اس احتمال پر ہوگا مگر احتمال نبوت نہ تصدیق نبوت اور یہ ظاہر ہی کہ مدار ایمان کا اوپر ایقان کے ہی نہ اوپر احتمال کے ثالثاً کاہنونکے قول کی وقعت

جناب رسول خدا کے معجزات سے کبھی بڑھکر نہ تھے پس جب معجزات جناب رسولخدا جو باتین
کفار و منافقین دیکھتے تھے موجب اون کی تصدیق نبوت کے نہوتے تھے بلکہ جو دو آنحضرت کو
ساحر و کاہن کہتے تھے تو قول کاہن کیونکر موجب تصدیق نبوت ہو جائیگا رابعاً اکثر اہل دنیا کو ہم
دیکھتے ہین کہ تصدیق کہنہ و منجمین و اہل جفر و رمل کی در بارہ حصول مطالب دنیوی کرتے ہین
اور اعتقادات دینیہ مین اونکی تصدیق نہین کرتے خامساً ہم اکثر سفہا کو دیکھتے ہین کہ بہ نیت حصول کسی
غرض دنیوی کے کہنے سے منجم و کاہن کے اون افعال کو عمل مین لاتے ہین جو دین کے خلاف
اعتقاد ہوتے ہین نظیر اسکی یہ ہے کہ مثلاً ایک ہندو ہے کہ جسکی اولاد زندہ نہ رہتی ہو کوئی شخص
کہے کہ تو تعزیہ رکھ تیری اولاد زندہ رہیگی تو وہ تعزیہ رکہتا ہی چنانچہ از مشرق تا مغرب صدہا لاکھون
ہنود ایسے موجود ہین کہ تعزیہ رکھتے ہین پس ظاہر ہی کہ وہ ہندو نہ امام کی امامت جانتا ہے
نہ نبی کی نبوت نہ خدا کی الوہیت مگر بنظر حصول مطلب دنیا اس فعل کو جو معتقدات اسکے دین
کا نہین ہی باوجود وجوہ بسیار و معارف بیشمار عمل مین لاتا ہی پس کیون نہین جائز ہے کہ اسطرح سے
حضرت ابی بکر بغیر تصدیق نبوت بایند ایمان لسانی بغرض حصول عرض الدنیا لا الآخرۃ ہوئی ہون
جیسا کہ جناب باری مخاطب بمہاجرین ہوکر فرماتا ہے تریدون عرض الدنیا واللہ
یرید الآخرۃ سادساً فرعون نے ہزارون زنان بنی اسرائیل کے پیٹ چاک کروا ڈالی
اس لیئے کہ کاہنین اور منجمین نے حضرت موسی کی پیدائش کی خبر دی تھی جیسا کہ تفاسیر و سیر مین مذکور ہی
پس بنا بر تفریع عجیب و غریب آپ کے فرعون نے تصدیق نبوت حضرت موسی کی ہوگی
ہان فرق اسقدر ہی کہ اوس فرعون نے ظاہر بظاہر انکار نبوت کیا اور فرعون آل محمد نے باطن مین
انکار نبوت کیا اور بظاہر مین تصدیق کی سابعاً اس بات مین غور و فکر کرنا چاہیئے کہ خدا نے
اپنے پیغمبر کو ایسے معجزات باہرات اور دلائل نبوت مین عنایت فرمائے تھے کہ بعد اوسکے
دیکھنے کے کسی کافر یا منافق کو یقین حضرت کے نبوت کا ہو اور حجت خدا تمام ہو چنانچہ خود
جناب باری کلام اللہ مین فرماتا ہے کہ جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم

پس تصدیق ہس آیہ شریفہ کے کون شخص اسکا قایل ہو سکتا ہی کہ ابو بکر اور اونکے اخوان الشیاطین کو یقین بہ نبوت جناب رسولخدا نہین ہوا تھا بلکہ یقینا ہوا تھا مگر جان بوجھکر حجد و انکار کیا اور مقتضائی حکم عقل کو چھوڑا اور نفس امارہ اور شیطان کی متابعت کی اور جملہ کفار و منافقین آنحضرت کو کاہن و ساحر و مجنون و شاعر کہتی رہی فرق درمیان کفار و منافقین کے اسیقدر رہے کہ کفار ظاہر بظاہر انکار کرتے تھے اور منافقین اذا خلوا الی شیاطینھم انکار کرتے تھے پس بنا برا سکی ہم کہتے ہین کہ لانسلم کہ ہر ایقان نبوت موجب تصدیق نبوت ہو ایک مثال بہت ظاہر ہم آپ کو دیتے ہین مثلا کوئی موثق اور معتمد آپ کا آپ سے کہے کہ فلان مقدمہ مین حق مدعی کیجانب سے ہے مگر آپ اگر گواہون کو ملرک جھڑک کر مختلف کرا دیجیے اور ڈگری مدعاعلیہ کو دیدیجیے تو ہم پانچہزار روپیہ آپ کو دلا دینگے تو از روے ایمان کے فرمائیے کہ مطمح نظر آپکا حقیت مدعی ہوگی یا پانچہزار روپیہ اسیطرح مطمح نظر حضرت ابی بکر خلافت سراپا جلافت سے تھے نہ عمل بمقتضائے ایقان و تصدیق قلبی نبوت سید الانس والجان ثانیا بعد اللتیا والتی ہم کہتی ہین کہ اصل قول کاہن مین نظر کرنا چاہیے کہ تصدیق نبوت تہا یا نہین اور خود کاہن مصدق تہا یا نہین ظاہر یہ ہے کہ حضرات صحابہ سے کوئی کاہن نہ تھا پس جب خود کہنہ جو مرشد کامل حضرت ابو بکر تھے ایمان نہ لائے ہون تو حضرت ابو بکر کا ایمان لانا کہان سے ثابت ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ جسطرح زبان محدثین اہل سنت پر مثالب ثلاثہ بلا اعتقاد بل بلا قصد و شعور قدرت خدا سے جاری ہوی کہ شیعون کے لیے حجج مفحمہ ملجمہ مخالفین ہاتھ آئے اوسیطرح کیون نہین جائز ہے کہ زبان کہنہ پر بعض سوانحات وقوعی بلا قصد و شعور جاری ہوئی ہون کہ ابو بکر بتبعیت مدعی ختم نبوت ایک درجہ سلطنت مسمی بہ خلافت پہ پہونچیگا اعم اس سی کہ تبعیت فقط باقرار لسانی ہو یا بہ تصدیق جنانی اور اعم اس سے کہ یہ خلافت نے نفسہا باطل ہو یا حق پس یہی قول کاہن کا جو عم تہا حق و باطل سی داعی اس امر کا ہوا کہ ابو بکر نے بطمع حصول مدارج دنیوی ایمان ظاہری کو قبول کیا کہ حصول دنیا کے لیے

وہی کافی ہوا اور اعتقاد قلبی کاہن وسجیح اور اعتقاد قلبی ابوبکر سے یہاں کوئی بحث نہیں ہی تاسع عبارت کاہن پر نظر کرنا چاہیے جائز ہے کہ اوسنے بعلم کہانت اسی قدر کہا ہو کہ عنقریب ایک شخص مدعی خاتم النبیین ہونیکا ہوگا اور ابوبکر اظہار اوسکی متابعت کا کریگا اور اس ذریعہ سی اوسکی جانشینی کریگا بنابراسکے نہ تصدیق کاہن ثابت ہوئی نہ تصدیق ابوبکر آرے جو کچھہ حاصل ہوا وہ تصدیق بطمع دنیا ہوئی اور جو جملہ مین موجود ہے وہ نقل روایت بالمعنی ہی اور مقصود اوس سے یہی ہے کہ وہ شخص مدعی خاتم النبوۃ ہونیکا ہوگا اور قرینہ اسپر یہ ہے کہ فرماتے ہین سے بیا ورد ایمان نشان جون بدید ✤ اور ظاہر ہے کہ کاہن نے کچھہ نشانہائی نبوت نبی نہین بیان کیے تھے بلکہ فقط یہی کہا تھا کہ خاتم الانبیا ہوگا اور خاتم الانبیا ہونے پر کوئی نشان بجز بیان حق ترجمان اونحضرت کے نہ تھا پس جب ابوبکر نے دیکھا کہ وہ حضرت مدعے خاتم النبوۃ ہونیکے ہین جانا کہ کاہن نے انہین کی جانشینی کا مژدہ مجھکو سنایا ہی پس بامید حصول اس مرتبہ کے اظہار لسانی ایمان و انقیاد کیا نہ یہ کہ قلباً تصدیق نبوت بہی کی عاشر اہم بخاطر عاطر دریامقاطر حضور والا کی کل کلام آپ کا تسلیم کرتے ہین کہ کاہن صاحب بہی مصدق نبوت اور اوسکے مصدق صاحب بہی مصدق نبوت تھے مگر لانسلم کہ ہر تصدیق کفر سے نجات دینے والی ہی بلکہ وہ تصدیق بکار آمد ہی کہ جس مین عمل مقتضائی تصدیق کرے پس اگر تصدیق مقارن بمنافیات تصدیق ہی وہ تصدیق لغو اور بیکار ہے مثلاً ساتھہ تصدیق کی کسی ضروری کا ضروریات دینیہ سی انکار کرے یا پیغمبر کو یا اوسکے افلاذ اکباد کو بطمع دنیا قتل کری اور متواترات سے ہے کہ قاتلین جناب سید الشہدا اقرار کرتے تھے کہ ہمنے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا کہ نقد را بہ نسیہ گذاشتن کار عاقل نیست چنانچہ کتب سیر مین موجود ہے کہ ابن سعد ملعون کہتا تھا اشعار

فواللہ ما ادری وانی لصادق ✤ افکر فی امری علے خطرین

اترک ملک الری والری منیتی ✤ ام ارجع ماثوما بقتل حسین ✤ الی ان قال

الا انما الدنیا کفی معجل ✤ وما عاقل باع النقود بدین

یعنی قسم ہی خدا کی کہ مین سچ کہتا ہون کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ کیا کرون فکر کرتا ہون اپنی امر مین کہ درپیش
ہوئے ہین مجھکو دو امر عظیم خطرناک ایک یہ کہ سلطنت ملک ری سے درگزر کرون حالانکہ
ملک ری کل تمنا اور آرزوی دلی میری ہے کہ جس سی درگزر کرنا مجھسے نہین ہوسکتا ہی دوسرے
یہ کہ گناہ قتل حسین اپنی سر پر لےلون اور ملک ری حاصل کرون یہانتک کہ آخر مین کہتا ہے
کہ آگاہ ہو کہ دنیا نہین ہی مگر مثل دس مال کی جو نقد ہو اور فوراً ملے اور آخرت مثل دین کے
ہے اور کوئی عاقل نقد کو بدین نہین فروخت کرتا اور جو شعر لعین نے یزید لعین سی
کہا تھا وہ بھی مشہور اور کتب مین مذکور ہی ؎

املأ رکابی فضۃ وذهبا قتلت خیر الناس اما وابا

یعنی ای یزید بھر دے میرے اونٹ کو سونے اور چاندی سے کہ مین نے قتل کیا ہی تیری
خاطر سے اوس شخص کو جو بہترین اہل دنیا سے ہے از روے پدر و مادر پس اہل سنت کو ایسی
اشقیا کو مومنین اور مصدقین سمجھین بلکہ اپنا پیشوا اور مجتہد بناوین جیسا کہ عبقات الانوار مین کتب
اہل سنت سے اسکا اثبات ہوا ہے کہ عمر سعد اور مثل اوسکے دیگر اشقیا مجتہدین اہلسنت سی
ہین اور کیونکر نہو حالانکہ مقولہ بعض اساطین اہلسنت ہے کہ الحسین انما قتل بسیف جدہ مگر شیعہ تو انکو
الکفر الکفرہ وافجر الفجرہ سمجھتے ہین اور ایسون کی تصدیق نبوت اور دعوائی اسلام
بکار آمد نہین جانتے پس اسی طرح پر جو مصدقین نبوت مصداق یوذون اللہ ورسولہ وتمرو
الیهم بالمودۃ اور یرادون من حاد اللہ اور من یشاقق اللہ ورسولہ
کے تھے کیونکر ہم اونکو مومن اور مصدق کہینگے اور اس مین شک نہین ہی کہ حضرت ابوبکر
اور اوسکے اخوین افسر اور سرگروہ لوگون کے باتفاق شاومنکم تھے لاکن ہمارا کہنا تو ظاہر ہے
کہ ہم حضرات ثلثہ کو افسر منافقین سمجھتے ہین لیکن کہنا اہل سنت کا پس اس لئی کہ ثلثہ کو افسر کل صحابہ
سمجھتے ہین اور کل صحابہ مین یہ منافقین بھی داخل ہین جیسا کہ قول امام نووی انہم کانوا معدودین فی اصحابہ
سی ہم ثابت کر چکے ہیں کیف اگر تصدیق ابوبکر کی مثل تصدیق یزیدی و شمری کی ہی تو شیعہ اسکو بصدان

قبول کرتی ہین اور اگر مراد تصدیق سی وہ تصدیق ہی جو موجب ایمان حقیقی تہی تو آپ کی یہ تقریر بوجہ
ولیحہ مثبت اوسکی نہین اور علاوہ اسکے معارض ہی ساتہہ اون دلائل قطعیہ کے جو ہم آپ ہی کی
کتابون سی کفر و نفاق ثلثہ پر قائم کرتے ہین مثل حدیث فدک و قرطاس و تجہیز جیش اسامہ و امثال
ذلک پس جبتلک ان براہین قاطعہ کو آپ نہ اوٹہا دینگے تو فقط ایک تقریر بوجہ و مہمل سی ثبوت
ایمان ابی بکر نہین ہو سکتا ہی اور اوٹہا دینا اون براہین قاطعہ کا آپ کے بڑون بڑون کی کلہ سی باہر ہے
آپ بیچارے کہان اوٹہا سکتے ہین اور اگر تحقیق منظور ہو تو ان دیکھیے تو وجہ عاشر مشتمل اوپر
چند وجہون کے ہو سکتی ہی ایک یہ کہ مودت اہل قربی آپ جو ثانی ہدایہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
الا المودۃ فی القربی ضروری دینی تہی اوس سی انکار کیا اور خانۂ نبوت کے جلانے پر
مستعد ہو گئے دوسرے یہ کہ لیلۃ العقبہ خود پیغمبر کے قتل پر کمر باندہی اور کپی لڑہکائی تیسرے یہ کہ
بنائی قتل اولاد رسول ڈالی کہ جس سی جناب سید الشہداء روحی لہ الفدا قتیل یوم السقیفہ کہلائی بالجملہ
کل افعال نفاقی و شقاقی حضرات ثلثہ کے دلیل ہین اوپر عدم تصدیق ایمانی کے اور عدم تصدیق
جنانی کے پس تصدیق لسانی حضرات کی کس کام آویگی اور ثبوت ان سبکا اپنی مقامون پر بدلائل
قطعیہ ہوا ہی فتلک عشرۃ کاملۃ **قولہ** حضرات شیعہ اقرار کرتی ہین **اقول** غلط بحت و کذب محض ہی اگر سچی تہی تو اس دعوی کو
کسی کتاب معتبر سی شیعون کی ثابت کرتے طرفہ یہ ہے کہ یہ امر اجماعی ہوا خواہان بکری بہی نہین ہی چنانچہ
قول ابو جعفر اسکافی کا ترجمہ دعائی سجادیہ مین ہم نقل کر چکے **قولہ** اونہین چند لوگون مین سی ہین **اقول**
کیا غباوت ہی متعدد لوگون کو ساتہہ اول کی جمع کرنا اول ایک ہوگا یا متعدد ہونگے کثر سنیان پیشین تو
مدعی اولیت فقط ابو بکر کے تہے جب موجی صاحب نے دیکہا کہ سابق الاسلام ہونا جناب امیر علیہ السلام
کا باحادیث متفق علیہا ثابت ہے تو یہ بات بنائی کہ چند لوگ اول تہی اور یہ نہ سمجہی کہ اول حقیقی ایک ہی
ہو سکتا ہی اور اول اضافی ہر مقدم اپنی متاخر سی ہو سکتا ہی پس ابو بکر کے لیے بالخصوص کوئی
شرف اوسمین نہوگا **قولہ** اور جنہون نے اورون سے پہلے **اقول** اگر مطلوب تصدیق سے
مطلق تصدیق ہی اعم اس سی کہ لسانی ہو یا جنانی تو مسلم ہی منافقین نی بہی تصدیق لسانی کی تہی اور اگر

مراد بالخصوص تصدیق لسانی وجنانی دونو ہی ہیں در بارہ ثلثہ کے ہمارے آپکے درمیان مین اول بحث ہے چنانچہ ابھی چند سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین مگر اتنا فرق ہی کہ ہم اونکے ایمان کو صدق دل سی تصور کرتے ہین اور وہ اوسکو نفاق پر یا طمع دنیا پر الخ اقلت **قولہ** ایہ غار کے بیان مین **اقول** وہین ہم اونکا کفر ونفاق ہی ثابت کرچکے ہین **فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر**

قولہ اس مقام پر صرف اعتراضات کو **اقول** شروع بحث مین وعدہ کیا کہ خلفاء راشدین کے ایمان اور اسلام کی تفصیل بقید اونکے نام کے شیعون کی کتابون سی بیان کرتی ہین پھر کہا حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان لانیکا حال اب جب مقام اثبات آیا تو حیلہ وحوالہ کرنیلگے کہ ہم آیہ غار مین ثابت کرچکے ہین یہان فقط اعتراضات دفع کرتے ہین ہر ہر بات مین حیلہ سازی اور روباہ بازی کرنے سے کچھ نہ ملیگا **قولہ** ایک یہ ہے **اقول** ہرگز کسی شیعہ نی اعتراضات اور مطاعن مین اسکا ذکر نہین کیا ہی بلکہ جب اہلسنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوتے ہین اور استدلال کرتے ہین بعدم وجود دنیا اوسوقت مین بیشتر رسول خدا کہ جس سی ایمان بطمع دنیا کا احتمال نکلی تب شیعہ کہتی ہین کہ یہ احتمال موجود ہونے دنیا پر موقوف نہین ہی بلکہ کیون نہین جائز ہی کہ طمع حصول دنیا آئندہ مین سبب ظاہر کرنی ایمان کا ہو چنانچہ حضرت ابوبکر نے کاہنون او رنجومون سی سناتہا کہ جب ایمان وانقیاد ظاہر کروگے تو تمکو خلافت پہونچیگی پس بھی طمع حصول خلافت باعث ایمان ظاہری ہوی **قولہ** بڑے مرتبہ کو پہونچیگی **اقول** کاہنونی ابوبکر کو جانشینی کی خوشخبری دی تہی کہ جس طمع سی اونہون نی اظہار ایمان لسانی کیا چنانچہ صاحب حملہ نی بالخصوص ابوبکر کے اظہار ایمان کی وجہ یہی بیان کی ہی نہ حصول مطلق مراتب **قولہ** پہلی دلیل اگر یہ امر تسلیم کیا جائی **اقول** یہ اگر مگر آپ کا نہایت تجاہل ہی آپکے تسلیم کرنے اور نہ کرنے سے ہمکو کیا مطلب ہی آپ جہال کے دہوکھا دینیکے واسطے ہر جگہ تہا سی غاصبین غصب منصب کی سنکر مدعی بناتی ہین آپ مدعی اثبات ایمان حقیقی ابوبکر ہین اور ہم منکر سند ہماری انکار کی وہ افعال

منافقانہ ہین جوحیات مین اور بعد وفات جناب سرور کائنات کے اونسے سرزد ہوئے اور
جوکچہہ ہم تقویت منع مین بطور سند بیان کرتے ہین اوس مین آپ کو گفتگو کرنا لغو ہی ورنہ وقوع لاتسلم
اوپر لاتسلم کے لازم آویگا اور یہ خلاف داب مناظرہ ہی اگر آپ ہماری سند کو تسلیم نہ کرینگے تو ہم
کہینگے کہ لااقل یہ احتمال تو ہوسکتا ہی کیونکہ اس فرض مین کوئی محال مثل اجتماع النقیضین ور شریک الباری
لازم نہین آتا ہی اور مقررات فن مناظرہ سے ہی کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال تو اب آپ کوئی
دلیل کی فکر اپنی اثبات دعوی کی واسطے کیجئے ورنہ دعوی آپکا بلادلیل رہجائیگا اور قابل تسلیم عقلا نہوگا **قولہ**
اوسیطرح پر اس کہینکو بہی تصدیق کیا ہوگا **اقول** ہم بیان کرچکے کہ نہ کاہن کو ضرور سچا جاننا ضرور ہے
نہ تصدیق خود کاہن ضروری ہی نہ تصدیق معتقد کاہن یعنی حضرت ابوبکر کی ضروری ہی بلکہ بطمع
دنیا باحتمال صدق کاہن کار بند طلب دنیا ہوئی اور اتفاق وقت سے فائز ہی ہوئی جیسی
اہل دنیا باحتمال حصول دنیا محنتین کرتی ہین اور کبہی فائز ہی ہوتی ہین منجملہ اونکی ایک ذات شریف
مخاطب بہی ہی وقدم تفصیلا **قولہ** وہ نبی برحق ہونگے اور اونکا دین سچا ہوگا **اقول** نبی کا برحق
ہونا اور دین کا سچا ہونا زبان کاہن سی جب ہو سکتا ہی کہ خود کاہن مصدقین نبوت سے ہو اور
کہانت ساتہہ تصدیق نبوت کی جمع ہونا محال ہی اس لئی کہ مدار کہانت کا اوپر کفر اور شیطان
پرستی کی ہی اور مدار تصدیق نبوت اوپر ایمان اور خداپرستی کی ہی **واین ہذا من
ذالک** وعلی التنزل اگر کاہن مومن بہی ہو تو ابوبکر کو اوسکی تصدیق کی کیا ضرورت ہی ہمنے
سابقا بیان کیا کہ طلب دنیا مین احتمال سچی ہونی منجم و کاہن کا کافی ہی فتدبر **قولہ** تو ضرور وہ پیغمبر جانکو سچا
پیغمبر **اقول** یہ بنائی فاسد علی الفاسد ہی نہ کاہن کو تصدیق پیغمبر ضرور ہی نہ ابوبکر کو تصدیق کاہن
پس ابوبکر کو سچا پیغمبر جاننا کب ضرور ہوگا **قولہ** ایمان لائی ہونگے **اقول** ایمان لانیکی لئی بہی سچی
ایمان کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ ایمان بطمع دنیا کیواسطی ایمان نفاقی کی ضرورت ہی اس لئی
کہ حصول خلافت منصوبہ کے لیے ہی ایمان کی ضرورت ہے اور کاہن نی ایمان حقیقی اور
خلافت حقہ کی خبر نہین دی تہی بلکہ ایک خبر عام حق و باطل ہی اور جب آپ خود اسکو یقینی نہین جان

کرتی بلکہ احتمالاً کہتی ہین کہ سمجا جاتا ہوگا اور اس احتمال پر بہی کوئی دلیل نہین قائم کرتی ایسی احتمال بے سر و پا کو دلیل ٹھہرانا آپ ہی کا
کام ہی **قولہ** دل سی ایمان لانیوالا **اقول** ہرگز ثبوت آپ سی وس ایمان لانیکا نہین ہوا کہ جس مین مقتضیات ایمانی
بھی پائی گئی ہون غایة الامر یہ ہی کہ یقین پیغمبر ہونیکا جسطرح کل کفار و منافقین کو بسبب دیکھنی دلایل
نبوت کی ہوا تھا اوسی طرح حضرت خلیفہ کو کاہن کی کہنی سی یقین ہوا اگر مقتضائی وس یقین پر بہی عمل کیا
اسکا ثبوت کہان سی ہوا جحدوا بہا واستیقنتہا انفسھم کو آپ کیون بھولی جاتی
ہین اور اگر فرمائی کہ یہ فقط کفار کی شان مین ہی اور منافقین کی شان مین نہین ہی تو لانسلم نہایة الامر
ایک کا انکار ظاہر نظاہر ہی اور دوسری کا اذا خلوا الی شیاطینھم جیسا کہ ہم سابق مین
بیان کرچکی **قولہ** مجتہد صاحب **اقول** تخصیص جناب مجتہد صاحب رضوان اللہ علیہ کی اس قول مین
محض بیجا ہی کل دنیا بہر کے شیعہ اسکی قایل ہین کہ ابوبکر ایمان ندرشت لیکن جسکی نفی کرتی ہین وہ ایک ایمان خاص ہی جسمین
امنوا باللہ ثم استقاموا علیہ ہین وہ آمنو کہ جسکی بعد ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہی ورنہ وہ
ایمان کہ قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انما نحن مستھزؤن **قولہ** مگر حضرت سی غلطی ہوئے
اقول اون قبلہ و کعبہ کی غلطی کے تو ہم ہرگز قائل نہین ہین ایسا ہی کہ یہی مذہب ہمارا بدلائل قاہرہ و براہین باہرہ ہے
جسپر یک کتاب الفین مین دو ہزار دلیلین قائم کی گئی ہین مگر آپ کی قبلہ حقیقی و کعبہ تحقیقی کی غلطی کی ہم بیشک قائل
ہین کہ انعقاد نطفہ شریف بوقت ہوا خواہ عمداً ہو خواہ سہواً اوسی کا اثر ہی کہ قبلہ و کعبہ کا قول غلط ٹھہرایا
جاتا ہی **قولہ** امنت قبل ان امن **اقول** جواب اس کا ذیل آیہ غار مین گزرا کہ غرض
اس قول سی ابطال صدیقیت بسبقت ایمانی ابوبکر ہے اور ثبوت مطلق
ایمان ابوبکر کہ جسکا کوئی منکر نہین ہے سنیون کو کوئی فائدہ نہین دیتا ہے اس لیئے
کہ کلام مطلق ایمان مین نہین ہے کلام ایمان خاص مین ہے یعنے ایمان حقیقے
ابوبکر مین کہ قاطبۃ شیعہ اوسکے منکر ہین پس ایمان عام سے ایمان خاص ثابت کرنا
دلیل جہالت ہے وقد ثبت فی المیزان انہ لا دلالۃ للعام علی الخاص
باحدی الدلالات الثلث وقد مر فی آیۃ الغار بوجہ اخری باتم تفصیل فانظر ثمہ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل معلوم نہین کہ کاہن نے صرف حضرت صدیق اکبر سے پیغمبر صاحب کے نبی ہونیکا حال کہا تھا اور صرف وہی ایک کاہن کی تصدیق کرکے ایمان لائے تھے یا اور اصحاب بھی ہم جہانتک شیعہ کی کتابون سے واقف ہین ان کے اقوال مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ اکثر اصحاب کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے جیساکہ حملہ حیدری کے ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے جو اوپر نقل کی گئی اور بعض کہتے ہین کہ نہین صرف ایک دو ہی شخص کاہن کے کہنے سے ایمان لائے جیساکہ تحفہ اثنا عشریہ کا مولف فرماتا ہی وہم انکہ قول او اگر یہ قول کہنہ و منجمین الخ مدفوع است زیراکہ امامیہ این معنی را درحق اکثر صحابہ روایت نکردہ اند بلکہ درحق یک دو شخص پس اگر یہ امر تسلیم کیا جائے کہ اکثر صحابہ کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو کچھ جائے اعتراض حضرات شیخین پر نہین ہے اور اصحاب مقبولین امامیہ کے اوس گروہ مین سے مستثنے ہونے کی وجہ نہین ہے تو جب امامیہ کی صدیق اونکے کہنے سے ایمان لائے تو اہلسنت کی تصدیق بھی اگر اونکے کہنے سے ایمان لائے تو کیا گناہ کیا اور اگر یہ بات مانی جاوے کہ صرف یہی دو شخص کاہنون کے کہنے سے ایمان لائے تو معلوم نہین بلکہ انہون نے کاہنون کے قول کو سچ جانا یا نہین اگر سچ جان کر ایمان لائے تو کچھ خلل اونکے ایمان مین نہین ہوا اسلئے کہ اور لوگ بھی منجملہ اصحاب مقبولین شیعہ کے ایسے ہین کہ جو پچھلی کتابون کی پیشنگوئیون کو دیکھکر ایمان لائے یا خواب مین پیغمبر صاحب کی نبوت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے تو اگر حضرات شیخین بھی کاہن کے کہنے سے ایمان لائے تو کیا حرج ہے

تیسری دلیل یہ قول شیعون کا کہ حضرات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کاہن کے کہنے سے ایمان لائے انہین کے علما کے اقوال سے غلط ہوتا ہے اسلئے کہ انکے علما نے لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا تھا اور اوس کے سبب سے ایمان لائے تھے جیساکہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ ابوبکر ببرکت خوابیکہ دیدہ بود مسلمان شدہ بود چوتھی دلیل اگر حضرات شیعہ کی اس کہنے سے

تو وہ تصدیق کی ہین سر کہنے سے ایمان لائے یہ غرض ہو کہ وہ دل سے ایمان نہین لائے
تو اوسکی تعریف اونکے حالات سے ہوتی ہے اسلئے کہ وہ ہمیشہ دعوت اسلام مین سعی و تبلیغ
کرتے تھے اور لوگونکو اسلام کیطرف ترغیب کرتے اور اپنے دوستونکو سمجھا سمجھا کر حضرت کا مطیع بناتے
اور پیغمبر صاحب سے علانیہ دعوت اسلام کرنیکے واسطے درخواست کیا کرتے اور غلامون کو
خرید کر کے خدا کی راہ مین آزاد کرتے اور اپنے مال اور جان کا نقصان گوارا کرتے کہ ان سب باتونکا
ثبوت امامیہ کی کتابون سے ہوتا ہے پھر کیا کوئی عاقل اسکو قبول کریگا کہ جسکی کوششین اور محنتین
اجرائے دین مین غایت درجے پہونچی ہون اور جسکو اعلائے کلمۃ اللہ مین اپنی جان و مال کا خیال نہو
وہ خود دل سے پیغمبر صاحب کو سچا نبی اور اسلام کو سچا دین نہ سمجھا ہو ایسی بات حضرات امامیہ
کی زبان سے نکل سکتی ہے دوسرا کوئی نادان بھی اسکو نہ مانیگا اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ حضرات
شیخین نے پیغمبر صاحب کو اظہار دعوت اسلام پر برانگیختہ کیا اور انہین کے اصرار سے حضرت
نے اظہار دعوت فرمایا اور اسی وجہ سے شیخین نے صدمہ اوٹھایا ہم قول صاحب استقصار الافحام
کا نقل کرتے ہین مؤلف موصوف تحریر فرماتے ہین کہ گر با جناب پیغمبر خدا کہ از خوف کفار در حصن غار
اختفا فرموده بودند برای اسلام از اظهار دعوت علانیه اعتذار داشتند تا آنکه شیخین دل تنگ شده آنحضرت را
بر ترغیب باظهار دعوت کردند و آنحضرت بنابر اظهار عدم مصلحت از جهت اصرار ایشان از
اعلان مانع می آمدند حتی اضطراب اولهما اضطراب وقال ثانیهما ایعبد العزی واللات
علانیة و یعبد اللہ سراً از خوف خدا غافل و بخوف غیر خائف می دانند یقول المتمسک
بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سابق مین ہمنے بیان کیا کہ شیعون نے مطاعن
ابوبکر مین ایمان لانا بقول کاہن نہین بیان کیا بلکہ جبکہ اہل سنت مدعی ایمان حقیقی ابوبکر ہوئے تب شیعون نے
منع ایمان حقیقی مین کہا کہ اونکا ایمان بطمع دنیا سے مرجو الحصول تھا اور وجہ رجا قول کاہن و منجم تھا
پس قول کاہن و منجم علت رجا تھا اور رجاء دنیا علت طمع دنیا اور طمع دنیا علت ایمان اور جب
علت ایمان طمع دنیا ہوئی تو ایمان للہ نہوا اور جو ایمان للہ نہو وہ ایمان حقیقی نہین ہے اس تقریر کو

کلی یعنے کل مقبولین اہلسنت مقبولین شیعہ نہین ہین لان الموجبۃ انما تنعکس جزئیۃ فلا تغفل
قولہ جیسا کہ حملکی **اقول** جب فہم ہی درست نہین ہی تو دعویٰ واقفیت کتب شیعہ محض کذب
و دروغ ہی حملۂ حیدری کہ جسپر مدار قول اکثر اصحاب ٹھہرایا ہی اوسمین کوئی لفظ اوپر اکثریت کی دلالت
نہین کرتا ہی بلکہ نفس کثرت ہی پر نہین دلالت کرتا ہی اکثریت کو کون پوچھے وہ قول کہ جسکو حضور والا
نے نقل کیا ہی اسمین بجز لفظ یکے کہ مکرر واقع ہوا ہی ✤ یکے بہر دنیا یکے بہر دین ✤ یکے کرد زین
راہ ایمان قبول ✤ یکے محض بہر خدا و رسول ✤ اور کوئی لفظ نہین آتا معلوم نہین کہ کس احمق
نے آپکو تعلیم کیا ہی کہ لفظ یکے اوپر اکثریت کے دلالت کرتا ہی اتنا نہین سمجھتے کہ اگر یکے سے اکثریت
سمجھی جاویگی تو جبکہ لفظ یکے مکرر ہی تو دونون جگہ ضرور ہے کہ اکثریت مراد ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح
لازم آویگی اور جب دونون متضاد ہین تو محل اقلیت کونسا ہو گا کیا حضور والا کبھی بھول کر
سے یکے پاس یان دیکے ✤ یکی بادشاہ ✤ یکی دادخواہ ✤ یکی تاج خواہ ✤ یکی سرفراز و یکی خاکسار ✤
یکی تاج دار و یکی باج دار ✤ تو کیا یہی معنی ہین کہ بادشاہ بھی اکثر تھے اور رعایا بھی اکثر تھے یکی یہان
بمعنی بعض کے ہی اور بعض اعم ہی ایک دو سے اور ہزار سے پھر اکثریت کہان سے نکلی **قولہ** جیسا کہ ترجمۂ
اثنا عشریہ **اقول** مراد صاحب حملہ اور مراد صاحب ترجمہ ایک ہی قصور آپکی فہم کا ہی جو دو قول ٹھہراتے
ہین **قولہ** اکثر صحابہ کا ہمنون کے **اقول** ہر چند شیعون نے اکثر نہین کہا ہی اکثر آپ اپنے دل سے گڑھتے ہی
مگر اگر آپکی خاطر سے شیعہ اکثر کو مان بھی لین تو آپ یہ سمجھیں کہ کون اکثر کو مانینگے شیعہ نہ کہینگے مگر انہین
اکثر کو جو منافقین ہین ہونگے پس اعتراض شیخین ہی ساقط ہونا بسبب کرنے اوس فعل کے جو منافقین
نے کیا تھا کیونکر ہو سکتا ہی ہان اس راہ سے البتہ کہ الکفر ملۃ واحدۃ ہی **قولہ** مستثنے ہونیکی وجہ
نہین ہی **اقول** وجہ بدیہی ہی کہ شیعہ طاعن ہین اونپر جو کاہن کے کہنے سے بطمع دنیا ایمان لائے
جیسا کہ صاحب حملہ کے قول سے ظاہر ہی ✤ یکی بہر دنیا یکی بہر دین ✤ پس جو لوگ کہ بہر دین ایمان
لانیوالے تھے اونکا اعتبار کرنا قول کاہن پر نہ آپ اسکے قائل ہین نہ شیعہ پس یہ قول باجماع فریقین باطل
ہو گیا پس یہی وجہ مقبولین کی اوس گروہ سے نکلنے کے لئے کافی اور وافی ہے **قولہ** امامیہ کے **اقول** قول

مہمل اور بے دلیل ہو پہلے کہین سے ثابت کیجئے کہ شیعہ اپنے صدیقون کے حق مین قائل ہین کہ بقول
کاہن بطمع دنیا ایمان لائے بعد اوسکے اس کلام پوچ سے متفوہ ہوجیئے گا کاش کوئی جھوٹی ہی
کتاب مثل مجاج السالکین کی بناکر شاہجی کیطرح اوسکی طرف منسوب کردیا ہوتا تا دعوی بیدلیل
نرہتا **قولہ** اگر یہ بات مانی جاوے **اقول** جو بات منہ سے نکلتی ہے بے سر و پا ہی نکلتی ہو قول
کاہن و ساحر و منجم کا ماننا اور اوسکو سچ جاننا اولا خود خلاف عقل و نقل ہو کر ساتھ دینداری کے
جمع ہو و ثانیا مبناء اعتراض تو طمع خلافت سراپا جلافت ہو اوسکو کیون بھولے جاتے ہین
حالانکہ خود ہی عبارت حملہ نقل کر چکے ہین **قولہ** تو کچھ خلل **اقول** خلل آپکے دماغ مین ہو اور اونکے
ایمان مین جو بقول کاہن بطمع دنیا تھا **قولہ** اسلئے کہ اور لوگ بھی **اقول** پہلی کتابین جو منزل
من اللہ نہین اور حجت خدا خلق پر وہ کتابین اور قول کاہن و منجم و ساحر آپ کے نزدیک
مساوی ہو بس آپکا ایمان ہمنے دیکھ لیا ہم سنیون کو معتقد اس عقیدۂ فاسدہ کا نہین جانتے تھے
کہ وہ کتب سماوی کو ساتھ علوم شیاطینی کے مساوی جانین مگر آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا
نہین معلوم کہ اور اہلسنت بھی اسپر راضی ہین یا نہین بہرکیف مبناء اعتراض قبول قول کاہن
بطمع دنیا ہو نہ قبول حکم خدا و رسولان ماسلف اسلئے کہ پیشینگوئی پہلی اور غیب دانی تجی ہمارے
نزدیک اونہین مین منحصر ہو **قولہ** اگر خواب مین **اقول** اگر خواب مین بھی جانشینی کا خیال باعث
تصدیق ہوا تو وہ پایۂ اعتبار سے مثل قول کاہن ساقط ہوگا اس لئے کہ مدار اس خواب کا
مثل قول کاہن اوپر شیطان کے ہوگا **قولہ** ابو بکر صدیق نے خواب دیکھا تھا **اقول** لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اس دروغ بیانی سے نہین معلوم کہ آپ کو کیا ملتا ہو اگر خدا و رسول سے شرم
نہین ہو تو ہمارے کچھ خلق ہی سے شرم کرتے کسنے علمار شیعہ سے لکھا ہو کہ ابو بکر نے خواب دیکھا
تھا آپ بڑے کاذب اور مفتری ہین مولانائے شوستری نے جو مجالس مین لکھا ہو اوسکو
خود آپ ہی نے صفحہ ۲۳ اسی کتاب مین نقل کیا ہو اوس سے صاف صاف ظاہر ہی
کہ خواب دیکھنیوالا خالد بن سعید ہو نہ کوئی بلید و پلید باقی رہی یہ بات کہ سبب ایمان

ابوبکر خواب خالد ہوا انہ قول کاہن پس جواب اسکا یہ ہی کہ کون سا تضاد حقیقی درمیان
خواب خالد و قول کاہن کے پایا گیا ہی کہ جسکا جمع و رفع ممکن نہین ہی جس امر کو کاہن نے
زمان سابق مین کہا تھا اگر خواب کسی غیر کا بھی زمان لاحق مین اوسکا مؤید یا زیادہ ہوا
تو اسمین کون سی قباحت لازم آئی قولہ تو اوسکے تکذیب اونکی حالات سی ہوتی ہی اقول کونسی
حالات چھپ جانا سورہ برائت کا یا مصداق تریدون عرض الدنیا ہونا یا فرار کرنا زحف سی
یا شرکا رقائلین ان الرجل لیہجر سی ہونا یا تخلف از جیش اسامہ یا تجہیز و تکفین سید المرسلین
خاتم النبیین مین شریک نہ ہونا یا سقیفہ بندی واسطے غصب خلافت کی کرنا یا چھین لینا
فدک کا بضعۃ الرسول سے اور اونکے گھر کا جلانا اور ایسی اذیتین دینا کہ مرتے دم تک
مہاجرت کرین اور ترک تکلم کرین اور اجازت حضوری جنازہ بعد مرگ نہ دین ان سب باتونکا
اثبات سی کتب شیعہ مملو ہین اور اثبات انکا سنیون ہی کی کتابون سے کیا گیا ہی مگر بمقتضای
حب الشئی یعمی و یصم سنیون کو دکھائی نہین دیتا تو شیعہ کیا کرین ع گر نبیند
بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ قولہ دو ہمیشہ دعوت اسلام دین سی طبع کرتی
تھے الی قولہ بہت سا کیا کرتے تھے اقول یہ سب ریاکاری تھا جیسا کہ کل افعال ہنا فقیر
مصداق یراؤن الناس تھی یا غرض اس سے یہ تھی کہ جلد امر اسلام شائع ہو تو مال غنیمت
ہاتھ آوے اور جس خلافت کی کاہن نے خبر دی تھی اسکے آثار نمایان جلد ہو جاوے اور یہ تحقیق
علانیہ کی درخواست جسوقت مین کہ مصلحت علانیہ دعوت کی نہ تھی محض بیجا اور مصلحت کے
برخلاف تھی یا بخبث سریرت قولہ غلامون کو خرید کے اقول یہ ریاکاری تھا تاکہ تم ایسی
بھی پکا مسلمان کہین قولہ اپنے مال اور جان کا نقصان اقول مفلس قلاش تھا عن جدنی
مال کہان پایا باپ چڑیماری کرتا تھا خود لڑکے وضو پکارتا پھرتا تھا کا بھی اور جانکا
نقصان فرار عن الجہاد سی ظاہر ہی قولہ ان سب باتونکا ثبوت اقول محض کذب و غلط
ہی دعویٰ اسکی تو مثل ہیا بے حجت و دلیل قابل استماع نہین ہو سکتی اور اگر بفرض محال کوئی امر

کسیقدر کہین سے ثبوت ضعیف ثابت بھی ہو تو چونکہ ہمنے کر خدمت شریف مین گذارش
کی ہی کہ ثلثہ شیعون کے نزدیک منافق تھے پس اعمال اہل نفاق اگرچہ ظاہر مین بہت اچھے
ہون لیکن کبھی بقدر فی اللہ نہین ہوتی بلکہ ظاہر مین اعمال ریائی اونکے چونکہ بریا و سمعہ ہین مومنین
موقنین کے اعمال سے بڑھ جاتی ہین مثل مشہور ہی کہ جھوٹے موتیون مین بڑی چمک ہوتی ہی
لیکن بقول خدا کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف او کسراب
بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء ہوتی ہین فافہم قولہ قول صاحب استقصا کا نقل کرتے
ہین اقول ہم کچھ نہ کہینگے مگر حضرت مخاطب خود ہی فرمائین کہ دروغگو پر خدا کی لعنت جسمین اونکی
اونہین پر پڑے اور میان کی جوتی میان ہی کی سر پر ٹوٹی ہرگز یہ قول صاحب استقصا نہین ہی بلکہ یہ عبارت
حدیقہ سلطانیہ ہی اور صاحب استقصا فقط ناقل ہین اور لفظ کما افید اشارہ بہ نقل فرماتی ہین لیکن حضرت
مخاطب بسبب نافہمی کے ناقل ٹھہراتے ہین پس نقل بالاشارہ کو کب سمجھ سکتے ہین مگر ... مخاطب
عبارت حدیقہ ... اولاً قول صاحب حدیقہ بھی ہی اور یہ الزام ... اسکی
آپکی کتابون سے ہی چنانچہ اصرار کرنا اعلان دعوت مین اور صدمہ اوٹھانا خلیفہ اول کا کتاب
ستقے اور سیر ... مین موجود ہی مضمون دونون کا یہ ہے کہ جب بنا بر الحاح و اصرار ابی بکر جناب
رسالتماب نواحی مسجد مین ظاہر ہوئے ابوبکر نے خود بنفس نفیس کھڑے ہوکے خطبہ پڑھنا شروع
کیا اور رسولخدا ایک گوشہ مسجد مین ساکت تھے جب مشرکین نے یہ حال دیکھا جناب خلافتمآب پر
حملہ آور ہوئے اور پیرون سے اور لاتون سے پامال کیا اور عتبہ بن ربیعہ فاسق نے پاپوش لیکے
کہنہ کو کہ جابجا پیوند اوسمین تھے چہرہ مبارک حضرت ابی بکر پر اتنا مارا کہ بینی مبارک برابر رخسارہ
ہوگئی اور بینی در رخسار مین بلندی اور پستی معلوم نہوتی تھی انتہی محصلا اور جو کچھ کہ حضرت خلیفہ ثانی نے
بخطاب سراپا عتاب جناب رسولخدا سے مخاطب ہوکے دربارہ اعلان دعوت اسلام مین
فرمایا ہے اوسکو بھی فضل ابن روزبہان نے اپنی کتاب باطل مین لکھا ہی وہذہ عبارتہ قال ابو
عمر ابن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رسول اللہ اللات والعزی نعبد ان

علانیۃ و یعبد اللہ سرا پس ہرگاہ کہ مضامین حث و ترغیب شیخین کی اگلی کتابون سے ہمارے علمانے نقل کئے تو یہ نقل کرنا الزاماً ہی نہ تحقیقاً تو ہمارے اوپر ان مضامین الزامی سے دلیل لانا اور الزام دینا جز خوش فہمی کے کس امر پر محمول ہو سکتا ہی ثانیاً سلمنا کہ ہمارے علمانے بطور تسلیم لکھا لیکن اس امر کو مدح شیخین نہین سمجھتے بلکہ اونکی معائب مین سی جانتے ہین چنانچہ خود آپ نے صفحہ ۲۶ مین حدیقہ سلطانیہ سے نقل کیا ہی کہ سیرت شیخین دلالت بر خبث سیرت ایشان دارد کہ در وقت کتمان از حضرت نبی درخواست دعوت نمودہ در فکر اضرار آنحضرت بر می آمدند و در وقت اعلان از نصرت دست میکشیدند فاعتبروا یا اولی الابصار انتہی بلفظہ پس شیعون کے نزدیک اصرار و الحاح کرنا در بارہ اعلان دین اوسوقت مین کہ خدا و رسول کے نزدیک مصلحت نہ تھی نہایت امر بیجا ہی کیا جناب رسولخدا جس کام کے لیئے بھیجے گئے تھے اوسمین معاذاللہ غفلت اور سہل انگاری فرماتے تھے کہ محتاج بہ حث و ترغیب شیخین ہون کیا شیخین حمایت دین مین معاذاللہ جناب رسولخدا سے بھی زیادہ تھے یا جناب رسولخدا معاذاللہ نافہم تھے اور یہ لوگ مصالح وقت کو اونسے زیادہ سمجھتے تھے یا جناب رسولخدا معاذاللہ بزدلی کرتے تھے و شجاعت بکری و عمری اونسے سوا تھی ہر چند حضرت خلیفہ ثانی کو ایسا گمان ہو سکے کہ روز صلح حدیبیہ فرماتے تھے کہ اگر مین چالیس آدمی بھی معین اپنے پاتا تو کفار پر حملہ آور ہوتا اور مناسک حج برغم انانف قریش بجالاتا اور جناب رسولخدا کا بھی بے ادائے مناسک باوجود کثرت اعوان و انصار کی پھر جانا اور صلح دب کر کرنا حضرت خلیفہ جی کے نزدیک سراسر بزدلی پر محمول تھا اسی سبب سے بہت بڑا شک نبوت مین پڑا جیسا کہ کتب قوم مین مذکور ہی اور کسی محل مناسب مین عبارات بھی مذکور ہونگی لیکن ایسا گمان فاسد بہ نسبت جناب رسولخدا کی کرنا کسی مسلمان کا کام نہین ہے الحاصل جب شیخین نے حضرت کا کہنا نہ مانا اور اس کلام تشنیع سی اللات والعزی یعبدان علانیۃ الخ او نحضرت کے دل کو دکھایا تو او نحضرت نے بلحاظ اسکے

که فائده مصلحت وقت ان لوگون پر ظاهر هو جاوے سکوت فرمایا اور انکو مانع نه هوئے
یهانتک که خلیفه صاحب باوجود موجود هونے جناب رسولخدا کی پیشدستی کرکے خطیب بنے
اور اوسکا ثمره پایا اور مخالفت حکم رسول کا لطف اوٹھایا تا آلثنا سلمنا که یه امور یعنے دعوت
اسلام علانیه اور صدمه اوٹھانا فی نفسه فعل حسن تھے لیکن لانسلم که شیخین سے به نیت حسن
صادر هوئے بلکه منظور نظر انحضرت کا ریا و سمعه و اظهار دینداری و دین پروری تھا که لوگ
سمجھین که پکّے مسلمان هین بلکه جناب رسولخدا کو بھی قریب دین واذا رایتهم تعجبك
اجسامهم یا منظور نظر انحضرت کا تعجیل حصول عرض الحیوة الدنیا تھی پس بمقتضائے
خلق الانسان من عجل پابند مصالح وقت نهوئے تھے اور چاهتے تھے که جلد امر
دعوت تمام هو اور خزائن قیصر و کسرا پر متصرف هوجائین اور خلیفه بن بیٹھین پس جبتک
افعال منافقین کا لله و فی الله هونا ثابت نکیجیگا ایمان اونکا ثابت نهوگا همنے مکرر عرض کیا
که افعال حسنه منافقین جو به نیت ریاء الناس هوتی هین افعال مومنین قانتین سے بڑھ جاتی هین هم

قال المخاطب المقام هداه الله سبیل السلام

پانچوین دلیل اگر فرض کیا جائے که ابوبکر صدیق سچے دل سے ایمان نهین لائے اور عیاذا بالله کافر تھے جیساکه
جابجا مجتهد صاحب نے اس عقیده کو ظاهر کیا هے چنانچه ذوالفقار مین فرماتے هین اول ایمان
اصحاب ثلثه باثبات باید رسانید بعد ازین باین افسانه بیهوده ترنم باید نمود زیرا که والنتی که
مسلک امامیه درین باب این است که اصحاب ثلثه از اول عمر از ایمان بهره نداشتند
اور مجتهد صاحب کے مقلد صاحب استقصاء الافحام اپنی کتاب مین لکھتے هین که فان کفرهم
وارتدادهم واضح لا سترة فیه که کفر اور ارتداد خلفائے ثلثه کا ایسا واضح هے
که وه کچھ چھپا ہوا نهین هے پس اگر مطابق اصول شیعه کے کفر اور عدم ایمان
حضرت ابوبکر صدیق کا فرض کیا جاوے تو تمام مهاجرین اور انصار بلکه تمام اصحاب کا کافر هونا
لازم آتا هے اسلئے که سبھون نے انکو اپنا سردار بنایا اور بعد پیغمبر خدا کے اونکو خلیفه کیا اور اونکی بیعت

بیعت کی اور یہ بیعت کرنیوالے اور اونکو خلیفہ بنانے والے دس بیس سو دو سو ہزار دو ہزار
آدمی نہ تھے بلکہ لاکھوں تھے اس لئے کہ اصحاب نبوی بعد پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی بروایتی
ایک لاکھ سے زیادہ اور بروایت ملا باقر مجلسی جو اونہون نے تذکرۃ الائمہ مین لکھی ہے
چار لاکھ تھے تو جب چار لاکھ آدمی عیاذاً باللہ ایک کافر کو اپنا سردار بنا دین تو پھر اونکے
کفر مین کیا شک رہا ریہ امر کہ سب مسلمانون نے جو اوسوقت تھے ابوبکر صدیق کی بیعت کی
باقرار علماء شیعہ ثابت ہی جیسا کہ شریف مرتضی کے قول سے ظاہر ہی جو بحار الانوار کی
مجلد تین مین منقول اور جسکا ترجمہ مجتہد صاحب نے باین الفاظ کیا ہی جمیع مسلمان با ابوبکر
بیعت کردند و اظہار رضا و خوشنودی با و سکون و اطمینان بسوئے او نمودند و گفتند کہ
مخالف او بدعت کنندہ و خارج از اسلام ست سبحان اللہ کیا دین و ایمان ہی حضرات
شیعہ کا کہ حضرت صدیق اکبر کی عداوت سے دین محمدی کو باطل کرتے ہین اور چار لاکھ مسلمانونکو
جو مہاجرین اور انصار و مجاہدین تھے اور جنمین بنی ہاشم اور اہلبیت نبوی بھی داخل
تھے اون سبکو صراحۃً اور کنایۃً کافر بناتے ہین نعوذ باللہ من ذلک

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جناب والا آپ امر واقعی بیان نہین فرماتے بلکہ خدع و فریب کرتے ہین کل کا بیعت نکرنا آپکی صحاح سے ثابت ہی
عبارتین صحیح مسلم اور صحیح بخاری وغیرہ کی گزر چکی ہین کہ جس سے کتنے متخلفین بیعت کا ثبوت ہی اور چار لاکھ کا ہجوم
ابوبکر بروقت بیعت نہ کسی عاقل کی عقل باور کرتی ہی نہ اہل تواریخ و سیر نے لکھا ہی یہ ڈھکوسلے
اونکو دیتے جو ماجرائے روز سقیفہ سے واقف نہین ہین حقیقت واقعی یہ ہی کہ بعد خرفشار
عظیم کے کہ جسمین منکم امیر و منا امیر تھا چند منافقین نے جن سے عمر اور ابو عبیدہ نے سازو باز
کر رکھا تھا ابوبکر سے بیعت کی اور منازعت باہمی اوس و خزرج مقتضی اسکی ہوئی کہ خزرج
بھی سعد عبادہ کی عداوت سے شریک بیعت بکری ہوئے بعد اسکے بخدع و فریب عوام الناس
سے جو تھی صدیقین بنا کر بہ شہادت منافقین بیعت لی پھر بعضون سے عمر نے تلوار دکھا کر

اور گھر مین اگ لگا کر اونسے بجبر بیعت لی اور جبنسے دیکھا کہ زور نہین چلتا ہی اونکو بوعدہ حکومت
شام و مصر مین باہم کیا الغرض بعد تدبیر اہل مدینہ سے جب اطمینان ہوا اور دیکھا کہ اب بجز
چند لوگون کے کہ مستضعفین سے ہو گئے کوئے سر اوٹھانیوالا نہین ہی تب متوجہ اطراف
وجوانب مدینہ ہوئے پس جس قوم نے حکومت کی قبول کرنے مین تامل کیا اونپر بسرداری
خالد بن ولید لشکر بھیجا اوس شقی نے خدا اور رسول کو درمیان دیکر لوگون کو بفریب قابو مین
لاکر قتل کیا پس بخوف قتل و غارت طوعًا و کرہًا سبھے نے غاشیۂ اطاعت دوش پر رکھا۔

۵ ناسزاے راچو بینی بختیار ✤ عاقلان تسلیم کردند اختیار ✤ بیشتر سلطان امویہ
وعباسیہ مین یونہین گذرا بعد اسکے سلاطین گبریہ و تیموریہ مین اور اج تک سلاطین عثمانیہ
و روسیہ و انگلشیہ مین بھی جاری ہے اور سب رعایا حکومت سلاطین پر راضی ہین
پس اگر ایسی ہی رضامندی کا نام بیعت کرنا اور خلیفۃ اللہ بنانا ہی تو آپ کو بھی بیعت
ملکہ معظمہ وکٹوریہ حاصل ہے اور آپ کے لئے وہ خلیفۃ اللہ ہین پھر جو حکم آپ نے کل مسلمانون
بیعت باطلہ کبری جاری کیا ہے اپنے اوپر بھی جاری کیجئے اور بعد فرض و تسلیم آپکے قول کے
ہم کہتے ہین کہ اگر کل صحابہ اور کل مہاجرین و انصار الا من عصمہ اللہ ابوبکر کی بیعت نکرتے
تو قول جناب رسولخدا سیعود الدین غریبا کما بدء غریبا اور قول انحضرت کا
لتتبعن سنن من قبلکم شبرًا بشبرٍ اور قول انحضرت کا تحرصون علی الامارۃ
اور قول انحضرت کا تتباغضون و تتحاسدون و ترجعون بعدی کفارا یضرب
بعضکم رقاب بعضٍ الی غیر ذلک من الاحادیث الصحیحۃ المتواترۃ کیونکر
صادق آتا اور قوم موسی کے گوسالہ پرستی پر نہین تعجب ہوتا ہی اور اس امت کے
گاؤ کہن سالہ پرستی پر بڑا تعجب ہی اور حقیت دین موسی نہ باطل ہوئی اور حقیت
دین اسلام باطل ہوئی جاتی ہے علاوہ برین رضامندی کل صحابہ و مہاجرین و انصار
اوپر عدم نصرت عثمان کے موجب بطلان خلافت عثمان نہوئی اور رضامندی اونکی

اوپر بیعت باطلۂ بکری کے موجب بطلان اسلام ہوجائے ان ہذا لشئی عجاب قولہ
سبھون نے اونکو اپنا سردار بنایا اقول یہ بھون آپکا لفظ سبھون مین کہ مذکر ضرطہ معاویہ
اور فسوہ عمری منبری ہے یاد رہو اہی اسی دعوی بے دلیل کا نام کہ سب امت نے بیعت
بکری برضا و رغبت کی آپکے علمانے اجماع رکھا ہی اور کسطرح سے ثبوت حجیت اور اثبات
واقعیت مین اوسکے خاک اوڑائی ہے مگر بارہ سو برس سے آجتک بحمد اللہ بقدر پشہ بھی
نہ ثابت ہوسکا یہانتک کہ بیچارے تفتازانی نے شرح مقاصد مین جب دیکھا کہ ان پوچ
ولچر تقریرون سے بجز بیغیرتی کے کچھ حاصل نہین ہے تو اس اجماع کی ماہیت ہی کو تبدیل
کردیا اور کہا کہ اجماع عبارت ہی فقط اس سے کہ دو ایک اہل حل و عقد مین سے اوپر ایک
امر کے مجتمع ہون جیساکہ عمر و ابو عبیدہ بن جراح کی بیعت کرنے سے خلیفہ اول واجب الاتباع
ہوگئے انتہی محصلہ بمفوتہ سبحان اللہ کجا دعوی اتفاق کل اور دلیل لانا اوسپر بخبر واحد لا
یجتمع امتی علی الخطاء اور کجا اتفاق دو اہل نفاق کا الحاصل یہ تبدیل معنی اجماع الفرار
من المطر والوقوف تحت المیزاب کا مصداق ہی بلکہ کہنا چاہیے کہ ماہیت کلبیہ مستحیل بماہیت
خنزیریہ ہوگئی طرفہ یہ ہے کہ یا تو خلافت بکریہ کا اثبات باجماع کرتے تھے یا اجماع کا اثبات
بخلافت بکریہ کرنے لگا اور یہ نہ سمجھے کہ دور مصرح لازم آویگا اور آپکے امام صاحب فخر رازی
نے نہایۃ العقول مین ایک دوسرا نغمہ بے آہنگ بغرض حفظ ناموس و ننگ بمفاد زاد علی الطنبور
نغمہ اوٹھایا ہی وہ یہ کہ جب دیکھا کہ اس اجماع عجیب و غریب مین صحابی جلیل الشان سعد عبادہ
کبھی شریک نہ ہی تو فرمایا کہ اجماع خلافت بکری پر بعد موت سعد عبادہ متحقق ہوا اور سعد عبادہ
زمان خلافت ثانی مین مرے ہین اس سے ظاہر ہے کہ تمامی مدت خلافت سراپا جلافت
جناب خلیفہ اول مین اجماع منعقد نہین ہوا تھا پھر خلافت کہ جتنے اسپر ہی کیونکر درست ہوئی
اور آپکا دعوی بھی کہ سبھون نے سردار بنایا باطل اور حلیہ صحت سے عاطل ٹھہرا حضرت غور فرمائی
کہ یزید پلید کو کتنون نے سردار اپنا بنایا تھا سردار بنانیوالے اوسکو عدد گنتی مین زیادہ آپکے

خلیفہ اول سے تھی لیس چاہئے کہ وہ شقی بھی مثل آپ کے عتیق کی ہو اگرچہ موصوف واقع مین اوس سے
بدتر تھے کہ ایسی بنا تحقق خلافت کی ڈالی کہ جو یزید پلید مین اوسنے بھی بدرجہا کامل ہو کر پایا گئے
اور اوس سے جو کچھ مفاسد ہوئے ہر کس و ناکس جانتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار
قولہ اور اونکے ہاتھ پر بیعت کی اقول سبکا بیعت کرنا ابوبکر سے آپکی کتابون سے تو ثابت
نہین ہوتا چہ جائے انکہ کتب شیعہ سے ثابت ہو آپکی صحیحین مین موجود ہے کہ جناب امیرؑ نے
چھ مہینے تک بیعت نہ کی اور جامع الاصول مین کہ جامع احادیث صحاح ہے موجود ہے کہ راوی نے
بقسم کہا کہ لا واللہ والا احد من بنی ہاشم یعنے کسی نے بنی ہاشم مین سے بھی بیعت نہ کی چھ مہینو تک
اور تواریخ سے ثابت ہے کہ شرفاء قبیلہ اوس اور مثل قیس ابن سعد و سعد بن عبادہ کہ جسکے حق مین
حضرت عمر نے بسبب اباؤ انکار کے بیعت بکری سے اقتلوا سعدا قتل اللہ سعدا کما فی صحیح البخاری
فرمایا تھا اور اسیطرح قوم مالک بن نویرہ اور امثال اونکے نے بیعت بکریہ نہ کی لیس اجماع
کل امت کہان ہوا اور یہ جو آپ نے صحیحین مین لکھا ہے کہ بعد چھ مہینے کے جناب امیرؑ اور بنی ہاشم
نے بیعت کی لیس اولا تو یہ مسلم و بخاری کا جا بجا یا ہوا فقرہ ہے شیعہ تو اسکو مانتے ہی نہین اور اتباع
کاذبین غادرین خائنین کو صادق جانتے ہی نہین اور ثانیا اوسمین نص صریح موجود ہے کہ بعد وفات
جناب سیدہ بسبب پھر جانے لوگون کے اور وہ وجاہت نرہنے سے آپنے مصالحت کی چنانچہ
صحیحین مین موجود ہے وکان لعلی وجہ حیوۃ فاطمۃ فلما توفیت فاطمۃ استنکر علی وجوہ الناس فالتمس
الی مصالحۃ ابی بکر و فی جامع الاصول سے صرح الی مصالحۃ ابی بکر کہ ان سب سے اضطرار و مجبوری
اور عدم رضا و رغبت ہویدا ہے اور ظاہر ہے کہ جو مصالحہ بمصداق الا من اکرہ وقلبہ مطمئن
بالایمان اضطراری ہو مثبت حقیت نہین ہے جناب رسالتمآب نے بھی بہت ڈر کر کفار سے
صلح حدیبیہ کی تھی کہ جسمین حضرت لاثانی جناب خلیفہ ثانی نے ایک کلام طویل کہ جس سے حقیقت ایمان
ممدوح ظاہر ہے جناب رسالتمآب کے ساتھ فرمایا ہے وہو مذکور فی صحیح المسلم وغیرہ من کتب اہل السنۃ
اور اسیطرح سے مصالحہ جناب امام حسنؑ ساتھ معاویہ کے کتا این مصالحہ شاہ عبدالعزیز دہلوی

خال المومنین کو زمرۂ خلفاء حقہ سے نکالتے ہین اور فرماتے ہین کہ قبل از مصالحہ با امام حسن
باغیون مین سے تھا اور بعد از مصالحہ ملوک اسلام سے ہوا خلفا سچا نہ تھے ما افادہ فی تحفۃ المشرقۃ
بالجملہ مصالحہ اضطراری مثبت حقیت نہین اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جناب امیر برضا و رغبت
بیعت کرتے اس لئے کہ خود صحیح مسلم مین موجود ہے کہ جناب امیر اور عباس عم رسول آپ کے
شیخین کو کاذب و غادر و خائن و آثم اعتقاد کرتے تھے پس با اعتقاد این اوصاف برضا و رغبت
بیعت خصوصًا امثال ان حضرات سے ممکن نہین علی الخصوص بنظر اسکے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم
کے کتاب الایمان باب علامات المنافق مین چند احادیث نبوی اس مضمون کی موجود ہین کہ یہ
اوصاف اربعہ علامات نفاق سے ہین پس ان دونون حدیثون کو ملانے سے باین نہج کہ ایک کو
صغریٰ اور دوسرے کو کبریٰ قرار دین یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ حضرت شیخین اعتقاد جناب امیر و حضرت
عباس مین منافق تھے پس باوجود اعتقاد منافقیت کیونکر برضا و رغبت ان سے محبت و بیعت
انحضرت سے واقع ہوگی فاعتبروا یا اولی الابصار اور خود نص جناب امیر آپکی کتابون مین
موجود ہے کہ بعد واقعہ سقیفہ و بیعت چند منافقین بر دست خلیفہ [illegible]
کما فی شرح المقاصد وغیرہ اور صاحب [illegible] اعلی اللہ مقامہ نے ایک جماعت کثیرہ مہاجرین
و انصار سے منکرین و کارہین خلافت ابوبکر سے کتب معتبرہ اہلسنت سے ثابت کیا ہے من شاء
تفصیل المقام فلیرجع الیہ انتہیٰ ما افادہ بالجملہ [illegible] آپ ہی کی کتابون سے باطل ٹھہرتا ہے
اور بفرض محال اگر ثابت بھی ہو تو بھی اس سے باایمان ہونا نہین ثابت ہوتا اس لئے
کہ عدد متابعین یزید پلید کو ملاحظہ فرمائیے کہ کتنے تھے کہین خلیفہ کے متابعین سے زیادہ تھے بلکہ
ایک خلیفہ زادہ عبد اللہ ابن عمر جیسا اونکی بیعت پر بہت ثابت قدم اور راسخ دم تھے چنانچہ جب اہل مدینہ
نے خلع اوس پلید کا بسبب قبائح افعال اور شنائع اعمال کے چاہا تھا تو خلیفہ زادہ نے
حدیث ینصب لکل غادر لواء یوم القیامۃ پڑھ کر خلع سے منع فرمایا کما فی صحیح البخاری
حالانکہ ایک جماعت کثیرہ اہلسنت کی مثل علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفی اور امام احمد بن حنبل

وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کفر وارتداد یزید کو بنص صریح لکھتے ہین پس جو شناعت کہ آپ نے
شیعون پر لازم کی ہے لازم آتا ہی کہ یہ علما بھی آپ کے بسبب تکفیر یزید شریک اوس شناعت
مین ہون **قولہ** خلیفہ بنانیوالے دس بیس **اقول** بقول تفتازانی شرح مقاصد مین اصل بنانیوالے
دو شخص تھے جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور اونکے دس بیس منافق اور بھی شریک تھی کہ کلاب جیفہ
دنیا تھی اور اون شیطانون نے پہلی سو دوسو کی راہ ماری اور اون سو دوسو نی پھر ہزارونکی
راہ ماری اور اخوان ابلیس نے طرح طرح کے تلبیس سے لوگونکو راہ راست سی پھیر اکسیکو طمع بنیا
دکھائی شام و یمن کی حکومتونکا وعدہ کیا کچھ لوگونکو بوضع احادیث مکذوبہ فریب مین لائے کہین
کہا کہ جناب رسولخدا نے حکم غدیر خم منسوخ فرمایا کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا البنوۃ و الخلافۃ
لا تجتمعان فی بیت کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا ہے اللھم لا تجعل الخلافۃ فی
ولد علیؑ کبھی کہا کہ اونحضرت نے فرمایا کہ آل ابیطالب لیسوالی باولیاء کما اقر بہ ابن
ابی الحدید لکونہ فی صحیح البخاری وان لم یکن الان موجوداً بل اخرجہ ابناء
الخوارج کما اخرجوا حدیث الغدیر اور کبھی کہا کہ جناب امیر علیہ السلام کو اس امر کے متحمل
ہونے سی انکار ہے اور اسی لئے شریک سقیفہ نہوئے حالانکہ وہ حضرت مشغول تجہیز و تکفین جناب
خاتم النبیین تھے کبھی کہا کہ جناب امیر بسبب صغر سن کے لائق اس عہدہ کے نہین ہین الغرض
سو سو طرح کے مکر و فریب سی سامریان امت نے بہکایا اور دنیا طلبونکو اپنے دام فریب مین لائے
یہانتک کہ اجلاف غالب اور اشراف مغلوب ہو گئے **قولہ** بلکہ لاکھون تھے **اقول** لاکھونکا
مجتمع ہونا سقیفہ مین بلکہ مدینہ مین بیعت ابوبکر کے لئی خلاف عقل و نقل ہے کاش اس دعوی پر
کوئی جھوٹی دلیل بھی بیان کی ہوتی **قولہ** بروایتے ایک لاکھ سے زیادہ **اقول** اس روایت
کاذبہ موضوعہ کا کچھ نشان بھی دیا ہوتا اور بعد اسکے یہ بھی ثابت کیا ہوتا کہ یہ لاکھ سے زیادہ
اپنے شہرون اور قریات کو چھوڑکر ابوبکر کی بیعت کیواسطے مجتمع ہوئے تھے پھر یہ بھی ثابت کیا ہوتا
کہ سب مصداق الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان نہ تھے بلکہ سب نے برضا و رغبت

بیعت کی اور حضرت عمر دروازہ جناب سیدہ پر آگ اور لکڑیان لیکر ناحق وبیکار بیکسونکو ستانے اور منہ اپنا
شعلہائے جہنم سے جھلسانے کو گئے تھے **قولہ** ملا باقر مجلسی نے **اقول** کیون اسقدر
جھوٹھ بولنے پر کمر باندہی ہے کتاب تذکرۃ الائمہ ہرگز مولانا سے مجلسی کی نہین ہی پہلے
اعتبار اوسکا قول سے کسی شخص معتبر کے ثابت کرلیا ہوتا تب اوسکی نسبت کا قصد کیا ہوتا
قولہ ایک کافر کو اپنا سردار **اقول** یہ دعوی بھی بلا دلیل ہے کہ کافر کو مطلقاً سردار بنانا کفر ہی
اولا بدلیل آیت وحدیث بیان کرنا چاہیئے بعد اوسکے حکم کافر ومنافق کا من جمیع الوجوہ ایک ہی
اسکو بدلیل ثابت کرنا چاہیئے بعد اسکے امور دینیہ کا سردار بنانا اسکو ثابت کرنا چاہیئے بعد اسکے
کل نے برضا ورغبت بنایا یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے ان سبکے بعد جو کچھ گفتگو کیجیئے تو ہم سنین کہ آپ کیا
بکتے ہین حقیقت یہ ہی کہ ایک منافق نے ایک منافق کو باعانت چند منافقین مومنون پر
بجبر وقہر حکمران بنایا جیسا سلاطین جہان حکمران ہوتے ہین نہ یہ کہ مومنین نے بنایا **قولہ** جو بحار الانوار
کے **اقول** یہ کلام مدخول ہے بچند وجہ اولاً ایک کتاب معتبر کا نام لینا اور نقل کرنا عبارت کا
کتاب غیر مشہور غیر معتبر سے یہی ایک خدع ہی ثانیاً مجتہد صاحب نے کسی جلد کا مجلدات بحار سے
ترجمہ نہین کیا ہے یہ جعلسازی اور افترا پردازی کفش دوز کی ہی آپکا قصور نہین ہی چنانچہ کتاب
مستطاب استقصا مین اس بارہ مین کفش کاری کفش دوز عمل مین آئی ہی ثالثاً لفظ جمیع
بیچ عبارت جمیع مسلمانان کے مستزادات پیر خائن وغادر سے ہی اور ظاہر ہی کہ بعد کی عبارت اس
خیانت پر دلیل ہے کہ اوسمین موجود ہی کہ مخالف اور بدعت کنندہ آہ پس اگر جمیع مسلمانون نے
بیعت کی تو مخالفت اور بدعت کنندہ کون لوگ تھے کیا مشرکین یا یہود ونصاریٰ کو جمیع مسلمین نے
بیعت ابوبکر کی مخالف وبدعت کنندہ سمجھا تھا وعلی التنزل جمیع مسلمانان سے مراد وہی اجلاف
دنیا طلب ہین کہ فریب مین چند منافقین کے اکراہ گمراہی اختیار کی اور اسمین کچھ شک نہین
کہ ہر زمانہ مین دیندار کم اور سگان دنیا طلب بہت ہین اور مجازاً اکثر پر اطلاق جمیع شائع وذائع
ہے **قولہ** سبحان اللہ کیا دین وایمان ہی **اقول** لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیا دین وایمان ہے

اہلسنت معاویہ کا کر کثرت سگان دنیا پر بھولے ہین صدیقون کو چھوڑ کر کذیبونکی محبت پر پھولے ہین دین محمدی کو ذلیل وخوار کیا کہ شماتت گاہ یہود ونصارے ہوا چھہ لاکھ یزیدیونکو مقابل مین بہتر حسینون کے مسلمان اور مہاجر وانصار اور مجاہدین فی سبیل اللہ کہتے ہین اور پیرو مرشد اکی لعنت یزید سے منع کرتے ہین وانما قتل الحسین بسیف جدہ کہتے ہین تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ادلا تحبد الذہم الا قوما لدا قولہ اور جنین بنی ہاشم اقول ہمنے آپ ہی کی کتاب سے ابھی ثابت کیا ہی کہ بنی ہاشم نے تخلف بیعت بکر سے کیا اور یہ مضمون صحیح مسلم مین بھی ہی ونقل مین جامع الاصول الذہی ہو جامع صحاح کم اور صحیح بخاری مین زبان عمر سے وما خالفنا الا علی والزبیر ومن معہما موجود ہے اور ازالۃ الخفا مین بھی ہے کہ سادات اہلبیت از بیعت تخلف نمودند قولہ صراحۃً وکنایۃً کافر بناتے ہین اقول فض اللہ فاک وجعل النار مثواک کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا شیعونکی محبت ساتھ اہلبیت کی ایسی دنیا مین شایع وذائع ہی کہ کفار تک بھی جانتے ہین البتہ ابو بکر کو بسبب تخلف کرنے اہلبیت کی اوسکی بیعت سی صراحۃً وکنایۃً ہر طرح سے کافر بناتے ہین والحمد للہ علی ذلک اور بعینہ اسی تقریر سے لازم آتا ہی کہ امام آپ کے احمد بن حنبل اور علامہ تفتازانی اور شارح عقائد نسفے وغیرہم من اعیان السنۃ کہ قائل بہ نفاق وعدم ایمان یزید پلید ہین اور مع ذلک عبد اللہ ابن عمر اور جماعت کثیر نے صحابہ وتابعین سے بیعت کے تھے بلکہ بعض اینمین سی نہایت راسخ اوسیر تھے تو بسبب تعین ما قرر تم ان سبکو کافر صراحۃً وکنایۃً بناتے ہین اور بنائے الصحابۃ کلہم عدول کو ڈھاتے ہین

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

چھٹوین دلیل ہمکو ابو بکر صدیق رض کے ایمان کے اثبات مین زیادہ دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی اسلئے کہ خود علمار شیعہ نے یہ سمجھکر کہ اونکے کفر کا دعوی ایسا بیہودہ ہی کہ اوس سی سننے والے کو تعجب ہوتا ہی اُس سے انکار کیا اور اپنے اون علما کو جنہون نے ایسا دعوی کیا ہے خود جھٹلایا اسلئے ہم اونکے اون اقوال کو نقل کرتے ہین قاضی نور اللہ شوستری مجالس المومنین

ہین فرماتے ہین کہ نسبت تکفیر بجناب شیخین کہ اہل سنت والجماعت بہ شیعہ نمودہ اند سخنے است بی اصل کہ در کتب اصول ایشان از ایشان اثرے نیست و مذہب ایشان ہمین ہست کہ مخالفان علی فاسق اند و محاربان او کافر جناب مجتہد صاحب قبلہ و کعبہ اس قول کے جواب مین ذوالفقار مین فرماتے ہین کہ پوشیدہ نماند کہ این کلام بر تقدیر صحت و صدور آن از فاضل قادح مقصود ما و مفید مطلب او نمیشود زیرا کہ سابق گذشتہ کہ فاسق در مقابلہ مومن اطلاق شدہ پس فرق میان کفر و فسق ہمین است کہ کافر نجس است در دنیا و مخلد است فی النار در عقبیٰ و فاسق بسبب انکار یکی از ضروریات مذہب باشد مخلد در نار خواہد بود گو در دار دنیا احکام مسلمین بسبب اقرار شہادتین براو جاری شود لیکن اس عبارت مین حضرت قبلہ و کعبہ نے یا تو غلطی فرمائی یا دیدہ دانستہ اغماض کیا اسلئے کہ یہ فرمانا کہ بر تقدیر صحت و صدور آن از فاضل کا مطلب سمجھ مین نہین آیا کہ اس قول کو قاضی نوراللہ شوستری کے حضرت نے تسلیم کیا ہے یا اوس سے انکار فرمایا ہے ایسے گول گول عبارت لکھنے سے سوائے ہم سے کم فہم جاہلون کو مغالطہ مین ڈالنے سے دوسرا فائدہ نہین تھا اگر یہ عبارت مجالس المومنین مین موجود ہے تو بر تقدیر کہنا کیا معنے اور اگر یہ عبارت اوسمین نہین ہے تو صاف اوس سے انکار فرمایا ہوتا اور صاحب تحفہ اثنا عشریہ کی طعن و تشنیع مین موافق اپنی عادت کے دو چار ورق سیاہ کئے ہوتے شاید حضرت نے مجالس المومنین نہین دیکھی ہو گی اسلئے نہ انکار کیا نہ اقرار بہر حال ان الفاظ سے قبلہ و کعبہ کی اوس عبارت کا موجود ہونا پایا جاتا ہی اور اگر اب بھی کسی کو شک ہو وہ مجالس المومنین مین دیکھ لے رہا جواب جو مجتہد صاحب نے دیا ہی وہ بھی ایسا ہی کہ اوس کے معنی سمجھ مین نہین آتے اسلئے کہ قاضی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ تکفیر شیخین ہمارے اصول کے مخالف ہی

اور حضرت مجتہد صاحب اوسی کو ثابت کرتے ہین پس یا خطاء اجتہادی قاضی صاحب
سے ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین یا مجتہد صاحب سے کہ وہ اوسکو ثابت
کرتے ہین یا شاید درمیان کفر اور ایمان کی ایک تیسرا مرتبہ اثبات فرمایا چاہتے ہین
جسکا نام اون کی اصطلاح مین اسلام ہے جسکے معنے نفاق کے ہین یعنی ظاہر مین
کلمہ پڑھنا اور باطن مین کافر ہونا اسلیے ہمکو لازم ہوا کہ اس تیسرے مرتبے پر بھی نظر
کرین اور اوسکی ابطال کے دلائل پر غور کرین اسلیے ہم مجتہد صاحب کی روح سے
اور اونکے مقلدین سے استفسار کرتے ہین کہ اس تیسرے مرتبہ کی قائم کرنے سے کیا غرض
ہے آیا یہ کہ خلفاء ثلثہ کی ایمان سے انکار کیا جائے اور اونکے اسلام کو تسلیم
کیا جائے اور اسلام کے یہ معنے مراد لیے جاوین کہ وہ ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن
مین منافق یا کہ وہ دل سے بھی مثل زبان کے پیغمبر صاحب کے نبوت کو تصدیق
کرتے تھے مگر امام برحق کے امامت کے منکر تھے اور اونکے حقوق کے غاصب
اور اونپر جائر تھے اور چونکہ امامت اصول دین سے ہے اسلیے بسبب انکار ایک اصل
کے اصول دین سے وہ ایمان کے دائرہ سے خارج تھے یا سواے اسکے اس
تیسری مرتبہ کے قائم کرنے سے اور کچھ مقصد ہے بہر حال اور کوئی دوسرا فائدہ تو سمجھ مین
نہین آتا اسلیے امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہے پس اگر خلفاء ثلثہ کے
ایمان سے اسوجہ سے انکار ہے کہ وہ صرف ظاہر مین کلمہ گو تھے اور باطن مین توحید
اور نبوت سے بھی منکر تھے جیسا کہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین بلکہ حضرات شیعہ
کس حساب مین ہین اونکے امام مہدی فرماتے ہین کہ ظاہر مین وہ کلمہ گو تھے اور باطن
مین کافر جیسا کہ ملا باقر مجلسی نے رسالہ رجعیہ مین حضرت امام کیطرف منسوب کرکے
یہ قول لکھا ہے کہ ایشان از روئے گفتہ یہود بہ ظاہر کلمتین گفتند از براے طمع اینکہ
شاید ولایتی و حکومتی حضرت ایشان بدہد و در باطن کافر بودند پس اسکا جواب اور یہ ہم

دے چکے اوسکا اعادہ ضرور نہین اسی واسطے اس قول سے اکثر علمار شیعہ نے انکار کیا اور جو لوگ ایسا کہتے ہین اونکو خود اونہون نے نامنصف فرمایا جیسا کہ ملّا عبداللہ جو علمار شیعہ سے ہین اظہار حق مین فرماتے ہین کہ انکار کرنا ابوبکر صدیق کے ایمان سی انصاف سے بعید ہے وہذہ عبارتہ جواب گفتن این سخن بار تکاب آنکہ در سبق ہجرت ایمان شرط است وآن شخص یعنے ابوبکر معاذ اللہ ہیچ وقت ایمان نداشتہ حتّیٰ قبل از سنوح ناخوشی یا امیر المومنینؑ از انصاف دور است اور ملّا عبد الجلیل قزوینی کتاب نقص الفضائح مین لکھتے ہین کہ امّا ثنائے خلفا پس بر ان انکار ے نیست بزرگانند از مہاجرین والسابقون الاوّلون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان اور پھر دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ امّا انچہ سیرت ابوبکر وعمر ودیگر صحابہ بیان کردہ مجملے است نہ مفصل آن را خلاف نکردہ اند شیعہ الّا درجۂ خلافت وامامت را کہ شیعہ انکار کنند در ایشان کہ درجۂ امامت نداشتند وان فقدان عصمت ونصوصیت وکثرۃ علمی است امّا صحابہ رسول ایشان را دانند واز درجۂ شان نگذرانند

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عبارت مجالس المومنین سے استدلال کرنا مخاطب خوش فہم کا اوپر عدم کفر حقیقی شیخین کے عجیب وغریب ہے کفر ظاہری شیخین کا کہ عبارت ہو انکار ظاہری شہادتین سے کوئی شخص ہمارے علما سے قائل نہین ہوا ہے اور کسی نے نہین کہا کہ ثلثہ مشرکین سے تھے اور جناب رسولخدا خود فرما گئے تھے کہ لست اخشٰی علیکم ان تشرکوا ولکن اخشٰی علیکم الدنیا کما فی صحیح المسلم یعنے تمہارے بارے مین اس بات سے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤگے لیکن دنیا تمکو گمراہ کریگی پس مبحوث عنہ درمیان شیعہ وسنی ایمان حقیقی ثلثہ ہی کہ اہل سنت اوسکے مدعی ہین اور شیعہ اوسکے منکر ہین اور ایمان ظاہری کے قائل اور عبارت مجالس نہین دلالت کرتی ہے مگر اوپر نفی کفر ظاہری کے نہ اوپر نفی کفر حقیقی

اور لبعد مراجعت طرف کتاب مجالس کے معلوم ہوا کہ کلام مخاطب بتنی ہے اور چند
خدع وخیانت کے کما ینبغی قولہ زیادہ دلائل اقول ہم بھی کہتے ہین کہ زیادہ کی ضرورت
نہین ہے مگر چونکہ دعوی بے دلیل قابل سماعت نہین ہے اسلئے ایک دلیل تو بیان کرنا
ضرور ہے اور ابتک تو حضور نے سوائے ہفوات کے کوئی دلیل ایمان ابوبکر پر نہین
بیان کی اور اپنی ہفوات کا جواب دندان شکن آپ نے پایا کہ جہان آپ نے نام
ایمان کا لیا وہین سے ہمنے اونکا کفر ثابت کردیا کاش ایک دلیل ٹوٹی پھوٹی سی بھی ثلثہ
کے ایمان پر کہ جس سے کفر نہ نکلتا ہو بیان کردیتے دانی لک ہذا قولہ علماء شیعہ نے
اقول علماء شیعہ جو سمجھے ہین وہ قیامت تک وہی سمجھتے چلے جاینگے اور ثلثہ کی جان
اور سینونکا جلانا ہرگز ہرگز نچھوڑینگے آپ ہزار راہ زنی اور خدع اور فریب کیجئے مگر
شیعہ راہ راست کو نچھوڑینگے ایمان ثلثہ کی کبھی قائل نہونگے ہرچند مکر وفریب آپ
جاہلون سے کہئے کہ فلان عالم اور فلان مجتہد ثلثہ کو مومن کہتے ہین مگر اونکو باور
نہوگا اور وہ سمجھ جاینگے کہ آپ فریب کرتے ہین محال ہے کہ کوئی شیعہ اونکو مومن کہی
اگر جہلائی شیعہ اور کچھ نہ سمجھینگے تو اتنا سمجھ لینگے کہ اگر کسی عالم نے کہا بھی ہوگا تو مومن اوس
قسم کا کہا ہوگا جسمین آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا ہوا کرتا ہے یا مومن بمعنی جولاہہ کہا ہوگا
اگرچہ اسمین کسیقدر غلطی ہوگی کہ بزاز کو یا چڑی مار کو جولاہہ سمجھنا ہوگا قولہ انکار کیا ہے
اقول کسی شیعہ نے انکے کفر حقیقی سے انکار نہین کیا ہے آری کفر ظاہری سے
بسبب اقرار ظاہری لبشہادتین انکار کیا ہے پس کفر حقیقی متفق علیہ ہے اور ایمان
ظاہری بھی متفق علیہ اور کفر نجاستی فی بعض الاحیان مسائل نظریہ فقہیہ سے ہے کہ اہل نحلہ
صاحب رسالہ کو اوس سے نفیا واثباتا کچھ فائدہ نہین ہے اسلئے کہ مورد ملام ہونا کفر
حقیقی پر مبنی ہے نہ نجاست وطہارت ظاہری پر اسی سبب سے منافقین مورد
لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ تھے اور بسبب ایمان ظاہری کے ظاہر مین محکوم بنجاست

نہ تھی - قولہ یا غلطی فرمائی یا دیدہ اقول نہ غلطی فرمائی نہ اغماض کیا غلطی آپ کے فہم کی ہے کہ صاف صاف بات بھی سمجھ مین نہین آتی بالتصریح بیان کردیا کہ مقصود مولانائے شوستری نفی کفر سے نفی کفر حقیقی نہین ہے بلکہ نفی کفر ظاہری اسلامی ہے کہ ظاہر مین اقرار شہادتین کرنے سے احکام مسلمین ثلثہ پر جاری تھے گو حقیقت مین بسبب نہونے ایمان حقیقی کے کفر حقیقی مین گرفتار تھے قولہ سوائے ہم کم فہم جاہلون اقول بجائے کم فہم اگر نافہم فرماتے تو اقرب بصواب تھا آپ کے ہوا خواہ یہ سمجھین گے کہ آپ ہضم النفس کرکے یہ کلمہ فرماتے ہین مگر شیعون کو تو آپکی نافہمی اور جہالت مین کچھ شک ہی نہین ہی اور وہ حق بر زبان جاری کہینگے ہان آپکی جہالت مین اور بازاریون کی جہالت مین اتنا فرق ہے کہ وہ لوگ پیادہ رو وادی جہل بسیط ہین اور آپ مرکب جہل مرکب پر سوار ہین قولہ دو چار ورق سیاہ کئے ہوتے اقول سیکڑون مقامون مین سیاہی اوراق سے منہ صاحب تحفہ مسروقہ کا اور اوسکے سلف و خلف کا سیاہ کرچکے اور اونکے کذب و افترا کو ثابت کرچکے مگر اونکے اتباع ایسے بیغیرت ہین کہ اپنے منہ کی سیاہی نہین چھوڑاتے اور ہرگز نہین شرماتے اور وہی گایا ہوا راگ مثل گدھی کے بھاگ کے گاتے ہین اور چونکہ نقل مرید کاذب و غادر و خائن محل اعتماد نہ تھے اس لئے یقین اس عبارت کے اوسیطرح پر ہونیکا نہ تھا اور چونکہ جواب اوس عبارت موجودہ کا بدون مراجعت الی الکتاب ظاہر تھا اسلئے رجوع کرنا طرف کتاب کے تضییع اوقات غرض سمجھے قولہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اقول ابھی خود کہتے ہین کہ نہ انکار کیا نہ اقرار پھر خود ہی کہتے ہین کہ موجود ہونا پایا جاتا ہے اگر موجود ہونا پایا جاتا ہے تو یہی فرمائے کہ اقرار کیا ۵ این تناقض در تکلم کے رواست ؎ قولہ وہ مجالس المومنین دیکھے اقول حسب ارشاد سراپا ارشاد کہ ہمنے کتاب مجالس مین دیکھا تو وہ تنیا نہین کہ جسکا ذکر کیجئے ابھی کیا معلوم ہوا ہین اگر کچھ بھی غیرت ہو تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرو اور پھر سارق دہلوی کی راہ پر نہ چلو کہ وہ کیا و ہر دم بکر و فریب سا

اور بڑا جھوٹھا دغاباز ہے وہ کیون آپکے کہ مصداق اِنَّ کَیدَکُنَّ عَظِیم ہین اور کید
شیطان بمقابل اوسکے ضعیف ہے یہ ہین ایک یہ کہ مخاطب ذی توحشاً اور شاہد اونکی بساطی صاحب نے
بھی کہ اکثر مایہ بساط اونکا انہین کی بساط کا ہی فرمایا کہ قاضی نوراللہ مجالس مین فرماتی ہین حالانکہ بعد
مراجعت معلوم ہوا کہ قاضی علیہ الرحمۃ خود نہین فرماتی بلکہ ایک شخص کی عبارت کی ناقل ہین پس نسبت
فرمانیکے طرف قاضی علیہ الرحمہ کی دینا کذب و افترا ہی مگر یہ کہ فرمائیے لفظ نقل کا لمعنی فی بطن الشاعر
آپکے پیٹ مین ہی اور معنے فرمانیکے یہ ہین کہ نقل فرماتے ہین لیکن یہ تاویل علیل ہی مخالف
اوس تصریح کی ہی کہ بعد اسکے آپ فرماتے ہین کہ یا انتظار اجتہادی قاضی صاحب سے
ہوئی کہ وہ تکفیر سے انکار کرتے ہین انتہی و ستسمع جوابہ عنقریب دوسرے یہ عبارت
واقع ہے جواب مین ایک خارجی کے کہ اوسنے کہا ہی کہ رافضی ابوطالب را باظہور کفرش
مومن گویند و ابوبکر و عمر را باہمہ قدمہائے صدق ایشان و رنج ایشان در دین خدا کافر دانند حقیر کہتا ہی
کہ خدع و فریب مین یہ خارجی بھی آپکا استاد ہے کہ شیعون کی طرف نسبت تکفیر شیخین
ایسے گول عبارت سے کہ باہمہ صدق ایشان و رنج ایشان در دین خدا کرتا ہی تا لوگ
سمجھین کہ شیعہ باوجود اعتقاد تصدق کاذبین غادرین اور رنج فرارین من الغزوات
کالاحد والخیبر و حنین شیخین کو کافر جانتے ہین حالانکہ شیعہ ان دونون مین سے ایک کو بھی
نہین مانتے علی الخصوص بلحاظ لفظ ہمہ بالجملہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ اوسکے جواب
مین بعد اثبات ایمان ابوطالب علیہ السلام کہ مثل مومن آل فرعون مصداق یکتم ایمانہ
تھے فرماتے ہین و امّا آنکہ نسبت تکفیر ابوبکر و عمر بشیعہ نمودہ سخنی است بے اصل کہ در
کتب اصول ایشان ازان اثرے نیست الی آخر ما قال پس سیاق عبارت کو
جو قرینہ اوپر فہم مراد کے ہی چھوڑ دینا اور کلام کو ابتدائی ٹھہرانا خدع و فریب اعظم اشقیا کا
ہے اور محصل مضمون عبارت فریقین کا یہ ہے کہ معترض خارجی ناصبی کہتا ہی کہ شیعہ
ابوطالب کو باوجود کفر ظاہری کے مومن کہتے ہین اور شیخین کو باوجود ایمان ظاہری کے

کافر کہتے ہین عجیب فرماتے ہین کہ ایمان ظاہری کے راہ سے شیخین کو ہم ہرگز کافر نہین کہتے اور ابوطالب کو کفر ظاہری کی راہ سی مومن نہین کہتے بلکہ ایمان حقیقی اور کفر حقیقی کی راہ سے مومن کو مومن اور کافر کو کافر کہتے ہین گو ظاہر بینون کی نظر مین خلاف اسکی نظر مین آوے اور دلیل اسپر یہ ہی کہ چونکہ متبادر لفظ کفر سی انکار شہادتین ہی کہ معبر بکفر اسلامی ہی اسلئے ہم مخالفین جناب امیر کو معبر بفاسقین کیا کرتے ہین کہ اطلاق اوسکا مقابل مین مومن کے آیا ہی لقولہ تعالی افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون پس مراد فسق سی نہین ہی مگر کفر ایمانی کہ اعم ہی کفر اسلامی سی لان بین الاسلام والایمان عموما وخصوصا مطلقا فیکون نقیضاہما بالعکس کما تقرر فی المیزان الحاصل ثلثہ کے کفر اسلامی کے کہ عبارت انکار شہادتین سی علانیۃ ہی ہم قائل نہین ہین آری محاربین جناب امیر المومنین کہ مثل اصحاب جمل وصفین بمودائے یا علی حربک حربی کی کافر اسلامی کہسکتے ہین تیسری تمہید حل لفظ ابوبکر وعمر بلفظ جناب شیخین فقط فریب عوام کے لئی ہے تاکہ عوام گمان کرین کہ مولانا شوستری جو شیعون کے بڑے عالم ہین کفر ثلثہ کا انکار کرتے ہین اور اونکو بتعظیم وتکریم یاد کرتے ہین حالانکہ کل کتب جناب مولانا شوستری از بائے بسم اللہ تا تائے تمت اثبات کفر ونفاق سی ثلثہ کی بھرے ہوئی ہین مفتح کتاب مجالس المومنین مین بعد ذکر حدیث قرطاس کے جو اول دلیل اوپر نفاق کے ہی فرماتے ہین والآ بر ہر عاقل متأمل مشتبہ نیست کہ آن حریفان دغا وروباہان معرکہ وغا در ایام حضرت رسالت ہموارہ انتظار این فرصت داشتند تا آنکہ بعد آنحضرت علم مخالفت اہلبیت برافراشتند وبنا بر طمع جاہ وغلبہ ہوا آنچہ از دیدہ وشنیدہ بودند نادیدہ وناشنیدہ انگاشتند الی آخر ما افاد ولقد اجاد وفیما افاد **قولہ** رہا جواب جو مجتہد صاحب **اقول** جو جواب جناب غفرانمآب علیہ الرحمۃ والرضوان نے دیا ہی وہ بہت معقول جواب اور قاطع شبہات ذوی ناب اولی الاذناب ہی اور جو آپ کی سمجھ مین نہین آتا ہی وہ قصور فہم آپکا ہی جیسا کہ مسئلہ کلالہ

باوجود سمجھانے جناب رسولخدا کے حضرت عمر کے فہم مین نہ آیا قولہ اسلیئے کہ قاضی صاحب
اقول قاضی صاحب نے نہین کہا بلکہ شیخ جلیل رازی علیہ الرحمہ نے کہا ہی کہ شیخین کی
تکفیر بکفر اسلامی ہمارے اصول کے خلاف اور مجتہد صاحب اوسکو نہین ثابت کرتی
ہین بلکہ کفر ایمانی کو ثابت کرتے ہین پس دونون قولون مین آپسمین تناقض نہین ہے
کہ ایک خطا ٹھہرایا جاوے تناقض کے وحدات ثمانیہ مین سے وحدت اضافت بھی ہی
پس خطا آپکی ہی کہ قولین متحدین فی المآل کو تناقض سمجھتے ہین اور تعریض بلفظ اجتہادی
جو کی ہی پس مسئلہ فرعیہ مختلفہ نہین ہی بلکہ اصولیہ متفقہ ہی پس ایسے مقام مین ذکر اجتہاد کرنا
یاد وہ اجتہاد ابوبکر و عمر و عثمان خلاف نصوص صریحہ قرآن و فرمودہ سید الانس والجان
رسول ملک منّان ہی کہ جس سے منع قرطاس اور تخلف از جیش اسامہ ہوا اور گھر اہلبیت کا
جلایا گیا اور خیار صحابہ مثل ابوذر و عمّار پر جوتی اور لاتین اور کوڑے پڑے اور جلاوطن
کیے گئے اور یاد وہ اجتہاد مجتہد جملہ اور مجتہدہ صفینے کا ہی جس اجتہاد نے لاکھون کی جان لی سبحان اللہ
کیا کیا اجتہاد تھے کہ نص صریح بلکہ اصرح کی ہوتی ہوئی اوس اجتہاد نے بنیاد بے عرب کی بیخ دین
کھود کے پھینک دی اور الحرب اکل العرب والعرب من الحرب ضرب مثل مشہور ہوئی
پس جب کل عرب کا یہ حال ہوا تو خاندان رسالت کو کون پوچھتا ہی قولہ یا شاید
درمیان کفر و ایمان کے اقول آپ ایسے ننھے نادان یہان نکلے کہ کچھ نہین جانتے
داہنا بایان کون ہی اسکو بھی نہین پہچانتے تمکو بسنت کی کیا خبر اسکی خبر نہین کہ ایکمرتبہ
درمیان کفر ظاہری اور ایمان حقیقی کے ہی بلکہ ایک نہین جمعًا و رفعًا دو کہنا چاہیے شاید
و کاش کو اس مقام مین کچھ دخل نہین ہی بلکہ یقینًا و حتمًا خود جناب باری نے درمیان کفر اور
ایمان کے ایکمرتبہ نفاق کا ٹھہرایا ہی اور مذبذبین بین ذالک لاالی ہولاء ولاالی ہولاء فرمایا
ہے اور منافقین کو اخوان کافرین بنایا ہی الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانہم
الذین کفروا قولہ اسلام ہی جسکے معنی نفاق کی ہین اقول کیا سمجھ سے کہانتک سمجھائے

اری حضرت اسلام کے معنے نفاق کے نہین ہین یہ کس کودن نے آپکو پڑہایا ہی یہ کس
گدھے نے آپکو سمجھایا ہی بلکہ اسلام اعم ہی نفاق سے اور ایمان سے **قولہ** استفسار کرتے ہین
اقول آپ ناحق استفسار کرتے ہین ہملوگ ہزار کہین اور آپکی تسکین کے لئے ہر بن مو سے
عرق ریزیان کرین مگر حضور والا کی سیری ہمسے نہوگی آپ جناب کبریا سے بصد تضرع و التجا
دعا کیجئے کہ روح پر فتوح ثلثہ کو دست زبانیہ سے اسقدر مہلت دی کہ آپ اونہین سے
جاکر پوچھ لیجئے کہ تم کس قسم کے منافق تھے اور کیسے مرتد تھے **قولہ** کیا غرض ہی **اقول** غرض نفاق و ارتداد ثلثہ ہی
آپ لومڑی کی چال کیون چلتے ہین سیدھی راہ کیون نہین چلتے غرض شیعونکی بہت ظاہر
ہے کہ ثلثہ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان تھے حقیقت مین بے ایمان تھے پر وہ ایمان ظاہری
مین نر دغا کھیلے ہین جناب نبوی کو تادم وفات ایذائین پہونچائین یہ باہر ایذا پہونچاتی
تھے بیٹیان انکے گھر مین ایذائین دیتی تھین چنانچہ کلام اللہ مین سورہ تحریم اسپر ناطق ہی
اور بعد وفات آنحضرت کے اونکے اہلبیت کے ایذا دینے سی بھی اونکو ایذا پہونچائی اور
مورد انّ الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدّنیا و الاخرہ ہوئی مصدق
اسکا یہ ہی کہ قیامت تک خدا نے اونکو مورد ملامت یک خلق کثیر کا کہ گنتی اونکی کرورونکی
بھی شمار مین نہین آسکتی بنایا ہی **قولہ** یا کہ وہ دل سے **اقول** یہ تردید فاسد ہے
کیا ضرورت اسکی ہی کہ اگر امامت کی منکر ہون تو مصدق نبوت دل سی ہون کیون نہین
جائز ہی کہ زبان سی ادائے شہادتین کرتے ہون اور دل سے نہ مصدق نبوت ہون
اور نہ مصدق امامت قضیتین مانعۃ الجمع نہین ہین کہ تردید کچھ مصرف رکھتی ہو اور درواقع
امر ایسا ہی ہے کہ حضرات ثلثہ آپکے ایسے جامہ زیب اور نیک تن ہین کہ جملہ اقسام اضداد
ایمانی کے معدن اور جملہ نقائص حسن و خوبی کے مخزن ہین یہان ہیچ عیب شرعی کی
جگہہ ہیچ عیب شرعی بھی بہت کم ہین **قولہ** اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین **اقول** اکثر
کیون فرماتے ہین کل کہئے اور اکثر کے مقابل مین جن بعض کو آپ مخالف اکثر قرار دینگے

وہ اپکی فہم کی غلطی ہوگی جیساکہ آپ نہ جاناہی اور پھر جانے کا **قولہ** امام مہدی فرماتے ہین
اقول فقط صاحب الزمان علیہ السلام نہین فرماتے بلکہ ہمارے نزدیک اجماع کل
اہلبیت طاہرین علیہم السلام اسی پر ہی اور یہی ایک دلیل اجمالی شیعون کے لیئے واسطے
ابطال آپکے قول کے کہ بعض علما پر آپ تہمت اقرار ایمان ثلثہ کرتے ہین کافی ہی **قولہ** پس
اسکا جواب ہم اوپر دیچکے **اقول** پس اوسکے جواب الجواب کے میخ ہم بھی اوس اوپر کے نیچے
ٹھونک چکے اوسکا اعادہ ہمکو بھی ضرور نہین ہے **قولہ** اسی واسطے اس قول سے اکثر علماء
شیعہ **اقول** چار سطر پہلے آپ فرماچکے ہین کہ انکار ایمان ثلثہ اکثر حضرات شیعہ فرماتے ہین بلکہ شیعہ
کس حساب مین خود اونکے امام مہدی فرماتے ہین اب فرماتے ہین کہ اکثر علما نے
انکار ایمان ثلثہ سے انکار کیا پس اگر منکرین اور منکرین منکرین دونون اکثر ہین تو اقل
کہان ہین سچ ہی کہ دروغگورا حافظہ نباشد اور اگر کہیئے کہ اکثر شیعہ سی ہمنے عوام شیعہ مراد لئی
ہین تو آپ کی خوش لیاقتی ہی کہ خواص کا دامن چھوڑ کے عوام کا پکڑتے ہین اگر ایسی
پکڑ کیجیگا تو میان مشیر کے شاگردون سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگا **قولہ** جیساکہ ملّا عبداللہ
اقول نہ کوئی ملّا عبداللہ کو علماء شیعہ سے جانتا ہی نہ کتاب اظہار حق کتب علماء شیعہ
مین مذکور ہی یہ مصنف اور مصنف سوا بساط لبساطی صاحب کی اور کہین نہین
پایا جاتا ہی کسقدر بیغیرتی اور بےحمیتی بغرض ابلہ فریبی حضرات اہلسنت کی حصّے مین پڑی
ہے کہ کتاب مستطاب ذوالفقار بر ناظر بلکہ لبسفاہت مناظر بلکہ مجادل و مکابر ہین
اور اسمین صاف صاف ملّا عبداللہ سے انکار ہی کہ ہم اونکو نہین جانتے وہ کوئی
ہمارے علماء معتبرین اور مشہورین سے نہین ہین پس بغیر اثبات اعتبار اونکے
قول سی استشہاد کرتے ہین اور سخنان جواب دادہ کو بلا اشارت طرف رد جواب
کے بفخر و مباہات لکھتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ سُنّی جہال دیکھکر تو واہ واہ خوش آمدی
کرینگے کہ جس سی حضرت مخاطب پھولے نہ سمائینگے مگر جب شیعہ دیکھین گے تو ان خیالات

اور بےغیرتیون پر سوائے صدرحمت کی اورکیا کہینگے **قولہ** وہذہ عبارتہ الی اخر العبارۃ
اقول معاذاللہ کہ کوئی شیعہ بے ایمانی ابوبکر پر معاذاللہ کہی جسکو خدا نے ایک تھوڑی سی
بھی عقل دی ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ جو لوگ برا کہنے سے تحاشی نہین کرتی وہ اثبات بدایمانی
سے کب تحاشی کرینگے بلکہ تحاشی کرنیوالون سے البتہ تحاشی کرینگے پس ایسی لوگون کے
قول سے الزام شیعہ دنیا بجز بوالہوسی کیا کہا جائے لیکن ہم جانتے ہین کہ ایسی بات کے
جواب سی حضرات اہلسنت جان چراتے ہین اور کلام تنزلی پر جان لڑاتے ہین
بہت خوب ہم اب علی التنزل کہتے ہین کہ کیون نہین جائز ہے کہ ایمان سے ایمان
ظاہری مراد ہو اور ہماری علما ایمان ظاہری ثلثہ سے انکار نہین کرتے اور لکھتے ہین کہ ثلثہ
مثل اخوان منافقین اپنے کے اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا کا ایمان رکھتے تھے
ظاہر کلام ملا عبداللہ مجہول بلکہ مفروض ناظر ہے طرف اسکے کہ بعد سنوح ناخوشی با امیرالمومنین
کرہتی اوپر انکار نص جلے روز غدیر تھا وہ ایمان ظاہری بھی ثلثہ کے ہاتھ سی جاتا رہا اور داخل
کفر نجاستی ہوگئے ہرچند یہ مسئلہ یعنی نجاست وطہارت کا مسائل نظریہ فرعیہ سے ہے کس قسم کا
کفر موجب نجاست ہوتا ہی مگر اس مقام پر ملائی مفروض کا قول آپ کو ضرر پہونچائیگا آپ
بطمع نفع اوسکو ناحق بیان فرماتے ہین **قولہ** ملا عبدالجلیل قزوینی **اقول** ان ملا کا
بھی قول مثل ملائے سابق کے درجۂ قبول سے معزول ہے پہلے اسکے اور
اونکے اقوال کی مقبولیت اقوال معتبرین اور موثقین سی ثابت کرتے تب کچھ گفتگو کرتے
اور کون شخص دنیا مین ایسا ہوگا کہ اپنی ملعونین کی ثناگستری کریگا اگر اونکو شیعہ قابل ثنا سمجھتے
تو کیون کچھ کہتے اور غایۃ ما فی الباب اونکا قول منقول غیر مقبول فی الجملہ خلفا کی بزرگی پر دلالت
کرتا ہے اور ایمان سے اس مقام پر کچھ بحث نہین ہے اور بزرگی من حیث الدنیا بعد
غصب خلافت وحصول سلطنت کے بنظر ظاہر اونمین پائیگئے تھی مثل بزرگی فرعون
کے اور بزرگی بادشاہ کافر عہد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چنانچہ توجیہ لفظ آل فرعون مین

مفسرین نے ذکر کیا ہی کہ لفظ آل مقتضی عزت ومنزلت ہی اور من حیث الدنیا فرعون کیلئے
تھی پس فراعنہ آل محمد کو اگر اس فرعون پر قیاس کرین تو کچھ بیجا نہین ہی اور یہ جو فرمایا ہی کہ از
درجہ صحابت نگذرانند یہ بھی بہت ٹھیک ہی یعنے مثل کل منافقین کے اونکو بھی داخل اصحاب
سمجھین پس اگر شیعہ درجہ صحابت سے ثلثہ کو نکالین تو مصداق حدیث صحابی صحابی کیونکر بنا دین

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبیل السلام

اور احتجاج طبرسی مین لکھا ہی کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ لست بمنکر فضل ابی بکر و لست بمنکر
فضل عمر و لکن ابا بکر افضل من عمر کہ مین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی فضیلتون سے
انکار نہین کرتا لیکن ابو بکر عمر فاروق سے افضل ہین پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے
اور روایتون سے جن کو ہم نقل کرینگے حضرت ابو بکر صدیق کے ایمان اور فضیلت
مین کون شک کر سکتا ہی پس یہ دعوی کہ ابو بکر صدیق باطن مین معاذ اللہ کافر تھے
خود علماء شیعہ اور ائمہ کبار کی احادیث سے باطل ہوا اور اگر اب بھی کسی کو شک ہووے
تو وہ تفاسیر اور احادیث امامیہ کو دیکھے کہ باوجود اس عناد اور تعصب کے جو اونکو خلفا
ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ہے اب بھی صدہا روایات اور احادیث مدح وثنا
مین خلفا کی موجود ہی چنانچہ اونکے مفسرین قبول کرتے ہین کہ حضرت ابو بکر صدیق غلامونکو
مول لیا کرتے اور بسبب اسلام کے اونکو ازاد کردیتے جیسا کہ علامہ طبرسی نے مجمع البیان
مین لکھا ہی کہ عن ابن الزبیر قال ان الآیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری المالیک الذین
اسلموا مثل بلال و عامر بن فہیرہ و غیرہما و اعتقہم کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی
شان مین ابو بکر کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام لاتے مول لیتے اور پھر
خدا کی راہ مین ازاد کرتے مثل بلال اور عامر وغیرہ کے فقط پس چونکہ ابو بکر صدیق اپنے
مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتے تب خدا نے یہ آیت نازل کی کہ دوزخ سے وہی
بڑا پرہیزگار بچیگا جو اپنے پاک مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتا ہی پس تعجب ہے

کہ جو شخص اپنے مال سے مسلمان غلامون کو خریدے اور اونکو ازاد کرے اور اوسکی شان مین خدا آیتین نازل کرے اور اوسکو اتقی الناس فرماوے اوسکی فضیلت اور بزرگی بیکطرف اسکے ایمان سے بھی انکار کیا جاے اور ایسا شخص منافق اور کافر سمجھا جاے غرض کہ ایمان اور اسلام مین ابوبکر صدیق کے کچھ شبہہ نہین رہا اور باقرار علماء شیعہ اوسکا ثبوت ظاہر ہوگیا اب باقی رہا تیسرا امر کہ مراد ایمان سے اصول دین کو تصدیق کرنا ہی اور چونکہ آمامت بھی ایک اصل اصول دین سے ہے اور اس سے ابوبکر صدیق منکر تھے اس سے اونپر اطلاق ایمان کا نہین ہوتا اسکی تردید ہم بخوبی بحث آمامت مین کرینگے انشاء اللہ تعالی لیکن ہمارے نزدیک ابتداے زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین مین داخل کرنا اور جو اوسوقت آمامت پر ائمہ اثنا عشر کے ایمان نہین لایا اوسکو مومن نہ جاننا نادانی ہے اسلئے کہ جب پیغمبر صاحب نے نبوت کا دعوی کیا اور اسلام کی دعوت فرمائی تو اوسوقت خدا کی توحید اور اپنی نبوت کی تصدیق ایمان کی علامت رکھی ائمہ کی امامت کی تصدیق کی تکلیف کسی کو نہین دی بلکہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی اسلام کی دعوت صرف توحید اور نبوت کی تصدیق پر کی پس اوسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی نہ تھا کہ کوئی اوسکو قبول کرتا یا اوس سے انکار کرتا اگر ہم غلط کہتے ہون تو حضرات شیعہ اپنی ہی کتابون سے یہ بات ثابت کردین کہ جب اول اول پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثناء نے لوگون کو اسلام کیطرف بلایا تو اونسے توحید اور نبوت کے سوا حضرت علی کی امامت کی تصدیق کو بھی فرمایا حضرت علی خود اوسوقت لڑکے تھے کسی شخص سے اوسوقت پیغمبر صاحب نے نہین فرمایا کہ جسطرح پر خدا کی توحید اور میری نبوت کی تصدیق تمپر ایمان کے لئے ضرور ہے اسیطرح میری چھوٹے بھائی علی کی امامت کی تصدیق بھی ضرور ہے اور جبکہ ایسا کسی سے اوسوقت نہین کہا اور امامت کو اصول ایمان سے قرار نہین دیا تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار کرنا بھی اوس سے ثابت نہین ہوتا اور جب یہ ثابت نہوا تو اونکے ایمان مین بھی کچھ خلل نہ آیا ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین

کہ آخر زمانہ نبوت مین خم غدیر پر جب خطبہ امامت علیؑ مرتضی کا پڑہا اور لوگون کو توحید اور رسالت
کے علاوہ امامت کا اقرار پر بھی دعوت کی اوس وقت امامت کا انکار گویا ایمان کے خلل کا سبب
ٹھہرا لیکن جبکہ اوسکا نام و نشان بھی نہ تھا اور کوئی لفظ امامت سے واقف تک نہ تھا اوسکو اوس وقت
اصول دین مین ٹھہرانا اور اوس سے ناواقف آدمی کو منکر قرار دینا اور اوسکے انکار کو اوسکے عدم
ایمان کا سبب کہنا بڑی نادانی ہے ہان حضرات شیعہ یہ کہسکتے ہین کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے خم غدیر کی وقت حضرت علیؑ کی امامت سے دل مین انکار کیا اور بعد وفات پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا کے اوسکو ظاہر کیا یعنی خود امام بن بیٹھے تو ہم اسبات کو سن سکتے ہین لیکن اس سے
صرف اطلاق ارتداد کا ولغوذ باللہ من ذالك اونپر ہوسکتا ہے اس سے اونکی اصل ایمان
مین جو اول اول لائے کچھ خلل نہین آسکتا اور ابتدائے زمانہ نبوت مین اونکا نہایت سچے دل سے
ایمان لانا اپنی حال پر قایم رہتا ہے رہا ارتداد اونکا بسبب غصب خلافت کو اسکو ہم بحث امامت مین بیان کرینگے انشاءاللہ

یقول المتمسك بولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے کہ امام باقر علیہ السلام
نے فرمایا حضرت سلامت یہ مقول مبول نامعقول آپکا مدخول ہے
بلکہ مدخول متصل الوصول وستق الحصول انظار ثواقب فحول سے آتا اولاً احتجاج طبرسی مین تو
فرمانا امام باقر علیہ السلام کا کہین نہین لکھا ہے مگر آپکے جناب ... جی صاحب نے کہین لکھا ہوگا
آپ اونہین سے نقل فرماتے اور کہتے کہ موجی صاحب نے کہا ہے کہ احتجاج طبرسی مین لکھا ہے
تا بمقتضائے العهدة علی الراوی پردہ رہ جاتا اور آپکا دامن عصمت اور عفت لوث تہمت سے
بچ جاتا اور قصور نافہمی دبے دانشی فقط طرف موجی صاحب کے عاید ہوتا کہ علمار حضرات اہلسنت
فقط عوام فریبی کے لئے مدعی اتباع اہلبیت علیہم السلام ہوتی ہین حالانکہ اکثر علما انکے نام
اہلبیت سے بھی واقف نہین گنتی اور القاب کو کون پوچھتا ہے اور جب حال علما یہ ہے تو جہلا کا کیا ذکر
ہے کتاب احتجاج مین ایک حدیث ابطال فضل ابوبکر وعمر مین احتجاجات ابوجعفر ثانی یعنی

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام مین منقول ہی اوسکو ہمارے حضرت سمجھتے ہین کہ امام محمد باقر
علیہ السّلام سے منقول ہی اگر مبدر بحث مین لفظ ثانی پر نہین لحاظ فرمایا تھا تو خیر کہ وہ رکھا
لیکن طرفہ یہ ہے کہ خود بدولت حدیث مین موجود ہی روی ان المامون بعد ما زوج ابنتہ
امّ الفضل اباجعفر علیہ السّلام کان فی مجلس وعندہ ابوجعفر علیہ السّلام
ویحیی ابن اکثم وجماعۃ کثیرۃ فقال لہ یحیی ابن اکثم ما تقول یا بن رسول اللہ
الحدیث اتنا تو خیال فرمایا ہوتا کہ کجا زمانہ مامون جسنے اپنی بیٹی سے عقد حضرت امام محمد تقی
کیا تھا اور کجا زمانہ امام محمد باقر علیہ السلام کہ اواخر سلطنت بنی امیہ مین تھی کہ اسوقت
مامون عباسی کے دادا کا بھی شاید وجود نہو گا پس ابوجعفر سے امام محمد باقر علیہ السلام کو
مراد لینا سوائے مضحکہ کے کس چیز پر محمول ہو سکتا ہی ثانیاً یحیے بن اکثم کہ علمائے متعصبین اہلسنت
مین سے تھا اور ذہبی اوسکی شان مین ان الاعتدال مین لکھتے ہین وحدث عنہ الترمذی
وکان من کبار الفقہاء اور مثل اسکے ایک گروہ علماء اہلسنت اسکے حق مین لکھتے ہین اور
قاضی القضات تھا باانیہمہ گروہ عظیم اکابر علماء اہلسنت شہادت انکے لواطت اور حسن پرست
ہونیکی بھی دیتے ہین وکل ذلک مذکور ومثبت فی الاستقصاء اور ایسا یہ مرد بلکہ نام ناصبی تھا کہ
حسب فرمائش سلاطین عباسیہ اور خوش آمدین اون شیاطین کی مقابلہ جناب امام حسن عسکری
علیہ السلام سے کرنے کو امادہ اور اوس جناب کو الزام دینا چاہا مگر اوس حجت خدا نے خوب ہی
اس ناصبی کو عاجز ورسوا کیا بالجملہ بسبب ایسی ہی عادات خبیثہ کی امام محمد تقی علیہ السلام سے
مستعد مقابلہ واضرار امام ابرار ہوا اور مجمع عام مین اون گروہ نواصب کے احادیث فضائل
ابوبکر وعمر کو پوچھنا شروع کیا بالغرض فاسد اسکے کہ وہ حضرت انکار کرین تو ارکین دولت عباسیہ
جو سب سنّی تھے وہ سنین تو ایک صورت فساد پیدا ہو اوانحضرت نے غرض فاسد پر
اوسکے متفطن ہو کر ابتدائے ذکر فضایل ابوبکر مین فرمایا کہ مین منکر فضل ابوبکر نہین ہون لیکن
یہ حدیثین جو تو فضائل ابوبکر مین بیان کرتا ہے غلط ہین اور اسیطرح ابتدائے ذکر فضائل عمر مین

بیان فرمایا کہ مین منکر فضل عمر نہین ہون لیکن یہ حدیثین جو فضائل عمر مین تو بیان کرتا ہی
وہ غلط ہین اور ظاہر ہی کہ مدار فضائل ثلثہ امثال انہین احادیث موضوعہ پر ہی پس جبکہ
اِن احادیث کو حضرت نے غلط اور موضوع ٹھہرایا و ماثبت بہ الفضل کو باطل کردیا تو پھر فرمانا کہ
مین اونکے فضل کا منکر نہین ہون بجز استہزا کے کس چیز پر محمول ہوسکتا ہی جس طرح
جناب باری بعد ذکر طعام و شراب اہل جہنم کے فرماتا ہی کہ ذق انک انت العزیز الکریم
اکثر مفسرین نے فرمایا ہی کہ ذکر عزیز و کریم نہین ہی مگر بطور استہزا اور قرینہ اوسپر ذکر طعام
و شراب ذلت و خواری ہی ثالثا ہوسکتا ہی کہ مراد عدم انکار فضل سے فضل دنیاوی ہو
یعنے مین منکر اونکے اوس فضل کا نہین ہون جو دنیا مین اونہون نے ایک قلیل عزت
بسبب اکتساب سلطنت مسمی بخلافت کی حاصل کی جسطرح سے عزیز و کریم ہونا اہل جہنم کا
باعتبار اعزاز و اکرام دنیا کے ہوسکتا ہی رابعًا کلام امام علیہ السلام نص اوپر اقرار فضل ابوبکر کے
نہین ہی بلکہ فرمایا کہ مین منکر نہین ہون اور عدم انکار شے مستلزم اقرار شے نہین ہوتا اسلئے
کہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک بات کا نہ انکار کرے نہ اقرار جیسا کہ ابھی آپ نے صفحہ ۷۸ کی لکھی ہین
سطر مین فرمایا کہ نہ انکار کیا نہ اقرار انتہی پس جب انکار و اقرار کچھ نہوا تو فضل ابوبکر مسکوت عنہ رہا و ربما
یکون السکوت فی معرض البیان بیانا للعدم اور قرینہ عدم کا یہان انکار احادیث فضیلت
ابوبکر و عمر ہے پس محصل کلام بلاغت نظام عدم اقرار فضیلت ابوبکر ٹھہرا اور اگر اس
مضمون کو بطرز معقول لکہا ہو اداب المعقولیین ہم بیان کرین تو یون کہین کہ لانسلم کہ بین
الاقرار والانکار تقابل ایجاب و سلب ہی لرفعہما معا باقرار کم پس ضرور ہی کہ یا تقابل عدم
و ملکہ ہو انکان احدہما وجودیا والاخر عدمیا و العدمی قابل للوجودی لیس لانسلم کہ عما شانہ
الاقرار بہ نسبت اوس جناب کے صادق آتا ہی علی الخصوص بنظر اسکے کہ اونکو جد امجد جناب
امیر المومنین معتقد کذب و غدر و خیانت و اثم حق شیخین مین تھے کما فی صحیح المسلم اور
علی ہذا القیاس خطبہ شقشقیہ کہ بعض اکابر علماء اہلسنت مثل فیروز آبادی و محمد طاہر گجراتی

وسبط ابن جوزی وغیرہم کلام جناب امیر بلاریب ذکیر ہو اوسمین بہت سی رذائل مدلِ فضائل کے اوس
جناب نے فرماے ہین پس بالاینہمہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُس جناب کی تنا اسے اقرار فضیلت موجب ہو سکا
تو جسطرح بہ نسبت مجردات کی حرکت و سکون کہ باہم متقابلین بتقابل عدم وملکہ ہین منتفی ہی اسیطرح کہی
بہ نسبت اوس جناب کی یہ دو نو ملتفی ہون اور یا تقابل تضاد ہو انکان کلاہما وجودین جب بھی ثبوت
اقرار نہین ہوتا لجواز ارتفاعہما لبسوت الواسطۃ بینہما جیسئذ اور یا تقابل تضائف کیجیے پس
اولًا انکا متضائفین کہنا خالی از اشکال نہین اور ثانیًا بالغرض اگر ایسا ہی تقابل ہو تو بحیثیت
مختلفین اور باعتبار زمانین متضائفین کا اجتماع ممکن ہی پس ہو سکتا ہی کہ اکثر وجوہ سے
انکار اور بعض دیگر سے کہ مطاوی کلام خاکسار مین اشعار طرف اونکے موجود ہی اقرار ہو
لیکن ایسا اقرار مفید مطلب انکے نہین ہی کما بینّا بالجملہ ایا ما کان ثبوت اقرار فضیلت
ابوبکر مفید انکو نہوا اور ممکن ہوا ثبوت اقرار ذلیت اور اگر ہم جانتے کہ آپ مین کچھ لیاقت فہم ہی
تو اس تقریر معقول کو بتوجیہ تام بیان کرتے لیکن کیا فائدہ بھینس کے آگے بین بجادین بھینس
کھڑی پگوراے کیا ٹھیک گنواری مثل ہی اور خامسًا جائز ہی کہ مراد امام علیہ السلام کی یہ ہو کہ
مین قول فضل ابوبکر کا منکر نہین ہون یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ ابوبکر و عمر کے یہ فضائل بزبان
اہلسنت ہین لیکن یہ حدیثین فضائل کی سب جھوٹی ہین اور فضائل واقعی نہین ہین بلکہ
فقط بزبان اہلسنت ہین پس بجائے رذائل واقعی کے اطلاق کرنا فضائل کا بہ نسبت
ابوبکر و عمر کے بلسان قوم ہی جیسا کہ بعض مفسرین نے توجیہ ہذا ربی مین بہ نسبت نجم و قمر
وشمس کے قول ابراہیمی مین بیان کیا ہی یعنے حضرت ابراہیم کا ستارون کو رب کہنا
بلسان قوم تھا اور غرض حضرت کی یہ نتھی کہ معاذ اللہ واقعی یہ رب میرے ہین بلکہ غرض یہ تھی
کہ قوم کے عقیدہ فاسدہ کی راہ سے یہ رب میرے ہین اور اسیطرح سے ہی فرمانا جناب باریکا
آلہتکم خیر پس بتون کا آلہ ہونا ازراہ واقع کے ہی بلکہ باعتبار عقیدہ قوم کے ہی سادسًا
ہو سکتا ہی کہ مراد امام علیہ السلام یہ ہو کہ ہر چند واقع مین مین منکر فضائل ابوبکر و عمر ہون لیکن

علت انکار احادیث فضائل ابوبکر و عمر سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے
تکذیب احادیث فضائل کرتا ہون بلکہ علت انکار احادیث وقع مین کاذب ہونا ان
احادیث کا ہو پس کوئی یہ نہ سمجھے کہ چونکہ مین منکر فضائل ہون اسوجہ سے انکار کرتا ہون بلکہ
از راہ کذب واقعی احادیث فضائل ابوبکر و عمر کا انکار و ابطال کرتا ہون پس مقصود نفی انکار
سے نفی تہمت کذائی انکار ہے نہ اقرار فضائل شیخین سابعًا مقصود امام علیہ السلام عدم انکار فضل
بکری سے فضل ابوبکر اوپر عمر کے اور فضل عمر اوپر عثمان کے ہے بنا بر عقیدہ اہلسنت کہ لازم ہون
نے اوّل و ثانی بنایا ہے اور ثانی کو اول نہین ٹھہرایا ہے پس اس فضل ابوبکر و عمر کی کہ بنا بر عقیدہ
اہلسنت کے ہے حضرت منکر نہین ہین یا وہ فضل ابوبکر عمر پر اور فضل عمر عثمان پر جو بنا بر واقع کے
ہے کہ اول ابو الشر اور ثانی ابن الشر اور ثالث ابن ابن الشر ہے اسکے وہ حضرت منکر نہین
ہین یا اوّل ظالم اور ثانی اظلم اور ثالث اظلم من الاظلم تھا اس فضل کا انکار نہین ہے یا جیسا ثانی
کی طیب ولادت محل نظر ہے ویسا اول نہ تھا اس فضل کا انکار نہین ہے اور یہ ایک جواب درحقیقت چند
جواب ہین ثامنًا دلالت حدیث اوپر اقرار فضل ابوبکر و عمر کے قطعی نہین ہے بعدم استلزام عدم الانکار للاقرار
کما بیّنا پس معارض نہین ہوسکتی یہ حدیث ساتھ اون احادیث کے جو قطعی الدلالۃ ہین اوپر زوال ثلثہ
کے تاسعًا یہ حدیث اخبار احادی ہے اور مخالف ہے احادیث متواترہ قطعیۃ الصدور کے پس یا مطروح ہے
یا ماوّل ہوئی بتاویلات سدیدہ یہ اشعار سب جوابات کلہ شکنی کیواسطے ہین اور جواب حقیقی اور امر واقعی جو
ہے ہم بلحاظ و پاس خاطر مبارک آپکی اوسکے اظہار مین بہت تامل کرتے ہین مگر بے کئی چارہ بھی نہین
ہے اسلیے بعد بہت معذرت کے کہتے ہین کہ شیعہ اس فقرہ کو بقرینہ سوال مخالف خداع
مجمع عام مین محمول بر تقیہ کرینگے لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ لفظ تقیہ آپکے خاطر اقدس پر کوہ
ابوقبیس سے بھی گران تر گذریگا اور آپ سنتے ہی چراغ پا ہونگے اور ہمکو ڈر اسبات کا ہے
کہ جب اپکی خاطر غم و غصہ سے دو نیم اور قلب سلیم سوختہ نائرہ آتش جحیم ہو تو کہین ایسا نہو کہ دماغ
سقیم مین یہ خیال مقیم ہو کہ یہ چند آیتین قرآنی جو شیعون کے لیے دلیل تقیہ بنص یزدانی ہین

اور دست برد عثمانی سے بچ رہی ہین اب سنیون کو لازم ہی کہ قران سے نکال کر جلا دین کہ پھر شیعون کو مجال استدلال نہ رہے اور جواب دہی سے فارغ البال ہو جائین اب ہم محصل حدیث کو واسطے نزہت خاطر مومنین کے نقل کرتے ہین کتاب احتجاج مین منقول ہی کہ یحیٰے بن اکثم نے روبرو ایک جماعت کثیر کے اراکین دولت عباسیہ سے کہ سب خوارج سی تھے حضرت ابی جعفر ثانی یعنے امام محمد تقی علیہ السّلام سی پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین وربارۂ اوس حدیث کے جو فضیلت ابوبکر مین منقول ہی کہ حضرت جبرئیل جانب خداوند جلیل سے جناب رسولخدا کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ خدا اے عزوجل بعد تحفہ سلام کے آپ سی فرماتا ہی کہ آپ ابوبکر سے پوچھئے کہ مین تو اوسنے راضی ہون آیا وہ بھی مجھ سے راضی ہین کہ نہین حضرت امام علیہ السّلام نے جواب مین اوس خارجی کے فرمایا کہ مین انکار فضل ابوبکر نہین کرتا لیکن ضرور ہے اوسکو جو ایسی حدیث بیان کرے وہ لحاظ کرے قول رسولخدا پر کہ جو آنحضرت نی حجّۃ الوداع مین فرمایا تھا کہ بدرستیکہ بہت ہو گئے ہین میرے اوپر جھوٹھ باندھنے والے اور قریب ہی کہ بعد میرے اور زیادہ ہونگے پس جو شخص کہ عمداً مجھ پر جھوٹھ باندھے اوسکو چاہئے کہ جگہہ اپنی آتش جہنم قرار دے پس جسوقت پہونچے تمکو کوئی حدیث پس عرض کر و اوسکو کتاب خدا اور میری سنّت معلومہ پر پس اگر موافق کتاب اور سنت ہو تو اوسکو قبول کر و اور اگر مخالف ہو تو اوسکو چھوڑ دو اور یہ حدیث فضیلت ابوبکر کی ہرگز مطابق کتاب خدا نہین ہی اسلئے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے پیدا کیا ہمنے انسان کو اور جانتے ہین ہم اوسکے وساوس نفسانی کو اور قریب تر ہین اوسکی رگ جان سی پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ خداوند تعالے پر رضامندی اور نارضامندی ابوبکر کی مخفی رہی کہ نوبت باستفسار از ابوبکر پہونچے اسبات کو عقول محال جانتے ہین پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث شی ہے کہ جس سے معاذ اللہ جہل خدا لازم آتا ہے پھر یحیٰے نے کہا کہ یا حضرت ایک

دوسری حدیث ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر زمین پر ایسے ہین کہ جیسے جبرئیل اور میکائیل
آسمان پر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حدیث مین بھی نظر کرنا چاہیے کہ مثل حدیث سابق
ہی اسلئے کہ جبرئیل و میکائیل دو ملک مقرب خدا ہین اور جناب باری نے کلام اللہ مین
اونکو معصوم فرمایا ہی اور لا یعصون اللہ اور یفعلون ما یومرون اونکے حق مین ہی
پس جن لوگون نے کبھی عصیان خدا نہین کیا اور طرفۃ العین بھی اوسکی اطاعت سے باہر
نہین ہوئے کیونکر اونکے برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو مشرک تھے اور اکثر ایام عمر اونکے شرک
اور بت پرستی مین گذرے اور چند روز بظاہر قبول اسلام کیا عقل محال جانتی ہے
کہ ایسے لوگ مشابہ بجبرئیل و میکائیل ہو جائین پھر یحییٰ نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہی
کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر سیدا کھول اہل الجنۃ ہین پس اس حدیث کے
بارے مین آپ کو کیا کلام ہے پس امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی مثل حدیث سابق جھوٹی
ہے اور محال ہی کہ اہل جنت نظر بحدیث اہل الجنۃ جرد مرد سب کے سب جوان ہین بڈھون کا
وہان کیا دخل ہی اور جب کھول جنت مین نہین ہین تو شیخین سیدا کھول کیونکر ہو سکتے ہین پھر فرمایا
امام نے کہ اس حدیث کو بنی امیہ نے بمقابلہ اوس حدیث کے بنایا ہے کہ جناب
رسولخدا نے باب حسنین مین فرمایا انہما سیدا شباب اہل الجنۃ پھر یحییٰ نے کہا
کہ فضیلت عمر مین جو حدیث ہی کہ السکینۃ ینطق علی لسان عمر اسمین آپ کیا فرماتے
ہین امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مین انکار فضل عمر نہین کرتا لیکن ابوبکر افضل ہی عمر سے
یعنے تمہارے عندیہ مین حالانکہ ابوبکر سر منبر کہتا تھا کہ ان لی شیطان یعتر بنی یعنے ایک
شیطان ہی کہ اکثر اوسکے سر پر سوار رہتا ہی پس جب مین ٹیڑہا ہون تو مجکو سیدھا کرو یعنے
افضلیت ابوبکر کی عمر سے اجماعی اہلسنت ہی اور دلالت کرتے ہین اسپر احادیث موضوعہ
اونکی مثل اسکے کہ حضرت عمر تمنا کرتے تھے کہ کاش مین ایکبال ابوبکر کا ہوتا حضرات اہلسنت
کو معلوم ہوگا کہ کہان کے بال ہونیکی تمنا تھی بہرکیف جب ابوبکر کا یہ درجہ ہی تو فضیلت

عمر ابوبکر سے بڑھ جانا محال ہے پس نطق شیطانی لسان بکری سے نطق سکینہ لسان عمری
سے کیونکر ہو سکتا ہی اور اسیطرح کے تفرح بعض ظرفاے شیعہ نے بھی بہ نسبت ایک
حدیث دیگر فضیلت عمری کے کی ہی اور وہ حدیث یہ ہی کہ روز حشر خداوند تعالے اول
مصافحہ عمر ہی سے کریگا پس بنا براسکے کہ ابوبکر افضل عمر سے ہین لازم آتا ہی کہ جب حضرت
ابوبکر قدم بہ محشر مین فرماوین تو ضرور ہوگا کہ خدا اونکی پیرون پر گرے اور اپنی تئین اونکی قدمبوسی
سے مشرف کرے اسلئے کہ اگر مصافحہ کرے تو برابری عمر کی ساتھ ابوبکر کے ہوگی بلکہ باعتبار
اول مصافحہ کرنیکے ساتھ عمر کے تفضیل مفضول اور ترجیح مرجوح لازم آویگی اور یہ امر عقلاً اور
شرعاً قبیح ہے بالجملہ یہ قبایح نہین ہوتی مگر صحت حدیث فضیلت عمری سے پس وہ حدیث
باطل ہے اب حقیر خدمت مومنین مین عرض کرتا ہے کہ مینے واسطے حل کرنے حدیث
السکینة تنطق علی لسان عمر کے رجوع کیا طرف نہایہ ابن اثیر کے کہ کتب معتبرہ
اہلسنت سے ہی اونہون نے تفسیر سکینہ مین جو اس حدیث مین ہی چند احتمال بیان فرمائی
ایک یہ کہ سکینہ سے مراد بیان وہی سکینہ ہے جسکا ذکر خدا نے کلام اللہ مین کیا ہی جہان کہ فرمایا
ہے قال لہم نبیہم ان آیة ملکه ان یاتیکم التابوت فیه سکینة من ربکم
و بقیة مما ترك ال موسی و ال هارون اور اوسکے تفسیر مین پھر تین قول ذکر کیے
ایک یہ کہ سکینہ ایک حیوان تھا کہ اوسکا منہ مثل منہ آدمی کے تھا اور سب بدن اوسکا ایک
جسم لطیف سی مثل ریح اور ہوا کے پیدا ہوا تھا دوسرے یہ کہ سکینہ ایک صورت تھی مثل بلی
کے کہ بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ رہتی تھی پس جہان وہ شکل متبرک بلی کی دکھائی دیتی
تھی لشکر کفار خود بخود بھاگ کھڑا ہوتا تھا تیسرے یہ کہ مراد سکینہ سے وہ نشانیان ہین جو موسی ع
چھوڑ گئے تھے بعد اسکے ابن اثیر اپنی تحقیق ارشاد فرماتے ہین کہ حدیث حضرت عمر مین اشبہ بالحق یعنی
اصح یہ ہے کہ وہ صورت مذکورہ مراد ہو یعنی بلی والی صورت انتہی کلامہ پس بنا براس تحقیق کے
جو اہلسنت کے لئی تحقیق بالتصدیق ہے معنے حدیث یہ ہوئے کہ وہ صورت متبرک بلی کی گویا

ہوتی تھی اوپر زبان حضرت عمر کے اور غرض امام علیہ السلام کے رد حدیث مذکور سے یہ ٹھہری
کہ حضرت ابو بکر جو بقول تمہارے افضل عمر سے تھے اونکی زبان مبارک پر تو بجز شیطان خبیث
کے کوئی صورت چوہے کی چون چون بولی نہ کوئی صورت بلی کی میون میون بولی تو
پھر حضرت عمر کی زبان پر صورت متحرک بلی کی کیونکر ہووے گی بالجملہ نہایت مستبعد ہے کہ افلح
کی بلی تو میون میون کرے اور وہ برا تابع مانند کچھ نہ ہووے پھر مین رجوع کرتا ہون طرف
ذکر حدیث احتجاج کے پھر یحییٰ نے پوچھا کہ کیا فرماتے ہین آپ اس حدیث مین جو روایت
کی گئی ہے کہ عمر بن خطاب سراج اہل الجنۃ یعنے حضرت عمر چراغ اہل جنت ہین امام نے جواب مین فرمایا کہ
یہ بھی محال ہے اسلئے کہ بہشت مین ملائکہ مقربین ہین اور آدم تا خاتم الانبیاء مرسلین ہین کیونکر
ہو سکتا ہے کہ بہشت انکے نور سے نہ روشن ہوا اور تیرہ و تار رہے یہانتک کہ احتیاج پڑے
نور حضرت عمر کی کہ وہ چراغ بنی تب روشنی اہل بہشت کو میسر آوے پھر کہا یحییٰ نے کہ اوس
حدیث مین آپ کیا فرماتے ہین کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اگر خدا نہ مجھکو پیغمبر کرتا تو ضرور عمر کو
پیغمبر کرتا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کلام خدا صادق تر اس حدیث سے ہے اوسکے سامنے ایسی
حدیث سچی نہین ہو سکتی خداوند تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہے واذ اخذنا
من النبین میثاقھم ومنك ومن نوح جسوقت لیا ہمنے روز الست عہد و پیمان
پیغمبرون سے اور تجھسے اور نوح سے پس جبکہ حق تعالے روز اول عہد و پیمان اوسے رسالت
انبیا سے لیچکا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس میثاق کو متبدل کرتا اور بجائے رسولخدا عمر نبی ہو سکتے
پس احتمال نبوت عمر محال ہوا تو یہ حدیث جھوٹی ہو گئی پھر امام نے فرمایا کہ انبیا علیہ السلام نے
طرفۃ العین شرک بخدا اختیار نہین کیا پس کیونکر ممکن تھا کہ خدا ایسے شخص کو پیغمبر کرتا کہ جسکی اکثر عمر
شرک اور بت پرستی مین گذری ہو اور بظاہر چند روز مسلمان ہوا ہو اور پھر جناب رسولخدا نے
فرمایا کہ کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد یعنی جب نبوت جناب رسولخدا قبل از تخمیر
آدم ہو تو عمر کے لئے امکان اس نبوت کا کہان سے ہو سکتا ہے مگر یہ کہ اہل سنت انکے لیے بھی

وجود عالم انوار کے قائل ہون اور یہ امر بہت سہل ہے مگر مشکل یہ ہو کہ عالم انوار مین ظلمت وکفر وشرک کو کہان سے مداخلت ہوسکتی ہی پھر کہنے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین آیا ہو کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ما احتبس الوحی عنی قط الا ظننتہ قد نزل علی آل خطاب یعنے جب کبھی وحی آنیمین دیر ہوئی تو مجھے گمان غالب اسی امر کا ہوا کہ آل خطاب پر وحی نازل ہوئی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ محال ہو اسلئے کہ یہ کب جائز ہو کہ پیغمبر اپنی پیغمبری مین شک کرے یعنے یہ گمان کرے کہ مین پیغمبری سے معزول کیا گیا اور میرے بدلے آل طیب الولادت وطاہر النسب خطاب کو پیغمبری ہوگئی حالانکہ خدائے عزوجل فرماتا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس یعنے خدا برگزیدہ کرتا ہو ملائکہ مین سے پیغام برون کو اور آدمیون مین سے پس کیونکر ہوسکتا ہو کہ منتقل ہوجائے نبوت برگزیدگان ومحبان خدا سے طرف اوس شخص کے جو مشرک باللہ ہوا اقول اس فقرہ سے صاف ثابت ہوا کہ امام علیہ السلام پور خطاب کو مشرک باللہ جانتے تھے گو وہ مومنین کے سامنے امثال کھتے تھے مگر دل مین مثل عبد العزیٰ کے اپنی تئین عبد اللات والعزیٰ جانتے تھے پس ذکر فضیلت ایسی شخص کا کرنا نہین ہو مگر استہزا یا تقیۃ پھر کہنے نے کہا کہ یہ بھی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا لو نزل العذاب لما نجی منہ الا عمر بن الخطاب یعنے اگر نازل ہوتا عذاب تو نہ بچتا اوس سے مگر عمر ابن خطاب امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اسلئے کہ جناب باری فرماتا ہے ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون پس خبر دی حق سبحانہ تعالے نے کہ کسی کو عذاب نکریگا جبتک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور جب تک وہ لوگ استغفار کرتے ہین پس خبر دی حق سبحانہ وتعالے نے کسی کو عذاب نکریگا جب تک کہ رسول بیچ اونکے ہے اور جب تک وہ لوگ استغفار کرنیوالے ہین یعنے حسب صدق وعدہ خدا نزول عذاب

محال تھا پس نجات عمر معلق ایک امر محال پر کرنا مثل اسکے ہی کہ کوئی کہے کہ شریک الباری
موجود ہوتا تو حضرت عمر ہی ایمان لانے والے ہوتے پس ایسا کلام لغو اور عبث جناب رسولخدا
سے صادر ہونا محال ہی اور حصر نجات عمر مین دلالت کرتا ہی اوپر عدم نجات ابوبکر کے پس
فضیلت عمر ابوبکر پر لازم آتی ہے بلکہ جناب رسولخدا پر لازم آتی ہی انتہے محصل الحدیث مع قلیل
من توضیحہ **قولہ** پس ان روایتون اور ہزار مثل اسکے **اقول** جب حضور والا کی خوش فہمی
اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ معائب و مثالب آپکی نظرون مین فضائل و مناقب معلوم ہوتے ہین
جیسا کہ ہمنے انہین احادیث مین بیان کیا تو یہ مشتے نمونہ از خروارے کافی اور واقی ہین ۔
ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا **قولہ** کون شک کرسکتا ہی **اقول** شک کرنیوالی کوبھی
ہم ہمراہ ثلاثہ اونہین کے مقرب بھیجتے ہین شیعون کو اونکی بیدینی اور بے ایمانی مین یقین اور
حق الیقین اور عین الیقین ہی شک کا بیان کیا ذکر ہی **قولہ** پس یہ دعوی **اقول** جب شیعہ
فضائح و مثالب ثلاثہ کو کتب اہلسنت سی ثابت کرتے ہین تو یہ دعوی کہ ابوبکر استغفر اللہ
کافر نہ تھے خود علمائے سنت معاویہ اور اونہین کے محدثین کبار کی احادیث سے باطل ہوا
اور اگر اب بھی کوئی شک کرے تو وہ تفاسیر اور اصحاح احادیث سنیہ کو دیکھے کہ باوجود اس
مبہوت ہونیکے فضائل ثلاثہ مین اور رکمال اوس محبت کی جو خلفائے ثلثہ کے ساتھ ہی اب بھی
صدہا بلکہ ہزارہا روایات مذمت اور کفر و نفاق خلفا کے موجود ہین چنانچہ اونکے مفسرین قبول
کرتے ہین کہ تریدون عرض الدنیا کی راس الرئیس ابوبکر تھے کہ اونہین نے فدیا لینا اختیار
کیا تھا اور اذا عجبتکم کثرتکم کی مصداق حضرت ابوبکر ہی تھے اور ثم ولیتم مدبرین مین
بھی پیش رو پشت دینیوالون کے حضرت ابوبکر ہی تھی و مثلہ کثیر و لاینبئک مثل خبیر
قولہ قبول کرتے ہین **اقول** ہرگز ہرگز قبول نہین کرتے روایت مخالف کو بیان کرنا اور امر ہی
اور قبول کرنا اور امر ہی کاش کوئی جھوٹی دلیل بھی قبولیت کی بیان کردی ہوتی تا دعوی
بے دلیل نرہتا **قولہ** علامہ طبرسی نے **اقول** جس شخص نے تفسیر علامہ طبرسی علیہ الرحمہ دیکھی ہی

اوسکو معلوم ہے کہ اونکا معمول ہی کہ تفسیر ہر آیت مین پہلے اقوال مخالفین مثل ضحاک و مقاتل و مجاہد و سدّی و حسن و ابن عباس و قتادہ و ابن زبیر وغیرہم کی لکھتے ہین اور کسی کے قول پر ردّ و قدح نہین کرتے بعد اوسکے اوس آیت کی تفسیر مین جو اہلبیت نبوّت سے منقول ہوتا ہے وہ احادیث لکھتے ہین کہ یہی معتقد اونکا ہوتا ہی پس کون صاحب عقل ایسا ہی کہ ان اقوال مختلفہ کو جو مخالفین سے منقول ہوتی ہین کہیگا کہ یہ سب مقبول اور معتقد علامہ طبرسی ہین آپ جو چاہین فرمائین اور جولا ہون اور دھنیونکو جو مذہب اپکا ہین خوش کیا کرین **قولہ** کہ آیت سیجنبہا الاتقی الذی **اقول** ہرگز علاّمہ طبرسی نے اس آیت کو نہین لکھا ہی کہ شان ابوبکر مین نازل ہوئی ہے کسقدر آپنے کذب و خدع اختیار کیا ہے بجز خسر الدنیا و الآخرہ کے اس عوام فریبیون سے کچھ فائدہ نہین ہی علامہ طبرسی نے تفسیر آیہ فاما من اعطی واتقی مین مطابق اپنے معمول کے کہ پہلے اقوال عامّہ لکھتے ہین دو روایتین اہل خلاف کی بیان کی ہین اور بعد اوسکے مطابق اپنے مذہب حقّہ کے تفسیر آیہ مین حدیث حضرت ابی جعفر علیہ السّلام بیان کی ہے لیکن پہلے دونون روایتین عامّیہ پس ایک عن عکرمہ عن ابن عباس ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا شان ابو وحداح مین اور محصّل اوسکے قصّہ کا یہ ہی کہ ایک شخص کے گھر مین ایک درخت خرما پڑھا تھا کہ شاخین اوسکی ایک دوسرے شخص محتاج کے گھر مین تھین پس صاحب خرما جب خرمون کے توڑنیکے لئے اپنے درخت پر چڑہتا تھا تو کبھی کچھ خرمے اوس شخص محتاج کے گھر مین گر پڑتے تھے اور لڑکے اوس فقیر کی اوٹھا لیتی تھی تو صاحب خرما اوترکے اون لڑکون سے اپنی خرمے چھین لیتا تھا یہانتک کہ اگر لڑکون کے منہ مین کوئی خرما ہوتا تھا تو اونگلی ڈال کر منہ سے نکال لیتا تھا اوس شخص محتاج نے شکایت بے مروتی صاحب نخل خدمت جناب رسولخدا مین کی اونحضرت نے اوس محتاج سے فرمایا کہ اچھا اسوقت تو جا بعد اسکے صاحب خرما سے حضرت نی ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر یہ پڑھا درخت خرمے کا تو مجھے دے تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اسکے عوض مین

بهشت عنبر شرت کا خرما تجھ کو ملیگا اوس شقی نے جواب مین کہا کہ یا حضرت میرے ملک
مین بہت سے درخت خرمے کے ہین لیکن اس مزیکا کوئی خرما نہین ہی آپ جس درخت خرما
کو چاہین لے لین مگر اس درخت کو مین نہ دونگا وہ حضرت یہ کلام وقاحت انجام اوسکا
سنکے خاموش پھرے اور ایک شخص ابو دحداح نامی کہ وہ بھی حضرت کے صحابہ مین سے تھا
اور گفتگوئے جناب رسولخدا اور جواب ناصواب صاحب نخل سنتا تھا خدمت جناب
رسولخدا مین حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت جو آپ نے وعدہ صاحب خرما سے بہشت کے
خرمے کا فرمایا اگر مین وہ درخت خدمت بابرکت مین دون تو مجھے بھی وہی خرمائے بہشت ملیگا حضرت
نے فرمایا آرے ابو دحداح پاس صاحب نخل کے گیا اور اوس سے بہت گفتگو کی یہانتک
کہ وہ عوض مین ایک درخت کی چالیس درخت لیکر راضی ہوا بعد اوسکے کہ معاملہ معاوضہ
روبروئے شہود واقع ہوچکا ابو دحداح خدمت باسعادت جناب رسولخدا مین حاضر
ہوا اور درخت کو پیش کش کیا او نحضرت نے اوس شخص محتاج کو وہ درخت عنایت فرمایا
پس یہ آیہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری فاما من
بخل و استغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری نازل ہوا پس مراد
اعطی واتقی سے ابو دحداح ہے اور مراد بخل واستغنے سے صاحب نخل ہی یہ پہلی روایت
ہی سنیونکی جسکی نقل علامہ طبرسی نے کی ہی اور یہی روایت واحدی نے تفسیر اسباب النزول
مین لکھی ہی اور تفسیر سدی مین بھی ہی اور شارح طوالع نے واقدی سے بھی نقل کیا ہے کہ
انہا نزلت فی حق ابی دردا اوابی دحداح اور عطا مفسر نے بھی نام اوسکا ابو دحداح
کہا ہی اب سنئے دوسری روایت سنیونکی جو علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے نقل کی ہی وہ روایت
منقول ہی ابن زبیر خارجی سے کہ وہ نواسا ابوبکر کا ہی اور اپنے جد فاسد کو سراہتا ہی اور کہتا ہی
کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے شان ابوبکر مین کہ اوسنے مسلمان غلامون کو مثل بلال اور عامر
کے خرید کرکے ازاد کیا انتہی یہ متعہ زادہ بقول ابن عباس جو اصل الحق عن بردی عوسحہ

فرماتے تھے اور حرام زادہ بقول اہلسنت جو متعہ کو حرام جانتے ہین اگر من اعطی کا مصداق
انکے جد فاسد ابوبکر کو کہتا ہو تو اما من بخل کا مصداق کسکو کہتا ہو آیا خود ہی یا چچا اوسکا عمر ہے
الغرض ایسی بے سر و پا روایت جو کسی امام و پیغمبر تک نہین پہونچتی ہو بلکہ ایک خارجی اپنے
دل سے بکتا ہو اوسکو بجز سنّیون کے کون عاقل قبول کریگا حضرت مخاطب بکذب بحیث
و دروغ محض فرماتے ہین کہ علّامہ طبرسی نے قبول کیا اسکو کہ آیت سیجنبہا الاتقی ابوبکر کی
شان مین ہو کجا نقل کرنا ایک روایت سنیہ کی کہ راوی اوسکا ایک خارجی ہو اور کجا قبول کرنا
آیہ سیجنبہا الاتقی کا کہ شان مین مصداق الاشقی الذی یصلی النار الکبری کے ہے
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ اور اندھاپن بلکہ خدع و فریب مخاطب قابل
ملاحظہ ہو کہ بخدع و فریب نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علامہ طبرسی کی کرتا ہو حالانکہ
خود علامہ مزبور بعد نقل روایت خارجی کہ نقل کفر کفر نباشد کا مصداق ہو فرماتے ہین والاولی ان
تکون الایات محمولۃ علی عمومہا فی کل من یعطی حق اللہ من مالہ وکل من یمنع حقہ سبحانہ
اور تقویت اس اولویت کی تفسیر صحیح آیہ فاما من اعطی سے جو مروی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ہے
فرماتے ہین باینہمہ نسبت قبولیت روایت خارجی طرف علّامہ طبرسی کے کرنا بعید بلکہ ابعد ہے اور وہ تفسیر صحیح جو
امام علیہ السلام سے مروی ہو یہ ہے قال علیہ السّلام فاما من اعطی مما اتاہ اللہ واتقی
وصدّق بالحسنی ای بان اللہ یعطی بالواحد عشرًا الی اکثر من ذلک وفی
روایۃ اخری الی مائۃ الف فمازاد فسنیسرہ للیسری قال لا یرید شیئًا من الخیر
الّا یسرہ اللہ لہ واما من بخل بما اتاہ اللہ واستغنی وکذب بالحسنی بان اللہ یعطی
بالواحد عشرًا الی اکثر من ذلک وفی روایۃ اخری الی مائۃ الف فمازاد فسنیسرہ
للعسری قال لا یرید شیئًا من الشر الا یسرہ اللہ لہ الحدیث پس یہ ہے وہ
بات جسکو علّامہ طبرسی بلکہ کل امامیہ قبول کرتے ہین اور علّامہ مزبور بنص اولویت پر اسکے
کرتے ہین پس محصّل نص علامہ طبرسی اور روایت یہ ہوا کہ مراد فمن اعطی سے کوئی شخص

خاص نہین ہی بلکہ جو شخص حق خدا اپنے مال سے عطا کرے اور اسیطرح مراد من بخل سی کل مانعین حقوق خدا ہین یہ البتہ مقبول ہم سب کا ہی نہ وہ قول خارجی کہ جسکو اہلسنت روایت کرتے ہین بالجملہ نسبت قبولیت روایت ابن زبیر خارجی ابن خارجی طرف علامہ طبرسی کے دنیا واقعیت سی کسقدر بعید ہی فذلک قریۃ بلا مریۃ ہر چند غور وفکر کرتے ہین کہ کون سلام مخاطب کیلئے منشاء اشتباہ ہوا مگر ہرگز خیال مین نہین آتا بجز اسکے کہ عمداً دیدہ و دانستہ حق پوشی پر کمر باندھی ہی فماذا بعد الحق الا الضلال باقی رہا ذکر آیہ سیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی کا پس قول شیعونکا تو آپ کے پسند ہی نہوگا اسلئے ذکر آپ کے سامنے بیکار ہی مگر بالاجمال اتنی جا گزین کان صماخ رہی کہ شیعون کے نزدیک مراد اس سی جناب امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین کہ جنکی شان مین ینفقون اموالھم باللیل والنہار سراً وعلانیۃ اور یوتون الزکوٰۃ وھم راکعون آیا ہی جیسا کہ امام رازی نے اپنی تفسیر کبیر مین شیعون سے نقل کیا ہی اور بعد اوسکے جو اعتراض اس قول پر اپنے تعصب ولداد سی کیا ہی اوسکے ہر ہر لفظ کا جواب کتاب برق خاطف مین موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ اب رجوع کیجیے طرف قول اہلسنت کے تفسیر اس آیہ مین پس تفسیر مدارک مین جو تفاسیر معتبرہ اہلسنت سی ہے لکھا ہی قال ابو عبیدۃ الاشقی بمعنی الشقی وھو الکافر والاتقی بمعنی التقی وھو المومن لانہ لا یختص بالصلی اشقی الاشقیاء ولا بالنجات اتقی الاتقیاء وان زعمت انہ نکر النار فاراد نارا مخصوصۃ بالاشقی فما یصنع بقولہ وسیجنبھا الاتقی لان التقی یتجنب تلک النار المخصوصۃ لا التقی منھم خاصۃ وقیل الایۃ واردۃ فی الموازنۃ بین حالتی عظیم من المشرکین وعظیم من المومنین فارید ان یبالغ فی صنفیھا فقیل الاشقی وجعل مختصاً بالصلی کان النار لم تخلق الا لہ وقیل الاتقی وجعل مختصاً بالنجاۃ کان الجنۃ لم تخلق الا لہ وقیل ھما ابو جھل وابو بکر انتھی مختصراً یہ ہی کہ اتقی واشقی مین تین احتمال اس عبارت مین ذکر کئے ایک تو یہ کہ مراد اتقی واشقی سے مطلق مومن وکافر ہین دوسرے

یہ کہ مراد اتقی سے اکمل فی التقی ہو کائناً من کان اور مراد اشقی سے اکمل فی الشقاوت ہو مطلقا تیسرے یہ کہ اتقی ابوبکر ہو اور اشقی ابوجہل ہو اور اس احتمال کو سب سے آخر بلفظ قیل ذکر کرنے سے صاف سمجھا جاتا ہو کہ اضعف اقوال ہو پس قابل قبول فرقہ سنیہ بھی نہو گا فما ظنک بالشیعۃ ولا اقل اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور جبکہ علامہ طبرسی بلکہ کل شیعہ ایمان ہی کو ابوبکر کی نہین قبول کرتے تو اتقی مین باتمی معنی کان داخل ہونا اونکا کب قبول کرینگے قولہ خدا کی راہ مین اقول اس قول مین نہ ذکر خدا کی راہ کا ہو نہ شیطان کی راہ کا یہ آپنے خدا کی راہ کہان سے ایجاد کی اور افعال منافقین کو خدا کی راہ مین ہونا شیعہ تو نہ قبول کرینگے بلکہ ہمواداے قولہ تعے یراؤن الناس یقینا ریاء وسمعہ پر محمول کرینگے آپکو اپنی سمجھ کا اختیار ہو قولہ پاک مال کو اقول مالہ یتزکے کا ترجمہ پاک مال کرنا صبیان مکتب کو خندہ سرشار مین لاتا ہو محبت ثلثہ مین نحو وصرف بھی بھولی نعم حب الشیء یعمی ویصم بہر کیف اوس نامال کی مالداری تو پہلے ثابت کرلی ہوتی تب اوسپر صرف کرنا متفرع کیا ہوتا کاش حضرت ابوبکر کی پدر عالیمقدار ہی کچھ مالدار ہوتے تب بھی اونکی مالزادگی کا دعوی آپ کر سکتے لیکن کتب تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ پدر عالیمقدار خلیفہ جی کے چڑی ماری سے اوقات بسر کرتے تھے وکان کسبہ من صید القماری والدباسی لایقدر علی غیرہ فلما عمی وعجز ابنہ عن القیام بہ التجا الی عبداللہ بن جزعان من رؤسا مکہ فنصبہ ینادی علی مائدتہ کل یوم لاحضار الاضیاف وجعل لہ علی ذلک مایقوتہ من بقیۃ الطعام یعنے کسب جلیل اونکا شکار چڑیونکا تھا اور قمری اور فاختہ پکڑ کر بیچتے تھے اور جبتک آنکھون مین روشنی رہی تب تک اوسی سے اوقات گذاری کرتے تھے اور جب آنکھون سے معذور ہو گئے اور خلف الصدق اونکے حضرت صدیق بسبب مفلسی اور قلاشی کے اونکی خدمت گذاری سے عاجز ہوئے تو بناچاری ملتجی ہوئے طرف عبداللہ ابن جزعان کے کہ وہ ایک مرد متنعم روسائے مکہ سے تھا پس اوسنے یہ خدمت اونکے واسطے مقرر کی کہ ہر روز جب وقت کھانیکا ہوتا تھا تو اوسکی کوٹھے پر چڑھکے مہمانون کو پکارتے تھے اور اُجرت اوسکی یہ تھی کہ جو کھانا پس خوردہ دسترخوان پر سے

بیچ جاتا تھا اوسیکی کاسہ لیسی کرتے تھے یہ تھا حال ابو قحافہ کا اور خود حضرت صدیق عتیق
پس چندے طباخی ابن جزعان کرتے تھے اور چندے اوقات گزاری بخیاطی فرماتی تھے اور جب اس
مشقت سی بھی اوقات بسری نہوئی تو بزازی اختیار کی چنانچہ کتاب حیوۃ الحیوان مین لغتہ
جرذ مین یہی لکھا ہی کہ کان ابو بکر الصدیق بزازا و کذلک عثمان و طلحہ و عبد الرحمان بن عوف
وکان عمر دلالا یسعی بین البایع والمشتری انتہی اور روضۃ الاحباب سی بھی ثابت ہوتا ہو کہ پیشہ بزازی
تا روز خلافت خلیفہ اول کا مایہ کسب معاش رہا صباح روز خلافت حسب عادت معہودہ متوجہ بازار
ہوئے تو عمر اور ابو عبیدہ مانع ہوئے کہ یہ شان خلافت کے خلاف ہی تب خلافت پناہی نی
فرمایا کہ پھر مین لڑکے بالون کو کہان سے کھلاؤن ان لوگون نے کہا کہ بیت المال سے الی آخر ما
قال اور بظاہر یہی زمانہ حضرت عمر کی دلالی کا ہوگا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین لغتہ برطش مین ہے
کان عمر فی الجاہلیۃ مبرطشا ہو الساعی بین البایع والمشتری مشبہ الدلال ویروی
بالسین المہملۃ بمعناہ انتہی اور حاشیہ مشکوۃ شریف مین ہے ان ابا بکر لما بویع رأے علی منکبہ
اثواب یعرضہا للبیع فاستعظم المسلمون ذلک وقالو خذ من مال اللہ او من مالنا اکثر ما تنال بالکسب
فقال اعہد الیکم رسول اللہ قالوا لا قال افتامرونی ان احدث بدعۃ فلما الحوا قبل انتہی محصل یہ ہی
جب ابو بکر خلیفہ ہوئے تو لوگون نے دیکھا کہ کاندھے پر شتارہ کپڑونکا لیے ہوئے کوچہ و بازار
مین گاڑہا دھوتر پکارتے پھرتے ہین تب یہ بات مسلمانون کو بری معلوم ہوئی اور اونہون نی
کہا کہ مال خدا سے یا ہمارے مال سے زیادہ اوس سے جو کرپاس فروشی سے حاصل کرتا ہی لیس
ابو بکر نے کہا کہ آیا رسولخدا نے اس بارہ مین تمسے کوئی امر معہود فرمایا ہی اونہون کہا کہ نہین پس کہا
ابو بکر نے کہ آیا مجھکو حکم کرتے ہو کہ دین خدا مین بدعت احداث کردن پس ہرگاہ اون لوگون نی
بہت اصرار کیا تو حضرت خلیفہ نے قبول کیا انتہی اور واضح ہو کہ غرض ہماری اس مقام پر تعرض
بہ پیشہ و حرفہ و کسب نہین ہی بلکہ مقصود ہمارا اثبات مفلسی ابو بکر ہے کہ اہلسنت مدعی اونکی مالداری
اور انفاق کی ہین پس عقل سے بعید ہے کہ کوئی مالدار شریف الیسے رذیل پیشون سے

کسب معاش کرے طرفہ یہ ہی کہ بنا براس روایت کی خلیفہ صاحب نے خود اعتراف کیا
کہ تصرف مال خدا مین احداث بدعت ہی اور پھر بہ اصرار لوگون کے کہنی پر راضی احداث بدعت پر
ہوگئے پس جب خود خلیفہ صاحب کا حال یہ تھا فما ظنک باتباعہ بہرکیف سے بہ نیم بیضہ کہ
سلطان ستم روا دارد + زنند لشکر یانش ہزار مرغ بسیخ ۱۰ اور مفلسی حضرت خلیفہ اول کی
حال سے اونکی دختران بلند اختر کی ظاہر ہی چنانچہ بڑی صاحبزادی اونکی اسما خود فرماتی ہین
کہ مین دو ثلث فرسخ سے بوجھ خرمے کی گٹھونکا اپنے سر پر اوٹھا کی لاتی تھی اور اپنے شوہر کے گھوڑے
کی سائیسی کرتی تھی اور گھوڑے کیلئے گھاس چھیلتی تھی اور گھوڑے کو پانی پلاتی تھی اور آٹا گوندھتی تھی
اور بسبب اپنی بے سلیقگی کے روٹی تنور مین نہ لگا سکتی تھی تو ہمسایون سے لگواتی تھی چنانچہ تفصیل
اوسکی صحیح بخاری مین باب الغیرت اور باب ماکان النبی یعطی للمولفۃ قلوبہم مین مکرر موجود ہی
فی صحیح البخاری فی باب الغیرہ عن اسما بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر وما لہ فی الارض
من مال ولا مملوک ولا شئے غیر ناضح وغیر فرسہ وکنت اعلف فرسہ واستقے الماء واخرز غربہ
واعجن ولم اکن احسن الخبز وکان تخبز جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق وکنت
انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہا رسول اللہ علی راسی وہو منی علی ثلثی فرسخ فجئت
یوما والنوی علی راسی ولقیت رسول اللہ ومعہ نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ
لیحملنی خلفہ فاستحییت ان اسیر مع الرجال وذکرت الزبیر وغیرتہ وکان اغیر الناس
فعرف رسول اللہ انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول اللہ وعلی
راسی النوی ومعہ نفر من الصحابۃ فاناخ لارکب فاستحییت منہ وعرفت غیرتک فقال
واللہ لحملک النوی کان اشد علی من رکوبک معہ الحدیث اور چھوٹی صاحبزادی اونکی
عائشہ صدیقہ لباس عروسی انکا کتب معتبرہ اہلسنت مین مذکور ہی کہ ان ابا بکر لما زوج
ابنتہ عائشہ لم یکن علیہا الا الحوف چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین خود حضرت عائشہ ہی سے
منقول ہی اور صراح مین لغت حوف مین لکھا ہو کہ بجائے مہملہ ازار چرمی ہی کہ زنان حائض

اور لڑکیان پہنتی ہین یعنے بطور جانگھیا کے اور ابن اثیر نے کہا ہی کہ حوف لباس بے آستین ہی وقیل ہی سیور تشدہا الصبیان یعنے بعضون نے کہا ہی کہ حوف دوال اور تسمہ ہے کہ لڑکی باندھتی ہین بطور لنگوٹی کے پس جس باپ کے بیٹیون کی یہ ساز و جہاز عروسی ہون کیونکروہ مالدار ہونگے مقام حیرت ہی کہ ایسی رکھیلیان بیاہتا بی بی خدیجہ الکبرے سے بڑھ جائین اور جو کہ بموداے عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا الآیہ اوصاف مذکورہ کالمومنیۃ و القانتیۃ و التائبیۃ وغیر ذلک سے عاری ہون ایسی ازواج ناپاک ازواج طیبات اور طاہرات کہلائین شتان ما بین السموات والارضین اب ہم ان سب قطع نظر کرکے مالداری ابوبکر کو اگر مسلم بھی کرین تو انفاق اونکا کیونکر مسلم ہوسکتا ہی حالانکہ بخل و ظلمت اونکا روز ورود آیہ نجوی مسلم الثبوت ہی کیونکر عقل باور کرے کہ جو شخص انفاق ایک درہم سی باوجود مالداری بخل کرے وہ غلامون کو خریدے اور آزاد کرے قال فی تفسیر المدارک فی ذیل تفسیر قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقہ ذلک خیر لکم واطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم قال علی رضی اللہ عنہ ہذہ آیۃ من کتاب اللہ ما عمل بہا احد قبلی ولا یعمل بہا احد بعدی کان لی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرہم وسالت رسول اللہ عشر مسائل فاجابنی عنہا قلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید و شہادۃ ان لا الہ الا اللہ قلت و ما الفساد قال الکفر والشرک باللہ قلت و ما الحق قال الاسلام والقران والولایۃ اذا انتہت الیک الحدیث اور اسی مضمون کی روایت تفسیر کبیر امام رازی صفحہ ۲ چھاپہ مصر مجلد ثامن مین موجود ہی اور تفسیر علامہ ابومسعود جو تفسیر کبیر کے حاشیہ پر چھپی ہے اوسمین بھی روایت تفرد جناب امیر علیہ السلام موجود ہی آپکے امام حضرت رازی بعد نقل روایت از خود جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین وروی ان ابن جریج والکلبی

وعطاء عن ابن عباس انهم نهوا عن المناجات حتی یتصدقوا فلم یناجہ احد الا علی علیہ السلام تصدق بدینار الخ محصل روایت اولی یہ ہی کہ تحت آیہ نجوی صاحب مدارک کہ معتبرین علمائے اہلسنت سے ہین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیہ شریفہ پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا نہ بعد میرے کریگا میرے پاس ایک دینار تھا کہ مینے خوردہ کیا پس جب خدمت رسولخدا مین حاضر ہوتا تو ایک درہم اوسمین سے راہ خدا مین تصدق کرتا تھا اور جناب رسولخدا سے دس مسئلہ مینے پوچھے اونحضرت نے دسونکا جواب شافی ارشاد فرمایا جملہ سوالات سے یہ تھا کہ عرض کی مینے کہ یارسول اللہ وفا کیا ہے فرمایا کہ توحید ہی اور شہادت لا الہ الا اللہ کی پھر عرض کی مینے کہ فساد کیا ہی فرمایا کہ کفر اور شرک باللہ پھر عرض کی مینے کہ حق کیا ہی اونحضرت نے فرمایا کہ حق اسلام ہے اور قران ہی اور ولایت ہی جبکہ منتہی ہو طرف تیرے انتہے امام رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین قال القاضی والاکثر فی الروایات انہ علیہ السلام تفرد بالتصدق قبل المناجات ثم ورد النسخ وانکان قد روی ایضًا ان افاضل الصحابۃ وجدوا الوقت وما فعلوا ذلک انتہی بقدر الحاجۃ یعنے قاضی نے کہا ہی کہ اکثر روایات سے ظاہر ہوتا ہی کہ جناب امیر المومنین متفرد تھے اس تصدق مین بعد اسکے یہ آیت منسوخ ہوئی اگرچہ یہ بھی روایت مین آیا ہی کہ افاضل صحابہ نے وقت تصدق کا پایا یعنی ایسا نہ تھا کہ درمیان حکم اور نسخ حکم کے ایسا زمانہ قلیل ہو کہ جسمین تصدق کرنا افاضل صحابہ اہلسنت سے ناممکن ہو بلکہ وقت اسقدر تھا با اینہمہ ندیا انتہے اور مخفی نرہے کہ امام رازی تفسیر مذبور مین بتفسیر آیہ مذکورہ مسئلہ خامسہ مین یہ بھی فرماتے ہین کہ بعض اکابر علمائے اہلسنت نے انکار وقوع نسخ آیہ مذکورہ کیا ہی کہ یہ آیت کبھی منسوخ نہین ہوئی اور خود بھی مائل اسیطرف بتحسین کلام اون اعلام کے ہوئے ہین بالجملہ با این امور نہین معلوم کہ اوس روز پاک مال حضرت ابوبکر کا کیون انفاق مین نہ آیا اور کون اوسکو لوٹ لیگیا تھا کہ کوئی مالہ تیر کے عمل مین نہ آیا اور داخل آگاہ [illegible] عمل واستغنے ہوکر

مستحق نار لظی لا یصلیہا الا الاشقی ہوئے مخفی نرہے کہ اس حدیث شریف مین جو کتاب
معتبر یعنی تفسیر مدارک اہلسنت سے منقول ہوئی فقرۃ الولایۃ اذا انتہت الیک نص
صریح ہی بطلان خلافت سراپا جلافت ثلثہ پر اسلئے کہ اوحضرت نے فرمایا کہ تولیت امور مسلمین
کہ خلافت عبارت اوسی سے ہے جب جناب امیر علیہ السلام تک پہونچیگی تب حق ہوگی
پس البتہ جو خلافتین کہ پیشتر اس سے تھین وہ باطل ہوگئین وہذا ہو المطلوب والحمد للہ
علی ذلک وعلی التنزل اگر ماالدار سے اور انفاق کو بھی ہم مسلم کرین تو انفاق اہل نفاق کو
بہ نیت خالص للہ فی اللہ کون مسلم کر سکتا ہی پس پہلے آپ خلوص نیت ثلثہ ثابت
کر لیتے تب کچھ گفتگو کرتے تو وہ گفتگو قابل نظر وفکر ہوتی ورنہ ثبوت ایمان موقوف اوپر خلوص
نیت کے اور خلوص نیت موقوف اوپر ثبوت ایمان کے سے دور وتسلسل وفیہما نظر
بدون تصفیہ اتنے جھگڑون کے کہ بالاجمال اشارہ اوسکیطرف ہوا بمقابلہ خصم مدعی ایسے امر کا
ہونا آپ ہی سے شخص کا ہی جو خواہ مناظرہ علمائے اعلام سے اور آداب مناظرہ سے
بالکل جاہل ہو فاعتبروا یا اولی الابصار **قولہ** شبہہ نہین رہا **اقول** شک وشبہہ شیعونکو ہرگز بیدینی
اور کفر ونفاق ثلثہ مین نہین ہے بلکہ یقین کامل رکھتے ہین آپ بار بار شک وشبہہ ناحق فرماتی
ہین **قولہ** باقرار علمائے شیعہ **اقول** باقرار علماء اہلسنت کفر ونفاق ثلثہ کا ثبوت ہی کہ جسکے جواب
مین سنی بیچارہ مبہوت ہی شیعون پر ہزار ہزار طرح کے کذب وافترے کرتا ہی مگر خر باد مشت پیچون
کے کچھ ہاتھ نہین لگتا ہی دیکھو تو تمہارے علماء درکنار امام تمہارے وہ بھی کون امام اعظم فرماتے ہین
ان ایمان ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وایمان ابلیس واحد کما فی مختصر تاریخ خطیب ناقلا
عن خطیبکم والصافی کتاب المنتظم لابن الجوزی پس جب خود تمہارا امام اعظم ایمان ابوبکر وایمان
شیطان یکسان کہے تو پھر شیعون سے امید کرنا اور اونکو کہنا کہ باقرار علمائے شیعہ ایمان من ایمانہ
کایمان الشیطان ثابت ہی کمال عباوت وغوایت مخاطب ہی اور کیا عجب ہی کہ انہین وجوہ سے
آپکے خلیفہ اول تسلط شیطان اپنے اوپر برسر منبر فرمایا کئے کہ ان لی شیطانا یعترینی الخ صحبت

شیطان کا آخر اثر ہوا کہ اوسنے مثل اپنے انکو ہمیشہ رکھا قولہ باقی رہا تیسرا امر اقول تخبط اور تشتت تقریر کا کوئی سبب معلوم نہین ہوتا مگر یہ کہ شیعون کے مقابلہ نے ایسے حواس آپکے باختہ کردیے کہ سلسلہ کلام اوکھڑا نظر آتا ہی ہمکو ڈر ہی کہ اگر کسی شیعہ سے زبانی گفتگو ہوگی تو آپکا دم ہی اوکھڑ جائیگا ذرا ہوش درست کرکے فرمائیے کہ اس تیسرے کا دوسرا کہان ہے ابتدامین آپنے فرمایا کہ امر اول کو تسلیم کرکے اوس سے بحث کیجاتی ہی الخ بعد بحث آپ فرماتے ہین کہ تیسرا امر دوسرا کہان بھوے ارے ارے دروغ گو را حافظہ نباشد قولہ مراد ایمان سو اصول دین کو تصدیق کرنا ہی اقول جب ہم ایمان عامہ کی بہ نسبت نفاق ثلثہ ثابت کرچکے اور تلبیسات ابلیسی کا جواب دیچکے اور بیان کیا ہے کہ ثلثہ ہرگز قلباً مصدق نبوت نہ تھی تو اب ایمان خاص مین گفتگو لاحاصل ہے اس لئے کہ بدیہیات سی ہے کہ رفع عام سے رفع خاص ہوجاتا ہی قولہ اسکی تردید ہم بخوبی بحث امامت مین کرینگے اقول ع آدمی را بچشم حال نگر + از خیال پری زدہی بگذر + جو کچھ مزخرفات حضور والا نے یہان ارشاد فرمائی اوسکی تردید بعون اللہ بخوبی آپ نے سُنی اور اب جو خیالات شیخ چلّی کے آگے فرمائیگا اوسکی بھی خدمت گذاری کے لئے ہمکو حاضر ہی جانئے گا انشاءاللہ تعالیٰ قولہ لیکن ہمارے نزدیک اقول آپ کس کھیت کی مولی ہین جو آپکے عندیہ پر کوئی شخص اعتنا کرے آپکے عندیات گلاو طرآ اتنی جہالات مرکبہ پر مبنی انتہائے جہالت ہی کہ ابتک معنی اصول دین نہین جانتے بحث کرتے ہین اس مقام مین ایمان خاص سے پس اصول دین سے اس مقام پر مراد نہین ہوسکتی مگر ارکان ایمان خاص اور ارکان ایمان خاص کو ایمان عام مین جو معبر باسلام ہے معتبر کرنا کمال جہالت ہی آج تک کسی سُنّی نے بھی اصول ایمان ظاہری کہ جسکو ہم معبر باسلام کرتے ہین اور اصول ایمان حقیقی کو ایک نہین کہا ہی بلکہ ہر شخص نے ایمان ظاہری مین فقط اقرار بشہادتین اور عدم انکار ضروریات اسلام کافی جانتا ہی اور ایمان حقیقی مین تصدیق جنان بلکہ بعضون نے عمل بارکان بھی ضرور جانتا ہی الحاصل جب ارکان اسلام

وایمان متفاوت ہوئی پس اگر مراد دین سے اسلام ہی تو یہ فرمانا آپ کا کہ ابتدائی
زمانہ نبوت مین امامت کو اصول دین مین داخل کرنا نادانی ہی سراسر آپکی نادانی
ہے امامت کو اسلام سے از ابتدائے نبوت تا انتہائے نبوت کچھ واسطہ نہین
ہی اور کسی شیعہ اور سُنی نے امامت کو مثل تصدیق جنانی کے ارکان اسلام سے
نہین کہا اور اگر مراد آپکی دین سے ایمان حقیقی ہے جسکو ہم معبر بایمان خاص
کرتی ہین تو ابتدائے نبوت کی کیا معنی شیعون کے نزدیک ازل سے ابد تک
جسطرح تصدیق نبوت جمیع انبیاء اللہ وکتبہ ورسلہ وملائکتہ ایک رکن ہی ایمان حقیقی کا
اوسیطرح تصدیق امامت جمیع ائمہ بھی ایک رکن ہی ارکان حقیقی سے آپ
امنت باللہ وکتبہ ورسلہ پر اکتفا کرتے ہین شیعون کے نزدیک چونکہ امامت کا بھی
منصوص من اللہ والرسول ہونا ضروری ہی اور دنیئے جلاہونکے بنانے سے کوئی
چڑی مار اور خیاط و بزاز اور دلال امام نہین ہوسکتا ہی اسلئے شیعہ بعد رُسلہ
کے وائمتہ کے بھی معتقد ہین بلکہ آپ جو لفظ خیرہ وشرہ کو بڑ ہاتے ہین شیعہ اس آپکی
ایمان کو عین کفر سمجھتے ہین معاذ اللہ کہ جس شر کی نسبت ہم شیطان کیطرف دیتے
ہین وہ اپنے خدا کی طرف دین اسی جگہ سے صاف صاف یہ بات سمجھ لیجاتی ہے
کہ سنیون نے شیطان کو اپنا خدا بنایا ہے اور شیعہ اونکے مقابل مین قل یا
ایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون پڑھتے ہین جسکو ایک ذرہ بھی عقل
ہوگی وہ یہ سمجھیگا کہ شرور وقبائح کو خدا کیون کرنیگا اگر از راہ جہل کرتا ہے تو خدا
جاہل نہین اور اگر از راہ احتیاج کرتا ہی تو خدا محتاج نہین پھر کیا باعث ہوگا کہ خیر کو
چھوڑ کے حرکت شیطانی یعنی شر کرنیگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من
النار اور اصل امر یہ ہے کہ حضرات اہلسنت چونکہ بنائے امامت رائے وکمیٹی پر چند
کس وناکس کے کہتے ہین شارع کی دخل ونص سے انکار کرتے ہین اسلئے امامت کو

مسائل فروعیہ سے کہتے ہین حالانکہ حدیث متفق علیہ من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ دال ہے اس پر کہ امامت اصول دین سے ہے اس لئے کہ ظاہر ہے کہ مسائل فروعیہ کے نجاننے سے کوئی کافر نہین ہوتا ہان کوئی رکن دین اگر نجانے تو البتہ کافر بکفر ایمانی ہوگا پس ہرگاہ رسالت پناہ نے جاہل ومنکر امام کو کافر فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ رکن ہے ارکان دین سے اور قاضی بیضاوی کہ اکابر علمائے اہلسنت سے ہین کتاب منہاج مین فرماتے ہین کہ مسئلہ امامت اعظم مسائل اصول دین سے ہے کہ مخالفت اوسکے موجب کفر وبدعت ہے انتہی پس باینہمہ امامت کا اصول دین سے منکر ہونا اور شور وغل اوس پر مچانا یہ خود کفر وبدعت ہے کیا خوب یک لنشدد وشد فکر تو اسکی تھی کہ ایمان ابوبکر ثابت ہوئی اور کفر سے اونکی برات کیجاوے اسی درمیان مین یہ دوسری مصیبت طاری ہوئی کہ خود ہی کافر ہوئے آپ اپنی ایمان کے پہلی خبر لیجئے تب میان ابوبکر کے پیچھے پڑیگا اور عظمت امر امامت اسسے بھی آپ پر واضح ہو کہ آپکے صحابہ نے اسکو دفن جناب رسالتمآب پر مقدم کیا تھا چنانچہ شرح عقائد النسفی مین کہ معتبر کتاب اپکے یہان کی ہے موجود ہے ولان الامۃ قد جعلوا اہم المہمات بعد وفات النبی نصب الامام حتی قدموہ علی الدفن انتہی پس باینہمہ رکن دین وایمان ہونیمین اسکے کیا شبہ ہے قولہ اس لئے کہ جب پیغمبر صاحب نے نبوت کا دعوی کیا اقول جناب مخاطب کی غباوت اور غوایت اس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ قابل خطاب اہل علم نہین ہے اسلئے تفصیل مقام سے طبیعت نافر ہے مگر بالاجمال واسطے منہ توڑنے اونکے معتقدین ولاکین وحلاقین وحائکین کے ایک معارضہ پر اکتفا کرتے ہین کہ ایمان بیوم آخرت وحشر ونشر روز قیامت باتفاق ہمارے اور آپکے اصول دین مین سے ہے حالانکہ بقول آپکے جناب رسولخدا نے فقط اقرار بشہادتین ہی کا نام ایمان رکھا پس اقرار بقیامت کو اصول دین سے خارج کیجئے اور بیخوف وخطر از روز محشر

جو جاے عمل مین لاے اور اسیطرح سے بہت سے ارکان ایمان ہین کہ از کتاب التوحید
تا آخر مباحث کلامیہ کتب کلامیہ آپ ہی کی مملو ہین کسی کا اقرار حضرت نے نلیا فاہو جوابکم
عن امثال القیامۃ فہو جوابنا عن الامامۃ قولہ اگر ہم غلط کہتے ہون اقول آپ بیشک
و شبہہ غلط کہتے ہین اور اپنے معتقد جلاہون کو فریب دیتے ہین اظہار حقیقت واقعی سے
دم چراتے ہین یہ جو آپ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صرف توحید اور نبوت ہی بتاتی
تھے اگر غرض یہ ہی کہ ابتداے وقت دخول فی الاسلام مین اسیقدر پر اکتفا فرماتے تھی تو مسلّم
ہے ہم بھی کہتے ہین کہ اسلام کیواسطے اسیقدر کافی ہے لیکن ایمان حقیقی اسیقدر سے
حاصل نہین ہوتا اور آیہ وافی ہدایہ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا ولکن قولوا
اسلمنا اس پر شاہد عادل ہی اور اگر غرض انکی یہ ہی کہ بعد دخول فی الاسلام کے فقط اسیقدر پر
اکتفا کرتے تھی اور پھر عمر بھر القاے مسائل اصولیہ اور فروعیہ واسطے حصول ایمان خاص کی
اور واسطے تکمیل ایمان خاص کے نہین فرماتے تھے تو یہ ایسا بدیہی البطلان ہو کہ اس سے
بڑھکر کوئی بدیہی نہوگا کفار تک بھی جانتے ہین کہ اونحضرت نے عمر شریف اپنی ارشاد
وہدایت و تعلیم مین اپنی امت کے گذرانی یہانتک کہ احادیث اصولیہ و فروعیہ نے
اون حضرت کی عالم کو بھر دیا کہ گنتی اوسکی لاکھون سے متجاوز ہوگئی اور یہ جو آپ فرماتے ہین
کہ اسوقت امامت کا کچھ ذکر ہی نہ تھا اگر غرض یہ ہے کہ وقت دخول فی الاسلام ذکر نہ تھا
تو مسلّم ہی کہ اسوقت بجز شہادتین کے نہ ذکر قیامت تھا نہ ذکر بعث و نشور تھا نہ ذکر حساب
تھا نہ ذکر کتاب تھا نہ ذکر جنت تھا نہ ذکر نار تھا اوسیطرح اگر ذکر امامت بھی نہو تو کیا
قباحت ہی اور اگر غرض یہ ہی کہ بعد دخول فی الاسلام بھی جناب رسولخدا نے ذکر امامت کا
اپنی امت سے مثل دیگر معارف حقیقیہ کے نہین فرمایا تو یہ غلط محض ہی از ابتداے
بعثت آپ ذکر امامت علی الخصوص امامت جناب علی بن ابیطالب فرماتے رہے
کتب فریقین ذکر سے اون احادیث کی مملو ہین ایک مختصر سے کتاب امالی ہی کہ جسمین

بالنسو حدیث سے زیادہ ذکر امامت مین موجود ہی اور چیار صحابہ سے مثل سلمان و بوذر و مقداد وغیرہم کے احادیث متواترہ امامت کی بلکہ دوازدہ امام ہونے کی بلکہ نام بنام اسامی متبرکہ ائمہ اطہار جناب رسولخدا سے منقول ہین اور شیعون کی کتابین اوس سے مملو ہین اور اکثر کتب علمائے اہلسنت مثل حموینے کی کہ محدث اور فقیہ شافعی اور آئمہ حدیث اہلسنت سے ہین فرائد السمطین مین اور ملک العلمار شہاب الدین دولت آبادی کی ہدایۃ السعدار مین اور موفق بن احمد خوارزمی وغیرہم من اعیان اہل السنۃ کی اپنی مصنفات مین اون احادیث کثیرہ متواترہ کو لکھا ہی چنانچہ بعض کیطرف عنقریب اشارہ ہوگا اور بتفصیل وہ احادیث کتاب ینابیع المودۃ مین کہ مولفات بعض معاصرین علمائے اہلسنت سے ہے اور قسطنطنیہ مین وہ کتاب چھپ گئی ہی موجود ہین من شار فلیرجع ہناک اور اگر بعض دشمنان اہل بیت نے اون روایات متواترہ کو اپنی کتابون مین نہ لکھا تو وہ دنیا سے مفقود نہین ہوئین بلکہ بحمد اللہ شواہد صدق اوسکے صحاح اہلسنت مین بھی موجود ہین مثل مافی الصحیحین لایزال ہذا الامر صالحا اولایزال ہذا الامر عزیزا حتی یمضی فیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش انتہی نقلا عن تاریخ الخلفار للعلامۃ السیوطی وایضا فی تاریخ الخلفار وعند احمد والبزار بسند حسن عن ابن عباس انہ سئل کم یملک ہذہ الامۃ من خلیفۃ فقال سألنا عنہا رسول اللہ فقال اثنا عشر کعدۃ نقبار بنی اسرائیل الے ان قال اخرج مسدد فی مسندہ الکبیر عن ابی الخلد انہ قال لاتہلک ہذہ الامۃ حتی یکون منہا اثنا عشر خلیفۃ کلہم یعمل بالہدی ودین الحق الے آخرہا قال مخفی نرہی کہ مضمون ان احادیث مرویۃ بطرق اہل سنت سوائے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے کسی پر درست نہین ہوتا بوجوہ چند لیکن اولا بس اسلئے کہ علمار اہلسنت بیان معنی حدیث اور مصادیق مین اوسکے گم کردہ ہوش اور سراپا مدہوش ہین مثل ابن جوزی وغیرہ من اعیان اہل السنۃ لکھتے ہین لم اعلم للحدیث معنی وتفصیل ذلک مذکور فی العبقات فانظر ثمہ اور ثانیا فقرات

حدیث دلالت اوپر بقاے خلافت خلفاے اثنا عشر الی یوم المحشر و بقاے امت خیر البشر کے کرتے ہین کما فی صحیح المسلم ان ہذا الامر لا ینقضی حتی یمضی لہ فیہم اثنا عشر خلیفۃ و کما رواہ احمد بن حنبل وغیرہ کہ یملک ہذہ الامۃ خلیفۃ کما مر و کما فی مسند مسدد لا تہلک ہذہ الامۃ الخ اور خلفاے اثنا عشر اہلسنت کا پتہ و نشان بھی نہین وہ کب کے مر گر گئے گل گئے سڑ گئے سلسلہ کب کا منقطع ہوگیا اور ثالثاً مقام غور و انصاف ہے کہ تخصیص درآزدہ کے بنا بر اصول ثلثہ اہل سنت کہ بیعت اہل حل و عقد و استخلاف اور قہر و غلبہ ہی درست نہین لان الزیادۃ ممکن بلکہ یہ امکان فعلیت کیطرف بھی منتقل ہوا چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی مین علامہ سیوطی اپنے عہد تک خلفا کو کہ اول ابوبکر ہین اور اخر مین مستمسک باللہ یعقوب ہین تعداد مین ستر سے زیادہ لکھتے ہین اور ر ابعاً بنظر انصاف و دراز اعتساف ملاحظہ ہو کہ مقصود خلفاے اثنا عشر سے کہ امت مین جناب رسالتماب کی ہون گے خبر مخبر صادق مین کیا ہے یا کل کی خلافت حق یا کل کی باطل یا بعض کی حق اور بعض کی باطل پس شق اول بنا بر مذہب اہل سنت باطل ہے اسلیئے کہ خلافت حقہ منحصر پانچ شخص مین فرماتے ہین خلفاے ثلثہ اور جناب امیر اور امام حسن علیہم السلام کما فی تحفۃ العزیز الدہلوی وغیرہ اور حدیث موضوع انکی الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا عضوضاً الحدیث سے بھی ایسا ہی لازم آتا ہے پس خلفاے اثنا عشر کہ کل برحق ہون اہل سنت کے یہان پتہ و نشان اونکا نہین و من ادعی فعلیہ البیان اور شق ثانی بھی باطل ہے اس لئے کہ کوئی قائل اسکا نہین اور نیز انحصار خلفاے باطلین کا اس عدد مین ممنوع ہے کما لا یخفی اور لیکن شق ثالث پس وہ بھی بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ یہ مجموع بھی محصور اس عدد مین نہین ستر سے زیادہ اپنے عہد تک علامہ سیوطی لکھتے ہین و ہلم جرا الی یوم القیامہ پس کسیطرح یہ حدیث کہ فریقین مین حد تواتر کو پہونچی ہے اصول مذہب اہل سنت کی مطابق نہین ہوتی

اور خامساً قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہما تاویل حدیث اسطرح پر کرتی ہین انہم یکونون فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ والاجتماع علی من یقوم بالخلافۃ انتہی نقلاعن تاریخ الخلفاء للسیوطی اور شمار بارہ کا اسیطرح پر کیا ہے کہ اول ابوبکر دوم عمر سوم عثمان چہارم علی بن ابیطالب مگر کسوقت تک جبتک کہ ثالثی صفین مین قرار پائی بعد ثالثی کے معاذ اللہ وہ جناب چوتھی مرتبہ کی خلافت سے بھی معزول ہوئے حیث قال ثم علی الی ان وقع امر الحکمین فی صفین فتسمی معویۃ یومئذ بالخلافۃ ثم اجتمع الناس علی معویۃ عند صلح الحسن ثم اجتمعوا علی یزید ولم ینتظم الحسین امر بل قتل قبل ذلک انتہی موضع الحاجۃ نقلا عن تاریخ الخلفا یعنی جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب اوسی زمانہ تک اس خلافت کی خلیفہ رہے کہ ثالثی صفین مین ہوئی بعد فیصلہ معاویہ خلیفہ ہوئے اور پھر اجماع خلافت معاویہ پر بعد صلح امام حسن علیہ السلام ہوا بعد اسکے اجماع یزید کی خلافت پر ہوا اور حسین فرزند دلبند رسول الثقلین کے لئے امر خلافت منتظم نہ ہوا کہ قبل انعقاد بیعت اور قبل اجماع علی الخلافت قتل ہوگئے انتہی بالجملہ خلیفہ پنجم معاویہ اور ششم یزید بن معاویہ اور ہفتم عبد الملک ابن مروان اور ہشتم ولید بن عبد الملک اور نہم سلیمان بن عبد الملک اور دہم یزید بن عبد الملک اور یازدہم ہشام بن عبد الملک اور دوازدہم ولید بن یزید بن عبد الملک انتہی ملخصاً عن تاریخ الخلفاء آب ارباب انصاف غور کرین اور بنظر انصاف دیکھین کہ بعد تسلیم اس تاویل کے جو نزدیک علمائے اہل سنت کے عمدہ تاویلات سے ہے کما افادہ ابن حجر فی شرح صحیح البخاری خلفائے مذکورین پر پھر بھی درست نہین آتی اسلئے کہ اگر مراد عزت خلافت سے فقط قوت اوسکی ہے تو حضرت عثمان اور جناب امیر کے عہد خلافت مین قوت کہان تھی کہ حضرت ثالث بالخیر آخر کار کس شدت کے ساتھ قتیل دار ہوئے اور جناب امیر علیہ السلام کی جو حالت رہی اور جو جو واقعات پیش آئے مخفی نہین ہین اور اسیطرح اور خلفاء بنی امیہ کے حالات دیکھنے سے تاریخ الخلفاء سیوطی وغیرہ مین بطلان اسکا بہت ظاہر ہے

اور اجماع بھی ان سب کیواسطے ظاہر البطلان ہواس لئے کہ حال اجماع و اجماع خلافت بکری پر سابقاً گزرا کہ اسامہ بن زید و سعد عبادہ و زبیر و جناب امیر بلکہ کل بنی ہاشم منکر ہی رہے کما اثبتناہ من الصحاح وغیرہا اور جناب امیر بنا بر قید اجماع قبل وقوع ثالثی بھی اس زمرہ سے نکلے جاتے ہین اس لئے کہ بہت بڑا ملک شام اسکے تحت حکومت ہونے پایا ان سب نے کبھی بیعت نہ کی بلکہ معاویہ عاویہ الذی اعدی امیہ باغیہ و اخری ہاویہ کے یہ سب شریک رہے اور اسیطرح عبداللہ بن عمر نے بھی بیعت نکی باانکہ یزید پلید سے شخص کی بیعت کی تھی بلکہ اونکا اوس بیعت پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنا صحیح بخاری مین موجود ہی بالجملہ امام وخلیفہ زادہ سنیہ نے بمفاد الولد سر لابیہ بمقتضائے ضغائن دیرینہ سنیہ پر کینہ اپنے اور اپنے بڑے کھدا اور مدھ کی کبھی بیعت یداللہ نہ کی چنانچہ استیعاب ابن عبدالبر مین مذکور ہی پس چاہیے کہ جناب امیر اس زمرہ سی خارج ہوجائین اسیطرح سے یزید پلید مین بھی کلام ہو اس لئے کہ قبل واقعہ ہائلہ کربلا جناب امام حسین اور اونکے اصحاب کرام نے کبھی بیعت نکی وللہ در القائل ؎ سر داد نداد دست بر دست یزید ٭ باللہ کہ بنائے لا الہ ہست حسین ٭ اور بعد اس واقعہ کے خلع کرنا اہل مدینہ کا صحاح سے ثابت ہو اور تاریخ خلفائے علامہ سیوطی مین ابن عساکر سے اور اونہون نے بسند خود زہری سے اور زہری نے سعید بن المسیب سے روایت کی قال عثمان لما ولی کرہ ولایتہ نفر من صحابۃ انتہی پس بیعت باکراہ بمودائے الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کب معتبر ہوگی اور اسی جگہ سے ہے کہ انکی بنا ایسی نامستحکم ہوئی کہ اخرکار قتیل دار ہوئی اور اصحاب اخیار رسول مختار بھی شریک کار تھے علی ہذا القیاس بلکہ اس سے بھی صریحتر دیگر خلفائے مذکورین کے خلافت کا اجماع مین کلام ہی چنانچہ ناظرین کتب احادیث و سیر معتبرہ فریقین پر مثل تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی وغیرہ کی مخفی نہین ہے اور اگر اس جماعت کثیر اور جم غفیر کے مخالف سی بھی خلفائے مذکورین نہ نکالے جائینگے تو خلفائے عباسیہ کہ جنکی خلافت کی بشارت حسب مزعوم

اہل السنة خود جناب رسالتماب ذدی تھی کما فی تاریخ الخلفاء للسیوطی یہ کیون نہ داخل ہونگے
پس یا عدد کم ہوجاینگے یا بارہ کے دہ گونہ بل اتنے غیر النہایۃ ہوجاینگے فیعود المحذور اور عزت
اور قوت اور استقامت امور اسلام بھی کل مذکورین کے عہد مین ثابت نہین مگر یہ کہ حضرت
اہل سنت عزت وقوت واستقامت امور خلافت ودین اسلام اسکو کہین جو اونکے قتیل دار نے
اپنے عہد مین کیا کہ اصحاب خاص جناب رسالتماب کے ساتھ بضرب شدید واہانت پیش آئے
اور جو لوگون نے اونکے ساتھ کیا اور محاصرہ مین جو شدائد رہے یہان تک کہ قتیل دار ہوئے
قابل رقت وماتمداری اہل سنت ہے اور یا عزت وقوت واستقامت اسکو کہین کہ محاربہ
کرنا نفس رسول سے باوجود فرمان رسول ملک منّان علیٌ منی وانا منه ویا علے
حربك حربی وایاك ان تکونی یا حمیراء وغیر ذلك من الاحادیث التی لا
تحصی کثرۃ اور یا عزت وقوت واستقامت اسلام اسکو کہین کہ قتل ہونا جگر گوشہ رسول کا
بالب تشنہ وشکم گرسنہ اور اسیر کرنا اونکے آل اطہار کا مثل بندیان کفار ترک ودیلم کے
ولنعم ما افاد شارح العقائد النسفی الذی ہو من اعیان اہل السنۃ حیث قال والحق ان رضا
یزید بقتل الحسین رض واستبشاره بذلک واہانۃ اہل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناه
وان کان تفاصیلہ احادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصاره
واعوانہ انتہی بالفاظہ یا جو واقعہ حرہ مین ہوا اوسکو عزت وقوت واستقامت امور اسلام
کہین تاریخ خلفاء سیوطی مین وقائع ٦٣ سنہ ہجری مین ہے وکانت وقعۃ الحرۃ علی باب
طیبۃ وما ادراک ما وقعۃ الحرۃ ذکرہا الحسن مرۃ فقال واللہ ما کاد ینجو منہم احد قتل فیہا خلق من الصحابۃ
ومن غیرہم ونہبت المدینۃ وافتض فیہا الف عذراء فانا للہ وانا الیہ راجعون قال صلعم من
اخاف اہل المدینۃ اخافہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکہ والناس اجمعین رواہ مسلم انتہی اور یا عزت
وقوت واستقامت اسلام اسکا نام رکھین جو بعد اس واقعہ کے بیت محترم ومعظم ومکرم بیت اللہ
کے ساتھ ہوا کہ سقف جلادیگئی اور پردہ اوس بیت مکرم کا جلادیا یہانتک کہ دو سینگھہ اوس

کو سفند کے جو بدل ذبح حضرت اسماعیل مین آیا تھا وہ بھی جل گئے ففی تاریخ الخلفاء ایضاً عن
عبداللہ بن حنظلۃ بن الغسیل قال واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان
رجلاً ینکح امہات الاولاد والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوۃ قال الذہبی ولما
فعل یزید باہل المدینۃ ما فعل مع شرب الخمر واتیانہ المنکرات اشتد علیہ الناس وخرج علیہ غیر واحد
ولم یبارک اللہ فی عمرہ وسار جیش الحرۃ الی مکۃ لقتال ابن الزبیر فمات امیر الجیش بالطریق فاستخلف
علیہم امیراً واتوا مکۃ فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوہ ورموہ بالمنجنیق وذلک فی صفر سنہ اربع وستین
واحترقت من شرارۃ نیرانہم استار الکعبۃ وسقفہا وقرنا الکبش الذی فدی بہ اسماعیل وکانا فی
بالسقف واہلک اللہ یزید فی نصف شہر ربیع الاول من ہذا العام انتہی اہنین امور سے اگر عزت و
قوت واستقامت امور اسلام ہو تو حضرات اہل سنت ہی کو مبارک حقیقت مین سچائی نہین اہین
حضرات پر ختم ہو کجا خانہ خدا اور کجا یہ امور اسلام ہی نرا عزت وقوت واستقامت امور اسلام
در کنار ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✣ اور اسیطرح سے بعد یزید جن خلفا کو خلفائے
اثنا عشر مین گنا ہو ان سب کے حالات بھی اسی قبیل سے ہین مثل عبد الملک بن مروان کے
کہ اسکی عہد مین تاریخ الخلفاء مین ہو وفی سنہ اربع وسبعین سار الحجاج الی المدینۃ واخذ
یتعنت اہلہا ویستخف ببقایا من فیہا من صحابۃ رسول اللہ صلعم وختم فی اعناقہم وایدیہم یذلہم
بذلک کانس وجابر بن عبد اللہ وسہل بن سعد الساعدی فانا للہ وانا الیہ راجعون انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین ہو قالت لو لم یکن من مساوی عبد الملک الا الحجاج وتولیتہ ایاہ علی المسلمین
وعلی الصحابۃ رضی یہینہم ویذلہم قتلاً وضرباً وشتماً وقد قتل من الصحابۃ واکابر التابعین ما لا یحصی فضلاً عن
غیرہم وختم فی عنق انس وغیرہ من الصحابۃ ختماً یرید بذلک ذلہم فلا رحمہ اللہ ولا عفا عنہ انتہی اور پھر
اسی تاریخ الخلفاء مین عبد الملک کو لکھا ہو واول من غدر فی الاسلام واول من نہی عن الامر بالمعروف
انتہی پس ایسے عہد مین اسلام کی قوت اور اوسکے امور کی استقامت کہنا حضرات اہل سنت ہی کی
جرأت اور جسارت ہو کجا غدر فی الاسلام اور قتل وضرب وشتم اور تذلیل اصحاب کرام خیر الانام اور
برعکس امر بالمعروف نہی عنہ اور کجا لعب بکتاب خدا کہ اصل ایمان او ر

اسلام ہی حیث قال الشاعر فی شان ہذا الشقی وذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ؎ تلاعبوا بکتاب اللہ فاتخذوہ ؛ ہوا ہم فی معاصی اللہ قربانا ؛ بالجملہ کجا یہ امور اور کجا قوت واستقامت امور اسلام سب کے عہد کا حال بہت طویل ہی خلیفہ دوازدہم حضرات سنیہ کا حال بر سبیل اجمال یہ ہی علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء مین خلیفہ دوازدہم کو الخلیفۃ الفاسق لکھتے ہین ثم قال وکان فاسقا شریبا للخمر منتہکا حرمات اللہ اراد الحج لیشرب فوق ظہر الکعبۃ انتہی کجا حج بیت اللہ اور کجا خانہ کعبہ پر شراب پینا ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛ ثم قال السیوطی فی تاریخ الخلفاء قال المعافی الجریری جمعت شیئا من اخبار الولید ومن شعرہ الذی ضمنہ ما فجر بہ من خرقہ وسخافتہ وما صرح من الالحاد فی القران والکفر باللہ ثم قال شق المصحف بالسہام وفسق ولم یخف الآثام انتہی بقدر الحاجۃ اور اسی تاریخ الخلفاء مین ہی کہ ذہبی فرماتے ہین کہ یہ خلیفہ سنیہ شراب خوار ہی تھے اور بتقلید بعض اسلاف اپنی کے لواطہ سے بھی شوق تھا پس جس عہد وعصر مین ایسی افعال قبیحہ ہون کہ قران مجید وفرقان حمید کے ساتھ الحاد اور اوسکا استخفاف اور اوسمین تیرونکا چبھانا اور کفر خدا کے ساتھ ہو یہ عہد عزت اسلام واستقامت امور اسلام ٹھہرایا جائے سوائے اہل سنت کی اور کونسا مسلمان کہیگا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا جس عہد مین کہ ایسے افعال کہ بمفاد ؎ ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان کردند بدتر از کفر ہین اور خود جناب رسالتماب بہی اسکی حد کفر تک ہونیکی خبر دیگئے ہین چنانچہ احادیث صحاح ستہ شاہد صدق ہین مثل حدیث لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لاتبعتموہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ مسلم فی صحیحہ وغیر ذلک من الاحادیث اگر باوجود ایسے افعال کے پہر بہی وہ عہد عزت واستقامت امور اسلام ہو تو عہد خلافت عباسیہ نے کیا قصور کیا ہو اگر انکو بہی شامل کیجیگا تو پہر عدد دہ چند ہو جائینگے اور اگر انکو نکالئے گا جنکے عہد دولت مہد مین یہ سب کچہہ ہوا تو عدد کم ہو جائینگے یہ تھی تقریر ہماری متعلق یہ لا یزال الاسلام عزیزا بنا بر تقدیر عزت بمعنی نجابت

مرتبہ و منزلت جیسا کہ یہی ظاہر ہے اور اگر عزت و مناعت دین خیر الانام یعنی اسلام سے
فقط استقامت امور سلطنت اور اجماع امت مراد کیا جاوے جیسا کہ رشید الدین خان نے
بعد وقوف ان قباحتون کے یہی نغمہ بے سروپا اوٹھایا ہی اور یہی گیت گایا ہی کما فی ایضاح
لطافۃ المقال پس یہ قول کا بول تاویل اول سے بھی زیادہ ترفیح ہی اس لیئے کہ قیام
و مضی امر اسلام کو کہ دین خیر الانام رسول ملک علام ہی شوکت سلطنت سی کیا علاقہ
این الدین من السلطنۃ الفانیۃ الظاہرۃ یہ نہین معلوم کہ اسکو منقول شرعی ٹھرایا ہی یا عرفی
وکلاہما صریحًا البطلان لیکن اول پس ظاہر ہی کہ کہین نہ پاوگے کہ اسلام سے عیاذا باللہ سلطنت
مراد ہو سلطان کل شاہ رسل باآن قوت وطاقت و رعب و ہیبت بمود ای نصرت بالرعب
ہمیشہ حالت فقر مین رہے اور سلطنت کو ہیچ و لاشی سمجھتے رہی اور الفقر فخری فرمایا کئے
اور لیکن ثانی پس اگر مراد عرف سی عرف کفار ہے کہ اب تک یہود و نصاریٰ سمجھتے ہین کہ دین
اسلام معاذ اللہ رسول اللہ نے محض واسطے حصول حکومت سلطنت و شوکت و بنظر نفع دنیا
جاری کیا اور حقیقت اس دین مبین کے ایسا ہی کچھ سمجھتے ہین بلکہ کفار و منافقین اشرار
جو عہد آنحضرت مین تھے وہ بھی ایسا ہی بکتے تھی پس یہ مسلم ہے کہ کفار کا مزعوم باطل یون ہی
ہے لیکن مدعی اسلام کو کب جائز ہی کہ پیروی کفار کرے اور ہمداستان اونکا ہو مگر حضرات
اہل سنت کو پیروی اپنے اسلاف یعنی ثلثہ کی چونکہ ضروری ہی تو اونکو ایسا ہی مناسب ہے
کیونکہ حضرات ثلثہ بھی ایسا ہی سمجھتے تھی چنانچہ اونکی حالات اور مقالات جو عہد سرور کائنات
مین تھی اور بعد اوٓنحضرت کی کمیٹی اور کوسلے پر جو اصول سلطنت بعض سلاطین سے ہے
بنائے خلافت ڈالنا اور اوٓنحضرت کی طور و قرائن مین تغیر دیکر موافق قواعد سلطنت کر دینا
شاہد صدق اس دعویٰ کا ہی اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ اس تعداد او راس زمرہ مین خلفاء
راشدین بھی تو مین اور جناب رسالتماب نے ایک ہی لفظ سے کل خلفائے اثنا عشر کو
فرمایا ہی پس یہ کب جائز ہی کہ عزت و مناعت دین اسلام عہد خلافت خلفائے راشدین

سے نہین حقیقۃً ہوا ور شان مین دیگر باقین کے فقط شوکت سلطنت مراد ہو اس لیے
کہ اطلاق واحد مین ایک لفظ سے دو معنون مختلف کا ارادہ خلاف اصول اور فضول
اور نامقبول عند الفحول ہی یہ برتقدیر اسکے ہی کہ جب اسکو مان لین کہ کل خلفاء راشدین
کے عہد مین سلطنتی شوکت حاصل تھی ورنہ درحقیقت یہ خود غیر ثابت ہی کما لایخفیٰ اور اگر
اسکا کوئی مدعی ہو کہ نہین صرف شوکت سلطنت بہ نسبت کل مقصود ہی اور اجماع ایک
شخص پر پس یہ بھی مردود ہی اس لئے کہ کلام اجماع مین گزر افتذکر اور اجماع بعض یا
اکثر عباسین کے لئے بھی ہوا فالمحذور باق علی حالہ اور لیکن شوکت سلطنت پس
عدم اوسکا عہد مین کل عباسین کی مسلم نہین اسی تاریخ الخلفاء مین تاویل حدیث
یلی ولد العباس من کل یوم تلیہ بنو امیۃ یومین ومن کل شہر شہرین یعنی عہد دولت
عباسین دونا بنی امیۃ کی سلطنت کا ہی علامہ سیوطی یون لکھتے ہین ولعمری فلیس
معنی الحدیث بعید فان دولۃ العباسین فی حال علوہا ونفوذ کلمتہا فی اقطار الارض
شرقاً وغرباً ماعدی اقصی المغرب من سنۃ بضع وثلثین وماتۃ الی سنۃ بضع وتسعین ومائتین حتی
توفی المقتدر وفی ایامہ انخرم النظام وخرجت المغرب باسرہا عن امرہ ثم تتابع الفساد والاختلال
فی دولتہ وبعدہ کما سیاتی فکانت ایام شموخ دولتہم وملکتہم ماتۃ وبضعا وستین سنۃ وہی ضعف
ایام بنی امیۃ الشامخۃ الی آخر ما قال پھر ذکر خلافت مقتدر باللہ مین بعد ذکر خروج مہدی سے
لکھتے ہین وخرجت المغرب عن امر بنی العباس من ہذا التاریخ فکانت جمیع مدۃ مملکتہم الاسلامیۃ
ماتۃ وبضعا وستین سنۃ ومن ہذا التاریخ دخل النقص علیہم انتہی کہ ان تحریرون سے ثابت ہی
کہ تا زمان مقتدر باللہ کہ ۲۹۲ھ ہی شموخ وبزرگی دولت ومملکت وسلطنت کہ عبارت
عزت ومناعت سے حسب مزعوم رشید الدین خان وغیرہ ہی دولت عباسیہ مین مثل سلاطین
وخلفائے بنی امیہ رہی اور الفاظ حدیث بھی مماثلت خلافتین پر دال ہین ہان بعد مقتدر
یا زمان مقتدر مین نقص آیا اور قبل مقتدر باللہ بجملہ اور خلفائے عباسیہ کے معتضد باللہ اجمعہم ہین

کہ جنکی ملاح عظیمہ لکھکر علامہ سیوطی لکھتے ہین قد لقی الحروب وعرف فضلہ فقام بالامر احسن قیام
ودابہ الناس ورہبوا اعظم رہبتہ وسکنت الفتن فی ایامہ لفرط ہیبتہ وکانت ایامہ طیبۃ کثیرۃ الامن
والرخاء وکان قد اسقط المکوس ونشر العدل ورفع الظلم عن الرعیۃ وکان یسمی السفاح
الثانی لانہ جدد ملک بنی العباس الی آخرہا فی تاریخ الخلفاء پس ظاہر ہی کہ امثال ان خلفا
کے لئے شوکت سلطنت تمام تر حاصل تھی اور نہایت قوت تھی پس لازم آتا ہے کہ یہ بھی
داخل اوس زمرہ مین ہون پھر کسقدر بارہ سے زیادہ ہو جائینگے علاوہ اسکے اگر کوئی گردن
مکابرہ ومجادلہ دراز کرے او خلفائے عباسیہ مین کلاً وطراً عدم قوت وشوکت سلطنت کہی
پس ہم کہتے ہین کہ جن خلفا کو تمنے لکھا ہے اونکی حق مین بھی کلاً وطراً قوت وشوکت بدرجہ اتم
کہان ثابت ہی اور عدم ظہور فتن بالخصوص عہد خلفائے مذکورین مین اور ظہور اوسکا عہد
عباسیہ مین جسکی وجہ سے نقص شوکت سلطنت مین اونکی بعض حضرات اہل سنت نے وارد
کیا ہی یہ بھی غیر ثابت ہی تاریخ مظفری مین وقائع ۳۵ہجری مین لکھا ہی فیہا اضطربت الامصار
علی عثمان وکاتبوہ من الافاق لعزلہ وتملکہ وجرت امور نقموا علیہ الخ یہ کونسی قوت وشوکت
سلطنت تھی وفی تاریخ الخلفاء واخرج عن حذیفہ قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج
الدجال انتہی پس جو فتنہ کہ مماثل فتنہ دجالی ہو اوس سے قطع نظر کرکے عوام کو فریب دینا کار
شیطانی ہی بالجملہ اگر قوت وشوکت رہتی تو اس بیکسی سے کیون قتیل دار ہوتی اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام کے عہد مین جو فتنہ ہوئے مثل واقعہ جمل وصفین سب پر عیان ہین اور قوت وشوکت
سلطنت کی یہی ظاہر ہی کہ شام سا ملک کبھی مطیع نہوا معاویہ اور اوسکے احزاب کلاب ذوی الناب
والاذناب ہمیشہ باغی وطاغی و یاغی رہے ازالۃ الخلفاء مین شاہ صاحب کے والد ماجد لکھتے
ہین حضرت مرتضی باوجود اجتماع اوصاف خلافت در وے ورسوخ قدم ایشان در سوابق
اسلام متمکن نشد بہ خلافت ودر اقطار ارض حکم او نافذ نگشت وہر روز دائرہ سلطنت تنگی میشد
تا آنکہ آخر ایام بکوفہ وما حول آن محل حکومت تنہا ماند انتہی ظاہر ہی کہ اس سے زیادہ تو قوت وشوکت

سلطنت بعض عباسیین مین تھی پس لازم آتا ہو کہ جناب امیر بھی بلا تشبیہ مثل عباسیین خارج ہو جائین فیقل العدد اور علی القیاس بعض دیگر خلفائے مذکورین مین کلام ہو مثل خلیفہ دوازدہم سنیہ کے کہ اونکی کوئی فتح معلوم نہوئی اور نہ شوکت معتدبہا جو محبوث عنہ ہی ظاہر ہوئی بلکہ برعکس اسکے ظاہر ہوا ففی تاریخ الخلفاء وعنہ انہ لما حوصر قال الم ازد فی عطیاتکم الم ارفع عنکم المئون الم اعط فقرائکم فقالوا ما ننقم عنک انفسنا لکن ننقم علیک انتہاک ما حرم اللہ وشرب الخمر ونکاح امہات اولاد ابیک واستخفافک بامر اللہ ولما قتل وقطع راسہ وجئ بہ یزید الناقص نصبہ علی رمح فنظر الیہ اخوہ سلیمان بن یزید فقال بعدا اشہد انہ کان شروبا للخمر ماجنا فاسقا الخ محصل یہ ہو کہ جب خلیفہ دوازدہم سنیہ کا لوگون نے محاصرہ کیا اونہون نے کہا کہ آیا ہمنے تمہارے ساتھ داد و دہش مین زیادہ نہین کیا آیا تمسے ہمنے تکلیف وسختی دور نہین کی آیا تمہارے فقراکو ہمنے نہ یا سب نے جواب دیا کہ ہم تجہپر سختی وغصہ اپنی وجہ سی نہین کرتے بلکہ تونے ہتک حرمت محرمات الہی کے اور شراب خواری کی اور نکاح حرمون سے اپنے باپ کی کیا اور اوامر الہی کا استخفاف کیا یہ امور توکرتا رہا یہ وجہ ہو کہ ہمنے تیرا محاصرہ کیا ہو آخر کار جب وہ ملعون داخل دار البوار ہوا اور یزید ناقص کہ از جملہ خلفا یہ بھی ہے اوسکے پاس سر اوسکا کاٹ کر لائے تو سر کو ایک نیزہ پر بلند کیا خلیفہ دوازدہم کی بھائی سلیمان بن یزید نے دیکھکر کہا کہ دوری ہو رحمت خدا سی تجھکو مین گواہی دیتا ہون کہ یہ یعنی خلیفہ دوازدہم سنیہ بڑا شراب خوار اور فاسق وفاجر تھا انتہی محصلا پس نہین معلوم کہ عزت ومناعت دین انکے عہد مین کیونکر ہوئی خصوصا بنظر اسکے کہ تاریخ الخلفاء مین ہے وقد ورد فی مسند احمد حدیث لیکونن فی ہذا الامۃ رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ وقال ابن فضل اللہ فی المسالک الولید بن یزید الجبار العنید لقبا ما عداہ وتعا سلکہ فما بداہ فرعون ذلک العصر الذاہب والدہر الحلو بالمتاعب یاتی یوم القیامۃ یقدم قومہ فیوردہم النار ویدیہم العار وبئس الورد المورود والمورد المردی

فی ذلک الموقف المشہور انتہی پس جو عصر لسبب مملو از معائب ہوا اور خلیفہ اس عصر کا فرعون
امت ہو کر روز قیامت مع اپنی قوم سراپا لوم اور لواحقین کی داخل اسفل السافلین
ہو یہ عہد عزت و مناعت دین اسلام کیونکر ہوگا اور اگر قوت خلافت اور شوکت سلطنت
ہوتی تو یہ نوبت پہنچتی اور یہ گت کیوں بنتی اور یہ عصر مملو از معائب کیوں کہا جاتا پس چاہیے
کہ خاتم خلفائے اثنا عشر سینہ بھی نکالا جائے فیقل العدد اور اگر نکالا نجائے تو ایسی ملکہ
اس سے زیادہ قوت و شوکت عہد عباسیین میں تھے وہ کیوں نکالے جائیں فیکثر العدد
بالجملہ بر طور ارباب انصاف پر جو ناظر حالات خلفائے مذکورین ہیں ظاہر ہے کہ پورا عدد
بالتخصیص دوازدہ کا کسیطرح بنا بر مذہب اہل سنت درست نہیں ہوتا اور بڑی مشکلوں
اور محنتوں سے جو انکی علمانے تاویل کی ہے مثل قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہما کے اوس تاویل
سے بھی کام نہیں نکلتا اور نہیں بنتا بلکہ بگڑا ہی جاتا ہے کہ وہی قباحت لازم آتی ہے کہ یا عدد زائد
یا کم ہو جاتی ہیں پوری پوری بارہ نہیں معلوم ہوئی کس کشمکش میں جان انکی پڑی ہے کوئی صاحب
کہتے ہیں لم الق احد یقطع فی ہذا الحدیث یعنی بشئے معین قائل اسکے ابن بطال عن المہلب
ہیں کہ دونوں رکین رکین مذہب سینہ سے ہیں اور کوئی صاحب مثل ابن جوزی کے یہ کہکر
جان چھڑایا چاہتے ہیں قد اطلت البحث عن معنی ہذا الحدیث و طلبت مظانہ و سالت عنہ فلم اقع
المقصود بہ الخ کیونکر جان کشمکش میں نہ پڑے ائمہ کرام آل اطہار رسول ملک سلام کو کس منہ سے اور کس
دل سے مصداق اسکا کہیں کہ ناصر رنگ ہو جائے گا اور سنیت میں دہبا لگ جائیگا علاوہ
اسکے ثلاثہ سے بھی منہ موڑنا پڑیگا حق ہاتھ سے جائے تو جائے تاویلات خلاف حق اور خلاف
واقع ہو تو ہو گر ثلاثہ کو سبھو تر بگڑے رہینگے بالجملہ یہ سب محذورات او سیوقت لازم آئینگے
جب کوئی دامن ائمہ اطہار اہل بیت رسول مختار کو چھوڑ کر دوسروں کو زبردستی
مصداق حدیث بنانا چاہے لیکن ائمہ اطہار کہ عصمت و طہارت لدنی انکی اور کل عیوب
اور ارجاس سے پاک ہونا انکا کلام الہی سے ثابت ہے اور حدیث انی تارک فیکم

الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی اور
حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وہوی
انکی مطاع واجب الاتباع ہونے پر شاہد عدل ہی اور جنکو شاہ صاحب بھی تحفہ مسروقہ
مین ایک مقام پر امام علی الاطلاق من دون تقیید من مسائل الفرعیۃ او الاصولیۃ
فرماتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ائمہ کرام استحقاق خلافت رکھتے تھے و باتفاق منا ومنکم
حامل شعائر اسلامیہ بہ تھے اور اسی طرف لوگونکی دعوت کرتے تھے البتہ اولنسی عزت
ومناعت دین اسلام تھے کہ حجج قاہرہ ومعجزات باہرہ اوسکی حقیقت ثابت کر رہے
گو سلطنت دنیا ہو یا نہو جسطرح انبیاء سابقین مین جو صاحب سلطنت نہ تھے مگر
اونکے بھی وجود فائض الجود سے اونکے دین کی عزت اور مناعت تھی اسیطرح آئمہ دین بھی
موجب عزت دین تھے اور جو آئمہ دین کے پیرو اور انکے اقتدا کرنے والے تھی بمودای
لن تضلوا بعدی ومن رکبہا نجی ہدایت پانیوالے اور پیش پروردگار رستگار تھی پس
ایسے بزرگون سے عزت ومناعت دین اسلام تھے نہ اون منافقین اشرار کلاب دنیا
جیفہ خوار اور اونکے اتباع اخوان الشیاطین سے جنکی قبائح افعال اور شنائع اعمال کا ذکر ابھی
ہوا حاصل اس تقریر کا یہ ہوا کہ حدیث اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش کو گو بالاجمال آپ کے
ارباب صحاح نے لکھا ہی اور تصریح سے دم چرایا ہی اوس سے بھی امامت وخلافت ائمہ اطہار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا اور آشکار ہی ارباب انصاف پر ولاکن سہ اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ ۔
فلا غرو ان یرتاب والصبح مسفر ۔ یہ تھی وجہ خامس اور لیکن سادسًا پس یہ کہ علی ہمدانی نے کتاب
مودۃ القربی مین کہ مدائح عظیمہ اور کمال وثوق مصنف اور مصنف کا کتب معتبرۂ اہل سنت سے
مجلدات عبقات الانوار مین ثابت ہی لکھا ہی کہ جابر بن سمرہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ اپنے باپ کے خدمت
مقدس نبوی مین حاضر ہوا سنا مینے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد میرے بارہ خلفا ہونگے بعد اسکے کچھ باواز
خفی فرمایا پس مینے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ بصوت خفی کیا فرمایا پس میرے باپ نے کہا کلہم من

بنی ہاشم یعنی یہ کل دوازدہ بنی ہاشم سے ہونگے انتہی مخفی نرہے کہ اسی راوی یعنی جابر بن سمرہ
سے صحاح مین یہین الفاظ یہ حدیث ہے فرق اسیقدر ہے کہ صحاح سنیہ مین کلہم من قریش ہے اور ظاہر ہے
کہ کلہم من بنی ہاشم اور کلہم من قریش مین باہم منافات نہین ہے کہ جسکی وجہ سے روایت صحاح صحیح رہے
اور یہ روایت غیر مقبول ہو اس لئے کہ بنی ہاشم تو اکمل قبائل قریش سے ہین کما لایخفی بلکہ خود
جناب رسالتماب نے برگزیدگی بنی ہاشم بہ نسبت قریش بیان کی ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین بروایات
کثیرہ وارد ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسماعیل واصطفے من ولد
اسماعیل بنی کنانہ واصطفے من بنی کنانہ قریشا واصطفے من قریش بنی ھاشم واصطفانے
من بنی ھاشم ہذا حدیث صحیح انتہی اور یہ حدیث صحیح مسلم مین بھی موجود ہے بالجملہ عدم منافات
ظاہر ہے پس بمفاد قضیہ مسلمہ فریقین الاحادیث یفسر بعضہا بعضا ضرور ہے کہ کلہم من قریش کہ مجمل ہے
مفسر اسکا کلہم من بنی ہاشم کہ بہ نسبت اوسکی مفصل ہے واقع ہو اور انصافا بھی یہی چاہئے اسلئے
کہ بنظر انصاف غور کرنا چاہئے کہ قریش کو جیسی شرافت اور بزرگی اور قبائل عرب پر ہے ویسی ہی
بزرگی بنی ہاشم کو قریش پر ہے پس جس وجہ سے کہ قریش بہ نسبت دیگر قبائل عرب کے مخصوص بخلافت
ہونگی وہی وجہ خصوصیت بنی ہاشم کے لئے مرجح ساتھ خلافت کے بہ نسبت سائر قریش کے ہوگی
ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی وہو قبیح عقلا بالجملہ فقرہ کلہم من بنی ہاشم سے خلافت حقہ آئمہ اثنا عشر
علیہ السلام ظاہر ہے اور خلافت اونکی جو تیم وعدی سے تھی باطل ہے پس یہ حدیث مفید امامت
وخلافت ائمہ اثنا عشر ہے اور مفسر کلہم من قریش ہے کہ اس سے بھی ائمہ اثنا عشر ہی کی خلافت
ثابت ہوتی ہے اور بطلان خلافت غیر ہوتا ہے اور بعید نہین ہے کہ متعصبین جامعین صحاح سقام نے
واسطے تصحیح خلافت خلفاء ثلثہ کی کلہم من بنی ہاشم کو مبدل بکلہم من قریش کیا ہو اور قرینہ صریحہ اسکا
یہ ہے کہ روایت کرتے ہین کہ اس فقرہ کو آنحضرت نے بقصد اخفی کہا کہ راوی نے نہ سنا اور اپنے باپ سے
پوچھا اول باآواز خفی کیون کہا شاید بمذہب شیعہ کاربند تقیہ ہوسکے تو انسب بتقیہ وہی کلہم
من بنی ہاشم ہے نہ کلہم من قریش دوم یہ فقرہ راوی کو مشکوک رہا کہ اوسکے باپ نے بخبر واحد بیان کیا

کہ کلھم من قریش کہا یحتمل کہ جسطرح بیٹے کو مشکوک ہوا اوسیطرح باپ کو موہوم ہوا ہو کہ من قریش فرمایا حالانکہ اونحضرت نے من بنی ہاشم فرمایا ہو دلیل اوسپر یہی روایت سید علی ہمدانی ہے سوم قدر متیقن کو کہ بارہ ہوتا ہے ہم مسلم کرتے ہین اور مشکوک یہین کلام ہے کہ گو کلھم من قریش ثلثہ کو بناتا ہے مگر اثنا عشر جو متیقن تھا اسکو ایسا بگاڑتا ہے کہ کسی کے بنائے سے نہین بنتا برخلاف کلھم من بنی ہاشم کہ اوس سے اثنا عشر بخوبی درست ہوجاتا ہے پھر ہمکو کیا غرض ہے کہ درستی خلافت باطلۂ ثلثہ کو لئے اوس مشکوک کی ہم تصحیح کرین بلکہ ضرور ہوگا کہ کلھم من بنی ہاشم کی تصحیح کرین کہ جس سے امر متیقن بچا رہے گو خلافت ثلثہ بگڑجاوے تو ہماری بلا سے اور سابق آیا ہے کہ ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی کہ اکابر علمائے سنیہ سے ہین جیسا کہ ناظرین سبحۃ المرجان اور اخبار الاخیار کفوی پر مخفی نہین ہے اپنی کتاب ہدایۃ السعدا مین لکھتے ہین خلافت دوازدہ امام بحدیث ثابت است اول امام علی کرم اللہ وجہہ در خلافت او حدیث خلافتی ثلثون سنۃ وارد است دوم امام شاہ حسن رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیصلح بین المسلمین سیوم امام شاہ حسین رضی اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابنی سید سیقتلہ الفیۃ الباغیۃ نہ امام فرزندان شاہ حسین رضی اللہ عنہ قال علیہ السلام بعد حسین بن علی کانوا من ابنایہ لتسعۃ ائمۃ آخرہم القائم وقال جابر بن عبد اللہ الانصاری دخلت علی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہا الواح وفیہا اسمار ائمۃ من ولدہا فعددت احد عشر اسمار آخرہم القائم الی ان قال واین نہ فرزندان امام اول زین العابدین است دوم امام محمد باقر است سوم امام جعفر صادق ابنہ چہارم امام موسی کاظم ابنہ پنجم امام علی رضا ابنہ ششم امام محمد تقی ابنہ ہفتم امام علی نقی ابنہ ہشتم امام حسن عسکری ابنہ نہم حجۃ اللہ القائم امام مہدی ابنہ وہو غائب واو را عمر طویلی است چنانچہ میان مومنان عیسیٰ والیاس وخضر و میان کافران دجال وسامری وشمر قاتل شاہ حسین است انتہی بقدر الحاجۃ اور شیخ سلیمان بن خواجہ ابراہیم نے ینابیع المودۃ مین فرائد السمطین حموینی سے کہ مصنف اوسکے اکابر سنیہ اور معتمد و موثق ہین کما ثبت فی عبقات الانوار ایک

حدیث طولانی حسین سوالات یہودی جناب رسالتماب سے منقول کیا ہے از جملہ سوالات
یہ بھی ایک سوال ہے کہ یہودی نے حضرت سے پوچھا فاخبرنی عن وصیک من ہو فما من نبی
الا ولہ وصی وان نبینا موسی بن عمران اوصی یوشع بن نون فقال ان وصیی علی ابن ابیطالب
وبعدہ سبطای الحسن والحسین تتلوہ تسعۃ ائمۃ من صلب الحسین قال یا محمد فسمہم لی قال
فاذا مضی الحسین فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ محمد فاذا مضی محمد فابنہ جعفر فاذا مضی جعفر فابنہ موسی
فاذا مضی موسی فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ محمد فاذا مضی محمد فابنہ علی فاذا مضی علی فابنہ الحسن فاذا مضی الحسن
فابنہ الحجۃ محمد المہدی فہولاء اثنا عشر الی ان نقل قول الیہودی اشہد ان لا الہ الا اللہ و
انک رسول اللہ واشہد انہم الاوصیاء بعدک ولقد وجدت فی کتب الانبیاء المتقدمۃ وفیما
عہد الینا موسی بن عمران علیہ السلام انہ اذا کان آخر الزمان یخرج نبی یقال لہ احمد ومحمد ہو خاتم
الانبیاء لا نبی بعدہ فیکون اوصیاءہ بعدہ اثنا عشر اولہم ابن عمہ وختنہ والثانی والثالث کانا اخوین
من ولدہ الی ان قال وتسعۃ الاوصیاء منہم من اولاد الثالث فہولاء الاثنا عشر عدد الاسباط
قال صلی اللہ علیہ وسلم اتعرف الاسباط قال نعم انہم کانوا اثنا عشر اولہم لاوی بن برخیا وہو الذی غاب
عن بنی اسرائیل غیبۃ ثم عاد فاظہر اللہ بہ شریعتہ بعد اندراسہا وقاتل قرسطیا الملک حتی قتل الملک
قال صلی اللہ علیہ وسلم کائن فی امتی ما کان فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ الخ
مطلوب ہمارا اس حدیث سے ظاہر ہے بلکہ وہ دعوی ہمارا کہ امامت ائمہ اثنا عشر ابتدائی بعثت
سے کیا معنی ابتدائے خلقت سے اسکا ذکر ہے وہ بھی ثابت ہے حضرت موسی نے اپنی امت سے
عہد و میثاق ان ائمہ اثنا عشر کے لئے لیا تھا فلا تغفل اور نیز ینابیع المودۃ میں ہے عن علی کرم اللہ
وجہہ قال قال رسول اللہ صلعم من احب ان یرکب سفینۃ النجاۃ ویستمسک بالعروۃ
الوثقی ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیاً ولیعاد عدوہ ولیأتم بالائمۃ الہداۃ
من ولدہ فانہم خلفائی واوصیائی حجج اللہ علی خلقہ الخ وایضاً فیہ ناقلا عن فرائد
السمطین للحموینی المحدث الفقیہ الشافعی باسنادہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علی الخلق بعدی اثنا عشر اولہم علی واخرہم ولدی المہدی فینزل روح اللہ عیسیٰ بن مریم فیصلے خلف المہدی وتشرق الارض بنور ربہا ویبلغ سلطانہ المشرق والمغرب انتہی بقدر الحاجۃ اس قبیل سے بہت سی احادیث اسی مضمون کی ینابیع المودۃ مین موجود ہین بسبب طوالت ذکر نہ کیا من شاء فلیطالع ہناک مخفی نرہے کہ اکثر وجوہ مذکورہ ایسے ہین کہ بعض علمائے اہل سنت نے مثل صاحب ینابیع المودۃ کی جنکی طبیعت فی الجملہ مائل طرف انصاف کے ہے پسند کیا ہے حیث قال فی ینابیع المودۃ قال بعض المحققین ان الاحادیث الدالۃ علی کون الخلفاء بعدہ صلعم اثنا عشر قد اشتہرت من طرق کثیرۃ فبشرح الزمان وتعریف الکون والمکان علم ان مراد رسول اللہ صلعم من حدیثہ ہذا الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ اذ لا یمکن ان یحمل ہذا الحدیث علی الخلفاء بعدہ من اصحابہ لقلتہم عن اثنا عشر ولا یمکن ان یحملہ علی الملوک الامویۃ لزیادتہم علی اثنا عشر واظلمہم الفاحش الا عمر بن عبد العزیز ولکونہم غیر بنی ہاشم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلہم من بنی ہاشم فی روایۃ عبد الملک عن جابر واخفاء صوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا القول یرجح ہذا الروایۃ لانہم لا یحسنون خلافۃ بنی ہاشم ولا یمکن ان یحملہ علے الملوک العباسیۃ لزیادتہم علی العدد المذکور ولقلۃ رعایتہم لایۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی وحدیث الکساء فلا بد ان یحمل ہذا الحدیث علی الائمۃ الاثنا عشر من اہلبیتہ وعترتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہم کانوا اعلم اہل زمانہم واجلہم واورعہم واتقاہم واعلاہم نسبا وافضلہم حسبا واکرمہم عند اللہ وکان علومہم عن ابائہم متصلا بجدہم صلی اللہ علیہ وسلم وبالوراثۃ واللدنیۃ کذا عرفہم اہل العلم والتحقیق واہل الکشف والتوفیق ویویدہ ہذا المعنی ای ان مراد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الائمۃ الاثنا عشر من اھلبیتہ ویشھدہ ویرجح حدیث الثقلین والاحادیث المتکاثرۃ المذکورۃ فی ہذا الکتاب وغیرھا واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم تجتمع علیہ الامۃ فی روایۃ عن جابر بن سمرہ فمرادہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الامۃ تجتمع علی الاقرار بامامۃ کلھم وقت ظہور قائمہم المھدی رضی اللہ عنھم انتہی حاصل یہ ہے کہ احادیث خلفائے اثنا عشر طرق کثیرہ سے مشتہر ہین اور حالات زمان اور کون ومکان سے معلوم ہوا کہ مراد رسولخدا غیر ائمہ اثنا عشر از عترت پیمبر نہین ہین اور نہین ممکن ہے حمل حدیث او پر خلفائے صحابہ کے کہ وہ بارہ سے کم ہین اور نہ اوپر ملوک امویہ کے کہ وہ بارہ سے زیادہ ہین اور بسبب ظلم وجور فاحش اور نہ ہونیکی بنی ہاشم سے حالانکہ بروایت جابر کلھم من بنی ہاشم ہے اور اس لفظ کو بعض راوی مخفی کہنا مرجح اسی روایت کا ہے اسلیے کہ اوس وقت کے لوگ خلافت بنی ہاشم کو پسند نہین کرتے تھے یعنی اگر پسند کرتے تو خلافت ظاہری سے کیون محروم رہتے اور ملوک عباسیہ بھی مراد نہین ہوسکتی بسبب زیادتی عدد کے اور ظلم وستم کے اہل بیت نبوت پر پس ضرور ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر بارہ امامون کے اہلبیت وعترت پیمبر سے اس لیے کہ یہی لوگ عالم تر زمانہ اور بزرگ تر خلایق اور اورع اور اتقی اور اعلی نسب مین اور افضل حسب مین اور گرامی تر عند اللہ تھے اور علوم انکے انکے ابا سے متصل جد اعلی تک بوراثت تھی اور صاحبان علم لدنیہ تھے اسیطرح انکو پہچانا ہے اہل علم وتحقیق نے اور اہل کشف وتوفیق نے اور اسکی تائید کرتی ہے حدیث ثقلین کہ جسمین سب دنیا کو مطیع اور اپنے اہل بیت اور عترت کا مطلع فرمایا ہے اور علاوہ اسکے احادیث کثیرہ جو اس کتاب اور دیگر کتب مین موجود ہین لیکن قول اونحضرت کا روایت جابر بن سمرہ مین کلھم تجتمع علیہ الامۃ یعنی بارہ پر امت مجتمع ہوگی پس مراد اونحضرت کی یہ ہوسکتی ہے کہ اونکی امامت کی اقرار پر کل امت وقت ظہور قائم ال محمد مجتمع ہوگی انتہی محصلاً بندہ کہتا ہے کہ اس تاویل کی کیا حاجت آج اونکو کل امت چہ شیعہ وسنی پیشوائے دین اور قدوہ ارباب علم ویقین

سمجھتے ہین اور اونکی دشمن بھی اونکی امامت اور اکملیت کے قایل ہین سے والفضل ما شہدت به الاعداء آزہ شاہ عبد العزیز تحفہ مسروقہ مین ذکر ائمہ معصومین مین فرماتے ہین کہ اہل سنت ایشان را امام علی الاطلاق میدانند انتہی واضح ہو کہ صدر حدیث کہ جسمین اثنا عشر خلیفۃً اثنا عشر اماماً یلیہم اثنا عشر رجلاً یعنی اثنا عشر ولیاً ہی عدد اثنا عشر جو بعدد نقباے بنی اسرائیل ہے کما فی بعض الطرق مجمع علیہ بین الامت علی الصحۃ ہے کما اعترف بہ ابن الحجر فی صواعقہ اور جو اوسا باطی سے ترجمہ بعض کتب سماویہ مین اثنا عشر عظیما اور بعض تراجم دیگر مین اثنا عشر شریفاً وارد ہی اور بعض طرق حدیث مین اثنا عشر خلیفۃً کلہم یعمل بالہدی و دین الحق ہی بالجملہ عدد اثنا عشر کے مجمع علیہ فی الصحۃ بلکہ متواتر ہونے سے حقیت مذہب اثنا عشر بخوبی ثابت ہی اسلئے کہ سوائے انکی کوئی وجوب اثنا عشر کا قائل نہین ہی اہل سنت خلافت راشدہ کو منحصر چار مین کرتے ہین اور نا راشدہ کی تو کوئی انتہا نہین جہانتک جی چاہی بناتے چلی جائین آج بھی جسکو سب مسلمان کمیٹی کر کے خلیفہ بنالین وہ خلیفہ رسول اللہ ہوجائیگا چنانچہ خلافت خلفائے خلفائے بنی امیہ و بنی عباس سینون نے اسی بنا پر رکھی ہے اگرچہ خلاف کلہم یعمل بالہدی و دین الحق ہوا اور جب خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر و عمر نے دفن رسول خدا سے بھی واجب تر سمجھا تھا تو معلوم نہین کہ اس زمانہ کے حضرات سنیہ کیون نہین سنت عمری و بکری پر قائم ہو کر کسکو خلیفہ بناتے ہین اور کیون بقول عبد اللہ بن عمر موت جاہلیت پر مرتے ہین محصّل کلام یہ ہی کہ بجمیع طرق حدیث متصف ہونا اثنا عشر کا بخلافت و بامارت و بولایت و بجلالت و بشرافت و بہدایت ثابت ہوا اور ظاہر ہے کہ مراد کل ان الفاظ سے ایک ہی یعنی ریاست دینی و دنیوی کہ اگر من اللہ بالاصالت ہو تو نبوت ہی و اگر بنیابت نبوت ہی تو خلافت اور امامت ہی پس جسطرح اصل نبوت مین اطاعت خلق و نفاذ حکم و تصرف فی الارض شرط نہین ہی اوسیطرح سے اوسکی نیابت مین بھی جواز جانب خدا و رسول ہی ان باتونکی شرط نہین ورنہ زیادتی فرع بر اصل لازم اویگی کیونکہ خلافت فرع نبوت ہی بالجملہ نبی نبی ہی خواہ خلق اطاعت کرے

یا نکرے اسیطرح جسکو اوسنے نائب اپنا کیا وہ خلیفہ اوسکا ہی خواہ خلق اطاعت کرے یا بسوئے اختیار ضلالت مین پڑے پس جو شاہ صاحب نے تحفہ مسروقہ مین فرمایا ہی کہ اہل سنت نزد اوسکے امام علی الاطلاق امام سمجھتے ہین مگر خلیفہ نہین جانتے اسلئے کہ در خلافت نزد ایشان شرط است درزمین باوصف استحقاق غلبہ شوکت و نفاذ حکم ضرور یست انتہی نہین معلوم کہ یہ معنی خلافت کی شاہ صاحب نے کہانسے نکالے ہین اگر عرف لغوی ہی تو اسکا کہین سے پتا اور نشان دیتے اور اگر عرف شرعی ہی تو قرآن اور حدیث سے ثابت کرین اور اگر فرمائین کہ یہ اصطلاح ہماری ہی تو ہوا کرے ہمکو اور خدا اور رسول کو متابعت انکی اصطلاح کے کیا ضرور ہی حضرت موسیٰ نے بقولہ اخلفنی فی قومی حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ کیا مگر قوم گوسالہ پرست کی شقاوت سے اونکو غلبہ شوکت اور نفاذ حکم میسر نہوا یہانتک کہ فرمایا یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی پس بنابر قول شاہ صاحب اونکی خلافت باطل ہوگئی پس اسیطرح خلافت صاحب منزلت ہارونی بھی عہد بکری مین کہ لوگون نے گاو کہن سالہ پرستی کی اور اوںحضرت نے ابن عم ان القوم استضعفونی فرمایا کما مر اگر بقول شاہ صاحب باطل ہو جائے تو کیا عجب ہی کیا خوب فرمایا ہی علامہ شوشتری نور اللہ مرقدہ نے جواب مین فضل روزبہان کے کہ اگر خلافت بعدم اطاعت خلق باطل ہو جائے تو خلافت بکری بھی بسبب مخالفت اون صحابہ کی جنہون نے بیعت نکی اور اون قبائل عرب کی جنکو خالد نے بحکم ابو بکر بصد حیلہ و مکر قتل کیا تازمانہ قتل ہونے اونکی باطل ہوا اور اسیطرح خلافت عثمان بھی جیساکہ پیشتر تاریخ مظفری سے منقول ہوا وقائع ۳۵ھ مین کہ فیہا اضطربت الامصار علی عثمان وکاتبوہ من الافاق بقبلہ و بعزلہ یہانتک کہ قتیل الدار ہوئے پس خلافت اونکی بھی بسبب عدم اطاعت خلق کے باطل ہوگئی الغرض خلافت کا مشروط باطاعت خلق ہونا اول بحث ہی ہم اوسیر لا نسلم کہتے ہین اور ہاتوا علیہ وبرہان مبین ان کنتم صادقین پڑھتے ہین اور جبکہ سنیون نے تنصیصات خدا اور رسول سے قطع نظر کرکے بنائے خلافت

اوپر پنچایت اور کمیٹی کے ڈالی تو اطاعت خلق اور نفاذ حکم کے قید لگا لی کہ جس سے خلافت
بکری بنی اور خلافت جناب امیر اوس وقت کی اور خلافت ذریت طاہرہ رسول کا باطل
ہو گئی طرفہ یہ ہی کہ شاہ صاحب نے قید اطاعت خلق کے ساتھ قید با وصف استحقاق بھی لگائی
غافل اس سے کہ یہ قید اونکی اکثر خلفاء جلفاء اثنا عشر کے لئے تو حکم سم الفار رکھتی ہی سوائے
حضرات سنیہ کے کون ہی جو ائمہ علی الاطلاق کے سامنے ایسے جہلاء رذلاء فجار و فساق کو صاحب
استحقاق سمجھیگا بہر کیف ہماری خیال مین بھی آتا ہی کہ متعصبین اہل سنت نے جسطرح بخاطر حمیہ
و عدو یہ حدیث خلفائے اثنا عشر مین کلہم من بنی ہاشم کو مبدل بہ کلہم من قریش کیا ہی اوسیطرح ہم
بعضون نے فقرہ کلہم یجتمع علیہ الامۃ بھی جما دیا ہی تاکہ ائمہ اثناعشر نکل جاوین اور خلفاء ثلثہ اور امثال یزید
و معاویہ داخل ہو جائین پس پہلی تو ہم اس فقرہ کو مسلم ہی نہین رکھتے دوسرے یہ کیرن نہین جائز ہی کہ مراد
امت سے امت ہدایت ہو نہ امت ضلالت اور امت ہدایت شیعیان علی بن ابیطالب ہین کہ جنکی حق مین شیعۃ علی
ہم الفائزون ہی اور بنظر اسیکی صاحب تحفہ مسروقہ نے اپنا نام شیعہ اولی رکھا ہی خلافاً لعرف
اللغۃ کما فی القاموس آیا ہی سے برعکس نہند نام زنگی کافور شاید اسیکو کہتے ہین تیسرے کیون نہین
جائز ہی کہ مراد یجتمع علیہ الامۃ سے یجتمع علی استحقاقہم الامۃ ہو بحذف مضاف اور ظاہر ہے کہ ائمہ
اثناعشر کی استحقاق پر امت مجتمع ہی اور امامت علی الاطلاق سے بڑھکر کیا استحقاق خلافت
ہوگا چوتھے تمہارے خلفا تو تسلط اونکا علی بعض الارض تھا اور دنیا مین تھوڑے سے لوگون
نے اونکی اطاعت کی اور ہم ائمہ علیہم السلام کے لئے فی وقت تسلط علی کل الارض کے قائل ہین
ولاکن فی الکرۃ والرجعۃ جسوقت کہ از قاف تا قاف ایک دین ہوگا اور اوسیوقت مین معنے
آیہ وافی ہدایہ نرید ان نمن علی الذین استضعفوا ظاہر ہونگے نہ بالفعل بلکہ بالفعل آنحضرین کا
مصداق استضعفوا ہونا ضرور ہی اور شاید یہی مقصود ہی صاحب ینابیع المودۃ کا کہ فرمایا ہے
یجتمع علیہم الامۃ فی عہد القائم یعنے بعد ظہور اللہم عجل
ظہورہ و تمم نورہ بالجملہ ان وجودہ سے خلافت و امامت آئمہ اثنا عشر

با قطع نظر از احادیث آخر خود حدیث یکون من بعدی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش
کہ صحاح و غیر صحاح مین ثابت ہے کما لا یخفی علی اولی الانصاف وہہنا وجوہ آخر قد ترکناہا خوفا
للاطناب علی ان المقام ایضا تطفلے وما ذکرنا فیہ شفاء للعلیل ورواء للغلیل اور یہ جو آپنے فرمایا
کہ تصدیق امامت کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوا ہے توحید و نبوت کے علی کی امامت کو نہین فرمایا حضرت
والا یہ قول بھی آپکا مردود و مدخول ہے بچند وجہ لیکن اولا پس یہ کہ جسطرح آپ فرماتے ہین اوسطرح منکر
نبوت اگر حدیث مذکور فی صحیح المسلم عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ قال اذہب بنعلی ہاتین فمن
لقیت من وراء الحائط یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ فبشرہ بالجنۃ الخ اور وہ حدیث
جو صحیح مسلم مین ہے عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
انتہی اور وہ حدیث جو باسانید متنوعہ اور طرق کثیرہ صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسالتماب نے اپنے چچا ابو طالب سے
وقت وفات اونکے فرمایا قل لا الہ الا اللہ اشہد لک بہا یوم القیامۃ اور معاذ اللہ بانہ اونہون نے حضرت
کے چچا نے ابا کیا اور حدیث مروی بطرق کثیرہ مذکور فی صحیح المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اُمرتُ ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ الی آخر الحدیث ان سب
احادیث مین سوائے تصدیق توحید کی نبوت کی تصدیق کی کسیکو تکلیف نہ دی اور سوائے
توحید کی محمد اور دیگر انبیاء اللہ کے نبوت کو نہین فرمایا اور اگر آپ شرطین لگائیگا تو ہم نحن
فیہ مین بھی ویسا ہی تصور فرمالیجئے علی الخصوص بنظر حدیث جناب مقدس رضوی کہ راوی نے
جب آپسے عرض کیا کہ آپکے جد بزرگوار رسول مختار نے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
فرمایا ہے حضرت نے فرمایا لکن بشرطہا وشروطہا ونحن من شروطہا معلوم ہوا کہ
کلمہ توحید مشروط بامامت تھا و بالجملہ فما ہو جوابکم عن تلک الاحادیث فہو جوابنا عما
نحن فیہ اور لیکن ثانیا پس عنقریب وہ احادیث بھی طرق اہل سنت سے مذکور ہوتی ہین
جسمین اسوقت کا کیا ذکر اوسکے پہلے سے روز الست سے امامت کا ذکر ہے اور اقرار کیا گیا اور
لیکن ثالثا پس شہادت علی النفی مقبول نہین ہے اور تکلیف موقوف علی العلم ہے

جناب کو انکو بعد از اسلام اسقدر صحبت جناب رسولخدا میسر ہوئی کہ آنحضرت نے اس مسئلہ کو
اون سے مذکور کیا وہ لوگ مکلف باعتقاد اس مسئلہ کے تھے اور جن لوگونکو اتفاق نہ ہوا اس
مسئلہ کا مثل مسائل اصول اعتقاد دیگر کے آنحضرت سے نہین ہوا وہ مکلف تھے بانکار وانکو لیے
بہ توحید کے اقرار نبوت دل سے کہ مشتمل ہے اوپر ایمان بما جاء بہ محمد کے اجمالاً کافی ہے
جسطرح عمرو بن ثابت جو جنگ احد کے اثنا مین بعد ادا کے کلمہ شہادتین فوراً جہاد کر کے
درجہ شہادت کو پہونچے اور جناب رسالتماب نے جواب مین بعض اصحاب انکے فرمایا جبکہ انھون نے
پوچھا کہ آیا عمرو بن ثابت شہید ہے آپنے فرمایا کہ بلے واللہ شہید ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ ایک
رکعت نماز بھی نہین پڑھی اور داخل بہشت ہوا اور اس سے بڑھکر ذکر اصحاب کہف ہے
چنانچہ جو کلام اللہ مطبع فیض عام مین میان عمر صاحب کی اہتمام سے چھپا اور جسکا لفظ ترجمہ
شاہ رفیع الدین اور حاشیہ پر فوائد شاہ عبدالقادر ہین اسکے فائدہ متعلقہ نحن اعلم بہم مین لکھا
ہے یعنی اصحاب کہف کا دین مذہب اللہ کو معلوم ہے کہ فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی
شریعت پکڑنے نہین پائے انتہی الغرض تکلیف ہر شخص کی بقدر وسعت اوسکی ہے پس جو
لوگ طول صحبت جناب رسولخدا سے بہرہ یاب ہوئے اور آنحضرت نے اونپر القائے مسئلہ
امامت کیا وہ بے شبہ مکلف باعتقاد امامت تھے اور سند اسکی گو آپنے ہماری یہان سے
مانگی ہے اور ہمارے یہان بکثرت موجود ہے لیکن یہان چند حدیثین جو ایکے طرق سے ثابت ہین
مذکور کیجاتی ہین ابو علی بن محمد المرزوقی کہ اکابر علما سے ایک ہین کتاب الازمنہ والامکنہ کی آخر باب
حادی وخمسین مین علی ما نقلہ شیخنا المفید طاب ثراہ لکھتے ہین روی لنا ابو الحسن البدیہی قال
سمعت ابا عبداللہ ابراہیم بن محمد بن عرفۃ الازدی یقول واخبران النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تولی دفن فاطمہ بنت اسد وکان اشعرہا قمیصہ فسمع ص وہو یقول ابنک ابنک فسئل صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انہا سئلت عن ربہا فاجابت وعن نبیہا فاجابت وعن امامہا فلجلجت فقلت
ابنک ابنک انتہی یعنی فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام نے جب وفات پائی

تو خود جناب رسالتماب متوجہ دفن ہوئے اور ایک قمیص خاص اپنا دیا لوگون نے سنا کہ
حضرت فرماتے ہین ابنک ابنک یعنی فرزند تمہارا فرزند تمہارا سبب اس فرمانے کا لوگون نے
پوچھا پہر فرمایا کہ سوال کی گئین فاطمہ اپنی پروردگار سے پس جواب دیا اور نبی سے پس جواب دیا
اور امام سے جب سوال ہوا تو زبان ؤلکنت کی (یعنی بسبب شرم کی) پس مینے کہدیا کہ تیرا فرزند
تیرا فرزند امام ہے انتہی محصلاً اب فرمایئے اس حدیث سی کیا ثابت ہوا ظاہر ہے کہ صاف صاف
اس حدیث سی ثابت ہے کہ لوگونکو فقط نبوت ہی کے اقرار کی تکلیف نہین دیگئی تھی بلکہ
امامت جناب امیر بھی ساتھ اوسکے تھی اور منکر و نکیر نے بھی بعد نبوت امامت سی سوال
کیا اور حاضرین نے جب جواب باصواب جناب رسالتماب سی سنا تو اونکو بھی امامت کا
تالی مرتبہ نبوت ہونا اور از جملہ اصول مسؤل عنہا ہونا معلوم ہوگیا پہر یہ لوگ کیونکر مکلف باعتقاد
امامت نہونگے بالجملہ جناب فاطمہ بنت اسد کا مکلف ہونا باعتقاد امامت اور اسیطرح حاضرین
دفن اوس معظمہ کا اور سائلین کا مکلف ہونا باعتقاد امامت امیر کل ثابت ہے بعد اوسکے
سنی کے پہر جسنے بطمع دنیا و بمقتضائے ضغائن فی صدور قوم منك یا علی لا یبدونها حتی
یفقدونی اس سے انحراف کیا اوسکے منافق ہونے مین کیا شک ہے دوسری حدیث وہ جو
روضۃ الاحباب مین ہے کہ بنص شاہ صاحب رسالہ اصول حدیث مین بہتر از ہمہ تصانیف
این باب است موجود ہے ام المومنین جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ گفت کہ تحقیق کہ من
شنیدہ ام از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ میفرمود علی خلیفتی علیکم فی حیاتی ومماتی فمن عصاہ
فقد عصانی اے عائشہ گواہی میدہی کہ ازان سرور شنیدہ گفت آری انتہی اس
حدیث سی بھی ظاہر ہے کہ جن سے اوس جناب سی صحبت طویل رہی مثل بی عائشہ کی اونکو بھی
آپ آمامت سناتے رہے اپنی زندگی کے ایام مین طرًا اور ایام ممات مین بھی عموماً ہمیشہ
امامت امیر کل امیر کو فرمایا یہ نہین کہ فلان وقت مین علی کی آمامت کا ذکر نہین مگر صد شاباش
کہیے مجتہدہ مجاہدہ جمل اور راکبہ بغل کو کہ ہمیشہ راہ مخالفت و عصیان کو اختیار کیا کین اور زمرہ

عصاۃ و بغاۃ مین زمین گواہی بھی دیتی ھین کہ مینے بھی اس حدیث کو سنا ہی اور پھر مخالفت
و جنگ و جدل سے باز نہ آئین ایسی ہی لوگ ایمان نفاقی رکھتے تھی کہ باوجود تکلیف باعتقاد
امامت و خلافت جناب امیر حیات و ممات مین اور علم اوسکے پھر بھی راہ مخالفت اختیار کر کر
زمرہ فقد عصانی مین داخل ہوکر سرگروہ منافقین تھے اور تیسری وہ حدیث ہی جسکو عبد الکریم
بن محمد الرافعی القزوینی نے کہ اکابر ائمہ و محدثین اہل سنت سے ہین اور محامد عظیمہ انکی ناظرین عبر
ذہبی اور مرآۃ الجنان یافعی اور طبقات شافعیہ اسنوی وغیر ذلک پر مخفی نہین ہی کتاب التدوین
فی ذکر اہل العلم بقزوین مین لکھا ہی ابو عبد اللہ الرازی حدث بقزوین عن محمد بن ایوب قال شیخ
فی المشیخۃ ثنا ابو عبد اللہ الرازی الشیخ الصالح فی الجامع بقزوین ثنا محمد بن ایوب ثنا علی بن
المومن ثنا اسماعیل بن ابان عن ناصح ابی عبد اللہ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمر
قال کان علی رضی اللہ عنہ یقول ارایتم لو ان نبی اللہ قبض من کان امیر المومنین الا انا قال
وربما قیل لہ یا امیر المومنین والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ینظر و یتبسم الخ اس حدیث سی ثابت ہی کہ
حضرت علی خود خبر اپنی امامت کی حیات جناب رسولخدا مین دیتے تھے بلکہ الا انا فرما کر نفی خلافت
اغیار مثل یار غار فرماتے تھی اور لوگ بھی امامت و امارت مومنین کو اوس جناب کے عہد
رسول سے جانتے تھے کہ بخطاب امیر المومنین سامنے جناب رسالتماب کے پکارتے تھی اور جناب
رسولخدا اس کلمہ روح افزا کو سنکر مسرور بلکہ متبسم ہوتی تھے کہ بموجب تقریر رسول ہی اور بے ذکر
امامت کی لوگ کیونکر جانتے تھے پس اسطرح کے لوگ جنکو صحبت رسول اسقدر نصیب ہوئے کہ
حضرت ذاتاً انکو تعلیم مسئلہ امامت جناب امیر فرمایا اور وہ لوگ بالخصوص مختلف اس مسئلہ کی تعلیم
پاتی رہے بیشک یہ لوگ مکلف اس اعتقاد کے تھی یہ تھا حال اہل علم و ایمان کا لیکن وہ لوگ
جنھون نے طول صحبت پایا اور باوجود بتلانے جناب رسولخدا کے اور خود کہنے امسیت یا
ابن ابیطالب مولی کل مومن و مومنۃ کے پھر اوسکی منکر ہوئے وہ لوگ البتہ کفر نفاقی مین
مثل آپکے ثلاثہ کے گرفتار رہی اور یہ جو فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی دعوت اسلام مین فقط توحید

اور نبوت ہی پر اکتفا کیا یہ بھی بات بے ٹھکانے ہے اور ہم اسیر بھی لا نسلم کہتے ہین اسلیے کہ دعوت
اسلام نہین مگر واسطے بت پرستون کے مثل ثلاثہ کے لیکین جو لوگ ابتدائے ابتداے عالم
آفرینش سے نور خدا تھے پس ایمان اونکا بعینہ ایمان جناب رسولخدا تھا چنانچہ انا وعلی
من نور واحد و دیگر احادیث کہ اتفاق فریقین اوس پر شاہد ہے **قولہ** حضرت علی اوسوقت
خود لڑتے تھے **اقول** ہان لڑکے تھے مگر سب کے بڑون سے بڑہ کر تھے انا وعلی من نور واحد
اور اول ماخلق اللہ نوری اس پر دلیل ہے ایسی مُنہ کی ٹھوکرین تونے کہائی اور اتیناہ الحکم
صبیا کا ایمان لائی شیرویہ دیلمی جو آپکے یہان کے علمائے کبار اور اکابر حفاظ سے ہین
کتاب الفردوس مین فرماتے ہین حذیفہ لو علم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکرو
افضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد قال اللہ تعالی واذ اخذ من
بنی ادم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ
بلی فقال انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم انتہی اور اسیطرح سے بعینہ سید علی ہمدانی نے
کہ کبار سینہ سے ہین اور صاحب کرامات ہین اور مدائح اور وثوق انکا نفحات جامی
اور کتاب اعلام الاخیار کفوی سے ظاہر ہے اپنی کتاب مودۃ القربی مین کہ خود یہ کتاب
بھی ایسی ہے کہ رشید الدین خان اس پر نازان اور بمقابل شیعہ اسکو مستدل اپنا قرار دیا ہے
اور خود مصنف موصوف نے شروع کتاب مین تصریح کی ہے کہ احادیث اسکی جواہر اخبار اور لالی
آثار ہین اور تحویل قلم بسوئی مالا ینقل سے احتراز کیا ہے بالجملہ ایسی کتاب معتمد مین اس حدیث کو
دو مقام پر حذیفہ صاحب سر رسول سے نقل کیا ہے اور حاجی عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
نے بھی اپنی تفسیر مین تحت تفسیر آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نقل کیا ہے
بدون تفاوت لفظی اور سید علی ہمدانی موصوف نے مودۃ القربی مین بسند دیگر اسطرح پر اس
حدیث کو وارد کیا ہے عن ابی ہریرۃ رض قال قیل یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال قبل
ان یخلق اللہ آدم و نفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورہم ذریتہم

واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالت الملائکۃ بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم انتہی
یعنی جناب رسولخدا سے لوگون نے پوچھا کہ کب نبوت آپکے لئے واجب ولازم ہوئی اپنے فرمایا
کہ قبل اسکے کہ آدم ابوالبشر مخلوق ہون اور نفخ روح اونمین کیا جاوے فرمایا جناب رسالتمآب
نے کہ جب پروردگار نے تیرے عہد ومیثاق لیا اپنے ربوبیت کا اور عرض کی ملائکہ نے کہ بلی پھر خطاب
رب الارباب ہوا کہ مین تمہارا پروردگار ہون اور محمد نبی ہین تمہارے اور علی امیر ہین تمہارے انتہی
اور حدیث سابق سے ظاہر ہوا تھا کہ جناب امیر اوسوقت ہین امیر اور امام تھے کہ ہنوز وجود آدم اس
عالم مین نہوا تھا جسطرح جناب رسولخدا اوسوقت سے نبی تھے کہ آدم بین الماء والطین تھے بالجملہ
حضرت علی تو اوسوقت سے امام وامیر ہین کہ ہنوز آدم کتم عدم مین تھے آپ یہ کیا کہتے ہین کہ اوسوقت
یعنی عہد رسولخدا مین اونکی امامت کا ذکر نہ تھا اور انکے تھی امامت کا ذکر اونکی روز الست
سے ہی عہد ومیثاق انکی امامت پر بعد نبوت جناب محمد مصطفے اوسی روز لیا گیا تھا بعد نبوت کے
امامت کا ذکر یہ خود امامت کی جزاور اصل ایمان ہونے پر دال ہے خود جناب رسول خدا
ہی نے حذیفہ وابوہریرہ وغیرہ کو تعلیم اسکی فرمائی اِن تعلیم حسینہ سرتابی اس سے کی وہ مثل
آپ کے گروہ مومنین سے خارج اور زمرہ ہالکین مین والج ہے سچ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہ جانو الا
امامت وامارت امیرالمومنین کا کب سے ہے منکر فضل اوس جناب کا ہوا اسی وجہ سے آپ بھی
گروہ منکرین مین ہین ذرا شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کو ملاحظہ فرمائے
کہ کیسی کم سنی مین اور کسوقت مین یعنی اوائل ایام بعثت مین جناب رسالتمآب نے مجمع
کرکے امامت جناب امیر کو سب کو سنایا اور اونکی اطاعت وپیروی کا حکم دیا چنانچہ حضار
حضرت ابوطالب پر طاعن ہوئے کہ لو تمہارا بیٹا تمپر حاکم ہوا اور تمکو اوسکی پیروی ضروری
ہوئی چنانچہ ثعلبی کہ جنکو آپکے علما صحیح النقل موثوق بہ فرماتے ہین کا ثبت فی عبقات الانوار
براء ابن عازب سے روایت کرتے ہین قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ
بنی عبد المطلب وہم یومئذ اربعون رجلا الی ان قال بعد ذکر قصۃ طویلۃ ثم دعاہم

من العذ علی مثل ذلك الطعام والشراب ثم انذرهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بنی عبد المطلب انی انا النذیر الیکم من الله عز وجل والبشیر لما لا یجی به احد جئتکم بخیر الدنیا والآخرة فاسلموا واطیعونی تہتدوا ومن یواخینی ویوازرنی ویکون ولیی ووصی بعدی وخلیفتی فی اہلی ویقضی دینی فسکت القوم واعاد ذلك ثلثا فی کل ذلك یسکت القوم ویقول علیؑ انا فقال انت فقال فقام القوم وہم یقولون لابی طالب اطع ابنك فقد امر علیك انتہے نقلا عن الوجیزہ اور علامہ حلی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کشف الحق میں کہ جسکے متصدی جواب فضل بن روزبہان شافعی ہوئے ہیں اور باوجود عادت انکار و اصحاب اس نقل کا انکار نہیں کیا ہی یون تحریر فرمائی ہین من مسند احمد لما نزل وانذر عشیرتك الاقربین جمع النبی من اہل بیتہ ثلثین فاکلوا وشربوا ثلثا ثم قال لہم من یضمن عنی دینی ومواعیدی ویکون خلیفتی ویکون معی فی الجنة فقال علی انا فقال انت انتہی اور صاحب اعجاز التنزیل شکر اللہ سعیہ الجمیل نے اعجاز التنزیل میں تفسیر ابو اسحق احمد بن محمد الثعلبی اور تفسیر شیخ ابو محمد حسین البغوی معروف بہ محی السنہ مسمی بمعالم التنزیل اور تاریخ شیخ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اور تاریخ علامہ ابو الحسن علی بن محمد الجزری معروف بہ ابن اثیر اور تاریخ ملک اسماعیل ابو الفدائے حموی اور تاریخ زوال سلطنت روم اڈورڈ گبن سے اسطرح پر مختصل اس قصہ کو نقل کیا ہی وہذہ عبارتہ چنانچہ تین برس کے تھوڑی سی کامیابی کے بعد اس محبت وشفقت کے تقاضا سے جو آپکو اپنی قوم اور خصوصاً اپنے اہل خاندان سے تھی بقول اڈورڈ گبن یہ مصمم ارادہ کرکے کہ انہین ربانی روشنی سے مستفید کریں اپنی خاندان کے لوگون کو جو شمار مین کم وبیش چالیس تھے اور جنمین آپکے چچا ابو طالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب بھی شامل تھے دعوت کی تقریب سے جمع کیا اور جب اکل وشرب سے فراغت ہو چکی تو مخاطب ہو کر فرمایا کہ یا بنی عبد المطلب قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرة وقد امرنی اللہ ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی علی امری ہذا ویکون اخی ووصیی وخلیفتی فیکم الی ان قال بعد بیان معنی ہذا الحدیث

کو کسی نے کچھ جواب نہ دیا مگر ایک جوان نوخاستہ جسکی ابھی مسین بھیگنے شروع ہوئی تھین بقول گبین اس حیرت و شک اور حقارت امیر خاموشی کے برداشت نہ کر سکا اور کھڑے ہو کر بڑی ہمت اور جرات کی ساتھ بولا کہ یا رسول اللہ اگرچہ مین اس مجمع مین سب سے کم عمر ہون مگر اس مشکل خدمت کو مین بجا لاؤنگا چنانچہ آپنے کمال شفقت سے اس نوجوان بہادر کی گردن پر ہاتھ رکھکر فرمایا اِنَّ ھٰذا اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی بالتحقیق یہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا نائب تم مین ہے بس اسکی بات سنو اور جو حکم دے اسکی اطاعت کرو چنانچہ اس دعوت اور اس گفتگو کا ذکر لکھکر مسٹر کارلائل صاحب فرماتے ہین کہ اگرچہ یہ مجمع جسمین علی کا باپ ابو طالب بھی تھا محمد کا دشمن نہ تھا مگر تاہم سب لوگونکو ایک ادھیڑ عمر کی ان پڑہ آدمی اور ایک سولہ برس کے لڑکے کا یہ فیصلہ کرنا کہ وہ دونون ملکر تمام دنیا کی خیالات کی خلاف کوشش کرینگے ایک مضحکہ کی بات معلوم ہوئی اور تمام مجمع قہقہا لگا کر منتشر ہو گیا مگر ثابت ہو گیا کہ یہ ایک ہنسی کے لائق بات نہ تھی بلکہ بہت ٹھیک اور درست تھی یہ نوجوان علی ایسا شخص تھا کہ ضرور ہی کہ ہر ایک شخص اسکو پسند ہی کرے اور اس امر سے جو اوپر بیان کیا گیا ہے اور نیز اور باتون سے جو ہمیشہ اسکے بعد اس سے ظہور مین آئین یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک صاحب اخلاق فاضلہ اور محبت سے بھرپور اور ایسا بہادر تھا کہ جسکے آگ جیسی تیز و تند جرات کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہین سکتی تھی اس شخص کی طبیعت مین کچھ عجب طور کی جوانمردی تھی شیر سا تو بہادر تھا مگر باوجود اسکے مزاج مین ایسی نرمی اور سچائی اور محبت تھی جیسی کہ ایک شخص کی تحسین تانیث کی شایان ہوا تھی اور قریب اسی کے یہ حدیث خصائص امام اہلسنت نسائی مین بھی ہے اوس مین خود جناب امیر فرماتے ہین وکنت اصغر القوم اور یہی حدیث خصائص کو شاہ ولی اللہ والد بزرگوار شاہ عبد العزیز دہلوی نے کتاب ازالۃ الخفا مین نقل فرمایا ہے اور عنوان بیان مین فرمایا ہے از انجملہ پیش از ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم باو معاملہ منتظرۃ الخلافت کرد کی از لوازم خلافت خاصہ است بجا اورد انتہی ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت علی کو

اسوقت صغیر السن اور لڑکی تھی مگر برونسے بڑہ گئے باتین اوراوسی عالم مین کہ کم سن تھی خلافت ووصایت
وامامت کو جناب رسولخدا نے ظاہر کردیا اور سب حاضرین کو تعلیم مسئلہ امامت فرمادیا اور اسی
کم سن کی اطاعت اور فرمانبرداری کا طوق اپنے قول فاسمعوا لہ واطیعوا سے سب کی
گردنون مین ڈالدیا باوجود اس تعلیم کے پھر جو مخالفت کرے وہ اوسکے منافق ہونے مین کیا شک و شبہہ ہے کیون جناب
اب تو آپ ہی کی کتابون اور روایتون سے ہمنے ثابت کردیا کہ حضرت علی کی امامت کی خبر اور انکی خلافت اور
امامت کا ذکر ابتدائے خلقت ابتدائے بعثت دونون سے ہے اور اوس جناب کی اطاعت و فرمانبرداری کا
حکم ابتدائے خلقت سے تھا اور جناب رسولخدا بھی ابتدائے بعثت سے اکثر تبہ نہین ہزارہا مرتبہ
مثل دیگر اصول عقاید کے کہ قیام الساعۃ وغیرہ تعلیم فرمایا کہی کتب فریقین حاضر ہین ملاحظہ کیجیے
بعض کیطرف اشارہ بھی ہوا یہ امر تو مثل نصف النہار روشن ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ
چشم * چشمۂ آفتاب راچہ گناہ * اور حقیقت امر یہ ہے کہ آپ کیونکر نہ فرمائین کہ حضرت
علی تو اوسوقت خود لڑکے تھے کہ صغر سن کو آپ مانع امامت سمجھے اسمین آپکا کیا قصور آپکے
اعلیحضرت یعنی میان عمر وہ بھی ایسا ہی کچھ کہکر اپنی جان چھوڑایا چاہتے تھے مگر امثال ابن عباس
کے اوس جواب سے کہ اگر تمنے اونکو صغیر السن جانکر لائق خلافت نہ جانا تو خدا نے اور اوسکے رسول
نے تو ایسا نہ کیا کہ تمہارے صاحب یعنی ابوبکر سے سورۂ براءۃ لیکر اسی شخص یعنی حضرت
امیر المومنین کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور اس سورہ کو کفار پر پڑھو پھر سوائے سکوت کے خلافت مآب
سے کچھ نہ بنی فبہت الذی کفر کانہ القم الحجر کی مصداق ہوے سوائے اس حیلہ کے
اور کچھ نہ بن آتی تھی کہ کہین واللہ ما نقطع امرا دونہ ولا نعمل شیئا حتی نستاذنہ یعنے
بدون اذن اوس جناب کے ہم کوئی بات نہین کرتے چنانچہ ناظرین محاضرات راغب اصفہانی
اور کتاب المناقب ابن مردویہ پر مخفی نہین ہے ولنعم ما افاد فی ہذا المقام الحبر العلام المولی الہمام فی
استقصاء الافحام واعجباہ ہرگاہ اصل خلافت بدون استیذان آنحضرت ربودند وبریدند وخوردند
وبردند باز تمسک بعدم قطع امری بغیر آنحضرت وعدم عمل بچیزے بدون استیذان آنحضرت کہ بسبب

عجز از حل معضلات و عدم اقتدار بر فہم مشکلات رجوع بجناب میکردند چگونہ رافع طعن و ملامت و دافع مواخذہ و نکایت می تواند شد الی آخر ما افاد و لقد اجاد فیما افاد اور زبیر بن بکار کہ ائمہ والاخبار اور علمائے با اقتدار اہلسنت سے ہین کتاب موفقیات مین فرماتے ہیں عن عبد اللہ ابن عباس قال انی لا ماشی مع عمر بن الخطاب فی سکۃ من سکک المدینۃ اذ قال لی یا بن عباس ما اری صاحبک الا مظلوما فقلت فی نفسی واللہ لا یسبقنی بہا فقلت یا امیر المومنین فاردد الیہ ظلامتہ فانتزع یدہ من یدی ومضی یہمہم ساعۃ ثم وقف فلحقتہ فقال یا ابن عباس ما اظنہم منعہم الا انہم استصغروا سنہ فقلت فی نفسی ہذہ شر من الاولی فقلت واللہ ما استصغرہ اللہ ورسولہ حین امراہ ان یاخذ براءۃ من صاحبک فاعرض عنی واسرع فرجعت عنہ انتہی اور محمد ابن یوسف زرندی نے کتاب نظم درر السمطین مین اس قصہ کو بطول لکھا ہی وہو مذکور فی الاستقصاء فلیراجع ہناک بالجملہ وہی گیت ابنے خلیفہ جی کا آپ بھی گانے لگے ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین کفروا من النار قولہ کسی شخص سے پیغمبر صاحب نے نہین کہا کہ جسطرح الخ اقول آپ جھوٹ کہتے ہین وقت تعلیم ایمان سب سے فرمایا گو وقت دخول فی الاسلام مثل دیگر اصول ایمان نہ فرمایا ہو اگر تعلیم ایمان کیوقت بھی نہین فرمایا تو ان لوگ جنکا ذکر ہوا کیونکر جانتے تھے مثل حذیفہ وغیرہ کو اور فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا سے سوال لحد از نبوت کیون ہوا بالجملہ دلیل وہی حادیث ہن جنکا ذکر ہمنے ابھی کیا فلا تکن من الغافلین قولہ تو ابوبکر صدیق کا انکار یا اقرار اقول اقرار کجا ابوبکر کا انکار بانکار باطنی از نبوت کہ مستلزم انکار امامت ہی ہم پہلے بیان کر چکے پس نہ ثابت ہونا انکار کا باطل ہوا اور علاوہ از نفاق من حیث النبوۃ کے نفاق من حیث الامامت بھی ثابت ہوا اور عنقریب ایک ارتداد بھی اسپر مستزاد ہوتا ہی جب از راہ کمال مہربانی شیعون پر حضرت خلیفہ کی ارتداد کو آپ قبول کرلینگے قولہ کچھ خلل نہ آیا اقول خلل تو ایسا آیا کہ تا قیامت مورد بیزاری ہوئی اس سے بڑھکر اور کیا خلل چاہتے ہین قولہ خم غدیر اقول ہر بات اولٹی ہی منہ سے نکلتی ہی مثل شکار بھری اولٹی نہ جائے غدیر خم فرمائے اس روز مبارک مین کہ حضرت عمر نے بھی بخ بخ لک

یاعلی اصبحت مولای ومولی کل مومنٍ ومومنةٍ فرمایا ہی جیساکہ آپکی کتابون سی صحیح اور ثابت
اور اوسمین موجود ہی اور بھی بڑے حضرت یعنی آپکی صدیق عتیق نے بھی بظاہر تصدیق امامت
کی تھی چنانچہ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین بعد بیان اس امر کے کہ مولی من کنت مولاہ الخ
مین بمعنی اولی بالاتباع والقرب منہ ہی فرماتے ہین ولا قاطع ولا ظاہر علی نفی ہذا الاحتمال بل ہو
الواقع اذ ہو الذی فہمہ ابوبکر وعمر وناہیك بہما من الحدیث فانہما لما سمعاہ قالا
لہ امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مومنٍ ومومنةٍ اخرجہ الدارقطنی واخرج ایضًا
انہ قیل لعمر انك تصنع بعلی شیئًا لا تصنعہ باحدٍ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انہ مولای انتہی یہ دعوت عامۂ تامہ کافہ رعایا اور برایا کو ہوئی اور نص جلی
مثل آفتاب نصف النہار کے ہر اسود وابیض پر منجلی ہوگئی اب کسی کو عذر عدم علم
قابل سماعت نہین رہا اور منکر اوسکا مثل منکر اجلائے بدیہیات سوفسطائی ٹھہرا اور داخل
جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کی لاریب ہو الیس کفر منکرین مقام شک وریب
نہین ہی باقی رہی تفصیل اسکی کہ کون سے منکرین کفر ایمانی مین گرفتار ہوئے اور کون سی کفر اسلامی
مین کتب مبسوطہ مین جرحًا وتعدیلًا مذکور ہی یہان بالاجمال ایک قول غزالی کا کہ حسب تصریح
شاہ عبدالعزیز دہلوی فی تحفة المسروقة عقائد وکلام مین امام وپیشوائے اہلسنت ہین اور مشہور
مین الانام بحجة الاسلام ہین نقل ہوتا ہی اپنی کتاب سر العالمین مین لکھتے ہین لکن اسفرت
الحجة وجہہا واجمع الجماہیر علی متن الحدیث من خطبة فی یوم غدیر خم باتفاق الجمیع وہو یقول
من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخٍ بخٍ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولای ومولی کل
مومنٍ ومومنة فہذا التسلیم ورضًا وتحکیم ثم بعد ہذا غلب الہوی لحب الریاسة
وحمل عمود الخلافة وعقود البنود وخفقان الہواء فی قعقعة الرایات واشتباك
ازدحام الخیول وفتح الامصار سقاہم کاس الہوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ
وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنًا قلیلا فبئس ما یشترون انتہی مخفی نرہی کہ نسبت کتاب

سر العالمین کیطرف امام غزالی کی صحت اسکی تصریح سے دو بزرگ کی ثابت ہے ایک ذہبی
کہ وہ میزان الاعتدال مین خود سر العالمین غزالی پر ناظر ہوکر قصۂ حسن ابن الصباح اس کتاب
سے لکھتے ہین اور دوسرے سبط ابن جوزی کہ وہ بھی سر العالمین کو غزالی ہی کی لکھتے ہین
بلکہ سبط ابن جوزی نے اسی عبارت کو جسکو ہمنے نقل کیا ہے بعینہا نقل کی ہے اور اس قول کو
حتماً منسوب طرف غزالی کے کیا ہے صرح بذلک فی کتابہ المسمّی بتذکرۃ خواص الائمہ اب محصّل
معنی عبارت امام اہلسنت مسطورہ یہ ہین غزالی فرماتے ہین کہ لکن روشن ہوا روے حجت اور
اجماع کیا ہے جمہور نے اوپر متن حدیث کی خطبہ سے آنحضرت کی بروز غدیر خم باتفاق کل در حالیکہ فرمایا
حضرت نے جسکا مین مولیٰ اوسکی علی مولیٰ ہین پس کہا عمر نے ذکر مبارک ہوا ای ابو الحسن تحقیق صبح کی آپ نے
در حالیکہ مولیٰ میری اور مولیٰ ہر مومن و مومنہ کی ہین یہ فرمانا حضرت عمر کا تسلیم کرنا ہے امر خلافت کو اور
رضا ہے اوسکی ساتھ اور حاکم کرنا ہے آنحضرت کو اوپر اسکے اور پھر بعد اسکے غالب ہوئی دلون پر خواہش حب
ریاست کی اور اوٹھا لینے ستون خلافت کی اور خواہش بستہ کرنے پرچمہائے ریاست کی اور دیکھنے بہار
اور ڈھیر ہرون کی ہوا مین اور سننے کھڑکھڑاہٹ ہتھیارونکی اور پھر پھراہٹ جھنڈونکی اور جال بندی
گھوڑونکی ازدحام مین سوارونکی اور مزی شہرون کی فتح ہونیکی انہین لطفون اور لذتون دنیائے فانی نے جام شراب
خواہشات نفسانی پلاکر بیہوش کردیا پس پھر گئے طرف اول کے یعنی جاہلیت کے اور
پس پشت ڈالا اوس تسلیم و رضا کو اور بیچا آخرت کو بقیمت متاع قلیل دنیا پس کیا برا
سودا کیا پس اس قول سے آپکی امام اور حجۃ الاسلام کے حقیقت ایمان منکرین اور حال ایمان
اونکا اور دنیا پرستی اور وجہ مخالفت کی اس دعوت عامہ تامہ سے ظاہر ہوگئی حقیقت مین سچ
کہا ہے کہ کلمۂ حق برزبان جاری مخالفین بھی امر حق کو چھپا نہین سکتے یریدون ان یطفؤا نور اللہ
بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون واللہ در القائل الحق یعلو ولا یعلی اور خود جناب امیر
نے بھی منکرین غدیر کی صفات ایسی بیان فرمائی ہین کہ جس سے آپکی تلثہ کا منکر ہونا بلکہ سرکردہ ہونا
اسکا ثابت ہوتا ہے چنانچہ سبط ابن جوزی کہ اکابر علمائے اہلسنت سے ہین تذکرہ خواص الائمہ مین

منجملہ اشعار کمیت لکھتے ہین ؎ ویوم الدوح دوح غدیر خم ✤ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ✤
ولکن الرجال تبایعوہا ✤ فلم ار مثلہا خطرا مبیعا ✤ ولہذہ الابیات قصۃ عجیبۃ حدثنا بہا شیخنا عمر بن صافی
الموصلی رحمہ اللہ تعالی قال انشد بعضہم ہذہ الابیات وبات مفکرا فرأی علیا کرم اللہ وجہہ فی المنام
فقال لہ اعد علی ابیات الکمیت فانشدہ ایاہا حتی بلغ الی قولہ خطرا مبیعا فانشد علی بیتا اخر من قولہ
زیادۃ فیہا ؎ فلم ار مثل ذاک الیوم یوما ✤ ولم ار مثلہ حقا اضیعا فانتبہ الرجل مذعورا انتہی اس سے
منکرین کا پتا و نشان ارباب انصاف کو ملجاتا ہو لیکن اس دعوت عامۃ تامہ غدیری سے ہرگز
لازم نہین آتا ہو کہ پیشتر اس سے جناب رسولخدا نے مسئلہ امامت کو کبھی مذکور ہی نہین کیا ہو ابھی ہمنے
تحت آیہ نجوی تفسیر مدارک سے نقل کیا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا والولایۃ اذا انتہت
الیک اور اسیطرح سے شان نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون الایہ کہ اسکے بعد جناب رسولخدا
علی ما رواہ الثعلبی والامام الرازی وغیرہما من ائمۃ السنۃ فرمایا واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد
بہ ازری الخ اور اسیطرح سے حدیث متفق علیہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اور حدیث ان علیا
منی وانا من علی وہو ولی کل مومن من بعدی کہ جسکی ترمذی اور نسائی اور حاکم اور احمد بن حنبل
اور ابن عبد البر اور ابن اثیر اور ابن حجر مکی اور شاہ ولی اللہ وغیرہم ناقل ہین اور از ین قبیل
سیکڑون حدیثین ہین وقد اشرنا الی بعض منہا کہ دلالت کرتے ہین اوپر قدیم ہونے ذکر امامت کے
پس غایۃ ما فی الباب سابق مین بعض احادیث مین ذکر اسطرح سے تھا کہ ہونگی اور اکثر اسپر بھی دال
ہین کہ حیات وممات سرور کائنات مین بلکہ قبل وجود آدم سے ہین اور اب ذکر اسطرح پر ہوا کہ
ہوئے پس منکر ذکر قدیمی مثل ثلثہ کے نفاق قدیمی مین گرفتار ہین اور منکر ذکر جدید نفاق جدید مین
گرفتار ہوئے اور الحمد اللہ کہ آپکی ثلثہ قدیم اور جدید دونون سے بہرہ یاب ہین **قولہ** گویا ایمان کے
خلل کا سبب ٹھہرا **اقول** شیعونکی طرف سے تقریر بیان کرنا اسمین لفظ گویا کو دخل دینا کیا معنی
شیعہ بیشک وشبہہ یہی کہتے ہین کہ نفاق قدیمی کا ثمرہ حتما یہ نفاق جدید بھی ہوا اول کو علت ثانی کو

معلول ٹھہراتے ہین بلکہ دونونکو معلولی علۃ ثالثہ جانتے ہین اور وہ ثالث نفاق اسلامی ہے جو من حیث النبوۃ تھا یہ بنظر ظاہر ہو ورنہ الکفر ملتہ واحدۃ حقیقت مین سب ایکہی ہین۔ قولہ لیکن جب اوسکا نام ونشان اقول کہی بات ہو دُہرانے سے کیا فائدہ فالجواب الجواب قولہ اس بات کو ہم سُن سکتے ہین اقول یہ آپ کی نہایت مہربانی عنایت ہو کہ اُس بات کو قابل سُننے کے آپ فرماتے ہین ؎ عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است ٭ لیکن آپ جھوٹھ کہتے ہین آپ ہرگز نہ سُنینگے خدا نے آپکو گوش حق نیوش نہین دئے ہین آپ کیونکر سُنینگے لہم آذان لا یسمعون بہا قولہ لیکن اس سے صرف اطلاق ارتداد کا ونعوذ باللہ من ذلک اور نیز ہوسکتا ہو اقول ارتداد مسلّم ہو لیکن صرف لفظ صرف بے مصرف ہو اس لئے کہ اگر من حیث الاسلام منافق اور من حیث الایمان مُرتد کہین تو کونسا اجتماع النقیضین لازم آتا ہے ہمنے سابق مین بیان کیا کہ ایک قسم کا نفاق اونکا من حیث النبوۃ اور من حیث الامامت تھا اور دوسری قسم کا نفاق اونہون نے بقول آپکے بعد جناب رسولخدا کے ظاہر کردیا پس ایسے اظہار نفاق کا نام اگر آپ نے ارتداد رکھا ہو تو نعم الوفاق اور اگر سوا اسکے اور کسیطرح کا ارتداد آپ اونکے لئے ٹھہراتے ہین تو چشم ما روشن دل ماشاد ہم بھی اونکو طرح طرح کے کفر و نفاق کا جامہ زیب سمجھتے ہین ہر چند آپ فرماتے ہین کہ بحث امامت مین اس ارتداد کو ہم بیان کرینگے یعنی انکا کیجیئیگا مگر بیان تو آپ نے ازراہ مہربانی مسلّم کرلیا ہو پھر جو مقتضائے تسلیم ہو مناسب ہو کہ اس جگہ وہ بھی عمل مین لائے یعنی ایک چہرہ تبرہ کا بھی اوڑا ہی پھر آگے چلکر بحث امامت مین ہم آپ سمجھ لینگے غایۃ الامر یہ ہو کہ ساتھ معاذ اللہ کے استغفر اللہ بھی کہنا پڑیگا حضور والا اسوقت مہربان ہین اس لئے یہ گذارش ہوا ؎ کہ بھلے تو مارا کرد گستاخ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

بیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانیکا جبکہ ہمنے حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان کو ثابت کرلیا اسلئے اب ہم کچھ ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانیکا کرتے ہین

یہ بات سبکو معلوم ہی کہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام دن رات اس فکر مین رہتے تھی کہ اسلام کی ترقی ہو
اور خدا کے دین مین لوگ داخل ہون کوئی لحظہ کوئی دم اس سی غافل نہ ہوتے تھے اور
جو تدبیر اوسکے حاصل ہونی کی ہوتی تھی دریغ نہ فرماتے تھی لیکن باوجود اس کوشش اور محنت
کے چھ برسکے عرصہ مین صرف چند ہی شخص جو کہ چالیس سے کم تھی ایمان لائے آخرش پیغمبر خدا علیہ التحیۃ
والثنا نی اس تھوڑے سی جماعت کو دیکھکر خدا سی دعا کی کہ خداوندا اس گروہ کو بڑہا اور ایسی شخص کو
مسلمان کر کہ جسکے رعب و عزت سی اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو اور جسکی ذات سی بہت
جلد اسلام کو رونق ہوئے چنانچہ حضرت نی اپنے نزدیک ایسی صرف دو شخص اپنی قوم مین خیال کئے
ایک حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ دوسرا ابوجہل کہ یہ دونون نہایت ہی معزز اور مشہور اور نامور
تھی اور انکو سب سی زیادہ عداوت بھی پیغمبر صاحب کی ساتھ تھی اور شب و روز اسلام کے معدوم
ہوجانیکی فکر مین رہتی تھی پس حضرت نی خدا سی دعا کی کہ الٰہی اپنی دین کو ان دو آدمیون مین سی کسی ایک
آدمی کے مسلمان کردینے سے قوی کر اور عمر یا ابوجہل مین سی ایک کو ایمان عطا فرما چنانچہ خدا نی
دعا حضرت کی حضرت عمر کے حق مین قبول کی اور انکو اسلام سے مشرف کیا حضرت عمر کی ایمان
لانیکا مختصر حال یہ ہی کہ ابوجہل نے جسکو پیغمبر صاحب کی ساتھ دلی عداوت تھی اپنی بھائیون سی کہا
کہ جو کوئی پیغمبر صاحب کو قتل کرے اور اونکا سر میری پاس لاوے اوسکو ہزار شتر سرخ بال والی
اور بہت سی دینار و درم اسکے صلہ مین دونگا چنانچہ حضرت عمر نے یہ کام اپنی ذمہ لیا اور پیغمبر صاحب
کے قتل کے ارادے سے چلے ادہر حضرت عمر کا چلنا تھا ادہر خدا نے فرشتونکو حکم دیا کہ اسکو ہماری طرف
کھینچو اور جسکے سر لانیکو جاتا ہی اوسکے قدمون پر گراؤ ہماری قدرت کا تماشا دیکھو کہ شقی ہوکر جاتا
ہی اور سعید ہوکر لوٹیگا کافر بن کر نکلا ہی اور مومن پاک ہوکر پھریگا ہماری دشمنی کے ارادہ پر
مستعد ہوکر اوٹھا ہی اور ہمارے محبت کی دام مین ابھی پھنستا ہی وہ تو اپنی خوشی سی ہمارے
دوست کی قتل کو چلا ہی اور ہم زبردستی اسکو کافرون کی قتل کے لئی مقرر کرتے ہین اب تم
سطح زمین پر جاؤ اور اوسکی خبر لو اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر ہمارے دین مین لاؤ ـــ گر بنیاد

بخوشی موئے کشائش ارید ✤ چنانچہ جب حضرت عُمر تلوار کو گلی مین حمایل کر کے نہایت غصہ
اور طیش مین پیغمبر صاحب کیطرف چلی فرشتگان ملاء اعلی نے شادیکا غلغلہ بلند کیا طرقوا طرقوا کا شور
مچایا زبان حال سے اس شعر کو پڑھنا شروع کیا ✤ آمدان یارے کہ من میخواستم ✤ راست
شد کاری کہ من میخواستم ✤ رفتہ رفتہ میرودان سوئے دام ✤ ہم بہ ہنجارے کہ من میخواستم ✤
چنانچہ حضرت عمر نے اثنائے راہ مین بہت سے معجزات دیکھی راہ مین ایک شخص مسلمان ملا اوسکے
مارنیکا قصد کیا اوسنے کہا کہ اوّل اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو کہ وہ مسلمان ہوگئی ہین تب غیرون کی
خبر لینا چنانچہ حضرت عُمر اپنی بہن کے گھر گئے دروازہ بند پایا اور آواز قران مجید کے پڑھنیکی سُنی کر اوسکو
باہر سے سُنتی رہی آخر دروازہ کھٹکھٹایا اونکی بہن نے دروازہ کھولا پوچھا کہ تم لوگ کیا پڑھتے ہو ہمکو دو
اونہون نے دینے مین انکار کیا آخر اپنی بہن اور بہنوئی کو خوب مارپیٹ کی جب اونکی بہن نے یہ زیادتی
دیکھی تو پکار اوٹھے کہ ای عُمر ہم تو ایمان لاچکے اور سچے دین مین داخل ہو گئے اشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدًا رسول الله تمکو جو کرنا ہو سو کرو تب تو حضرت عُمر وہیں ڈہیلی پڑی اور کہا
کہ اوس قران سے کچھ سناؤ تب سورہ طٰہٰ اونکو سنائی اوسکی فصاحت اور بلاغت پر غش ہوکر حضرت
عُمر کے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ بیشک سچا کلام خدا کا ہی اور اوسیوقت کلمہ شہادت پڑہا اور ایمان لائے
اور قصد پیغمبر صاحب کی حضور مین حاضر ہونیکا کیا جب حضرت کو آنیکی خبر ہوئی تو اصحاب رسول مین
تھلکہ پڑ گیا اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھی یہانتک کہ جب حضرت عمر دروازہ پر پہونچے
تو کوئی دروازہ کھولنے کو نہ اوٹھتا تھا مگر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تعم چچا پیغمبر صاحب کی یہ کہکر اوٹھے کہ
وہ ایک آدمی ہی اگر اطاعت کے ارادے پر آیا ہی خیر ورنہ اوسکی تلوار اور اوسیکا سر چنانچہ حضرت عُمر اندر
داخل ہوئے پیغمبر صاحب بنفس نفیس اوٹھے اور اونکو آغوش رحمت مین لیکر ایسا دبایا کہ اونکی آنکھین
نکل پڑین تب تو حضرت مُسکرائے اور اونکی طرف دیکھکر خندہ زن ہوئے حضرت عمر صدق دل سے
نعرہ مار کر کہنے لگے کہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك رسول الله تب سب مسلمان
خوشی سے تکبیر کہنے لگے اور حضرت عُمر کے ایمان لانے پر حمد و ثنا خدا کی کرنے لگے حضرت عُمر رضی اللہ عنہ تعم نے

اوسیوقت پیغمبر خدا سے کہا کہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہووے اور خدا کی عبادت چھپکر یہ
مناسب نہین ہے آیئے خانہ کعبہ کو چلیے اور باعلان نماز ادا کیجیے چنانچہ اونکی عرض کو حضرت نے قبول فرمایا
اور خانہ کعبہ کیطرف توجہ کی اور نہایت شان وشوکت سے حضرت معہ سب صحابہ کے عازم خانہ کعبہ کے ہوئے
جب حضرت تشریف فرما خانہ کعبہ کے ہوئے تو حضرت عمر ہی آگے آگے چلا کافرون نے کہ وہ منتظر تھے کہ سر
پیغمبر صاحب کا لاتے ہونگے یہ دیکھکر کہا کہ اے عمر یہ کیا حال ہے تب حضرت عمر نے فرمایا کہ سنو مین ایمان لایا
اور پیغمبر کی غلامی کا غاشیہ مینے اپنے دوش پر لیا جو اطاعت کریگا خیر اور نہ اگر مزاحمت کریگا تو یہی تلوار اور
اوسکا سر چنانچہ چند آدمیونکو اپنا زور دکھایا اور خانہ کعبہ مین جاکر پیغمبر کے پیچھے نماز ادا کی یہ حال حضرت
عمر کے ایمان لانیکا ہے اور اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا ہے اول پیغمبر صاحب کی دعا کرنیکا کہ حضرت عمر کے
ایمان لانیکے واسطے کی دوسری اس کیفیت سے ایمان لانیکا چنانچہ ہم دونون باتونکو شیعونکی کتاب سے
ثابت کرتے ہین۔

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

جب ہمنے بنائے ایمان اول شیخین کو جو آپ نے بڑی جد وکد سے ڈالی تھی بحمد اللہ جڑ سے کھود کر پھینکدیا
تو اب ہمکو ایمان ثانی اثنین مین گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہین رہی اسلیے کہ وہ خود بخرق اجماع مرکب باطل
ہو جائیگا لیکن بخیال اسکے کہ اگر ابکار افکار آپکی کہ حقیقت مین ایک مدت دراز سے فرسودہ انظار
محول ہین متبرج نہونگے تو آپکو قلق ہوگا اسلیے ہمکو ضرور ہوا کہ اونکے چہرہ سے نقاب اوٹھائین اور اونکی
پردہ دری بھی عمل مین لائین تاکہ سبکو معلوم ہو جائے کہ آپنے عجائز فرتوتہ کو بحسن بیانی لباس رنگین
پہنا کے حجازہ نشین وادی جنگ جمل فرمایا ہے ع بس صورت خوش کہ زیر چادر باشد*
چون باز کنی مادر مادر باشد* یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ یہ بات سبکو معلوم ہے اسکے تحت مین آپنے چند
باتونکا افادہ فرمایا ایک تو یہ کہ جناب رسولخدا ہمیشہ فکر ترقی اسلام مین رہتے تھے دوسری یہ کہ حضرت
عمر معزز اور مشہور اور نامور تھے تیسری یہ کہ اونحضرت نے دعا کی واسطے ایمان ایک دو کافرون کے بلفظ
اعز الاسلام بفلان او بفلان بطریق منع الجمع یا منع الخلو یا کلیہما چوتھی یہ کہ دعا اونحضرت کی حق عمر مین

مقبول بھی ہوئے پانچوین یہ کہ سب سے زیادہ پیغمبر سے عداوت انہین کو تھی پس یہ جو آپ نے
فرمایا یہ بات سبکو معلوم ہو اگر اشارہ یہ کا طرف سخن اوّل کے ہو تو مسلّم ہو کہ جناب رسولخدا اکثر ترقی
اسلام مین رہتے تھی اور وعظ و پند فرماتے تھے اور معجزات دکھاتے تھے اور صاحبان عقل و خرد
ایمان لاتے تھے اور صاحبان جہل یعنی امثال ابی جہل کچھہ بھی نہ سنتے تھے لیکن ایک سخن معلوم
کے تحت مین چند سخنان غیر معلوم کا ذکر کرکے جہلا کو فریب دینا ہو اور اگر اشارہ یہ کا طرف کل سخنان
کی ہو اور غرض آپکی یہ ہو کہ کل باتین مسلّم الثبوت ہین اور سبکو معلوم ہین تو ہم لا نسلّم کہتے ہین دعاوی
بے دلیل کرنا آپ لوگونکی عادت جبلّی ہو دعا کرنا جناب رسولخدا کا واسطے کافرین جاحدین کے مبنی
ہو تحقیقا اوپر حدیث صحیح ترمذی کی اور الزاما اوپر حدیث مقطوع الصدر و العجز بخاری کے قطع نظر
اس سے کہ الزام فرع تحقیق و حال خیانت تقریر الزامی کا ہم بعد اسکے بیان کرینگے پہلے تحقیق کا حال
سُن لیجیے کہ حدیث صحیح ترمذی کی کہ جسکے راوی بمصداق مثل مشہور مچھری کی گواہی گھی ہندے
مین واستشہاد الثعلب بذنبہ عربی مین خود ابن عمر ہین باین عبارت ہو ان رسول اللہ صلعم
قال اللهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بابي جهل او بعمر بن الخطاب وكان
احبهما اليه عمر انتهى یعنی خداوندا معزز کر اسلام کو ساتھ اوسکے جو محبوب تر ہو بنسبت تیری ان دونون
شخصونمین سے کون کہ ابوجہل اور عمر ابن الخطاب اور تھا محبوب تر عمر ابن الخطاب قطع نظر
اس سے کہ پیش خدا و رسول محبوبیت کفار بلکہ احبیت اونکی جائے غور و تامل ہو فانّ اللہ عدوٌّ
للکافرین علی ما فی الکتاب المبین ہم کہتے ہین کہ اس حدیث کی تو بڑی بڑی صنادید آپ کی
منکر ہین از انجملہ بڑے گرو جی آپکے عکرمہ ہین جو بڑے محدث ہین مذہب اہلسنت کی اور آپکے جدّ فاسد سراپا
مفاسد سیوطی صاحب بھی اونکو مانتے ہین سیوطی نے رسالہ دُرر منتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ مین
فرمایا ہو ذکر ابو بکر التاریخی عن عکرمہ انہ سُئل عن حدیث اللهم اعز الاسلام فقال معاذ اللہ دین
الاسلام اعز من ذلك پس جب ایسا بڑا محدث اس حدیث کی تکذیب کرے اور
معاذ اللہ کہے تو یہ دعوی آپکا کہ سبکو معلوم ہو غلط ٹھہرا یا نہین مگر یہ کہ ان محدث صاحب کو اہل اسلام سے

خارج کردیجئے اور بپاس خاطر حضرت عمر یہ امر کچھہ دشوار نہین ہی مگر مشکل یہ ہی کہ کچھہ لوگ ایسی بہی اسکے منکر ہین کہ اگر آپ اونکو اسلام سی خارج کیجیگا تو سب مسلمان آپ ہی کو اسلام سے خارج کرینگے از انجملہ حضرت علیا صدیقہ قبلہ و کعبہ اعلی اللہ مقامہا مجتہدہ صاحبہ سنیہ تی ہین کہ وہ بہی مقلد اس حدیث کی ہین اور اظہار حق مین کچھہ رعایت اعز عمر نامدار کی نہین کرتی ہین چنانچہ کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون مین ہی عن عائشہ انہا قالت انما قالت انما قال رسول اللہ صلعم اللہم اعز عمر بالاسلام لان الاسلام یعز ولا یعز یعنی پیغمبر خدا نے اعز الاسلام ہرگز نہین فرمایا بلکہ اگر کہا تو یون کہا ہی اللہم اعز عمر بالاسلام اسلئے کہ اسلام معزز نہین ہوتا بلکہ معزز کرتا ہے اوسکو جو قبول کرے اور جو ذکر معززی اور نامعززی حضرت عمر آیا ہے فرمایا پس جائے تامل ہے کہ معززیت من حیث النسب ابن الضحاکۃ الحبشیۃ کی تو مثالث کلبی مفسر سے ظاہر ہے اسلئے آپکے بابا جان آپکے ماموں جان بہی تھے اور اپکی امان جان آپ کے بہن بہی تھین ایسی طہارت مولد شاید دنیا مین کسی مجوسی کو بہی نصیب نہوئی ہوگی بہتر یہ ہے کہ اسکا پردہ فاش نہ کرائے اسکو مبہم ہی رہنی دیجئے اور معززیت من حیث الحسب پس زبان ترجمان حضرت عمرو عاص سی جنکے حق مین جناب رسولخدا نے اللہم صل علی عمرو ابن العاص فرمایا ہی جیساکہ شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب مدارج النبوۃ مین فرمایا ہی بہت واضح اور روشن ہی چنانچہ آپ کی پردادا صاحب شاہ ولی اللہ کتاب ازالۃ الخفا مین ناقل ہین کہ حضرت عمرو عاص فرماتی ہین لعن اللہ یوما کنت فیہ والیا لابن الخطاب واللہ لقد رایتہ ورایت اباہ وان علی کل واحد منہما عباءۃ قطرانیۃ موتزرا بہا ما یبلغ مابض رکبتیہ وعلی عنق کل واحد منہا حزمۃ من حطب وان العاص بن وائل لفی مزررات الدیباج الحدیث محصل یہ ہی کہ خدا لعنت کری اوس دن کو کہ جسمین عمر بن الخطاب کیطرف سی حاکم ہون خدا کی قسم مین نے خود عمر ابن خطاب کو دیکھا اور بہی اوسکے باپ کو دیکھا کہ اس حالت ذلت وخواری مین بسر کرتے تھے کہ ان دونون سے ہر ایک کی تن بدن پر بجز ایک چادر قطرانی کی نہ تھی

واضح ہو کہ قطریہ و قطرانیہ ایک کرپاس خشن ہر کم قیمت کہ جس سے جُل فرس یعنی گردنی گھوڑونکی بناتی ہین الحاصل اس کرپاس قطرانی سے کہ نمونہ سرابیلھم من قطرانٍ کا تھا واسطے سترعورتین کے ازار بنائی تھے کہ کھٹنونکی اوپر ہی رہتے تھی اور ہیئت کذائی سی بوکھٹی لکڑیون کی کے جنگل سی سر پر لاتی تھے اور گلی گلی لکڑی بیچتے تھی اور اس کلڑ ہاڑی پن سے اوقات گذاری کرتے تھی اور برخلاف اسکے باپ اوس شخص کا یعنی عاص بن وائل لبہا سہائے دیبا مین کرتا تھا انتہی اور مین لکھتا ہون کہ خدا لعنت کری اوس روز کو جسمین ایسا شخص جسکے یہ کیفیت تھے اور حسبًا اور نسبًا ایسا تھا مسند رسول پر بیٹھا اور عظماے قریش اور سادات بنی ہاشم پر حکمران ہوا مختصر حال حسب اور نسب کا تو آپ نے سُنا اور اگر یہ فرمائے کہ عزت اور شہرت اونکی از راہ شجاعت اور مردانگی کے تھی تو آپ سی ہم بتقسم روح پر فتوح حضرت عمر پوچھتے ہین کہ کبھی اپ نے کسی سے سُنا ہی کہ ہمارے حضرت خلیفہ جی نے کسی پہلوان کسی زور آور کسی شجاع و بہادر مثل مرحب و حارث و عمرابن عبدود و کبش کتیبہ اور ابو جرول وغیرہم سے مقابلہ کیا ہی اور کسی لڑائی مین قدم مبارک کو ثبات ہوا ہو تواریخ مین موجود ہی کہ خود زبان گہر افشان سے فرماتے تھی لقد رایتنی یوم احد اعدو وانی الجبال کانی اروية یعنی جب مین جنگ احد مین لڑائی سے بھاگا تو مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑون پر اوچکتا چلا جاتا تھا سبحان اللہ یہ مادگی تو یادہ قول سیوطی ہی کہ وا الابنة کانت فی کثیر من اہل الجاہلیة کابی جہل وغیرہ والرفعنة خذلہم اللہ یقولون ان سیدنا عمر کان بہ ہذا الداء ولا یعلمون انہ کان بہ داء لم لکن دواوہ الا ماء الرجال کما نقل من حاشیة القانون للسیوطی اور طول قد و قامت جو علامات المخنثیت سے ہی بھی قرینہ راستی نقل ہی الحاصل ثبوت عزت و حرمت خلیفہ جی بہت دشوار ہے اور کافی ہی بیچ اثبات رذالت اور دنائت کی دشنام خور صحابہ ہونا اونکا کنز العمال جو معتبر کتاب اہلسنت کی ہی اوسمین موجود ہی کہ عباس نے عمر کو نان کی کیا بُری گالی دی اور اون سے کچھ بھی نہ کندہ ہوا چنانچہ ایکروز کہا عباس نی اعضنک اللہ بظر امک و حضرت چچا صاحب

آپ کو بھی کیا ہی بی تک کی سوجھی تھی بھلا یہ کونسا مقام دانت لگانیکا تھا اسکا مطلب
کچھ ہماری سمجھ مین نہین آتا شاید مان سے بیٹے کی مُنہ مین متوانا اس عبارت سے مقصود
ہو یا اور کچھہ عنایت و شفقت فرمائی حال شیعیان جناب مولوی مہدیعلیخان صاحب دام
عنایتہ اگر آپ اس عبارت کنز العمال کا مطلب سمجھی ہون تو بیٹوا توجروا لیکن شہرت خلیفہ صاحب
کی فتنہ و فساد اور مکر و خدع اور کج خلقی اور بدزبانی مین مسلم ہی ہرچند بدزبانی بھی گھری مین
تھی ہمارے حضرت فقط تھان ہی کی بڑے تھی اور میدان کی ہیز اور ناچیز جیساکہ ہمنی اوپر بیان کیا
باقی رہا امر قبولیت دعا کا آپ کی باب مین اوّل تو دعا کا ثبوت محل کلام ہی ثانیاً کیون نہین جائز
ہی کہ یہ دعا بھی مثل صلوۃ جنازہ منافق لمصلحۃ ہو مگر افسوس او سوقت مین حضرت عمر نہ تھی کہ جناب
رسولخدا کا دامن پکڑ کر کھینچتے اور دعا کرنے سے مانع ہوتے اور یہی جائز ہی کہ یہ دعا مثل دعائے
استغفار منافقین ہو کہ جسکو قبولیت سی کچھہ علاقہ نہین ہی سواء علیہم استغفرت لہم ام لم
تستغفر لھم وان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین
وستعلم بتفصیل اور اونکا ایمان ظاہری کو مسبب دعا ٹھہرانا غیر مسلم ہی اور مقارنت بین الدعا
وظاہر الایمان بفرض تسلیم جائز ہی کہ اتفاقی ہو اور جبکہ سبب ایمان ظاہری مثل سبب ایمان ظاہری
دیگر منافقین طمع حصول دنیا زمانہ آیندہ مین ہی جیساکہ سابق مین گذرا اور عنقریب اسکا ذکر معقولہ
مقبولہ مخاطب مین آتا ہی تو اس صورت مین دعا کو سبب ٹھہرانا لغو ہی اور مشعر از تواردِ علتین
مستقلتین علی معلول واحد شخصی ہی وہو کما تری دمما لضحک علیہ الثکلے **قولہ** حضرت عمر کی ایمان لانیکا
مختصر حال یہ ہی **اقول** اس بیان مختصر مین تو آپ نی اتنی لغویات اور ہزلیات اور غزلیات گائی
کاش اگر طول لکھتے تو کیا جانے کہ کیا آفت اپنے سر لاتے خدا و رسول اور ملائکہ پر تو افترا و کذب
کرچکا اب اس سی بڑھکر اور کیا کرتے **قولہ** پیغمبر صاحب کی قتل کے ارادے سی چلا **اقول** سبحان اللہ
وخزاک اللہ کس نیک کام کی ارادے سے چلے اس خوش نیتی پر یقین ہی کہ ہر ہر قدم پر ملائکہ اپنی پر
بچھاتے ہونگے اور ہزارون رحمتین بھیجتے ہونگے اور ہزارون حسنات لکھتے ہونگے اور ہزارون سیئات

مناتی ہونگی **قولہ** ادہر حضرت کا چلنا تھا اور ادہر خدا نے فرشتوں کو حکم دیا **اقول** سچ ہی ایسی کار خیر
کی نیت سے چلنے کا یہی ثمرہ ہی کہ خدا حاملان عرش کو فرمائے کہ عرش کو چھوڑ دو اور کرسی کو توڑ دو
اور ذکر الہی سے منہ موڑ دو اور سر کے بل زمین کیطرف دوڑ و آرے صاحب کچھہ تو خدا سے
ڈر دو دیکھو کہیں آسمان نہ تمہارے سر پر پھٹ پڑے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا
یہ کیسی خدا پر بہتان کرتے ہو کب خدا نے حکم دیا اور کب ملائکہ آئے آپ کو کچھہ بھی حیاے عثمانی سی
بہرہ نہیں کہ اپنی مخالف کے سامنے بلا حجت و دلیل ایسے لغویات بکتی ہیں آپنے تو اثبات کیفیت ایمانکو
آگے چلکے محول اور حملہ حیدری کے کیا اور اوسمین تو ان مزخرفات اور خرافات کا جو خلاف عقل
اور نقل ہے کما ستعرف سرمو ذکر نہیں ہو پھر آپ کو کچھہ شرم وحیا و غیرت نہ آئی کہ بلا سند کتاب
وحدیث اسکو ذکر کرتی ہیں کاش کوئی حدیث جیب خاص ہی سے لکھدی ہوتی کہ گو اہل فہم کے
نزدیک سند نہ ہوتی مگر سواد اعظم یعنی دھنئی جولاہی معتقدین آپکے تو اوسپر اطمینان حاصل کرلیتے ہم سوا
اسکے کہ جھوٹی کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ اور کیا کہیں **قولہ** ہم زبردستی اوسکو کافرون کے قتل کے لئے
مقرر کرتے ہین **اقول** اذا لم تستحیی فقل ما شئت عالیمنزلتا جائے شرم وغیرت ہی کہ شیعیان
حیدر کرار غیر فرار کے سامنے بھگوڑون کے قاتل کفار ہونیکا ذکر آپ لب پر لاتے ہین اور کچھہ نہیں
تھر آتا ذرا یہ تو فرمائے کہ خلیفہ صاحب کس لڑائی مین رہے اور کہان معرکہ آرا ہوئے اور کہان
قتل کفار کیا اور کس بہادر و جرار کے مقابل ہوئی اور کسکو کسکو مارا اور کس کس نابکار کا سر
اوتارا **قولہ** گرنباید بخوشی ہو کشانش آرید **اقول** موکشی ملائکہ کفار نابکار کے جہنم مین
داخل کرنے کے لئے بالناصیتہ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ سے ظاہر اور ہویدا ہے مگر
موکش ہونا واسطے داخل کرنیکے بیچ کفر و اسلام کے پس باعتقاد مجبرہ اہل سنت درست ہی
کہ بندہ مجبور ہی اور خدا زبردستی کفر و اسلام مین داخل کرتا ہی بلکہ باعتقاد اشاعرہ بھی کہ قائل
بقدرت موہومہ عباد ہین صحیح ہو سکتا ہی کہ حقیقۃ مآل اسکا بھی طرف جبر کے ہی چنانچہ انکی علماء
عالیمقدار نے بھی اسکا اقرار کیا ہی صاحب مسلم الثبوت کی نزدیک مسلم الثبوت ہی کہ اشاعرہ

مجبرہ مین چنانچہ فرماتے ہین کہ الحق انہ کفو للجبر یعنی مذہب اشاعرہ کفو جبر ہی لیکن ظاہر یہ ہی
کہ مثل سنیان این زمانہ آپ بھی فرقہ حنفیہ اشعریہ ماتریدیہ سی ہون کہ فی الجملہ قائل بحسن و قبح عقلی ہین
اور افحام الرسل کے جواب سی لاجواب ہوکر جھک مارکر اس مسئلہ مین مذہب امامیہ اختیار کیا ہی
اور افعال عباد مین مشیت اور ارادہ عبد کو دخل دیکے اپنے تئین جبر سی بچاتے ہین اور افعال اختیاریہ
اور غیر اختیاریہ مین فرق کرتے ہین گو ما بہ الفرق مین ہمارے اور انکے فرق ہی کہ ہم نفس فعل اختیاری
مین بھی مثل مشیت و ارادہ کے موثر عبد ہی کو جانتے ہین اور ماتریدیہ نفس فعل مین موثر خدا کو
جانتے ہین اور مشیت و ارادہ مین موثر عبد کو پس بنا بر اسکے معنی فعلت کی ماتریدیہ کے نزدیک
اردت الفعل کے ہونگے اور نسبت فعل کی طرف عبد کی باعتبار فقط ارادہ کی ہوگی ہرچند یہ بات
فی نفسہ باطل ہی اس لئے کہ جسطرح ارادہ کی نسبت طرف عبد کی دیجاتی ہی اوسیطرح فعل کی
نسبت بھی طرف عبد کے دیجاتی ہی فیقال اردت ففعلت اور بنا بر ماتریدیہ کی معنی اس عبارت
کے اردت فاردت کی ہوئے ولا یخفی سخافتہ اور اسیطرح سے معنی من شاء فلیومن من شاء فلیشاء
کے ہوئے ولا یخفی لغویۃ ہذا المعنی بہر کیف جب بنا بر مذہبین کے جبر افعال اختیاریہ مین باطل ٹھہرا پس
بنا بر اسکے خداوند تعالی کا جبر کرنا کسی شخص پر ایمان لانے مین اور زبردستی بموکشانی کفر و اسلام پر
رکھنا جائز نہوگا پھر حضرت عمر کیلئے یہ فعل قبیح کہ خلاف مصلحت اختیار و اختیار ہی کیونکر عمل مین آیا الغرض
می محبت سامری امت ذی مصداق واشربوا فی قلوبہم العجل کے ایسا آپ کو بدحواس و بیخود
کیا ہی کہ لا عن شعور مثل اشاعرہ لا شعوریہ کی طرانہ جبر گاتے اور ایمان جبریہ عمر کا طبلہ بجاتے ہین اور اگر
فی الحقیقت آپنے مذہب جبر اختیار کیا ہی اور اپنے تئین مجوس ہذہ الامۃ بنایا ہی تو ابطال اس مذہب کا
باتفاق امامیہ اور ماتریدیہ کتب کلامیہ مین موجود ہی اس مقام مین ہم فقط دو ایک آیت قرانی پر
جو متعلق بمسئلہ خاص ایمان ہین اکتفا کرتے ہین اپ مدعی ہین اسکے کہ خدا نے زبردستی جھوٹے لکھیکر
جوتیان مارکر فلانے کو مسلمان کیا مین کہتا ہون کہ یہ باطل ہی بموجب آیہ وافی ہدایہ لا اکراہ
فی الدین قد تبین الرشد من الغی اور من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر کے

اور اگر خداوند تعالی کو منظور ہوتا کہ بمشیت الجائے لوگ ایمان لاوین تو بمقتضائے لو شاء اللّٰہ
لآمن من فی الارض کلہم جمیعاً کسی کی مجال ہوتی کہ کفر کو اختیار کرے مگر اس صورت مین
اختیار عباد اور تعریض ثواب وعقاب اور تکلیف وتشریع بالکل باطل ہوجاتے اور بعث رسل
وارسال کتب ایک امر لغو ہوتا **قولہ** فرشتگان ملاء اعلی نے **اقول** خداوندا یہ دیوانون کے
ایک ہی یا سودائیون کی جھک ہے یا مجنونون کی بڑ ہے عمر تو طیش وغضب مین قتل پیغمبر کو چلا پس مقتضا اسکا یہ ہے
کہ فرشتے ہر ہر قدم پر اس نیت پر صلواتین بھیجین نہ یہ کہ شادی محفل نوداماد کرین ساز و چنگ بجائین اور
طرقوا طرقوا گائین جب آپ خدا ہی پر افترا کر چکے ہین تو ملائکہ پر افترا کرنا کیا بات ہے یا تو اثبات
اسکا قران اور حدیث سے کیجئے یا جھوٹے کے منہ مین جو مناسب ہو دیجئے **قولہ** آمدان یاری
اقول سبحان اللہ یہ قطعہ غزل ہے کہ جعفر زٹلی کی زٹل ہے بلاغت کلام ملائکہ بصیغہ واحد بجائے
جمع کہ من مجنو استم سے پیدا ہے ناراستی کا رکج بیانی سے ہویدا ہے معلوم نہین کہ ملائکہ نے کونسا
دام فریب بچھایا کس گھگس یا الّو کو پھنسایا ہنجار مصرع رابع ناہنجاری قائل پر دلیل ہے اگر شعر کہنیکا
سلیقہ ہی نہ تھا تو ان الفاظ رکیکہ کے موزون کرنے سے بے سلیقگی اپنی ظاہر کرنا کیا ضرور تھا **قولہ**
معجزات دیکھ **اقول** اس سب کا اثبات حملہ حیدری پر رکھا ہے اوسمین تو نہ معجزات دیکھنے کا
ذکر ہے نہ قصد کرنے قتل ملاقی فی الطریق کا غرض ہر جگہہ کچھ کچھ جھوٹ ملا دینا اور ایجاد بندہ اگرچہ
گندہ ہے ہی ضرور ہے آرے جھوٹون کو بے جھوٹ کے مزا ہی نہین ملتا **قولہ** اخر آئیز بہن اور بہنوئی کو
خوب مارپیٹ کی **اقول** یہ بات سچ ہے کہ اشداء علی الکفار انہین کی شان مین ہے معلوم نہین
کہ سالے نے بہنوئی کو کیسا کافر سمجھا تھا مگر اس جگہہ پر ہم آپکے باغیرت ہونے کے قائل ہو گئے
اس لئے کہ عمر کے مارنیکا تو آپنے ذکر فرمایا اور عمر کے مار کھانے اور پٹ جانے کے ذکر سے آپ
شرمائے حالانکہ حملہ حیدری جو آپکا اس مقام مین مستند ہے اوسمین بالتصریح اسکا ذکر بھی موجود
ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بہنوئی کو مارا اور اونکے بہنوئی نے بھی اپنے سالے عمر کو مارا انہون نے
بال نوچے اونہون نے ڈاڑھی اوکھاڑی گھمسان گھا سالات مکا چلا کبھی سالے اوپر تھے بہنوئی نیچے

تھے کبھی بہنوئی اور برادر سالے مثل خواہر نیک اختر نیچے تھی چنانچہ فرماتی ہین بیت درآویخت داماد ہم با عمر ✤ گرفتند خصمانہ ہم را ببر ✤ بجستند گہ روئے ہم گاہ پشت ✤ لگد گہ زدندی بہم گاہ مشت ✤ زہم پوست کندند گاہ مو ✤ گہے این بزیر آمدے گاہ او ✤ اور واضح ہو کہ حضرت ابی بکر کے جوتے لات کھانیکا ذکر تو ہم آگے کر چکے اس جگہہ حضرت عمر کی بھی جوتا لالت کھانیکا ذکر تمنے سنا ہم کو تعجب ہی حرکات سفاہت سمات ان حضرات سے کیون صاحبو جوتالات کھانا پاجیون کے کام ہین یا شرفا کے اسے ظاہر ہی کہ تلوار باندھنا فقط دکھانیکو تھا اور جوتالات کھانیکو تھا **قولہ** تب تو حضرت عمر ڈھیلے پڑے **اقول** حضرت عمر کے تو یہی عادت جبلی تھی کہ جہان کڑا اور سخت دیکھتے تھے ڈھیلے پڑ جاتے تھے اگر بہنوئی کی آگے بھی بلحاظ و پاس راحت دینی بہن کے ڈھیلے پڑ گئے ہون تو کچھہ بعید نہین لیکن حقیقت یہ ہی کہ صاحب حملہ اعلی اللہ مقامہ نے حضرت عمر کے ڈھیلے پڑنے کی ڈھیلے روایت نظم کی ہی ہر چند یہ بھی ماخوذ کتب تواریخ اہل سنت ہی سے ہی مگر ہم حیثیت روایت کا نشان آپکو بتلاتے ہین کتب احادیث سے کہ اوسمین کسی سنی کو مجال انکار نہین ہوسکتی کتاب صواعق محرقہ مین ابن حجر کہ ناصبیت مین پتھر سے بھی سخت تر ہی علی مانقل عنہ لکھتا ہی اخرج ابو علی والحاکم والبیہقے عن انس قال خرج عمر متقلد السیف فلقیہ رجل من بنی زہرہ فقال این تعمد یا عمر قال ارید اقتل محمدا قال کیف تامن بنی ہاشم وبنی زہرہ وقد قتلت محمدًا قال ماراک الاقد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبوا وترکا دینک فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر تواری فی البیت فدخل فقال ماہذہ الہنیمۃ وکانوا یقرؤن طہ قال ما عدا حدیثا تحدثنا بیننا قال فلعلکما قد صبوتما فقال لہ ختنہ یا عمر ان کان الحق فی غیر دینک فوثب علیہ عمر فوطاہ وطئا شدیدا فجاءت اختہ لتدفعہ عن زوجہا فنفحہا نفحۃ واحدۃ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبی وکان الحق فی غیر دینک انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وساق الحدیث بطولہ الی ان قال فخرج یعنی رسول اللہ حتے

اتی عمر فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہٍ یا عمر حتی ینزل اللہ بک من الخزی والنکال ما انزل بالولید بن المغیرہ قال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ انتہی پس اس حدیث سے صاف ثابت ہی کہ جناب رسولخدا التشریف لائے اور عمر کو گھر کی اور جھڑکی دی اور چاہا کہ تلوار اور کپڑے سب چھین کے کچھ سزائے اعمال دین یا مثل تلیون کو ننگا گھر سے باہر نکالدین اور غصہ مین یہ بہی فرمایا کہ ارے جب تک تو سزائے زشتی اعمال مثل ولید نہ پاویگا باز نہ آویگا پس یہ وجہ ڈھیلے پڑجانے حضرت عمر کی البتہ اقرب بقیاس ہی کہ بزدلے انکی سوانح عمری سے ظاہر ہی کہ شمشیر مبارک جنگگاہ مین کبھی غلاف سے باہر نہ نکلی گو اسیرون پر گھر مین آکے دو انگل ہر وقت باہر ہی رہتی تھی الغرض ایک اندک چشم نمائی جناب رسولخدا سے زہرہ آب اور زیر جامہ خراب ہوگیا اور بدحواسی سے شہادتین پکارنے لگے اور اگر کوئی شخص بلحاظ جمع بین الروایتین کے کہ ایک امر مستحسن ہی اسکا بہی قائل ہو کہ مقارن اس حال کے قول کاہن بھی یاد آیا اور طمع حصول دنیا زمان آیندہ مین بھی دامنگیر ہوئی تو کچھ قباحت نہین ہی جیسا کہ صاحب حملہ انہین اشعار مین اسکا اشعار فرماتے ہین بیت چو آیات معجز بیان راشنید ٭ ہمش قول کاہن بخاطر رسید ٭ لیکن بنابر اس روایت کی ہمکو اسکی ضرورت ہی نہین ہی اسلئے کہ علاوہ بخوف جان ایمان لانیکے کہ یہی ایمان منافقانہ ہی جیسا کہ مفہوم اس روایت کا ہی کفر و نفاق حضرت ثانی بالصراحۃ آخر فقرۂ حدیث مذکورہ سے ظاہر ہی اسلئے کہ جناب اصدق الصادقین صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین نے فرمایا کہ اے عمر تو ہرگز باز نہ آویگا اپنے کفر سے جب تلک کہ عذاب و نکال ولید بن مغیرہ مین گرفتار نہ ہو اور ولید بن مغیرہ اون پانچون لعینون سے تھا جو ایکہی دن عذاب خدا مین گرفتار ہو کر ہلاک ہوئے اور جناب باری نے اونکے حق مین انا کفیناک المستہزئین فرمایا پس ظاہر ہی کہ عمر پر عذاب ولید بن مغیرہ نہین نازل ہوا تو اگر باز آیا اپنے کردار کفر سے بغیر نزول عذاب ولید بن مغیرہ تو معاذ اللہ خبر اصدق الصادقین صلعم صدق سے

معّرا ہووے اس لئے کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تیرا باز آنا جب ہی ہوگا کہ جب عذاب خدا
مین گرفتار ہوگا پس باز آنا عمر کا کفر سے بغیر نزول عذاب محال ٹھہرا ورنہ کذب خبر مخبر صادق ہیز
لازم آوے پس اہل سنت کفر عمر کے قائل ہون یا نزول عذاب کفار کے اوپر قائل
ہون اور در صورت ثانی بھی کفر عمر مین جاے کلام نہین ہی اسلئے کہ اہل ایمان کا معذب ہونا
بعذاب کفار محال ہی اور سابق مین بوضوح تمام بیان ہوا کہ اسلام ظاہری کفر حقیقی سے
مانع نہین ہی والحمد للہ علی وضوح الحجۃ **قولہ** فصاحت اور بلاغت پر غش ہوکر **اقول**
درواقع کلام اللہ مین یہی تاثیر ہی کہ پتھر بھی پانی ہو جاے ولو انزلنا ھذا القران علی جبل
لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ مگر اسکا کیا علاج ہی کہ قلوب منافقین اشد
قسوۃ من الحجارۃ تھے امثال انکی عمر بھر سیکڑون معجزات دیکھتے رہے اور مثل فرعون اور ہامان
سحر پکارا کئے فصاحت اور بلاغت قران کے اکثر کفار مقر ہین چنانچہ بنہایت تفصیل ناظرین
اعجاز التنزیل پر مخفی نہین ہی ہمنے لب التواریخ انگریزی مین دیکھا ہی کہ نصاری اسکے
قائل ہین کہ واقع مین عبارت قران ایسی شستہ و رفتہ واقع ہوئی ہی کہ آج تک مثل
اوسکے نہین ہو سکتی انتہی لیکن یہ اقرار کچھ مفید اونکا ایقان کا نہ ہوا اور اگر فرض کیجے کہ بمقتضاے
جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم کے ایقان بھی حاصل ہو تو کفر جحود سے کا کیا علاج
ہی باقی رہا دل کا نرم ہونا آیات قرانی کے سننے سے اسکو بھی ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہی
بلکہ بعض اوقات مین رقت قلب اسکا باعث ہو جاتی ہی ہمنے اپنی انکھون سے دیکھا ہی کہ جب
فصیح و بلیغ مرثیہ کسی مجلس مین پڑہا جاتا ہی تو بہت سے کفار کی آنکھونسے آنسو جاری ہو جاتے
ہین اور اسیوجہ سے ان من البیان لسحرًا کہا جاتا ہی اگر آپکو باور نہو تو کبھی مجالس مرزا دبیر
صاحب اور میر انیس صاحب سلمہ اللہ مین شریک ہوکر امتحان کیجیے تو ہمین یقین نہین ہے
کہ آپ مین کچھ اثر ہوا اسلیے کہ آپکا مرتبہ بہت عالی ہی لیکن آپ سے کم مرتبہ کے لوگونکو ہم البتہ رو تے دکھا دینگے حالانکہ
اون لوگونکو ایمان سے کچھ واسطہ نہین ہی **قولہ** اسلئے کہ وہ اونکی شوکت اور ارادہ سے واقف تھے

اقول شوکت اور حشمت کا ذکر تو جانے دیجیے یہ فرمایئے کہ اونکی شدت کفر اور عداوت
اور قساوت اور شقاوت سے واقف تھے اور یہی امر موجب تعجب اصحاب ہوا چنانچہ صاحب حملہ فرماتے
ہین بیت بماندند اصحاب اندر شگفت * اسی شگفت کا ترجمہ اپنے تہلکہ کیا ہے بھلا
اشرافونکی نظر مین باجونکی کیا شوکت وحشمت ہو گی چنانچہ آپ خود لبعد اسکے فرماتے
ہین کہ پیغمبر صاحب کے چچانے فرمایا کہ اوسی کی تلوار ہے اور اوسی کا سر چونکہ آپ تلوار باندھکے
آئے تھے اس لئے امیر حمزہ نے یون فرمایا ورنہ مقام اسکا تھا کہ فرماتے اوسی کی جوتی
اوسیکا سر قولہ کہ آنکھین نکل پڑین اقول گستاخی معاف جب آنکھین نکل پڑی ہونگی
تو بیشک فرش جناب رسولخدا بھی نجس ہو گیا ہو گا کیونکہ استرخار مقام معلوم معلوم
ہے کہ اوسی وجہ سے منبر رسول پر ضبط باد شکم نکر سکتے تھے باانکہ از زمان جاہلیت تا اون
مسند آرائے خلافت اور بہی کچھ اشتغال تھے جس سے مقام مخصوص کا استرخا کمال
درجہ کو ہو گیا تھا اسی سبب سے کتونکی طرح کھڑے ہو پیشاب کر لیا حفظ للٓدبر فرماتے تھے آپ اسقدر
مہمل گوئی کیون اختیار کی ہے مگر یہ کہ فرمائے کہ اسوقت بھی جوش محبت حضرت عمر مین
ایسے ہی باتین بے ساختہ اور بلا قصد صادر ہوتے ہین قولہ واشہد انک رسول اللہ
اقول اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول واللہ یعلم انک
لرسولہ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون قولہ حضرت عمر نے اسوقت پیغمبر خدا
سے کہا اقول یہ مضمون بھی حملہ حیدری من نہین ہے آمین تو اسیقدر ہے کہ اصحاب نے تمنائے نماز جماعت
حرم مین جناب رسولخدا سے کی اور اونحضرت نے منظور فرمایا باقی رہا عمر کا کہنا اللات والعزی یعبدان علانیۃ عبادت
حملہ مین تو کہین اسکا پتہ اور نشان بھی نہین ہے آپکے علمانے مدائح عمری مین لکھا ہے
اور شیعہ بھی مطاعن عمری مین اسکو الزاما نہ تحقیقا مسلم کرسکتے ہین اور منجملہ اور نہین
اعتراضات کے سمجھے ہین جو ہمیشہ جانب غلظ غلیظ سے صاحب خلق عظیم پر ہوا کرتی
تھے جیسا کہ نماز جنازہ عبداللہ بن ابی پر آپ اعتراض کیا اور بکمال بے ادبی

جامہ مبارک انحضرت کا پکڑ کر کھینچا چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوۃ مین ترجمہ عبد اللہ
بن ابی مین لکھتے ہین پس کشید عمر ابن خطاب انحضرت را بجامہ وے وگفت نماز میکنی بر منافقے کہ
راس رئیس منافقان بود پس کشید انحضرت جامہ خود را از دست عمر وگفت دور شو ای عمر ازین انتہی
بلفظہ پس باوجود تکرار نی انحضرت کی سکھاے دینا انحضرت کا پیچھا نچھوڑتے تھی اور افعال پر
انحضرت کی کہ بمقتضاے مصالح اوقات بحکم خداوندی تھے جیسا کہ مفاد قول ما اتبع الا ما یوحی
الی کا ہے اعتراضات کیا کرتے تھی یہانتک کہ صلح حدیبیہ مین تو بمقتضاے ہوی تراود
چکلنم انچہ درآوند دل است اپنا شک نبوت مین ظاہر ہے کر دیا الغرض کل اعتراضات
حضرت عمر جو جناب رسولخدا پر ہمیشہ ہوا کرتے تھی لکھنا ایک کتاب طویل چاہتا ہے پس اوسے
اعتراضات شنیعہ سے اللات والعزیٰ یعبدان علانیۃ بھی ہے یہ خطاب سراسر عتاب پر
از طرز و تشنیع نہین معلوم کہ حضرت عمر کس راہ سے کرتے تھے اپنے تئین جناب رسولخدا سے عاقل تر
اور دانا تر مصالح اوقات جانتے تھے یا اپنے تئین شجاع تر اور جناب رسولخدا کو معاذ اللہ جبان
جانتے تھی یا جناب رسولخدا کو متہاون اداے رسالت مین اور اپنے تئین سرگرم خیال کرتے تھی
او ر مدعی سست اور گواہ چست کی مثل کو ٹھیک کرتے تھی **قولہ** چنانچہ چند ادمیونکو اوسیوقت
اپنا زور دکھایا **اقول** معلوم نہین کہ کس کس آدمی کو کون کون سے زور دکھایا حضرت امیر حمزہ
اور جناب امیر علیہ السلام کے بھروسے شاید گدڑ بھپکیان دکھانیکی مجال ملی ہو ورنہ اگر تنہا ہوتی
تو مُنہ سے بات بھی نہ نکلتی دوسرونکے بل پر ہیجڑی بھی ہتیار پکڑتے ہین مگر جب سر پر آن پڑتی
ہی تو سواے پشت دینے کی کچھ بن نہین پڑتی ہی جیسا کہ خیبر مین احد مین حنین مین کیا **قولہ** اور
اسمین ہمنے دو باتونکا ذکر کیا **اقول** یہ دو ہی باتین تو اپنے نہین بیان فرمائین بلکہ ہنس دعوی
بے سروپا کئے کہ جسپر کوئی دلیل ذکر نہین کی جیسا کہ ہمنے ہر ہر قول کے تحت مین آپکی تکذیب
کی اور دعاوی بے سروپا بے طلب دلیل کے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

امر اول کے ثبوت سے پہلے ہمکو یہ لکھنا ضرور ہے کہ اکثر مجتہدین اور علماء شیعہ نے اس دعاء سے انکار کیا ہے اور اس کو سنیون کی تہمت اور افترا مین تصور کیا ہے جیسا کہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہے کہ فاروق عزتی ورعب نداشتہ پس این احادیث را علماء سنیان از پیش خود بر بافتہ اند و حاشا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم این دعا کہ مخالف عقل و نقل است برزبان مبارک آوردہ باشد لیکن یہ انکار صرف دھوکا دینا اور عوام کو اپنے مذہب کی کی برائی پر واقف ہونے سے بچانا ہے ورنہ بہت سے محدثین اور علماء شیعہ نے اس کی صحت پر اقرار کیا ہے چنانچہ فضل ابن شاذان اور شیخ طبرسی اور شیخ طوسی اور علم الہدی اور شیخ مفید کے اقرار سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہے چنانچہ ہم اولسنے قطع نظر کرکے ملا مجلسی کی تصدیق کو سند گا بیان کرتے ہین اور اُن کی کتاب بحار الانوار سے جسکا نام نامی اور اسم گرامی خدا کی کتاب سے بڑھکر حضرات شیعہ کی زبان پر ہے اس روایت کو نقل کرتے ہین ڈھونڈھو ملا باقر مجلسی بحار الانوار کے چودھوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہے مسعود عیاشی سے روایت کرتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنے امام باقر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو عمر ابن خطاب کی اسلام لانے سے یا ابوجہل بن ہشام کے مسلمان ہونے سے غرض کہ اب ہم اون مجتہدین کی نسبت جنہون نے اس دعا سے انکار کیا اور عوام کو دھوکا دیا کیا کہین بجز اس کے کہ اون کے مقلدین کے سامنے اون کے انکار کو اور ملا باقر مجلسی کے اس اقرار کو رکھدین اور یہ عرض کردین کہ اب خود ہی انصاف کرو کہ تمہارے پہلے جھوٹے ہین یا پچھلے رہا امر دوم یعنی حضرت عمر کا ایمان لانے کی کیفیت اوسکے واسطے ہم اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہین اور اہل انصاف سے چاہتے ہین کہ اسکے ہر ہر لفظ کو غور کرین اور انصاف فرمائین کہ باوجود تعصب اور عناد کے اوس مولف نے کیا کچھ لکھا ہے اور یہ کوئی نہ خیال کرے کہ حملہ حیدریہ کتب معتبرہ سے نہین ہے بلکہ اوسکو خود حضرت مجتہد صاحب شیعون کے

قبلہ وکعبہ نے تصحیح کیا ہی اور اوسکی اصطلاح اور تحشی خود حضرت سید محمد صاحب نے فرمائی ہی اور جو
کتاب مطبع سلطانی مین باہتمام مدد علی داروغہ کے لکھنو مین چھپی ہی اوسکے عنوان پر یہ سبب
کیفیت لکھی ہوئی ہی اور اوسکے سرے پر اس کتاب کی تعریف مین لکھا ہی ۵ عجایب
کتابے پر از نور ہست ✤ کہ ہر بیت ان بیت معمور ہست ✤ بہ بزمے کہ خوانند فصلے ازان
سخن از حلاوت شدہ لب گزان ✤ مشام محبان معطر شود ✤ دل از نور ایمان منور شود ✤
تعالی اللہ ان باذل بے بدل ✤ کہ اوردہ ہر نکتہ را بر محل ✤ بوفق روایت قدم میزند ✤
براہ دیانت قدم میزند ✤ بہ ترجیح اخبار دارد مناط ✤ برون نیست از جادۂ احتیاط ✤
بہیچ گرفت است ایراد و دق ✤ کہ افتادہ در جان اعدا قلق ✤ عجب دفتر دلکشائے نوشت ✤
کہ پیچیدہ در وی ہوائے بہشت ✤ معطر چو مشک تتار است این ✤ جگر خستگان را مسیحا است این ✤ ز ہر
نکتہ سازد معطر دماغ ✤ ز ہر نقطہ اش میشود تر دماغ ✤ بس است از نعوت و صفاتش ہمین ✤ کہ گردید مقبول
سلطان دین ✤ فرازندۂ رایت اجتہاد ✤ ز حق حجت و آیتے بر عباد ✤ طریق شریعت
موید از وست ✤ کہ نام ولنشان محمد از وست ✤ پس ہم اوسے کتاب سے جسکے نور سے
دل مومنین کے منور ہین حضرت عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین جو اندھے نہ ہون دیکھین ✤
اور اوسی کتاب سے جسکی خوشبو سے دماغ محبون کے معطر ہین حضرت فاروق کے اسلام کی خوشبو
پھیلاتے ہین جو دماغ رکھتے ہون وہ سونگھین اور ہم اوسی محقق کے قول سے جو موافق روایت
کے لکھتا ہی اور جو قدم بقدم دیانت پر چلتا ہی اس روایت کو ثابت کرتے ہین اور ہم اوسی کی
تصدیق سے جسنے سنیون کی جان کو رنج مین ڈال رکھا ہی حضرات شیعہ کو رنج دیتے ہین اور
اوسی کے کلام سے جسکا کلام شیعونکی زخمون کے لیے مرہم ہی اُن کے دلون کو مجروح کرتے ہین
اور اوس قبلہ وکعبہ کی تصحیح اور قبولیت سے جسنے سنیون کے دلونکو داغدار کردیا ہی اونکی مقلدین کے
دلونکو داغدار کرتے ہین آئے بھائیو اس روایت کو سنو اور دیکھو کہ حقیقت مین کیسا نور
چمک رہا ہی اور سونگھو کہ دراصل کیسی خوشبو مہک رہی ہی بیشک اس روایت کی نسبت

ہم بھی یہ شعر پڑھتے ہیں ے بہ سنجے گرفت است ایراد ورق + کہ افتادہ در جان اعدا قلق
زہر نکتہ ساز د معطر دماغ + زہر نقطہ اش ہیشود تر دماغ + معطر چو مشک تتار است این
جگر خستگان را مسیحا است این + آب ہم اوس روایت کو بعینہ کتاب مذکور سے نقل کرتے ہیں

در کیفیت ایمان اوردن عمر بن خطاب

عمر بعد از ان از پس چند گاہ + در آمد بدین رسول الہ + چنان بد کہ بوجہل از ان سرکش
بکیفیتی شد عداوت ہنش + کہ جز قتل پیغمبر ذو الجلال + نبودش دگر ہیچ فکر و خیال + یکی روز
میگفت با اشقیا + کہ آرد کسی گر سر مصطفا + ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو + دو کوہان سیہ
دیدہ و سرخ مو + ز دیبائے مصری و بردین + دگر سیم و زر بخشم بس چند من + عمر چون
شنید آن سخن گفتنش + بجنبید عرق طمع در تنش + باو گفت سوگند اگر میخوری + کہ از گفتہ
خویشتن نگذری + من امروز خدمت رسانم بجا + بیارم بہ پیشت سر مصطفا + گرفت از
ابوجہل اول قسم + پس انگاہ زد در رہ کین قدم + با نکار چون رفت بیرون عمر + یکی گفت
باو کہ داری خبر + کہ ہمشیرہ ات نیز با جفت خویش + گرفتست دین محمد بہ پیش + براشفت
ابا حفص از ین گفتگو + بگفتا بریزم کنون خون او + سوئے خانۂ خواہر خویش رفت + چو آمد
بہ نزدیک تر پیش رفت + بیامد بہ پیش در و ایستاد + صدائے شنید و بآن گوش داد +
شنید آنکہ میخواند مرد نکو + کلامی کہ نشنیدہ بد مثل او + وزو میگرفتند یاد آن کلام + ہمان
خواہر و جفت او بالتمام + عمر زد در و خواہرش باز کرد + چو آمد درون شور آغاز کرد + در افتادہ
با جفت خواہر بجنگ + گرفتش ز حلق و بیفشرد تنگ + در آویخت داماد ہم با عمر + گرفتند
خصمانہ ہم را ز بر + نخستند گہ روئے ہم گاہ پشت + لگد گر زدندے بہم گاہ مشت + ز ہم
پوست کندند گاہ و موے گہے + این بزیر آمدے گاہ او + از و چون عمر بود پر زور تر + فگندش
بزیر و نشست از زبر + گلویش بہ تنگی فشردا چنان + کہ نزدیک شد تا شود قبض جان + بیامد
دوان خواہرش نوحہ گر + بگفتش چہ خواہی ز ما اے عمر + اگر شاد گردی ز ما ور ملول + نمودیم دین محمد قبول

کنون گر کشی سر بداریم پیش + وے بر گردیم از دین خویش + چو بشنید از و این حکایت
عمر + بدانست کو برنگردد دگر + بگفتش چه دیدی تو از مصطفا + کہ گشتی بہ دینش چنین مبتلا +
بگفتا کلام خدائے جلیل + کہ آرد با وحضرت جبرئیل + شنیدیم و گردید بر ما یقین + کہ ہست
این کلام جہان آفرین + عمر گفت ازان قول معجز اساس + اگر یاد داری بخوان بی ہراس
برو خواہرش آیہ چند خواند + عمر گوش چون کرد حیران بماند + ولش زان شنیدن بسے نرم شد
بسوائے اسلام سرگرم شد + عمر گفت دیگر بخوان زین کلام + بگفتا دگر نیست زین می بجام
وے ہست استاد ما در نہفت + کہ گردید پنہان چو نامت شنفت + قسم گر خوری کو نیاید
زیان + بیاریم پیشت کہ خواند ازان + چو بگرفت سوگند از خواہرش + بیاورد استاد
خود را برش + بد از اہل اسلام نامش خباب + بیامد بہ نزد عمر بے حجاب + برو خواند آیات
پروردگار + ابا حفص اسلام کرد اختیار + چو آیات معجز بیان را شنید + ہمش قول کاہن بخاطر
رسید + باسلام شد رغبتش بیشتر + کہ آن ہم شود راست چون این خبر + وزان پس گشتند
باہم روان + بہ نزد رسول خدائے جہان + بدولت سرائے پیمبر شدند + چو در بستہ بد حلقہ
بر در زدند + یکی آمد و دید از پشت در + کہ ایستادہ با تیغ بر در عمر + بہ نزد نبی رفت و احوال گفت
بماندند اصحاب اندر شگفت + چنین گفت پس عم خیر البشر + کہ غم نیست بروے کشائید در
گر از راہ صدق آمدہ مرحبا + وگر باشد او را بخاطر دغا + بہ تیغ کہ دارد حمائل عمر + تنش را سبکبار
سازم ز سر + چو در باز کردند بر روئے او + در آمد عمر با لب عذر گو + گرفتش بہ بر سرور انبیا +
نشاندش بجائیکہ بودش سزا + بگفتند اصحاب ہم تہنیت + وزان بیشتر یافت دین تقویت +
پس اصحاب دین را شد این مدعا + کہ از خدمت سرور انبیا + بسوئے حرم آشکارا روند +
نماز جماعت بجا آورند + رسید این سخن چون بعرض رسول + ز خیر البشر یافت عز قبول +
آمدن سید اخیار بتائید ملک جبار بحرم محترم و نماز گذاردن با اصحاب سعادت انتساب
و آمدن قریش مرتبہ دیگر نزد ابوطالب رضی اللہ عنہ و سخن گفتن از روئے قہر و طیش ۔

ساقی نامہ بیا ساقی اے رشک خلد برین ✤ بساط نشاط ملکیتی بہ چنین ✤ زخم بادہ بے فکر و اندیشہ ریز ✤ سبو بر سبو شیشہ بر شیشہ ریز ✤ فرود آر ازین طاق فیروزہ فام ✤ ز خورشید جام و ز مہ نیم جام ✤ بکن راز پوشیدہ را بر ملا ✤ بدور دو ہم نزدیک در دہ صلا ✤ ازان می کہ نمی ہم بکاہم غگن ✤ وزان نم بعیش مدامم فگن ✤ چنان مست کن زان می پر طرب ✤ کہ چون شد خورشید نور ہم زلب ✤ درین بزم ساقی بنورا ایاغ ✤ فروزد بہ نیکو نہ روشن چراغ ✤ کہ کردند اصحاب چون اتفاق ✤ برآمد رسول خدا از اتاق ✤ روان شد بتائید ربان دین ✤ چو سوئے حرم سید المرسلین ✤ بیا لیک از پس زمین شد گمان ✤ کہ بیرون رود از بر آسمان ✤ ز شادی برقص اندر آمد سپہر ✤ چو خورشید سر ذرہ افروخت چہر ✤ ہمی رفت جبریل بالائے سر ✤ بفرق ہمایون بگسترده پر ✤ ملائک چپ و راس در دور باش ✤ شیاطین زہیبت شده پاش پاش ✤ بپہلو روان حمزہ نامدار ✤ بپیشش علی صاحب ذوالفقار ✤ ہمی رفت در پیش حیدر عمر ✤ حمائل ہمان تیغ کین بر کمر ✤ بگرد آمده جمع یاران تمام ✤ برفتند زینسان بہ بیت الحرام ✤ جدار حرم سر بعرش مجید ✤ رسانید چون گرد موکب رسید ✤ چو دیدند کفار زان گونہ حال ✤ نمودند با ہم ز لب قیل و قال ✤ یکی رفت از انہا بنزد عمر ✤ بدو گفت این چیست ای بد گہر ✤ نہ زان سان کہ رفتے تو باز آمدی ✤ بکین رفتی و با نیاز آمدی ✤ عمر کرد اسلام خود آشکار ✤ پس آنگہ باو گفت ای نابکار ✤ ہر آن کز شما جنبد از جائے خویش ✤ ببیند سر خویش بر پائے خویش ✤ چو کفار دریافتند از سخن ✤ کہ در دل چہ دارند آن انجمن ✤ نہادند پا در رہ امتناع ✤ نمودند با اہل ملت نزاع ✤ چو دیدند ان صحبت اصحاب دین ✤ ہمہ دست بردند بر تیغ کین ✤ ازان حال کفار پس پا شدند ✤ دلیران دین مسجد آرا شدند ✤ بہ پیش اندر آمد رسول خدا ✤ نمودند یاران باو اقتدا ✤ نبی گفت تکبیر چون در حرم ✤ فتادند اصنام بر روئے ہم ✤ ز تائید ایزد بمسجد نماز ✤ ادا کرد و آمد سوئے خانہ باز ✤

بقول اہلسنت بولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام

ہمکو تمھی جواب نمبر اول سے پہلے یہ لکھنا ضرور ہے کہ اگر آپ سچے تھے تو ان مجتہدین اور علمار شیعہ کے

اپنے نام سے لکھے ہوتے اونکی کتاب کا پتا دیا ہوتا بلکہ کمال سچائی یہ تھی کہ اونکی عبارت
بھی بعینہا نقل کی ہوتی تاکہ حال آپکی خیانت کا ظاہر ہوجاتا اس گول مال کرنے کی کیا ضرورت
تھی آپ فرماتے ہین کہ جیسا کہ ایک مجتہد صاحب کا خلاصہ عبارت یہ ہی کیون صاحب اون
مجتہد صاحب کے نام لینے مین کیا قباحت تھی کون امر مانع تھا کیا اون مجتہد صاحب نے آپکے باپ کو مارا تھا
کہ اونکا نام لینے سے نفرت ہے یا آپ اونکی دماتی جورو تھے جو آپکو نام لینے مین شرم وحیا وحجاب
مانع ہوا بہر کیف پہر پتا اونکی کتاب کا دینے مین کیا نقصان تھا پہر اونکی عبارت کا خلاصہ کرنا
کیا ضرور تھا یہ سب باتین فریب اور دغا بازی کی ہین جسمین افترا سازی چل سکے اور اگر
عبارت بعینہا نقل کرتے یا کتاب کا نام بتلاتے تو قلعی کھل جاتی اور مکر وفریب نچل سکتا
اب ہم کہتے ہین کہ اگر آپ کو ہم سچا فرض کرین تو انکار کی دو وجہین خیال مین گذرتی ہین اور
اگر آپ نے عبارت بعینہا نقل کی ہوتی تو احد الوجہین کے تعین ہوجاتے یا شاید کوئی تیسری
ہی بات نکلتی پہلی وجہ یہ ہی کہ یہ حدیث مبحوث عنہ اخبار آحاد سے ہی اور کل اخبار احاد
نسبت بامور اعتقادیہ بیکار ہین اور قابل اعتماد نہین اسلئے کہ بنائے اعتقادات شیعہ اوپر قطعیات
کے ہی اور قطع حاصل نہین ہوتا مگر براہین عقلیہ یقینیہ یا بدلائل نقلیہ متواترہ اور یہ امر متفق علیہ
امامیہ اور مجمع علیہ اونکا ہی چنانچہ کتب کلامیہ مین اسکی تصریح موجود ہی حدیقہ سلطانیہ ہی کو
دیکھیئے کہ چند مقام پر اسکا ذکر ہی بالجملہ کل کتب امامیہ مین ایک قسم کی احادیث متواترہ
ہین کہ قطعی الصدور ہین اور بنائے اعتقادات اوسی پر ہے اور دوسری قسم کی احادیث اخبار احاد
ہین کہ جو فی نفسہ قطعی الصدور نہین اور عقائد مین بکار آمد نہین ہین مگر یہ کہ معتضد ہون بدلائل
قطعیہ عقلیہ یا نقلیہ دیگر پس حال شیعون کا دربارہ احادیث مثل اہل سنت کے نہین ہی کہ صحیحین کو
قطعی الصدور جانتے ہین اور اہل سنت کا اجماع اوسکے قطعیت پر واقع ہوا ہی یہان تک
کہ اگر کوئی سنی طلاق اوپر قطعیت صحیحین کے کرے تو اوس سنی کی جورو حقیقت مین مطلقہ ہوجائے
بلکہ بجائے شیعہ شیعہ لیاقت اسکے بہم پہونچاے کہ کسی شیعہ کے متعہ مین درآئے اور لڑکے بھی مثل

عبداللہ بن زبیر کے جنکے حق مین عبداللہ ابن عباس اسمٰعیل املک عنہ ہر دی عو سجبہ فرماتے تھے ایسی حلال زادے پیدا ہون کہ جنمین اہل سنت کی زبان ناطقہ لال ہو چنانچہ بحث اسکی ضربت حیدریہ فی کسر شوکۃ العمریہ مین رشید الدین خان صاحب سی ہو چکی ہو الحاصل جسب ہم انہینے اخبار کو اعتقاد مین قابل اعتماد نہین جانتے پس اہل سنت کا الزام ہمارے اوپر ساتھ اخبار کے ہو نہین سکتا اور برخلاف اسکی شیعہ اہل سنت کو الزام باحادیث صحاح اونکے علی الخصوص بصحیحین دے سکتے ہین پس بنا بر اسکے کہ حیز تحریر مین آیا اگر کسینے حدیث دعائے ایمان عمری کو انکار کیا ہو گا تو غرض اوسکی انکار قطعیت اور انکار حجیت اور انکار اعتماد اور انکار بکار آمد ہونے اس خبر واحد کا ہو دوسری وجہ یہ ہو کہ کتب امامیہ مین یہ حدیث کچھ سابق و لاحق بھی رکھتی ہے کہ جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہو کہ یہ دعا مرجو الاجابت نہ تھی اور بغرض اجابت بھی نتھی بلکہ لمصلحۃ آخر تھی جیسا کہ عنقریب ظاہر ہوتا ہو پس سنیون نے بغرض فاسد مدح ثانی اسکو مقطوع الصدر و العجز کر کے روایت کی ہو اور دعا کو مرجو الاجابت بنا دیا ہے پس غرض مجیب منکر یہ ہو کہ نہ رسولخدا نے ایسی حدیث مقطوع العجز و الصدور فرمائے اور نہ دعائے مرجو الاجابت کہ خلاف عقل و نقل کی ہے اور بعد التنزل ہم کہتے ہین کہ جسطرح سے آپکی بی بی عائشہ نے اور میان عکرمہ نے حدیث صحیح ترمذی کا انکار کیا اگر ہمارے بعض علمانے بھی انکار کیا تو کیا جرم و خطا کی اور اگر یہ خطا ہو تو اول مصدر خطاب مادر نامہربان ام الصبیان روز جمل ہوئین پس اگر اونکی خطاء عظیم کہ موجب قتل ہزارہا مسلمان ہوئی اور رخنہ عظیم دین نبوی مین پڑا قابل معاف ہو گئی تو ہماری چھوٹی سی خطا بھی قابل معاف ہو جائیگی تصور فرمائے **قولہ** عوام کو اپنے مذہب کی برائی پر **اقول** حضور والا یہ خیال آپکا محض بیجا ہو سب برائیان مخصوص مذہب سنیان ہین مذہب اہلبیت مین جو مصداق سفینہ نوح ہین کوئی برائی نہین ہے اور بفرض محال اگر یہ حدیث اوسی خیانت کے ساتھ کہ جسطرح آپ ناقل ہین ہمارے مذہب کے کتب مین پائی جاتی تو اس مذہب کی کیا برائی لازم آتی اسلیے کہ غایۃ الامر اسکا یہ ہو کہ پیغمبر نے

درخواست خدا سے کی کہ باحدالکافرین الشقیین تائید اسلام کریں پس بفرض محال اگر خدا نے منظور بھی کیا اور جبراً تائید بھی کرائی تو کافرین کے لئے امین کیا شرف ہوا بلکہ اگر خدا معاذ اللہ خدایان کافرین سے تھہرا دجبراً اسطرح سے تائید اپنے دین کی کرا تا لولات وعزے کیلئے کیا فضل وشرف تھا فضلاً عن عبدالعزی واخویہ کیا آپ نے حدیث ان اللہ یؤید ھذا الدین برجل فاجر کہ صحیح بخاری مین ہے اور آپکے خاتم المحدثین شاہ عبدالعزیز دہلوی اپنی کتاب تحفہ مین اس حدیث کو صحیح فرماتے ہین نہین سُنی ہے پس کیون نہین جائز ہے کہ وہ رجل فاجر ہی کافر ہمارے فلانے صاحب ہون آرے اگر بقول عائشہ طائشہ جناب رسولخدا نے اعز العمر بالاسلام فرمایا ہوتا تو بنظر ظاہر ایک شرف عمر کیواسطے ہوتا کہ پیغمبر خدا انکے عزت اسلام کے خواہان ہوئے لیکن پیغمبر خدا قلباً ولساناً ویداً خواہان اسلام کل خلائق تھے پس بالخصوص دعا انکے واسطے نہوگی مگر واسطے دفع شرور کے جو سب سے زیادہ کفر ظاہری مین اُنکے ہاتھ سے پہونچتے تھی کہ جب اسلام ظاہری جبراً وقہراً من اللہ اختیار کیا تو وہ اذیت بھی رفع ہو گئی گو اذیتہائے دگر بوجوہ دیگر تادم زیست پہنچتی رہین لیکن اصلی ایمان حقیقی انکا ثابت نہ ہوا کہ شیعہ جسکے منکر ہین بلکہ غایۃ الامر حصول اسلام ظاہری قہراً من اللہ ہوا اولیس فی ھذا شرف لہ ولاخوانہ المنافقین بل ھم فی الدرک الاسفل من النار واشر من الکفار الفجار **قولہ** ورنہ بہت سے محدثین اور علماء شیعہ **اقول** اگر آپ سچے تھے تو اون کتابون کے نام لکھے ہوتے اونکی عبارتون کو نقل کیا ہوتا کہ جسطرح نقل عبارت بحار مین خیانت اور دغابازی آپکی کھل گئی کہ لاتقربوا الصلوٰۃ کو لیا اور انتم سکاری کو اوڑا دیا اوسیطرح سے آپکی خیانت اور دغابازی اور افترا سازی بہ نسبت ان علما کے بھی کھل جاتی **قولہ** خدا کی کتاب سے بڑھکر **اقول** سچ ہے کہ صحیحین سنیون کی زبان پر اصح از کتاب خدا ہے اور اگر کوئی کہے کہ دلیل اس پر کیا ہے تو ہم کہینگے وہی دلیل ہے جو حضرت مخاطب مشاعت کی دلیل ہے اور پر انکے دعوے کے جنہون نے پوچ گوئی اور ہذیان سرائی کو نقش دو نرا در بساطی بحث ... دیکھا ہے **قولہ** باقر مجلسی نے بحارالانوار کی چودہوین جلد **اقول** مرحبا مرحبا جزاک اللہ زبان اطلقہ آپکا مدح وثناء دوپیشوا یان

قاصر ہی اور طائر وہم وخیال ادراک مدارج دیانت شعاری مین خاسر آپ ایسے چالاک ہین
کہ دن دہاڑے آنکھوں مین خاک ڈالتے ہین حیا وغیرت کو بالائے طاق رکھہ کے جو جی چاہتا ہے
بے پروا منہ سے نکالتے ہین آپ یہ سمجھتے ہین کہ بحار الانوار کون دیکھیگا جو میری قلعی کھولیگا اب
فرمائے کہ فریب عوام کسکا کام ہی اور اگر یہ فریب نہین تو پھر فریب کس جانور کا نام ہی آپ تو بیان
مقدم اس حدیث کا اور موخر اسکا کیون چھوڑا خیانت کسکو کہتے ہین سوائے اسکے اور کیا کوئی
خیانت کی دُم لگی ہوتی ہے غایۃ اعتذار مخاطب حقیقت شعار کا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ فرمائیگا
کہ چونکہ ہماری مرضی کے موافق نتھا ہمنے چھوڑ دیا اوسوقت مین ہم یہ عرض کرینگے کہ آپ کو خیانت
سے بچنے کیلئے ضرور تھا کہ پہلے کل عبارت آپ نقل کرتے بعد اسکے جو خلاف مرضی مبارک تھا
اوسکی طرف اشارہ کرتے کہ فلان فلان الفاظ شیعون کے بڑہاے ہین ہم اوسکو نہین مانتے
تب اوسوقت ہم آپکو یہ جواب دیتے کہ مثل آپ کے ہر مشرک بت پرست کہہ سکتا ہی کہ آ اللّٰہ خیر
کلام اللہ مین خیریت وخوبی پر ہمارے بتون کی دلالت کرتا ہی کہ خود خدا اقرار اونکی خیریت کا کرتا ہی
باقی ہمزہ استفہام لفظ آ اور آم مسلمانون کی بڑہائی بات ہی ہم اوسکو نہین مانتے اور بھی
مثل آپ کے ہر نصرانی کہہ سکتا ہی کہ خدا خود قائل تثلیث ہی اور ان اللّٰہ ثالث ثلاثۃ فرماتا ہے اور
ہر یہودی مثل آپ کے کہسکتا ہے عزیر بن اللّٰہ قرآن مین موجود ہی اور لفظ قالوا و قالت
الیہود مسلمانون کی بڑہائی بات ہی فما ھو جوابکم فہو جوابنا لیکن جبکہ اصل عبارت ہی حدیث
کی آپنے چھوڑ دی تو آپ ہی انصاف سے اپنے سر مبارک کی قسم کھا کے فرمائے کہ اسکو سوائے
چوٹا پن اور دغا بازی کے کیا کوئی کہیگا اب ہم آئے اصل مطلب پر کہ ہمنے کتاب السماء والعالم
کو بخوبی دیکھا اوسمین ایک مقام پر تفسیر آیہ وافی ہدایہ ما اشہدتہم خلق السموات والارض
ولا خلق انفسہم وما کنت متخذ المضلین عضدا کا ذکر کرتے ہین پس اول معنی
لفظی اوسکے بیان فرمائے اور بعض تفاسیر جو مستند بمعصوم نتھے اوسکا ذکر کیا پھر شان نزول آیہ
مین روایت امام باقر علیہ السلام کہ بایں الفاظ ہی ذکر کی عن الباقر علیہ السلام

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قال اعن الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جھل بن ھشام فانزل اللہ ھذہ الآیہ یعنی ہما انتہی حدیث الباقر علیہ السّلام یعنے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے شان نزول آیہ مذکورہ یون مروی ہوی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اعانت کر اسلام کی ساتھ عمر بن الخطاب یا ساتھ ابی جہل کے پس خداوندتعم نے جواب مین اپنے پیغمبر کے اس آیہ شریفہ کو نازل فرمایا در حالیکہ مراد لیتا ہے جناب باری اس آیہ سے ان دونون کو یعنی عمر اور ابو جہل کو پس محصّل معنی مقصود از آیہ شریفہ بنا بر اس شان نزول کے یہ ہوئے کہ جناب رسولخدا نے درخواست اعانت اسلام ساتھ عمر اور ابو جہل کی کی جناب باری تعم نے جواب مین فرمایا کہ اے پیغمبر میرے مین نے نہین حاضر گردانا کفار اور مشرکین عرب کو یا شیاطین جن و انس کو وقت پیدا کرنے آسمانون اور زمینون کے اسطرح سے کہ اونسے اعانت خواہ ہون اور نہ وقت پیدا کرنے اونکے نفسونکے اسطرح سے کہ بعض کے پیدا کرنے مین بعض سے اعانت خواہ ہون یعنی کفار کی حالت غیبت اور عدم مین جب مینے اتنے بڑے کارہائے عظیم مثل پیدائش زمین و آسمان اور خلقت انس و جان کے کئے تو مین کسی امر مین محتاج اعانت کسی شخص کا نہین ہون پس مین اعانت اسلام آنکی اور ڈھکی سے کیون کرانے لگا حالانکہ کبھی نہ تھا مین لینے والا مضلّین کو معین اور مددگار کسی امر مین یہ تھا محصّل مقصود عبارت بحار الانوار کا اب یارو مخاطب خائن کی تصرفات پر بنظر انصاف نظر کرو کہ ہمارے حضرت نے مضمون آیہ وافی ہدایہ کو تو بالکلیہ صدر سے بدر کیا اور آخر حدیث سے فانزل اللہ ھذہ الآیہ یعنی ہما کو بالکلیہ کہا گئے اور کسطرح کہا گئے کہ اوسکی بو تک باقی نہ رکھی اور تصرفات ترجمہ آگے معلوم ہونگی ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ جب چوری آپکی کھل گئی تو بحز خسر اللہ نیا و الآخرۃ کے آپ کو کیا ہاتھ لگا واضح ہو کہ ہرچند جناب رسولخدا کی درخواست سے بھی مساوات حضرت عمر کے ساتھ ابو جہل کے اعلی مرتبہ کفر و الحاد مین ثابت ہوئے بلکہ خود مخاطب نے بھی اسکا اقرار کیا چنانچہ شروع قصہ مین فرمایا

کہ ان کو سب سے زیادہ عداوت پیغمبر صاحب کی تھی انتہی اور اسیطرح سے جواب جناب باری
سے بھی یعنی ما کنت متخذ المضلین عضدا سے بھی کمال مرتبہ کفر اور ضلال اور اضلال
انکا ثابت ہوا لیکن جناب رسولخدا کی درخواست کرنا واسطے اعانت ان کافرون کے ترقی
اسلام مین محتاج بتوجیہ ہو لیکن یہ احتیاج بتوجیہ بھی بنا بر مذہب اونہین کی ہے جو دامن انبیا
علیہم السلام کو لوث ذمائم سے منزہ سمجھتے ہین پس قائلین تخطیۃ الانبیاء کے لئے حاجت بتوجیہ
نہین ہو اور ہمکو جواب مین اسیقدر کافی ہو کہ غایۃ الامر یہ ہو کہ جناب رسولخدا سے ایسے امر کی
درخواست واقع ہوتا جو قابل قبول درگاہ خدا نہو معاذ اللہ ایک امر بیجا واقع ہوا اور جناب
باری نے اسی سبب سے اوس سوال کو رد کیا اور بنا بر مذہب تمہارے اسمین کچھہ قباحت نہین
ہے اس لئے کہ انبیاے سابقین سے بدارج اقبح اس سے امور واقع ہوئے ہین خصوصًا
حضرت داؤد سے تو ایسے افعال ہوئے کہ ادنے اہل ایمان سے بھی نہونگے جیسا کہ آپکے مفسرین
نے کتب یہود و نصاری سے اخذ کیا ہو اور یہ جواب آپکے مقابلہ مین ہرچند کافی ہو مگر چونکہ بنا اسکی
الزام پر ہو اس لئے ہم جانتے ہین کہ آپکا مسکن التہاب فواد نہوگا بلکہ بعید نہین ہو کہ آپ فرمائے
کرنی الجملہ عصمت انبیا کے ہم بھی قائل ہین ولو کان ھذا السانا اس لئے ضرور ہے کہ ہم
جواب تحقیقی بھی بیان کرین اور وہ یہ ہو کہ سوال انبیا علیہم السلام گاہی بامید اجابت ہو اگر
سوال مرجو الاجابت ہوا اور گاہی بنظر مصالح آخر ہو مثلاً حضرت موسی نے سوال رویت کیا پس
اگر کہیے کہ یہ سوال حضرت موسی نے مرجو الاجابت جانکر کیا تھا تو کمال جہل حضرت موسے
معاذ اللہ لازم آتا ہو اسلئے کہ احاد ناس جانتے ہین کہ دنیا مین رویت نہین ہو سکتی ہے
اور گو اہل سنت خلاف عقل و نقل قائل برویت ہین مگر وہ بھی محصور آخرت ہی پر کرتے ہین
دنیا مین وہ بھی منکر ہین پس خلاف عقل ہو کہ حضرت موسی کا سا نبی اولی العزم اس امر کا جاہل
ہو اور ایسا سوال بیجا کرے پس اس سے ثابت ہوتا ہو کہ حقیقت مین یہ سوال حضرت
موسی کا نتھا بلکہ یہ سوال جہال قوم موسی کا تھا جیسا کہ جناب باری خود فرماتا ہو فقد سالوا

موسیٰ اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃ فاخذتہم الصاعقۃ بظلمہم الخ وقال
عزمن قائل واذ قلتم یا موسیٰ لن نومن لک حتیٰ نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم
تنظرون الآیہ پس جو سوال ایسا ہو کہ جناب باری جسکا نام ظلم رکھے اور اوسکی سزا
مین صاعقہ نازل کرے وہ ممکن نہین ہو کہ حقیقت مین سوال ایسے معصوم پیغمبر
اولی العزم کا ہو چنانچہ حضرت موسیٰ نے خود اپنی برارت اس سوال سے درگاہ جناب
باری مین عرض کی اسطرح کہ افتہلکنا بما فعل السفہاء منا یعنے سوال رویت فعل سفہا
تھا میرا فعل نتھا تو اب اس سے صاف یہ بات سمجھ لی گئی کہ سوال موسیٰ رب ارنی انظر
الیک نہ بامید اجابت تھا بلکہ لمصلحۃ تھا اور جیسا کہ مفسرین نے ذکر کیا ہو مصلحت نہ تھی
مگر یہ کہ جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ میرا کہنا ان جہال کے لئے مفید تصدیق نہ ہوگا پس
چاہا کہ جناب اقدس الہی جس طرح پر مصلحت سمجھے ان کا جواب دے
اس لئے جناب باری سے سوال کیا اور سوال کو اپنی طرف منسوب اسلئے فرمایا کہ اقرب
باتمام حجت علی القوم ہوتا اور کوئی محل مکدر اس امر کا نرہے کہ اگر حضرت موسیٰ اپنے واسطے سوال
رویت کرتے تو بسبب قرب منزلت انکی ضرور مقبول بارگاہ خدا ہوتا لیکن جب اسطرح سے
بھی سوال نہ مقبول ہوا تو حجت بوجہ اکمل تمام ہوئے کہ ایسا سوال قابلیت قبول نہین
رکھتا اب ہم ما نحن فیہ مین ایسی ہی گفتگو کرتے ہین کہ ہوسکتا ہو کہ بعضے جہال عرب کے
خیال مین یہ ہو کہ اگر ابو جہل اور عمر ایسے فسادی لوگ کہ بقول آپ ہی کہ ان کو سب سے زیادہ
عداوت جناب رسولخدا سے تھی اگر اعانت اسلام کرین تو اسلام بہت جلد ترقی پذیر ہو
اور جناب رسولخدا نے دیکھا کہ میرا جواب دینا موجب انکی تصدیق کا نہوگا پس چاہا کہ جناب باری
کسی وجہ بلیغ سے انکا جواب دے اسلئے فرمایا اللّٰھم اعز الاسلام پس جناب باری نے جواب
مین فرمایا ما اشھدتہم خلق السموات والارض الآیہ اور یہ ضرور نہین ہو کہ حصر اسے
توجیہ مین کیا جائے بلکہ سوا اسکے اور بھی توجیہین ہوسکتی ہین غرض ہماری تمثیل ہر اوبیان

اس امر کا کہ جو عبارت بصورت سوال ہو وہ ضرور نہین ہی کہ سوال حقیقی مرجوالاجابت پر محمول کیجاوے بلکہ جائز ہی کہ وہ صورت سوال بنظر مصالح دیگر ہو پس ما نحن فیہ مین بھی ہم کہتے ہین کہ درخواست اعانت کفار لمصلحۃ تھی نہ دعاے مرجوالاجابت اور اگر ہماری زبان سے تقسیم سوال طرف مرجوالاجابت اور غیر مرجوالاجابت کی باوجود مقرون ہونے کی بآیت درروایت تفسیر آپ مقبول نکرین تو اپنی ہی علما کی زبان سی قبول کیجیے ابوالعباس قرطبی کہ جسکے محامد اور اوصاف مراۃ الجنان امام یافعی اور کتاب العقد الثمین سی ظاہر ہین اپنی کتاب مفہم شرح صحیح المسلم مین مقام شرح حدیث نماز جنازہ عبداللہ بن ابی سلول منافق مین فرماتے ہین جسکا محصل یہ ہی کہ استغفار کی دو قسم ہی ایک مرجوالاجابت کہ وہ حق کفار اور منافقین مین جائز نہین ہی دوسری استغفار لسانی کہ مصلحۃً واقع ہو اور یہ کفار و منافقین کے حق مین جائز ہی اور نماز عبداللہ منافق اسی قسم کی تھی انتہی محصل الترجمہ من عبارتہ پس اب اسی استغفار پر قیاس کیجیے ہر سوال کو کہ گاہی مرجوالاجابت ہی اور گاہی لمصلحۃٍ ہے اور بنا براسکے درخواست جناب رسولخدا دربارہ اعانت از کفار و منافقین کچھ ضرور نہین ہی کہ مقبول ہو بلکہ ضرور ہی کہ مقبول نہ ہو اس لئے کہ اولاً تو خلاف منطوق آیہ ماکنت متخذ المضلین عضدا کے ہی گو آپ شان نزول آیہ کو دربارہ عمرو ابوجہل قبول کیجیے یا نہ کیجیے مگر اس سوال کی مخالفت مصداق آیہ سی تو جاے کلام نہین ہی اسلیے کہ جناب باری کو انکار از استعانت بکفار ہی اور جناب رسولخدا کو اسکی طلب ہی ثانیاً موقوف ہونا اجابت اس سوال کا بنا بر فہم آپکے اوپر ایمان جبری کے ہی کہ عین مذہب مجبرہ ہی اور صاف صاف خلاف آیہ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کے ہی اور جب قبولیت دعا نہ ثابت ہوئی تو ایمان عمر بھی نہ ثابت ہوا وہوالمطلوب اب ہم آپکی مرضی کے موافق قطع نظر کرتے ہین اول اور آخر حدیث بخاری سے اور فقط مضمون دعا پر اقتصار کرتے ہین تب بھی اپکا مطلب کہ ایمان عمر ہی اس دعا سے نہین ثابت ہوتا اس لئے کہ اگلے پیغمبرون نے بھی کفار کے حق مین دعا کی ہی کہ بآیات اور روایات

آپکی مذہب کی ثابت ہے حالانکہ کچھ مفید مدعو لہم کے حق مین نہوئے پس اسی پر قیاس
کر لیجے حال اس دعا کا جو حق کافرین جاحدین مین ہوئے ایک حضرت نوح ہین انبیائے
اولی العزم سے کہ اپنی بیٹے کے حق مین دعائے نجات کی بقول خود رب ان ابنی من اہلی
و وعدک الحق اور جناب باری نے جواب مین فرمایا انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر
صالح فلا تسئلن مالیس لک بہ علم الی آخر الآیات اور دوسرے حضرت ابراہیم خلیل الرحمان کہ
انہون نے اپنے باپ کی نجات کا سوال کیا بقول خود واغفر لابی انہ کان من الضالین
طرفہ یہ ہے کہ اگر سوال فقط دنیا ہی مین ہوتا تو بقول آپکے ممکن تھا کہ فرشتے مثل حضرت عمر کے
جھوٹے کچھ داخل مسلمانی کرتے اور خدا بھی اس ایمان جبری کو قبول کر کے بخشدیتا لیکن ماجرا
حیرت افزا یہ ہے کہ دنیا سے لیکر آخرت تلک حضرت ابراہیم کو اصرار رہا جب بھی خدا نے
نمانا چنانچہ صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے عن النبی ص قال یلقی ابراہیم اباہ آذر
یوم القیامۃ وعلی وجہ آذر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول
ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول یا رب انک وعدتنی ان لا تخزنی یوم یبعثون
فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین
اور قریب اسی کے تفسیر درمنثور مین بھی ہے پس جب سوال حضرت نوح اپنے بیٹے کی
حق مین اور سوال حضرت ابراہیم اپنے باپ کے حق مین مقبول نہوا تو سوال جناب رسولخدا بھی
اگر کافرین اجنبیین کے حق مین نہ مقبول ہو تو کیا قباحت ہے اور اگر کوئی کہے کہ عدم قبولیت
دعا اون پیغمبرون کے تو آیات اور روایات سے ثابت ہے بخلاف دعائے جناب رسولخدا
کے ایمان لانے عمر سے قبولیت اوسکی ثابت ہی ہوگی تو ہم کہین گے کہ اولاً ایمان عمر تو اول
بحث ہے ہماری آپکے درمیان مین آپ ایمان عمر بقبولیت دعائے جناب رسولخدا ثابت
کیا چاہتے ہین پس اگر قبولیت دعا بایمان عمر ثابت کیجیے گا تو دور مصرح الاثم آویگا کہ جسمین
کسیطرح کا اضمار نہین ہے اور ثانیاً لا نسلم کہ علت ایمان عمر استجابت دعا تھی اس لئے کہ دعا
حق کفار مین مرجو الاجابت ہوتی ہی نہین اور اگر ہوتے بھی تو قبول ہی نہین ہوتی ہے لا علت ایمان

وہی طمع دنیا تھی جو دیگر منافقین کے لئے باعث ایمان ہوئے اور اگر فرض مقارنت بین الدعا
وایمان العمر کیجاوے تو یہ مقارنت اتفاقی ہو جیسے درمیان شرطیہ ان کان الحمار ناہقا فالعمر
ناطق کی ہو اور ثالثاً غایۃ ما فی الباب ثبوت نہین ہو مگر اسلام ظاہری کا وھو لیس من حقیقۃ
الایمان فی شئ خصوصاً نظر بعبارت حملہ حیدری کہ اس مقام پر آپنے ابنا مستند ٹھہرایا ہو اور اسمین
تو صاف موجود ہو کہ ایمان لانا لطمع دنیا بقول کاہن تھا اور ہمنے رد ایمان بکری مین بتوضیح
تمام ثابت کیا کہ ایسا ایمان عین کفر ہو بلکہ بدترین کفر ہو فان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار قولہ فی الترجمۃ الٰہی عزت دے اسلام کو اقول لنسخ صحیحہ حدیث مین اعز الاسلام
ہو اور تائید اسکی کرتا ہو بعض نسخ مین اید الاسلام ہونا کہ گویا روایت بالمعنی ہو آرے لنسخہ
صحیح ترمذی مین البتہ براء معجمہ ہو ویشہد علیہ قول عائشہ ان الاسلام یعز ولا یعز اور ظاہرا
نظر بر قول ام المومنین اپنے آخر صفحہ مین بیان معنی دعا مین یہ فرمایا ہو اس گروہ کو قوت اور اسلام کو تائید ہو انتہی پس
مین عز کے معنی قوت اور غلبہ کے ہین جیسا کہ عزنی فی الخطاب میں ہے پس حدیث صحیح ترمذی مین ترجمہ عز بتائید
کرنا بیجا نہین ہو مگر اس مقام پر جو آپ نے ترجمہ بلفظ عزت کیا کہ عرف مین مرادف حرمت ہو
یہ کس راہ سے ہو یا اعتراض ام المومنین بھول گئے یا فریب دہی عوام و دفع اعتراض پیش مقدم
جانا ہو بہر کیف ہمارے اور آپکے لگے ترجمہ مین موافقت ہو چکی ہو اب اگر کسی غرض فاسد کی
راہ سے تخالف کیجئے فالمعتبر ہو الاول قولہ عمر ابن الخطاب کو اسلام لانے سے اقول سابق مین
آپ نے فرمایا تھا کہ پیغمبر صاحب نے دعا کی حضرت عمر کے ایمان لانے کے واسطے اگر آپ ترجمہ
لفظی کرتے ہین تو دعا نہ اسلام عمر کی ہو اور نہ ایمان عمر کی بلکہ ترجمہ لفظی یہ ہو کہ تائید کر اسلام
کی بعمر بن الخطاب لیکن دعا تائید اسلام بکافر اور کجا دعائے اسلام و ایمان برائے کافر
دونون مین فرق زمین و آسمان کا ہو ایک دوسرے کو لازم تک نہین ہو چہ جائے اینکہ ایک عین
دوسری کا ہو اور اگر غرض آپکی بیان لازم معنی ہو تو ایمان کا تو اس حدیث مین ذکر ہی نہین نام
ایمان لینا تو افترا سے بحث ہو باقی رہا اسلام پس لزوم درمیان تائید اسلام اور اسلام عمر بین

کسی دلیل سے ثابت کرنا چاہو والمدعی مطالب بالبرہان وعلی القتل غایۃ
انی الباب ثبوت اسلام ہوگا کہ جامع مع النفاق بھی ہوتا ہو وھو لیس من الایمان
الحقیقی فی شئی قولہ تمہارے پہلو جھوٹے ہیں یا پچھلے اقول غضب خدا کا چھوٹا پن
آپ خود ہماری حدیثیں کریں اور ہمیں کو جھوٹا کہیں اسی کو چوری اور سینہ زوری
کہتے ہیں اس نالائقی کی سزا یہ ہو کہ ہم بھی آپ کو یوں جواب دیں کہ ہمارے اگلے
اور پچھلے بحمد اللہ سب سچے ہیں اور تمہارے پہلے اور پچھلے والے سب جھوٹے دغا باز مفتری
ہیں کیا حدیث صحیح مسلم بھول گئے اور نہ خوب پتا لگ جائے گا کہ تمہارے سب بڑوں کے
بڑے حضرت ثانی لاثانی کو جناب امیر اور حضرت عباس کا ذب دغا باز دغا باز خائن وآثم
جانتے تھے مع ان علیا علیہ السلام مع الحق والحق مع علی یدور الحق معہ حیثما
دار فاعتبروا یا اولی الابصار ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ
رہا امر دوم الی قولہ اشعار حملہ حیدریہ کو نقل کرتے ہیں اقول آپ کی کیفیت بیانی میں اور
تقریر حملہ حیدری میں بہت فرق ہے آپنے بہت سی باتیں بڑھا دیں کہ حملہ حیدری میں
ہرگز مذکور نہیں جیسا کہ ہمنے آپکی نقص فقرات تحفہ میں اشارہ کیا اور از راہ کمال دیانت
جو باتیں کہ مثبت نفاق عمری تھیں آپ نے نکال دیں از انجملہ قول کا ہن کا یاد آنا اور طمع جیفہ
دنیا کا دامنگیر ہونا قولہ ہر ہر لفظ پر غور کریں اور انصاف فرمائیں اقول مؤمنین موقنین
بحمد اللہ واسطے نزہت خاطر کے اوقات فرصت میں اکثر حملہ حیدری پڑھا کرتے ہیں اور چونکہ
فضائل اور مناقب حیدر کرار کہ اہل سنت کیواسطے نشتر جگر گداز ہیں اس میں بھرے ہوئے
ہیں اہل سنت کو اوسپر نظر کرنے سے انکار ہو آپنے عمر بھر میں معلوم نہیں کہ کسقدر خون جگر
کھایا ہو کہ ایک مرتبہ اوسپر نظر ڈالی اور وہ بھی حسب اتفاق تعصب سیر وہی پر نظر پڑی اور ذکر
ایمان عمر دیکھے ایسی از خود رفتہ ہو گئے کہ یہ نہ کھا ئی دیا کہ کونسا ایمان اوسکے بیان کر
نکلتا ہو ایمان خالص ہو یا وہ ایمان ہو جو عین کفر و نفاق ہو جسوقت کہ آنحضرت تشریف لیجاویں

اور عقل ٹھکانے پر آوے تو ہر ہر لفظ کو غور کیجیے اور میں خود خدا انصاف فرمائے کہ اوس سے
نفاق نکلتا ہے یا ایمان یقین ہے کہ جب ذکر کا ہن پر پہونچیگا تو ایسا خنجر جگر گداز ضیب دوستان
سنیان ہوگا کہ مثل آلۂ ابولولورۃ کے زیر ناف سے تا جگر پارہ پارہ کریگا اور بعید نہیں ہے کہ دم
اوکھڑ جاوے اور ارواح مثل ریاح کے اعالی سے طرف اسافل رجوع لاوے بہت
غنیمت ہوا کہ سرنامۂ داستان پر لفظ کیفیت ایمان عمر لکھا تھا کیف لفظ کیفیت نے
عجب کار نمایاں دکھایا اور جام سرشار برانڈی مسکر کا پلایا دارو‌ئے بیہوشی کو سونگھایا
کہ آپ کے دل پر اس زخم کاری کا کچھ اثر نہیں اور عالم بے خبری کی کچھ خبر نہیں ہے لیکن
افسوس ہزار افسوس کہ حضرت عمر میں ابولولو کے کارد زدہ اثر دکھایا کہ باوجود پلانے شراب
نبیذ کے کچھ فائدہ نہوا کما ہو مذکور فی التواریخ **قولہ** کتب معتبرہ سے نہیں ہے **اقول** کتب
معتبرہ سے باین معنی ہے کہ مثل داستان امیر حمزہ کی ساختہ اور بافتہ نہیں ہے اور جو کچھ لکھا ہے مستند
بتاریخ لکھا ہے گو تواریخ اہل خلاف ہو اور کہدیا ہے کہ ؎ من از گفت راوی بیان
میکنم + گناہش براو گفتہ گر بیش و کم + پس اعتبار نہیں ہے مگر مثل اعتبار کتب تواریخ دیگر
کے نہ بایںمعنی معتبر ہے کہ مثل صحیحین کے ہر ہر قول اُسکا فرمودۂ رسولخدا ہے اور قطعی الصدور
ایسا ہے کہ تعلیق طلاق زن سنیان موجب وقوع طلاق ہوجاوے شیعون کے نزدیک
اخبار احاد کتب احادیث بلا ضم ضمیمہ تو قطعی الصدور نہین ہین فما ظنک بما فی کتب التواریخ
تصحیح
اور تصحیح الفاظ اور نقوش بہرانطباع موجب تصحیح مضامین روایات نہین ہے اور لفظ اصطلاح
اس مقام پر غلط محض ہے اگرچہ ناسخ ہی سے ہوا وسکی اصلاح فرمائے اور اصلاح لفظ کو
اصلاح معنی پر قیاس نہ کیجیے معلوم نہین کہ کس صاحب کی بینر پرسے اوٹھ کر اس مقام پر
آپنے نظر کی اور ان اشعار کو آپ نے نقل فرمایا ہے کہ ہوش و حواش ہرگز ٹھکانے پر نہین جو نظم
کہ مثل نظم پروین کے منتظم تھی اُسکو مثل اپنے حواس خمسہ کی پریشان کیا ہے چنانچہ مکرر نقل
کرتے ہین کہ ؎ معطر چو مشک تتارست این + جگر خستگان را مسیحاست این +

اس بے تکے پن کا جواب نہین ٹھیک مثل ہی بجنسہ چسپان ہی ہبول بر غبغب گول کھائے بہار تیرا پھوٹ گیا رفو کا ہی سے گرون **قولہ** عمر کے ایمان کے نور کو دکھلاتے ہین **اقول** سیکڑون برس اس کتاب کی تصنیف کو ہو چکی زمانہ بھر کے سب سنی اندھے تھے کہ اونکو یہ نور نہ دکھائی دیا تعجب ہی کہ آپ کو کیونکر دکھائی دیا شاید عالم خواب وخیال مین جیسا کہ مشہور ہی کہ بلی کے خواب مین چھیچھڑے آپ نے دیکھا ہوگا ورنہ حقیقت مین اوس عبارت سے جز ظلمت کفر ونفاق خلیفہ صاحب کی اور کچھ ظاہر اور ہویدا نہین ہی **قولہ** خوشبو پھیلاتے ہین **اقول** آپ بدبو کو خوشبو تصور کرتے ہین دماغ جعل رکھتے ہین آپ اس کتاب کو نہ دیکھئے ورنہ اسمین گلہائے مناقب جناب امیر علیہ السلام بھرے ہوئے ہین آپکے لئے موجب مرگ مفاجات ہونگے

چہ عجب رائحہ گل چو لسازد جعل

قولہ اوسی محقق کے قول سے اپنے قول ثابت کرتے ہین **اقول** اوسی محقق کے قول سے کفر نفاق ثابت ہی دعوائے لسانی بیکار ہے تتمیم تقریب درکار ہی ہر تقریر پیچ ہی مین اوسکے کوئی کبھی آخر تک نہ پہونچی **قولہ** حضرات شیعہ کو رنج دیتی ہین **اقول** خلاف عقل ہی کہ جس چیز سے سنیونکی جان رنج وقلق مین پڑے اوس سے حضرات شیعہ کو رنج پہونچے آپ اپنی عقل کے ناخون لیجے تب کچھ گفتگو کیجئے **قولہ** شیعون کے زخمون کو **اقول** سنیون کے جگر مین جو شیعون کی تیغ تبرا کے زخم ہین وہ ایسے ناسور ہین کہ کسی مرہم سے اچھے ہونے کے بلکہ شیعہ خندہ ہائے نمکین ہمیشہ ان زخمون پر نمک پاش ہین آپ اپنی جراحتون کی خبر لیجئے اگر ہو سکے تو اوسکی مرہم پٹی کیجئے شیعون کے دل کو مجروح کرنا سو خیال است ومحال است وجنون سست **قولہ** ہوا غدار کرتے ہین **اقول** الحمد للہ کہ دل شیعون کے کہا ہے ہمیشہ بہار مناقب حیدری سے باغ بلاغ اور دل سنیونکے ہمیشہ خارزار مطاعن ومثالب عمری سے داغ داغ ہین جب نعرہ تبرا عمری سکے جیسے حضمین اضر بو شیطانہ بالمیارفراق تھے افاقہ ہوگا تب جا کر شبو سمجھئے تجنیل ... کیا مہکے گا انوار خدا کے سامنے گھو ... بلکہ مرتے پڑے ہی تم اور کس بدبو کا کچھ کیا چکھے گا **قولہ** ہم بھی

یہ شعر پڑھتے ہین اقول ان شعرونکا پڑھنا کچھ سمجھ مین نہین آیا کس راہ سے ہے اسلئے کہ ان اشعار
کے حملہ سے تو صاف نفاق عمر کا بیاد آوری قول کاہن ہوتا ہے جیسا کہ فرماتے ہین بیت چو آیات معجز بیان را
شنید ٭ ہمچنین قول کاہن بخاطر رسید ٭ باسلام شد رغبتش بیشتر ٭ کہ انہم شود راست چون
این خبر ٭ اس بیان سے تو صاف صاف ظاہر ہے کہ طمع خلافت سراپا جلافت بقول
کاہن موجب اختیار اسلام ہوئے نہ یہ کہ اسلام جبرًا و قہرًا من اللہ تھا جیسا کہ آپ نے
باختیار مذہب مجبرہ لکھا اور نہ یہ کہ اسلام للہ فی اللہ تھا جیسا کہ شاید زعم باطل آپکا ایسا
ہی ہوگا بھلا کون شخص اس اسلام کو جو بطمع حصول زخارف دنیا ہو نفاق نہ کہیگا اور جیسا
کہ ہمنے آپکے اشعار منقولہ مقبولہ سے پتا نفاق کا دیا آپکو لازم تھا کہ کسی شعر سے خلوص ایمان
ثابت کیا ہوتا اور نہ بجاے فساد کے کسی وجہ سے تسہیل ہی کی تلاش کی ہوتی کہ شاید
کچھ آپکی خارش کو نفع ہوتا

قال المخاطب المعظم ہداہ اللہ سبل السلام

ورنہ ظاہر یہ شیعہ تمکو اپنے پاؤں سے بدل اور اپنے قبلہ و کعبہ کو آب و گل کی قسم
[illegible] کو دیکھو اور غور کرو کہ جو شخص اس دھوم دھام سے ایمان لاوے اور جو
آدمی اس شان و شوکت سے مسلمان ہووے اوسکی نسبت کون خیال کرسکتا
ہے کہ وہ منافق ہوگا یا سچے دل سے ایمان نہ لایا ہوگا یا بعد ایمان کے مرتد ہوگیا ہوگا یا ایسے
شخص سے کبھی پیغمبر صاحب رنجیدہ ہوئے ہونگے یا ایسے آدمی کو دشمن اسلام کا اور منافق
کہے [illegible] دعا پیغمبر صاحب نے اونکے لئے کی تھی کیسی جلد خدا نے قبول کی اور
اوسکا [illegible] ظاہر ہوا کہ اون کے ایمان لانیکا پہلا کام تو یہ ہوا کہ اول اول نماز
جماعت کی خانہ کعبہ مین ادا ہوئی اور آخیر کا کام اونکا یہ ہوا کہ روم شام اور حلب
اور دمشق مین کلمہ کفر کا پست اور خدا کا کلمہ بلند ہوا ابتداے اسلام کی عزت بھی انہین
کی ذات سے ہوئی اور خاتمہ بھی اونہین پر ہوا غفلت مین دعا اسکو کہتے ہین اور قبولیت

اسیکا نام ہو اے یارو ذرا تو انصاف کو دخل دو اور تعصب اور عناد کو چھوڑو کہ جسکی
ذات سے ایک ہزار چھتیس ۳۶ شہر کو دار الاسلام اور جسکی بدولت ہزاروں بتخانی اور گرجے
ٹوٹ کر مسجدین بنگئین اور جسکے سبب سے کسری اور قیصر کے محلون مین غلغلہ اللہ اکبر کا
بلند ہوا اور جسکی وجہ سے اونکی بیٹیان مسلمانون کی لونڈیون مین داخل ہوئین اور جسکی
ذات سے ظلمت کفر کی دور ہوئی اور روشنی اسلام کی از شرق تا غرب پھیل گئی وہی
تمہارے نزدیک منافق ہے اور اوسی کا نام تمہارے یہان دشمن خدا اور عدو رسول ہے
تو معلوم نہین کہ پھر خدا کا دوست اور رسول کا محب کون ہے اگر حضرت عمر کی ذات
نہ ہوتی تو آج تمہارے قبلہ و کعبہ لکھنؤ مین بیٹھکر علی علی کہتے یا اجودھیا جی مین رام
رام پکارتے یہ عمر ہی کی جوتیون کا طفیل ہے کہ تم خدا کی توحید سے اور پیغمبر کی نبوت سے واقف
ہوئے اور کفر چھوڑکر اسلام اور ایمان کے نام سے آگاہ ہوئے لیکن افسوس تمہاری
احسان فراموشی پر کہ اوسی کی دشمنی کو تمنے ایمان قرار دیا ہے اور کفر کی بنیاد کھودنے والے
اور اسلام کا نیزہ گاڑنیوالے کا نام منافق اور کافر رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب شیطان
نے دیکھا کہ بعد اسلام کے کفر برپا نہین سکتا اور شرک صریح مین گرفتار کر نہین سکتا تب
اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلونمین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کرے اور باوجود مسلمانیکے
دعوی کی اونکو اسلام سے خارج کردے تب اوسنے یہ تدبیر کی اور رفض کا عقیدہ لوگون کے
دلون مین مضبوط کیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب کو مدد دی اور جنہون نے اسلام کو پھیلایا
اور جنکی سایہ سے شیطان بھاگا اونکی عداوت دلونمین ڈالدی تاکہ اس حیلہ سے اوسکا کام نکلے
اور لوگ اسلام سے نفرت کرین یا اسلام کا نام لین مگر اصل مین اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس
ملعون کا مطلب حضرات شیعہ سے بخوبی حاصل ہوگیا اور اوس شقی ازلی نے اونکے دلون کو
اندھا کر دیا کہ وہ ایسے اصحاب جلیل القدر کو برا جاننے لگے اور ایسے دوستون کو پیغمبر صاحب کے
برا کہنے لگے اونکی دشمنی کو ایمان سمجھے اور اون کو گالیان دینا عبادت جانا حقیقت مین

اون لوگون نے ایمان چھوڑ دیا اور شیطان کے دام [illegible] اسلام سے ہاتھ دھو یا ورنہ جسکو ذرا بھی
عقل ہوگی کیا وہ یہہ نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو اس شدومد سے ایمان لاے کافر تھے اور وہی آدمی
جنھون نے اسلام کو عرب سے لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اسلام کے دشمن تھے تو پھر دوسرا
کون مسلمان ہو سکتا ہے ضرور اسکا عقیدہ اسلام سے پھر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیقت پر
کوئی معتقد نہین ہو سکتا جب تک کہ وہ شیعون کے عقیدہ کو نہ چھوڑے اور پاک سُنّی نہ بنجاے
واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اے حضرات سنیہ تمکو مولوی محمد علی خانصاحب کی جان و دل اور عمر طاہر المولد کی ایک گل
کی قسم ہے کہ روایت حملہ کو دیکھو اور غور کرو کہ اس سے کیا نکلتا ہے اور حضرت مخاطب کیا جھک مارتے
ہین عبارت حملہ سے تو کوئی دھوم دھام اسلام اور نہ کوئی شان و شوکت عمر بافرجام نکلتی ہے
ان سالی بہنوئی مین جوتی پیزار البتہ نکلتی ہے لیکن دھوم دھام مخاطب والا مقام نے
اپنی عبارت محل النظام مین ابتہ کی ہے کہ تقریب مسلمانی عمر مین ملائکہ آسمانی کو نوید ی بلایا
اور محفل شادی مبارکبادی جمایا اور ایک پرانا گھوسٹ دام مین پھنسایا اور اوسکو نوشہ بنایا اور
ملائکہ سے طرفہ کھیل یا ادر کل ارباب نشاط کو جمع کرلایا بیت زہرہ وقت شادی کو بجاتی ہوئی آئی ہے اور
انجم سیارون کو لٹاتی ہوئی آئی ✿ لیکن حضرت عمر اس ساز و سامان پر بھی مسلمانی پر
راضی نہ ہوے تب ملائکہ سے اونکا [illegible] منہ کو پھیرا یا اور سوئی کی چرپ [illegible] اوڑا یا اور زبردستی مسلمان کیا یا
ایسی مسلمانی پر [illegible] سنت عمر پر قائم ہین اونکی جان قربان ہو طرفہ یہ کہ شیعون کو
بھی اس تقریب مین مبارک [illegible] اور سلامت کا ارمان ہین ان سب خرافات کا بطلان اور
کذب [illegible] الحمد للہ المنان بخوبی عیان ہو عیان را چہ بیان
[illegible] یا مولاء خرب الشیطان کیف یفترون
[illegible] ان اور شان شوکت عمری [illegible] ادکے [illegible] صحون سے جو شیان کھاتی

اور ڈھول ڈھپا بجانی اور تزاویر ہو جاؤ اور نقش کشیعہ کے اوکھڑ اوانے او پیغمبر خدا کی
کھر کیان مجھر کیان ادکھاڑے کما مر من الصواعق خوب ظاہر و باہر ہو قولہ کون خیال
کر سکتا ہے کہ وہ منافق ہوگا قول اے حضرت سینوں راغور تو کرو کہ جسکا ابتدا دکار
ایمان لانا بطمع دنیا ہو اور ہمیشہ اپنے شک کا نبوت مین اقرار کرے خصوصا روز حدیبیہ
اور ہمیشہ قول و فعل خدا و رسول پر اعتراض کرے یہانتک کہ پیغمبر کو از روئے تعریض حسبنا
کتاب اللہ کہی وصیت نامہ نہ لکھنے دی اور اونکی شان مین ان الرجل لیہجر کہا اور اخرکار
اوسکا غصب حقوق اہلبیت بکمرامی اور ایذا دہی بضعہ رسول ہو اور واللہ لا حرقن علیکم
البیت پکارے اور وثیقہ فدک کو پھاڑ ے یہانتک کہ وہ معصومہ اوسکے پیٹ پھاڑے جانیکی
بد دعا کرے ایسی شخص کو کون مسلمان کہسکتا ہے بیت ہرگز مبادا ز نیا ید زر و سے اعتقاد
حق زہرا خوردن و دین پیمبر داشتن ⁂ شکر خدا کہ ایسی خدا نے اوس معصومہ کی دعا
ابولولو کے ہاتھ پر جاری کرا دی واہ حقیقت مین دعا اسکو کہتے ہین اور مقبولیت اسیکا
نام ہے قولہ جسکی ذات سے ایک ہزار چھتیس شہر قول جوانمرد کہ خود اپنے تئین مادہ بز کو بھی
کہے اور طعنات و حملات و ضربات افلح سے نسبت اشاعت اسلام اوسکی ذات کیطرف
دینے کی کوئی وجہ خیال مین نہین آتی جن لڑائیون مین ذات شریف بتوفیق تھری بالطمع
مال غنیمت جناب رسالت مآب کے ہمرکاب تھے او نمین تو بعادت جبلی پشت دیکر بھاگے
اور بعد آنحضرت کے باتفاق مورخین کبھی مدینہ سے مرتے دم تک قدم باہر نرکھا تحذرات
فی الحجال سے ہمیشہ آپکو کمتر سمجھا یہانتک کہ مستورات اور مبرجات بالجمال اور راکبات
علی الجمال والبغال نے اونسے کہین بڑھ بڑھ کر کام کیے ولنعم ماقیل بیت نہ ہر زن زن است
و نہ ہر مرد مرد ⁂ اونکی ذات شریف کی طرف نسبت مردانگی دینا عجب بیجا ہے کہ جسکو
ذوات الاعلام کی بیجا ہے سے بھی ایک نیزہ بڑھکر کہنا چاہیے اسمین کچھ شک نہین ہے
کہ مسلمانون کے لشکر اگر فتحیاب ہوئے تو بعضون کی نیت اونسے اعلائے کلمہ حق تھا اور بعضے

خواہان مال ومنال دینا تھے ومنکم من یرید الدنیا ومن یرید الدنیا نوتہ منہا ومالہ فی الاخرۃ من خلاق بالجملہ ہر شخص بمقتضائے لکل رجل مانوی اپنی ثمرات اعمال پر فائز ہوا خلیفہ جی مغرب مین لشکر مشرق مین لشکر والے وہی لوگ جو خلیفہ صاحب کو نامرد کہتے تھے جیساکہ خیبر مین یحیبونہ ازالۃ الخفا مین وارد ہے الغرض فتوح بلاد مین خلیفہ صاحب کی مردانگی کو کیا مداخلت اور اگر خواہی نخواہی لنسبت طرف خلیفہ صاحب کردینا ضرور ہے جیساکہ مشہور ہے کہ لڑے لشکر نام بادشاہ کا تو یہ نسبت ویسی ہی ہوگی کہ جیسے کوئی کہے کہ بعض مغلات کی مردانگی سے بلاد ہند وسند مفتوح ہوئے آئے آرسے یہ سب تو کچھ نہین مگر اس امر مین خلیفہ صاحب کی مداخلت تام ظاہر ہے کہ جب اونھون نے خلیفہ بحق کو معزول اور مخذول کیا اور بنائے خلافت اوپر شورے اور کونسل اور کمیٹی کے رکھی تو مسلمانون کی نظر مین اہلبیت طاہرین ایسے ذلیل وخوار ہوے کہ قابل خلافت نظر عوام مین نہ رہے بلکہ قابل قتل اور ہتک حرمت ہوگئی ایسے اساس ظلم وجور ڈالی کہ مسلمانان شام ودمشق وکوفہ وبصرہ جسکی بدولت ایسے کلمہ گو ہوے کہ بنیاد خاندان رسالت کو جڑ سے کھود کے پھینک دی ولنعم ماقیل بیت بدکردن شمر ہم زیدکردن اوست * خون شہدا تمام برگردن اوست اسی سبب سے اللّٰھم اللعن اوّل ظالم ظلم حق محمّد وآل محمد وآخر تابع لہ علیٰ ذالک اللّٰھم العنہم جمیعا شیعہ دن رات پکارتے ہین **قولہ** جسکی ذات سے ظلمت کفر **اقول** جن لوگون کی ذات نجس وناپاک سے ظلمت ظلم وجور وتاریکی فسق وفجور دور عالم مین پھیلی واز شرق تا غرب لاکھون بلکہ کرورون خوارج ونواصب تشنہ خون ذریت بتول واولاد رسول پیدا ہوے کیون سنیو تمہارے نزدیک وہی پکے مسلمان تھے ذریت رسول کے حق کو غصب کرنا فضعۃ الرسول کے گھر کو جلانا اسیکا نام تمہارے نزدیک دوستی خدا ورسول ہے تو معلوم نہین کہ پھر دشمن خدا ورسول

کون ہے اگر حضرت عمر کی ذات نہوتی تو آج رام پور کے خارجی مثل رام رام کے عمر عمر نہ پکارتے اور مثل بم بم کے چار یار کا دم نہ بھرتے اور جناب امیر علیہ السلام کی خلافت ظاہری غصب نہ ہوتی تو تمہارے قبلہ وکعبہ سید احمد خان بھی علی گڈہ مین بیٹھکر آج علی علی پکارتے اور نصاریٰ کے میز پر گردن مروڑی مرغیان نکھاتے یہی عمر ہے کہ جسنے جناب امیر کی جوتیون کے صدقے سے مال غنیمت پاکر عزت واعتبار بہم پہونچایا اور پھر اونکے ساتھ بعد جناب رسولخدا کے نمکحرامی پیش آیا اور اگر جناب امیر علیہ السلام کی شمشیر ابدار نہوتی تو اے سینو تم اور تمہارے اگلے پچھلے ہرگز کفر ظاہری کو نچھوڑتے اور اسلام کے نام سے برای نام بھی آگاہ نہوتے تمہارے عبد العزیٰ کبھی عبد اللہ نکہلاتے دوسرے تیسرے صاحب بھی عبد اللات والمنات رہجاتے تمہارے قبلہ وکعبہ مولوی صاحب اجودھیا جی مین رادہا کشن رادہا کشن پکارتے تمہارے عبد امجد بساطی صاحب پریاگ جی مین سر مونڈاتے یا گیا جی مین گاے پجواتے کبھی گاے کا گوشت نہ کھاتے بلکہ سور کھاتے آفرین تمہاری سمجھ پر کہ دوستی دشمنان خدا کو تمنے ایمان قرار دیا ہے اور ایمان کی بنیاد کھودنیوالے اور امت رسول مین اختلاف عظیم ڈالنے والے اور ظلم وستم کا جھنڈا گاڑنے والے کو تمنے خلیفۃ الرسول نام رکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب شیطان نے دیکھا کہ ظاہر بظاہر ہدم بنیان اسلام کر نہین سکتا اور بخوف ذوالفقار حیدر کرار لات وعزیٰ کی پرستش کرانے کی کوئی سبیل نہین ہے تب اوسنے یہ تدبیر کی کہ لوگون کے دلون مین کفر کی جڑ دوسری طرح قائم کی اور منافقین امت سے ایک دوسرے لات وعزیٰ بنائے اور اونہین کو پجوانا شروع کیا اور باوجود دعوائے مسلمانی کے اسلام سے خارج کردیا اور جن لوگون نے پیغمبر صاحب اور اونکی اولاد اطہار سے برائیان کی تھین اور جنہون نے ظلم وستم کو دنیا مین پھیلایا تھا اور جنکو شیطان نے ہمیشہ اپنے سایہ عاطفت مین رکھا تھا اونکی محبت دلون مین [illegible] کر ڈالدی تاکہ اس حیلہ سے اوسکا کام نکلے اور لوگ اسلام کے نام سے نفرت نکرین با اسلام کا نام لین مگر اصل مین

اوسکو چھوڑ بیٹھین چنانچہ اوس ملعون کا مطلب حضرات اہل سنت سی بخوبی حاصل ہوگیا
کہ اوس شقی ازلی نے اونکی دلون کی آنکھون کو اندھا کر دیا کہ ایسے منافقین ذلیل القدر کو بڑا
جاننے لگے اور ایسے دشمنان پیغمبر صاحب کو اچھا کہنے لگے ایسے منافقین گمراہون کی دوستی کو
ایمان سمجھے اور اونکو پرستش کرنا عبادت جانا حقیقت مین اون لوگون نے ایمان چھوڑ دیا
اور شیطان کے دام مین آکر اسلام سے ہاتھ اوٹھایا ورنہ جسکو ذرا بھی عقل ہوگی کیا وہ یہ
نہ سمجھیگا کہ اگر وہی لوگ جو فقط زبانی ایمان لائے مومن تھے اور وہی آدمی جنہون نے غصب
اور خروج کو عرب سی لیکر عجم تک اور عجم سے لیکر ہند تک پھیلایا اور جنکی بدولت مثل
افواج یزیدی دشمنان اولاد پیغمبر پیدا ہوئے اگر وہی لوگ پکے مسلمان تھے تو ایسے اسلام کو
سلام جو کوئی ایسے ظالمون کو پیر و مرشد مسلمانان سنے گا ضرور اوسکا عقیدہ اسلام سے
پھر جائیگا حقیقت مین اسلام کی حقیقت پر کوئی معتقد نہین ہو سکتا جب تک کہ وہ
سنیون کے عقیدہ کو نچھوڑے اور پاک شیعہ نہ ہوجاوے واللہ یھدی من یشاء الی
صراط مستقیم **قولہ** جنکے سایہ سی شیطان بھاگتا **اقول** شیطان کے سایہ سی شیطانکا
بھاگنا کون مسخرا مسلم کرتا ہی نہایت شوخ چشمی ہی احادیث موضوعہ مفتعلہ کے
مضامین شیعون کے سامنے بلا حجت و برہان ذکر کرنا خصوصًا ایسے احادیث کہ
جسکے واضعین کو ہواے مدح عمری ایسی سوہن چیدہ ہی کہ معاذ اللہ جناب رسولخدا
کے تحقیر سی کچھ باک نہین ہی اور یہ امر تو بنا بر اعطاے عہدہ اتالیقی جناب رسالتماب
بعمر ابن الخطاب بنا بر زعوم باطل اولی الاذناب کچھ دشوار نہین ہی مگر مصیبت کبری
اور داہیہ عظمی یہ ہی کہ مزیت اوس سے بھی لازم آتی ہی کہ خود حضرت ثانی جنکے ایک بال
ہونے کی تمنا رکھتے تھے اور اونکی سر مبارک پر بمقتضاے ان لی شیطانا یعتری یلینے
شیطان سوار رہا کرتا تھا کجا شیطان کا بھاگنا اور کجا شیطان کا مسلط ہونا اب
مناسب یہ ہی کہ اون احادیث مکذوبہ سے بھی ہم کچھ واسطے نزہت خاطر مومنین کے

ذکر کرین پہلی حدیث صحیح ترمذی مین ہی یقول خرج رسول اللہ فی بعض مغازیہ فلما انصرف
جاءت جاریۃ سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ سالماً
ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنّی فقال لہا رسول اللہ ان کنت نذرت فاضربی
والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علیؓ وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب
ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استہا ثم قعدت علیہ فقال رسول اللہ ان الشیطان
لیخاف منک یا عمر انی کنت جالسا وہی تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علیؓ وہی
تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخلت انت یا عمر فالقت الدف محصل روایت
یہ ہی کہ جناب رسولخدا بعض غزوات سی پہرے پس ایک بی حبشن نے عرض کیا کہ مینے
نذر کیا تھا کہ اگر آپ کو صحیح و سالم پاؤن تو آپکے آگے دائرہ بجاکے گاؤن اونحضرت نے
اوسکو گانے بجانے کی اجازت دی الغرض بی حبشن نے معاذ اللہ خود جناب رسولخدا
کے سامنی جلسہ بھنگیرخانہ کا جمایا اور حضرت ابوبکر بھی داخل جلسہ ہوئے اور دیگر بزرگوان
بھی مگر بی حبشن نے جو سما باندہا تھا اوسی دہن مین تھین یہانتک کہ حضرت عمر کا بھی
اتفاق دخول ہوا ظن غالب تھا کہ یہ حضرت بھی اوسکے گانے پر تالیان بجاتے
مگر آپ کی رعب ذاوسکے گلّے مین سرمہ دیا یہانتک کہ اوسنے دف کو زیر مقام مخصوص چھپالیا
پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ البتہ شیطان عمر سے ڈرتا ہی کہ نہ مجھ سی بھاگا نہ ابوبکر و علی
و عثمان سے بھاگا مگر عمر سے بھاگا اے حضرت مخاطب کرسنّی بھائیو ذرا تو انصاف کرو
کہ واضع اس حدیث ذکسقدر جرأت خدا اور رسول پر کی کہ نسبت دی جناب رسولخدا
کی طرف ایسے ایک امر شنیع کے کہ عقول جسکو ہرگز باور نکرین یعنے معاذ اللہ جناب
رسولخدا گانا بجانا ایک زن اجنبیہ کا سنین حالانکہ خود مکرر فرمایا ہو الغناء رقیۃ الزنا
پھر بلائی عظمی واسطے سنیون کو لزوم فضیلت عمری ہی اور پر ملازمان بکری کے اور جسقدر
اسمین غور کیجیگا بہت سی لطائف پائیگا ہم اپنی اوقات شریف ایسی مزخرفات مین کیون ضائع کرین

لطیف تر اس سے دوسری حدیث سنیے اوسے صحیح ترمذی مین اور کتاب ازالۃ الخفا وغیرہ مین بھی موجود ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ جالسا فسمع لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال اما شبعت اما شبعت قالت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر قالت فارفض الناس عنہا قالت فقال رسول اللہ انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت انتہی

محصل یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے بی بی لالو کو یعنی حضرت حمیرا کو اپنی کاندھی پر سے ناچ قوم حبشہ کا دکھاتے تھے اور جب حضرت پوچھتے تھے کہ تو آیا سیر نہین ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ بدروغ مصلحت امیز فرماتی تھین کہ نہین جسمین حال اپنی قدر و منزلت کا معلوم ہو جائے اور اقرار اپنے کذب کا کرنا عین مقتضاے صدیقیت تھا بہرکیف جناب رسولخدا کے کندھی پر مسلط رہین یہانتک کہ گزر حضرت عمر کا اوس مقام پر ہوا انکی شکل متبرک کر دیکھتے ہی سب شاہدین مجمع رقص جیسے کہ کفار دیکھنے شکل سکینہ سے کہ مفسر بصورت گربہ ہے کما عن النہایہ مثل چوہون کی کہ بلی کیصورت دیکھتے ہی بھاگتے ہین بھاگ گئے پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ شیاطین جن و انس عمر سے بھاگتے ہین اور خود حضرت عائشہ بھی اوس تفرج گاہ سے پھر آئین انتہی

محصلا اقول ہمکو نہین معلوم کہ اس راوی کذاب نے کہ فقط بغرض موہوم اس بات کے کہ زیادتی محبت و منزلت بی بی عائشہ ثابت ہوئی کسی قسم کی اہانت جناب رسولخدا مین کوتاہی نہین کی خود حضرت عائشہ کو جن سے شمار کیا یا انس سے بہرکیف یہ روایت چند باتون کے تماشا گاہ ہے اول جناب رسولخدا کا بنفس نفیس متوجہ تماشاے رقص و غنا اور لہو و لعب ہونا دوسرے بقول خود یا عائشہ تعالی دوسرون کو بھی بحضور ہی مجمع شیاطینی دعوت کرنا تیسرے جورو کو واسطے دیکھنے تماشاے اجانب و نامحارم کے بلانا

لغطا اور زینب کرون
الزفن الرقص و اللعب
من نہایہ ۱۲

چوتھے جورو کو کندھی پر چڑہانا کہ خلاف وقار نبوت ہو پانچوین ہیئت کذائی سے
جورو کو ناچ دکھانا کہ جسکو ادنی اجلاف بھی نہین کرتے چھٹے جبتک اوس نیکبخت کا
پیٹ نہ بھرا معاذ اللہ جورو کے ٹٹو بنے رہنا ساتوین صدیقہ کا بیان عدم سیری
مین باقرار خود کذبیہ ہونا اٹھوین شیاطین جن وانس کا جناب رسولخدا سے نہ بھاگنا
اور عمر سے بھاگ جانا کہ دلالت صریحی اوپر فضیلت عمری کے جناب رسول خدا پر
رکھتا ہی نوین جناب رسولخدا اور عائشہ کا شاہدین مجمع شیاطین سے ہونا دسوین
اورونکو مجامع شیاطینی سے منع کرنا اور خود اوسکے مرتکب ہوکر مصداق یقولون ما لا
یفعلون اور اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کے ہونا فتلک عشرۃ
کاملہ اے حضرات اہلسنت یہ کیا مذہب تمہارا ہی کہ اسلام کو یہود ونصاری سے سوا ہو
اور دین وایمان کی کتابون مین ایسی مزخرفات کی تصحیح کرائی ہو نہ از خدا شرمی ونہ از خلق آزرمی

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

مین اس مقام پر ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون تاکہ اونکے
عقیدے کی خوبی اوس سے ظاہر ہوجائے اور اونکی دشمنی اسلام وایمان سے
ثابت ہوجائے یہ امر تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضرت عمر کی ذات سے نہایت تقویت
دین کی ہوئی اور اسلام کی جڑ اونہین کے سبب سے مضبوط ہوئی چنانچہ صاحب
حملہ حیدریہ نے باین تعصب خود اقرار کیا ہی کما قیل ؎ ز ران بیشتر یافت دین
تقویت ؎ اور ظاہر ہی کہ جسکی ذات سے دین نے تقویت پائی ہوگی اوسکی ذات سے
پیغمبر صاحب کو محبت بھی بدرجہ غایت ہوگی لیکن موافق روایت شیعون کے پیغمبر صاحب
کو کسی سے اسقدر عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی اور اونکے مرنیکی خبر سے جسقدر
حضرت کو خوشی ہوئی ایسی کسی خبر سے نہ ہوئی تھی اور جو فضائل اوس روز کے
جسمین ذکر حضرت [illegible]

اور عید اور روز غدیر کے بھی بیان نہین کئے اور جو برکات اور فائدے اہلبیت کو اوس تاریخ مین ہوئے ہین جس تاریخ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے وفات پائی ایسی کبھی کسی روز نہین ہوئی چنانچہ زاد المعاد مین جو معتبرین کتب شیعہ سے ہو اور ملا باقر مجلسی جسکے مولف ہین اوسکے آٹھوین باب کی پہلی فصل مین ایک طول طویل روایت لکھی ہے جسکو ملا صاحب نے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہو اوسکا مختصر مضمون ہم لکھتے ہین حذیفہ ابن یمان صحابی سے روایت ہو کہ مین نوین ربیع الاول کو پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت کے پاس امیر المومنین علی مرتضی اور حضرت امام حسن اور امام حسین بیٹھے ہوئے ہین اور کھانا نوش فرما رہے ہین اور حضرت نہایت خوش اور حسنین علیہما السلام سے کہہ رہے ہین کہ کھاؤ میٹھا کھاؤ یہ کھانا تمکو مبارک ہو کہ آج کا دن وہ ہو جسمین خدا اپنے دشمن کو اور تمہارے جد کے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمہاری مادر مشفقہ کی دعا کو قبول کریگا کھاؤ میٹھا کھاؤ کہ آج وہ دن ہو کہ خدا تمہارے شیعون اور محبون کے اعمالکو قبول کریگا کھاؤ میٹھا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا میرے اہلبیت کے فرعون کو ہلاک کریگا کھاؤ میٹھا کھاؤ کہ آج کے دن خدا تمہارے دشمنون کے عمل کو باطل کریگا کھاؤ میٹھا کھاؤ کہ آج کی تاریخ خدا کے اس قول کی تصدیق ہوگی فتلك بیوتہم خاویة بما ظلموا کہ آج کے دن گھر اونکے خالی ہونگے بسبب ظلم کے جو اونہون نے کیا تھا حذیفہ صحابی کہتے ہین کہ مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ کی امت مین بھی کوئی ایسا ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہان ایک بت منافقون سے اونکا سرگروہ ہوگا اور دعوی ریاست کا کریگا اور تازیانہ ظلم و ستم کا اپنے ہاتھ مین لیگا اور آدمیون کو خدا کی راہ سے منع کریگا اور خدا کی کتاب کو تحریف کریگا اور میری سنت کو بدل دیگا اور میرے وصی علی پر زیادتی کریگا اور خدا کے مال کو ناحق اپنے اوپر حلال کریگا اور غیر طاعت مین خدا کی صرف کریگا اور تجھم اور میرے بھائی علی کو جھوٹا کہیگا حذیفہ نے کہا کہ یا حضرت اگر وہ ایسا ہو تو کیون آپ اوسکے لئے دعا نہین کرتے تاکہ وہ آپکی زندگی مین ہلاک ہوجاوے

حضرت نے جواب دیا کہ مین خدا کی قضا پر جرات نہین کرتا اور جو کچھ اوسنے اپنے علم مین قرار
دیدیا ہی اوسکا بدلنا اوس سے نہین مانگتا لیکن یہ خدا سے سوال کرتا ہون کہ خدا اوس روزکو
فضیلت دے اور تمام دنون پر اوس دن کو عزت بخشے چنانچہ خدا نے حضرت کی دعا قبول
کی اور وحی کی کہ اے پیغمبر مین اوس دن کو افضل کرتا ہون اور علی کو تیرا اسا رتبہ اوسی کے ظلم کے
سبب سے عطا کرونگا وہ شخص مجھپر جرات کریگا میرے کلام کو بدلیگا میرے ساتھ شرک
کریگا لوگون کو میری راہ سے منع کریگا میرے ساتھ کفر پیش آئیگا اسلیئے مینے ملائکہ ہفت آسمانکو
حکم دیا کہ اوسدن کو جسمین وہ مارا جاے شیعون اور محبون کے لئے عید کرین اوس تاریخ کو
میری کرسی کرامت کو بیت المعمور کے برابر نصب کرین اور تمام شیعون کی مغفرت کی دعا
کرین اور مین نے تمام فرشتون کو حکم دیا ہی کہ اس تاریخ سے تین دن تک قلم آدمیون
سے اوٹھالین اور کوئی شخص کچھ گناہ کیون نہین کرے اوسکو نہ لکھین اے محمد اس دن کو
مین نے تیرے لئے اور تیرے شیعون کے لئے عید بنا دیا ہی انتہی ترجمۃ بلفظہا ایہا المومنین اس
روایت کو دیکھو اور شیعون کے ایمان اور انصاف اور عقل پر رو و تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی
کہ وہ سما جائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جلجائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وہ ڈوب مرین
دیکھو پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا پر اس حدیث مین کیسی تہمت کی ہی اور خدا کے محبوب پر کیا افترا باندھا
ہے خدا اس قوم سے جسنے اپنی آنکھون کو اندھا اور کانون کو بہرا اور دلون کو غافل کر رکھا ہی
اس تہمت اور افترا کا بدلا لے درحقیقت انہین کی شان مین یہ صادق ہی کہ لہم قلوب
لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولئک
کالانعام بل ہم اضل واولئک ہم الغافلون کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر کا نہین ہی جو اس حدیث
کے واضع نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو
بھلا کون شخص ہی جو اس بات کو مانیگا کہ جس شخص کے ایمان لانے کے لئے خود ہی حضرت نے
دعا کی ہو اور جس کے لئے بروایت اماميہ آپ علیہ السلام اللہم اعز الاسلام بعمر بن خطاب

کہا ہو اور جسکے حق مین خدا نے حضرت کی دعا قبول کی ہو اور جسنے مسلمان ہوتی ہی جھنڈا اسلام کا
کعبہ مین گاڑ دیا ہو اور جسنے اسلام لاتے ہی حضرت کو کعبہ چلنے پر مستعد کیا ہو اور جسنے تمام عمر اپنی حضرت کی محبت
اور اطاعت اور فرمانبرداری مین اور اپنی ساری زندگی اسلام کے پھیلانے مین صرف کردی ہو
اور جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی ہو اور جسنے خدا کی راہ مین جان دیدی ہو اوس سے
پیغمبر صاحب اسقدر رنجیدہ ہون کہ اوسکے مرنے پر اسقدر خوشی کرین اور اوس کے مرنے کی
دن کو عید الفطر اور عید الضحی اور عید غدیر سے بھی بڑھکر افضل جانین اور خدا اوسکے مرنے سے
اسقدر خوش ہووے کہ تین دن تک گناہون کے لکھنے سے قلم اوٹھائے اور شیعونکو اجازت دے
کہ وے اس تین دن کے عرصے مین چاہین زنا کرین چاہین شراب اور سور نوش فرماوین چاہین
مسجدین ڈھاوین چاہین قران جلاوین جو دل چاہے کرین نکوئی پوچھنے والا ہی نہ تبلانیوالا ہی
کرام کاتبین سے تو خیر لکھنا پڑھنا بند بس ایسی حالت مین بھی اپنی خواہشین پوری نکرین تو کب
کرین گے خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو
کسقدر شیطان نے بہکایا ہے اور اسلام کی راہ سے کسقدر دور کر دیا ہے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب ہے
کہ بیچاری نمازی برسون نماز پڑھتے پڑھتے تھکین روزے رکھنیوالے تیس دن تک گرمیون کے دنونمین
بھوک پیاس کی تکلیف اوٹھاوین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کر کے کعبہ مین پہنچین
اور حج کرین جب جنت کے مستحق ٹھہرین اور شیعہ بھائی گھر بیٹھے زنا کرین اور شرابین پئین اور ربیع الاول
کی نوین تاریخ کو اپنے بابا شجاع کے نام پر حلوے کھاوین اور لعنتی کھانا نوش کرین اور سب سے
زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا عدل ہے شاید اسی سبب سے خدا کو عادل سمجھتے ہین اور
عدل کو اصول خمسہ دین مین جانتے ہین اگر ایمان اسیکا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین
تو افسوس ہے ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو واے
اونکے حال پر سو گز کی لعنت لعنت بر وے۔

تقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

شیعون کی بات اپنے سنی بھائیون کے سامنے یعنی جولاہے دھنئے کنجڑے قسائیون کے سامنے تو کہنا مناسب ہی کہ وہ البتہ آپکی تصدیق کرینگے اور بھکینگے انا ارسلنا الشیاطین الی الکافرین توزھم ازا لیکن شیعون کے سامنے کہنا تو بہت نامناسب ہی کہ وہ آپکی کلام کی دھجیان اڑاینگے اور آپکی مکروفریب کی قلعی کھولدین گے محصل کلام مختل النظام اس مقام پر یہ ہی کہ ایک مصرع حملہ حیدری اسپر دلالت کرتا ہی کہ عمر کی ذات سے تقویت دین اسلام ہوئی اور جسکی ذات سے تقویت دین اسلام ہوئی ضرور ہی کہ پیغمبر کو اوس سے محبت بدرجہ غایت ہو نتیجہ یہ کہ عمر سے پیغمبر کو محبت بدرجہ غایت تھی پس بنابراسکے جو حدیث شیعون کی دلالت اوپر اسکے کرتی ہی کہ عمر سے پیغمبر کو عداوت تھی وہ حدیث غلط ہوگئی ہرچند شاہد تقریر دلپذیر سینہ کو آپنے ایسا سنوارا بنایا کہ جسکی صورت پر اہلسنت غش کرگئے مگر جب شیعون نے اوسکو اپنی تحت تصرف کیا تو مدخول بچند دخول کردیا اول یہ کہ مصرع حملہ حیدری قول شاعر کا ہی کہ جسنے تواریخ اہلسنت مثل مدارج النبوۃ وغیرہ سے نظم کیا ہے اور ہرجگہ العہدۃ علی الراوی کہا ہی اور کہین اشارہ لطیف طرف قدح وجرح کے بھی کردیا ہی پس ایسے قول تواریخی اہل سنت کو معارض بحدیث نہین کرسکتے دوم یہ کہ لفظ مصرع کو اسپر دلالت نہین ہی کہ عمر کی ذات سے دین کو تقویت ہوئی اسلئے کہ مرجع ضمیر از ان کا اوس مصرعہ مین ع ازان یافت دین نبی تقویت ؛ ذات عمر نہین ہی بلکہ مرجع ازان کا اسلام عمر کافر شدید الکفر ہی یعنی عامۃ الناس نے جانا کہ جب ایسا شدید الکفر دام اسلام مین آیا تو بیشک اسلام کچھ حقیقت رکھتا ہی اگرچہ دام اسلام مین اوسکو پھنسانیوالی حضرت مخاطب کی نزدیک ملائکہ تھی اور ہمارے نزدیک طمع دنیا ع در آرد طمع مرغ و ماہی بدام ؛ سوم یہ کہ تقویت دین کی ذات سے ایک ہیجڑے بزدلے کی جو ہر لڑائی سے بھاگا اور مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑ پر اچکا عقل کسی عاقل کے باور نہین کرتے تمکو اپنی عمرہی کے قسم ہی سچ کہو کہ حضرت عمر کس لڑائی مین لڑے اور جسکو خدانے بقول تمہارے عہدہ کافرکشی دیا تھا اوسکے ہاتھ سے کون کافر

مارا گیا بھلا دس بیس نہین سہی ایک ہی کا ذکر کا نام بتلا دیجئے شیعون کی کتابون سے نہین سہی سنیون ہی کی کتابون مین دکھا دیجئے کہ آپکی تلوار صاعقہ کردار جو ساڑھے بالشت کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی تھی کمائی روضۃ الصفا کسی معرکہ مین معرکہ آرا ہوئے تھی یا ہمیشہ مثل دشنہ قصابی ذبح اسیران دست و پا بستہ پر تیار رہتے تھے اگرچہ کبھی وہ بھی منصہ ظہور مین نہ آیا حضرات اہل سنت کی عجب بیحیائی اور بے غیرتی ہے کہ ایسے جبان کی طرف نسبت کافرکشی دیتے ہین ظاہر ہے کہ راویونکو تخلیہ مین بنفس نفیس کافرکشی کرتے ہونگے بدین نظر اگر شیعہ بھی اونکو لقب کافرکش دین تو ہماری نزدیک کچھ جائے مضائقہ نہین بلکہ بڑی وسعت کا مقام ہے کہ ایک دو کا ذکر نہین بلکہ بہت کافر مارتے ہونگے اور جواب ہم یہ کہ سکتے تھے کہ تقویت دین اونکی ذات سے ہوئی مگر لا نسلم کہ یہ امر محض فی اللہ تھا اور افعال منافقین کبھی محض فی اللہ نہ تھے بلکہ بطمع دنیا و بطمع ریاست و بطمع ملک گیری تھی پس جو منافق کہ بطمع دنیا تقویت دین کرے اور دین کو بہانہ و ذریعہ حصول دنیا کرے وہ ہرگز محبوب خدا و رسول نہین ہو سکتا بلکہ مبغوض خدا و رسول ہوگا پس حدیث شیعہ جو اونکے منافقیت اور مبغوضیت من اللہ والرسول ہونے پر دلالت کرتی ہے بہت ٹھیک ہے تعجب ہے کہ کیون نہین جائز ہے کہ جسطرح سے اسلام عمر بقول تمہارے ایک امر جبری و قہری تھا کہ ملائکہ نے جھوٹے جھگڑا اوسکی طرف لائے اوسیطرح سے کیون نہین جائز ہے کہ تقویت دین بھی خدا نے اون سے جبراً و قہراً کرائی ہو کیا احادیث صحیح بخاری وغیرہ ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر و باقوام لا خلاق لہم و یؤید الاسلام برجال ما ھم من اھلہ آپ بھول گئے پس تائید و تقویت دین کے اگر خدا نے ایک فاجر سے کی تو اوس فاجر کے لئے کیا شرف ہوا اور یہ فاجر سب محبوب خدا اور رسول ہوگا بنا بر اسکے حدیث شیعونکی ہرگز مصرع حدیث سے مخالف نہوئے بلکہ مصدق اونکی فاجریت کے ہوئے قولہ مین اس مقام پر

ایک اور بات شیعونکی لکھنا مناسب سمجھتا ہون اقول مین بھی اس مقام پر سنیونکی ایک در
بات لکھنا مناسب سمجھتا ہون کہ حضرات اہلسنت یہ نہ سمجھیں کہ ہمنے حکایت عمر کو گھر سے نکلنے کی بقصد
قتل رسول اللہ جیسا کہ صواعق اور مدارج النبوۃ مین ہے اسلئے نقل کی ہے کہ ہر طرح سے اوسکو قبول بھی
کرتے ہین بلکہ اسلئے نقل کی ہے کہ دلالت کرتی ہے اوپر اشد کفر و ضلالت [illegible] عمر کے اور اوپر نہایت طماع ہونے
عمر کے پس ایسی روایات سنیہ سے شیعون پر استدلال لشجاعت عمر ہی نہین ہوسکتا ہے
علاوہ اسکے زبانون پر لوگون مثل کے جاری ہے کہ اگر کوئی مجھکو نہ مارے تو مین سارے
جہان کو مارون جہان کہین حضرت عمر سمجھتے تھے کہ مجھ پر کوئی ہاتھ اوٹھانیوالا نہین وہان تو
آپ کی تلوار میان سے باہر رہتی تھی اور جہان جانتے تھے کہ دوسرے کے ہاتھ مین تلوار
ہے وہان کوسون بھاگتے تھے اسی سبب سے لڑائیون مین بھاگنے والون کے آگے اور مارنیوالون کے
پیچھے رہتے تھے اور بمقتضاء المرء [illegible] علی نفسہ اور کافر ہمہ را بکیش خود پندارد یہ
ہوسکتا ہے کہ آپکے زعم باطل مین [illegible] ایسا ہو کہ مثل ابوجہل اور ابولہب کے قوم قریش سے
سب لشکر خون رسول [illegible] سب [illegible] ہاتھ مین ہین اور کوئی
اونکا حامی نہین ہے تو ایسے شخص کے ہاتھ مین جب تلوار نہو اور وہ غافل ہو تو سر کاٹ لینا
اوسکا کوئی کار عظیم نہین پس ہوسکتا ہے کہ بقصد شدید و طمع شدید شتران سرخ ہونے کے باعث
اس خیال کے ہوتی ہو کہ مین غفلت مین اونکا سر لاونگا اور کل قوم مین مجھ سے کوئی اسکا
مواخذہ کرنیوالا نہین علاوہ اسکے جب گھر سے باہر نکلے [illegible] جب ایک شخص جو قوم بنی زہرہ سے ملاقات ہوئی تو اوسنے
آپ سے کہا کہ کیا بنی ہاشم اور بنی زہرہ کے [illegible] سے نہین ڈرتا اوسوقت آپ سمجھے کہ اونکی بہت حامی ہین اب خوف سے
آپکے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور وہ خیالات جو پہلے تھے سب بھول گئے اور اوس سے خوشامد سے پوچھنے لگے کہ کیا تم بھی
بھائی مثل محمد کے بیدین ہو گئے ہو [illegible] اوسنے کہا [illegible] آپکی خواہر غیر با ہے اور اونکا شوہر بھی بیدین ہو گئے
تب آپ اپنی بہن کے گھر آئے اور وہ [illegible] سے تو بیزار کی نوبت آئی [illegible]
اشرافون کا کام تلوار [illegible] اونکا کام [illegible] ہے [illegible]

صوا عق کے جناب رسولخدا کی ایک گھڑکی مین سب گڑگڑانا بھول گئے اور انڈا
ڈھیلا ہو گیا لا الہ الا اللہ کی بانگ دینے لگے لیکن حضرات اہلسنت کے خیال مین یہ بات
رہی کہ اوٓنحضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو اپنے کفر و خباثت سے باز نہ آئیگا جب تلک خدا تجکو
معذب بعذاب ولید بن المغیرہ نہ کرے اور ظاہر ہے کہ عذاب ولید دنیا مین عمر پر نہین
آیا پس بنا بر خبر صادق اصدق الصادقین ضرور ہے عمر اپنے شر کفر و نفاق سے مرتے دم تک باز نہ آیا ہو
گو ظاہر مین مسلمان بھی ہو گیا ہو پس اس سے مبغوض ہونا عمر کا مثل ولید بن مغیرہ کے
خدا اور رسول کے نزدیک ثابت ہوا اور تقویت دین ایک جبان خبیث الجنان
سے ہونا باطل ہو گیا اور حدیث زاد المعاد بہت ٹھیک اوتری **قولہ** کسی سے اسقدر
عداوت نہ تھی جیسے کہ حضرت عمر سے تھی **اقول** سچ ہے کہ پیغمبر صاحب اسمین مجبور تھے
اسلئے کہ خدا سے پیغمبر کو منافقین سے عداوت زیادہ تھی چنانچہ فرماتا ہے ان المنافقین
فی الدرك الاسفل من النار فکیف بمن ھو راس المنافقین **قولہ** حضرت کو خوشی
ہوئی **اقول** در واقع جیسی خوشی حضرت موسیٰ کو غارت ہونے فرعون کی تھی ویسے ہی
خوشی جناب رسولخدا کو غارت ہونے فرعون آل محمدؐ کے تھی **قولہ** ایسے فضائل
جمعہ اور عید غدیر کے بھی بیان نہین کئے **اقول** کیا جمعہ اور کیا عید فطر اور کیا اعیاد دیگر
بہت فضائل رکھتے ہین مگر کل اعیاد کے لطف اور مزے اور خوشیان ایک ذات
ناپاک عمر نے خاک مین ملادیا جب کوئی عید آئے تو اہلبیت نبوت کے لئے تحفہ غم لائی
اسلئے کہ اپنے حقوق اور مناسب کو دست اشرار اور فساق و فجار مین پایا جیسا کہ یہ
مضمون بعض احادیث معصومیہ مین وارد ہے اور موسس اساس اور بانی مبانی ان
رنج و غم و غصب حقوق کے ذات شریف حضرت عمر کے ہوئے اگر یہ نہوتے تو جناب امیر
علیہ السلام خطبہ شقشقیہ مین کہ باعتراف ابن اثیر اور محمد طاہر گجراتی اور فیروز آبادی کلام
جناب امیر علیہ السلام ہے نہ فرماتے اخذ وا عنی سلطان ابن عمی وادعی تراثی نہبا

یعنی میرے ابن عم کی سلطنت کو مجھسے چھین لیا اور میری میراث کو لوٹ لیا پس
عمر ہی نے اس سلطنت کو چھین کر ابوبکر تک پہونچایا اور ابوبکر نے عمر تک اور عمر سے
بنی امیہ تک اور بنی امیہ سے بنی عباس تک اور بنی عباس سے گبرو ترسا تک پہونچی
اور یہ مطلب تو خود حدیث ابن عباس سے جو محاضرات راغب اصفہانی اور کتاب
موفقیات زبیر ابن بکار اور کتاب نظم درر السمطین محمد بن یوسف زرندی مین ہے
باعتراف خود عمر بقول ماری صاحب بلکہ اکا مظلوم ثابت ہے وقد مرت الاشارۃ
الی ھذا فیما سبق فتذکر ولا تکن من الغافلین اب صاحبان انصاف انصاف
فرمائین کہ جب حضرت عمر نے کل عیدونکی خوشیونکو مٹا دیا تو اگر اونکے جہنم واصل ہونے
کے دن بھی خوشی نکرین تو کیا کرین اب سب عیدون کو متابعین اہلبیت نے بھی
حضرات اہلسنت کے لیئے چھوڑ دیا فقط یہی ایک عید اپنے واسطے رکھ لی اس پر بھی اگر
آپکو رشک وحسد ہے تو نہایت مجبوری کا مقام ہے اور اگر کمنون خاطر عاطر یہ ہے کہ روز قتل
عمر اہل سنت کے لیئے روز غم و ماتم ہے شیعہ اوسمین عید کیون کرتے ہین تو یہ بھی کچھ مقام
غم وغصہ کا نہین ہے اس لیئے کہ روز غم وماتم شیعیان بلکہ رسول ملک منان کما ستبشر
انشاء اللہ المستعان آپ بھی خوشیان کرتے ہین حرمین شریفین مین کہ آپکے نزدیک جسمین
بجز اہل حق اہل باطل کا گزر ہی نہین ہے کس ساز و سامان سے عید عاشورا منائی جاتی
ہے آپکے پیر دستگیر نے غنیۃ الطالبین مین جو فضائل عید عاشورا کے لکھے ہین وہ اتنے ہین
کہ ہزار جمعہ اور ہزار عید فطر اور ہزار عید قربان اوسپر قربان ہے اور جو فائدے اور برکات
اہل سنت کو تاریخ شہادت جناب سید الشہداء قتیل یوم السقیفہ بن ہوئے کسی روز
نہین ہوئے اور جو سب فوائد اور برکات کہ خلافت حضرت ابوبکر تھے اور ھذا یوم
تبرکت بہ بنو امیۃ و ابن آکلۃ الاکباد و آل زیاد گویا اسی کی شان مین احادیث
مین آیا ہے **قولہ** نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیا ہے **اقول** تمکو خبر نہین کہ دنیا بھر کی نامۂ اعمال کی

سیاہی تمہارے منہ پر آگئی ہے آخرت مین یوم تسود وجوہ تو سبھی دیکھ لینگے مگر
دنیا مین کل شیعہ اور سنی تمکو اور تمہارے اوستادگرون ٹڑوڑی مرغیان کھانیوالی کو
روسیاہ کہتے ہین چنانچہ مولوی امداد علی صاحب نے نورالافاق مین اسکو مشتہر فی الآفاق
کردیا ہی وذلک جزاء الفاسقین قولہ کھاؤ بیٹا کھاؤ اقول کہو بیٹا کہو کیا کہتے ہو کہو بیٹا کیا
جھک مار رہے ہو اور کیا گوکھا رہی ہو کہو بیٹا کہو کہ یہ ترجمہ لفظ کلوا کا کسی بے باک لغوی نے
کیا ہی یا کسی مسخرے نے یا کسی لغوی نے کیا ہی ءابالله وایاته تستهزءون وانا انشاء الله نسخر
منکم کما تسخرون طرفہ یہ ہی کہ آخر مین فرماتے ہین انتہی ترجمہ بلفظہ کیون جناب مولوی مہدی علی صاحب
اسی کو ترجمہ لفظی کہتے ہین لطیف تر یہ ہی کہ خود غلط املا غلط انشا غلط آپ تو سراپا
غلط ہی تھے کاش اپنے ترجمہ ہی کے غلط سلط ہونے پر اکتفا کی ہوتی ہمارے حضرت نے تو
فقرات زاد المعاد کو بھی مثل اشعار حملہ حیدری کے دست و پا شکستہ کر دیا جسکی نقل
بطور حاشیہ کی ہی چونکہ اس حدیث مین ذکر استجابت دعاے جناب سیدہ ہی نسبت
پیٹ پھاڑے جانے حضرت عمر کے کارد شجاع الدین ابو لولو سے لہذا اس حدیث کو
دیکھکر حضرت کے مرچین لگ گئین اور جلنے کودنے لگے پیٹ مین بیاد حضرت عمر درد اوٹھا
ہاتھ پاون پٹکنے لگے کچھ شراب نبیذی مثل عمر کے اور نہ ملی تو برانڈی ہی سہی نوش کر لیجیے
کہ درد مین کچھ تو افاقہ ہو جائے قل موتوا بغیظکم قولہ ایہا المومنون اس روایت کو
دیکھو اقول نحن المومنون حقا ہمنے اس روایت کو بخوبی دیکھا اور سنیون کی عقل
و ایمان پر خوب ہنسے اس روایت مین کونسی بات خلاف عقل و نقل ہی جو حضرات سنیہ
اوسکے سنکر اسقدر برہم اور چراغپا ہو رہے ہین اور بحرقت قلب و سوز جگر و روکر جان کھوتے اس روایت
مین جز اسکے کہ مصدق ظلم ظلمہ آل محمد ہی جو ہزارون روایات مخالفین اور موافقین
سے مثل احادیث غصب خلافت و غصب فدک و احراق بیت اہل بیت وغیرہ کے
ثابت ہی اور کوئی بات جدید نہین ہی خصوصاً ظلم و ستم اول شقی کا جو اول ظالم ظلم حق

محمد و آل محمد ہے اور سے بدگردن شمر ہم زبد کردن اوسنت ہے اوسکی شانین ہو قابل تعجب جھوٹی روایتین حضرات اہل سنت کی ہین جیسی احادیث فضائل عید عاشورا کہ توبہ آدم اوسی دن قبول ہوئی اور یونس بطن حوت سے اوسیدن نکلے اور کشتی نوح کوجودی پر اوسی دن قرار ہوا اور موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لئے دریا اوسیدن شگافتہ ہوا الغرض دنیا کی کل شرافتین منحصر روز عید عاشورا مین ہو گئی ہین اور از عرش تا فرش کل شریف چیزین اسی مین پیدا ہوئی ہین دنیا مین کوئے خوشی روز عاشورا کی خوشی سے بڑھکر نہین ہو حضرت پیر دستگیر غوث صمدانی عبدالقادر جیلانی غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین ولان یوم عاشوراء ان یتخذ یوم مصیبۃ لیس باولی من ان یتخذ یوم عید و فرح و سرور لما قد مناذکرہ من انہ یوم نجی اللہ فیہ انبیاءہ من اعداءھم و اہلک فیہ اعداءھم الکفار من فرعون و قومہ وغیرھم وانہ خلق السموات والارض والاشیاء الشریفۃ فیہ وادم وغیر ذالک وما اعد اللہ لمن صامہ من الثواب الجزیل والعطاء الوافر وتکفیر الذنوب وتمحیص السیئات فصار عاشورا مثل بقیۃ الایام الشریفۃ کالعیدین والجمعۃ وعرفۃ وغیرھا حاصل یہ ہو کہ روز عاشورا کو روز مصیبت قرار دینا بہتر نہین ہو بلکہ بہتر یہ ہو کہ اوس روز کو روز عید قرار دیکر خوشیان کرین اور روز فرحت و سرور جانین بسبب اسکی کہ پیشتر ہمنے ذکر اسکے فضائل و مناقب کا کیا ہو کہ ایسا دن معظم و مکرم و متبرک ہو کہ اسکی برکت سے خدا نے اپنے سب انبیا کو دست اعدا سے نجات دی اور اونکے اعدا کفار کو ہلاک کیا جیسے فرعون اور قوم فرعون اور غیر انکی مثل شداد و نمرود کی اور برکات سے اس روز کے ہو کہ کل سموات اور کل طبقات زمین اور جو چیزین درمیان آسمان و زمین کے ہین اشیائے شریفہ سے سب اوسی روز پیدا [illegible] [illegible] اوسی دن [illegible] اور راہ سی [illegible] خصوصیت

اور برکت ہی کا سبب ہی جو خدا نے اوس دن کے روزے مین کیسے ثوابات
جزیل مقرر فرمائے اور جو اس روز روزہ رکھے اوسکو کتنی بخششہا ہو وافر خداکی
پہنچتی ہے اور کل گناہ اس کے چھوٹے بڑے معاف ہوجاتے ہین اور جتنی برائیان
اور اعمال قبیحہ اوسکی ہین سب مٹا دئے جاوینگے پس لا اقل یہ ہی کہ روز عاشورہ مثل
دیگر ایام شریفہ کے ہو جیسے عید فطر اور عید قربان اور عید جمعہ اور عید عرفہ اور سوا اسکے
انتہی محصل بکلامہ ولا انتہی ملامہ پھر دوسری جگہ پر فضائل یوم عاشورا مین یون
ارشاد فرماتے ہین روی عن میمون ابن مہران عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ من
صام یوم عاشورا من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف ملك ومن صام یوم عاشورا
من المحرم اعطی ثواب عشرۃ الاف حاج ومعتمر وثواب عشرۃ الاف شہید و
من صام یوم عاشورا کتب لہ عبادۃ ستین سنۃ لصیامہا وقیامہا محصل یہ ہی کہ میمون بن
مہران نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ روز عاشورا
روزہ رکھے تو خدا اوسکو ثواب دس ہزار فرشتونکا اور دس ہزار حاجیون اور عمرہ
کرنیوالونکا اور دس ہزار شہیدونکا دے اور اوسکے نامہ اعمال مین عبادت شصت سالہ
لکھی جاوے اسطرح پر کہ دنون کو روزہ رکھا اور راتون کو رات بھر عبادت خدا
مین کھڑا ہوا انتہی اور حدیث صحیح مسلم سے ثابت ہوتا ہی کہ یہود روز عاشورا کو عید
جانتے تھے اور اپنی زنان کو بزینت اور بزیور آراستہ کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور
روز برکت جانتے تھے تب رسالتماب نے حکم روزہ رکھنے کا دیا بالجملہ جمل احادیث مذکورہ فی
صحیح المسلم سے ماخوذ ہوتا ہی عید اہلسنت کہ روزہ کا یہود ونصاری سے ثابت ہوتا ہی
اور یہ بھی اون احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ بعد افتراض صوم ماہ رمضان روزہ کا حکم
برسبیل اختیار دیا گیا اور تعید کا حکم کسی حدیث سے اوسکی ثابت نہین ہوتا کما لا یخفی علی ناظریہ
اور پیر دستگیر سبھون اور مجاورین حرمین شریفین بلکہ بعض دیار ہند کے حضرات اہل سنت

جو اس روز کو روز عید وہ بھی شاید کل اعیاد سے زائد فضائل مین سمجھتے ہین اور روزہ بہ نیت برکت رکھتے ہین حقیقت مین تقلید یہود ہے اور زینت اور اکتحال جو کرتے ہین یہ سب ماخوذ زنان جاہلیت سے ہے اور اصل و حقیقت مین اگر پوچھئے تو عناد عترت اظہار باعث اسکا ہے اور کیونکر نہو کہ خود جناب رسالتماب نے اس روز کو روز مصیبت گردانا کہ خاک سر پر ڈالی اور بال پریشان کئے چنانچہ صحیح ترمذی مین باسناد خود سلمی سے ہے قالت دخلت علی ام سلمہ وہی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسین انفا انتہی الحدیث اور مشکوۃ شریف سفیہ مین احمد بن حنبل اور بیہقی سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہین رایت رسول اللہ صلعم بنصف النہار اشعث اغبر وبیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت یابی وامی یا رسول اللہ ما ھذا قال ھذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الیوم فوجد وہ قتل یومئذ انتہی اور تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی مین ہے کہ اخرج ابو نعیم فی الدلائل عن ام سلمہ قالت سمعت الجن تبکی علی حسین وتنوح علیہ انتہی اور بھی تاریخ الخلفاء مین سیوطی لکھتے ہین ولما قتل الحسین مکثت الدنیا سبعۃ ایام والشمس علی الحیطان کالملاحف المعصفرۃ والکواکب تضرب بعضہا بعضا وکان قتلہ یوم عاشوراء وکسفت الشمس ذلک الیوم واحمرت افاق السماء ستۃ اشہر بعد قتلہ ثم لا زالت الحمرۃ تری بعد ذلک ولم تکن تری فیہا قبلہ وقیل انہ لم یقلب حجر بیت المقدس یومئذ الا وجد تحتہ دم عبیط وصار الورس الذی فی عسکرہم رمادا ونحروا ناقۃ فی عسکرہم فکانوا یرون فی لحمہا مثل النیران وطبخوہا فصارت مثل العلقم وتکلم رجل فی الحسین بکلمۃ فرماہ اللہ بکوکبین من السماء فطمس بصرہ انتہی وللہ در من قال السید محمد عباس تستری رحمہ اللہ قتل سے آسمان بحال اور گریبان شدہ سینہ چین

وملک بریان شدہ ÷ این روایت راز من گر نشنوی ÷ بشنو از عبد العزیز دہلوی
ریخت گردون خون براو تا اربعین ÷ تازہ میجوشید خونے از زمین ÷ اسمعوا عن
سعد تفتازانکم ÷ انہ قد عد من اعیانکم ÷ گفت رنج و محنت آل کرام ÷ منتشر گشت
در عالم تمام ÷ گرد ہر حیوان گواہی در زیست ÷ وانکہ انکارش کند معذور نیست
بود زیبا سرزنش افلاک را ÷ منع می بایست کرد املاک را ÷ الی ان قال بیت
قل لحیا ہم زندیقہم ÷ اہل جرے ہذا علی صدیقہم ÷ او ہست عجم وہذا اصامت ÷ احمد
بیکے وہذا شامت ÷ انتہی بقدر الحاجۃ اور روایات ناچ دکھلانے جناب رسولخدا کی
جورو کو کندھے پر سے مجمع اجابت مین صحاح اہل سنت مین ہین چنانچہ صحیح ترمذی
سے ابھی گزرے ایسی حرکت سخیف تو کوئی رذیل سے رذیل بھی نکریگا چہ جائیکہ اسکے
کہ شریف ترین عرب و عجم اور افتخار بنی آدم کرے ایسی روایات کو کھلک پیغمبر کے پیغمبری مین
بٹا لگانا اور یہود و نصاری سے دین اسلام کو ہنسوانا کہ معاذ اللہ جس دین کے پیغمبر
ایسے بیغیرت اور پناہ بخدا سفیہ اور خفیف الحرکات اور بیوقار ہین اور جس دین کے پیغمبر ایسی
بے غیرت اور بے اعتبار ہین کہ مسلمانون کو اونکے فرزند کو ظلم و ستم ذبح کرنا اور اوس روز کو
جسروز خود پیغمبر اونکا سر برہنہ خاک آلودہ ہوا اور جن تک نوحہ و بکا کرین اور سات روز
بلکہ چالیس روز عالم مین تغیر ہو جاے آفتاب سرخ رنگ نکلا اور خون آسمان سے برسے
اور وہ روز کہ جس روز بیت المقدس مین جو پتھر اوٹھا کیا ہو خون تازہ اوسکے نیچے جوش مارتا ہوا
معلوم ہوا اور اسی قبیل سے اور تغیرات عالم مین جو احادیث اہل سنت سے ابھی مذکور
ہوئے ظاہر ہوئی ہون ایسے روز غم و حزن کو ساری دنیا کی عیدون سے بڑھکر خوشی
کرنا عین طریقہ دین و ایمان ہے اور اوس خوشی مین ایک روزہ رکھ لینا اگرچہ بقول خود
پیران بے پیر ہی دن چڑھے کا ہو ساٹھ برس کے قائم اللیل و صائم النہار مصطلح
مرزا جعفر زٹلی کا ثواب رکھتا ہے ایسے دین و ایمان کیطرف کسی انسان کا دل کب رغبت

کر سکتا ہی فیا ایہا المومنون ان روایات کو دیکھو اور سنیون کے ایمان اور انصاف
اور عقل پر ہنسو اور قہقہی لگاؤ تعجب ہی کہ زمین شق نہین ہوتی کہ وے سما جائین اور
قارون کی پائینتی کو اپنا سرہانا بنائین قہر کی بجلی نہین گرتی کہ وے جل بھن جائین اور
جیتے جی دنیا ہی سے جہنم مین پہنچ جائین طوفان غضب نہین آجاتا کہ وے ڈوب مرین
اور مصداق اغرقوا فادخلوا نارا کے ہوجائین الی آخر ما قال وجال ونال وبذنبہ شال
ونی فیہ وفی افواہ ثلثۃ بال درواقع کوئی دقیقہ بے ایمانی اور کفر اور زندقہ کا نہین ہی
جو ان احادیث کے وضاعین کذابین نے چھوڑا ہو اور کوئی جھوٹھ اور افترا اور ہتک حرمت
کا باجرے باقی نہین رہا جو پیغمبر صاحب کیطرف منسوب نہ کیا ہو قولہ خدا اس قوم سی
اقول راضی ہوا ان کیطرح سے کوسنا مخاطب والا مقام کا دلیل عجز تام ہی ہم اسکا
برا نہین مانتے مثل مشہور ہی کہ بچارہ ڈنگر کو سنے سے کوئی جانور نہین مرتا قولہ جس شخص کی
ایمان لانے کیلئے خود ہی حضرت نے دعا کی ہو اقول سابق مین گذرا کہ خود پیشوایان اہلسنت
مثل عکرمہ اور عائشہ صدیقہ کے اس دعا کے منکر ہین اور مکذب اور امام محمد باقر علیہ السلام
بآیہ وانی ہدایہ ما کنت متخذ المضلین عضدا اضلال اور اضلال عمر کی مثبت ہین
اور جتنے اوصاف بعد اسکے لکھے سب غلط اور غیر مسلم بلکہ البطلان اوسکا سابق مین گذرا فتذکر
قولہ جھنڈا اسلام کا کعبہ مین اقول مخاطب صاحب حضرت عمر کی بہات بہتین مگر کہی نشت
کا جھنڈا اگاڑنا کوئی باور نہ کریگا ان کے فتح کا جھنڈا اگاڑنا کسی جگہ مسلم ہوسکتا ہی کیون حضرت
اگر حضرت عمر نے جھنڈا اگاڑ دیا تھا تو جب ابن ربیعہ نے سے نکالین جوتیان پاؤن سے
فی الفور؛ اوسوقت حضرت ابوبکر دوڑ کر اس جھنڈے کے نیچے کیون نہ آگئے اور عمر
کے جھنڈے کو کیون نہ مضبوط پکڑ لیا اور اوس جھنڈے مین کیون لٹک نہ گئے کہ یہ نوبت
نہ آتی کہ بیت خلیفہ بن گئے بجائی صورت؛ بلکہ تعجب ہی کہ غزوات مین مثل خندق وخیبر
وحنین واحد یہ جھنڈا ہوتے ہوئے نمود ہمارے حضرت ہی ایسے بدحواس اور سراسیمہ

ہوتی تھے کہ اس جھنڈے کو چھوڑ سب بھاگنے والون کے آگے ہوتے تھے کاش روز احد
اس جھنڈے کو اپنے ساتھ رکھتے اور مثل بزرگوں ہی شواہق جبال پر اوچکتے نہ پھرتے اور مثل
جمال بیمار شتر غمزے نہ کرتے قولہ کہ بہ چلنے پر مستعد کر دیا اقول یہ وہی حدیث سفینہ ہو
لنعبد اللات والعزیٰ علانیۃ ولنعبد اللہ سرا کہ جسکو شیعہ خبث سریرت پر محمول
کرتے ہین جیسا کہ خود مخاطب نے حذیفہ سلطانیہ سے نقل کیا ہو ورنہ ہمین کفر ہو اگر کوئی کہے
کہ عمر کو جناب رسول خدا سے زیادہ ورد دین اور اہتمام دین تھا قولہ اطاعت اور فرمانبرداری
اقول اطاعت اور فرمانبرداری سب تر حلوے کھانے کے لئے تھی نہ کسی وقت مین کام
آنے کے لئے تھے حدیثین اطاعت اور فرمانبرداری کی جلد اول مین گذرین کہ جنگ
احزاب مین جب حضرت نے خبر لشکر کفار کے لانے کے لئے فرمایا تب حضرت ابو بکر نے بھی
پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو معاف کیجئے اور ان حضرت نے بھی پڑے ہی پڑے کہا کہ مجکو
معاف رکھیئے اور روز احد کہ فرار ثانی متفق علیہ فریقین ہے اوس روز بھی جناب رسالتمآب
حسب نص قرانی والرسول یدعوکم فی اخریٰکم الایہ الی الی عباد اللہ فرماتی ہی رہے
مگر بھاگنے والے بموجب اذ تصعدون ولا تلوٗن الایہ یہ پہاڑون پر چڑھے جاتی
تھے اور پھر کر دیکھتے بھی نہ تھے اور ہمارے حضرت ثانی کہ فرار مین لاثانی تھے پہاڑون پر
چڑھنا ہی کیسا مثل بزکوہی اُچکتے تھے کما فی زاد المعاد لابن القیم اور مثل بز اخفش حضرت
کے الی الی پر کان چپٹا دیتے ہونگے اگر اسیکا نام اطاعت ہو تو بے اطاعت ہونا ایسی
طاعت و فرمانبرداری سے بہتر ہو قولہ اسلام کے پھیلانے مین اقول اسلام کے پھیلانے کو
ذریعہ ملک گیری ٹھیرایا تھا جیسا کہ معاویہ اور یزید اور امثال اونکے نے کیا وہ بھی بقوت
بازوے دیگران نہ بقوت خود جیسا کہ بعض سلطنات نے گھر بیٹھے بیٹھے ہند و سند فتح کر لیا
جسنے دنیا کی کسی قسم کی لذت نہ اوٹھائی نہین معلوم کہ حضور کو کیونکر ثابت
ہوا کہ اونکو کوئی لذت نہین ملی یہ چند خلیفہ زادے اور خلیفہ زادیان مثل حفصہ و عبد اللہ عمر

جو پیدا ہوئے نہین معلوم کہ اس سے لذت یاب کونسی خانہ خراب ہوئے تھے ہمتو یہہ
جانتے ہین کہ اونکو کیا خاک لذت ملتی اونکو توکسی لذت کی خواہش ہی نہ تھی بجزا ایک
لذت کہ وہ آپکے غلامون کے تحت مین تھی عورتون سے تو آپکو تنفر طبعی تھا اسی باعث
سے مغالات فی المہر سے اکثر منع فرمایا اور متعتین کو بھی بقول خودزانا واحرمہا حرام کیا
حضرت سلامت لذات حسب خواہشات نفسانی مختلف ہوتی ہین دنیا مین ہزارون
ایسے گزرے ہین کہ جہنون نے ترک دنیا اللہ نیا کیا ہر آپ نہ مانیکے مگر میری نظر سے گزرا ہے
کہ ایک لنگوٹیا یار نے موقع پاکر حضرت عمر سے پوچھا کہ اے کمبخت بدنصیب آخرت تو تیری
گئی پھر دنیا مین یہ زہد کیسا ہر حضرت عمر نے جواب دیا کہ تو احمق ہر آرے خفق نعال رجال
و نبال سر مین وہ لذت رکھتا ہر کہ تا قیامت اوسکا ذائقہ زوال پذیر نہین ہر کسیکو لذت
منصب حکمرانی ایسی غالب ہوتی ہے کہ روپیہ پیسا دین دنیا کی سب لذتین اسکے مقابل
مین ہیچ ہوتی ہین سابقًا کلام امام اہلسنت غزالی سے جو سر العالمین مین ہر حال میل طرف
لذات فانیہ کا اور اوسکی وجہ سے بیعت غدیر کو لیس پشت ڈالنا اور ثمن قلیل اخرت کو
ان لذائذ کے لالچ مین بیچنا بخوبی ثابت ہر قولہ خدا کی راہ مین جاندیدی اقول لعنہ اللہ
حضرت عمر ایسے سخی تھے جنہنے یوم آیہ نجوی ایک درہم خدا کی راہ مین ندیا گیا وہ جان دیدیتے
اور اگر ایسے سخی ہوتے تو احد مین خیبر مین حنین مین جان بچا کر کیون بھاگ کھڑے ہوتے
حقیقت یہ ہر کہ اونہون نے جان نہین دیدیدی بلکہ شجاع الدین نے بزبردستی لے لی
غلط کہا مین نے اونہون نے اوجھڑی پھوٹنی نکال لی تب ملک الموت نے جان نکال لی
الغرض دیدینے کا مضمون محض غلط ہر اور کچھ دیتے ہون گے مگر جان تو کبھی نہین دمی
ہان ابو لولو کا چھرا بڑا ظالم تھا کہ اوسنے بزور جان لی تب اونہون نے بھی حقیقت عذاب
ولید بن مغیرہ جان لی وہان اوسکی رگ شریان کٹی یہان آپ کی پیٹی پھٹی اے سنیون
مقام رونے پیٹنے اور خاک سر پر اوڑانیکا اور صف ماتم بچھانیکا اور ہمیشہ کو تعزیہ خوانی عمر مین

بلانیکا دن ہی کہ مخاطب ذکر نہم ربیع الاول لایا اور حضرت عمر کی سنانی سنا یا **قولہ** تین دن تک
گناہو نکے لکھنے سی قلم اوٹھا ہی **اقول** یہ کہان سی ثابت ہوا کہ ہر گناہ کی لکھنے کا خدا نی فوراً حکم دیا ہی بلکہ
حدیث مین موجود ہی کہ جناب باری نی ازبسکہ رحم و کرم سی حکم کیا ہی کہ کاتبان سئیات اعمال بعد ہر گناہ
کے بندہ خدا کو سات ساعت مہلت دین کہ شاید توبہ کری پس اگر توبہ نہ کری تو بعد سات ساعت
کی اوسکی گناہ کو ثبت صفحہ صحیفہ عمل کرین پس کیون نہین جائز ہی کہ بسبب برکت بعض ایام کے وہ
سات ساعت کی مہلت ستر بلکہ بہتر ساعت تک کھیچ جائی یعنی اگر تین دن تک بھی توبہ نہ کری
تو وہ گناہ اوسکی نامہ اعمال مین لکھا جاوی بلکہ بنا بر اسکی کہ آپ خود ہی آخر حدیث مین ناقل ہین کہ روز
پاک گردانیدن اعمال ست و روز ترک گناہان کبیرہ است انتہی پس ہر گاہ یہ دن اعمال خیر
کرنیکا اور اعمال بد کی ترک کرنیکا ہی تو عمل خیر کا ثواب جسطرح سی مضاعف ہوگا اوسیطرح عمل بد کا عقاب
بھی مضاعف ہوگا گو تین دن کی بعد لکھا گیا ہو الغرض جسطرح سی سات ساعت نہ لکھی جانے سے
فعل قبیح مباح نہین ہوتا اوسیطرح سی بہتر ساعت کی نہ لکھی جانی سے کوئی فعل قبیح مباح نہین ہوسکتا
ہی پس ہمکو کمال حیرت ہی کہ مخاطب باوقار اور دہلوی مکار اور فیض آبادی ثالث ثانی کا در جو لکھا ہی
کہ شیعو نکو اجازت دیدی کہ اس تین دنکی عرصہ مین جاہین زنا کرین الی آخرہ پس لفظ حدیث کون مضامین
پر دلالت مطابقی تضمنی یا التزامی ہی چند ساعت نہ لکھی جانی کو اجازت فعل قبیح پر کونسی دلالت ہی جہان
کسیطرح کی دلالت اباحت پر نہین ہی وہان یہ شور و غل مچاتا اور جہان الفاظ صریحہ اباحت مین اوسی
چشم پوشی کرنا بلکہ اوسکو فخریہ بیان کرنا چنانچہ حضرت مخاطب نی جلد اول مین تحت آیہ نجم لولا کتاب من اللہ کی بیان
مرفوع القلمی اہل بدر مین کہا ہی کہ خدا نی انکو اعملوا ما شئتم فانی قد غفرت لکم کہکر مرفوع القلم کر دیا پس
حدیث عبد قتل عمر مین کوئی لفظ اعملوا ما شئتم کی نص صریح اور اجازت عامہ تامہ تمام عمر کی جملہ قبائح اعمال و شنائع
افعال کی لیے نہین ہی اب غضب مضامین مخاطب باکین از قسم زنا و لواطہ و شرب خمر و فجور باامہات و بنات بتجویز
سبب اعملوا ما شئتم مین آگیا یا یہ قبیح تر ہی جو تمام عمر کی لیے نہین صریح ثابت ہی یا اباحت تین دن عید
قتل عمر کی جو لفظ حدیث سی کسی دلالت سی ثابت ہی نہین ہے و علی التنزل شیعہ کہتے ہین

کہ اگر شیعون کو تین دن کی اجازت زنا کرنیکی زنان سنیہ سے بقول تمہارے ملی ہی تو حضرت عمر اور ابوبکر کو تمام عمر کی اجازت اعملوا ما شئتم سے بکراولادی پیدا کرنے کی ملی ہی آپکو ابوبکر و عمر کی قسم ہے کہ کسی ہندو و نصرانی و یہودی سے پوچھیے کہ آپ کی بات بڑی ہے کہ ہماری بات آپکی جد فاسد شاہ جی دہلوی نے بھی بہت اس مقام پر داد بیداد مچائی ہی اور ایک جہان کی خاک اپنے سر پر اوڑائی ہی اور ہمارے علما نے تردیدات تحفہ مسروقہ مین جوابات تحقیقی و الزامی دندان شکن دئے ہین اور ہم الزاماً فقط ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہین صحیح مسلم و صحیح ترمذی مین ہی صیام یوم عرفہ یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ و فی اخرہی السنۃ الماضیۃ والباقیۃ یعنی روزۂ روز عرفہ موجب معافی گناہان سال گذشتہ و آیندہ ہی پس بنا بر فہم گرو جی دہلوی اور انکے چیلونکی جب فقط تین دن کا نہ لکھا جانا موجب اباحت ہر گناہ ہی تو تین سو ساٹھ دن کی معافی کل جرائم بدرجہ اولی موجب اباحت ہر گناہ ہوگی بلکہ ساٹھ سنہ آیندہ کے گذشتہ کی اباحت بھی نکل آتی ہے کہ جو جی چاہی کرے غایت الامر یہ کہ ایک روزہ عرفہ کو رکھلینا پڑیگا بلکہ اگر عمر بھر روزہ عرفہ کا رکھ لیا کریگا تو عمر بھر کے لئے بھی سب گناہونکی اباحت ہوجائیگی پس ہم امیدوار ہین کہ اس عمر بھر کے اباحت سے تین دن شیعون کو حضرات اہل سنت عنایت فرمادین کہ زنان سنیہ کے ساتھ آیہ فما استمتعتم پر عمل کرین گو بمقتضاے فرمودہ عمری انا احرمہا کہ یہ فعل حرام ہوگا مگر شیعہ ایک روزہ عرفہ کا رکھکر اوسکی راہ اباحت نکال لینگی

قولہ اس تین دن کے عرصہ مین چاہین زنا کرین اقول حضرات اہلسنت نے جب ایکروزہ روز عرفہ رکھلیا تو اب تین سو ساٹھ دن تک چاہین زنان کرین چاہین شراب پئین اور سور کے کباب نوش فرمادین چاہین مسجدین گرادین کعبہ کو ڈھادین چاہین بسنت عثمانی قرآن جلادین جو دل چاہی کرین سب معاف نہ کوئی پوچھنے والا ہی نہ تبلا ہنو الاکرم کا تیر معزول لکھنا پڑھنا فضول دفتر آیندہ دریابرد دفتر سال گزشتہ بھی گاؤ خورد پس ایسی

حالت مین بھی اپنی خواہشین اپنے محرمات سے پورے نکرین توکب کرینگی اس سئے
کہ خدانے تو سال بھر کے گناہونکی یکقلم معافی ہی کردی ہے اب آخرت کا تو کچھ ڈر ہی نہین
باقی رہا دنیا مین حاکم شرع کا ڈر کہ حد جاری ہوگی اوس سے نجات کی بھی سبیل بعنایات
امام اعظم جلیل کوفی بہت ستسہیل ہے کہ آمنت باللہ کہکر اپنی مان بہن سے نکاح کرلے
تو حد زنان ساقط ہوجائیگی اب تو بے باک از محاسبۂ دنیا و آخرت پاک گھر بیٹھے بیٹھے گھر والیونسی
مزے لوٹے ڈبجوسیت پابندی شریعت سے چھوٹی خدا کے لئے انصاف کرو اور اس عقل کے
دشمن ایمان کے عدو فرقہ کو دیکھو کہ ان کو کسقدر شیطان ذ بہکایا ہے اور اسلام کی راہ
سے کسقدر دور کرکے مجوسیت کے طریقہ پر لگایا ہے اے سبحان اللہ کیا دین اور کیا مذہب
ہے کہ جس سے شیطان لعلین بچا ہے اور زردشت بھی شرماتا ہے کہ اوسکو بھی نسوجھی جو
امام اعظم سنیان کو سوجھی اور غوث الاعظم سنیان کو بھی کیا کم سوجھی فقط روزہ روز عاشورہ
مین ساٹھ سال کے قائم اللیل و صائم النہار کا ثواب اور دس ہزار ملائکہ اور دس ہزار شہدا
اور دس ہزار حاجی اور دس ہزار معتمر کا ثواب ملجاتا ہے دیکھو کہ بیچاری نمازی برسون
نماز پڑھتے پڑھتے مرین روزہ رکھنے والی ۳۰ دن تک گرمیون کے دنون مین بھوک پیاس
کی تکلیفین اوٹھائین حاجی ہزارون منزل سے مصیبت کی راہ طے کرکے کعبہ تک پہنچین اور
حج کرین تب بھی عشر عشیر ثواب صایم روز عاشورا کے مستحق نہ ٹھہرین اور سنی بھائی کنجری
اور قصائی گھر بیٹھے بیٹھے اپنے امام اعظم کے فتوی سے گھر والیوان سے آمنت باللہ کہکر
زنا کرین اور اونہین کے فتوی سے شراب نبیذ پئین اور گیارھوین ربیع الثانی کی تاریخ
پیر دستگیر کی گلگر ما بھرین اور اپنے پیرون کے نام فاتحہ دیکر لڈو پیڑے نوش کرین اور
روز عاشور کو کہ بقول بیضاوی آسمان و زمین روئے بحکم اپنے ولی کھنگر کے عید کرین اور
آپسمین سنگے ملین تو سب سے زیادہ ثواب پاوین واہ کیا خدا کا ظلم ہے شاید اسی سبب سے
خدا کا ظلم اپنے اصول دین سے جانتے ہین اگر ایمان اسی کا نام ہے اور محبت اہلبیت اسی کو کہتے ہین

کہ اونکے روز شہادت عید کرین تو افسوس ایسے ایمان اور ایسی محبت پر اور اگر محب اور مومن اور سب اولیا کے ولی ایسے ہی لوگ ہوتے ہین تو وائے اونکے حال پر کہ ولی انسیت لعنت جرولی ا

قال المخاطب المقام بداه اللہ سبل السلام

اس روایت کی اگر صحت تسلیم کیجاوے تو ضرور یہ امر بھی ماننا پڑیگا کہ پیغمبر صاحب بھی تقیہ فرماتے اور دے بھی کافرون بلکہ بارون سے ڈرتے تھے اور خوف کے سبب سے جو کچھ کہ [illegible] فرماتے تھے اسلئے کہ اگر خوف نہوتا تو ایسے دشمن خدا اور رسول کو جلیسے کہ حضرت عمر [illegible] اور جنکی موت کی تاریخ کو عید اور جمعہ سے افضل جانتے تھے اور جنکو [illegible] کہتے تھے کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اون کو اپنا مصاحب بناتے اور کس واسطے اونسے ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے کسی آدمی کی عقل مین یہ بات آسکتی ہے کہ پیغمبر صاحب جنکا کام خلق کی ہدایت تھا اور احکام الہی کا پہنچانا جن کے اوپر فرض تھا اور امت کو نیک بد پر آگاہ کر دینا جنکے اوپر لازم تھا وہ بھی تقیہ کرتے ہون اور خوف جان کے سبب سے عمر کا نام بھی نہ لے سکتے ہون اور باوجود اسکے کہ ان کو انہوں دین کا دشمن جانتے تھے اونکو اپنی صحبت سے نہ نکالا اور علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر نہ فرمایا اور لوگون کو دھوکے مین رکھا بلکہ برملا کہنا اور لوگون سے علانیہ اونکے نفاق و کفر کا حال ظاہر کرنا ایکطرف اپنے گھر مین بھی پوچھنیوالے سے اونکا نام نہ لیا اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر رکھکر گول گول بات فرمائی اسی واسطے حذیفہ صحابی سے سب حال تو حضرت نے فرما دیا لیکن نام عمر کا نہ لیا بلکہ اونکے پوچھنے پر بھی جواب صاف نہ دیا اور فقط اونکی صفات بیان کرکے فرمایا اگر اونکا نام حذیفہ سے کہدیا ہو تو اوسکے ساتھ ہی سکوت کی بھی نصیحت کر دی ہو تعجب ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام بدنام کرتے ہین اور پیغمبر خدا پر ایسی تہمت لگاتے ہین اور خدا و رسول سے کچھ نہین شرماتے خانہ خراب ہو تقیہ کا جس نے کسی کو محفوظ نہین جانتے اور پیغمبر صاحب پر بھی اوس کا افترا کرتے ہین حالانکہ خود اونکے علما کا اقرار ہے کہ پیغمبر صاحب

تقیہ کرتے تھے بلکہ وہ تقیہ سے ممنوع تھے چنانچہ ہم بحث تقیہ مین اسکا ذکر کرینگے اور حقیقت ہین
اگر پیغمبر صاحب بھی تقیہ کرتے ہوتے اور وہ کافرون سے ڈرتے رہتے اور جو بات سچ ہو
اُسکو زبان پر نلاتے تو دین کیونکر جاری ہوتا اور مذہب اسلام کیونکر پھیلتا اور لوگون کو
حضرت کی صداقت پر کسطرح یقین رہتا لیس جب کہ پیغمبر خدا نے ابتدائی نبوت مین تقیہ
نکیا اور باوجود تکلیف اوٹھانیکے کفار کے ہاتھ سے اونکے کفر کی برائی اور اونکے بتون کی ہجو کو
ترک نکیا اور سب طرح کے صدمون کو صرف اسی بات پر گوارا فرمایا اور بعد ہجرت کے اور
شروع ہونے جہاد کے کفار و منافقین کو قتل کیا اور جو واجب القتل معلوم ہوا اوس کے
خون کو ہدر کیا اور اون کے نام لیکر لوگون کو اونکے قتل پر آمادہ کیا اور حضرت عمر کو باوجود
جاننے اس امر کے کہ اون سے بڑھکر کوئی کافر اور منافق نہین ہو اور اون سے زیادہ کوئی
دشمن خدا و رسول نہین ہے کبھی اپنی آغوش سے جدا نکیا اور سوائے تعریف کے کبھی
اونکی برائی کا کلمہ بھی زبان مبارک پر نہ لائے تو ظاہر ہو کہ اس سے بڑھکر اور کیا خوف ہوگا
اور حضرت سے زیادہ تقیہ کون کریگا مین اس مقام پر چند اشعار حملہ حیدریہ کے لکھتا ہون جس سے
معلوم ہو کہ پیغمبر خدا کفار کی برائیون کے ظاہر کرنے اور اونکے معبودون اور بتونکی ہجو
کرنے مین کچھ کسی کا خیال نکرتے تھے اور ہرچند کوئی سمجھاتا اوس سے باز نہ آتے تھے قابل
؎ بفرمود اگر قوم از آسمان + بیارند خورشید را ترجمان + گذارند بر دست من ہدیہ وار
نہ بندم لب از امر پروردگار + بجز طعن اصنام و وصف اله + بجز لعن آبائے گم کردہ راہ +
زمن قوم حرف دگر نشنوند + اگر نیک دانند اگر بد برند + اور پھر بھی مولف آیندہ پیغمبر صاحب
کی اظہار دعوت مین لکھتا ہے ؎ بدعوت شد آمادہ تر از نخست + کمر بستہ در کار خود سخت چست
نیاسود یکدم ز ارشاد خلق + نہ تنگ آمد از جور و بیداد خلق + بصبح و بشام و بروز و شب
نمودے بحق قوم خود را طلب + نہ از طعن اصنام بستی زبان + نہ از لعن بر زمرہ کافران
نمودی از آن ناکسان احتراز + نمودی از ان آشکارا نماز + بہ چو در شان قومی شقاوت نشان + در احوال

آبائے آن گمرہان + ز نزد خدائے جہان آفرین + بسوئے نبی جبرئیل امین + رسانیدی آیات قہر و عقاب + بخواندی بر ایشان نبی بے حجاب + شدی خون ازین غم دل مشرکان + فتادی ازان غصہ آتش بجان + تلافی نمودندی آن اشقیاء بدست و زبان با شہ انبیاء + ولیکن بتائید یزدان پاک + نبی را از ایشان نبدہیچ باک + بدانسان کہ در کار خود بود بود + خدائے جہان را چنان می ستود + اے حضرات شیعہ پیغمبر صاحب کے غلط ارشاد پر غور کرو اور تبلیغ دعوت پر خیال کرو اور سوچو کہ ابتدائے زمانہ نبوت مین جب نہ کوئی یار تھا نہ مددگار نہ فوج تھی نہ لشکر چھوٹی چھوٹی باتوں مین تو پیغمبر صاحب اپنی جان اور عزت کا خیال نکرین اور جس قوم اور جس شخص کی برائی اور کفر مین جبرئیل پیام خدا کا لاوین اوسکو صاف صاف کہدین اور اخیر زمانہ مین جب کہ ہزارون شخص مسلمان اور لاکھون آدمی مطیع موجود ہون اور سلاطین اور بادشاہان زمین بھی خائف اور ترسان ہون اوسوقت پیغمبر خدا حضرت عمر سے اس قدر ڈرین کہ باوجود انکے نفاق اور کفر کے اسکا ذکر بھی کسی سے نہ فرماوین اور سوائے حذیفہ کے وہ بھی گھر مین بیٹھکر کسی سے کچھ ارشاد نکرین بلکہ لوگون سے کہنا کیسا خود عمر کو کبھی اپنے پاس سے جدا نکرین اور ہمیشہ اونسے صلاح و مشورہ لیتے رہین اور جنکے حق مین خدا نے وشاورھم فی الامر فرمایا ہو اُن مین حضرت کو داخل کرین اگر کوئی شیعہ یہ کہے کہ خدا کا حکم تھا کہ امر ظاہر کیا جائے تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو جو عمر سے ڈرتا تھا اور جو ایسی بڑی بات کو صرف ایک آدمی کے خوف سے ظاہر نکر سکتا تھا اور پیغمبر صاحب کو اوسپر خاموش رہنے کی تاکید فرماتا تھا اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ پیغمبر خدا نے یہ خیال کرکے کہ لوگ نہ مانینگے بلکہ اونکو کفر و نفاق ظاہر کرنے سے سب لوگ پھر جاوینگے اسکا علانیہ ذکر نہین کیا تو اس بات کو ہم نہین مانتے اسلیے کہ پیغمبر صاحب کا کام تھا ہر ایک امر کا ظاہر کردینا باقی ماننا نہ ماننا امت کو اختیار مین تھا اگر پیغمبر خدا حضرت عمر کے کفر و نفاق کو ظاہر کردیتے اور سب کو اوسپر آگاہ فرمادیتے تو حضرت کی

حجت توختم ہوجاتی اور اگر کوئی نمانتا تو اوسکا قصور ثابت ہوتا یہ فضائل جو روز قتل حضرت عمر
کے پیغمبر خدا نے حذیفہ سے بیان کیے ایسے تھے کہ حضرت کو لازم تھا کہ تمام مسلمانون کو جمع کرتے اور
خم غدیر کے خطبہ کی طرح منبر پر چڑھکر حضرت عمر کا ہاتھ پکڑ کر اوسکا خطبہ پڑھتے اور سب لوگونکو
آگاہ کرتے کہ یہ عمر جو میرے پاس ہے کافر او رمنافق ہے اور فرعون میری اہلبیت کا ہے اسکو خوب پہچان رکھو
یہ میری اہلبیت پر ظلم کریگا تازیانہ جور و ستم ہاتھ مین لیگا حق میرے بھائی علی کا غصب کریگا اسکے
مرنے کے دن یہ فضیلتین خدا بیان کرتا ہے اور اگر حضرت ایسا کرتے تو حق رسالت ادا کرتے سبحان اللہ
پیغمبر صاحب ذرا سی بات کو تو علانیہ بیان کردین اور ایک ادنی منافق کے واسطے
خدا آیتین نازل کرکے اونکو مشتہر اور بدنام کرے اور حضرت عمر سے منافق کے لئے ونعوذ باللہ
منہ نہ خدا کوئی آیت نازل کرے نہ پیغمبر صاحب کچھ زبان سے فرماوین افسوس ایسی
سمجھ پر اور تف ایسی عقیدہ پر کہ جسکے نہ اصول درست ہین نہ فروع ــه نے فروعت
محکم آمدہ اصول ✤ شرم بادت از خدا و از رسول ✤

لقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواز تقیہ مقامات تقیہ مین بآیات و روایات معتبرہ اہلسنت ہمنے پیشتر اس سے ثابت
کیا اور عدم جواز تقیہ غیر مقامات تقیہ مین بھی عقلاً و نقلاً ثابت ہے اور پیغمبر اور غیر پیغمبر کوئی اس سے
مستثنی نہین اور بالخصوص پیغمبرون کے لئے احکام تبلیغی مین اور قبل اتمام حجت تقیہ جائز
نہین ہے کما اثبت فی مقامہ اگرچہ نوبت جان جانے کی پہنچے جیسے بعض انبیا کہ بمجرد اظہار دعوت
قتل ہوئے اور چونکہ محکوم من اللہ اوسی کے تھے پس اوس قتل ہونے کو وہ لوگ موجب حیات
ابدی سمجھے جیسے عامہ مومنین کو مواقع جہاد مین اپنے تئین معرض تلف مین ڈالنا واجب ہے اور
مثل حضرات ثلثہ کو فرار منصوص من اللہ موجب غضب خداوند قہار ہے لیکن جن مقامات
مین خدا نے حکم جان دینے کا نہین فرمایا ہے وہان لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور الا
ان تتقوا منہم تقاۃ پر عمل نکرنا کمال حماقت حضرات اہلسنت کی ہے اور تقیہ حضرت کا

کتب اہلسنت سے ثابت ہے بیضاوی مین تیس برس تک حضرت موسی کا فرعون کے پاس
بتقیہ رہنا منصوص ہے حضرت ابراہیم کا کذبات ثلثہ بتقیہ کہنا بھی روایات صحاح اہلسنت
مین موجود ہے اور جناب رسولخدا کا تقیہ کفار سے حضرت ابوبکر کی پرانی جوتیان ابن ربیعہ کے
کھانے سے اور آنحضرت کے سکوت فرمانے سے اور استتار فی الغار عند تعاقب الکفار سے ثابت
ہے اور تقیہ آنحضرت کا مسلمانون سے حدیث لولا قومك حديث العهد بالجاہلية
لہدمت البیت سے ثابت ہے اور پیغمبر کے اخفاء راز الی بعض الازواج سے ثابت ہے
اگر تقیہ تہا تو ذکر خلافت ابوبکر و عمر ولو غصبًا علانیہ کیون نکیا اور جبکہ عائشہ و حفصہ نے ظاہر کر دیا
تو اون سے اسقدر خفا کیون ہوے اور حفصہ کو طلاق کیون دی کما فی البیضاوی
اور دی تو رجعی کیون دی باین کیون نہ دیا پس اگر کوئی کہے کہ یہ سب باتین بمراعات
مصلحت وقت تہین نہ از راہ تقیہ تو ہم کہین گے کہ حضرت عمر کو مثل جملہ منافقین کے
اپنی صحبت مین رکہنا اور مال غنیمت و زکوۃ مثل مولفۃ القلوب کفار کے اونکو دینا اور اونکی
ایذا اون پر متحمل ہوجانا اور اونکے اسم سامی کو مثل نام نامی دیگر منافقین چہپانا یہ سب
بمصلحت وقت تہا تعجب ہے کہ خدا نے قران مین کہ جسکی شان مین لا رطب ولا يابس
الا فی کتاب مبین فرمایا ہر خشک و تر کا ذکر کیا مگر بجز صفات کے کہ یوذون اللہ و رسولہ
ولعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرہ کے ایک منافق کا نام بہی بیان نکر دیا حالانکہ کام خدا و رسول کا
ہدایت اور نیک و بد پر دلالت تہی خواہ کوئی مانے یا نہ مانے پس چاہیے تہا کہ سورہ منافقین
مین ایک ایک کا نام ذکر کرکے پیغمبر کو حکم فرماتا کہ سوز سینہ کا منبر پر جتا دین اور مثل روز غدیر جنگل
مین نہین بلکہ گہر مین او سپر جا کر بتفصیل نام و نسب کہ جسمین دہوکا نہو جاے کل منافقین
و مرتدین کی تصریح فرما دین کہ بعد میرے فلان بن فلان بن فلان اسطرح سے نفاق
ظاہر کریگا اور فلان بن فلان یون مرتد ہو جائیگا اور حضرت عمر کا پیٹ چاک کرائیگا اور
حضرت عثمان کی ٹانگ [illegible]

ساتھ ہوکر میرے وصی سے ڈر نجانا گھر مین چپکے سی کہدیا کہ کتے جواب کرا یک
کُتیا کو دیکھ کر بھونکے گی وایاک ان تکونی یا حمیرا لیکن اس چپکے سی کہتے مین تو کچھ بھی
ہدایت نہ ہوئی بلکہ ضلالت پر دلالت ہوتی لازم تھا کہ اس بات کو مجمع عام مین
اژدحام انام مین بے للّو کو اپنے اونٹ پر چڑھا کر اور اوسکی صورت زیبا سب کو
دکھا کر کہین کہ یارو پہچان لو دیکھ بھال لو دھوکھا نکھانا یہی بی للّو اٹھارہ ہزار مسلمانکو
قتل کرا کے توبہ کرینگی کہ اسکی تو مشتاق ہین کہ ایذائے رسول با فشائے راز خدا
ورسول کر کے فوراً توبہ کر لی تھی ؎ شکستن وہر بار کردن وضو ٭ انہین کا کام
ہے بالجملہ یہ سب گفتگو بنا بر صوابدید رائے حضرت مخاطب ہی جو خدا ورسول
کے افعال پر معترض اور ہر جگہ تقیہ کے معترض ہین پس چاہئے تھا کہ ایسے خدا ورسول کو
سلام کرین عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا پکارین لیکن اوسمین بھی سولی پر چڑھنے کی بد انتظامی
دیکھکر سب کو سلام کیا اور اشعر سے سی نیچری نے خوب کیا ؎ مرحبا مرحبا
جزاک اللہ ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭ تف برین بے ایمانی
ونامسلمانی حیف ہی حضرات اہلسنت سے کہ ایسے لغو گو کی لغویات کو پسند کرین
اور اوس پر خورسند رہین اور باعانت چند ہرزہ کار بار بار اوسکو چھپائین قولہ
کیون اپنی صحبت مین رکھتے اور کس لئے اونکو اپنا مصاحب بناتے اقول حقیقت مین
یہ غلطی پیغمبر سے ہوئی بلکہ خدائے پیغمبر سے ہوئی کہ ایسے شخص کو پیغمبر کیا کہ انتظام
خداوندی پر عمل کرتا تھا اور انتظام نیچری مین اوسکو کچھ بھی دخل نتھا کاش حضرت
مخاطب کو پیغمبری دیتے ہو تکہ غیر ملت اسلام کو دفعتاً بیخ دین سے کھود کر پھینک دیتے
سلطنت فرانس ولندن رہتی نہ روس وجرمن کیا بے انتظامی ہی کہ جو منافق اظہار
نفاق کرین اور تقسیم غنائم مین اونحضرت کو جابر وظالم کہین اور اعدل یا محمد فانک
لم تعدل پکارین اور وہ حضرت اونکی جواب مین ویلک ان لم اعدل فمن یعدل کہین

اکتفا کرین اور حضرت عمر ایسے جری و بہادر کہ بعہدہٗ اتالیقی پیغمبر ہر بات مین اونکو درخور تھا جب اونہین سے کسیکے قتل پر مستعد ہوں تو فرماوین کہ دعہ لئلا یقول الناس ان محمدا یقتل اصحابہ یعنی اے عمر اس سے درگزر کر تاکہ لوگ کہین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور یہ نہ مریگا بہانتک کہ اسکی نسل سے کچھ لوگ ایسے نکلین کہ جنکے قران زبانون پر رہے اور حلق سے نیچے نہ اوترے کما فی صحیح البخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ وہ منافقین جنکی شان مین خدا کہتا ہے یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل یعنی وہ اشقیا کہتے ہین کہ جب ہم مدینہ پھر کر جاینگے تو اعز اذل کو مدینہ سے نکالدیگا اور جب حضرت عمر بمقتضائے اوس جرات کے جو اونکی طینت مین مخمر تھے مستعد تقبل ہوتے ہین تو وہ حضرت فرماتے ہین دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ پس اون اشقیا کی فتنہ و فساد کا خوف اون حضرت کے دل مین ایسا جما ہوا تھا کہ باوجود ایسے ایسی سخت زبانیونکے پھر بھی حضرت صبر کرتے تھے اور نہ اونسے کچھ کہتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس سے نکالدیتے تھے بلکہ دوسرون کو بھی قصد سزا دہی سے باز رکھتے تھے چنانچہ امام نووی شرح مین اس حدیث کی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین دلالت ہے آنحضرت کے حلم و بردباری پر و فیہ ترک بعض الامور المختارۃ الصبر علی بعض المفاسد خوفا من ان یترتب علی ذلک مفسدۃ اعظم منہ وکان نبیا یتالف ویصبر علی جفاء الاعراب والمنافقین و غیرھم لتقوی شوکۃ المسلمین وتتم دعوۃ الاسلام ویتمکن الایمان قلوب المؤلفۃ ویرغب غیرھم فی الاسلام وکان یعطیھم الاموال الجزیلۃ لذلک ولم یقتل المنافقین لھذا المعنی الی ان قال ولانھم کانوا معدودین فی اصحابہ ویجاھدون معہ اما حمیۃ واما لطلب الدنیا او عصبیۃ لمن معہ من عشائرھم انتہی محصلہ یہ کہ اس حدیث مین دلالت ہے اس بات پر کہ جناب رسول خدا بعض امور پسندیدہ کو ترک کرتے تھے اور صبر کرتے تھے بعض مفاسد پر بسبب خوف

اس بات سے کہ اگر اوس مفسدہ کو دفع کرینگے تو اوس سے کوئی عظیم تر مفسدہ مین پڑینگے
اور تھے وہ حضرت کہ تالیف قلوب منافقین و کفار کرتے تھے اور صبر کرتے تھے اوپر جفاے
اعراب اور منافقین صحابہ کے تاکہ قوت ہو شوکت مسلمین کو اور جگہ پکڑے ایمان دلوین
مولفۃ القلوب کو اور رغبت کرین غیر مسلمین طرف اسلام کے اور دیتے تھے اموال جزیلہ
اونکو اسی لئے اور اسیکے لئے اونحضرت نے منافقین کو قتل نکیا یعنی چون بظاہر مسلمان
اور اصحاب سمجھے جب وہی قتل کیے جاینگے تو اسلام سے لوگ متنفر ہونگے اس لئے کہ یہ منافقین
اونحضرت کی اصحاب مین شمار کئے جاتے تھے اور اونحضرت کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے
بحمیت جاہلیت یا بخواہش مال دنیا یا بتعصب قوم و قبیلہ جنکے ہمراہ تھے انتہی لیکن جب
جناب رسولخدا نے بخوف فتنہ و فساد چھوٹے چھوٹے منافقونکو نہ مارا نہ نکالا تو حضرت عمر
ایسے بڑے بڑے منافقون سے تو بدرجہ کمال اونکے فتنہ و فساد سے ڈرتے ہونگے پھر
اونکو کیونکر مارتے اور نکالتے اور باوجود اس خاطرداری اور اموال جزیلہ لینے کے پھر بھی
یہ لوگ کور نمکی اور نمک حرامی سے باز نہ آتے تھے چنانچہ خود جناب باری فرماتا ہے
قد قلبوا لك الامور قولہ اونسے ہمیشہ صلاح اور مشورہ لیا کرتے اقول توجیہات
شاورهم فی الامر جیسا کہ مفسرین اہلسنت نے کی ہے بالتفصیل جلد اول مین گزرین
کہ منجملہ اوسکے یہ ہے کہ یہ مشورہ کرنا اعقل الناس کا واسطے ادراک خبث سریرت و حسن
طویت منافقین اور مخلصین کے تھا و قد مر فتذکر قولہ اور جان بوجھ کر اونکو اپنی صحبت
سے نہ نکالا اقول آپکی راے مین تو اون اشقیا کو نہ مارنا اور نہ نکالنا بیشک طریقہ
ہدایت کی خلاف ہے لیکن راے امام نووی مین یہ عین طریقہ ہدایت الی الاسلام
تھا کما بینا انفا اب حضرات اہلسنت کو اختیار ہے کہ چاہین آپکی راے نیچری پسند
کرین اور کہین کہ البتہ پیغمبر سے یہ زلت ہوئی اور چاہین راے امام نووی اشعری کو پسند
کرین لیکن ہمارا اوکہین نہین جاتا یعنی عمر ایسے منافقونکا نفاق مخفی تم پر ظاہر ہو جاتا ہے

قولہ علانیہ لوگون پر اونکے کفر و نفاق کا حال ظاہر فرمایا اقول اگر کسی منافق کا
نام لیکر علانیہ اوسکے کفر و نفاق کو خدا اپنی کتاب مین بطور پیغمبر نے صحیح و مشابہ
مین ظاہر فرمایا ہوتا تو عمر کے بھی نام نامی اور اسم گرامی کو علی رؤس الاشہاد ظاہر
فرماتے اور جب چھوٹے چھوٹے منافقون کے نفاق کو چھپایا اور علانیہ نہ کیا تو بڑے منافق
کے نفاق کو بدرجہ اولی چھپانا تھا قولہ اور دیوار ہم گوش دارد کا مضمون پیش نظر رکھکر
اقول ارے دیوار آنحضرت ہم گوش گھر کے گوشون میں رکھتے تھے کہ جن کو شوہرین
عائشہ و حفصہ مثل مار و عقرب کے لپٹی ہوئی تھین کہ افشائے اسرار رسول اللہ مین
مشتاق ہین جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسکے اوپر آیہ واذ اسر النبی الی بعض
ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ پس اگر دیوار ہم گوش دارد کے مضمون کو پیش نظر
رکھا تو نہایت بجا اور درست کیا قولہ اور اونکی صفات بیان کرکے سکوت فرمایا
اقول خدا نے بھی منافقین کی فقط صفات ہی بیان کرکے سکوت فرمایا اونمین کا
نام بھی نہ بیان فرمایا قولہ اگر اونکا نام بھی حذیفہ سے کہدیا ہوا اقول ہان حذیفہ
سے بہت سے منافقون کے نام کہدے تھے بلکہ اونکی صورت منحوسہ متجسمہ لیلۃ العقبہ مین
دکھا دی تھی اسی سے صاحب سر رسول اللہ کہی جاتی تھی اور اگر سکوت کی نصیحت
نہین کی تھی تو جب حضرت عمر اونسے پوچھتے تھے کہ آیا میرا بھی نام آنحضرت نے منافقین
کیا ہے لما قال بہ الغزالی فی بیان فضیلۃ ہضم نفسہ تو کیون نہین بتلا دیتے تھے قولہ تعجب
ہے حضرات شیعہ سے کہ وہ مسلمانی کا نام اقول تعجب ہے حضرت مخاطب سے کہ جسمین
وہ شیعون کی مسلمانی سے بلبلا کے اور سنیون کی مسلمانی کی طرف رخ لائے کیسی کیسی
تہمتین پیغمبر خدا پر لگاتے ہین کہ وہ حضرت جورو کو کندھے پر سوار ناچ [illegible]
حضرت عمر سے شیطان اور شیطانہ کو بھگاتی ہین اور پھر بھی خدا اور رسول سے کچھ نہین
شرماتے قولہ خانہ خراب ہو تقیہ کا اقول خانہ خراب ہو پر خطاب کا اور ہو سکے

اشیاع اور اخراب کا اور اتباع واذناب کا کہ جنکے نفاق کے سبب سے پیغمبر اور امام اور
مومنین خوش انجام کو حاجت تقیہ ہوئی قولہ حالانکہ خود وہ علما اقرار کرتے ہیں
اقول علما اقرار کرتے ہیں کہ جو محل تقیہ کا نہیں ہے مثل تبلیغ رسالت و اتمام حجت وہان
تقیہ نکرتے تھے نہ یہ کہ مطلقاً تقیہ نکرتے تھے فلعنة اللہ علی الکاذبین قولہ بحث تقیہ میں اسکا
ذکر کرینگے اقول ہذا وعد مکذوب قولہ تو دین کیونکر جاری ہوتا اقول دین وہ
کا جاری ہونا اور پہنچنا تبلیغ رسالت اور اتمام حجت پر موقوف ہے نہ محل تقیہ میں
تقیہ کرنے پر [illegible] القوم لا یکادون یفقہون قولا قولہ صداقت پر کسطرح
یقین ہوتا اقول یقین صداقت پر بار بار معجزات قاہرہ و دلائل باہرہ تھا
کہ اتمام حجت اوسی سے ہوتا تھا نہ ترک تقیہ مطلقاً ولو بعد اتمام الحجة قولہ ابتدائے
نبوت میں تقیہ کیا اقول ہو جو محل تقیہ کے تھے ابتدا میں سب سے زیادہ تقیہ کیا
ورنہ تم ہی کہو ولی دین کیلئے تھے حضرت ابوبکر کی برائی جو شیبان ابن ربیعہ کی کھائی پر
سکوت کیوں فرمایا اور غار میں دو تین دن کیوں چھپا اور خانہ زید ابن ارقم میں کئی دن
کیوں چھپے رہا اور اگر کہوگے کہ یہ سب مصلحت وقت تھا نہ تقیہ [illegible] مصلحت وقت ہی
ہوتا ہے اور جب مصلحت وقت نہو تو اوس جگہ تقیہ بھی جائز نہیں قولہ باوجود تکلیف
اوٹھانے کے کفار کے ہاتھ سے اور ذکر کفر کے نہ اپنے اور اونکے بتونکی ہجو ترک کیا اقول
کیونکر ترک کرتے کہ اوسی سے تو کہتے تھے کہ اگر بخوف جان جانیکی اور تکلیف اوٹھانیکی
ترک کرتے تو تبلیغ رسالت [illegible] بیان کیا کہ تبلیغ رسالت میں اور
اتمام حجت میں تقیہ [illegible] بجان پہنچے جیسا کہ حنظلہ پیغمبر
نے [illegible] کسی امر میں نکیجائے ورنہ ترک
ہدم بنائے خانہ کعبہ بخوف اسکے کہ تم ایسے نو مسلمان مرتد ہوجائیں کیوں کرتے
اور بعد ہجرت کے اور شروع جہاد کے اقول اور قبل ہجرت کے کافرون کو قتل نکیا

اور شیعونکی کتابون مین [illegible] آپ خود اوسکے مقر ہین کہ شیعون کے نزدیک عمر سے بڑھکر
کوئی [illegible] منافق [illegible] اور کافی ہے اوسکے لئے یہی حدیث حذیفہ اور قتل اوسکے سیکڑون ہین
[illegible] آپ سچی سچی بات فرماتے ہین کہ کبھی اوکی بہلائیکا کلمہ زبان مبارک پر نلاے ہم
بجز اسکے کہ آپ بڑے سچے ہین اور کیا کہین سے دروغے را اجرا باشد در وغے
قولہ تقیہ کون کریگا اقول کیا محض بے محل تقیہ تقیہ غل مچا رکھا ہے جب خدا نے خود تقیہ
کیا اور سیکڑون آیتین بلکہ پورے پورے سورے منافقون کی شان مین نازل کئے اور
ایک کا نام بھی نلیا اور ذکر منافقات مین ان تتوبا فقد صغت قلوبکما کہا اور عائشہ
وحفصہ کا نام نلیا اگر یہ تقیہ تھا تو پیغمبر خدا نے بھی تقیہ کیا اور اگر مصلحت تھا تو فعل پیغمبر بھی
لمصلحت تھا پھر احمق من الحنبقہ نے کیون تقیہ تقیہ لگا رکھا ہے قولہ چند اشعار حملہ حیدریہ کے
اقول اشعار حملہ مین ذکر ان باتونکا ہے کہ تقیے لئے پیغمبر کے گھر گئے اور خدا نے پیغمبر کو اسلئے نہین بھیجا تھا کہ
اپنی امت سے کہو کہ عمر منافق ہے ابوبکر منافق ہے عثمان منافق ہے پھر اگر طلحہ کے نفاق کو
شیعون کے مقتدا اون سے مصلحت ظاہر نکیا اور شیعیان علی ابن ابیطالب سے مثل حذیفہ وسلمان
وابوذر ظاہر کردیا تو کیا قباحت لازم آئی قولہ اپنی جان اور عزت کا خیال کرین اقول
ہر محل و موقع پر جیسا مناسب ہوتا تھا ویسا عمل فرماتے تھے اگر اسکا خیال نکرتے تو
لکم دینکم ولی دین کیون فرماتے اور حضرت ابوبکر ابن ربیعہ کی جو تیونکا تماشا اون
حضرت کو کیون دکھلاتی اور وہ حضرت گوشت خر وندان سک سمجھ کے کیون سکوت
کرجاتے قولہ حضرت عمر سے اسقدر ڈرتے اقول شیعون کے سامنے تو عمر سے ڈرنیکا ذکر بھی
اس لئے کہ وہ تو نہ کو بقول سعد ملی محنث اور مصداق کان افلح من استقلی کا سمجھتے ہین
پھر اون سے کیون ڈرتا مگر تصریح اسماء منافقین خلاف مصلحت خداوندی تھی اسلئے نہ خدا نے
اونکا نام لیا نہ اوسکے رسول نے بلکہ باشارہ وکنایہ کہ ابلغ من التصریح تھا ذکر فرمایا قولہ سوائے
حذیفہ کی اقول چونکہ تمہاری کتابون سے ثابت ہے کہ حذیفہ سے جناب رسولخدا نے

اسمار منافقین کا ذکر کیا تھا اسلیئے ہم بھی ذکر حذیفہ کرتے ہین ورنہ بہت سی مومنین حال منافقین سی واقف تھی کتا لغرف المنافقین مختص علی بن ابیطالب آپ ہی کے صحاح مین موجود ہی **قولہ** اونسے صلاح دمشورہ لیتے تھے **اقول** مکرر سہ کرر تم بکر کہان تک بکو گے ہم بھی کہتے ہین کہ امر شادر ہم واسطے کھل جانی خبث سر پرست منافقین کے تھا بالخصوص عمر اور اونکے اخوان کے **قولہ** اگر کوئی شیعہ کہے کہ خدا کا حکم تھا **اقول** فقط شیعہ یہ نہین کہتے بلکہ سنی بھی کہتے ہین کہ منافقون کے نام نہ خدا نے بیان کیئے نہ پیغمبر نے بیان کئے آپ اسکے خلاف کہتے ہین تو کسی آیت کسی حدیث مین دکھائے **قولہ** تو ہم کہتے ہین کہ سلام ہے اوس خدا کو **اقول** شیعونکی طرف سی بھی سنیونکے خدا کو سلام جو دن رات خود شیطان کا کام کرتا ہے اور ہر شر کو پیدا کرتا ہے اور ایسا ظالم ہے کہ شیطان اور اوسکے اتباع مجبورین کو جہنم مین ڈالتا ہے اور سنیون کے پیغمبر کو بھی سلام جو جورو کو کندھے پر سے ناچ دکھلاتا ہے اور شیطان بھی اوس سے نہین ڈرتا تھا مگر حضرت عمر سے ڈرتا تھا اور شیعون کا خدا نہ فرعون سے ڈرتا تھا کہ جسکو چارسو برس دعوائے خدائی کی مہلت دی اور نہ فرعون آل محمد سے ڈرتا تھا مگر چند روزکے لئے بمصالح وقت مہلت دی تھی کہ اول سے کافرون کا امتحان منظور تھا اور ثانی سے سنیونکا امتحان منظور تھا **قولہ** حضرت کی حجت تو ختم ہو جاتی **اقول** انسلم کہ حجت کا ختم ہونا نام منافقین کے مشتہر کرنے پر موقوف تھا حجت تو روز الیوم اکملت لکم دینکم اورانی تارک فیکم الثقلین سے ختم ہو چکی تھی مگر امثال ابو جہل اور ابو لہب کے انکار سے کچھ اتمام حجت مین فتور نہین پڑا **قولہ** اور خم غدیر کے خطبہ کیطرح **اقول** جب غدیر خم کا خطبہ سنیونکے بکار آمد ہوا تو عمر کے نام کا خطبہ کب بکار آمد ہوتا اور باتفاق شیعہ وسنی متخلفین جیش اسامہ سے حضرت عمر بھی تھے اور حضرت نے منبر پر چڑھکر لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ کا خطبہ پڑھا جیساکہ ملل ونحل مین ہے بس وہ کیا بکار آمد ہوا جو حضرت علی کے

خفیہ و بگڑی ہوئی ہی قولہ ایک ادنی آدمی منافق کیواسطے خدا آیتین نازل کرے
اقول جن آیتونکو آپ ادنی کے واسطے سمجھتے ہین شیعہ اونکو آپ کر اعلی کے واسطے
سمجھتے ہین لیکن کسی آیت مین نام نہ اعلی کا ہی نہ ادنی کا اگر ہم غلط کہتے ہین تو آپ کسی ادنی ہی کا
نام دکھا دیجئیے اوسوقت ایکو اگر ہم اعلی کا نام نہ دکھا دین توجو چاہی آپ فرمائے قولہ
نے فروعت محکم آدنی اصول اقول اصول اشعرے کی ناپختگی کا حال ایک ماتریدی
خرگیدہی رازی سے پوچھیو کیسے کیسے عرق ریزیان کین تب بھی غرق عرق خجالت
ہی رہے اور فروع حنفی کے ناپختگی اونکے صاحبین مجلین سے پوچھئے جو حیلہ سازیان
کرکے بناتے بناتے مرگئے اور کچھ بھی نہ بن پڑے ۔

قال المخاطب القمقام ہدا اہ اللہ سبل السلام

امر سوم اصحاب کر تابعین کی فضیلتین اور اونکی نشانیان اس دعا مین جسطرح پر
امام زین العابدین علیہ السلام نے پیغمبر خدا کے اصحاب پر درود بھیجا ہی اسی طرح پر
اونکے تابعین کے حق مین رحمت کی طلب کی ہی چنانچہ یہ الفاظ امام صاحب کے
دعا کے ہین اللھم واصل الی التابعین لھم باحسان الذین یقولون ربنا اغفرلنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر جزائک الذین قصدوا سمتھم وتحروا
جہتھم ومضوا علی شاکلتھم لم یثنھم ریب فی بصیرتھم ولم یختلجھم شک فی قفو
آثارھم والائتمام بھدایۃ منارھم مکاتفین وموازرین لھم یدینون بدینھم
ویھتدون بھدیھم یتفقون علیھم ولا یتھمونھم فیما ادوا الیھم کہ
خداوند اونکی تبعیت کنیوالونکو جزائے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگارا
مغفرت کر ہماری اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم مین سے ایمان مین سبقت
لے گئے ہین کیسے تابعین جو اصحاب کی چال پر چلتے ہین اور اونکے آثار کے پیروی کرتے
رہتے ہین اور اونکی ہدایت کی نشانیونکی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی خوبی مین

نہین ہوتا اور کیسے تابعین جو اپنا دین ویسا ہی رکہتے ہین جیسا کہ اصحاب کا تھا
اور اونسے اتفاق رکہتے ہین اور اصحاب پر کچھ تہمت نہین کرتے اِن الفاظ سے
صاف ظاہر ہی کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ تابعین کا ہی اور وہی سب امت سے افضل
ہین اور اون کی نشانیان وہی ہین جو کہ امام علیہ السلام نے بیان کردین پس اب
اسمین تو کچھ شبہہ باقی نہین رہا کہ امت محمدی مین وہی گروہ سب سے افضل ہے جو کہ
اصحاب کی متابعت کرے اور وہی فرقہ اصل راہ ایمان کے ہی جو قدم بہ قدم صحابہ کے
چلے اب یہ امر باقی رہگیا کہ وہ فرقہ جو اصحاب کی چال پر چلتا ہے کونسا ہے وہ ہی جسکا نام
اہل سنت ہی یا وہ جس کا نام شیعہ ہی اور یہ امر دونون کے عقائد پر نظر کرنے سے طے ہو سکتا
ہے پس سنیونکے عقیدے وہی ہین جو کہ امام نے اپنی دعا مین بیان فرمائے کہ وہ اصحاب
کے تابع ہین اور اصحاب کے حق مین دعاء خیر کرتے ہین اور اونکو ایمان مین سابق
اور مقدم جانکر اونکے لئے رحمت طلب کرتے ہین اون کے آثار کی پیروی کرتے ہین
اونکو اچھا جانتے ہین اور شیعون کے عقیدے بالکل خلاف اوسکے ہین وہ اصحاب کو برا جانتے ہین
اور تبرا کرتے ہین اونکو منافق اور کافر جانتے ہین اونکی پیروی کفر سمجھتے ہین اونکی خوبیون میں شک
و شبہہ رکھتے ہین اور اون پر ہر طرح کی تہمتین لگاتے ہین غرض کہ جو شخص عقل و ایمان رکھتا ہو اوسکو
لازم ہی کہ اونکو اول امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے بعدہ سنیون اور شیعونکے عقیدون پر غور کرے
تب انصاف کرے کہ امام کے قول کے مطابق سنی حق پر ہین یا شیعہ تفسیر عسکری شہادت شیعونکی
معتبر ترین تفسیر ہے جس کو وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین
لکھا ہے ان اللہ اوحی الی ادم ان اللہ لیفیض علی کل واحد من محبی محمد ال محمد و
اصحاب محمد ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی اخرہ
وکانوا کفارا لادّاھم الی عاقبۃ محمودۃ والایمان باللہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان
رجلا ممن یبغض ال محمد واصحابہ او واحدا منھم لعذبہ اللہ عذابا لو قسم

علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین ترجمہ خدا ئے عزوجل نے وحی کی آدم پر کہ خدا اون لوگون پر جو محبت رکھتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونکی آل سے اور اونکی اصحاب سے ایسی رحمت نازل کریگا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے اوپر تمام مخلوقات کے اول سے آخر تک تو وہ کافی ہے اور اگر سب کفار ہون تو اونکی عاقبت بھی اچھی ہوجاوے اور وہ مومن ہوجاوین اور اگر کوئی آدمی دشمنی رکھیگا ساتھ آل محمد کے اور اصحاب محمد کے یا ایک سے بھی اونمین سے تو خدا اوس پر ایسا عذاب نازل کریگا کہ اگر وہ عذاب نازل ہو تمام مخلوقات پر تو وہ سب کے سب ہلاک ہوجائین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جبکہ دعائے اصحاب مین بنظر اون صفات کے جو مذکور فقرات دعامین ہین ہمنے ثابت کیا کہ مراد صحابہ مومنین کرام ہین نہ صحابہ منافقین لیام پس اتباع سے بھی ضرور ہے کہ مراد اتباع مومنین ہی ہون نہ اتباع منافقین پس جب امام علیہ السلام نے مومنین کے حق مین دعا کی خواہ صحابہ ہون خواہ اتباع اونکے تو آپکے منافقین صحابہ اور اونکے اتباع کو کیا ملا خصوصاً حضرات ثلثہ کو کہ شیعہ اونکو پیشوائے اہل نفاق جانتے ہین قولہ خداوندا اونکی تبعیت کرنیوالون کو جزائے خیر دے اقول یعنی نیکون کی تبعیت کرنیوالونکو جزائے نیک دے اور بدلالت مفہومی ظاہر ہے کہ بدون کی تابعین کو جزائے بدی کیونکہ حضرت اگر اتباع حضرات ثلثہ مین یزید پلید کے حق مین آپ جزائے خیر پانیکی دعا کرین تو بمتابعت انکے امام غزالی کے ہوسکتا ہے لیکن اگر شیعہ بھی قائلین حضرت عمر و عثمان کے حق مین جزائے خیر پانیکی دعا کرین تو آپ بُرا نمانین کہ وہ لوگ بھی تو اتباع ہی سے تھے اون صحابہ کے کہ بعضے اونکے اصحاب بدر بلکہ بعضے عشرۂ مبشرہ سے تھے کما مر قولہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ تابعین کا ہے اقول سچ ہے جیسا کہ بعد اصحاب کرام کے رتبہ اونکے تابعین کا ہے ویسا ہی بعد اصحاب لیام کے بھی رتبہ اونکے تابعین کا ہے ہان فرق درجات و درکات کا البتہ ہے

قولہ وہی سب امت سے افضل ہین اقول جسطرح سے مومنین سب امت سے بہتر ہین اوسیطرح منافقین صحابہ اور اتباع اونکے سب امت سے بدترین ہین قولہ اونکی وہی نشانیان ہین اقول آپنے سنا کہ وہ نشانیان مومنین کی ہین جو لڑے مرگئے اور جو زندہ رہے وہ مصداق منہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا کے ہین لیکن منافقین فارین من الزحف جو مصداق ہین پھیر و بیتدل کی تحقیق آگے گذشتہ کر اونکی نشانیان یہ نہین ہین جو مذکور دعا مین ہین کما عرفت بلکہ اونکی نشان دعائے روز جمعہ مین ہین کہ غاصبین خلافت اور اونکے اتباع پر لعنت الی یوم القیام ہے قولہ کہ وہ اصحاب کے تابع ہین اقول بالتسلیم کہ کل مومنین کے تابع ہین بلکہ مومنین مومنین کے اور منافقین منافقین کے تابع ہین قولہ وہ اصحاب کو برا جانتے ہین اقول اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ اصحاب لیام کو برا جانتے ہین اور اصحاب کرام کو اچھا جانتے ہین تو بہت اچھا کرتے ہین بُرونکو بُرا اور اچھونکو اچھا ہی جاننا چاہئے اور اگر غرض یہ ہے کہ شیعہ کرام و لیام سب کو برا جانتے ہین تو جھوٹ کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ قولہ اونکی خوبیون مین شک و شبہ رکھتے ہین اقول شک و شبہ کسکو ہوگا ہمکو جن صحابہ کی خیر و خوبی مین یقین ہے اونکو بہت اچھا جانتے ہین اور جن صحابہ کے کفر و نفاق مین یقین ہے اونکو بموجب حدیث صحیحین کے اور بر طریقہ جناب امیر و عباس کے کاذب و غادر و خائن و آثم جانتے ہین قولہ امام کی دعا کے الفاظ پر غور کرے اقول ہمنے باعانت کتب لغت ہر ہر لفظ پر غور کیا تو حضرات ثلثہ کو مصداق کسی ایک لفظ کا بھی نپایا پھر ہمنے خود و خدا انصاف کیا تو شیعونکو حق پر اور سنیونکو ناحق پر پایا والحمد للہ علی ما ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ قولہ تیسرے شہادت اقول یہ شہادت تو شیعونکے لئے شہد و شکر اور سنیون کے لئے حنظل سے تلخ تر ہے اسلئے کہ بدیہی ہے کہ مراد اصحاب محمد سے صحابہ مومنین ہین نہ صحابہ منافقین کما فی الدرر

فی الاسفل من النار ہین اور حوض کوثر بر ذات الشمال کے ہاتون پر گرفتار ہین اور جب رسولخدا اصحابی
اصحابی پکارتے ہین اور ملائکہ بار بار انکو مرتدین سناتے ہین تو سحقاً سحقاً فرماکر انکو دہتکارتے ہین اور بالاتفاق
امثال عمار و ابی ذر کہ جنکی احادیث فضائل سے صحاح سنیان بھرے ہوئے ہین اصحاب مومنین
سے ہین اور العیاذ باللہ کسی نے انکو منافقین سے نہین کہا اور حضرت عثمان کا ان
لوگونکو گالیان دینا اور اہانت کرنا اور کوڑے لگانا اور لات جوتی سے مارنا اور
پسلیان توڑنا اور شہر بدر کرادینا اور حضرات سنیہ کا ان لوگونکو حرف اور شور پشت
اور ادب بجا لا حضرت عثمان کہنا جیسا کہ کتب اہل سنت سے بہتر بخوبی ہمنے لکھا
ثابت ہے پس اگر یہ کل شنایع افعال از راہ محبت تھی تو شیعونکا تبرا بھی ثلثہ سے
از راہ محبت ہوسکتا ہے اور اگر یہ سب از راہ عداوت تھا تو شیعہ تو فقط منافقین
سے بغض رکھتے ہین تمنے اور تمہارے عثمان نے تو مومنین سے بغض کیا بلکہ تمہارے
حضرت ابی بکر نے تو صحابہ مومنین کو مثل قوم مالک نویرہ کے بہ تہمت ارتداد قتل کرا ڈالا
تعجب ہے کہ شیعونکا تبرا منافقین سے بغض صحابہ پر محمول ہوتا ہے اور اپنے ثلثہ کی حرکات
ناشایستہ قتل صحابہ مومنین اور انکی پسلیان توڑنا عین محبت صحابہ شمار کیا جاتا ہے

محبت تیری بے انصاف کا منہ کالا کہو یارو انشاء اللہ تعالے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھی شہادت اوسی تفسیر مین لکھا ہے لما بعث اللہ موسی بن عمران
واصطفاہ نجیا وفلق لہ البحر ونجی بنی اسرائیل واعطاہ التوراۃ والالواح
رای مکانہ من ربہ عز وجل فقال یارب لقد اکرمتنی بکرامۃٍ لم تکرم بہا
احداً من قبلی فہل فی انبیاءک علیک من ہو اکرم منی فقال اللہ نعم ان محمداً
افضل عندی من جمیع خلقی فقال موسی فہل فی ال الانبیاء اکرم من الی فقال
عز وجل یا موسی اما علمت ان فضل ال محمد علی ال جمیع النبیین کفضل محمد

علی جمیع المرسلین فقال یارب ان کان فضل آل محمد عندک کذالک فھل فی صحابۃ الانبیاء عندک اکرم من اصحابی فقال یا موسیٰ اما علمت ان فضل صحابۃ محمد علی جمیع صحابۃ المرسلین کفضل آل محمد علی آل جمیع النبیین فقال موسیٰ ان کان فضل محمد وآل محمد واصحاب محمد کما وصفت فھل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیھم الغمام وانزلت علیھم المن والسلویٰ وفلقت لھم البحر فقال اللہ یاموسیٰ ان فضل امۃ محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلی علی خلقی ترجمہ جبکہ

خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ابن عمران کو مبعوث فرمایا اور اونکو برگزیدہ کیا اور اونکے سبب سے دریا کو پل بنادیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی کہ یاالٰہی تو نے مجھ کو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو پہلے نہیں دی تیری بہان مجھ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ نہیں معلوم نہیں کہ محمد میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیا کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبرون پر ہے تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ الٰہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور کسی نبی کے اصحاب کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحاب محمد کی تمام انبیا کے اصحاب پر اوسطرح ہے جسطرح کہ فضیلت آل محمد کی سب انبیا کی ہے پر تب حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اگر فضیلت محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کی ایسی ہے جیسے کہ تو نے ارشاد فرمائی پس کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے جن پر تو نے بادلون کا سایہ کیا جن پر من وسلوا نازل کیا جن کے لئے دریا کو پل کردیا خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ فضیلت امت محمد کی سب انبیا کی امت پر اتنی ہے جتنی کہ مجھ کو میری

خلقت پر فضیلت ہے ان دونون روایتون سے دو باتین دریافت ہوئین اول یہ کہ جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے دشمنی رکھے وہ مستوجب عذاب کا ہے اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے تمام دنیا ہلاک ہوجاوے اور جو دوستی رکھے وہ مستحق ثواب کا ہو اور ثواب بھی کیسا کہ جس سے کفار کی عاقبت بنجاوے دوسرے یہ کہ اصحاب نبی کی فضیلت اور نبیون کے اصحاب پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت پیغمبر خدا کی آل کے اور پیغمبرون کی آل پر اور ان دونون باتون کے ثابت ہونے سے مذہب شیعون کا باطل ہوگیا اسلئے کہ مدار اونکے مذہب کا صحابہ کی دشمنی اور اون کے برا جاننے پر ہے جو شخص اصحاب سے دشمنی رکھے وہی پکا مومن ہے اور جو اونکو سب کو برا جانے وہی سچا شیعہ ہے پس ان دونون روایتون سے جسکے راوی امام حسن عسکری علیہ السلام ہین اور جو شیعونکے اقرار سے صحیح اور مستند روایت ہے حضرات شیعہ کو سوا اسکے دو امرون کے تیسرا چارہ باقی نہین رہا کہ اصحاب کو بہتر جانین اور اون کی فضیلت کے قائل ہون اور اون سے محبت رکھین تاکہ وہ مستحق ثواب کے ہون یا کہ اونکو برا جانین اور اون سے دشمنی رکھین تاکہ مستوجب عذاب کے ہون لیکن حضرات شیعہ جبتک کہ اپنا مذہب ترک نکرین گے اور سنیونکے شریک نہوجاوینگے تب تک وہ فضیلت صحابہ کے قائل نہونگے کوئی شخص باوجود اقرار فضیلت صحابہ کے شیعہ رہ نہین سکتا تمام علماء شیعہ عبد اللہ بن سبا کے وقت سے لیکر جناب قبلہ و کعبہ کے عصر تک اسی فکر مین مر گئے کہ اصحاب کے معایب تلاش کرین اور اونکی برائیان ثابت کرین اور اونکے فضائل سے انکار کرین اگر کسی کو انکار ہو تو وہ ذرا تکلیف گوارا کرے اور شیعونکی کتابونکو اوٹھا کر دیکھے کوئی ورق نہوگا جسمین اصحاب کی برائیان نہون کوئی صفحہ نملیگا جسمین اون پر تبرا نہو جناب مجتہد صاحب قبلہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین کہ اکثر احادیث فضائل صحابہ از طرق اما میہ باوجود کثرت احادیث مختلفہ در امر جزئیے

از جزئیات اصلیہ و فرعیہ اگر تمام کتب احادیث امامیہ ورق ورق بہ بینید و بہ تفحص مطالعہ
در آرند مظنون آنست کہ زیادہ از سہ چہار حدیث کہ مروی باد رست نداشتہ باشند
و ست ہم ندہد اما احادیث مثالب و معایب انہا پس بلا اغراق اینست کہ متجاوز
از ہزار حدیث باشد ای اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اور دیکھو کہ جنونکو اور حضرات
شیعہ کے حال کو دیکھو کہ خود ہی اپنے اماموں کی طرف سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر
صاحب کے اصحاب کا رتبہ سب سے بڑھکر ہے اور کسی نبی کے یار اونکے درجہ کو
نہین پہنچتے اور جو اون سے محبت رکھے وہ ناجی اور جو دشمنی رکھے وہ ناری ہے
اور خود ہی یہ فرماتے ہین کہ کوئی آیت کوئی حدیث کوئی روایت اونکی تعریفات
مین نہین ہے اور جو ہے وہ بے سرو پا ہے بلکہ ہزارہا احادیث اونکی برائیون مین ہین
اگر ہم ہزار برس غور کرین اور اس مشکل عقدہ کو حل کرنا چاہین مگر نہ ہماری
سمجھ اس مسئلہ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمسے کبھی یہ گرہ کھل سکتی ہے اگر حقیقت مین
ہمارے پیغمبر کے اصحاب ایسے افضل ہین کہ کسی پیغمبر کے اصحاب اونکے درجہ
تک نہین پہنچتے اور اونکی دشمنی باعث عذاب اور اونکی دوستی باعث ثواب
ہے تو چاہیے کہ قول سنیونکا درست ہو اور ایسے بزرگونکی تعریف مین اگر ہزارون
احادیث اور لاکھون روایتین منقول ہون تو بھی تھوڑے ہین اور اگر قول
شیعونکا صحیح ہے تو چاہیے کہ ایسے شخصون کی دشمنی باعث نجات اور دوستی
موجب ہلاکت ہووے لیکن درحقیقت یہ قول مجتہد صاحب کا محض غلط
اور بالکل باطل ہے اسلئے کہ خود شیعونکی کتابون سے ہزارہا احادیث اور اقوال
فضائل مین صحابہ کے ہم نکال سکتے ہین چنانچہ اسی رسالے مین ہم اپنے اس قول
کو ثابت کرینگے اور صدہا روایتین فضیلت صحابہ کی کتب شیعہ سے نکال کر مجتہد صاحب
کے مقلدین کی خدمت مین پیش کر کے قبلہ و کعبہ کے قول کی تکذیب کرینگے اگر کوی

شیعہ تعجب کرین کیونکہ ہمارے علماؤ اصحاب کی فضیلت بیان کی ہے اور کسطرح اونکی تعریف کی روایتون کی تصدیق کی ہے تو اس کے واسطے ہم ایک قاعدہ مسلمہ مجتہد صاحب کو بیان کرتے ہین کہ وہ صوارم مین فرماتے ہین کہ اگرچہ کسی اہل مذہب سے جو کہ کسی کے فضائل کا اعتقاد رکھے اوسکے معایب کے روایات کی توقع رکھنا یا جس کسی کے وہ معایب کا معتقد ہو اوس کے فضائل کے اقرار کی امید رکھنا بیجا ہے لیکن خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے واسطے سبھونکو مجبور کردیا کہ اونہون نے اصحاب کی برائیون کو خود ہی روایت کیا چنانچہ الفاظ اوس کے یہ ہین ہر چند از اہل مذہبیکہ روایات مطاعن سنخے کنند توقع روایت فضائل ان شخص داشتن بیجاست وہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالے اتماما للحجۃ قلوب مخالفین جناب امیر المومنین چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بنا برپیش آمد وتقرب سلاطین بنی عدی وتیم وبنی امیہ اخبار فضائل انہار السیار وضع نمودہ آند چون دروغگو را حافظہ نمی باشد ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز مثالب اصحاب ثلثہ واتباع الیشان را ہم مذکور ساختہ اند وعلما ومحدثین الیشان ہمچنین احادیث و اخبار را در کتب ومصنفات خود مندرج فرمودہ اند ہم اسی قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا نے اپنی حجت تمام کرنے کے لئے شیعونکو مجبور کردیا کہ اونہون نے اصحاب کی بزرگیان اور فضیلتین اپنی کتابون مین آئمہ کرام کی زبان سے روایت کین ہر چند از اہل مذہبیکہ روایات مطاعن سنخے کنند توقع روایات فضائل ان شخص داشتن بیجاست وہمچنین بالعکس لیکن جناب حق سبحانہ تعالی اتماما للحجۃ قلوب مخالفین صحابہ کبار چنان مسخر گردانیدہ کہ باوجود اینکہ بہ ضرورت ترویج عقائد عبد اللہ بن سبا وشیعیانش اخبار مثالب صحابہ را السیار وضع نمودہ اند چون دروغگو را حافظہ نمی باشد ہمان مخالفین از غایت نافہمی باعجاز جناب امیر المومنین باز فضائل

اصحاب ثلثہ واتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند و علماء محدثین ایشان چنین احادیث واخبار را در کتب و مصنفات خود مندرج فرمودہ اند ٭

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اس حدیث مین بھی مثل حدیث سابق کے مراد مومنین صحابہ ہین کہ جنکو شیعہ ساری دنیا سے افضل سمجھتے ہین اور سنّی اونکو خرف اور شور پشت اور جاہل اور نافہم اور بے ادب کہتے ہین اور حضرت عثمان اونکی پسلیان توڑتے ہین اور شہر بدر کرتے ہین اور اس حدیث سے منافقین صحابہ مراد نہین ہین جنکو سنیون نے بنا پیر بنایا ہے اور شیعہ اونکو مصداق حدیث حوض اور آیۃ فی الدرک الاسفل من النار سمجھتے ہین قولہ مذہب شیعونکا باطل ہوگیا اقول نہین صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین بلکہ ان دونون باتونکے ثابت ہونے سے مذہب سنیون کا باطل ہوگیا لیکن امر اوّل پس اسوجہ سے کہ امثال عمار اور ابوذر اور ابن مسعود بالاتفاق اصحاب اخیار سے تھے کہ صحاح ستہ مین جنکی احادیث فضائل زبان نبوی سے موجود ہین اور حضرت عثمان اور اونکے اتباع نے اونسے دشمنی کی اور مارا پیٹا اور اونکی پسلیان توڑین اور شہر بدر کیا وقد اثبتنا ذالک کلہ فیما سبق اور جو شخص صحابہ نبی سے دشمنی کرے اگر اوسکا عذاب ساری دنیا کو ہلاک نکرے تو سنیونکو تو بیشک ہلاک کریگا جو ایسے مرتدین کے مریدین سے ہین اور اگر فرمایئے کہ حضرت عثمان نے یہ سب باتین محبت کی تھین نہ بعداوت تو گستاخی معاف شیعونکا تبرا بھی گویا محبت اور دوستی کی راہ سے ہی حضور اوسکو دشمنی پر ناحق محمول فرماتے ہین لیکن امر دوم پس اس عبارت سے جسطرح فضیلت اصحاب نکلتی ہے اوسیطرح تفضیل آل کل اصحاب پر بھی نکلتی ہے جو ظاہر لا سترہ فیہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث تمسک و حدیث سفینہ وامثال ذالک کہ متفق علیہ ہین تو باطل ہوا مذہب سنیونکا کہ افضل البشر بعد رسول اللہ ابوبکر ثم عمر کما فی عقائد النسفی و شہرۃ عن قال قائل علی ہذا اللہم ابابکر ثم عمر ثم عمر ثم عمر

فهل فی ہذا من ضرر فان من غایۃ المحبۃ تکرر ما تکرر قولہ مدار او نکے مذہب کا صحابہ کی دشمنی اقول وہی چھوٹی کے منہ مین گوہ مدار مذہب شیعہ صحابہ منافقین کی دشمنی اور صحابہ مومنین کی دوستی اور مدار مذہب سنیہ برعکس اسکے ہو یعنی مومنین کی دشمنی اور منافقین کی دوستی پر ہے اور خود مخاطب اقرار کر چکا ہو کہ مابہ النزاع درمیان شیعہ و سنی صحابہ ثلثہ ہین کہ شیعہ اونکو منافق اور سنی اونکو مومن کہتے ہین پھر یہان جو فرماتے ہین کہ شیعہ و سنی کل صحابہ مین مختلف ہین کہ شیعہ سب کو برا اور سنی سبکو اچھا جانتے ہین یہ کس راہ سے ہی جز اینکہ دروغگو را حافظہ نباشد قولہ جو شیعونکا اقرار ہی صحیح اور مستند روایت ہو اقول کسی ایک شیعہ کا بھی اقرار صحت اس روایت پر کسی چھوٹی ہی کتاب سے مثل محاج السالکین شاہ عبد العزیز دہلوی کی ثابت کر دیا ہوتا تب بھی کسیقدر ہم آپ کو سچا کہتے اب حضور کا لقب مبارک جز الکذب البریۃ اور کیا ہو سکتا ہو اصل یہ ہی کہ جو روایات تفسیری کہ امام حسن عسکری سے راویون نے روایت کی ہو اوسکو جمع کر کے منسوب بامام حسن عسکری کر دیا ہو اعم اس سے کہ صحاح ہون کہ ضعاف ہون احاد ہون کہ متواتر پس یہ دونون حدیثین بھی مثل دیگر احادیث کی قسم احاد سے ہین کہ اصول عقاید مین بکار آمد نہین کما مر اور علاوہ برین ایمان ثلثہ کا اس سے ثبوت نہین اگر کل صحابہ مومنین اچھے ہوے تو کل صحابہ منافقین کو کیا ملا اور بالخصوص آپکے ثلثہ کو کیا ملا جنکا نفاق ہمنے آپ ہی کی کتابون سے ثابت کر دیا قولہ کہ اصحاب کو بہتر جانین اقول سوائے ثلثہ و اتباعہم و اذنابہم کے کہ منافقین سے تھے کل اصحاب کو اچھا اور بہتر از بہتر جانتے ہین اور یقیناً مستحق ثواب ہین جسطرح کہ بیشک شیعہ اہل سنت منافقین کی دوستی سے مستحق درک الاسفل من النار ہین قولہ عبد اللہ ابن سبا اقول سابق مین گذرا کہ بقول آپکے یہ ملعون آپکا پردادا ہو اور شیعہ اوسکو مثل آپکے ثلثہ کی بیدین سمجھتے ہین قولہ کوئی ورق نہو گا جسمین اصحاب کی برائیان نہون

اقول جھوٹے پر خدا کی لعنت ابھی تم خود وہ حدیثین اصحاب کی تعریف مین ہماری
ہی کتاب سے نقل کر چکے ہو اگر اصحاب ثلثہ کی برائیان فرمائے تو کسیقدر ہم
آپکو سچا کہین کہ ہمارے علما نے چند اوراق مین سنیون کی کتابون سے برائیان اصحاب ثلثہ
کے لکھی ہین اسکو یہ بات لازم نہین ہے کہ کل اصحاب کی برائیان لکھ گئین ہون اگر آپ
جھوٹھونکے جھوٹھے نہین ہین تو ایک سطر بھی کل اصحاب کی برائیون مین دکھا دیجئے
قولہ صوارم مین ارشاد فرماتے ہین اقول اگر آپ کچھ سمجھتے ہین تو حمقا کو فریب دیتے
ہین اور اگر نہین سمجھتے تو خود نافہم ہین حضرت سلامت صوارم مین جہان بحث
فضائل اور مثالب اصحاب ثلثہ سے ہے وہان فرماتے ہین اما احادیث فضائل
صحابہ از طریق امامیہ الخ پس مراد صحابہ سے یہان اصحاب ثلثہ ہین کہ اول مصداق جمع نہین
ہوسکتا ہین بقرینہ مبحث وسیاق وسباق اور خود ہی مخاطب نافہم بعد چند سطرون کے
ناقل ہے کہ فرماتے ہین کہ ازین ثابت نا شد مگر باعجاز جناب امیرالمومنین بازمثالب
اصحاب ثلثہ واتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ انتہی اس عبارت سے صاف
صاف ظاہر ہے کہ جسطرح ذکر مثالب اصحاب ثلثہ ہے اوسیطرح پیشتر بھی ذکر فضائل
صحابہ ثلثہ ہے نہ کل اصحاب کا بعض اونکے مومن ہین اور بعض منافق مصداق منکم من یرید
الدنیا ومنکم من یرید الآخرۃ ہوگئے ہین پس غرض یہ ہے کہ فضائل اصحاب ثلثہ
ہماری کتابون مین نہین ہین اور معائب اونکے اوہین کی کتابون سے ہین منجملہ
الاسرار ہین قولہ ہے ہے اہل انصاف ذرا آنکھ کھولو اقول اے اہل انصاف ان
مستان فخوا بیدہ بخت سے کہو کہ ذرا آنکھ تو کھولو نہ سر کے کھلے منہ سے پڑو تو خفتہ نیند سے
چونکو اور ہوش مین آؤ اور اپنی حال بد مآل پر نظر کرو کہ اصحاب ثلثہ کی تعریف وفضائل
بھلا کہ معتبر صاحب سے بھی انکار درجہ بڑھا دیا یہان تک کہ روز فدک السارا
بدر اگر عذاب نہ نازل ہوتا تو جز عمر کوئی بیر بچتا نہ کوئی پیغمبر پھر خود ہی اوسکے

مناقب مین اپنی صحاح مین نقل کرتے ہو بقول حضرت عمر کہ جناب امیر و عباس اونکو بلکہ
اونکو مقدم بلکہ اونکو موخر کو کاذب اور غادر اور خائن اور آثم جانتے تھے اور یدور الحق
مع علی حیث دار بھی صحاح مین ہی اگر کوئی سُنّی ہزار برس سوچے اور اس مشکل
عقدہ کو حل کرنا چاہیے تو ہرگز حل نہوگا اور یہ گرہ ریشمی کسیطرح کھل نہین سکتی کہ
اصحاب ثلثہ مجمع فضائل و رذائل معاً کیونکر تھی اور حضرت عمر کا صدق مستلزم اونکے
کذب کا ہی اور کذب اونکا مستلزم صدق جناب امیر اور صدق آنحضرت کا مستلزم
کذب عمر اس سے بڑھکر کیا گرہ ہوگی کہ ہزار کھولوگے مگر گویا سنگ گرہ مین پانی پڑا ہی وہ کب
کھل سکتی ہی **قولہ** اس عقدہ مشکل کا حل کرنا **اقول** حضرت والا کو ایسے بلیدون کو دلون کے
نزدیک تو ذرے ذرے سی بات نہایت مشکل اور عقدہ مالاینحل ہی اسی سے شیعہ
سے اشعر ہی اور اشعر یسے نیچری ہی اب دیکھین ہمارا گرگٹ کون رنگ بدلتا ہی لیکن
پیروان حضرت مشکل کشا جنکے حق مین آپکے علماء لولا علی لہلک عمر فرماتے ہین اور قضیۃ
ولا اباحسن لہا مثل بتاتے ہین اور کان عمر یتعوذ من معضلۃ لیس فیہا ابو الحسن علی
کمافی تاریخ الخلفاء وغیرہ ایسے عقدون کو عقدہ نہین سمجھتے اور جھو ٹکی گرہین جانتے ہین
کہ فریب عوام کے لئے تم سے جہلا بتاتے ہین اور اپنی کج فہمی بلکہ نافہمی کا نمونہ دکھاتے ہین
دیکھو کیسی سہولت سے ہمنے تمہارا عقدہ کھولدیا کہ اقرار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ مومنین ہین اور
انکار فضائل صحابہ سے مقصود صحابہ منافقین ہین بلکہ بالخصوص اصحاب ثلثہ مراد ہین
کیون حضرت یہ گرہ تو آپکی بکر فکر کی کھل گئی اب حجلہ خاطر رنگین سے کوئی دوسری پیش کیجے
ہرچند آپکو کسیقدر رنجیدگی ہوگی اس لئے کہ آپکی تربیت خانہ مین مثل ام کلثوم دختر
ابی بکر مخطوبہ عمر کی ناز و نعم پلی ہوگی کمافی تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری **قولہم** اسی
قاعدہ کو تسلیم کرتے ہین الی قولہ باز فضائل اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور
ساختہ اند **اقول** تسلیم قاعدہ اور تقلیب تقریب جب صحیح ہوتی کہ کوئی چھوٹی سی بھی

حدیث کتب علما و محدثین شیعہ سے فضائل اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع مین نقل کی ہووے نہ ملی اسلیے کہ جناب مجتہد اعلی اللہ مدارجہ تو فرماتے ہین کہ صاحبان صحاح اہل سنت نے باعجاز جناب امیر مثالب اور معائب اصحاب ثلثہ کو اپنی صحاح مین نقل کیے پس تقلیب اسکی یہ نکلی کہ آپ فرماتے کہ صاحبان صحاح شیعہ نے باعجاز اصحاب ثلثہ فضائل اصحاب ثلثہ اپنے صحاح مین نقل کیے حالانکہ ایک حدیث کا بھی فضائل اصحاب ثلثہ سے آپنے پتا والشان شیعہ کی کسی غیر صحیح کتاب سے بھی نہ دیا ابتداے کتاب سے اس مقام تک اگر اپنے بنام نامی اصحاب ثلثہ کوئی حدیث لکھی ہو تو کہدیجیے اور ہم سے پوچھیے تو حدیث قرطاس حدیث فدک حدیث جیش آسامہ حدیث حوض حدیث کاذب و غادر و خائن اور امثال انکے سب آپ ہی کی کتابونسے نقل کرتے ہین کہ جنکا مصداق سواے اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع کے کوئی نہین ہو سکتا ہے باقی یہ دو حدیثین جو فضائل مطلق صحابہ کی آپنے نقل کین تو کب ہم مطلق صحابہ کو برا جانتے ہین بلکہ ہم فقط اصحاب ثلثہ اور اونکے اتباع کو بسبب اصحاب نفاق ہونیکے برا جانتے ہین اب آپکو لازم ہے کہ ثابت کیجے کہ صحابہ سے مراد یہان اصحاب ثلثہ ہین اسے ثابت کیجیے کہ صحابہ سے مراد صحابہ مومنین و منافقین سب ہین تاکہ آپکے ثلثہ بھی اسمین داخل ہو جائین اور جب یہ آپنے ثابت نکیا تو ہم کہتے ہین کہ لا نسلم کہ مراد آپکے ثلثہ ہین یا کل مومنین و منافقین مراد ہین کیون نہین جائز ہے کہ مومنین صحابہ مراد ہون آپ خود صفحہ ۲۷ مین اسی کتاب کے فرما چکے کہ امامیہ کے نزدیک فضائل کی مصداق صرف وہی اصحاب ہین جنکو علماے شیعہ نے قبول کیا ہے انتہی اور ظاہر ہے کہ علماے شیعہ نے منافقین سے کسیکو قبول نہین کیا اور آپ کے ثلثہ کو بھی اونہین سے سمجھا پھر آپکا یہ دعوی کہ بار فضائل اصحاب ثلثہ و اتباع ایشان را ہم مذکور ساختہ اند بلا اسکا ثبوت دیجیے یا جو کا ذبین کو خدا نے کہا ہے وہ فرمایے اور آپ اپنے منہ سے ثلثہ کو ہر جگہ اصحاب کبار کہتے ہین کہا کیجے آپ کا خصم بھی اونکو کبار کہتا ہے مگر اصحاب النار کا اور اونکے اتباع کو اونکا صغار جانتا ہے

کرا وسی سے قصور والا بھی ہین خفا نہو جیسکا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے ٭

قال المخاطب العتاھم ہداہ اللہ سبیل السلام

پانچوین شہادت شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معانی الاخبار مین امام موسی رضا سے روایت کی ہو عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابا بکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام حسن علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر بمنزلہ میرے سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے اور جب حضرات خلفا ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا امام حسن کی قول سے بمنزلہ پیغمبر خدا کی سمع وبصر اور دل کے ہونا ثابت ہوا تو پھر اون سے محبت نہ رکھنا در حقیقت پیغمبر خدا سے محبت نرکھنا ہی اور اونسے عداوت رکھنا در اصل پیغمبر خدا سے دشمنی رکھنا ہی سنی والونکو تعجب ہوگا کہ امام حسن کی روایت سے علماء شیعہ نے کیونکر ایسی حدیث کو اپنی کتابون مین ذکر کیا اور انتظار ہوگا کہ اگر اوس کو نقل کیا ہی اور اوس کی صحت کو تسلیم کیا ہی تو اوسکا کیا جواب دیا ہی اسلئے ہم اوس جواب کو بیان کرتے ہین وہ جواب یہ ہی کہ اس حدیث کی اون الفاظ کے بعد جنکو اوپر ہم نے نقل کیا ہے کچھی الفاظ اور بڑہائے ہین اور اونہین کو جواب اس حدیث کا تصور کیا ہی فلما کان من غد الخ ترجمہ امام حسن فرماتے ہین کہ جب دوسرا دن ہوا تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اوس وقت امیر المومنین علی علیہ السلام اور ابو بکر اور عمر اور عثمان موجود تھے مین نے حضرت سے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار میںنے کل آپکی زبان سے سنا جو کچھہ آپ نے ان اصحاب کی نسبت فرمایا وہ کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے کہا ہی بعد اس کے حضرت نے اون کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سمع اور بصر اور دل ہین اور اسکے وہی یعنے علی کی محبت سے سوال کئے جاینگے اور یہ کہکر یہ آیت پڑھی کہ خدا سے عز وجل

فرماتا ہے کہ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا پھر فرمایا
کہ قسم ہے مجھ کو اپنے پروردگار کی عزت کی کہ تمام امت میری قیامت کے دن
کھڑی کیجاویگی اور اون سے سوال علی کی محبت سے ہوگا اور یہی مطلب ہے
خدا کے اس قول کا کہ وقفوہم انہم مسئولون کہ ٹھہراؤ انکو تحقیق ان سے پوچھنا ہے اس
حدیث کے ان الفاظ کو ہم شیعہ دلیل اس بات کی سمجھتے ہیں اور اوسکو دوسرے دن کا چھپایا
ہوا فقرہ سمجھتے ہیں پہلی دلیل اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اول روز جب امام حسن نے
حضرت سے سنا کہ ابوبکر بمنزلہ سمع کے اور عمر بمنزلہ بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے ہیں
تو اوس روز کچھ استفسار نکیا دوسرے دن پوچھنے کا کیا سبب ہے اگر امام حسن کو پوچھنا
ہوتا تو اوسی وقت پوچھتے اگر یہ خیال کیا جاوے کہ پہلے دن بسبب انکے موجود ہونے خلفاء
موصوفین کے انکی خوف سے نہ پوچھا تو دوسرے دن بھی اسی حدیث سے انکا موجود ہونا
ثابت ہوتا ہے اگر اونکا خوف تھا تو نہیں پوچھنے کیا حضرت آج آپنے اونکے سامنے ایسا
ایسا فرمایا اس کی حقیقت کیا ہے کہ پھر مجلس میں انہیں کے سامنے استفسار کرتے
اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقرہ دوسرے دن کا چھپایا ہوا ہے دوسری دلیل اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ اول روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تشبیہ اور تمثیل پر
قناعت فرمائی اور حضرات خلفاء ثلثہ کو بمنزلہ سمع اور بصر اور فواد کے کہکر سکوت کیا
تو یہ فرمانا دل سے تھا یا براہ تقیہ یا بطور استہزاء اگر دل سے تھا جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں فنعم
الوفاق جھگڑا مٹ ہوا اگر براہ تقیہ تھا تو اول پیغمبر خدا کی نسبت تقیہ کرنا ثابت ہوا
حالانکہ خود حضرات شیعہ اوسکے قائل نہیں دوسرے اگر پہلے دن حضرت نے براہ تقیہ
فرمایا تھا تو دوسرے دن بھی [illegible] تقیہ کا [illegible] خلفاء کا
خوف سے یا [illegible] اگر بطور استہزا کے تھا
تو پیغمبر صاحب کی نسبت مسخرگی اور ٹھٹھہ بازی کا اطلاق کرنا ہے اور یہ سوائے شیعوں کے

دوسروں سے نہیں ہو سکتا وہ جو چاہیں پیغمبر صاحب پر تہمت کریں تیسری دلیل
پیغمبر خدا علیہ الصلواۃ والسلام جو کچھ فرماتے تھے اور جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
کہتے لگی لپٹی نہ رکھتے تھے اور کسی کو دھوکا نہ دیتے تھے اور کسیکو شبہہ میں نہ ڈالتے تھے
پس اگر دوسرے دن کو جاتے ہوئے فقرہ کو ہم صحیح مانیں تو گویا پیغمبر صاحب پر
تہمت کریں اسلئے کہ اگر دوسرے دن امام حسن استفسار نکرتے اور پیغمبر صاحب
اصل مطلب نہ بتاتے تو لوگ شبہہ میں رہتے اور حضرت کے کلام کو صدق اور صفائی پر
قیاس کرکے حضرات ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین رضی اللہ
تعالی عنہم کو بمنزلہ سمع اور بصر اور دل کے سمجھتے جیسا کہ ان لفظوں سے جو حضرت نے
فرمائی معلوم ہوتا ہے پس کیا کوئی ایمان رکھنیوالا پیغمبر صاحب پر ایسی تہمت کرسکتا ہے
اور جسکا کام صاف بیان کردینا اور لگی لپٹی نہ رکھنا تھا ہو اوسکی باتوں کی ایسی تاویل
کرسکتا ہے نعوذ باللہ من ذلک حقیقت یہ ہے کہ حضرات شیعہ نے دین کو تمسخر اور ٹھٹھا کر
ڈالدیا ہے اور پیغمبر خدا کے احادیث اور کلام اللہ کے آیات کو تحریف اور تغیر
کرکے بدل دیا ہے نہ خدا کے کلام کو کلام سمجھتے ہیں نہ پیغمبر صاحب کی حدیث کو
صاف سمجھتے ہیں سب میں شک اور شبہہ کرتے ہیں اور سب کو ذو وجہین اور ذو معنیین
جانتے ہیں جو کہ بنائے مذہب تشیع نفاق اور جھوٹ پر ہے اسلئے سب کو اپنا ہی سا
جانکر ایسے تاویلات کرتے ہیں ورنہ کون شخص ہے کہ پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہیگا
کہ وہ ایک روز کچھ کہتے تھے دوسرے دن اوسکی کچھ تاویل کرتے تھے فرض کرو کہ اگر کسی
شخص نے پہلے ہی دن کی باتیں سنی ہوں اور اوسنے پیغمبر صاحب کو ہادی اور
نبی سمجھکر اونکے کلام کو حق جانا ہو حالانکہ بقول شیعوں کے وہ حق نتھا اور اوسکا
مطلب وہ دوسرا ہی تھا جسکو دوسرے دن حضرت نے امام حسن کے پوچھنے پر
بتلایا اور وہ شخص دوسرے دن حضور میں حضرت کے حاضر نہ ہوا ہو اور اوسنے

پیغمبر خدا کے زبان سے اوس مجمل فقرے کی تفسیر مفصل ہو تو اوسکو ذیل حدیث میں نقض
اوس کلام کی صحت پر ہو گیا ہو اور جس کے سبب سے وہ گمراہ ہوا ہو اس کا الزام
کسپر ہوگا اوسی سننے والے بیچارے پر یا معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت پر

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ شہادت حضور کی شہادت زور ہے نبی اور پھر یہ تصور کن ہے اول آپکو ضرور تھا
کہ تواتر اس حدیث کا اقرار شیعہ سے ثابت کرتے تب اس سے استدلال فرماتے
کیونکہ مدار اعتقاد شیعہ اوپر متواترات کے ہے نہ اوپر اخبار احاد کے ہے پس اگر
کوئی حدیث خلاف احادیث متواترہ ہو تو شیعہ اوسکو قابل الطرح یا قابل
التاویل مثل آیات تشبیہ و تجسیم جانینگے پھر آپکا استدلال شیخ چلی کا خیال ٹھہر جائیگا
دوم یہ کہ جب مطابق زعم باطل آپکے یہ حدیث مدح شیخین پر دلالت کرتی ہے
تو مطابق مخالفین اور مخالف ہمارے مذہب کے ہوئے اور ہمکو ہمارے
اماموں نے فرمایا ہے کہ جب دو حدیثیں مختلف تمہارے پاس آویں کہ ایک
اونمیں سے موافق عامہ اور دوسرے مخالف عامہ ہو خذ ما خالفهم
فان الرشد فی خلافهم پس ہمکو ضرور ہے کہ اس کے خلاف پر عمل کریں
اور احادیث دالہ بر مذمت ثلٰثہ کو معمول بہا قرار دیں پھر اس استدلال و قیل
وقال لاطائل سے کیا حاصل سوم یہ کہ آپکو منظور نظر وقت اکثر شیعوں کا الزام
دینا ہے اور ظاہر ہے کہ بنا سے الزام مسلمات خصم پر ہوتی ہے اور آپکے
خصم نے کل حدیث کو من حیث ہو کل تسلیم کیا ہے نہ بعض کو من حیث
ہو کل پھر اوس بعض سے آپ استدلال کیونکر کر سکتے ہیں اور اپنی تسلیم اور
عدم تسلیم سے دوسروں پر الزام کیونکر دے سکتے ہیں غیروں کے مسلمات
میں آپکو زبردستی دخل دینا مصداق اس مثل کا ہے کہ خواہی نخواہی

اب ذرا کان لگا کر متوجہ ہو کر آپ اور آپکے اتباع سنیں اور ہم قبل از مقصود ایک
مقدمہ عرض کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے ہمیشہ اپنا متحد ہونا ساتھ جناب امیر
کے بعبارات مختلفہ بیان فرمایا علی منی و انا من علی کما فی صحیح البخاری وغیرہ من
الصحاح و انا و علی من نور واحد یا علی حربک حربی و سلمک سلمی و علی
مثل راسی من بدنی اور فردوس دیلمی میں ہے بمنزلۃ روحی من جسدی اور
جمع الجوامع الکبیر میں ہے کہ عمر عاص نے آنحضرت سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک دنیا
میں کون احب ہے فرمایا کہ عائشہ اور بعد اوسکے حفصہ میری محبوبہ ہیں یعنی ان
دونوں سے حظ زندگانی اور لذت نفسانی ہے سائل نے کہا کہ میں مردوں
سے پوچھتا ہوں فرمایا کہ انہیں دونوں کے باپ یعنی تا دم زندگانی یہ
لوگ بخشش برداری و خدمتگذاری مصروف راحت رسانی ہیں پھر سائل
نے عرض کی کہ پھر علی کہاں ہیں فالتفت الی اصحابہ فقال ان ھذا یسالنی
عن نفسی یعنی آنحضرت نے متوجہ باصحاب ہو کر فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے میرے نفس کو
پوچھتا ہے یعنی علی تو بجائے نفس نفیس اور ذات شریف میری کے ہیں وہ غیر
نہیں ہیں جو دوست من حیث الدنیا ہوں یا من حیث الاخرۃ ہوں بالجملہ
احادیث طرفین بحد استفاضہ و تواتر پہنچے ہیں کہ جناب رسول خدا نے ہمیشہ اون
حضرت کو بمنزلہ نفس اپنے کے فرمایا ہے اور مجمع علیہ کل مفسرین شیعہ و سنی ہے
کہ آنحضرت نے روز مباہلہ ابنائنا میں حسنین کو اور نسائنا میں جناب سیدہ کو
اور انفسنا میں جناب امیر علیہ السلام کو لیکر واسطے مباہلہ کے نکلے تھے اور صواعق محرقہ
میں ابن حجر مکی متعصب سنگدل نے کہا ہے ان علیا احتج یوم الشوری علی اھلھا
فقال انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ منی و من جعلہ
نفسہ و ابناءہ ابناءہ و نساءہ نساءہ غیری قالوا اللھم لا یعنی حجت پکڑی

جناب امیر نے روز شوریٰ اصحاب شوریٰ پر یہ فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا
ہون اسے صحابہ کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ مجھسے قرابت مین قریب تر
رسول خدا سے ہو اور کوئی ایسا ہی کہ آنحضرت نے اوسکو اپنا نفس گردانا ہو اور
اوسکے بیٹون کو اپنا بیٹا اور نسا کو اپنی نسا قرار دیا ہو بجز میرے پس کہا صحابہ
نے اللّٰہم لا یعنے خدا وند اہم مین سے سوا ئے علی کے کوئی ایسا نہین ہی
پس جناب امیر کے نفس پیغمبر ہونے کا شہرہ تمام جہان کو لوا رہا تھا اور بات ابھی تک زبان زد
خاص و عام ہے کسی شاعر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی حال مین کہا ہے
شعر لڑین وہ جا کے بانفس پیغمبر علی کا نفس تھا نفس پیغمبر ✢ بعد تمہید
اس مقدمہ کے اب خدمت مخاطب مین عرض ہی کہ جناب امیر علیہ السّلام
نفس پیغمبر ہین بموجب آیت اور بہت سی روایت کے اور بنا بر اس روایت
کے ابوبکر و عمر و عثمان ایسے ہین جیسے آنکھ اور کان مین جو اعضا اور جوارح انسانی ہین
اور بہت ظاہر ہی کہ نفس کو خدا نے کل جوارح اور اعضا کا دنیا مین امیر
اور سردار اور حاکم کیا ہی جیسا کہ امام رازی بھی تفسیر آیہ ان السمع والبصر
والفواد مین فرماتے ہین کان هذه الحواس آلات النفس والنفس
کالامیر لہا یعنے سمع و بصر و فواد آلات نفس ہین اور نفس انکا امیر ہی
انتہی اب اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جناب امیر کو پیغمبر خدا نے اپنا نفس بنایا تو وہ حاکم
اور امیر ہوئے اور حضرات ثلثہ مثل اعضائے ثلثہ محکوم اور مامور اونکے ہوئے
لیکن یہ اعضائے ظاہری ظاہر مین تا حیات جناب رسول خدا تو تابع اور محکوم
اور مامور رہے۔ اور بعد وفات آنحضرت کے جس طرح سے کل اعضائے انسانی
اوسکے نفس کے مخالف ہوجاتے ہین جیسا کہ آیہ وافی ہدایہ شهد علیهم سمعهم
وابصارهم وجلودهم سے ظاہر ہی اوسیطرح حضرات ثلثہ نے بھی نفس رسول خدا

کی متابعت سے سرکشی اور سرتابی کی اور مخالفت اونکی خود ہوا تھم اور ناہیم
بن بیٹھے اور نفس پیغمبر کو محکوم اور مامور اپنا کیا بعد جناب رسول خدا
کے یہ مجازی سمع و بصر و فواد بہرے اور اندھے ہو نافہم ہو گئے اور مصداق
قلوب لا یفقھون بہا و اعین لا یبصرون بہا و آذان لا یسمعون بہا
کے ہوئے اب آپ خود ہی براہ انصاف فرمائے کہ جو کوئی نفس اور
امارت نفس رسول کا منکر ہو جائے اوسکے کفر و نفاق میں کیا شک ہے اور
یہ جو حضرت نے فرمایا تھا اون سلاطین زمانہ بھی ایسے لوگ جو کسی ریاست اور دولت
اور حکومت مین خلل انداز ہون اونکی سزا سوائے صلب و قتل و قطع الخ
کے کیا ہے بلکہ کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی + وجہ ہمت محمد
حضرت مہدی علیہ و علی آبائہ السلام مین انشاء اللہ یہ سب ہونا ہے الخ
تحمل یہ ورنہ تمام نور رہ و لو کرہ المشرکون کیون مولوی محمد علی خان صاحب
اثمار شجرہ نے دکھلایا یا نہین اور ثمرۃ الغراب نے مزہ حنظل دکھلایا یا نہین گو زبان سے
اقرار نہ کیجیئیگا مگر آپ کا دل ہی جانیگا اور مکذب آپکی زبان کا ہوگا **قولہ**
فی القرآن پہلے علی کی محبت سے سوال کئے جائینگے **اقول** ترجمہ لفظ ولایت
کا جو حدیث مین ہے محبت کرنا مطابق مذاق اہل سنت نہایت درست ہے
مادہ ولا ہے کو معنی دوستی سے ایسی دوستی ہے کہ جہان جہان کوئی لفظ مشتق
اس سے ہے وہان سوائے معنی یاری و دوستی کے سینون کے ذہن مین
دوسرے معنی نہین سمائے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین بھی یہی معنی
ہین یعنے جسکا مین یار و دوست ہون علی اوسکا یار و دوست ہے کل مسلمان علی کو
پیغمبر کے دوست کا دشمن جانتے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم سب غلط سمجھے ہو جسکا
مین دوست ہون علی بھی اوسکا دوست ہے سبحان اللہ کیا خوب معنی ہین

اور حدیث هو ولی کل مومن و مومنة بعدی کما فی صحیح الترمذی مین بھی یہی
معنے ہین کہ علی دوست کل مومن و مومنہ کہ ہین لیکن بعد میرے اور میرے
سامنے تو اونکے دشمن ہین اور اسی طرح حدیث الولایۃ اذا انتهت الیک
جو پیشتر گذرے اونمین بھی یہی معنے ہین کہ حق وہ دوستی ہے جو تجھ تک
پہنچے اور باقی کل دوستی دنیا مین باطل ہے اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
مین بھی ولی کے یہی معنے ہین کہ یار و دوست تمہارے خدا اور رسول ہین دیکھو
سنیو کبھی معنے ولایت کے والی ہونے کے اور تولیت اور حکومت اور امارت کی
زبان پر نہ آنے پائین ورنہ حضرات ثلثہ کے گلے مین رسی محکومیت کی
پڑجاویگی اور نامموریت اونکی اظہر من الشمس ہوجاوے گی صد رحمت
حضرات سنیہ کو جنکو خدا و رسول اور امام کی حکومت اور امارت اور
سرداری سے انکار ہے اور انکو اپنا یار دوست بناتے ہین معلوم نہیں
کہ دعوائے مساوات اور برابری کا رکھتے ہین یا اصحاب ثلثہ اونکو اپنی محبوبہ
اور معشوقہ سمجھکر اظہار اپنے یار و دوست ہونیکا کرتے ہین چنانچہ اونکے مولانا کے
روم فرماتے ہین ؎ اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ٭ معشوقہ ہمین جاست
بیائید بیائید ٭ آنانکہ طلبگار خدائید خدائید ٭ حاجت بطلب نیست شمائید
شمائید ٭ بعض ظرفائے مومنین ناقل ہوئے کہ بعض افغانان بریلی ہمیشہ
کھرے دم چاریار کا دم بھرتے ہین بعض شیعی ظریف سے مطارحہ ہوا شیعی
نے کہا ہم تو دم پنجتن کے کہتے ہین سنی نے کہا کہ ہمیں کہو دم چاریار
شیعی بولا خان صاحب ہم کہتے ہین ہمارے پنجتن ہماری مان کے
پنجتن ہماری جورو کے پنجتن آپ بھی فرماوے ہمارے چاریار ہماری
مان کے چاریار ہماری بہن کے چاریار ہماری جورو کے چاریار خانصاحب

بہت شرماے اور جز خاموشی کچھ جواب نہ ہو سکے **قولہ** یہی دلیل اسی
حدیث سے ثابت ہوتا ہی **اقول** واہ واہ سبحان اللہ کسقدر مستحکم دلیل ہے کہ
حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے سے ثابت ہو گیا کہ یہ حدیث جھوٹھی
ہے کیون حضرت دوسرے دن پوچھے اور جھوٹھی ہونے مین کون سی ملازمت ہی
جو بات ایکدن نہ پوچھی جائے بسبب اسکے کہ اوس دن اوسکا موقع نہو تو وہ مہمل
جھوٹھ ہی اس پر کیا دلیل ہے کاش اس دعوی لغو پر کوئی چھوٹھی دلیل بھی
قائم کرتا حضرت مخاطب کی لغویت کی کوئی انتہا نہین ہی انکے زعم باطل مین یہ ہی
کہ حضرت امام حسن بھی مثل انکے ثلثہ کے جاہل تھے حالانکہ شرح حدیث کے میں کتاب
الجہاد صحیح بخاری مین ہی ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین کہ حضرت امام حسن بحالت
رضاعت بھی مطالعہ لوح محفوظ کرتے تھے پس امام حسن علیہ السلام کی غرض اسپے
جد امجد کی یہ تھی کہ میرے پوچھنے کے ذریعے سے وہ حضرت اتمام حجت ثلثہ پر فرمائین اور یہ
موقوف تھا حضوری ثلثہ اور موجودگی جناب امیر پر اور روز اول نہ حضوری ثلثہ
حدیث سے ثابت ہی نہ موجود ہونا جناب امیر کا جب روز ثانی ثلثہ اور جناب امیر سب یکجا ہو گئے تو
حضرت امام حسن نے پوچھا تب جناب رسولخدا نے اشارہ کر کے طرف ثلثہ کے فرمایا کہ یہ تینون جو بمنزلہ
اعضائے ثلثہ ظاہری میری کے نظر ظاہر بینون مین ہین تولیت اور امارت اور حکومت
اس شخص سے جو بجائے نفس میری کے ہی سوال کیے جائینگے کہ آیا ان ثلثہ نے میرے نفس کی امارت اور
حکومت کو بانا یا غصب حقوق اونکے خود امیر اور حاکم بنے اور میرے نفس کو ماموراور محکوم اپنے ظلم
وستم کا کر دیا یہ ہی توجیہ اس حدیث شریف کی ہمارے حضرت مخاطب سراپا خرافت معلوم
نہین کہ کس کس وادی ضلالت وغوایت مین حیران اور سرگردان ہین اور فرماتے ہین
کہ اگر تقیہ نہ پوچھا تو دوسرے روز کیون پوچھا کیون حضرت روز اول ثلثہ کی موجودیت
آپنے کہان سے ثابت کی جو احتمال تقیہ کا نکالا پھر فرماتے ہین کہ تنہائی مین کیون

کیون نہ پوچھ لیا اگر تنہائی مین پوچھتے تو صحیح محبت خدا الی ثلاثہ پر کیونکر تمام ہوتے
قولہ دوسری دلیل اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اقول اس دلیل علیل مین مخاطب
ذلیل و رذیل نے محبت ثلثہ حدیث کو احتمالات ثلثہ مین منحصر کیا کہ یا دل سے یا تقیہ
سے یا استہزا و سخریہ سے تھا لیکن کوئی دلیل حصر عقلاً و نقلاً قایم نکی کہ جس سے ثابت ہوتا
کہ چوتھا احتمال یہان محال ہے بہت اچھا تین ہی احتمال مرغوب ہین تو تینون ہی کو
ہم بھی پیش کرتے ہین لیکن پہلا احتمال کہ دل سے ہو ہم اوسکو اختیار کرتے ہین
کہ ہان دل سے تھا لیکن نہ محبت بلکہ از راہ اتمام حجت اگر یہ نفرماتے تو ثلثہ اور اولاد
اتباع انکا پر اتمام حجت خدا کی بیچ بیان کیونکر لگاتے پھر آپکا فرمانا لعلم الوفات بغض
غالباً ظہوراً شیعون سے امید اسکی رکھنا کہ اہل نفاق سے اتفاق کرینگے نہایت تعجب انگیز
ہے لیکن دوسرا احتمال یعنی تقیہ کا پس ہر چند فی الجملہ تقیہ اور تحفظ ثلثہ کا استثنا
فی الغار سے اور حدیث لولا ثلاث خدیث العہد سے اور انکم … … …
دین سے غیر امور تبلیغی مین ثابت ہے مگر بقول آپ کے اس مقام پر جبکہ …
شیعہ اسکے قایل نہین تو یہ احتمال نکالنا آپکا آپکی لغویت کی … دلیل ہے
لیکن تیسرا احتمال سخریہ و استہزا پس جب سنیون کا خدا خود مسخرا ہے اور …
استہزا کرتا ہے اور … اولا کرتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ملاحظہ فرمائیے
کہ فیضحک الله حتی استلقی تو ایسے مسخرے خدا کا اگر پیغمبر بھی مسخرا ہو تو کیا قباحت ہے
خصوصاً وہ ذلیل الاوقات پیغمبر جو جورو کو کندھی پر … ناچ حبشیونکا دکھلاوے
آپ اپنے خدا اور رسول پر جو چاہین تہمت کرین مگر شیعون کو خدا اور رسول پر معاذ الله
کوئی کیا تہمت کر سکتا ہے قولہ تیسری دلیل پیغمبر خدا جو کچھ کہتے تھے وہ صاف صاف
اقول یہ دلیل مبنی ہے اوپر اسکے کہ پیغمبر خدا کا ہر کلام ہر مقام پر محکم اور مفصل ہی ہوتا تھا
اور کسی محل مین مجمل اور متشابہ نہین ہوتا تھا کافی ہے واسطے ابطال اس زعم فاسد کے

یہ امر کہ اگر کلام مجمل اور متشابہ اوسکو محل و موقع پر عیب ہوتا تو کلام اللہ مین مجمل
اور متشابہ نہوتا اور ہم ایسون کی گمراہی کی خبر خود خدا نے دیدی ہو واما الذین
فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ اور اس حدیث خاص مین تو ہم نے
مجمل و مفصل کل سے کفر و نفاق حضرات ثلثہ ثابت کر دیا لیکن ہدایت پانیوالون
نے یعنی شیعون نے ہدایت پائی اور اہل سنت گمراہ ہوے وما یضل بہ الا
الفاسقین قولہ دوسرے دن حضور مین حاضر ہوا اقول جس شخص نے آنحضرت
سے ایک آیہ یا ایک حدیث منسوخ سنی اور پھر ناسخ کی سننے کے دن حاضر
نہوا تو اسکا الزام کسپر ہوگا اوس بیچارے پر کہ خدا پر کہ رسول پر یا ہمارے
حضرت مثال و مفصل پر

قال المخاطب المقام ہذا [illegible] السلام

چوتھی دلیل معلوم ہوتا ہے کہ امام حسن کو دوسرے دن [illegible] [illegible]
تھی شاید حضرات شیعہ فرماوینگے کہ امام حسن جانتے تھے کہ وہ اصحاب جنکی نسبت
حضرت نے ایسی تعریف کی تقیہ [illegible] اور کافر تھے [illegible] فرمایا [illegible]
کی نسبت حضرت نے ایسا کچھ فرمایا تو اون کو تعجب ہوا اس لئے اوسکے رفع
کرنے کے لئے یہ پوچھا اگر یہ بات لائق تعظیم کرنیکے تھی [illegible]
نے اکثر اون اصحاب کی تعریف کی ہو اور اونکی ثنا اور صفت بیان فرمائی
ہے کہ جسکو خود آئمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے اور جسکو جا بجا ہمنے نقل کیا
اور نقل کرینگے انشاء اللہ تعالی تو پھر اونکی تعریف پر امام حسن کو تعجب ہونیکا
کوئی موقع تھا نہ اگر کبھی حضرت نے اونکی تعریف کی ہوتی اور کبھی اون کو
امام حسن نے پیغمبر صاحب کی صحبت مین دیکھا ہوتا اور پھر اونکی نسبت ایسا
سنتے تو تعجب کرنیکا محل تھا اگر کوئی صاحب یہ فرماوین کہ امام حسن بچہ تھے

کہ وہ اصحاب منافق ہین اور اونکے سامنے کبھی پیغمبر خدا نے اونکی تعریف نہین کی
تو اوسکا جواب یہ ہی کہ اسی حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ امام حسن کو ایسا شبہہ تھا
اور وہ اون اصحاب کو حضرت کے یارون مین سے جانتے تھے چنانچہ الفاظ حدیث
کے یہ ہین یا ابت سمعتک تقول فی اصحابک کہ اپنے یارون اور اصحاب کی
نسبت آپ سے مین نے ایسا کچھ سنا تو اگر امام حسن اونکو اصحاب پیغمبر کا
نہ جانتے تو اصحابک نہ فرماتے اور جب اونکو اصحاب مین جانتے تھے تو پھر کوئے
تعجب کرنیکا مقام تھا اس لئے کہ قطع نظر حضرات خلفائے ثلثہ کے اور اصحابون کی
نسبت بھی بہت کچھ ثنا و صفت حضرت نے کی ہے کہ اسکا خود حضرات شیعہ
کو اقرار ہی اور اونکی کتابین اس سے بھری ہوئی ہین اور بالفرض اگر امام
حسن کو شبہہ تھا تو وہ گھر مین اوسکو رفع کرتے اور تنہائی اور خلوت مین
پوچھتے پھر اونہین اصحاب کے سامنے پوچھنا اور پیغمبر صاحب کی مجمل بات
کو صاف کرانا اور گول گول نہ رہنے دینا موافق اصول شیعون کے شان
امامت کے خلاف تھا پانچوین دلیل قطع نظر اور صفات اور تعریف کے
جو پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اون اصحاب کی اکثر کی ہی اونکے سمع و بصر
سے بھی تشبیہ دی ہی تشبیہ فقط اس حدیث پر موقوف نہین بلکہ اور روایتون
سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہی چنانچہ خود علمار شیعہ امام حسن عسکری علیہ السلام
کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا نے ہجرت کی شب مین ابوبکر صدیق سے کہا
کہ جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد و بمنزلۃ
الروح من البدن کہ خدا نے تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے اور بجائے
سر کے جسم مین اور بمنزلہ روح کے بدن مین گردانے گا پس جب کہ ایک مرتبہ
فقط ابوبکر صدیق کی نسبت سمع اور بصر اور سر اور روح کے سب الفاظ پیغمبر صاحب

نے فرما دیے ہوں تو پھر کیا تعجب ہے کہ دوسری مرتبہ اون کی نسبت صرف
لفظ تمتع کا فرمایا ہو اور اون کے ساتھ میں حضرت عمر و عثمان کی بھی
تشبیہ ہو لیکن افسوس ہے کی بہت سے محقق علمائے شیعہ نے ایسی تاویلات
سے جیسے کہ اس حدیث میں کئے ہیں اکثر احادیث اور اقوال کو مضحکہ
اطفال بنا دیا ہے اور تحریف لفظی او معنوی میں محرفین اہل کتاب کو بھی
مات کر دیا ہے چنانچہ بطور نظیر کے اس مقام پر میں ایک روایت لکھتا ہوں
وہ یہ ہے کہ میر لقما صاحب تجلیہ حدیقہ سلطانیہ کے باب سوم میں لکھتے ہیں کہ امام
حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک مخالف و سرکش
امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں آیا اور ایک شیعہ سے پوچھنے لگا کہ تو
عشرہ مبشرہ کے لئے دسوں اصحاب کے حق میں کیا کہتا ہے شیعہ نے جواب دیا
کہ میں اونکے حق میں وہ کلمہ خیر کہتا ہوں کہ جسکے سبب سے خداوند عالم میرے
گناہ بخشتا ہے اور میرے درجات بلند کرتا ہے پس اوس ناصبی نے کہا کہ خدا کا
شکر ہے کہ مجھے تیری دشمنی سے نجات دی مجھے گمان تھا کہ تو رافضی ہے اور
صحابہ کبار سے دشمنی رکھتا ہے تب اوس مرد مومن نے دوسری بار کہا کہ
خبردار ہو کہ جو شخص صحابہ میں سے ایک کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی لعنت ہو ناصبی
نے کہا شاید تو نے کچھ تاویل کی ہو اوس کو کہتا کہ جو شخص عشرہ مبشرہ کو دشمن رکھے
اوسکے حق میں تو کیا کہتا ہے تب مرد مومن نے کہا کہ جو شخص عشرہ صحابہ یعنے دسوں
کو دشمن رکھے اوسپر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام خلق کی لعنت ہے پس وہ ناصبی
اوٹھا اور اوس نے اوس مومن کے سر کو بوسہ دیا اور کہا مجھے معاف کریں مجھکو
رافضی جانتا تھا اور اس مرد مومن نے کہا اگر میں تجھے معاف نہیں کرتا تو میرا بھائی
ہے سکر وہ ناصبی چلا گیا جب وہ باہر گیا تب امام جعفر صادق علیہ السلام نے

اوس مرد مومن سے کہا کہ تو نے نہایت محکم کلام کیا خدا تجھ کو جزاے خیر دے فرشتے
تیرے حسن تقریر سے خوش ہوئے کہ تو نے اپنے دین کو بھی خلل سے بچایا اور اپنے آپ کو
اوسکے ہاتھ سے چھوڑایا خدا ہمارے مخالفونکی نابینائی کو اور زیادہ بڑہاوے اور اونکی
نافہمی پر نافہمی زیادہ کرے کہ وہ کچھ نہین سمجھتے جب یہ امام نے فرمایا تو جو لوگ ایسی
باتون کو نہین سمجھتے تھے اونہون نے عرض کی کہ یا حضرت اس مرد مومن نے کیا کہا
جیسا وہ ناصبی کہتا تھا ویسا ہی یہ بھی اوسکی بات مین ہان ملاتا تھا تب امام نے فرمایا کہ تم
نہین سمجھتے مین اسکا مطلب سمجھتا ہون مراد اوس مرد مومن کی اس کہنے سے کہ جو شخص ایک کو بھی
دشمن رکھے اصحاب مین سے اوسپر خدا کی لعنت ہو حضرت علی ہین اور مطلب اس کہنے سے کہ جو
شخص دشمن رکھے دسونکو اوسپر خدا کی لعنت ہو یہ ہے کہ حضرت علی بھی اونہین داخل ہین پس جو شخص
دسونکو دشمن رکھیگا وہ لامحالہ علی کو بھی دشمن رکھیگا اسلیے اوسپر لعنت ہو خدا کی اس روایت
کو دیکھکر حضرات شیعہ فخر کرتے ہون اور اپنے بزرگون کی حیلہ سازیون پر ناز فرماتے
ہون لیکن جو کوئی عاقل سنیگا وہ تعجب ہی کریگا اور ایسے دین و مذہب پر کہ
جسکی بنا سراسر حیلہ سازی اور مکاری اور دغابازی پر ہے ہزار دل سے نفرت
کریگا نہایت تعجب کا مقام ہے کہ جن اماموں کا کام ہدایت خلق اللہ ہو اور جنکی امامت
مثل نبوت کے اصول دین مین داخل ہو اور جنکے اقوال اور افعال اور حرکات اور
سکنات پر مدار مذہب کا ہو جب وہی ایسے ہون کہ کبھی صاف بات کہیں
اور دھوکھا دہی اور حیلہ سازی کو موجب رضاے الہی کا فرماوین تو پھر اونکی امت
کے لوگ کیسے ہون گے اور وہ نفاق اور دغابازی کو کیون اپنا شعار نہ گردانینگے
ہم اس سے بھی زیادہ دل خوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین
جو حضرات شیعہ کی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی کو ظاہر کرتی ہین اور صاف سیدھی
نقلون سے جو عجیب معنے مراد لیتے ہین اسکا نمونہ دکھلاتے ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ دلیل بھی مثل سابق کے محض پوچ اور لغو ہے اور بمقتضی ہے اور پر جہالت کے مقصود سوال وجواب سے اور استبعادات بیجا سب بنائے فاسد علی الفاسد ہیں حضرت امام حسن کے دوسرے دن پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ روز اول جناب امیرؑ کہ جنکی طرف اشارہ کرکے اتمام حجت منظور تھا اور اونکی تولیت اور امارت ثلثہ پر بیان فرمانا چاہتے تھے موجود نہ تھے بلکہ ثلثہ بھی جنپر اتمام حجت مقصود تھا حاضر نہ تھے جب دوسرے دن یہ سب مجتمع ہوئے تو جناب رسولخدا نے بذریعہ سوال حضرت امام حسنؑ اوس حجت کو تمام فرمایا اور سوال امام حسن علیہ السلام نے ازراہ نادانی تھا نے ازراہ تعجب تھا جو بسبب نادانی کے ہوتا ہے اور جو شخص کہ ایام رضاعت میں مطالعہ لوح محفوظ کرے وہ منافقوں سے نادان ہو اور نادانی سے تعجب کرے تعجب کی بات یہی ہے نہ تمہارے تعجبات بیجا جو مقتضی تمہاری جہالت پر ہیں **قولہ** امام حسن جانتے تھے **اقول** خوب جانتے تھے اس لئے کہ لوح محفوظ میں اونکے نام پڑھ لئے تھے اور جب منافقوں کو اونکے لوگ مثل حذیفہ کے جانتے تھے تو وہ حضرت کیونکر نجانتے بلکہ بہت مومنین بھی جانتے تھے کنا نعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب آپکی کتابوں میں ہے مگر حکم خدا پیغمبر کو تھا کہ نام ونسب اونکا ظاہر کرو اور نہ مومنین کو اور خدا نے بھی قرآن میں اونکا نام بجنس ظاہر نکیا بلکہ حکم تھا کہ ظاہر حال پر عمل کرو اونکے نفاق قلبی کا لحاظ نکرو جیسا کہ رسولخدا فرماتے تھے نحن نحکم بالظاہر واللہ یتولی السرائر کما فی تفسیر الرازی **قولہ** تعجب ہوا اسکے رفع کرنے کے لئے یہ پوچھا **اقول** ہرگز تعجب نہیں ہوا اور نہ رفع کرنیکے لئے پوچھا بلکہ اتمام حجت خدا کرنیکے لئے منافقین پر پوچھا **قولہ** اکثر اون اصحاب کی تعریف کی **اقول** جھوٹ ہے **قولہ** ائمہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے **اقول** جھوٹ ہے **قولہ** جسکو جابجا ہمنے نقل کیا **اقول** جھوٹ ہے نہ کبھی پیغمبر خدا نے ہمارے ملعونین کی تعریف کی نہ کسی امام نے اونکی روایت کی جنمیں اس کتاب میں تمنے نقل کیا اور جو کچھ نافہمی اور موقوفی سے تمنے نقل کیا ہے

قضیہ شرطیہ نقل کیا ہے اور بیان شرط کو اوڑا گیا فقط جزا رکھلی ہے آرے دروغگو را
حافظہ نباشد قولہ چھٹوین دلیل علماء شیعہ نے ایسی تاویلات سے کہ جیسے اس حدیث
مین کئی اقول اے سنیو تم مین کوئی ایسا منصف نہین ہے کہ اس دیوانہ کو
زجر کرے کہ تو کیا بکتا ہے اور اسقدر بیہودہ گوئی کیون کرتا ہے اور اگر نہین مانتا ہے تو
کسی پاگل خانہ مین بھیج دو شیعون نے ایک حدیث اپنی کتابون مین روایت کی
کہ تمہارے مذہب کے مخالف ہے تم نے مانو یہ کیا کہ فریب وخداعی وحیلہ سازی و
دغابازی ہے کہ نصف حدیث کو تسلیم کیا اس خیال سے کہ حضرات ثلثہ کے لئے اوسکو
حلواے بے دود اور لقمہ تر سمجھا حالانکہ کبھی اوسیقدر سے ثابت کیا کہ اونکے حق مین
اوسی قدر بھی حکم قوم وفرقہ مین ہے اور آخر حدیث کو کہ اونکے لئے مصداق
ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما کا ہے کہا کہ یہ شیعون کی
تاویل [illegible] ہے اور اس تاویلات کو کبھی تعبیر بہ تحریف لفظی ومعنوی یہود ونصاری
کرتا ہے اور کبھی مضحکہ اطفال بتاتا ہے اور کبھی مکاری اور حیلہ سازی ودغابازی سے تعبیر کرتا ہے
دیکھو اگر اس حدیث کے جز اول سے کہ کفر ونفاق ثلثہ کا ثبوت ہے تو حضرت مخاطب
کو کیسی مرچین لگین کہ بندرون کی طرح اچھلنے کودنے لگا ٹنگن ٹنگن تنگنی کا ناچ ناچتا ہے
[illegible] ناچ کبھی اوچک کر تقیہ کی شاخ پکڑ کر ملاتا ہے اور اوسکو نفاق بتاتا ہے
حالانکہ نفاق اخفاے کفر واظہار ایمان ہے اور تقیہ برعکس اوسکے ہے پھر
توریہ پر اوچک جاتا ہے اور اوسکو مکاری ٹھیراتا ہے اور مکر [illegible] آگے کو
خیال مین نہین لاتا ہے پھر تفصیل مجمل کو تاویل بتلاتا ہے اور تاویل کو حیلہ سازی ٹھیراتا ہے
حیف اس بیدینی ولامذہبی پر اگر تاویل دغابازی ہے تو کل اہل اسلام جو سیکڑون آیات
اور روایات تشبیہ وتجسیم کی تاویلین کرتے ہین سب دغاباز وحیلہ ساز ہین کچھ گدھے
ایسے ہین کہ تمہارے فریب مین آگئے تمکو سنی سمجھتے ہین حالانکہ تم پکے دشمن اسلام کے ہو

بعض ظرفاء مومنین بتقلید ابن عباس جو بجواب صدیقہ سنیان فرماتے
ہین ؎ لک التسع من الثمن ففی الکل تصرفت ✤ تجملت تبغلت ولو
عشت تفیلت ✤ مخاطباً بمخاطب والا شان جلالت نشان درج دہان
سے یون گہرافشان ہین ؎ تشیعت تسننت تنصرت
ولو عشت ✤ تہودت تمجست فان عشت تملدت ✤
قولہ بطور نظیر اس مقام پر مین ایک روایت لکھتا ہون اقول یہ
روایت بے نظیر بہت دلپذیر ہے مگر اس مقام کے نظیر نہین اسلئے کہ یہ
حدیث مقام توریہ مین ہے اور توریہ جناب رسول خدا کی احادیث
پیشتر گذر چکی سوال سائل عن الساعۃ اور سوال سائل این توک
مین اور اس مقام کے حدیث جو اتمام حجت علی المنافقین کے ہے
اسکو تقیہ اور توریہ سے کچھ علاقہ نہین پس قیاس ایک کا دوسرے پر قیاس
اول من قاس ہے اور ایسا قیاس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس
فی صدور الناس ہے قولہ حضرت شیعہ فخر کرتے ہین اقول کیونکر فخر نکرین
کہ اونکے بزرگون نے تمہارے بزرگون کو کیسا الو گدہا بیوقوف بنایا قولہ جو کوئی
عاقل سنیگا تعجب ہی کریگا اقول تمہارے بزرگون کی حماقت پر تعجب ہی کریگا
کہ ایسے گدہے تہے کہ تعریضات شیعہ کو نہین سمجہتے تہے قولہ ایسے دین ومذہب پر
اقول شیعونکا دین ومذہب یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو دشمنان اہلبیت کو
فی النار کیجئے اور جہان ممکن نہو وہان اونکو الو بناکے چھوڑ دیجئے جیسا کہ
اس روایت سے آپکو معلوم ہوا لیکن حضرت آپ شیعون پر تو اس قدر
جھنجلاتے ہین اور اپنے بزرگون کو کچھ نہین فرماتے ضرور ہے کہ اونپر بھی تو کچھ خفا
ہوجئے کہ شیعون کے الو بنانے سے وہ کیون الو بن جاتے تہے قولہ سراسر

حیلہ سازی اور مکاری اور دغا بازی اقول آپ نہین جانتے جواب کہ خلفائے ثلثہ نے حیلہ سازیان اور مکاریان اور دغا بازیان خلافت کی حاصل کرنے مین کین اور کس کس مکر و فریب سے بیعت غدیری کو لوگونکے دل سے نکالا اور کس کس مکاری اور عیاری سے انصار کو جو منکم امیر و منا امیر کہتے تھے کمافی صحیح البخاری اپنے دعوے سے باز رکھا اور کیسے مکر و بدینی کا جال پھیلایا کہ تم ایسے الوون کو پھنسایا تمہارے مذہب کی بنا انہین کے کیادیون اور مکاریون پر ہے الحمد اللہ کہ شیعون نے اسنادین و مذہب بچایا اور فریب ملاعین اشقیا اولین و آخرین مین نہ آے قولہ کبھی صاف صاف بات نہ کہین اقول ایہا الکذاب علی الاطیاب قطع اللہ القہار لسانک بمقاریض النار فقد اجرات علی الائمۃ الاطہار خلفائے اثنا عشر از ذریت پیغمبر ہر مومن و کافر پر اتمام حجت بہت ابلغ بیان اور افصح لسان سے فرماتے تھے اور مثل اپنے جد امجد کے معجزات دکھلاتے تھے مگر اہل کفر مین جو پیروان ابوجہل اور ابولہب تھے اور اہل نفاق مین جو حضرات ثلثہ کے اتباع اور ہم نسب تھے البتہ کوئی اثر نتھا لاجرم بعد اتمام حجت خدا ایسون کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے تھے فذرہم فی سکرتہم یعمہون اور ایسے ملاعین کے سوال کا جواب بھی بمقتضائے مصلحت وقت ایسا دیتے تھے جو اونکو اور مومنین کو ان اشقیا کے شر سے محفوظ رکھے لیکن مومنین پس اونکے فیوض ہدایت سے کامیاب اور اونکے سحاب مدار رحمت سے سیراب ہوتے تھے اگر صاف صاف نہین بیان فرماتے تھے تو یہ لاکھون احادیث کہ جس سے اصول و فروع امامیہ کے کرورون مسائل متخذ و مستنبط ہوتے ہین کہان سے آئے لیکن حضرت

مخاطب کے ایسے کور موعظیون کو کچھ نہین سوجھتا ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ÷ باقی جو کچھ اونہون نے اپنی کو ہم مشہور ہون سے ہم کو
بالاستحداد کہا ہے اونکے پیشواؤن کو اوس سے بڑھکر کہا ہے معلوم
نہین کہ اپنے پیشواؤن کو سخت و درشت کہلانے سے انکو کیا فائدہ ملا
ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ است ÷ قولہ ہم اس سے زیادہ
دلخوش کن ایک اور روایت بیان کرتے ہین اقول شیعون کے
لئے تو بیشک دلخوش کن ہے اونکے مذہب کے مطابق نفاق اہل
نفاق کو ثابت کرتے ہی نہین معلوم کہ حضرات اہل سنت کے دلخوش
کن کیونکر ہے شاید اون دو چار مہمل لفظون سے انکا بھی دلخوش
ہوجاتا ہوا سی پر تو شیعہ ہنستے ہین کہ کیا اُلو بنایا ہے یقین ہے کہ قصیدۂ نعمت خان عالی
کو جسکا مطلع ہے سینۂ من گلشنے است چاک خیابان او ÷ مہر الف مدّ آہ
سہی و نخیابان او ÷ ہے دیکھکر آپ بہت خوش ہونگے کہ اوس مین
فرماتے ہین ہے نقل کمیت قلم سودہ بمیدان نعت ÷ ہے کہ بگرد اثش در حق
یاران او ÷ اول آن صدیق حضرت صدیق بود ÷ باز صد اقت شدہ
جملہ ثناخوان او ÷ ثانی اثنین اوست اول شیخین اوست ÷ جان دل
ہمگنان باد بقربان او ÷ صورت مصحف گرفت خال و خط از لفظ غبار ÷
زانکہ بر آن اوج غبار آمدہ در شان او ÷ لیکن جب شیعون سے تفصیل اور
تفسیر اوسکی سنیگا تو شگفتگی کا اوج ناچیگا اور شیعہ بھی ضرور آپ کو شل ایسے
رئیشا لبیاون سے جو باجیسہ و غل کا ابتث المشہد و فی جلس عالی عالی
مین تمر سے اور ناچے ہین سمجھا وینگے اور بڑی تحسین
بتاوینگے

قال المخاطب المتمقام ہدہ اللہ سبل السلام

چھٹوین شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہا کی نسبت فرمایا ہے هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیهما رحمة الله یوم القیمة کہ دونو امام ہین عادل اور انصاف کرنیوالے دونو حق پر تھے اور رہے حق پر اون دونو پر ہو رحمت خدا کی قیامت کے دن اس حدیث سی چند فایدے حاصل ہوی اول حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا امام اور خلیفہ برحق ہونا اس لئی کہ اگر انکی خلافت نہوتی اور وہ غاصب ہوتے تو امام جعفر صادق کیونکر انکو امام کہتے دویم ان کا عادل اور منصف ہونا اور اس سے تمام مطاعن جو شیعون نے اونکی نسبت بیان کئی ہین باطل ہوی اس لئی کہ اگر انکی عدل انصاف مین کچھ بھی فرق ہوتا تو امام ہرگز انکو عادل اور منصف نفرماتی سوم اونکا حق پہ ہونا اور حق پر مرتے دم تک قائم رہنا چہارم قیامت کے دن مستحق رحمت الٰہی ہونا اور کوئی شخص جو ایمان اور پرہیزگاری مین کامل ہو مستحق رحمت الٰہی نہین ہوسکتا اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دین اور غور کرین کہ اس سی زیادہ اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی کیا ہوگی جو زبان سے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ثابت ہوئی اور جس سے امامت اور خلافت اور معدلت اور استحقاق رحمت الٰہی اونکی نسبت بخوبی ظاہر ہوا حضرات شیعہ جب ہماری محدثین کی بیان کی ہوئی کسی حدیث کو شان مین صحابہ کبار کے سنتے ہین تو اوسکو غلط اور موضوع اور جھوٹھ کہدیتی ہین اور اوس سی انکار کرجاتی ہین لیکن اب ایسی روایتون کو کیا کرینگی جسکو اونہین کی علمائی نقل کیا ہی اور جو اونہین کے کتابون مین مذکور ہین بجز اسکی کہ ان مین تحریف کرین اور کسی قصہ کہانی کو ملا کر اوسکی معنی بدلین چنانچہ اس حدیث سی ایسا ہی کیا ہی اور چند فقری بڑہا کر اس حدیث کی تحریف کی ہی اوسکو ہم بیان کرتے ہین

یقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ حدیث بھی اخبار احاد سی ہی جن پر بنائی اعتقاد شیعون کی نزدیک نہین ہوسکتی ہی آپ پہلی اسکا تو اثر

ثابت کرتے تب بنائی الزام اوسپر قائم کرتے اور شیعہ اس حدیث کو جن معنون سے آپ فرماتی ہین ہرگز قبول نہین کرتے ہان اون معنون سے جو امام علیہ السلام سے نقل کرتے ہین قبول کرتے ہین اور اگر طرف الفاظ کے بدون لحاظ المعنی آپ نظر کرتے ہین اور اوسی پر بنائی الزام رکھتے ہین تو یہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ جس لفظ مین لحاظ معنون کا نہو وہ مہمل ہوگی اور مہملات سے الزام دینا آپ ایسی جاہلون سے ہو سکتا ہی مگر عقلا کے نزدیک ہرگز معقول اور مقبول نہین ہی اور ہرگاہ لحاظ معنون کا کیا جائی تو بنا معنی شیعہ کوئی صورت الزام نہین ہی اور بنا بر اون معنون کی ہی جو آپ نے ٹھرایا اور شیعہ اوسکو مسلم نہین کرتے اور مقبول نہین رکھتی آپ الزام نہین دیسکتی اسلیے کہ الزام مسلمات خصم ہوتا ہے نہ اپنی بنائی ہوئی باتون پر اور اگر فرمائی کہ بنائی الزام اسپر ہے کہ شیعہ ظاہر معنی کو چھوڑ کے بعید معنی لیتے ہین تو ہم کہتی ہین کہ ظاہر معنی چھوڑنا اور بعید معنی مراد لینا کوئی امر قبیح نہین ہے جو موجب الزام ہوسکی اسلئی کہ سیکڑون آیات اور سیکڑون روایات مین اہل سنت بہی ظاہر معنی کو چھوڑ دیتی ہین جیسا کہ جب حنابلہ و حشویہ اہلسنت جو مجسمہ ہین استدلال کرتے ہین جسمیت جناب باری پر بلفظ ید اللہ و وجہ اللہ و جنب اللہ و عین اللہ جو اعیننا سی نکلتا ہے تو حضرات اہل سنت جواب مین فرماتی ہین کہ ظاہر معنی مراد نہین ہی اور اگر کوئی کہی کہ ترک معنی ظاہر کے یہان وجہ یہ ہے کہ بدلائل قطعیہ عقلیہ نقلیہ تنزیہ جناب باری عز اسمہ کی ثابت ہی اس لئی ظاہر سے عدول کرنیکی ضرورت پڑے تو ہم کہینگے کہ چونکہ ہزارون دلیلین قطعی عقلی و نقلی شیعون کے نزدیک قائم ہوئی ہین اوپر کفر و نفاق حضرات ثلثہ کے کہ نمونہ اوسکا کتاب الیقین ہی کہ جس مین دو ہزار دلیلون سی نفاق ثلثہ ثابت ہوتا ہی اور کتاب نفاق الشیخین ہی جو صحاح ستہ اہل سنت سی ماخوذ ہے پس اسی وجہ سے ضرورت بڑی شیعونکو کہ معنی ظاہری سی عدول کرین فما ہو جوابکم للمجسمہ فہو جوابنا لکم قولہ اس حدیث سی چند فاید حاصل ہوے اقول فواید مبتنی ہین اور معنی ظاہر کے کہ شیعونکی نزدیک وہ ہرگز اس مقام پر مسلم نہین ہی قولہ امام اور خلیفہ برحق ہونا اقول لفظ امامان امام ہونے پر البتہ دلالت کرتا ہے لیکن خلیفہ برحق ہونے پر کسیطرح دلالت نہین ہی نہ مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی

وجہ اونکی بیدلیلی قبول نہ کرینگے - آپکو لازم ہی کوئی دلیل قائم کرنا تھا کہ جہانکہیں لفظ امام اہل باطن
تو فرد ہی کہ اوس سی امام اہل الجنۃ مراد ہو اور امام اہل النار مراد نہو صحیح ہی کہ لفظ امام اطلاق
ان دونو اماموں پر ہوا ہے اور اصول میں ثابت ہوا ہے کہ عام کا اطلاق بالخصوص کسی فرد خاص پر
مجازی ہی اور ہر مجاز محتاج بقرینہ ہیں آپ نے اسمقام پر کون قرینہ قائم کیا ہے جس سے یہ سمجھا جاوے کہ
جس سی ثابت ہو کہ طرف امام باطل کی جانا محال ہو قولہ اونکا عادل اور منصف ہونا اقول عادل ہونا
تو اولاً ان سی اور فاسق ہونا داستان سی نکلا اگر منصف ہونا کس لفظ سی نکلا جب لفظ مشترک ہو تو
مشترک ہو معانی متعددہ میں تو ایک معنی کا اون معانی سی مراد لینا محتاج بقرینہ ہو کا لیس معنی الانصاف
پر کون قرینہ آپ نے قائم کیا جو منصف ہونے کے آپ مدعی ہو گئی قولہ اونکا حق پر ہونا اقول یہ بھی
ہی اوپر اوسکی کہ علی الہمعنی ضرر نہیں ہوتا حالانکہ شائع وذائع ہی اللام للنفع وعلی للضرر یقال دعوت لہ
ودعوت علیہ قولہ قیامت کی دن مستحق رحمت الٰہی ہونا اقول مستحق رحمت الٰہی جب ہوتی کہ جیش اسامہ سی تخلف
نہ کرتے اور غصب خلافت نہ کرتے غصب فدک نہ کرتے اہلبیت کے گہر جلانے کو آگ لکڑیاں جمع نہ کرتے
تب ہم سمجھتے کہ امام علیہ السلام نے معنی ظاہری فعلیہما رحمۃ اللہ فرمایا ہی اور جب یہ کل کفر و نفاق
کا کتب اہلسنت سی ثبوت ہی تو بیشک مقصود امام وہی معنی ہیں جو خود امام علیہ السلام نے بیان
فرمائی نہ وہ معنی جو تم سمجھی قولہ اہل انصاف ذرا انصاف کو دخل دیں اقول اہل انصاف نی ذرا
نہیں بلکہ بہت انصاف کیا اور بہت غور کیا تو معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے بدون تعیین معنی مقصود
قائل کوئی فضیلت ایسی نہیں نکلتی جو محتمل ایک رذیلت کی نہو اور تعیین معنی مقصود پہ کوئی دلیل آپنے
قائم نکی تو پہر ثبوت فضیلت کا دعوی بی دلیل رہا اور دعواہای بیدلیل آپکے بزرگونکا قدیمی دیرہ ہی قولہ
تو اوسکو غلط اور موضوع اور جہوٹھ کہدیتے ہیں اقول جو حدیثیں مدح کاذبین غادرین خائنین انہیں میں
کذابین وضاعین خارجین ناصبین کی بنائی ہیں خود علمائی ناقدین اہل سنت نے اونکو جہوٹھ کہا ہے پہر
اوسکے جہوٹھ ہونیمیں کیا شک ہی بقول بزرگان سنیان ہر کہ دران شک آرد کافر گردد قولہ
اب ایسی روایتونکو کیا کرینگے اقول آپ تو آنکھوں سی دیکھتے ہیں اور پہر پوچھتے ہیں کہ کیا کرینگے کیا

خدا نخواستہ کچھ بینائی مین فتور ہی نہین نہین ظاہر آنکھین تو سلامت ہین مگر دل کی پھوٹ گئین انہا لا تعمی الابصار ولٰکن تعمی القلوب التی فی الصدور حضرت سلامت یہ کرینگے کہ یہی معنی کہینگی کہ ثلثہ کا مرتبہ ہزار ہی زنار ہی سی بڑھادینگی اور فی الدرک الاسفل من النار پہونچا دینگے اور فاسق و فاجر و منافق و کافر بنا دینگے اب اس سی بڑہکر اور آپ کیا چاہتے ہین **قولہ** اور کسی قصہ اور کہانی کو ملا کی اوسکی معنی بدلین **اقول** یا حضرت آپ نی بخیانت فی نقل العبارت حدیث مدح ثلثہ ٹھہرایا ہے وہ اسی قصہ کہانی کا جز ہی اگر یہ کہانی جھوٹی ہی تو کل جھوٹی ہی اور اگر سچی ہی تو کل سچی ہی مثل ہی کہ خواب نیمہ راست و نیمہ دروغ نمیباشد اور سیعونکا کل کی سچی اور کل کی جھوٹھ ہونین کوئی ضرر نہین مگر آپ کی تو عادت ہی کہ مثل ملحدین بیدین کے لا تقربوا الصلوٰۃ لئی لیتی ہین اور انتم سکارے چھوڑ دیتی ہین لیکن جز عوام فریبی کے اس سی کوئی حاصل نہین دنیا مین بشامت محبت ثلثہ بہ بدینی و بیحیائی بدنام آخرت مین مثل اونہین کی خایب و خاسر و ناکام رہینگے دو نون جہان کے کام سے تم تو نہ اودہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے

قال المخاطب القمقام ھداہ سبیل السلام

رسالہ ادلہ تقیہ در ثبوت تقیہ مین جو کہ مزین بدستخط حضرت سلطان العلماء یعنی سید محمد صاحب مجتہد کی سنہ ۱۲۸۲ ہجری مین لودیانہ مین چھپا ہی اس حدیث کی نسبت یہ لکھا ہوا ہی کہ علمای اہل سنت نی نقل حدیث مین خیانت کی ہی اور ان الفاظ کو منتخب کر لیا ہی کہ جو بنظر سرسری موہم مدح شیخین کے ہین حالانکہ بالمناوہ الفاظ بھی سراپا طعن و تشنیع سی مملو اور مشحون ہین چنانچہ خود امام جعفر صادق علیہ السلام نی اوسی حدیث مین ان الفاظ کے معنی بہ تفصیل و توضیح ارشاد فرمائی ہین اور بعد ایک تقریر پورچ ولچر کے اور رسلہ مین اصل خیانت کی الفاظ اسطرح پر منقول ہین واضح ہو کہ اصل حدیث یہ ہی کہ بعض مخالفین نی حضرت سی دربارہ شیخین سوال کیا حضرت نی جواب مین ازراہ توریہ یہ ارشاد فرمایا کہ ھما اما مان الخ فلما انصرف الناس قال لہ رجل من خاصتہ یا ابن رسول اللہ لقد تعجبت مما قلت فی حق ابی بکر و عمر فقال نعم

هما اماما اهل النار کما قال الله تعالی وجعلناهم ائمة یدعون الی النار
واما العادلان فلعدولهما عن الحق کقوله تعالی والذین کفروا بربهم
یعدلون واما القاسطون فقد قال الله تعالی واما القاسطون
فکانوا لجهنم حطبا والمراد من الحق الذی کانا مستولیین
علیه هو امیر المومنین حیث اذیاه وغصبا حقه والمراد من
موتهما علی الحق انهما ماتا علی عداوته من غیر ندامة
عن ذلک والمراد من رحمة الله رسول الله فانه کان رحمة للعالمین
وسیکون خصما لهما ساخطا علیهما منتقما عنهما یوم الدین انتهی

خلاصه ان کلمات کا یہ ہی کہ جب مجلس مخالفین سی خالی ہوئی تو ایک شخص نی خواص اصحاب سی امام معصوم کے
خدمت مین عرض کی کہ مین ان کلمات سی جواب فی حق شیخین مین ارشاد فرمائی بہت متعجب ہوا حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ مین نی ان دونو کو امام اس سبب سی کہا کہ وہ امام اہل نار تہی چنانچہ حقتعالی قرآن مین کافرونکو امام
اہل نار فرماتا ہی وجعلنا منهم الآیة یعنی کافرون کو ہمنی امام اہل نار گردانا ہی اور عادل اسوجہ سی کہا کہ
ان دونونی عدول کیا تہا حق سی جیسا کہ خداوند عالم کافرونکو اونہین معنون سی عادل فرماتا ہی والذین
کفروا بربهم یعدلون مترجم لکھتا ہی کہ کتب احادیث اہلسنت مین وارد ہی کہ پیغمبر برحق نی نوشیروان
کو عادل فرمایا حتی کہ سعدی شیرازی نی اسکو گلستان مین نظم کیا اور کہا ہی بیت دوا آوان عدلش
بنازم جہان ٭ کہ سید بدوران نوشیروان ٭ پس جبکہ مدح عدل نوشیروان کافر کو مفید نہین تو شیخین کو
بھی مفید نہو گی اور یہ وجہ بھی اونہین وجہون سی ہی اور قاسط اسوجہ سی کہا کہ قاسط کے معنی ظالم کے
ہین چنانچہ قرآن مین وارد ہی واما القاسطون فکانوا لجهنم حطبا یعنی ظالمین جہنم کی لکڑیان
ہین پہر امام معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا کانا علی الحق تو اس سے مراد یہ کہ وہ دونو غالب
تھے حق اور حق مغلوب تہا اور مراد اوس حق سی کہ جن پہ غالب تہی امیر المومنین ہین کہ انکو اذیت دی
اور انکی حق کو چھین لیا مترجم کہتا ہی کہ اس جملہ مین امام معصوم نے جار و مجرور کو متعلق گردانا ہی

بلفظ مستو لیین کہ وہ خبر خاص ہی اور محذوف ہی بقرینہ مقام اور مذہب جمہور نحاۃ کا مانند سیبویہ وغیرہ
کے یہی ہی کہ جب خبر خاص پر کوئی قرینہ دلالت کرے تو حذف اوسکا جائز ہی اور چونکہ امام جعفر صادق
علیہ السلام باتفاق جمہور اہل اسلام افصح الفصحا اور از جملہ عرب عربا ہین پس کلام ان حضرت کا بجائی خود
مستند ہوگا خواہ موافق نحاۃ کی ہو خواہ مخالف جہ جائی انکہ نسبت پائے جائی قرینہ کی کلام ان حضرت
کا مطابق جمہور نحاۃ کی بہی ہی پس اب جائی اعتراض ہی باقی نہ رہی اور وہ قرینہ یہ ہی کہ علی کی معنی کلام عرب میں
استعلا کی ہین اور ستعلا او نکی محاورہ مین بمعنی غلبہ استیلا ہی آیا ہی چنانچہ ملاحظہ کتب لغت سی معلوم ہوتا ہے
کہ عرب کہتی ہین کہ علوت الرجل ای غلبتہ پس معنی کانا علی الحق کی یہ ہونگی کہ کانا غالبین علی الحق والحق مغلوبا عنہما
اور یہ جو معصوم نی فرمایا ہی کہ مراد حق سی امام بحق جناب امیر ہین اظہر ہی اور کچھہ بعید نہین اسواسطے کہ لفظ
حق کا اطلاق خدا اور رسول اور امام اور ملائکہ اور موت اور قیامت اور قرآن اور کلمہ اور کلام پر ہوتا ہے
کما لا یخفی لیکن اگر مراد حق سی سوائی حق ہوں تو خلاف حق لازم نہین آتا اور مخفی نہ رہی کہ اس مقام مین دو
وجہین اور بہی ہین کہ حمل کلام معصوم کا اوپر صحیح ہی وجہ اول یہ ہی کہ علی بمعنی استعلا ہو وہی پس معنی کانا
علی الحق کی یہ ہونگی کہ وہ دو لوگ عین باطل تہی حق پر تو غلبہ لیگئی اور او نہوں نی حق کو پست کر دیا جیسا
کہ معصوم دعای صنمی قریش مین ارشاد فرماتی ہین پس بنا بر طریقہ جمع بین الحدیثین کی ارادہ اس معنی کا کلام
معصوم سی صحیح ہوگا اور یہ نوع استعلا مستلزم استیلا ہی پس اس وجہ سی بہی مقدر ہونا لفظ مستولیین کا
صحیح ہوگا کما فعلہ المعصوم قبل ازین وجہ دوم یہ ہی کہ کلام عرب مین علی کو مقام مخالفت اور منفعت
اور عداوت مین بہی اطلاق کرتی ہین چنانچہ شایع و ذایع ہی کہ بیچ محاورہ عرب کی مقام جواب یا اعتراض
مین کہتی ہین هذا لنا لا علینا یعنی یہ امر نافع ہی واسطی ہمارے ہی نہ مخالف او رمضر ہماری اور مشہور ہی
کہ جب اثنای راہ مین لشکر جناب سید الشہدا سی ملاقی ہوا تو حضرت نی حر سے فرمایا علینا ام لنا
یعنی تو ہماری کمک کو آیا ہی یا ہماری عداوت پر کمر باندہی ہی وایضا قال اللہ تعالے لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت قال صاحب الکشاف
ینفعہا ما کسبت من الخیر ویضرہا ما اکتسبت من الشر پس بنا بر اسوجہ کے معنی کانا علی الحق

کی یہ ہونگی کہ وہ دونو مخالف حق کی اور دشمن حق تھے اور یہی معنی قول آیندہ مین بھی معصوم نی فرمائی ہین پس ارادہ اس معنی کا کلام امام سی اس مقام مین بھی صحیح ہویگا فافہم پھر معصوم علیہ السلام ارشاد فرمائی ہین کہ جو ہین نی کہا انا علی الحق مراد اوس سی یہ ہی کہ عداوت حق پر مری یعنی جناب امیر کی عداوت تا دم مرگ اونکی دل مین رہی اور تا دم مرگ نام ہو ہی اس مقام مین علی کو بہ معنی عداوت معصوم نے اطلاق فرمایا ہی جیسا کہ ہم نے وجہ ثانی مین بیان کیا پھر معصوم فرماتی ہین یہ جو مین نے کہا فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ پس مراد رحمۃ اللہ سی رسولخدا ہین کہ وہ ان دونو کی دشمن ہونگی بروز قیامت اور پر غضبناک ہونگی اور اسی روز قیامت کو انتقام لیوینگی مترجم کہتا ہی کہ اس مقام مین نبی علی کو معصوم نے مقام عداوت مین ارشاد فرمایا ہی اور رحمت خدا ہونا حضرت رسالتماب کا مقام شک وار تیاب نہین حق تعالے خود فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین بہر صورت اہل انصاف پہ معانی ان الفاظ کے ظاہر و باہر ہوسکے کہ ہرگز یہ الفاظ مقام مدح شیخین مین وارد نہین ہین بلکہ سراپا یہ حدیث رد و قدح شیخین پر دلالت کرتی ہی انتہی ملخصاً اس تاویل کی غلطی ہم چند دلائل سے ثابت کرتے ہین پہلی دلیل اس رسالے کے مولف نے تقلید اپنی علما کی جو کچھ واہیات بیان کیا ہی اوسکی نقل کرنیسے مجھے شرم آتی ہی اگر احادیث کی ایسی ہی تاویلین کیجاوین تو کوئی حدیث کسی کی مدح و ثنا مین باقی نرہے بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سی موافق اپنی مطلب کے بنالے کسی ہندو سے نقل ہی کہ اوس نی ایک مسلمان سی کہا کہ ہماری رام لچھمن کا ذکر تمہاری قران مین بھی ہی وہ مسلمان ہوکر پوچھنے لگا کہ کس جگہ قران مین انکا ذکر ہی اوس نی کہا کہ سورہ یوسف کے اول مین جو الر حروف مقطعات ہین اونمین الف سی مراد اللہ ہی اور لام سی مراد لچھمن اور رے سے مراد رام ہین وہ مسلمان یہ سنکر ہنسنے لگا لیکن ہمارے نزدیک جو تاویل امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کی حضرات شیعہ نے کی ہی وہ اس ہندو کی تاویل سی بھی بدتر ہی اس لئی کہ اوسنی تو حروف کی لحاظ سے کچھ جوڑ ملا دیا لیکن شیعوں کے علما نی جو کچھ فرمایا وہ تو سراسر بیجوڑ ہے اور ہر ایک خارجی اور ناصبی اہلبیت علیہم السلام کی شان مین جو احادیث ہین اونمین ایسی ہی تاویلات بیجا کرسکتا ہی

فماہو جوابکم فہو جوابنا

بقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

قبل از جواب با صواب کچھ گزارش خدمت شریف ہی ایک یہ کہ صاحب اولہ تقیہ کی الزام خیانت نے
انتقل آپکی علما کو دیا کہ اول و آخر حدیث چھوڑ کر کچھ الفاظ کو ملتقط کیا اور مصداق ان اللہ لا یحب الخائنین
کی ہوئی مگر اب بھی اسکا جواب نہو سکا اور سکوت آپکا دلیل تسلیم ہی اس بات کی کہ آپ کے علما بڑے
خائن ہین لیکن ان خیانتون سے بھی کوئی کام نہ نکلا اور شیعہ آپ دام فریب مین نہ آئی اور آپ کی ثلثہ اونکی
نزدیک جیسی کی تیسی بلکہ ایسی کی تیسی رہ گئی دوسری یہ کہ کہا ظاہری معنی عبارتون مین مراد ہوتی ہین کہاں تاویلی
معنی مراد ہوتی ہین اسکا کوئی قاعدہ ہی یا نہین اگر نہین ہی تو ہر شخص کو ہر جگہ اختیار ہی کہ جو جی چاہی بنا لیا کرے
جیسی بدعتین خود معنی بدعین خود آپ کیون لڑتے جھگڑتے ہین لکم دینکم ولی دین اور اگر کوئے
قاعدہ بین العقلا معین ہی جیسا کہ بین الفریقین جاری ہی کہ بضرورت معنی ظاہری سی عدول کرتے
ہین تو پھر معنی تاویلی پر اعتراض کرنے کے کیا معنی ہان اگر معنی تاویلی مین کوئی نقص ہی یا کوئی قباحت
لازم آتی ہی تو اوسکو بیان کرنا اور باب ہی اور ترک معنی ظاہری پر اعتراض کرنا اور باب ہی اور آپنے
ہر چند فرمایا کہ ہم اس تاویل کی غلطی چند دلائل سے بیان کرتے ہین مگر کل کا مدار اسی پر ہی کہ معنی ظاہری
نہین ہین ہان حضرت ہم اسکا اقرار کرتے ہین کہ یہ معنی ظاہری نہین ہین بلکہ یہ معنی باطنی ہین اور وجہ ترک
ظاہر کی یہ ہی کہ ہمارے نزدیک ہزارون دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہی کہ جسکا نمونہ ایک کتاب لعن اور ایک
کتاب نفاق الشیخین ہی کفر و نفاق شیخین بلکہ شیوخ ثلثہ و اتباعہم کا ثابت ہوا ہی اس لئی معنی ظاہری سے
ہمنے عدول کیا **قولہ** پہلی دلیل **اقول** یہ دلیل علیل عقلا دعوائی ہی دلیل ہی آپ فرماتے ہین کہ بہت
واہیات بیان کیا کہا اس سے ثابت ہوا کہ واہیات بیان کیا ہم کہتے ہین کہ بہت اچھا بیان کیا ہی تم خود واہی ہو
تمہارے کل علما واہی اونکی بیانات بھی کل واہیات ہین ہماری دعوی کی دلیل وہی ہی جو تمہارے
دعوی کی دلیل ہی حضرت سلامت فقط اپکی زبان مبارک سے فرما دینی سی کہ فلان سخن واہیات ہی کوئی
بات واہیات نہین ہو سکتی جبتلک کوئی دلیل نہ قائم فرمائی **قولہ** اوسکی نقل کرنے سے مجھے شرم آتی ہی

اقول یہ شرم فقط لسانی مثل حیا عثمانی کی ہی اور اگر در حقیقت کچھ بھی غیرت اور حیا ہوتی تو عبارت رسالہ اولٰہ تقیہ کیون نقل کرتی **قولہ** تو کوئی حدیث کسیکی مدح و ثنا مین باقی نرہی **اقول** البتہ کوئی حدیث مدح ثلثہ مین تو باقی نرہی کہ جسکو شیعون نے بگاڑ نہ ڈالا ہو لیکن الحمد للہ کہ احادیث مدح و ثنائے اہلبیت طاہرین باجماع امت کلھم اجمعین اپنے حال پر انکی مدح و ثنا پر دال اور انکے اعداء کے لیے مثبت عذاب و نکال باتفاق فریقین باقی رہگئے ہر کہ درین شک آرد کافر گردد بقول تمھارے پیرزادون کے یہان سچ ہی **قولہ** بلکہ ہر ملحد اور زندیق آیات قرآنی کو ایسی تاویل سے موافق اپنے مطلب کے بناے **اقول** اگر ملاحدہ و زنادقہ ایسی تاویلین کرتے جیسے ہم کرتے ہین تو وہ ہرگز ملحد و زندیق نرہتے بلکہ پوری طرح سے مومن ہو جاتے لیکن افسوس ہی کہ انھون نے تاویلین بیجا اور بے سروپا کین دیکھیے آیہ انما ولیکم اللہ مین معنی ولی کے حاکم و آقا و سردار کے ہین اسکو یار و دوست کے معنون مین بنایا اور اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین اطاعت اولی الامر کو مثل اطاعت خدا و رسول نہ کہا اور اولی الامر سرداران لشکر یا خلفائے منکر یا مجتہدین خطاکر کو بنایا آیہ الا المودۃ فی القربیٰ مین مودت اپنی قرابتمندون کی اجر رسالت ٹھہرایا حدیث من کنت مولاہ مین مولا بمعنے یار دوست بنایا حالانکہ ہر لنگوٹی بندونکو برہنہ درویش کو مولا بمعنی حاکم و آقا و سردار کہتے ہین مگر خدا و رسول اور امام کی آقائی اور سرداری اور حکومت سے انکار ہی حدیث صحیح ولی کل مومن و مومنۃ من بعدی مین ولی بمعنی یار دوست کے کیے حدیث فدک حدیث قرطاس حدیث حوض حدیث کا ذبین غادرین مین کیا کیا تاویلین کین کہانتک تاویلات بے سروپا کا ذکر کرون ایسی ہی تاویلین موافق اپنے مطلب بنالین تب تو بجائے انکو ملحد اور زندیق کہا **قولہ** کسی ہندو کی نقل ہی **اقول** آپ نقال تو بہت بڑے ہین مگر آپکی نقلین نہایت بیموقع اور بیمحل ہین بھانڈون کی نقل سے بھی بدتر ہین اسلیے کہ اس مین بھی کچھ جوڑ توڑ ہوتا ہی اور تفسیر حروف مقطعات قرآن کو جس مین علمائے فریقین کا اتفاق ہی کہ سوائے خدا و رسول کے کوئی نہین جانتا تاویل الفاظ سے کہ عند الفریقین بضرورت

واجب ولازم ہی کیا واسطہ علاوہ اس کے یہ نقل تو آپ کی ہمکو جھوٹی معلوم ہوتی ہی اسلیئے کہ بچارہ
ہنا وسواے رام رام کے اللہ کو کیا جانے جو کہے کہ الف سے مراد اللہ ہی شاید اصل اس نقل
کی یون ہو کہ جب کسی سنی مسلمان آپکے بھائی کنجڑے قصائی نے کہا ہو کہ الف سے مراد ابوبکر
ہین تب اُس ہندو نے کہا ہوگا کہ اگر ایسا ہی ہی تو رے ولام سے مراد ہمارے رام لچھمن ہین یعنی اپکی
حضرت ابوبکر مثل ہمارے رام لچھمن کے ہین وہ آپ کے دیوتا یہ ہمارے دیوتا آپ اُنکو پوجتے ہین
ہم انکو پوجتے ہین یہ بات ہمنے مخاطب کے لغوگوئی پر کہی ورنہ اہل علم کو ایسے لغویات سے کیا
واسطہ ایسے لغویات کا جواب دینے کو میان مشیر اور اُنکے شاگرد لوگ کافی ہین **قولہ** ہر ایک خارجی
اور ناصبی اہلبیتؑ کی شان مین جو احادیث ہین اُنمین بھی ایسی ہی تاویلات بیجا کر سکتا ہے
اقول ایسی ہی تاویلات تو نہین کیے مگر ہم ایسے خارجیون ناصبیون نے احادیث فضایل اہلبیت
مین بہت تاویلات بیجا کیے چنانچہ حدیث معروف و مشہور بین الفریقین انا مدینۃ العلم و علی بابہا
جسکے مضمون کیطرف بعض شعرانے یون اشارہ کیا ہی ~~سے~~ کہ من شہر علمم علیم دراستؔ
درست این سخن قول پیغمبر است ہمین نے یہ تاویل کی علی بیچ معنی بلند کے ہی یعنے مین شہر علم ہون
کہ دروازہ جسکا بلند ہی ان خارجیون ناصبیون نے کچھ خیال نہ کیا کہ اُنکے کل بزرگ کیسے احمق
اور بیوقوف اور الو اور گدھے تھے جو اس حدیث کو اپنی صحاح مین فضائل علی ابن ابیطالب
مین لکھگئے حالانکہ اُنسے ان معنی کی راہ سے اس حدیث سے کیا واسطہ **قولہ** فما ہو جوابہم
فہو جوابنا **اقول** حضور والا محض غلط و بیجا فرماتے ہین ہرگز امر متفق علیہ مثل غیر متفق علیہ کے
نہین ہوسکتا کہ دونون کا جواب ایک ہوجاے فضیلت اہلبیت متفق علیہ کل اہل اسلام اور
ضروریات دین اسلام سے ہی پس جو شقی اُسکا منکر ہوگا وہ دین اسلام سے خارج والراد علینا
فی حد الشرک مین والج ہوگا اور فضیلت آپ کے ثلثہ کی مختلف فیہ بین اہل الاسلام ہے
کچھ لوگ اُنکو امام اہل الجنتہ جانتے ہین اور کچھ لوگ اُنکو امام اہل النار اور بدترین کفار سے
جانتے ہین پس جب کلام امام علیہ السلام مین اُنکے حق مین امام آیا تو آپ امام اہل الجنتہ سمجھے ہم امام

اہل النار تھے اگر آپ اونکا ایمان کسی دلیل قطعی سے ثابت کر دیتی تو ہم بھی بخوشی خاطر اونکو امام اہل الجنۃ
کہتے ۔۔۔ سے نہو سکا اب آپ چاہتے ہین کہ اسی لفظ مجمل سے اونکا ایمان ثابت کرین ایسے
کہ لفظ امام کا ظاہر امام اہل الجنۃ ہی نہ امام اہل النار لیس معنی ظاہری چھوڑکر معنی تاویل کیطرف
جانا چاہئے ہمین ہی ہم اسکا جواب اسطرح پہ دیتے ہین کہ اولا لانسلم کہ یہی معنی ظاہری ہین بلکہ
لفظ امام عام ہی اور عام کا اطلاق اوسکی ہر خاص پہ ضمن جملہ افراد مین حقیقت ہی اور اسی سبب
سی اگر کوئی شخص بجائی جاء زید کے جاء انسان کہی تو اوسکا استعمال حقیقت کہین گے نہ مجاز بنا
اسکی اب دونو معنی برابر ٹھہری لیس جب تم ایمان اونکا ثابت کروگے تمہاری معنی ٹھیک ہو نگے
اور ہمنے تو کفر اونکا دو ہزار دلیلون الفین سی ثابت کر دیا تو ہماری معنی بیشک ٹھیک ہین ثانیا
ہم علی التنزل کہتی ہین کہ سلمنا کہ ظاہر معنی وہی ہین جو آپ فرماتی ہین لیکن ہر جگہ ظاہر معنی لینی کی کیا
ضرورت ہی تم ید اللہ کو کیون بمعنی ید قدرت اللہ لیتی ہو وجہ اللہ کو کیو بمعنی جہۃ اللہ لیتی ہو جنب اللہ
کیون بمعنی جانب اللہ لیتی ہو عین اللہ کو کیون بمعنی حفظ اللہ لینی ہو جاء ربک کو کیون بمعنی
جاء امر ربک کہتے ہو من فی السماء کو کیون بمعنی من امرہ فی السماء کہتی ہو اگر فرمائی کہ یہان
ضرورت تنزیہ الرحمان من النقصان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد نہون تو ہم کہینگے
کہ ہمکو بھی ضرورت تنزیہ اخوان الشیطان من الایمان داعی اسکی ہی کہ ظاہری معنی مراد
نہین لے سکتے اسلیئے کہ غصب خلافت اور غصب فدک وغیرہ نے اونکی کفر و نفاق کو ہمارے
نزدیک ثابت کر دیا ہے لیس یہی وجہ ہوئی کہ ہمنے لفظ امام سے امام اہل نار سمجھا نہ امام اہل الجنۃ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسری دلیل یہ قول جو شان مین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے
کہا گیا وہ امام جعفر صادق کا ہی اور امام موصوف تقیہ سے ممنوع تھی اونکو حکم تھا کہ وہ کسی سے
خوف نکرین اور بلا خوف و خطر علوم اہلبیت کو منتشر کرین تو اونہون نی کس لئے تقیہ کیا اور کیون
ایک دو ناصبی کی درسی ایسی بڑی تعریف کے اور پھر جب وہ چلے گئے تو اسکی تاویل کر کے اپنے

تقیہ سے ممنوع تھے
خواص کو اصل مطلب سمجھایا اور وہ قول جس سی ثابت ہوتا ہی کہ امام موصوف
یہ ہی بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نی اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نی لکھا ہی کہ جو صحیفہ امام جعفر صادق
کا تھا اوسمین اونکے لیئے یہ حکم تھا حدث الناس وافتہم ولا تخافن الا اللہ وانشر علوم
اہلبیتک وصدق اباءک الصالحین فانک فی حرز وامان یعنی تمام مخلوق کو تعلیم دو اور اونسی باتین کرو
اور کسی سے سوائی خدا کی نہ ڈرو اور اپنی اہلبیت کے علوم کو منتشر کرو اور اپنے اباء صالحین کے
تصدیق کرو اس لیئے کہ تم حرز اور امان مین ہولیس باوجود اسکی کہ جب ایسی اطمینان کا حکم الہی اونکو
ہو چکا تھا اور تقیہ کرنے سے وہ منع کردیئے گئے تھے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ کسکا خوف تھا جسکے
سبب سی ایسی تعریف صحابہ کرتے تھے اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے افسوس ہی کہ شیعیان
علی نے اپنی اماموں کی محبت کے پیرایہ مین ایسی ہجو کی ہے اور اونپر کیا کیا تہمتین لگائی ہین تیسرے
دلیل اگر کوئی شیعہ کہے کہ یہ عبارت زائد ہی اصل حدیث مین داخل ہی تو کیا وجہ ہی کہ ایک ٹکرا
اوسکا تسلیم کیا جاوے اور دوسرا ٹکڑا زائد اور غلط ٹھہرایا جاوے اس لئی ضرور ہی کہ کل عبارت
حدیث کی تسلیم کیجاوی اور جو تاویل اوس حدیث کی امام نی بیان کی وہ بہی امام ہی کیطرف سی سمجھی
جاوی اوسکا یہ ہی کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلا حجۃ علی انفسہم دون الادعار لہم کہ اقرار آدمی کا
اوسپر حجت ہوتا ہی لیس اسی قاعدے سے جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہے وہ انپر حجت ہی اور
جو تاویل کی گئی ہی وہ ہمپر حجت نہین اور قطع نظر اسکی عادت بہی محدثین شیعہ کی یہ ہی کہ وہ عبارات
کو حدیث کی کم وبیش کردیا کرتی ہین اور اپنی مذہب کی موافق بنالیتی ہین جیسا کہ ملا باقر مجلسی روئے
حدیث مسئلہ قضا و قدر مین شیخ صدوق کی نسبت بیان کیا ہی انما فعل ذلک لیوافق مذہب اہل العدل
پس جب اونپر اعتماد اس امر کا نرہا کہ وہ حدیث مین تحریف نہین کرتے اور کچھ تغیر و تبدیل راہ
نہین دیتی تو پھر کیونکر وہ تاویل جو سراسر لوچ و خرافات ہو صحیح سمجھا وے اور ایسے
واہیات کے ائمہ کیطرف کیونکر نسبت دیجاوے حالانکہ ائمہ خود اس امر کی شکایت کرتے رہی ہین اور
اپنے شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین کہ وہی تاویلات غلط اون کی احادیث مین کردیتی ہین

اور حدیث کے مضمون کو اور کا اور بنا دیتی ہین چنانچہ ابو عمرو کشی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی
ایک حدیث کو اسی بارہ مین نقل کیا ہے وھو ھذہ ان الناس اولعوا بالکذب علینا
ان اللہ افترض علیھم لا یرید منھم غیرہ وانی احدث احدھم بالحدیث
فلا یخرج من عندی حتی یتاوله علی غیر تاویله ذلک انھم لا یطلبون
بحدیثنا وبحبنا ما عند اللہ وانما یطلبون الدنیا کہ لوگون نے بہت زیادتی کی ہے ہم پر جھوٹ
کے لگانے مین جو حدیث انکو کہتا ہون وہ میرے پاس سے نکلنے نہین پاتی کہ وہ ہین اوسکی دوسری تاویل
خلاف کرنے لگتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وہ میری احادیث سے اوس چیز کے طالب
نہین جو خدا کے پاس ہے بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین پس جبکہ خود امام کی تصدیق سے ثابت ہوا
کہ انکے پاس بیٹھنے والونکی یہ عادت تھی کہ وہین بیٹھے بیٹھے اونکی احادیث کی تاویل غلط کر دیا کرتے تھے تو پھر ایسے
لوگون سے کیا بعید ہے کہ اونہون نے ایسی تاویل اس حدیث کی ہے ہو چوتھی دلیل اوس تاویل پر جو اس حدیث
کے الفاظ کی کی ہے اگر غور و بحث کرین تو ہمکو معلوم ہو جاوے کہ وہ کسقدر مہمل اور غلط اور خلاف محاورہ
ہے اول تاویل لفظ امامان کی یہ کی ہے کہ اماما اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا ہے
لیکن موافق قاعدہ نحو کے حذف مضاف الیہ کا سوائے حالت تنوین یا بناء مضاف یا اضافت ثانیہ
کے جائز نہین اگر شک ہو تو رضی اوٹھا کر دیکھو دوسرے لفظ امام جب مطلق چھوڑا گیا تو اوس سے
وہی معنی جو اصلی ہین لیعنی مدح اور صفت کی مراد لیے جاوینگے اسلیے کہ لفظ مطلق سے فرد کامل مراد
ہوتا ہے تو کیونکر اوس سے امام اہل النار مراد ہو سکتے ہین بخلاف آیہ ائمۃ یدعون الی النار
کی کہ وہان یہ لفظ مقید ہے نہ مطلق دوسری تاویل قاسطون کی بھی غلط ہے اس لیے کہ قرآن شریف
مین بمقابلہ مسلمون کے قاسطون وارد ہے پس یقین معنی کیواسطے قرینہ کا ہونا ضرور ہے کہ وہ
آیہ مین موجود ہے اور احادیث مین منقول بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین
کی ہے تیسری حق سے مراد نام علی مرتضی کا لینا خلاف عرف عام ہے اور تبادر اذہان اور معنی
ظاہری کے ہے بغیر دلیل ہونے ذکر مرتضوی کے حق سے ان کا نام مراد لینا حدیث کو چیستان بنانا ہے

علاوہ اسکی حرف علی کو بمعنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اور استیلا کو مرادف استعلا ٹہرانا محض بے معنی بنانا
اور خرافات بکنا ہی اور لغت مین قیاس کو دخل دینا حالانکہ قیاس فی اللغۃ جائز نہین غور کرنا چاہئی
کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی تو اوس سی مراد یہ ہوتی ہی کہ وہ حق پر ہی یا یہ مراد ہوتی ہی کہ وہ باطل
پر چوتھی تاویل علیہما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ کی جو کی گئی ہی اسکی نسبت کسی نی خوب لطیفہ کہا ہی
کہ حضرات امامیہ جب اپنی پیشواونکی حق مین رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین تو ہم سمجھتی ہین کہ علیہ سی ہی مجازاً لعنت
مراد ہی اور رحمت اللہ سے رسول اللہ مراد ہین یعنی مخالف ہی رسول کا استغفر اللہ کہ حضرات
شیعہ احادیث کو ایسی تاویلات بیجا سے مضحکہ اطفال بناتی ہین اور ائمہ پر ایسی بیجا تاویلات کی
تہمت کرکے اپنی عاقبت خراب کرتی ہین

بقیہ المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

دوسری دلیل ہی آپ کے شکل اول کی ثبت غلطی تاویل نحوی اس لئی کہ بفرض صحت اس بات کے
کہ بالخصوص امام جعفر صادق علیہ السلام پر حرام ہو حضرت کے کلام مین کوئی تاویل اگرچہ فی
نفسہ صحیح ہو جاری ہوگی اور جاری ہونا تاویل کا اور بات ہے اور فی نفسہ غلط ہونا تاویل کا اور
بات ہی حالانکہ آپ مدعی امر ثانی تہی نہ امر اول مگر انکو اتنی لیاقت فہم کہان ہی جو ہر بات مین تفکر
کرسکین بہرکیف دعوای حرمت تقیہ بر امام جعفر صادق تراشیدہ نقش روز فیض آبادی او ہمارے
علمای اعلام نی بوجوہ سدیدہ مقامات عدیدہ مین باطل کیا ہی چنانچہ بعض مقامات اوسکے
نظر حضرت مخاطب سی بہی گزری جیسا کہ چوتھی دلیل امامت ابوبکر مین جو عبارت حدیقہ سلطانیہ
کی نقل کرکے بمقتضای انکہ دروغگو را حافظہ نباشد نسبت بطرف مقتضا کے ہے حالانکہ وہ خود
ناقل ہین اسی مقام کے محصل اوسکا یہ ہی کہ اگر تقیہ مخالف خوف خدا ہی تو جناب رسول خدا کو بہی یہ
ناری خوف خدا سی عاری سمجہی جیسا کہ فرماتی ہین مگر آیا پیغمبر خدا را کہ از خوف کفار در حصین غار
اختفا فرمودہ ودر بدو اسلام از اظہار دعوت علانیہ احتراز داشتہ از خوف خدا غافل و بخوف
غیر مایل می داند انتہی ملخصاً لیکن بعد دیکہنے سب جوابونکی کسی جواب سی متعرض ہونا اور دوسرے

راگ بھاگ گایا ہوا موچی صاحب کا گانا کمال حیرت مین ڈالتا ہی کہ سوائے ضلال اور ضلال کی کس
امر پر محمول کیا جاوے اور چونکہ علمائے اعلام نے اسمقام کو بتوضیح تمام لکھا ہی اب ہمارا جی نہین
چاہتا کہ کچھ لکھین مگر بنظر اسکے کہ مومنین کو چندان زحمت رجوع طرف کتب دیگر کے نہو کچھ لکھے دیتے
ہین کہ فقرہ لاتخافون الا اللہ اگر دلالت او پر حرمت تقیہ کے کرے تو قول خداوندتعالی فلا تخشوا الناس واخشون
بھی دلالت اوپر حرمت تقیہ کے کریگا اسلیئے کہ مفاد دونو کا سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرنا ہے
پس یہ آیت ناسخ آیات تقیہ مثل الا ان تتقوا منہم تقاۃ اور الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
اور امثالہا کے ہوگی لیکن کسی نے مفسرین سے احدہما کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ نہین کہا اس سے
ثابت ہوگیا کہ جو معنے موچی صاحب اور انکے اتباع سمجھے محض غلط ہین اور اگر کوئی شخص زبردستی
بحجت ودلیل مدعی نسخ ہو تو خصم اسکا مدعی اسکے عکس کا نسخ مین ہو سکتا ہی یعنے آیات تقیہ نے
آیہ لاتخشوا الناس کو منسوخ کردیا ہی اور حقیقت یہ ہی کہ نہ کوئی اسمین سے ناسخ ہی اور نہ منسوخ
ہی بلکہ اپنے اپنے مقام کے احکام ہین جہان خداوندتعالی نے حکم اعلان دیا ہی وہان اعلان واجب
ہی اور سوائے خدا کے اس اعلان مین کسی سے نہ ڈرنا چاہیے اور حکم خدا کی تعمیل کرنا چاہیئے خواہ
جان جائے خواہ رہے اور جہان خداوندتعالی نے حکم کتمان دیا ہی وہان کتمان اور پوشیدگی واجب
ہی اور اس کتمان مین بھی سوائے خدا کے کسی سے نڈرنا چاہیے اور تعمیل حکم خدا کرنا چاہیے اور
ہرگز خوف اسکا نکرنا چاہیے کہ اعدا شماتت کرینگے اور بودا اور بزدلا کہینگے بلکہ لا یخافون لومۃ
لائم پر ایسے مقامات مین نظر رکھنا چاہیئے جیسا کہ جناب رسول کو جب حکم بہ کتمان دعوت
تھا بکتمان دعوت فرمائی اور جب حکم باعلان دعوت ہوا باعلان دعوت فرمایئے مثل حضرت
نوح کے اثم انی اعلنت لہم واسررت لہم اسرارا جہان موقع و محل اعلان کا
تھا اعلان اور جہان موقع اخفا کا تھا اخفا کیا پس مقام اخفا و اعلان دونون مین لاتخشوا الناس
واخشون کی تعمیل حکم موجود ہی اور جس جگہ پر انسان بمقتضائے لاتلقوا بایدیکم
الی التہلکہ مامور بتقیہ ہی وہان تقیہ کو خشیۃ اللہ سے خارج کرنا کمال نافہمی و ناوانی ہی

ہان جو مقام تقیہ کا نہین جیسے جہاد مین وہان خوف ناس سے بھاگ کھڑے ہونا نقل باءُ بغضب من اللہ
سے نڈر رنا کام حضرات ثلثہ کا ہی اب آیئے ما نحن فیہ مین چونکہ دیگر ائمہ علیہم السلام کو بسبب غلبہ
متغلبین بنی امیہ و بنی عباس کے نشر علوم اہلبیت طاہرین کے بہت کم مہلت ملی بخلاف امامین ہمامین
ابو جعفر الباقر و جعفر الصادق علیہما السلام کے کہ چونکہ امویہ و عباسیہ آپس مین فکر مدافع مین تھے اور ائمہ
اہلبیت علیہم السلام کیطرف چندان متوجہ نہ تھے اسلیئے امامین علیہما السلام کو اسقدر حاجت تقیہ نتھی
جیسے اور اماموں کو تھی بنا برین ان دونون بزرگوارون کو حکم نشر علوم دین ائمہ اہلبیت طاہرین ہوا چنانچہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مین چارسو کتابین جو اصول اربعہ مائۃ کہلاتے ہین تصنیف ہوئین
اور آنحضرت سے چار ہزار راویون نے روایت احادیث کی کہ کچھ اُنہین سے سنی بھی ہین اور نظر
بمصلحت وقت ممکن ہی کہ حضرت نے اُنکو جواب تقیہ دیا ہو اور ممکن ہی کہ بوجہ حاضر مجلس ہونے
کسی خارجی یا ناصبی کے کہ اس سے ضرر اپنا یا بعض شیعون کا متصور ہو آنحضرت نے اُسوقت کوئی
بات تقیۃً موافق مذہب اس خارجی اور ناصبی کے بیان فرمائی ہو اور وقت دیگر اسکے توضیح و تصریح
کی ہو اور چونکہ اسوقت خاص مین وہ حضرت محکوم من اللہ اُسیطرح کی کلام کے تھے لہذا اس امر کو
نہ مخالف لاتخافن الا اللہ کے کہسکتے ہین جیسا کہ ہمنے بیان کیا کہ تقیہ مقام تقیہ مین حکم خدا ہی پس
خلاف خوف خدا نہو گا بلکہ اُسکا خلاف البتہ موجب عدم خوف از خدا ہوگا اور نہ اسکو مخالف
نشر علوم دین آبائی کہسکتے ہین اسلیئے کہ بموجب قول آنحضرت کے التقیۃ دینی و دین آبائی احکام
تقیہ بھی اوقات تقیہ مین دین اہلبیت طاہرین سے ہین فقد سقط ما ہفا المخاطب بمقالتہ السخیفہ +
و اسکافہ النجس کالجیفہ + باقوالہ کابوالہ الکسیفہ و تفصیل المقام فی الحدیقۃ الشریفہ قولہ امام موصوف
تقیہ سے ممنوع تھے اقول لا نسلم کہ ممنوع تھی اور جو عبارت صحیفہ منقول باخبار احاد غیر المعول علیہ
فی الاعتقاد بعد اسکے نقل کرتا ہی اسکی کسی لفظ کو دلالت اوپر منع از تقیہ بمقام تقیہ سے نہین
ہی قولہ تمام مخلوق کو فتویٰ دو اقول یہ اعم اس سے ہی کہ فتوی بتقیہ ہو یا بلا تقیہ لفظ افتہم کو سیطرح
کی دلالت دلالات ثلثہ سے بلا تقیہ ہونے پر نہین ہی قولہ اور اُنسے باتین کرا قول یہ کسی

رآلو کی باتین مین معنی حدیث الناس کی احادیث اپنی ابا و اجداد طاہرین کے بیان کرنیکے کیون
نہین پہنچتے یہ بحی اعم تقیہ و غیر تقیہ سے ہی اور ہرگز حدیث کو دلالت اوپر غیر تقیہ کے نہین ہے **قولہ** اور کسی
سے سوا خدا کے نہ ڈرو **اقول** ممکن ہے کہ یہہ امر محمول کیا جاوے اُس مقام پر جہان اعلان
ضروری ہے اور کتمان وہان جائز نہین ہے اور ممکن ہی کہ محمول ہو اسپر کہ مقام اعلان مین اعلان
اور مقام کتمان مین کتمان کر اور اس اعلان و کتمان مین سوائے خدا کے کسی سے خوف نہ کر پس
یہی اعم ہوگا تقیہ اور غیر تقیہ سے جیسا کہ تونے پیشتر جانا **قولہ** اور اپنے [illegible] اعلام کو نشر
کرو **اقول** علوم اہلبیت اعم احکام تقیہ اور غیر تقیہ سے ہین مقام تقیہ [illegible] اور
غیر تقیہ مین بلا تقیہ ہے و الستقیۃ دینی و دین آبائی اسپر [illegible]
بلا تقیہ بیان کرنے کی کیا معنی **قولہ** اور اپنے آبار صالحین کی تصدیق کرو **اقول** آبا [illegible]
کے احکام تقیہ و بلا تقیہ دونو تھے پس اپنے اپنے مقام مین اگر دونو بیان فرماتے تصدیق
اُنکی کیونکر ہوتی **قولہ** اسلئے کہ تم حرز و امان مین ہو **اقول** یعنی نشر علوم دین آبا [illegible]
امان مین ہو بخلاف دیگر ائمہ علیہم السلام کے کہ اونکو جور و ظلم متغلبین خلفا [illegible]
اکثر اوقات خانہ نشینی اور سکوت و صموت مین گزری اور نشر علوم آبائی نفرما سکے **قولہ**
اور تقیہ کرنے سے منع کر دیئے گئے تھے **اقول** محض کذب و دروغ ہے کہ مقام تقیہ
مین بھی تقیہ سے منع کر دیے گئے تھے ہان مقام غیر تقیہ مین البتہ تقیہ منع کر دیئے گئے
تھے اور بہ نسبت اور اماموں کے اُنکے لیے مقام غیر تقیہ زیادہ تھا اسلیے اشاعت و نشر
و نشر علوم اور اماموں سے زیادہ کیا اور سکوت و صموت کی نوبت [illegible] اس سے یہ بات
لازم نہین آتی کہ کبھی مقام تقیہ مین بھی تقیہ نہ کیا ہو **قولہ** اور لوگون کو دھوکا دیتے تھے **اقول** یہ
یون کیون نہین فرماتے کہ اپنے کلام بلاغت نظام سے ملعونوں کو الجھاتے تھے اور مومنین کو ہدایت فرماتے
تھے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقین [illegible] **قولہ** کیسی مجہول
ہے **اقول** یہان تو امام نے ہجو ملیح آپکے شیخین کی کی ہے شیعون نے کیسی کی تھی یہ نہین کی بلکہ لعنت خان [illegible]

نے البتہ اسی ڈھنگ کی ہجو ملیح اپنے قصیدہ میں کی ہی جہان کہا ہے بیت نعل کمیت قلم سودہ بمیدان
لعنت پئے گیگرو اشقر رخش یاران او یقین ہے کہ اسکو سنکے آپ بہت خوش ہونگے مگر دیکھیے کسی شیعہ
کے سامنے اسکو نہ پڑھیے گا اسلیے کہ اسکا ڈر ہے کہ بگروانیدن نعل کہین یکلو نعل در آتش نہ کرے
ہمارے نزدیک جو آنکی سہری کی بات تھی ہمنے کہدی آئندہ آپکو اختیار ہی قولہ تیسری دلیل اگر
کوئی شیعہ کہے اقول آپ تو دلیل ابطال تاویل کی بیان فرماتے ہین اسکو اس سوال جواب سے کہ اگر کوئی شیعہ
یون کہے تو ہم یون جواب دینگے کیا واسطہ ہی اس سوال وجواب کو ابطال تاویل مین کیا دخل ہے
وعدہ کچھ بیان کچھ خدا اور بندہ دیوانون کی جھک یا مجنون کی بک ہے اس لغو بیانی پر اگر حضور کو لاثانی
صاحب تصنیف کہا جاوے تو درست ہے اور آپکے قامت زیبا پر جا کٹ و پتلون سی ہی بھی
زیادہ چست ہی قولہ تصفیہ اقرار فضیلت شیخین کا ہو وہ اور حجت ہی اقول خدا کی قدرت شیعون
سے امید وار اقرار فضیلت شیخین ہین حضرت مخاطب خوش فہم ہی کوئی پوچھے کہ اگر شیعون کا اقرار
کسی فضیلت کا ہوتا تو معنی الامان کے الامان لاہل النار کیون کہتے تمہاری طرح سے امامان لاہل الجنۃ
کیون نہ کہتے اسمین شک نہین کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجت ہی مگر اقرار بھی تو ہو اگر فقط لفظ امان
کہنے سے اقرار فضیلت ہوجاتا ہی تو ہم آپسے پوچھتے ہین کہ اقرار فقط لفظ بدون لحاظ المعنی سے ہوتا
ہی یا لفظ مع المعنی سے صورت اولی مین فقط اقرار لفظ کا ہوا نہ معنی کا اور اقرار لفظ کو اقرار المعنی
لازم نہین اور فضیلت لازم اقرار المعنی ہے نہ اقرار اللفظ اسلیے کہ ہر لفظ بدون لحاظ المعنی مہمل
ہی اور لفظ مہمل سے کسی چیز کا اقرار نہین ہوتا اور در صورت ثانیہ یعنی لفظ مع لحاظ المعنی پس جب
قائل ان معنون کا اقرار ہی نہین کرتا بلکہ دوسرے معنے لیتا ہی جو مستلزم رذیلت ہین تو آپ اسکو مقر فضیلت
کیونکر کہسکتے ہین مثلاً کوئی شخص آپکو کاریگر کہے اور اسکے دل مین یہ ہو کہ چونکہ آپ اٹھائی گیرے والے
ہین اسلیے مراد اسکی اٹھائیگا کاریگر ہے تو آپ فرمائینگے کہ تونے اقرار ہماری فضیلت کا کیا اسلیے
کہ لفظ کاریگر سے کاریگر اٹھائیگا مراد لینا تاویل باطل ہے اور ہزارون جگہ لفظ کاریگر بولا جاتا ہی
اور کوئی اس سے چار کے معنی نہین سمجھتا اور باعتبار قاعدہ نحومی کے بھی یہ تاویل باطل ہی کہ حذف

مضاف الیہ لازم آتا ہی اور وہ جایز نہین ہے جناب والا ہمنے فرض کیا کہ یہ تاویلین اسکی باطل بہی مگر اہل انصاف ایسے شخص کو مقر فضیلت کہینگی یا مقر ذلیت کہینگے آپ خود ہی بانصاف فرمایے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص سی کہی کہ مین تجھکو پانچ دونگا اور اُسکی غرض پانچ جوتے ہین آپ خواہی نخواہی اُس سی پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان دلائیگا اور فرمائیگا کہ اقرار عقلا کا حجت ہی اور لفظ پانچ سے پانچ جوتے ہمارے ذہن مین نہین سماتے بلکہ پانچ روپیہ یا پانچ اشرفیان ذہن مین آتی ہین اور باعتبار نحو کے بھی یہ باطل ہی کہ حذف مضاف الیہ لازم آتا ہی قولہ شیخ صدوق کی نسبت بیان کیا ہی اقول یہ گایا ہوا راگ ہی جواب حدیث نجوم مین ہم آپکا کذب افتری بخوبی ثابت کرچکے فارجع ثمہ قولہ شیعون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین اقول جی نہین سنیون پر لعنت ملامت کرتے آئے ہین شیعون پر توکبھی نہین کی مگر ساتھ سنیون کی جھوٹھون پر البتہ لعنت کی اور ہم بھی کرتے ہین قولہ چنانچہ ابوعمر کشی نی اقول اس حدیث سی آپ استدلال کرتے ہین اس بات پر کہ حضرت نے اپنے شیعون پر لعنت کی حالانکہ اس حدیث مین کہین شیعون کا ذکر ہے نہ کہین لعنت کا ذکر ہے ترجمہ کے ترجمہ مین آپ خود کہتے ہین (آدمیون نے) پھر اس سے شیعون پر کہان سی لعنت نکلی اگر فرمائیے کہ ناس سے مراد شیعہ ہین شیعہ کہتے ہین کہ ناس سی مراد سنی خناس ہین کہ وہی اماموں پر جھوٹھ لگاتے تھے اور اماموں کے کلام کی تاویل بمدح کرتے تھے اسلیے کہ مدح ثلثہ مین حکام جورسے دنیا ملتی تھی نہ ذم ثلثہ مین کیا آپ کو نہین معلوم کہ ہزار ون سنیون نے اہلبیت سی روایت کی ہی بلکہ متعصبین اہل سنت خصوصاً بخاری نے اُون احادیث کو صحیح سمجھا اور اپنی صحاح اسقام مین اُسکو جمع نہ کیا لیکن شیعون نے کبھی نظر اسکے کہ کلام اُنکے امام کا ہی جمع کیا اور اُسکی تاویل بمدح ثلثہ نہین کی اور اُسکا نام اپنی اصطلاح مین موثق و معتبر رکھا لیکن مرتبہ اُسکا صحاح وحسان سی کم ہی کما لا یخفی علی من ینظر فی الاخبار و رجال الاحادیث قولہ چوتھی دلیل اُن تاویل پر جو اس حدیث کی الفاظ کی کی ہی اقول اگر ہم تاویلات سی قطع نظر کرکے الفاظ کو اُنھین معنون مین رکھین جو آپ سمجھے ہین لیکن مطابق اپنے مذہب کے مثل دیگر احادیث کے

محمول بر تقیہ کرین تو اسمین کسی کے باپ کا کچھ اجارہ نہین ہے ہرچند نام تقیہ آپکو جیتے جی جلا بنا کے جہنم کو پہونچائے
ہماری پاپوش سے ہمارا تو مذہب یہی ہے کہ التقیہ دینی و دین آبائی اور بنصوص کلام الہی اور با احادیث
رسالت پناہی سے ہم اسپر دلایل قاطعہ و براہین ساطعہ قایم کرتے ہین کہ نہ سنیون سے
آجتک وہ دلایل اوٹھ سکے نہ قیامت تک اوٹھ سکینگے بالجملہ جب ہمنے اس حدیث کو بھی مثل
احادیث دیگر محمول بر تقیہ بنابر اپنے مذہب کے کیا تو آپکے لیے کوئی حجت ہمپر قایم نہوسکی
پھر آپکو اس نرق و بق بق سے کہ یہ تاویل غلط ہے کیا ہاتھ لگیگا قولہ اول تاویل لفظ امامان
یہ کی کہ امام اہل النار تو مضاف الیہ کو محذوف کر دیا اقول واہ رے تیری عقل پتھر پڑین اس سمجھ پر
اگر لفظ امامان سے ہمنے مراد امام اہل النار لیا تو مضاف الیہ حذف ہو گیا اور ہمنے جو امام اہل الجنہ
مراد لیا تو مضاف الیہ حذف نہوا آپکو اتنی سمجھ نہین ہے کہ اگر یہان اضافت ہوتی تو مضاف مین
نون تثنیہ جو بجاے نون تنوین ہے کیونکر ہوتا اور جسطرح امام اہل النار سے نون تثنیہ محذوف ہو گیا اسیطرح
امامان سے بھی نون تثنیہ محذوف ہو جاتا پس امامان کو مضاف کہنا دلیل کمال حماقت و بلاہت
و بلادت ہے حضرت سلامت امامان ایک کلی ہے کہ اوسکے دو فرد ہین ایک فرد امام اہل النار
دوسرا فرد امام اہل الجنہ ہمنے بنابر اپنے مذہب کے فرد اول مراد لیا آپنے بنابر اپنے مذہب
کے فرد ثانی مراد لیا یہان اضافت کو کیا دخل ہے اب حضور کے لیے کسی دلیل و حجت کی ہمپر
کوئی زبردستی نہین ہو سکتی کہ خواہی نخواہی ہمارا مذہب اختیار کرو اور جو معنی ہمنے مراد لیا ہے
وہی تم بھی لو نہین نہین ہم ہرگز غاصبین خلافت و فدک کو امام اہل الجنہ کہینگے اور جو اعتراض واہی حذف
مضاف الیہ کا امام اہل النار پر آپنے کیا وہی اعتراض بعینہ ہم امام اہل الجنہ پر پلٹ دینگے
اور کالانعام بد پرستش خداوندش کر دینگے اور شاید اپنی سفاہت آپ فرما دین کہ ہمنے
تو امامان کے معنی امام اہل الجنہ کی نہین کہی بلکہ ہمنے امان سے مطلق امام مراد لیا ہے اعم اس سے
کہ اپنی فردین سے کسی فرد مین پایا جائے تو ہم خدمت شریف مین عرض کرینگے کہ ہمارے
آپکے بحث اون دونو اماموں مین ہے جنکا وجود شریف خارج مین بالفعل

یعنی فی احد الازمنۃ پایا گیا ہی اور وجود مطلق امام کا من حیث ہو مطلق امور ذہنیہ سے ہی کہ وجود خارجی اسکا ضمن مین کسی فرد کے ہوگا اگر آپنے تہذیب منطق پڑھی ہوگی تو آپکو معلوم ہوگا کہ علامہ تفتازانی نے فرمایا ہی کہ الحق ان وجود الطبیعی بمعنی وجود اشخاصہ پس وہ امام مطلق ذہنی جو ذہن مین کسی خارجی کے فرض کرنے سے پایا جائے وہ خارج از اعتبار ہی ہمکو اس سے بحث نہین ہے بلکہ ذہنیات واقعیات سے جب کہلاتی ہین کہ منشاء انتزاع اُنکا خارج مین موجود ہو اور آپکے امام مطلق کا منشاء انتزاع خارج مین ضمن فردین مین ہوتا اور اب فردین سے قطع نظر کرتے ہین پس ضرور ہی کہ وجود ذہنی اُسکا مثل انیاب اغوال کی ہو اور کیونکر نہو کہ شیعہ ایسے امامون کو غول بیابانی سے بڑھکر سمجھتے ہین کہ غول بیابانی تو فقط دنیا کی راہ مارتا ہی اور آپکے امام لوگ تو شیعون کے رہزن دنیا اور سنیون کے رہزن آخرت تھے برا نہ مانیے گا یہ اپنی اپنی سمجھ ہے قولہ لیکن موافق قاعدہ نحو کے اقول ما شاء اللہ ما شاء اللہ آپکو علاوہ قانون دانی کے علم نحو مین بھی کمال مداخلت ہی جیسے ایک شاہ صاحب کو علاوہ کشف و کرامات کی تاریخ دانی مین بھی دخل تھا مگر ایک طلبہ شیعہ سے نحو مین آپ کا مرتبہ یون لیتا ہی کہ آپ نحو کو خاک بھی نہین جانتے آپ یہ نہین دیکھتے کہ اما مان کہ یا مان تثنیہ ہی ورنہ باتفاق نحاۃ نون تثنیہ قایم مقام نون تنوین ہی پھر تنوین کی کیا حاجت ہے اور کیون نہین جائز ہی کہ ہم کہین کہ اسمقام پر امامان مبنی او پر الف و نون کی ہی جیسے مبنیات مین تثنیہ موصولات مثل اللذان واللتان اور کیون نہین جائز ہی کہ یہان تکرار اضافت ہو یعنی اصل عبارت یہ ہو کہ امامان اما ما اہل النار مثل یا تیم تیم عدی لا ابا لکم لیکن اما ما اہل النار کو اسوقت بضرورت تقیہ امام نے حذف کردیا تھا اور بعد جلی جانی خارجی و ناصبی کے اُسکو ظاہر کردیا اور تمثیل اس مصرعہ کی بہت مناسب مقام ہی اسلیے کہ تیم و عدی کا اسمقام پر ذکر ہے اور تیم سے مراد حضرت عمر ہین یہ لیل آخر مصرعہ آخر لا یلقینکم فی سوءۃ عمر اگرچہ شاعر نے کوئی دوسرا عمر مراد لیا ہو مگر شیعہ تو بڑی ہٹ دہرمی ہین وہ انہین عمر کو مراد لیتے ہین مجبوری ہے کیا کیا جاوے ولنعم ما قیل سے کل الی ما یسمعہ لذا ہب و للناس فیما یعشقون مذاہب ۔ قولہ معنی جو اصلی ہین یعنی مدح و صفت کی اقول کسی لغت والے نے

یہ نہین لکھا کہ امام کے اصلی معنی مدح وصفت کی ہین بلکہ ترجمہ بلفظ پیشیرو کیا ہے اور یہ اعم ہے جہنم اور بہشت
سے اور تعیین احد ہما بقراین حالیہ و مقالیہ ہوتی ہے اور یہان قرینہ حالیہ غاصبیت ثلثہ ہے اب حضور
اپنے معنون کا کوئی قرینہ تبلاوین کیا تبلاوینگے وہ خود بے قرینہ اور اونکی ہر بات بے قرینہ ہے قولہ
لفظ مطلق سے فرد کامل مراد ہوتا ہے اقول جناب والا یہان مطلق کے دو فرد مساوی ہین یا
اور ہر فرد مین کامل و ناقص ہین پس فرد کامل امام اہل الجنہ کے جناب امیر علیہ السلام ہین اسمین امت محمدی
مین سوا خوارج اور نواصب کے کسی کو شک نہین اور فرد کامل امام اہل نار کے حضرت ابوبکر ہین اور
شیعون کو اسمین بھی شک نہین مگر سنیون کو البتہ اسمین بڑا شک ہے کہ ایسا شک حضرت عمر کو بھی
نبوت جناب رسول خدا مین روز حدیبیہ نہین ہوا تھا قولہ بخلاف آیہ ائمہ یدعون الی النار کہ وہان
یہ لفظ مقید ہے اقول اسی قید نے دلالت کی ہے اوپر اس بات کے کہ ائمہ مطلق ہے اور ہر لفظ مطلق
محتاج بقرینہ حالیہ و مقالیہ ہے اور یہان مقالیہ ہے اور وہان قرینہ حالیہ غصب خلافت و غصب
فدک قولہ دوسری تاویل قاسطون کی بھی غلط ہے اقول آپ خود از سرتا پا غلط ہین ایک دوسرا
تو ہو چکا اب یہ دوسرا دوسرا کیسا اگر پہلا دوسرا اول کا تھا تو دوسری دوسری کا اول کہان
ہے اگر فرمائیے کہ کاتب کی غلطی ہے تو ہم مان لینگے مگر آپکے موجی صاحب تو نہین مانتے اور آپکو انہین
کے تاکے پسند اور اسی سے خورسند ہین قولہ پس تعیین معنی کے لیے قرینہ کا ہونا ضرور ہے اقول
خدا آپکو بہت دیر تک سلامت رکھے الی یوم الوقت المعلوم ہم بھی تو بہت دیر سے یہی عرض کرتے
ہین کہ تعیین معنی کی لیے قرینہ ضرور ہے حالیہ ہو یا مقالیہ مگر آپ نہین سنتے تھے الحمد للہ کہ اب سنا
شیطان کی کان بہرے سچ ہے شیطان جان نہین مارتا مگر حیران کرتا ہے قولہ اور حدیث مین مفقود
اقول التسلیم قرینہ حالیہ موجود ہے بلکہ مقالیہ بھی حالیہ تو آپ بکر وشن چکے اور مقالیہ سوال ناصبی اور
جواب امام اور بعد اسکی تفصیل الفاظ قولہ بلکہ اشارہ طرف آیہ کریمہ اقول یہ آیہ کریمہ آپکی یا اور
کسی سنی پیٹ مین ہوگا اسمقام پر تو کہین بھی آیہ کریمہ کا ذکر نہ تھا یہ اشارہ نہین معلوم کیونکر مشار الیہ
تک پہونچگیا اور نہین معلوم کہ یہ اشارہ خطی تھا کہ سطحی تھا کہ جسمی تھا خطی تو بیشک سنیونکے پیٹ مین گھسکر

مشار الیہ تک پہونچگیا ہوگا لیکن سطحی اور جسمی مین تامل ہی کہ باوجود عرض و طول کے کسیطرح سے سمایا کہ
جس سے خرق والتیام لازم نہ آیا **قولہ** بسحر حق سے مراد نام علی **قول** نام علی کا ذکر حدیث مین نہین ہی بلکہ ذات
پاک اور نفس مطہر امیر المومنین کا ذکر ہی کیون حضرت کہا علیؑ مع الحق والحق مع علی اور یدور الحق مع علی حیث دار
کما فی الصحاح مین بھی نام سے ہی مراد ہی کہ ذات مراد ہی **قولہ** خلاف عرف عام **اقول** خلاف عرف عام
نفرمائیے بلکہ خلاف عامہ عمیا فرمائیے تو اسکو ہم قبول کرینگے ہمارے نزدیک ہمارا خدا حق ہی ہمارا
رسول حق ہی ہمارا دین حق ہی ہمارا امام حق ہی خصوصا وہ امام جو نفس رسول ہی اگر وہ حق نہو تو رسول
بھی حق نہو مگر حضرات اہلسنت کی زبان سے یہ بات نہین نکل سکتی اسلیے کہ ہر حق کے مقابلہ مین ایک باطل ہی خدا
حق کے مقابلہ مین لات وعزی باطل ہین رسول حق کے مقابلہ مین مسیلمہ اور سجاح باطل ہین دین حق کے مقابلہ
مین دین کفر باطل ہی امام حق کے مقابلہ حضرات شیخین باطل ہین پھر بیچارہ سنی امام کو حق کسطرح کہسکے **قولہ** معنی
ظاہری کی ہی **اقول** لکن مسخرون نے ایسے کہا ہی کہ مقامات لغتیہ اور تورات مین بھی ضرور ہی کہ معنی باطنی
ہی مراد لیے جائین **قولہ** بغیر پہلے پیچھے کے ذکر مرتضوی کے **اقول** ذکر مرتضوی ہر وقت اور ہر دم شیعون کے
دل مین ہی یہ امر ایک معہود ذہنی ہی کہ ہر دم پیش نظر ہی پہلے پیچھے کی کوئی حاجت نہین بلکہ جہان کہین ذکر
سنتے ہین آتا ہی ذہن مین فورا خیال اسکا ہوتا ہی کہ ان باطلین نے حق کو باطل اور باطل کو حق کردیا سے حق کو باطل
کردیو باطل حق ٭ واہ وا مولوی سراج الحق ٭ ہماری بات آپکو باور ہو تو ہم اسکو کیا کرین مگر ہم ابھی
بین برہزار قسم شرعی واللہ وباللہ وتاللہ کی کہا سکتے ہین الغرض اس حدیث مین جب سائل ناصبی کے سوال
مین ہمنے شیخین سنا تو ہمارے ذہن مین فورا ذکر باطلین سے ذکر امام برحق آگیا پس ہمنے حق سے امام برحق
سمجھ لیا اب تو مناسب ہے کہ پہلی ذکر مرتضوی نہونے کا ذکر نفرمائیگا مگر ہم جانتے ہین کہ آپ ہرگز نہ مانینگے
اور اسی بکری کی حکایت مین جو چرواہون کیطرح بھیری بھینگی اور بکری کی دم دکھانے جائینگے سچ ہی کتے کی دم
بارہ برس گاڑنے سے بھی نہین سیدھی ہوتی **قولہ** چیستان ٹھہرانا ہی **اقول** ہان صاحب یہ ایسی چیستان ہے
کہ شیعہ فورا سمجھ جاتے ہین اور بوجھ لیتے ہین اور سنی بیچارے شب و روز ٹٹولتے پھرتے ہین کہ حضرت
کے پاؤن تلے کوئی پتھر پڑ جائے تو اپنے شیخین کی ضیافت کرین اور قسمت آباد کی گر کہین پاؤن تلے

پڑ بھی گئی تو کوئی شیعہ دوڑ پڑتا ہی اور اُسکو لنڈوری کرکے اوڑا دیتا ہی تب آپ منھ پھیلا کر بیجا ڑ
ہین قولہ حرف علی کو معنی استیلا بلا دلیل قرار دینا اقول جو کوئی آپکے اس کلام کو بعد دیکھنے تقریر
دلپذیر صاحب اولہ التقیہ کے دیکھیگا آپکو صد آفرین کہیگا اونہون نے علی سے تین توجیہین بیان فرمائیں اور
مستند بمحاورات عرب کلام اللہ کیا پھر بھی آپ یہ فرماتے جاتے ہین کہ بلا دلیل کہا کیون صاحب دلیل کیسی
ہوتی ہی اور کس جانور کا نام ہی یہ دلیل آپکی کمال عجز کی ہی کہ امر مدلل کو بلا دلیل کہتے ہین اگر آپ مرد
میدان تھے تو محاورات عرب یا محاورہ کلام اللہ مین کچھ نقض کیا ہوتا تب فرماتے کہ تمنے بلا دلیل کہا دلیلون
کی جوتیان کھاتے جاتے ہین اور پھر دلیل مانگے جاتے ہین ہمنے سنا ہی کہ اجلاف بنگالہ پر کوئی جوتہ پڑتا ہی تو وہ کہتے
ہین کہ پھر تو مار جب پھر جوتہ پڑتا ہی تو پھر کہتے ہین کہ پھر تو مار تین توجیہون سے تین تو مار ہی اب ہمارا ہاتھ دکھ گیا
مار کھانیوالی بھی اوٹھ کھڑے ہوے اور سر جھاڑ ڈالا اور کہا کہ کچھ بھی نہین واہ رے تیری بیحیائی قولہ لغت
مین قیاس کو دخل دینا اقول ہرگز قیاس کو دخل نہین دیا بلکہ محاورات سے ثابت کیا کہ اُسی سے لغت کا بھی
ثبوت ہوتا ہی قولہ غور کرنا چاہیے کہ زید علی الحق جب بولا جاتا ہی اقول جانین سہ ہر سخن جائی و
ہر نکتہ مقامی دارد کہین نظر سے گذرا ہی کہ ایک نے زمانہ عرب سے کسی خلیفہ وقت سے کہا کہ رفع اللہ
قدرک لوگ سمجھے کہ خلیفہ صاحب کو دعا دیتی ہی مگر چونکہ خلیفہ صاحب اپنی بدسلوکی سے بنسبت اسکے واقف
تھے سمجھے اور کہا کہ اسنے مجھکو کوسا ہی کہ خدا تیری قدر و منزلت کو دنیا سے اوٹھا ڈالے تفتیش کی مرد ہی تھا
جو خلیفہ جی نے سمجھا تھا اسطرح شیعہ بھی چونکہ بدسلوکی شیخین سے خاندان ائمہ طاہرین کے ساتھ واقف ہین
اسلیے معنی الفاظ ائمہ طاہرین سمجھ لیتے ہین بات زید علی الحق کے معنی اونہین تین توجیہون سے جو صاحب
اولہ التقیہ نے بیان فرمائی بات علی الباطل کی بھی ہو سکتی ہین جیسا رفع اللہ قدرک دعا اور بددعا
دونون ہو سکتا ہی لیکن ہر ایک کے لیے موقع و محل جدا گانہ ہی یہ نہین کہ سب بان بائیس پنسیری قولہ
چوتھی تاویل علیہما رحمۃ اللہ الی قولہ خوب لطیفہ کہا ہی اقول کسی نے یہ لطیفہ نہین کہا یہ تمھارے ہی ہو کہ نبی
کہم نے گھوڑے اور گدہے سب ایک ہی لکڑی سے ہنکائے لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ
و لا یستوی الظلمات و النور و لا الظل و لا الحرور ہم اپنے بزرگون کو چونکہ اصحاب الجنۃ جانتے ہین انکی التماس

عبارت کی دوسری ہی معنی لیتی ہین اور تمہاری بزرگو نکو سیّا صاحب الغار و صاحبیہ الذین کل منہما غدار کو اصحاب النارسی جانتی ہین اُنکی ایسی ہی معنی کہتی ہین جو تمنے سنے اور اوسکے سنّے سے تمہاری تیاّم حین لگین

قال المخاطب المقتام ہداہ اللہ سبل السلام

ساتوین شہادت نہج البلاغۃ ہین حضرت امیرالمومنین علی مرتضی کیطرفسے شان مین حضرت ابوبکر صدیق کی یہ عبارت منقول ہی للہ بلاد فلان لقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ لایہدی فیہا الضال ولایستیقین المہتدی ترجمہ خدا انعام کری فلان یعنی ابوبکر پر جسنی کجی کو سیدھا کیا جسنی امراض نفسانیہ کی دوا کی جسنی سنت کو پیغمبر کی قایم کیا اور بدعت کو دور کیا گیا اس دنیاسے پاک دامن کم عیب خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فسادسے پہلی رحلت کی خدا کی اطاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا کوچ کیا اس دنیاسے اور چھوڑ گیا آدمیون کو شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کرسکتا ہی مین حضرت علی کی اس قول کے نسبت تمام اقوال کو اہلسنت اور شیعہ کی نقل کرتا ہون اور جو کچھ دونونی اس قول کی نسبت لکھا ہی اُسکو بیان کرتا ہون اور حضرات شیعہ کی خدمتمین نہایت ادب سی عرض کرتا ہون کہ اس بحث کو ذرادل سی سنین اور غورسی دیکھین اور تعصب اور عناد کو چھوڑ کر انصاف کرین کہ انکی علما حق پر ہین یا کہ اہلسنت کی ہین اس قول کی نسبت اول تحفہ اثنا عشریہ کی مضمون کو لکھتا ہون بعدہ جو علامہ کنتوری نی اسکا جواب دیا ہی اوسکو لکھکر جو تردید اوسکی جناب خاتم المتکلمین مولانا مولوی حیدر علی صاحب نی کی ہی لکھونگا خاتم المحدثین تحفہ اثنا عشریہ مین بعد نقل کرنے اس عبارت کے لکھتے ہین کہ جناب امیر کی اس عبارت مین جامع نہج البلاغۃ نی کہ شریف رضی ہین اپنی حفظ مذہب کیواسطی عجیب تصرف کیا ہی یعنی لفظ ابوبکر کو حذف کرکے بجائی اوسکی لفظ فلان لکھدیا تا کہ اہلسنت کو موقع اوپر سند پکڑنیکا نہو دی لیکن حضرت امیر کی کرامت ہی کہ اوصاف مذکورہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین کہ مراد اوس سی کون ہین بھی انکی نہج البلاغۃ کی شارحین نی فلان کی لفظ کی تعیین مین اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا ہی کہ مراد ابوبکر ہین

اور بعضون نی کہا کہ عمر ہین لیکن اکثر شراح نی اول ہی کو ترجیح دی ہی آب اون جوابات کو سننا چاہیی جو کہ علماء
شیعہ نی اس قول کی نسبت دیئی ہین جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی اسلیی
بیان کردیا کرتی تھی کہ لوگ اونکی معتقد تھے اور امور نکی حسن سیرت اور خوبی انتظام کے قایل تھی بپاس خاطر لوگونکی اونکی تعریف
کرنا مناسب وقت تہا پس یہ کلمات بھی اوسی قبیل سی ہین لیکن یہ جواب لایق تسلیم کرنیکی نہین ہی اسلیئی کہ کوئی عاقل منصف
اسکو نہ مانیگا کہ ایک معصوم دین جھوٹھ صرف واسطی ایک آسان غرض دنیا کے یعنی دلداری چند شخصون کی کہ وہ سبھی
یقینی نہ تھی اپنی زبان سی کہی اور ان لوگون کے تعریف کری جنہون نی صریح عصیان خدا اور رسول
کا کیا اور دین اسلام کو چھوڑ کر ارتداد پر کمر باندھی اور خدا کی کتاب کی تحریف کی اور دین محمدی کی تبدیل
کی حالانکہ حدیث صحیح مین وارد ہی اذا مدح الفاسق غضب الرب کہ جب فاسق کی تعریف کیجاتی ہی خدا غضب
مین آجاتا ہے پس جب ایک فاسق کی تعریف سے خدائی جلشانہ غضب مین آوی تو ایسی شخص کی تعریف
سی جو محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا ہوا اور جس نی پیغمبر خدا کی وصیتون کو بھلا دیا ہو اور اوسکی
وصی کی حقوق کو غصب کیا ہو اور اوسکی اولاد کو ستایا ہو اور کوئی دقیقہ ظلم اور جبر کا خاندان رسول
پر چھوڑا ہو تو ایسی شخص کی تعریف سی معلوم نہین کہ خداوند عالم کسقدر غضب مین آیا ہوگا اور باعث
اسکا کون ہوا ہوگا شیعون کی دین اور دیانت اور عقل اور فراست سی نہایت ہی بعید ہی کہ ایسی
معصوم کی نسبت جیسی کہ امیر المومنین تھی ایسی معصیت کا اطلاق کرتی ہین اور یہ معلوم نہین ہوتا کہ ایسی تعریف
کرنیکی کیا ضرورت تہی کونسا لشکر باغی ہوگیا تہا کہ جسکا راہ راست پر آنا بغیر ایسی جھوٹھ بولنی اور قسمین
کہانیکے ممکن نہ تہا اگر صرف دلدہی حضرات شیخین کے معتقدین کی منظور تھی تو صرف تعریف اونکی حسن
ذکر انکی انتظام امور خلافت کا ہوتا کافی تہی تا کہ مطلب بھی حاصل ہوجاتا اور بہت جھوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا
بلکہ ایسی مضامین جیسی کہ اس عبارت مین مذکور ہین معصوم کی زبان سی ادا ہونا اور اوسکو باطل اور
غلط سمجھنا اور اوسکو جھوٹھ اور غلط کہنا درحقیقت اونکی معصومیت مین داغ لگانا ہی اس جواب کو
علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ اسطرح پر رد کیا ہی کہ یہ دعوی صاحب تحفہ کا محض جھوٹھ ہی کسی
شیعہ نی یہ توجیہ نہین کی اور ایسی توجیہات کی شیعون کو ضرورت بھی نہ تھی اس لیئی کہ ان توجیہات کی

اوسوقت ضرورت ہوتی جبکہ شیعون کی کتابون مین بجائی لفظ فلان کی لفظ ابوبکر موجود ہوتا اور جب وہ
لفظ ہی کتب شیعہ مین موجود نہین ہی تو اونکو ایسی توجیہات کی احتیاج کیا ہی وہذا عبارتہ (قولہ عمدہ ان
توجیہات نزد ایشان انست) الخ (قولنا این ادعا کذب محض است احتیاج این توجیہات شیعہ را وقتی
می افتاد کہ در کتب شیعہ بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر موجود می بود وچون لفظ ابوبکر در کتب شیعہ موجود نیست
ایشان را احتیاج ہیچ یک از توجیہات نیست پس انچہ ناصبی بعد تقریر این توجیہات از ہذیانات خود
سر کرده از جہت اتباع آن بر فاسد از قبیل بناء الفاسد علی الفاسد باشد) یہ جواب علامہ کنتوری کا غلط ہی
اور جو انہون نے نسبت خاتم المحدثین صاحب تحفہ کے فرمایا کہ ادعا کذب محض است وہی ہم علامہ ممدوح
کے نسبت سے کہتے ہین کہ این جواب کذب محض است اور ثبوت اسکا یہ ہی کہ خود شیعونکی علما نی لکھا ہی
کہ مراد فلان سی ابوبکر صدیق ہین چنانچہ ابن میثم بحرانی جو محققین شیعہ سی ہین شرح نہج البلاغۃ مین فلان کے
لفظ کی شرح مین لکھتی ہین کہ مراد فلان سی یا ابوبکر ہین یا عمر لیکن میری نزدیک مراد فلان سی ابوبکر ہی وہذہ
عبارتہ **اقول** ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ لعمر غضکہ معلوم نہین کہ باوجود اسکی کہ ابن میثم بحرانی سا متبحر
فاضل جسکی علم اور تقدس پر ملا باقر مجلسی کو ناز ہی فلان کی لفظ سی مراد ابوبکر لیتا ہی اور باوجود اسکی جناب
علامہ کنتوری اس سی انکار فرماتی ہین اور صاحب تحفہ کی جناب مین کذب کی نسبت کرتے ہین شاید علامہ
موصوف کی یہ غرض ہوگی کہ برای نام جواب تحفہ کا تو لکھنا شروع کر دیا ہی اور حقیقت مین کچہ جواب ایسی
روایتون کا نہین ہی اس لئی اوس سی انکار ہی کر دینا مناسب ہی تاکہ عوام کی نظرون مین وقعت پیدا
ہووی اور وہ شاہ صاحب کو جھوٹھا جانین لیکن یہ نہ سمجھی کہ خدا نی ہر فرعون کے پیچھے ایک موسی کو لگا رکھا
ہی علمائی اہلسنت کب پیچھا چھوڑینگی اور کسطرح دار و گیر سی نجات دینگی اور ابن میثم بحرانی کے قول کو
دکھلا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھنے لگین گے اور قطع نظر اسکی کہ لفظ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا
نہین جو توجیہ شیعونکی جناب صاحب تحفہ نی بیان کی ہی وہ خود شیعون کے علما کی قول سی ثابت ہی
اور لفظ بلفظ اوسکا اونکی عبارت سے مطابق ہی چنانچہ ابن میثم بحرانی جو نہایت نامی علماء شیعہ سی
ہی اپنی شرح نہج البلاغۃ مین لکھتا ہی کہ شیعون نی اسکی دو جواب دئی ہین منجملہ ان دو کی ایک یہی ہی

جیسی شاہ صاحب نی بیان کیا ہی چنانچہ عبارت اوسکی یہ ہی جاز ان یکون ذالک المدح منہ علی وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین واستجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام افسوس ہی کہ علامہ کنتوری مر گئی ورنہ مین اس عبارت کو اونکی پیشوا او ر مجتہد کے اونکی سامنی کرکے عرض کرتا کہ حضرت ادعائی شاہ صاحب کذب محض است یا انکار جناب کذب محض است لیکن چونکہ سنتا ہون کہ انکی صاحبزادے زندہ ہین اور کتاب استقصاء الافحام کی تحریر پر ناز کر رہے ہین خدا کرے کہ کوئی شخص انکی سامنی اوس عبارت کو رکھدی اور انکے پدر بزرگوار کی قلعی اونکے سامنے کھولدے

یقول المتمسک بولاء علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اسمقام پر حضرت مخاطب والامقام کے خاتم المحدثین بالحدیث الاکبر ترویجاً لارواح الثلثۃ المنکری در پے متصدی کذبات ثلثہ ہوی فللہ درہ وعلی اللہ اجرہ پہلا جھوٹھ یہ کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہی جیسا کہ فرماتے ہین منہاما او ردہ الرضی فی نہج البلاغۃ عن امیر المومنین انہ قال للہ بلاد ابی بکر الخ دلیل اس جھوٹھ پر خود اونہین کا فرمانا ہی متصل اسکی کہ اس عبارت مین سید رضی نی اپنی حفظ مذہب کے لیئے تصرف کیا اور بجائی ابی بکر لفظ فلان لکھدیا اس بلید الذہن سی کوئی پوچھی کہ اگر سید رضی نی بلاد فلان نہج البلاغۃ مین لکھدیا تو او سمین بلاد ابی بکر کہان سی آیا جو تم نہج البلاغۃ سی نقل کرتی ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نی للہ بلاد ابی بکر فرمایا ہی ہماری مخاطب والامقام اس کذب پر اپنی خاتم المحدثین کی کچھہ متنبہ ہوی کیونکہ کفش تادیب علامہ کنتوری اونکی فرق مبارک پر پڑ گئی تہی لاجرم اس کتاب مین نہج البلاغۃ سی للہ بلاد فلان نقل کیا اور اپنی خاتم المحدثین کیطرح للہ بلاد ابی بکر نقل نہ کیا اور اپنی تئین ایسی کذب صریح سی بچایا اور اسی کذب صریح کو علامہ کنتوری نی فرمایا ہی کہ این ادعا کذب محض است او ر کتب شیعہ مین بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر موجود نہین ہی غرض یہ ہی کہ نہج البلاغۃ مین ہونا تو خود تمہاری زبان سی ثابت ہی کہ تم کہتی ہو کہ صاحب نہج البلاغۃ نی ابو بکر کو فلان سی بدل دیا بلکہ اوس سی ترقی یہ ہی کہ کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر نہین ہی اور یہ بندہ اس سی بھی ترقی کرکے عرض کرتا ہی کہ بلکہ کسی کتاب معتبر اہلسنت مین بھی بجائی فلان ابو بکر نہین ہی ہان شارحین مین البتہ اختلاف ہی اسمین کہ لفظ فلان سی ابو بکر مراد ہی

یا عمر مراد ہی یا کوئی شخص دیگر مراد ہی لیکن یہ کسی نی نہین کہا کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر ہی پس مراد فلان سی
ہونا اور بات ہی اور بجائی لفظ فلان کے ابو بکر کا لفظ ہونا اور بات اور علامہ کنتوری استقصاء مین منکر
ثانی ہین نہ منکر اول اور سیمون دہلوی بہی مدعی ثانی ہی نہ مدعی اول اب خوش فہمی مخاطب کو دیکہنا چاہیے
کہ تصفیہ اپنی موچی یا جی کی تکذیب علامہ کنتوری مین فرماتی ہین کہ فاضل بحرانی نی لکہا ہی کہ لفظ فلان سی
ابو بکر مراد لینا اولی ہی کہان مراد ہونا کہان لفظ ابو بکر بجائی فلان ہونا یہ بات تو ایسی تہا ہر ہی کہ
ہی لوکا پڑہا بہی ہوگا تو سمجھ لیگا مگر ہماری حضرت مخاطب اور اونکی موچی صاحب نہین سمجھتی ہین یا سمجھتی ہین مگر
پیروان شیر خدا سی روباہ بازی وحیلہ سازی اپنی جان چراتی ہین طرفہ یہ ہی کہ موچی صاحب تو ایسے سمجھ دار
ہین کہ ان روباہ بازیون پر بہی وہ ناز و نخری ہین جو لولیان بازاری اور لوطیان لچی و بخاری مین بہی ہوتی
یہ ایک جہوٹہ تہا صاحب تحفہ کا دوسرا جہوٹہ یہ ہی کہ جناب سید رضی علیہ الرحمہ نی بپاس حفظ مذہب لفظ ابو بکر
خارج اور بجائی اوسکی لفظ فلان داخل کر دیا یہ دعوی بہی کذب محض ہی اور ادعائی بلا دلیل ہی کاش
کسی کتاب شیعہ سی بلکہ کسی کتاب سنی ہی سی جو پیشتر از زمانہ سید رضی ہوتی بجائی فلان لفظ ابو بکر نقل کرتا تب بہی
ایک ٹوٹی پہوٹی سی دلیل اس دعوی کاذب پر قائم ہو جاتی اگرچہ شیعون کی لیئی اس صورت مین بہی گنجائش جواب کی
تہی کہ کہین لا نسلم کہ سید نی اسی کتاب سی نقل روایت کی ہی بہرحال جناب سید کیطرف نسبت تحریف دینا
محض کذب اور دروغ بیفروغ ہی ورنہ ابن ابی الحدید جو دوستان ابو بکر سے ہی وہ ضرور لکہتا
کہ بجائی فلان لفظ ابو بکر تہا بلکہ اپنی شرح مین لکہتا ہی کہ لفظ فلان سی جناب امیر علیہ السلام نی کنایہ کیا ہی عمر
سے اور ایک نسخہ جسکو بعضون نی بخط سید رضی کہا ہی اوسمین بہی لفظ فلان کے عمر لکہا ہوا تہا انتہی
محصلاً معلوم نہین کہ سید کو عمر سے کیا محبت اور ابو بکر سے کیا عداوت تہی کہ نام ابو بکر کا اگر فلان
لکہا اور فلان کے نیچے عمر لکہا ہرچند قول دوستان عمر و ابو بکر ہمپر حجت نہین مگر تکذیب شاہ صاحب
کے لیئے کافی ہی اور ابن اثیر جزری ہی کہ بڑی معتبرین اہلسنت سے ہین باواز بلند تکذیب شاہ صاحب
کو ظاہر فرماتی ہین جیسا کہ کتاب نہایۃ اللغہ مین لکہتی ہین و منہ حدیث علی لله بلاد فلان لقد قوم الا و
پس اگر جناب سید ابو بکر کے دشمن تہی تو صاحب نہایہ تو اوسکے بڑی دوست تہی بپاس حفظ مذہب

لفظ فلان کو نکالکر لفظ ابو بکر لکھدیتی پس بقول ہر ایک از شیعہ و سنی شاہ جی کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوا اور
ہماری حضرت مخاطب نی کذب اول مین تو شراکت اپنی جد فاسد کی نہ کی اور کفش تادیبی علامہ لکھنوری
کھاکے سنبل گئی اور للہ بلاد ابی بکر نہ لکھا بلکہ جھک مار کے للہ بلاد فلان لکھا مگر اس کذب شاہ صاحب
مین شریک ہوگئی مگر الحمد للہ کہ ہماری کفش تادیبی کی نیچی اس جھوٹھ مین او ونو آگئی خوب شد کہ ایک
نشد بلکہ دو شد یہ دو جھوٹھ تو شاہ جی کی ہوچکی اب تیسرا جھوٹھ بہی شاہ جی کا سن لینا چاہیے کہ شاہ جی
فرماتی ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نی بقسم دس وصف ابو بکر بیان فرمائے ہم کہتی ہین کہ شاہ صاحب محض
جھوٹھی ہین جناب امیر علیہ السلام نی ایک وصف بھی کسی کا بقسم نہین بیان کیا اور سبب اس کذب کا یا
جہالت ہی یا تجاہل بغرض فریب عوام اہلبیت کہ لفظ للہ بلادہ و للہ درہ و للہ ابوہ اور امثال اسکے
مین باتفاق اہل لغت لام قسم نہین ہی بلکہ لام تعجب ہی چنانچہ فیروز آبادی قاموس مین بیان معنی لام مین فرماتے ہین
التعجب المجرد عن القسم و یستعمل فی للہ درہ تعجب ہی کہ جو لام تعجب کا مجرد عن القسم ہی اوسمین قسم کہانیسے
کو دیتی ہی و فی المجمع و لا کن للہ ابوہم فیہ تہزء و قیل تعجب منہم جو لفظ دلالت اوپر استہزا یا تعجب کی کری اوس سے
قسم سی کیا واسطے پس شاہ صاحب جو فرماتی ہین کہ کلام ضرورت ملجی اینہمہ تاکیدات و مبالغات و ایمان
غلاظ شدہ انتہی بیان تو نہ کہین تاکیدات اور مبالغات ہین نہ کہین ایمان غلاظ ایک یمین بھی نہین ایمان غلاظ
کہان سی آئی یہ سب غلاظت شاہ صاحب کی ذہن مین البتہ بھری ہوی ہی جو اوس حضا جہکے شکم سے
اوسکی منہ مین آتی تھی کما ہو معروف و مشہور بہرکیف اس جھوٹھ مین بھی ہماری حضرت مخاطب اپنی جد فاسد
کے شریک ہوگئی جیسا کہ فرماتی ہین بغیر ایسی جھوٹھ بولنی اور قسمین کہانی کے ممکن نہ تھا انتہی یا للعجب جہان
ایک قسم بھی نہین وہان قسمین کہان سی آگئین جب شاہ صاحب اور اونکی اتباع کا کذب صریح ہم ثابت
کر چکے تو کہتے ہین کہ یہ فقرات نہج البلاغہ کہ اخبار احاد سی ہین اور کسی شیعہ و سنی نی اسکی تواتر کا دعوی
نہین کیا شیعون پر حجت نہین ہو سکتی اسلیئے کہ بنای اعتقاد اخبار احاد پر نہین ہی جیسا کہ مراراً گزارش ہوچکا
اور چونکہ بظاہر خلاف دلائل قطعیہ عقلیہ و نقلیہ ہی پس ضرور ہی کہ مثل متشابہات آیات و احادیث کے
ماؤل ہوں یا محمول ہو اوپر مدح غیر شیخین کی یا محمول ہو بر تقیہ یا محمول ہو علی التعریض علی عثمان یا

محمول ہو اور بہ توجیح کی اور جس محل پر حمل کیا جاوی شیعون کا مطلب حاصل ہی کہ ظاہری معنی مثل
ید اللہ و وجہ اللہ و جنب اللہ کے مراد نہین ہین اور معاد نیالی جس محل پر غور کرینگے اونکی منہ مین یہ لقمہ دیا جائیگا
سے دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔ جیسا کہ عنقریب معلوم ہوتا ہی انشاء اللہ تعالی قولہ شان مین ابو بکر صدیق
کی **اقول** نہج البلاغۃ کی کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی کہ یہ الفاظ شان مین ابو بکر کے ہین کہ عمر کے
یا کسی دیگر کے مگر جھوٹون کی جھوٹی کو جھوٹ ہی مین مزا ملتا ہی اگر نہج البلاغۃ مین شان ابو بکر ہی مین لکھا
ہی تو تمہاری للکرداد ابن ابی الحدید اور ابن اثیر کیون شان مین عمر کے ٹہراتی قولہ خدا انعام کری
اقول للہ اسمقام پر کلمہ تعجب یا استہزا ہی تعجب ہی کہ اوسکی معنی انعام کری یا اکرام کری یا اور کوئی کام
کری کہان سی نکلی قولہ جسنی کجی کو سیدھا کیا **اقول** یہ ترجمہ ہی تقوم الاود کا اب دیکھنا چاہیی کہ مقصود
اس سی کیا ہی اور کس کجی کی سیدھا کرنیکو فرماتی ہین اپنی کجی کو یعنی خود شیخین کی کجی کو یا دوسرون کی
کجی کو اور اسمین شک نہین ہی کہ فی الجملہ یعنی کسیقدر ابو بکر اور عمر نی اپنی کجی کو بھی سیدھا کیا کہ بت پرستی
اور شراب خواری اور سور کھانا چھوڑ دیا تھا بلکہ کل منافقین نی بھی ایسا ہی کیا تھا گو کہ نفاق کو
نہین چھوڑا اور بھی اوقات خلافت باطلہ اپنی مین بہت سی لوگونکو مسلمان کیا تھا اور کفر اسلامی کی
کجی اونسی نکالی تھی بلکہ اسی کو ذریعہ ملک گیری ٹہرا کر سلطنت عرب و عجم پر مثل بادشاہان دنیا طلب
کے قابض اور متصرف ہوی اور جناب رسولخدا اسی کی خبر دیگئی تہی کہ جسوقت تم خزائن فارس و
روم پر قابض ہوگی تو مگراہ ہوگے وقدم حدیث **اذا فتحت علیکم خزائن فارس
والروم** الحدیث پس ایسی کجی کی راست کرنے سے کہ جس سی خود ہی کج ہوگئی کون تعریف
نکلی بالجملہ جو راست کرنا اپنی تئین یا دوسرونکو بعض وجوہ ہو وہ دلالت حقیت پر بن کل الوجوہ نہین
کرتا پس اس وصف سی حقیت خلافت ثابت نہوئی مگر اسقدر بیشک ثابت ہوا کہ ابو بکر و عمر بہتر عثمان
سے تھے کہ اونسے فی الجملہ کجی ہی سیدھی نہوئی یہانتک کہ کل دنیا اونسے ٹیڑھی ہوگئے
اور اونکو سیدھا اپنی سقر کو خواہ جنت خواہ سقر کو بہیجدیا پس ایسی تعریف ابو بکر و عمر کی حال تقیہ مین
واسطی تالیف قلوب قاتلین عثمان کی جو معتقدین حسن انتظام شیخین تہی کرنیمین کوئی قباحت نہین

اور اسطرح کذب بھی نہین لازم آیا اسلیئے کہ یہی تعریف کی خلافت باطلہ کا انتظام عثمان سے اچھا کیا اور اگر
لونہی کہا اس تقیہ کی کیا ضرورت تھی تو سمجھ لینی کہ خوف اسکا تھا کہ معتقدین شیخین جسطرح عثمان کی ساتھ
پیش آئی اسیطرح اونحضرت کے ساتھ بھی پیش آدین اور اجرائی احکام دینیہ مین خلل انداز ہو جاوین
اسیئی تالیفا للقلوب یون فرماتی تھی اور جناب رسولخدا بھی مولفۃ القلوب کے ساتھ جو کفار و منافقین
تھی اور منجملہ اونکی شیعون کے نزدیک آپکی ثلثہ بھی تھی ایسا ہی کیا کرتے تھے بلکہ صرف اموال جزیلہ
قطع لسان موذیان و دفع شر اہل الشنآن فرمانی تھی پس اسیطرح جناب امیر نے بھی حسب ظاہر حال
انتظام امور دنیوی مین اور حسب اعتقاد معتقدین شیخین ایسا فرمایا ورنہ حقیقت مین ابوبکر و عمر کو کہان
لیاقت اسکی تھی کہ کبھی امور دینیہ کو راستی مین لاتی جو خود کج ہو وہ دوسرونکو کیا راست کریگا حضرت ابوبکر
خود بزبان صدق ترجمان فرماتی تھی ان لی شیطانا یعترینی فان زغت فقومونی یعنی واسکی لیئی ایک شیطان ہی
کہ اسکی سر پر سوار ہوتا ہی سو حقیقت مین وہ شیطان کا گدھا تھا پس اگر مین ٹیڑھا ہون تو مجھکو تم سب
سیدھا کرو پس جب وہ خود اپنی کجی مین اور لوگون کی سیدھا کرنے کے محتاج تھی تو دوسرون کو کیا
سیدھا کرتے سے او خود گم است بازکرا رہبری کند ۔ اور اسیطرح قائل کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنی کل آدمی عالمتر عمر سے ہین یہانتک کہ پردگیان حجلہ نشین سے نہ مردی بود کز زنے کم بود
پس ایسا جاہل کسی کی کجی کو کیا سیدھا کریگا بنابرین ہوسکتا ہی کہ کوئی شخص اس فقرہ کو بھی تلمیح پر محمول کرے
اور قوم کو بیچ معنی اقام کے لیے جیسا کہ ابن اثیر نے نہایہ مین اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین
نہج و خبر عمر مین لکھا ہے کہ اوسنی کہا واعمراہ اقام الاود و داوی العمد الخ تا قال اور معنی اقام قائم کرنی
و رواج دادن کی بھی ہین جیسی اقام الصلوۃ و اقام السوق پس محصل حضرت کی کلام کا یہ ہوا کہ ابوبکر نی یا عمر نے
بھی فی الدین کج قائم کیا اور رواج دیا کہ اوسی سنت کج پر اہل سنت ابتلک قائم ہین قولہ اور جسنی امراض نفسانیہ
کی دوا کی اقول یہ ترجمہ ہی داوی العمد کا معلوم نہین کہ مراد اونی امراض نفسانیہ کی ظاہر یا دوسرونکی ہر تقدیر
کیف معتقد شیخین نی اپنی امراض نفسانیہ کی یہی دوا کی کہ شرک و کفر ظاہری کو چھوڑا اور دوسرونکی بھی دوا کی کہا دکی
مسلمانی ذریعہ ملک ستانی ہجوا و طمع و حرص مال اللہ کمانی ہین بھی اسقدر افراط نہ کی کہ منجر بتخمہ و ہیضہ ہوتے

اور دیگر اشرار و فساق و فجار کو بھی لوٹنے نہ دیا بخلاف عثمان کے کہ اونہی مال خدا کو پیٹ بھر کر کھایا اور مثل
عیاری کی سوکھا پیٹ پھلایا اور اپنی قوم بنی امیہ کو مثل اونٹون کے ربیع کا سبزہ چرایا جیسا کہ جناب امیر
خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیه بین نثیله و معتلفه وقام معه بنو ابیه
یخضمون مال الله خضم الابل نبتة الربیع یعنی برپا ہوا ثالث قوم یعنی عثمان درحالیکہ پھلایا ہوا
تھا جانبین شکم کو درمیان اپنی سرگین و علف کے اور بنی امیہ نے اوسکی ساتھ مال خدا کو چر لیا جیسے
اونٹ چرتا ہی سبزہ ربیع کو پس تعریف ابوبکر و عمر نے الجملہ دوای مرض شرک و کفر و افراط طمع و حرص
مین بہت ٹھیک اور سچ ہی لیکن اس سی اونکی خلافت باطلہ کی حقیت نہین ثابت ہوتی اور مرض نفاق
کا اونکی جو فی قلوبہم مرض فزادہم الله مرضا مین مذکور ہے دفع ہونا نہین نکلتا اور مرض حرص
خلافت اونکی جو بحدیث صحیح بخاری انکم ستحرصون علی الامارة وستکون ندامة یوم
القیامة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة ثابت ہی اور اونکے لیئے روز قیامت موجب
ندامت ہی اس مرض کا دفع ہونا جب ہوتا کہ اپنی قول اقیلونی اقیلونی لست بخیرکم وعلی فیکم
مین صادق ہوتی اور اپنی تئین خلافت سے معزول کرتے بنا براسکی کوئی کہ سکتا ۔ ہر کہ مراد دوائی
مرض حرص کرنیسی یہ ہی کہ جب خلافت پر ہاتھ مار لیا تو غلش مرض حرص جاتی رہی جیسی مقام انتقام
مین کہتی ہین کہ فلان نی شفائی غیظ کیا الغرض اگر بلفظ داوی العمد جناب امیر نی ابوبکر یا عمر کیطرف نسبت
تداوی بعض امراض خود شیخین یا غیروی تو کیا قباحت لازم آئے حضرت عمر کو بالخصوص ایک اپنی
مرض کی دوا مین تو بہت مزاولت تہی جیسا کہ سیوطی سی مشہور ہے کان بہ داء ما کان دواءہ الا ابوال
الرجال خفا نہو جیسی گا ایک آپ ہی کے عالم کی زبانی یہ بات مشہور ہوئی ہی خدا کری جھوٹھ ہو قولہ جسنی
سنت کو پیغمبر کی قائم کیا اقول یہ ترجمہ ہی اقام السنة کا اسمین شک نہین کہ ظاہر لفظ سنت سنة الرسول
ہی ہرچند تو ریہ مین اور ہجو ملیح مین مقصود سنت الغی بہی ہوسکتی ہی اور جب لوگون نی اونکو اقامت السنة
کیلئے خلیفہ بنایا تہا تو اگر ظاہر بظاہر اقامة السنة کرتے تو اونکو بہی لوگ بسنت قتیل الدار داعقل
کہنچتی پس مشبہ بہ نسبت عثمان کے حضرت عمر اور ابوبکر نے اقامة السنة کی مگر منافقین کی اقامة السنة

مصداق ان اللہ یوید ھذا الدین برجل فاجر ھے کما فی صحیح البخاری پس یہ تعریف تو جناب امیرؑ نے
سچی کی مگر رافع اونکی نفاق اور غصب خلافت کے نہوئے **قولہ** اور بدعت کو دور کیا **اقول** یہ
ترجمہ ہی خلّف البدعۃ کا خلّف کے معنی دور کرنے کے محتاج بدلیل ہین متعارف معنی خلّف
کے پیچھے چھوڑ نیکے ہین تو ظاہری معنی یہی ہین کہ بدعت کو اپنی پیچھے چھوڑ گئے یہ کون تعریف کی بات
ہے ظاہر تو یہ مذمت صریح ہی مگر تاویل کیجاوے کہ مقصود یہ ہے کہ قبل ایام بدعات عثمانی مرگئی
اور اونسی ایسی بدعات سرزد نہوی جو موجب اونکی قتل کی ہو جاتی پس یہ بات بہی جناب امیرؑ کی بہت
ٹہیک اور سچ ہی لیکن حقیت خلافت اس سی نہ نکلی اور کفر نفاقی برفع نہوا اس لئی کہ کیا ضرور ہی
کہ ہر منافق ایسے بدعات کری جو مثل حضرت عثمان کے موجب اوسکے قتل کے ہو جائین **قولہ**
گیا اس دنیا سی پاکدامن **اقول** یہ ترجمہ ہی ذہب نقی الثوب کا اونکے پاکدامنی اور عفت شعاری
اونکی معتقدین کی نزدیک جای کلام نہین ہی اور جناب امیرؑ نے یہ کلمہ گویا اونکے معتقدین کی زبان سے
فرمایا ہی اور بہت سچ فرمایا ہی کہ اونکی معتقدین اونکو ایسا ہی جانتی ہین جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ
نی بلسان قوم ہذا ربی کہا تہا اور خدا نی بتونکو بلفظ آلھتکم اللہ کہا ہے لیکن کپڑے کے پاک صاف
ہونیسے نجاست کفر و شرک کی نہین جاتی پس کوئی کہہ سکتا ہی کہ ہان ظاہر مین تو طاہر گئے لیکن باطن مین
نجس گئی برخلاف حضرت عثمان کے کہ لوگ اونکا ظاہر و باطن سب نجس سمجہی اور مزبلہ کے نجاست پر
پہینکدیا یہانتک کہ ایک ٹانگ بہی کتی کہا گئی فوا ویلاہ و وا مصیبتاہ دیکہو یار و مقام رقت ہے
تہیر دار کہین ہنس نہ دیتا نہین تو جناب مولوی مہدی علیصاحب خفا ہو جائینگی **قولہ** کم عیب **اقول** یہ ترجمہ
ہی قلیل العیب کا آدمی قلت عیب نسبت بکثرت عیب ممدوح ہی لیکن سامنی بیعیب سے کچہ مدح
نہین ہی علاوہ اسکی ہر کثیر العیب بہ نسبت اکثر فی العیب کے قلیل العیب ہو سکتا ہی پس جناب امیرؑ کا
حضرت شیخین کو بہ نسبت ابو جہل و ابولہب کی قلیل العیب فرمانا یا بہ نسبت حضرت عثمان ہی کی کمنا بہت
ٹہیک اور سچ ہے لیکن قلیل العیب کی فضیلت معصوم پر جو بیعیب ہی ثابت نہوئی بلکہ بطلان
تمنے صحیح مرجوح دلیل بطلان شیخین بلکہ شیخون ہوا **قولہ** خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی فسادسی پہلے

رحلت کر گئے **اقول** یہ ترجمہ ہی اصاب خیرھا وسبق شرھا کا یعنے پہونچا خیر خلافت کو یا خیر حکومت کو یا خیر طریقہ اسلام کو اور ریلی گیا اوسکی شر کی مراد خیر سی یا خیر وعافیت ہی یا لطف اور مزے دنیاوی خلافت اور حکومت کی ہین کہ جسکو حضرت شیخین نی اوٹھایا جیسا کہ جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین فرماتی ہین لشد ما تشطرا ضرعیہا یعنی دونو نی ناقہ خلافت کی دونو پستانون کو خوب ہی چوسا اور پوری طرحسی دودھ پیا اور اوسکی مستحق کو بالکل محروم کر دیا اور یہ بات نہایت سچی ہی کہ حضرت شیخین نی اس دودھ کو بحکمت عملی ہضم کر لیا مگر حضرت عثمان کو ہضم نہو سکا اور تخمہ شدید ہو گیا اور مراد شر سی وہ فتنے اور فساد ہین جسکی تخم کو خلافت با ختیار ناس کر دیتی سی حضرت شیخین بو گئی تہی اور آب پاشی حضرت عائشہ طلحہ اور معاویہ اوسکا نشوونما ہوا جس سی نہ فقط حضرت عثمان بن عفان کی جان پر بنی بلکہ ہزارون بلکہ لاکھون کی جان گئی یہانتک کہ بطور مثل زبان زد ہی کہ العرب من الحرب خرب اور اسمین شک نہین ہی کہ بفرمودہ حضرت عمر بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ وقی اللہ شرہا یعنے بیعت ابوبکر ایک امر ناگہانی تہی جو موجب ہزارون شر و فساد کی لیکن خدا نی اوسکی شر سی شیخین کو محفوظ رکھا اور اسمین بہی شک نہین کہ بنائی خلافت عمری وعثمانی اوسی فلتہ بکری پر تہی کہ خود حضرت عمر نے جسمین شر فرمایا تہا گو جو لوگ قبل عثمان تہی اوسکی شر سی اتفاقاً بچ گئے لیکن حضرت عثمان نہ بچی یہ بات بہی سچی ہی لیکن حقیت خلافت خلفائی ثلثہ سی اسکو کچہہ واسطہ نہین اگر ایک دو نی خلافت باطلہ کے مزے اوٹھائے اور طولیہ کی بلا ایک بندر کے سر پر آئی تو کونسی تعریف کی بات ہوئی جز اسکی کہ ایک غاصب خوش نصیب تہا اور دوسرا غاصب بد نصیب **قولہ** خدا کی طاعت کو اچھی طرح ادا کیا اور موافق حق کے پرہیزگاری کو پورا کیا **اقول** یہ ترجمہ ہی ادّی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ کا یعنی ادا کیا طرف اللہ کے طاعت اوسکی اور پرہیز کیا خدا سے ساتھ حق خدا کے ظاہر اسکا یہ ہی کہ اطاعت خدا اور پرہیزگاری کی پس ہوسکتا ہے کہ حقیقت مین ہو کہ فی الجملہ ایسا کیا ہو اور ہوسکتا ہی کہ ظاہر مین ہو جیسی افعال منافقین جو مصداق یرآؤن الناس تہی ظاہر مین بہت اچھے اور باطن مین عین شرک یا شرک خفی ہی جیسا کہ احادیث مین تفسیر ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مین ہی اور ہوسکتا ہے کہ نظر بعقیدہ معتقدین شیخین ہو کہ اون

اعتقاد مین تقمص لقمیص خلافت سراپا جلالت عین طاعت خدا اور اتقا تھا بہر کیف اسمین شک نہین ہی
کہ حضرات شیخین نی بظاہر خود کو بلباس عباد و زہاد آراستہ کیا تھا اور ایسا ہی دام مکر و فریب بچھائی
سی بہت سی آنکو پھسائی تھی اگر ایسا نہ کرتے تو لوگ اونکی ساتھ بھی ویسا ہی پیش آتی جیسا کہ خلیفہ ثالث
کے ساتھ پیش آئی اور یہ ہو سکتا ہی کہ یہ فقرہ ہجو ملیح ہو جیسا کہ ایک شخص فاسق و فاجر کو کہتی ہین کہ وہ تو بڑے
عابد اور متقی ہین یا یہ کہ طاعت خدا کو طرف خدا کے دیا کہ اپنی مطیعین سی کرالے اور جو حقوق خدا تھی
اوس سی پرہیز اور اجتناب کیا بالجملہ کوئی بات ان باتون سی جھوٹھ نہین ہی اور مثبت حقیت خلافت
بھی نہین ہی اس لئی کہ بنا بر اصول اہلسنت نہ خلافت کو اتقا لازم ہی ورنہ فساق بنی امیہ و بنی عباس
کیونکر خلیفہ ہوئی اور نہ اتقا کو خلافت لازم ہی وہو ظاہر قولہ کوچ کیا اس دنیا سی اور چھوڑ گیا آدمیونکو
شاخ در شاخ راہون مین کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہی اور نہ راہ پانیوالا یقین حاصل کر سکتا ہی اقول
یہ ترجمہ ہی رحل و ترکھم فی طرق متشعبہ لا یھتدی فیھا الضال و لا یستیقن المھتدی کا
یعنی مراد چھوڑا لوگون کو بیچ راہون مختلف کے مراد راہون مختلف سی آرا و اہوای مختلفہ ہین
جو موجب فتنہ و فساد و جدال و قتال ہوئی لیکن مرنا قبل از فتنہ جدال و قتال موجب حقیت خلافت
نہین ہی ہزارون قبل از فتنہ مر گئے کہ اوسمین کوئی ظاہر کے بھی خلیفہ جی نہ تھی چہ جائی اینکہ حقیقت کے
خلیفہ ہون اور ہو سکتا ہی کہ مقصود او تخفرت کا واسطی تالیف قلوب معتقدین شیخین کے یہ ہو کہ
شیخین گو غاصب خلافت تھے مگر وہ ایسی راہ نہین چلے کہ جس سی فتنہ و فساد ایسا اوٹھتا کہ اونکی
جان جاتی بخلاف حضرت عثمان کے کہ اپنی جان بھی دی اور بعد اپنے ہزارون کی جان لی اور
یہ فقرہ تو ہجو ملیح سے اور پر ہجو صریح کے ظاہر تر ہے اسلئی کہ ظاہر لفظ ترکھم فی طرق متشعبۃ کا یہی ہی
کہ شیخین نی لوگونکو راہ گمراہی مین چھوڑا کہ جس سی اسقدر فتنہ و فساد پیدا ہوی اس لئی کہ اگر خلافت
کو منصوص من اللہ و الرسول سی جانتی یعنی اور بنا اوسکی اختیار ناس پر نہ رکھتے تو کسیکو ادعائے
باطل خلافت کا نہو سکتا اور یہ نہوتا کہ کبھی عثمان کو کبھی معاویہ و یزید کو کبھی بی عایشہ کو خلیفہ و خلیفن
بنانیکا لوگ قصد کرتے اور حضرت صدیقہ رقص جمل مین نہ آتین قولہ بعد نقل اس عبارت کے

اقول اس عبارت کو اسطرحپر تونہین نقل کیا بلکہ تعدبلاد ابی بکر نقل کیا اسپر علامہ شوستری نی اونکی تکذیب کی کہ بلاد ابی بکر توکسی کتاب شیعہ مین نہین ہی قولہ صریح اسپر دلالت کرتے ہین اقول اگر دلالت صریح ہوتی تو اختلاف نہوتا قولہ بعضون نی کہا کہ مراد ابوبکر ہین اقول بعضون نی ابوبکر اور بعضون نی عمر کہا اور بعضون نی شخص دیگر کہا اسکو کیون چھوڑ دیا میٹھا میٹھا غپ کڑوا کڑوا تھو قولہ لیکن اکثر شراح نی اقول سے دعوائے بیدلیل حماقت کی ہی دلیل۔ قولہ جو کہ علامہ شیعہ نی اقول کسی ایک علامہ شیعہ کے یہ جوابات نہین ہین بلکہ شراح نی نقل جوابات مختلفہ فرق مختلفہ شیعہ سے کی کوئی جواب بعض امامیہ کا ہے کوئی جواب بعض جارودیہ کا ہے ناقل اقوال کو قایل اقوال کہنا غلطی موروثی آپکی ہی قولہ جواب اول حضرت علی گاہ گاہ اوصاف ولیاقت شیخین کے اقول اصل عبارت جواب شرح فاضل بحرانی مین جیسا کہ خود مخاطب ناقل ہی یون ہی جاز ان یکون ذلک المدح منہ علی وجہ استصلاح من یعتقد صحۃ خلافۃ الشیخین و استجلاب قلوبہم بمثل ہذا الکلام توجیہ اس تقریر دلپذیر کی جو قلیل اللفظ و کثیر المعنی ہی اسطرحپر ہی کہ کیون نہین جائز ہی کہ یہ مدح فی الجملہ جو ببعض الوجوہ ہی نہ بکل الوجوہ اور کسیطرح کی دلالت اسکو حقیت خلافت پر نہین ہی بلکہ افعال ظاہری کی مدح ہی اور منافقین سے بھی بعض افعال ظاہری جو مصداق یرا عون الناس تھے مومنین سو قنین سے بھی بڑھکر ہوتی تھی اس لیئے کہ جھوٹھے موتیونکی چمک سچے کو مات کرتی ہی بلکہ بعض افعال حسن کفار سے بھی قابل مدح ہوتی ہین جیسے جناب رسولخدا نی مدح نوشیروان بعدالت فرمائی ہی پس ایسی مدح جو فقط بحیثیت حسن انتظام ہی اور منافی نفاق و غصب خلافت حقہ نہین ہی جناب امیر علیہ السلام واسطے اصلاح مین لانی اون مفسدین کی جو معتقدین خلافت شیخین اور قایل اونکی حسن انتظام خلافت کے تھے بیان فرمائی تھی تاکہ اپنے تئین اون مفسدین کی ضرر رسانی اور ایذادہی سے نجات دین اور احکام دینیہ اور امور شرعیہ کا انفاذ کرین اور اہل دین کو ظلم و جور بغاۃ و طغاۃ مفسدین بیدین سے بچا دین اور یہ سب امور آنحضرت پر واجب تہی اور اصلاح مفسدین اور استجلاب خاطر اور تالیف قلوب اونکی مقدمہ ان واجبات کا تہا و مقدمۃ الواجب واجب پس ضرور تہا کہ جناب امیر تالیف قلوب اونکی مثل تالیف مولفۃ القلوب کفار و منافقین کی کہ جناب رسولخدا

بصرف اموال خیر بلکہ وکلمات لینہ کرتی تھی کرین یہ ہی تقریر جواب باصواب نہ وہ تقریر بے سروپا جو حضرت مخاطب اور اونکی جدفاسد نے کی اسپر یہ جو فرمایا کہ حضرت علی گاہ گاہ اوصاف اور لیاقت شیخین کی لیے اگر مراد اوصاف سے وہ اوصاف جزئیہ ہین جو متعلق بسیاست وحکومت ہین تو مسلم ہی لیکن خلافت کی حقیقت سے اوسکو کچھ واسطہ نہین بسا کفار فی سیاست مدن بوجہ حسن کی اور اسی طرح اگر مراد لیاقت شیخین سے لیاقت غصب خلافت حقہ جناب امیرؑ یا لیاقت خلافت باطلہ یا لیاقت انتظام امور مالی سلطنت دنیوی ہی تو مسلم ہی اور اگر مراد لیاقت خلافت حقہ ہی جسکا امام معصوم کے واسطے بنص من اللہ والرسول ہونا ضرور ہی تو یہ اول بحث ہی ہماری اور حضرات اہلسنت کی درمیان مین اور کوئی لفظ ان کلمات کا دلالت اسپر نہین کرتا **قولہ** ایک معصوم دس جھوٹھ **اقول** ایک معصوم نے ایک جھوٹھ بھی نہین کہا بلکہ جو افعال حسن اونکی متعلق بسیاست مدن تھی ہر چند للہ وفی اللہ نہ تھی بلکہ بہ ریاکاری یا واسطے انتظام سلطنت دنیوی اور خلافت مغصوبہ کے تھے بیان فرمایا اور کوئی بات جھوٹھ نہین کہی اس لیے کہ انکی انتظام سلطنت مین کوئی بڑی مثل فتنہ قتل قتیل الدار کے نہین ہوا حضرت مخاطب کا کچہ قصور نہین ہی یہ دس جھوٹھ اونکی جد فاسد نے کہے حالانکہ بیان ایک جھوٹھ بھی نہین ہی علاوہ اسکی آخر بحث حدیث نجوم مین جہان صدوق علیہ الرحمہ نی تقیہ کو رحمت خدا کہا ہی او مخاطب نی معترضا علیہ کہا ہی کہ تقیہ کے معنی جھوٹھ کے ہین ہمنی بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کیا ہی کہ کلام تقیہ پر اطلاق کذب عقلاً ونقلاً جائز نہین ہی اور بنص صریح کلام اللہ ثابت کیا ہی کہ کلام تقیہ کذب سے مستثنی ہی ہان اہلسنت نی البتہ ایک کذب نہین بلکہ کذبات کی نسبت طرف معصوم کے جائز کی ہے چنانچہ حدیث صحیح مسلم جسمین کذبات ثلثہ کی نسبت طرف نبی معصوم حضرت ابراہیم کے کیا ہے شاہد عدل ہی ونعوذ باللہ منہ **قولہ** اسان غرض دنیا **اقول** ہمنی بیان کیا کہ اسان غرض دنیا نہ تھی بلکہ شکل غرض دین تھی یعنی حفظ نفس واجرائی امور دینیہ ورفع ظلم وبدعت وفتنہ وفساد بغیر کسی کذب ودروغ کے **قولہ** عصیان خدا ورسول کیا **اقول** جو کچہ شیخین کو آپ فرماتی ہین لاریب فیہ ذالک الدین القیم ہی **قولہ** اور دین اسلام کو چھوڑا **اقول** آپ غلط فرماتی ہین ہرگز دین اسلام کو نہین چھوڑا اونکو شہادتین

نہین ہوی بلکہ اوسکو ذریعہ ملک گیری کیا اور جناب رسولخدا خود اسکی خبر دیگئی تھی لست اخشی علیکم
ان تشرکوا باللہ و لاکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسو ھا
کما فی صحیح البخاری یعنی تم مشرک نہوگے مگر دنیا تمکو گمراہ کریگی پس اسلام کو نہین چھوڑا مگر بے ایمانون نی راہ ایمان
چھوڑا قولہ ارتداد پر کمر باندھی اقول ہان لا تزالوا مرتدین منذ ما فارقتہم اسپر
دلیل ہی قولہ کتاب خدا کی تحریف اور ردین محمدی کی تبدیل اقول حقیقت مین ایسا ہی کیا گو ظاہر مین
محمد رسول اللہ کہتی رہی اور جناب امیر علیہ السلام نی اوسوقت مصلحتاً ان امور کا ذکر نہ فرمایا لیکن جب وقت
اور موقع اوسکا ملا تو کاذبین غادرین خائنین آثمین یہ بیان سکوتی زبان صدق ترجمان حضرت عمر سی سب کچھ
کہا اور پہر خطبہ شقشقیہ وغیرہا مین بہ لسان بیانی وبیان لسانی بہی کہا قولہ اذا مدح الفاسق غضب الرب
اقول بر تقدیر صحت مراد یہ ہی کہ مدح فاسق بر فسق یا مدح فاسق بہا لیس فیہ یا مدح بہ خوشامد جو بغرض دنیا ہو
نہ مدح فاسق بغرض دین یا بغرض حفظ جان ومال وآبرو یا بغرض تائید دین جیسا کہ مفاد ان اللہ لیؤید
ھذا الدین بالرجل الفاجر کا ہی قولہ جو محرف کتاب اللہ ہوا الی قولہ خاندان رسول پہ نہ چھوڑا
اقول ہر چند ہم حضرت مخاطب کو فاسق فی الاعتقاد والعمل دونو جانتی ہین مگر اسجگہ اونکی ہم بہت مدح و
ستائش کرتے ہین کہ سب باتین سچی سچی فرمائین اسمین کوئی بات جھوٹھ نہین ہی نعم الکذوب قد یصدق
کالعروب قولہ معلوم نہین کہ خداوند کسقدر غضب مین آیا ہوگا اقول ہمکو معلوم ہی کہ خداوند عالم
سنیون سی وقت مدح ثلثہ نہایت ہی غضب مین آتا ہی بدلیل منطوق اذا مدح الفاسق اور بمفہوم
مخالف اوسکی شیعون سی جو مدح بہ ہجو ملیح یا بہ تعریض یا تقیہ سچی سچی باتون سی کرتے ہین بہت خوش
ہوتا ہی قولہ اور باعث اوسکا کون ہوا اقول باعث اوسکے دوستان حضرت ابی بکر وعمر ہوئی
قولہ معصیت کا اطلاق کرتے ہین اقول فض اللہ فاک جسکو ہم معصوم سمجھتی ہین اوس کی معصیت
کیسی فعل حسن کو معصیت سمجھنا اور معصیت عمری و بکری کو حسن سمجھنا حضرات اہلسنت کی کمال
دانشمندی ہی قولہ کیا ضرورت تھی اقول ضرورت حفظ عرض وجان اور ترویج احکام دین
وایمان کی تھی قولہ کونسا لشکر باغی ہو گیا تھا اقول لشکر اخوان الشیاطین منافقین جنہون نی شیخین کو

خلیفہ بنایا تھا ہمیشہ سے باغی تہا دکتا نحرفنا المنا فقین ببغض علی ابن ابیطالب
قولہ جھوٹھ بولنے اور قسمین کھانیکے اقول جھوٹھے کے مُنھ مین ہم کیا کہین ہمنی ہر ہر فقرہ کے
تحت معنی بیان کیا کہ ہمین کوئی لفظ بھی جھوٹھ نہین اگر بہ تقیہ مدح ظاہری افعال نفاقی کی ہی تو وہ بھی سچ
ہی اگر تعریض عثمان ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو صریح ہی تو وہ بھی سچ ہی اگر ہجو ملیح ہی تو وہ بھی سچ
ہی جھوٹھ کا تو یہان کوئی شائبہ بھی نہین جھوٹھون کی جھوٹھی جھوٹھ جھوٹھا ہی جھوٹھ جھوٹھ پکارتے ہین
اور جہان ایک قسم سچی بھی نہین ہی وہان یہ جھوٹھی جھوٹھی قسمین کھانیکو کہتی ہین آیان غلاظ کی غلاظت جو ذہن
غلیظ غلیظ القلب و غلیظ اللسان دہلوی سی نکلی ہماری حضرت مخاطب بھی وسی کی فضلہ خوار بنی ہین قولہ بہت
جھوٹھ بھی نہ بولنا پڑتا اقول یہان تو کچھ بھی جھوٹھ نہین ہی تھوڑا جھوٹھا اور بہت جھوٹھ کہان سی آوی ہان
تین جھوٹھون کا جھوٹھ بہت ہی ایک بساطی ایک موچی ایک تم جیسا کہ شروع بحث مین بیان کذبات
ثلثہ بساطی دہلوی مین اسکی طرف اشارہ ہوا قولہ اس جواب کو علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ
اسطرحپر رد کیا ہی اقول عجب بلید الطبع سے کام پڑا ہی کہ کچھ نہین سمجھتا کہ علامہ کنتوری نی کس بات کی
رد کی ہی اور کس بات مین تکذیب صاحب تحفہ کی ہی اس جواب کو ہرگز علامہ مذکور نے رد نہین کیا
اور نہ ہذیانات شاہ جی کو جو بعد اس جواب کے بکے ہین رد کیا ہی بلکہ اسقدر فرمایا ہی کہ شیعون کو
ان توجیہات کی حاجت نہین ہی پس رد جواب توجیہات کی بھی حاجت نہین ہان توجیہات اور جواب
الجواب توجیہات کی ضرورت جب ہوتی کہ شیعونکی کسی کتاب مین بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر اس
خطبہ جناب امیر مین ہوتا جیسا کہ شاہ جی بہ کذب و دروغ مدعی اسکی ہوئی کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد
ابی بکر ہے پس جناب علامہ فرماتی ہین کہ نہج البلاغۃ کیا کسی کتاب شیعہ مین بجائی لفظ فلان ابوبکر نہین ہے
بلکہ بندہ کہتا ہی کہ کسی کتاب سنی مین بھی سوائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہان فلان سی مراد ابوبکر ہی یا عمر ہی
یا شخص دیگر ہی یہ بحث دیگر ہے پس ایک کذب صاحب تحفہ یہ ہے کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر نقل کیا
دوسرا کذب جناب شاہ صاحب یہ ہی کہ وجہ تقیہ کو عمدہ توجیہات فرماتی ہین اسکو بھی جناب علامہ فرماتی
ہین کہ این ادعا کذب محض است کوئی دلیل عمدہ ہونیپر اس توجیہ کے سب توجیہات سی قایم نہ کی اور

بہ کذب و دروغ مدعی ہو گئی کہ یہی عمدہ ہی حقیقت یہ ہی کہ یہ سب توجیہات مبتنی بر تنزل ہین یعنی جب ہم اسکو مسلم
فرض کرین کہ مراد فلان سی ابو بکر یا عمر ہی تب اسکو یا ہجو ملیح پر یا تعریض عثمانی پر یا تقیہ پر محمول کرینگے
اور اگر ہم کہین کہ مراد فلان سی شخص دیگر ہے جیسا کہ قطب راوندی علیہ الرحمہ نی فرمایا ہی تو ان توجیہات
سی کسی توجیہ کی حاجت نہین پس عمدہ جوابات یہی ہی جو مبتنی بر تنزل نہین ہی نہ وہ جسکو شاہ صاحب
عمدہ فرماتی ہین کہ وہ جواب تنزلی مبتنی اوپر چند فرضون کی ہی مگر حضرات اہلسنت کا ہمیشہ سے یہی دستور
کہ جوابات تنزلی پر جان اڑا دیتی ہین قولہ ثبوت اسکا یہ ہے اقول یہ ثبوت مثبت کذب شاہ صاحب
ہی اصلی کہ یہ کہنا کہ مراد فلان سی ابو بکر ہے دلالت کرتا ہی اسپر کہ قول جناب امیر مین لفظ فلان ہی نہ
لفظ ابو بکر جیسا کہ شاہ صاحب بہ کذب و دروغ ناقل ہوی کہ نہج البلاغہ مین للہ بلاد ابی بکر ہے
اگر ابی بکر ہوتا تو کوئی یہ کیونکر کہتا کہ مراد لفظ فلان سی ابو بکر ہی قولہ فلان کی لفظ کی شرح مین اقول
اسی شرح نی شرح کذب شاہ صاحب کی کہ بجائی لفظ فلان لفظ ابو بکر نہین ہی اور جناب علامہ آمین
مکذب شاہ صاحب ہوئی افسوس ہی کہ حضرت مخاطب کو مکذب اور مصدق مین کچھ فرق نہین
سوجھتا ہی صحیح ہی جب دو نو پھوٹی ہون تو راست و دروغ دو نو برابر ہین کاش ایک ہی پھوٹی ہوتی
تو آدہی دنیا تو آباد ہوتی ظاہر کے تو نہین پھوٹی ہین مگر دل کی تو پھوٹی ہین انہا لا تعمی الابصار ولکن
تعمی القلوب التی فی الصدور قولہ و ہذہ عبارتہ اقول شرح اس عبارت کی عنقریب آتی ہی انشاء اللہ
قولہ ہر فرعون کے پیچھے ایک موسی کر دیا ہے اقول فرعون اول صاحب تحفہ تہی اونکی
پیچھے علامہ کنتوری موسی تھی اور فرعون ثانی اون موسی کی حضرت مخاطب ہوئی تمہاری بہی
خدا نی مجھکو موسی کیا ہی اب جب پہر کوئی فرعون ثالث ہوگا تو خدا اوسکی پیچھے بھی ایک موسی کریگا
انشاء اللہ تعالی قولہ ابن ہیثم بحرانی کی قول کو دکھلا کر اقول ہم بہی انہین کے قول دکھلا کر تمکو اور
تمہاری موچی اور بساطی کو ملا کر اور ان تینون کے ساتھ اون تینون کو ملا کر الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین
کہینگے اور بعد اسکے وعلی الکاذبین الخائنین المفسدین آمین کہتی لگینگی پہلی یہ ذکر خاص بعد عام
دلالت اوپر شرف خاص کے کرتا ہے غنیمت عشر میں جواب اجت این شرکتا گ

کلوخ انداز را پاداش سنگ است قولہ فلان سی مراد ابوبکر ہین یا نہین اقول یہ توجیہ مبتنی برتنزل ہی کہ اگر ہم
فرض کرین کہ مراد ابوبکر یا عمر ہی ہین اور شخص دیگر مراد نہین ہی تو یہ توجیہ بہی ہوسکتی ہی علاوہ توجیہ تعریض بعثمان
وہجو ملیح کے کیا عرفت قولہ عبارت اوسکی یہ ہے اقول اس عبارت کا مطلب وہی ہے جو ہمنے
ابھی بیان کیا نہ وہ جو تمنے اور تمہارے جد فاسد نے بے سر و پا تقریر بیان کی اور اوسپر ہذیانات
و ہفوات جو مصداق لنبجر ہے بکے قولہ ادعائی شاہ صاحب کذب محض است یا انکار جناب اقول
ہماری مخاطب نافہم یہ نہین سمجھتی کہ ادعائی کذب کیا ہے اور انکار جناب کیا ہے ادعائی کذب شاہ صاحب
یہ ہے کہ نہج البلاغۃ مین للہ بلاد ابی بکر ہے اسی کا جناب علامہ انکار فرماتی ہین کہ کسی کتاب شیعہ مین بلکہ نہج مین
بجائی فلان لفظ ابوبکر نہین ہے اور ادعائی کذب یہ ہے کہ شیعون کے نزدیک توجیہ بہ تقیہ عمدہ
توجیہات ہے حالانکہ یہ توجیہ تنزلی ہی و جناب علامہ نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ کسی شیعہ نے یہ توجیہ
تنزلی بیان نہین کی ہی جو آپ فرماتی ہین کہ شرح میثم مین موجود ہے بلکہ کلام اسمین ہی کہ اس توجیہ کی ہمکو احتیاج
نہین ہی ہان اسی کی ضرورت یا اور کسی توجیہ کی ضرورت جب ہوتی کہ بجائی فلان لفظ ابوبکر یا عمر موجود ہوتا
و اذ لیس فلیس قولہ جیسے شاہ صاحب نی بیان کیا اقول شاہ جی نی بی سر و پا بیان کیا تہا جسمین
کچہ ٹوٹا پہوٹا جواب چل سکی مگر ہمنے اونکے جملہ منا فذکے بیخ کو بی کردی قولہ عبارت اوسکی یہ ہی
اقول قدمر توجیہ العبارۃ صافیا لاغبار علیہ قولہ کتاب استقصاء الافہام کی تحریر پر اقول کیا
بیحیائی اور بیغیرتی ہی کہ جس کتاب مستطاب نی سارے جہان کے سنیون کے وضو ٹھنڈے ہی کردیے
اور آجتک کسی سنی کو جرأت نہوئی کہ اوسکے جواب پر قلم اوٹھائے اور خود تمہارا گسس تمہارا
جو پانچسو روپیہ ماہواری دانہ خوری کی لیئے اسکی جواب لکھنے پر پاتا تہا چین بول گیا پہر تم نام اوس
کتاب کا زبان پر لاتی ہو اور کچہ نہین شرماتی قولہ قلعی اونکی سامنی کہولدی اقول حضرت مخاطب نی
شاہ صاحب کے کذبون کو بہت چہوٹی قلعی سی چہپایا مگر ہمنے بحمد اللہ کل قلعی کہولدے

قال المخاطب المقتصام ہداہ اللہ سبل السلام

دوسرا جواب بعضون نی علماء امامیہ سی یہ جواب دیا ہے کہ مراد فلانسے اوسہی کوئی آدمی ہی منجملہ

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ حضرت کے سامنے ہی وفات کر گیا اور قبل وقوع فتنہ و فساد کے دنیا سے رحلت کر گیا اور علامہ راوندی نے جو علماء شیعہ سے ہیں اسی قول کو پسند کیا ہی لیکن ذرا سوچنے سے معلوم ہو سکتا ہی کہ یہ قول نہایت ہی پوچ اور بے بنیاد ہی اسلیے کہ اس خطبہ مین حضرت علی نے ان لفظون سے تعریف کی ہی وہ شخص خود رحلت کر گیا اور لوگونکو شاخ در شاخ راہون مین چھوڑ گیا کہ کوئی گمراہ ہدایت نہین پاسکتا پس جو پیغمبر صاحب کی سامنے مر گیا ہو اوسکی نسبت یہ تعریف کیونکر صادق ہو سکتی ہی کسکے خیال مین یہ بات آسکتی ہی کہ باوجود موجود ہونے پیغمبر صاحب کے کسیکے مرنے سے اسقدر خرابی ہوئی ہو کہ لوگ شاخ در شاخ راہو نمین پڑ گئے ہون پس کیونکر حضرت امیر المومنین کسی ایسی آدمی کی نسبت جو پیغمبر صاحب کے سامنے مر چکا ہو یہ تعریف فرماتی اور جو بات ایک ادنی آدمی سی نہین نکلسکتی وہ حضرت علی ارشاد فرماتے غرض کہ صاف ظاہر ہی کہ مراد حضرت علی کے کلام سے ایسا ہی آدمی ہی جو کہ بعد وفات سرور کائنات علیہ الصلوات مرا ہو اور جسکی مرنے سے لوگ شاخ در شاخ راہون مین پڑ گئے ہون اور ایسا آدمی کوئی نہین ہی سوائے حضرت ابو بکر کے یا حضرت عمر کے اور جس کسی کو وہ نہین سی حضرات شیعہ لفظ فلاں سے مراد لین ہمارا مطلب حاصل ہی اس جواب کا علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ اثنا عشریہ کے عجیب جواب دیا ہے کہ جس سی انکار نکلتا ہی نہ اقرار اور جسکی لفظون اور عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کنتوری پر راہ آنے جانیکی بالکل بند ہی اور ایسی بردمات مین بیچارہ گرفتار ہی کہ کچھ نہین کر سکتا اور شاہ صاحب قدس سرہ کی تقریر کا کچھ جواب نہین دے سکتا وہذہ عبارتہ قولہ وبعضی امامیہ گفتہ اند کہ مراد انجناب ازین مرد شخصی دیگر است از جملہ صحابہ رسول الخ قولنا دانستی کہ بنابر تصریح ابن ابی الحدید این قول قطب راوندیست وہیچ یک از امامیہ وغیر امامیہ پیش از ابن ابی الحدید سوائی قطب الدین راوندی شرح کتاب نہج البلاغۃ ننوشتہ لیکن اس تقریر سے یہ ظاہر ہے کہ علامہ کنتوری نی اس قول کو تسلیم کر لیا اور شل پہلی جواب کے اس سی انکار نہین کیا اور شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا باقی رہا یہ امر کہ کسی نے شرح نہج البلاغت کی قطب الدین راوندی سی پہلی لکھی ہی یا نہین وہ بحث سی خارج ہی پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنے علما کی جواب پر خیال کریں جب چار و ناچار طرف سی راہ بند ہو جاتی ہی تو کیسا سکوت کر جاتے ہین اور اصل مطلب کو

چھوڑ کر خارج از بحث گفتگو کرنی لگتی ہیں لیکن ہم اہین نظر کر شاید کوئی شیعہ اپنی بزرگ قطب الدین راوندی کے قول سے براہ جہالت یا بوجہ دکھ وہی انکار کرے اوسکی اصل عبارت کو بھی نقل کرتے ہین فانہ قال فی الشرح انہ علیہ السلام یمدح بعض اصحابہ بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

تحریر تقریر دلپذیر سے جواب منظیر مین تماسی اپنی مرشدان بے پیر پر تزویر کی نہایت شیوع و ذوق کیا ہے کہ جسمین گنجائش جواب نکلے اصل تقریر یون ہے کہ مقصود جناب قطب راوندی جو اولین شارح نہج البلاغہ ہین یہ ہی کہ جناب امیر بلاد فلان نسبہ نہ ابوبکر مراد لیتے ہین نہ عمر بلکہ اوسحضرت نے اپنی بعض اصحاب کو مراد لیا ہے اور مخصوص اصحاب اوسحضرت کے وہی تھے جو مثل اوسحضرت کے شیخین کو غاصب و کاذب و خائن و غادر و آثم جیسا کہ صحیح مسلم مین بلسان صدق ترجمان حضرت عمر ہی مجھتی تھے پس ایسی بعض اصحاب اپنکو وہ حضرت مراد لیتے ہین جو پیشتر اوس فتنہ سے کہ بعد جناب رسول خدا عہد عثمانی سے شروع ہوا اونہون نے انتقال کیا اور اوس فتنہ کی بلاؤن سے محفوظ رہے مثل حضرت سلمان کی جو عہد عمری مین بظاہر بحکم عمر و بباطن بحکم خلیفہ حق یعنی جناب امیر علیہ السلام حاکم مدائن تھے اور قبل از فتنہ عثمانی انتقال کیا اور غرض اوسحضرت کی افسوس کرنا ہے اس بات پر کہ اگر آج زندہ ہوتی تو حق کی معین اور مددگار ہوتے جسطرح وہ حضرت ہمیشہ افسوس کرتے تھے حضرت حمزہ اور حضرت جعفر طیار پر اور فرماتی تھی کہ لو کانا حیین لما طمعا فیہا یعنے اگر یہ دونو بزرگوار زندہ ہوتی تو ابوبکر و عمر ہر آئینہ طمع نہ کرتے خلافت کے غصب کرنیمین مومنین خیال کرین کہ اس تقریر با توقیر کو ہماری حضرت مخاطب تاسیا بجد الفاسد الکاذب کیسا بگاڑتی ہین اور کس مرتبہ پر منھ مارتے ہین بہ کذب و افترا فرماتی ہین کہ قطب راوندی کہتی ہین کہ اصحاب رسول کی تعریف کرتی ہین حالانکہ صریحا اونکی عبارت مین یمدح بعض اصحابہ ہے نہ بعض اصحاب رسول اللہ ہے پھر حضرت مخاطب اور اونکی جد فاسد صاحب فرماتی ہین کہ اوس بعض اصحاب رسول کی تعریف ہے جو سامنی حضرت رسول کے مرگئے تھے اور اسپر بنا کر کے کیا اچھے اور کودتی ہین نہین معلوم کہ یہ مضمون کہ قبل

وفات رسولخدا امر کی تھی کہا نسی نکالا ہی عبارت جناب قطب راوندی علی ما نقلہ ابن ابی الحدید فی شرحہ
ہلذا انہ علیہ السلام مدح بعض اصحاب بحسن السیرۃ وانہ مات قبل الفتنۃ التی وقعت بعد رسول اللہ من الاختیار
والاثرۃ انتہی مضمون اس عبارت صداقت مشحون کا یہی کہ وہ حضرت علیہ السلام مدح فرماتی ہین اپنی
بعض اصحاب کی کہ جنہون نی بعد رسولخدا وفات پائی قبل اوس فتنہ کے جو واقع ہوا بسبب اسکے
کہ بنا خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی گئی کہ جسکے بانی مبانی شیخین تھی جنہون نی منصوص غدیری
کو چھوڑ کر بنا خلافت اوپر اختیار واثرت امت کے رکھی اور ثمرہ اوسکا آخر کار یہ ہوا کہ نوبت
بقتل عثمان پہونچی اور معاویہ عاویہ غاویہ اور امثال اوسکی مدعی خلافت ہوی اور ہزارہا آدمیون کی
جان گئی پس تعریف کی اونحضرت نی بعض اون اصحاب کی جو بعد رسول خدا اور قبل از فتنہ عثمانی
رحلت و صفتین مرگئی مثل حضرت سلمان کی کیون صاحبو اس عبارت مین نہ کہین ذکر اصحاب رسول ہی
نہ کہین ذکر قبل وفات رسولخدا مرنے کا معلوم یہ ہے کہ بعد نقل اس عبارت کی ابن ابی الحدید بھی
یہی راگ گاتا ہے اور اس کلام کی تردید مین کہتا ہے کہ کل من مات قبل وفات النبی لم یکن کذا وکذا
بس معلوم ہوا کہ شاہ صاحب اور موچی صاحب اور مخاطب صاحب کل اوسی کے فضلہ خوری کر رہے
ہین اور وجہ اسکی یہی کہ ابن ابی الحدید نے فہم عبارت جناب راوندی مین دھوکا کھایا اور لفظ
من الاختیار والاثرۃ مین من کو بیانیہ ٹھہرا کر بیان فتنہ سمجھا حالانکہ اختیار واثرت خود فتنہ نہین بلکہ منجر
فتنہ کی ہین اسلیے کہ مراد فتنہ سے وہی کہ جسمین خون وخرابی ہوئی اور ظاہر ہے کہ وقت اختیار
واثرت نوبت کسی خون وخرابی کی نہین آئی بلکہ بقول حضرت عمر وقی اللہ شرہا اور سوقت مین بعبیر
جناب امیر جیسا کہ خطبہ شقشقیہ مین فرمایا فصبرت وفی العین قذی وفی الحلق شجی کوئی فتنہ و فساد نہین ہوا
لیکن ثمرہ اس اختیار واثرت کا یہ ہوا کہ عہد عثمان سے فساد شروع ہوا کہ علی مر الدہور رہ گیا بنا بر
اسکی ضرور ہوا کہ من الاختیار والاثرۃ متعلق بوقعت ہو یعنی وہ فتنہ و فساد جو واقع ہوا بسبب
ڈالنے بنای خلافت کے اوپر اختیار واثرت کے اور بعد اس دھوکا کھانے کے ابن ابی الحدید نے
قول الفاظ جناب امیر کو محمول اوپر سیاست مدن کے کیا ہے اور کہا ہے کہ اصحاب رسولخدا

مین جن لوگون نی جناب رسولخدا کے سامنے وفات پائی کوئی صاحب سیاست مدن نہ تھا اور
کوئی صاحب رعایا اور صاحب سلطنت وحکومت نہ تھا پس محمول کرنا کلام جناب امیر کا اوپر اون
لوگون کے جنھون نی قبل وفات جناب رسولخدا وفات پائی نہین ہوسکتا انتہی محصل ما قال بندہ
کہتا ہی اولاً کلام جناب راوندی سی وفات پانا بعض اصحاب کا قبل وفات رسولخدا نہین نکلتا ہی
مگر بسوء فہم عبارت جناب راوندی پس علاج اپنی سوء فہم کا کرنا چاہیے تب شیعون پر اعتراض ثانیاً
کلام جناب امیر نص اوپر سیاست مدن کے نہین ہے بلکہ جایز ہے حمل اوسکا اوپر تہذیب اخلاق
کے کہ بیان معنی الفاظ مین اشارہ طرف اوسکی ہوا کہ قوم الاود وداوی العمد اعم اس سی ہی کہ
اپنی کجی اور اپنی بیماری کھوئے یا غیر کے اور اقام السنۃ وخلف البدعۃ بھی اعم اس سی ہی کہ طریقہ
جناب رسولخدا کو اپنی نفس کے لیے قایم کیا ہوا اور اوسکی خلاف کو چھوڑا ہو یا غیر کیواسطے اور
اصاب خیرہا وسبق شرہا یعنے خیر طریقہ اسلام سے متمتع ہوا اور شر شرور اوسکی سی پہلی گزر گیا او
رحل وترکہم فی طرق متشعبۃ یعنی کوچ کر گیا دنیا سے اور چھوڑ گیا اہل دنیا کو راہ ہای مختلفہ مین اور اپنے
خوش نصیبی سی قبل فتنہ وفساد مر گیا اور ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ ان فقرات کو سیاست مدن سے
کچھ واسطہ نہین بلکہ تہذیب اخلاق مین ہونا انکا بہت ظاہر ہے پس اگر بنائی کلام اوپر تہذیب اخلاق
کے رکھی جائی تو جائز ہے کہ ان الفاظ سی مدح اونکی بھی ہوسکے جو عہد رسولخدا مین گزر گئے
وعلی التنزل اگر فرض کیا جائی کہ ضرور ہے کہ یہ مدح اونہین کی ہو جو بعد رسولخدا مرے ہون اور
صاحب حکومت بھی ہون تو کیون نہین امثال سلمان اس سی مراد ہون کما اشرنا الیہ جب اصل کلام
جناب قطب راوندی کی توجیہ اور توضیح سے ہم فارغ ہوئی تو اب ہم رجوع کرتے ہین طرف
نقض فقرات مخاطب کے کہ جس سی فقرات پشت اونکی اور اونکی خلف اور سلف کے
توڑین قولہ منجملہ اصحاب رسول اللہ اقول بیان ذکر اصحاب رسول اللہ نہین ہی بلکہ لفظ
اصحابہ سی کہ جسکی ضمیر جناب امیر علیہ السلام کیطرف پھرتی ہی اور کل اصحاب رسول اللہ اصحاب
جناب امیر نہ تھے اور کل اصحاب جناب امیر اصحاب رسول اللہ نہ تھے فبینہما عموم وخصوص من وجہ قولہ

حضرت کے سامنے ہی وفات کرگیا **اقول** جھوٹھی کی منھ مین کیا کہین عبارت جناب راوندی مین حضرت کے سامنے وفات کرنیکا ذکر نہین ہی یہ حماقت اولاً ابن ابی الحدید کی اور ثانیاً تمہاری شاہ جی کی اور ثالثاً تمہاری ہی کہ اونکی عبارت سے یہ مطلب سمجھی **قولہ** اسی قول کو پسند کیا ہے **اقول** لاریب یہ قول قابل پسند ہے لیکن نہ اوس تقریر سے جو اہل حماقت نے اپنی حماقت سے سمجھا بلکہ اوس تقریر سے جو ہم معرض تحریر مین لائی **قولہ** یہ قول نہایت ہی پوچ ہی **اقول** یہ قول ہرگز پوچ نہین مگر فہم وادراک تمہارا اور تمہاری اگلون کا نہایت پوچ و لچر ہے **قولہ** وہ شخص خود ہی رحلت کرگیا اور لوگون کو شاخ درشاخ راہون مین چھوڑ گیا **اقول** لوگون کو ایک راہ پر چھوڑ کر مرنا البتہ قابل تعریف ہوسکتا ہے لیکن شاخ درشاخ راہون مین چھوڑ کر مرنا تو نہایت مذمت ہے اسلیئے کہ حق کی ایک ہی راہ ہی وماذا بعد الحق الا الضلال بعد اوسکے کل راہین ضلالت کی ہین پس لوگون کو مختلف راہون مین چھوڑ کر مرجانیوالا سوای ضال ومضل کے کون ہوسکتا ہی پس اگر اس فقرہ کی کوئی تاویل نکیجاوی تو ہم بھی کہتی ہین کہ مراد بیشک حضرت عمر یا ابوبکر ہین بلکہ ثالث بالخیر بھی ہین کہ ہر ایک حسب اعتقاد شیعہ ایسا ہی تہا **قولہ** جو شخص پیغمبر صاحب کے سامنے مرگیا ہو **اقول** بنابران معنون کی جو ابھی تمنی بیان کیئے ہم بھی کہتی ہین کہ تعریف جو عین مذمت ہے اوسپر نہین صادق آسکتی ہی لیکن بنابر معنی تاویلی پس لا انسلم کہ اوسپر نہین صادق آتی اور ہمکو کیا ضرور ہے کہ جو معنی تاویلی آپ اپنی دل سی گڑہین ہم بھی اوسکو مان لین **قولہ** کسی کے مرنے سی اسقدر خرابی ہوئی ہو **اقول** لفظ ترکہم کو دلالت اسپر نہین ہے کہ اوسکی مرنے سے خرابی ہوئی ترکہم کے معنی مین موتہ کی نہین ہین جو آپ فرماتی ہین کہ اوسکے مرنے سے خرابی ہوئی اوسکی مرنے سے ہرگز خرابی نہین ہوئی بلکہ اوسکے مرنیکے چندروز بعد باغوائی منافقین وشیاطین جن وانس خرابی ہوئی اور وہی خرابی بقول حضرات اہلسنت سبب قتل حضرت عثمان ہوئی اور جڑ اوسکی خود حضرت شیخین نے خلافت کو باختیار امت رکہنی سی ڈالی تھی پس ممدوح اونحضرت کا ایسا خوش نصیب تھا کہ قبل ان فتن اور فسادون کے رحلت کرگیا **قولہ** جس کسیکو اونمین سی حضرات شیعہ لفظ فلان سی مراد لین **اقول** نبابر اون معنون کے جو حضرت مخاطب نی ابتدا مین بیان کیئی کہ لوگونکو شاخ درشاخ راہون مین چھوڑکر

مرگیا جسکو حضرات اہلسنت عمر کو یا ابوبکر کو لفظ فلان سی مراد لیں ہمارا بھی مطلب حاصل ہی اور بنا بر اون معنونکے
جو ہم کہتی ہین کہ وہ ایسا خوش قسمت تہا جو قبل از زمانہ فتنہ و فساد دنیا سی اوٹھ گیا بھی ہمارا مطلب حاصل ہی آپ
اپنی دل سی جہوٹی جہوٹی معنی اور جہوٹی جہوٹی تقریرین بنا کر اپنا مطلب حاصل کر لیا کیجیے کہ دست خود دہان
خود ہوجہ ہوگا اور اگر اس سی بہی آپ کی تسکین نہ ہوتی ہو تو افغانان رامپور سے کسی کو رام کر کے اپنا
مطلب حاصل کر لیجیے لیکن شیعون سی مطلب حاصل ہونیکی تمنا اور ہوس بیجا ہی اتنی سمجھ لیجئے کہ شیعون کی جوتیان بہت
کڑی ہین آپ تحمل نہو سکیگی اور بلبلا جائینگے قولہ عجب جواب دیا اقول جواب ایسا کسی نافہم کی سمجھ مین
نہین آتی وہ بیشک اوسکو عجیب کہتا ہے قولہ نہ انکار نکلتا ہے نہ اقرار اقول آپ نے خود سابق
مین فرمایا ہے کہ جس بات کا انکار نہو اوسکا اقرار ہی سمجھنا چاہیے پھر یہان کیون فرماتی ہین کہ اقرار نہین
کیا اقرار کیا اونکی عبارت تو صاف کہتی ہی کہ یہی جواب اصلی ہی اور باقی جوابات تنزلی ہین تفنناً دیے
جاتی ہین اور اونکی کوئی حاجت شیعونکو نہین ہی قولہ راہ آنے جانیکی بالکل بند اقول جب سنیون پر راہ
آمد و شد نفس بالکل بند ہوجاتا ہے تو شیعون کے بیانات مین خیانتین کرتے ہین اور بہ کذب و دروغ
اپنی طرف سے کچھ فقرات ملا کر تقریر منتظم کو بے سر و پا بنا کر مشغول جواب ناصواب ہوتی ہین اور اپنی معتقدین
کو خوش کر لیتی ہین لیکن جب وہ انکار اقرار اونکے انظار تحول شیعہ سی گذرتے ہین تو وہ پردہ دری
کرکی مخذول کر دیتی ہین کہ پھر راہ آمد و شد نفس بند ہوجاتی ہی دیکھو مینی تمہاری اور تمہاری مولوی صاحب اور
تمہاری بساطی صاحب کی قلعی کیسی کھول دی کہ پہلی تقریر مین جہوٹ جہوٹی قسمین کہانا کہا اور دوسری تقریر مین قبل وفات
رسول خدا امر جانا کہا ان جہوٹوں کا مزا اوسدن چکھوگے جب ذُق انک انت العزیز الکریم
سنوگے قولہ ایسی بیہودہ بات مین اقول کہو میان کہلا اڑی اب تو تمکو معلوم ہوگیا کہ بیہودہ شیعون کی ہی
اور بات سنیون کی ہی یہ بازی تو ہار گئے اب کوئی دوسری بازی بہ دغا بازی کہیلو پہر کہ قولہ
علامہ کنتوری نی اس قول کو تسلیم کر لیا اقول ابھی تو تین ہی چار سطر پیشتر آپ فرما چکے ہین کہ اقرار نہین
کیا آپ فرماتی ہین کہ تسلیم کر لیا آیا تسلیم اور اقرار مین کچھ فرق ہی یا وہ بات ایکطرف کے منھ سے
نکلی تہی اور یہ بات دوسری طرف کے منھ سے نکلی حقیقت یہ ہے کہ نہ وہان انکار کیا نہ یہان انکار کیا

البتہ چونکہ جواب اوّل تنزلی تھا فرمایا کہ اسکی حاجت ہمکو نہین ہی اس لیئی کہ اگر بجائی لفظ فلان لفظ ابوبکر ہوتا تو اسکی ضرورت پڑتی وادلیس فلیس **قولہ** شاہ صاحب کو کاذب نہین بنایا **اقول** جناب شاہ صاحب کو جواب مین کاذب نہین بنایا بلکہ نقل روایت تعدد بلا دابی بکر مین کاذب بنایا اور اوس جواب کو عمدہ جوابات کہنی مین کاذب بنایا اور ہمنی جھوٹھی قسمین کھائین کاذب بنایا حضور کذب شاہ صاحب کو کہانتک چھپائینگی **بیت** زپای تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست **قولہ** باقی رہا یہ امر الی قولہ وہ بحث سی خارج ہی **اقول** وہ بحث سی خارج نہین ہی مگر حضور عقل سی البتہ خارج ہین نہین سمجھتی کہ مقصود اس حکایت سی کیا ہی یہ مقام قصہ خوانی اور جھوٹھی سچی کہانی کا نہین ہے کہ دارا بادشاہی بود و سکندر کیوان جاہی یہان کوئی لفظ بیکار نہین ہی مقصود اس کہنی سی یہی کہ اوّل شارح جب دی ہین تو کل شراح اونکی تابع ہین پھر شیعون کو کیا ضرورت اسکی ہی کہ متبوع کا قول چھوڑ کر تابعین کے قول کیطرف رجوع کرین اور جوابات تنزلی دین ہان تفننًا کچھ مضائقہ نہین ہی کہ مثل مشہور ہے کہ جھوٹھی کو گھر تک پہونچا دینا چاہیے **قولہ** اصل عبارت کو نقل کرتی ہین **اقول** اس عبارت مین منصفین مات قبل الفتنة کو دیکھین اور حضرت مخاطب کی تقریر مین کہ حضرت کے سامنے وفات کر گیا دیکھین تب کہین کہ کون سچا ہی اور کون جھوٹھا ہی قبل از فتنہ عثمانی مرنیکے لیے جناب سو لہذا کے سامنے تو مرنا لازم نہین ہی مگر مخاطب اور اونکی جد امجد کو جھوٹھ بولنا لازم ہی فلعنة اللہ علی الکاذبین والکاذبین

قال المخاطب لعقم ہداہ اللہ سبل السلام

تیسرا جواب بعض علماء امامیہ نی اسطرح پر جواب دیا ہی کہ غرض حضرت امیر کی اس قول سی توبیخ عثمان تھی تاکہ لوگونکو معلوم ہو کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی اور فتنہ اور فساد اونکی زمانہ مین بہت ہوا لیکن یہ جواب دونو پہلے جواب سی بھی زیادہ بودی ہی اسلیئی کہ توبیخ عثمان کی اور طرح پر بھی ہو سکتی تھی اور فقط یہ کہدینا کہ وہ سیرت شیخین پر نہین چلی حصول مطلب کی لیئی کافی تھا اس جھوٹھ بولنی کی معصوم کو کیا حاصل تھا علاوہ برین اس سی یہ بات نکلتی ہی کہ سیرت شیخین حضرت امیر کے نزدیک بھی پسندیدہ تھی اگر حضرات شیعہ اس امر کو مانین تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اگر نہ مانین اور

سیرت شیخین کو پسندیدہ نہ کہیں تو حضرت عثمان کو انکی سیرت ناپسندیدہ کے چھوڑنے پر توبیخ کرتے کیا معنی لیکن علاوہ ان باتوں سے یہ جواب کسی طرح پر لائق تسلیم کے نہیں اسلیے کہ مخالفت عثمان کی سیرت شیخین سے مگر اس عبارت میں مذکور نہیں ہی لاصراحتا ولا اشارتا اور یہ عبارت خطبہ اہل کوفہ میں حضرت امیر نے ارشاد فرمائی ہی اوسوقت عثمان کہاں تھی اور فتنہ وفساد کہاں اور اگر توبیخ عثمان حضرت امیر کو منظور ہوتی تو صراحتا کیون نہ فرماتی کہ عثمان نی ایسا ایسا کیا اور اونکی زمانہ میں فتنہ وفساد پیدا ہوا اگر کوئی کہے کہ صاف کہنی میں لوگوں کی مخالفت کا ڈر تھا اوسکا جواب یہ ہی کہ جس بات کا ڈر تھا یعنی مخالفت اہل شام وہ موجود ہی تھی اور صرف حضرت عثمان کے قتل کے بہانہ اہل شام حضرت علی سی پھر گئے تھے اور نوبت مقاتلہ اور مجادلہ کی پہونچ چکی تھی پس اس سی زیادہ صاف کہنے میں کس مضرت کا اندیشہ تھا شاید شیعون نی یہ مثل نہیں سنی کہ انا الغریق فما خوفی من البلل یعنی میں ڈوبا ہوا ہون پھر مجھکو بھیگنے کا کیا ڈر ہی علامہ کنتوری نی بجواب تحفہ کے اس جواب کا یہ جواب دیا ہے کہ کسی نی علماء امامیہ سی یہ توجیہ جو صاحب تحفہ بیان کرتی ہین نہیں کی گویا علامہ موصوف نی مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اور اسکو شاہ صاحب کا جھوٹ تصور کیا کما قیل قولہ وبعضی از امامیہ چنین گفتہ اند کہ غرض حضرت امیر توبیخ عثمان وتعریض براو بود الخ قولنا ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ مگر ابن ابی الحدید در شرح این کلام این مقالہ را بطرف جارودیہ کہ از فرق زیدیہ است نسبت دادہ الی قولہ البعض مقالہ زیدیہ را بامامیہ نسبت دادن کذب صریح است لیکن یہ جواب علامہ کنتوری کا مثل پہلی جواب کے غلط ہی اسلئی کہ خود علماء امامیہ نی اس جواب کو قبول کیا ہی اور اوس سی انکار نہین کیا معلوم ہوتا ہی کہ علامہ کنتوری نی ان اقوال کو ملاحظہ نہین فرمایا اسلیے اوس سی انکار کیا یا دیدہ ودانستہ عوام کو دھوکھا دیا اگر کسی کو علامہ کنتوری کی جہالت یا دھوکھا دہی دریافت کرنا منظور ہو تو وہ ابن میثم بحرانی کی تحریر کو اونکی شرح نہج البلاغت مین دیکھے چنانچہ بلفظہ ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہین اور علماء اثنا عشریہ کی خدمت مین اسی تحفہ گذرانتی ہین واعلم ان الشیعة قد اوردو ہہنا سوالا فقالوا ان ہذہ الممادح التی ذکرہا علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین ینافی ما اجمعنا علیہ من تخطئتہما واخذہما لمنصب الخلافة فاما ان لا یکون ہذا الکلام

من کلامه علیه السلام اذ ان یکون اجماعنا خطاء ثم اجابوا من وجهین احدهما انا سلمنا انه من کلامه فانه جاز ان یکون ذلک المدح منه علیه السلام علی وجه استصلاح من یعتقد صحة خلافة الشیخین و استجلاب قلوبهم بمثل هذا الکلام الثانی انه جاز ان یکون مدحه ذلک لاحد عماله فی معرض توبیخ عثمان لوقوع الفتنة فی خلافته و اضطراب الامر علیه و اساءته الی المسلمین بولاته حتی کان ذلک سبباً لثوران المسلمین من الامصار و قتلهم له و یلیق ذلک قوله و خلف الفتنة و ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها و سبق شرها و قوله و ترکهم فی طرق متشعبة الی اخره فان مفهوم ذلک یستلزم ان الوالی بعد هذا الموصوف قد اتصف باضداد هذه الصفات والله اعلم انتهی بلفظه یعنی شیعون نے اس قول کی نسبت بحث کی ہے کہ یہ تعریف حضرت امیر کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی مخالف ہماری اجماع کے ہے جو بہ نسبت خاطی ہونے اونکے ہے کہ اونہون نے منصب خلافت کو غصب کیا اور جور و ظلم کیا پس دو حال سے خالی نہین یا تو یہ کلام حضرت امیر علیہ السلام کا نہین ہے یا اجماع ہم شیعون کا بہ نسبت خطاء شیخین کے خطا ہے اور اسکا شیعون نے دو طرحسے جواب دیا ہے اول یہ کہ ہم مخالفت کو بطرح اسی دفع کرتے ہین کہ جائز ہے کہ یہ تعریفین حضرت علی کی بہ نسبت ابوبکر یا عمر کی بہ نظر استمالہ قلوب اون آدمیون کے تہین جو کہ حسن سیرت اور صحت خلافت شیخین کے معتقد تھے دوسری یہ کہ یہ تعریفین بنظر توبیخ عثمان کے تہین کہ امر خلافت بسبب ظہور فتنون کے اونکے زمانہ مین ابتر ہو گیا اور مسلمانون نے بلوہ کرکے اونکو قتل کیا اور یہ جواب قرین قیاس ہے اسلیے کہ عبارت سے اس خطبے کے معلوم ہوتا ہے کہ جو خلیفہ بعد اوسکے جس کی تعریف حضرت علی کرتے ہین ایسا تہا کہ جس مین صفات متذکرہ کی اضداد جمع تہی اس تحریر سے علامہ بحرانی کی چند فائدے حاصل ہوے اول یہ کہ جو انکار علامہ کنتوری نے کیا تہا کہ ہیچیک از امامیہ این توجیہ نہ کردہ اوسکا بطلان ثابت ہو گیا اور اونہین کے مجتہد اور پیشوا کے اقرار سے انکا جھوٹھا ہونا ظاہر ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ اولا بجائے فلان کے اصل خطبہ مین لفظ ابوبکر یا عمر کا تہا اور پیچھے اصل لفظ کو بدلکر لفظ فلان لکھدیا اسلیے کہ کیونکر عقل سلیم قبول کر سکتی ہے کہ حضرت امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبے مین لفظ مبہم بیان فرما دے اور بجائے نام کے حرف فلان ارشاد کرے تیسری ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت تک جبکہ علامہ بحرانی نے شرح نہج البلاغت لکھی تمام شیعہ لفظ

فلان سی یا حضرت ابوبکر سمجھتی تھی یا حضرت عمر مراد لیتی تھی اس لئی کہ شارح موصوف شیعونکی قول کو نقل کرکے کہتا ہی فقالوا ان ہذا المادح التی ذکرہا علیہ السلام فی احد ہذین الرجلین کہ شیعہ کہتے ہین کہ یہ ممدوح دو مین سی ایک ہی یا ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما چوتھی اس تحریر سی تقریر قطب الاقطاب راوندی کی مہمل ہوگئی یعنے اونہون نی اپنے بچاؤ نکلے لئیے یہ توجیہ کی کہ مراد فلان سے وہ شخص ہی جو کہ سامنی پیغمبر خدا کے مرچکا تھا اس لئی کہ اگر اوس تقریر کو اور علمار شیعہ قبول کرلیتے اور اسکو مہمل جانکر مطروح نہ کردیتی تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی جو علامہ بحرانی نے شیعونکیطرفسے بیان کئی ہین

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

یہ جواب فرقہ جارودیہ کا ہی جو بعض فرق شیعہ سی ہین اور امامیہ کیطرفسے بھی جواب تنزلی ہوسکتا ہے تقریر دلپذیر اسکی یہ ہے کہ ہرچند شیخین اہلسنت نے بموداے منکم من یرید الدنیا و تریدون عرض الدنیا بطمع دنیا غصب خلافت حقہ جناب امیر علیہ السلام کے اور میراث حضرت رسول کو حسب قول جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین آہی تراثی نہبا لوٹ لیا اور سلطنت عرب و عجم کی بنام خلافت سراپا جلافت غارت گرہوے لیکن ظاہر اپنا بہ لباس اتقاو پرہیزگاری ملبس کرنیسی تسخیر قلوب عوام کے کہ وہ سب معتقد انکی خیر و خوبی کے ہوے اور ریاست و سیاست مین وہ چالین چلے کہ جس سے اونکی زمانہ مین کوئی فتنہ و فساد ایسا نہین ہوا کہ موجب اونکی جان جانیکا اور بعد اونکی ہزار دنکی جان جانیکا ہوتا بخلاف حضرت عثمان کے کہ انتہا کے جور و ستم کی راہو نپر چلے اور فرعون بیابان نہین بلکہ باسامان ہوگئی اپنی بہیئونکو اور اپنی داماد ونکو بنی امیہ سے ایسا بلاد و امصار پر مسلط کیا کہ انتہا کا فسق و فجور و زناکاری و شرابخواری و جفا کاری و مردم آزاری زمانہ مین پہیلگئی یہانتک کہ یہ سب اونکی جانکا جنجال ہوا اور جسم شریف اونکا طعمہ کلاب و شغال ہوا پس جناب امیر تعریضا علی عثمان و توبیخا لحزبہ حزب الشیطان فرماتے ہین جسطرح محاورات مین جاری اور زبانون پر دائیر و سائر ہے کہ جب ایک ظالم کے بعد کسی دوسری ظلم سے سابقہ پڑتا ہے تو کہتے ہین کہ رحمۃ اللہ علی النباش الاول یعنی غاصبین اولین نی وہ نہین کیا جو ثالث ثلثہ نے کیا کہ وہ لوگ ظاہرمین فی الجملہ مصداق اتقی الصفات

کے تھے اور اونکے معتقدین اونکو متصف بصفات مذکورہ سمجھتے تھے بخلاف حضرت عثمان کے
کہ اونمین تو سوای اضداد اس صفات کے کوئی صفت نہ تھی اور اس سے لازم نہین آتا ہے
کہ جو فی الجملہ متصف ساتھ کسی صفت کے ہو وہ خلیفہ برحق بھی ہو اور نہ منصب نبوت سے
کفار متصف ببعض صفات حمیدہ ہوتے ہین اور بہت سے سلاطین جو متصف بصفات عدل و
داد و پابند شریعت ریاست و سیاست تھے اور کوئی اونمین سے خلیفہ بھی نہ تھا ولو باطلاً فضلاً
عن کونہ حقاً اور سب کو جانے دیجئے اس زمانہ پر نظر کیجئے دیکھی ہماری سرکار فیض آثار دولت
انگلشیہ ساتھ اکثر ان صفات کے جو جناب امیر نے توصیف خلیفتین متخلفتین مین بیان فرمایا ہے
متصف ہین کہ بتعزیرات ہند کیسا بدمعاشونکی نسبت قوّم الاود و داوی العمد کیا ہی کہ اونکی بھی
طبیعت کو براستی بدلا اور آونکی امراض نفسانی کی مثل بغض و حسد و طمع مال مردم خوری و جعلسازی
و سینہ زوری و خیانت و چوری کی کیسی دوا کی کہ مجال نہین ہی کہ علانیہ کوئی اسکا اظہار کرسکے اور
عبادت خدا اپنے طور پر کرتا اور رضا اسے ڈرنا یہ سب پایا گیا ہی اور سنت عدل و داد کو قائم
کیا ہی اور رشد آمد قدیم کا طریقہ جاری رکھا ہی اور بدعات نو احداث بالکلیہ متروک و ممنوع ہوئے ہین
اور بنا بر زعم اہلسنت یہی صفات موجب حقیت خلافت ہین پس حضرت ملکہ معظمہ کے خلافت مین بنا بر
عقیدہ اہلسنت کوئی جای شک و شبہہ نہین ہی کچھ اس خلافت حقہ سے کبھی قصد بغاوت بحیلہ جہاد نہ کرنا
ورنہ جیسی سزائین پاچکی ہو ویسی ہی پھر پاوگے اور شیعونکے یہان تو جہاد ہی نہین ہی اور جب وقت ہوگا تو
اونکا اعتقاد یہ ہی کہ ہماری امام کے ساتھ حضرت عیسی ضرور ہونگے اور جب وہ ہونگے تو پھر کل جہانکی عیسائی
اونکی شرف متابعت سے بہرہ یاب ہونگی پس ہم لوگون نے جسطرح سے ابتدا سے آجتک نصاری سے جہاد
نہین کیا قیامت تک نہ کرینگے اسلیئے کہ جہاد غیر وقت جہاد مین نہین ہو سکتا اور وقت جہاد مین تابعین سے جہاد
کے کوئی معنی نہین اور اگر کوئی صاحب حضرات اہلسنت سے کہین کہ خلافت مین ساتھ ان صفات کے
ایک ایمان خاص کی بھی شرط ہے تو ہم کہینگے کہ آج تیرہ سو برس سے ایمان خاص حضرات خلفائے ثلثہ
کا آپ سے ثابت نہین ہو سکتا ہے اور یہی اول بحث ہماری آپکی ہے کہ آپ اونکے

مدعی ہین اور ہم لا نسلم کہتی ہین اور ردود و ہزار سند ین منع کی امثال الفین سی لاتی ہین اور آپ سی
اپنی دعوی پر آج تک ایک دلیل بھی قائم نہو سکی کہ جسکا صغری اور کبری درست او ترجہا تقول بعض
علماء امامیہ نی اسطرح جواب دیا ہے اقول آپ کے جد فاسد کے بڑے بہائی شیخ ابن ابی الحدید
تو اس جواب کو جواب شرہ بیار دہیہ فرماتی ہین اور آپ جواب امامیہ کہتی ہین نہایت ناخلفی کرتی ہین
کہ اپنی بزرگونکو جھٹلاتی ہین قولہ توبیخ عثمان ہی اقول شرح ابن ابی الحدید مین مذمت و تنقیص
و تعریض عثمان ہی اور آپ کے جد فاسد الانفس نی تعریض کے ساتھ توبیخ بھی بڑہا دی اور
آپنی بفرض فاسد اسکی کہ توبیخ مرد ی کی کیا ہو سکتی ہی تعریض نکالکر فقط لفظ توبیخ رکھ لیا حالانکہ
ابن ابی الحدید کی شرح مین تحت مقولہ جارودیہ انہ کلام قالہ فی ایام عثمان ہی قولہ حصول مطلب
کی لئی کافی تھا اقول یہ دعوی بی دلیل ہی جس بات کو جناب امیر علیہ السلام کافی نہ سمجہین او سکو
کافی سمجہنی والا سنی اور کسی لقب مستکرہ کا ہو سکتا ہی قولہ اس جہوٹھ بولنی سی معصوم کو کیا حاصل
تہا اقول المرء یقیس علی نفسہ پیروان کاذب و غادر و خاین سبکو اپنا ہی سا سمجھتی ہین ترجمہ الفاظ مین
لکہنے بیان کیا کہ کوئی حرف کلام امیر علیہ السلام مین جہوٹھ نہین ہی مگر شاہ جی ایسی جہوٹھی دس جہوٹھ
انکی کہتی ہین پہر اونکی اور تمہاری جہوٹھ کہنی سی کیا ہوتا ہی قولہ سیرت شیخین کی حضرت امیر کے
نزدیک پسندیدہ الی قولہ تو خلافت شیخین کی اس سی ثابت ہوتی ہی اقول اگر سیرت کسی کافر کی
یا بعض افعال نفاقی کسی منافق کی قابل پسند ہوی تو اس کی ثبوت خلافت حقہ جو منصوص من اللہ
و الرسول ہو ہرگز نہین ہو سکتی ہی بلکہ ثبوت ایمان بھی نہین ہو سکتا ہی فضلاً عن الخلافہ اور ثبوت
خلافت اور حسن سیرت مین تلازم کسی دلیل سی ثابت کرنا ضرور ہے ورنہ دعوائے باطل سی کیا
حاصل ہی قولہ توبیخ کرنیکی کیا معنی ہین اقول وہی معنی ہین جو رحمہ اللہ علی النباش الاول کی معنی ہین یعنی
ظالم بہ نسبت اظلم کے اور کافر بہ نسبت اکفر کے بہت غنیمت ہے قولہ ہرگز ایسی عبارت مین کور
نہین ہی لا صراحتًا و لا اشارتًا اقول عقلا صراحت کہنے سے کنایہ کہنیکو ابلغ سمجہتی ہین سرخیلگدے سمجہین
جیسا خداوند تعالی نی عائشہ و حفصہ پر غضبناک ہو کر فرمایا کہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ

ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات الایۃ یعنی اگر پیغمبر تمہارا تمکو طلاق دی تو قریب
ہی کہ تمہارے بدلے پروردگار اونکا اونکو تمسی بہتر ازواج دی کہ وہ مسلمات اور مومنات اور صاحب
ایسی ایسی صفات کی ہونگی تو اس طرز بیان سی عقلا سمجھی گئی کہ عائشہ وحفصہ نہ مسلمات و مومنات ہی
تھین نہ صاحب دیگر صفات تم ایسی احمق نہ تھین تو ہم کیا کرین اگر تمکو اور تمہاری جد فاسد کو علم فصاحت
و بلاغت مین کچھہ دخل ہوتا تو ہرگز نفی صراحۃ واشارۃ نہ کرتے قولہ یہ عبارت خطبہ ہائی کوفہ مین
حضرت امیر نے ارشاد فرمائی اقول جاروونیہ عجیب باین جواب ہین وہ تو کہتے ہین کہ قالہ
فی ایام عثمان اور آپ کے بباطی صاحب کی بساط مین نکلا کہ کوفہ مین فرمایا تھا اگر یہی صحیح ہی تو
کیا حرج ہی تعریض مردہ؛ وسکی ہو اخواہ ہونگی تو بیخ ہی قولہ اوسوقت عثمان کہان اور فتنہ و
فساد کہان اقول آپ کو نہین معلوم عثمان ایسی مقربین اور فتنہ وفساد از شام تا کوفہ تھا جسکا تخم
ثلثہ بوگئی تھی قولہ تو صراحۃ کیون نہ فرماتی اقول اگر الکنایۃ ابلغ من التصریح نہوتا تو صراحۃ ہی فرماتے
قولہ لوگونکی مخالفت کا ڈر تھا اقول مخالفت مخالفین کا ڈر کہنا کمال حماقت شاہ صاحب کی
اور آپ کی ہی جبکہ جدال وقتال قایم ہوا اونکی مخالفت کا ڈر کیسا باقی رہا احتمال اونکی مخالفت کا
جو بظاہر موافق تھے پس یہ کلام بظاہر اسلیے فرمایا تا لوگ جانین کہ ثالث ثلثہ بہ نسبت ثانی اثنین
یا اول اثنین کے افسق و اظلم تھا اسلیئے کہ وہ دونو ظالم وغاصب وخاین وغادر وفاسق وفاجر
بظاہر متلبس بلباس زہد وتقوی وعفت شعاری تھی اور انکی اوڑھے کے خمکاری تھی اور یہ تیسری جام خونکا
اور حرام کاری وبدکرداری اور مردم آزاری مین بیحیا اور بیغیرت اور بیحجاب تراز فواحش بازاری
تھی اور غرض اوحضرت کی یہ تھی کہ اہل شام مشوم نافرجام جو طالب خون ایک فاسق وفاجر بدانجام
کے ہین نہایت گمراہی و بیدینی مین ہین ہرگز اونکے شریک ہونا چاہیے اور اونکی طرف نہ جانا چاہیے
لیکن باوجود اس وعظ وپند کے سگان جیفہ دنیا ہر روز کچھہ نہ کچھہ معاویہ غاویہ کیطرف چلی جاتے تھے
یہانتک کہ رفتہ رفتہ سولہ قبیلہ قریش سی کل تین قبیلہ حضرت کیطرف رہگئی اور تیرہ معاویہ سی جاملے
اور ہماری اس بیان سی ثابت ہوگیا کہ عدم ذکر نام عثمان بخوف مخالفت نہ تھا بلکہ بلحاظ بلاغت تھا

لان الکنایۃ ابلغ واوقع فی القلوب کما قیل فی قیل یا ارض ابلعی مارک فی مقام قلنا یا ارض ابلعی قولہ جواب
اوسکا یہ ہی اقول سوال ہی لغو ہی اسلیئی کہ بیان ابلغ غیر ابلغ سی راجح ہی اور جواب بھی لغو ہی اس لیئی کہ
مخالفت مخالفین سی ڈرنا کیسا قولہ یہ مثل ہنین سنی اقول سنی ہی مگر یہ مثل اسمقام مین نہایت بیمحل ہی
اس لیئی کہ مبنی ہی اوپر خوف مخالفین کے اور وہ خود شاہ صاحب کی سفاہت اور حماقت ہی پس
متشبث ساتھ ایسی مثل بیمحل کی ہونا یاد وہ مثل الغریق یتشبث بکل حشیش ہی کیا یہ مثل سنیون نے
نہین سنی ہی قولہ مثل پہلی جواب کے اس جواب سی بھی انکار کیا اقول جناب علامہ نی نہ پہلی جواب
سی انکار کیا نہ دوسری سی بلکہ پہلی کی نسبت یہ فرمایا کہ ہمکو اسکی احتیاج نہین ہی اور دوسری کی نسبت
یہ فرمایا کہ یہ جواب جارودیہ ہی اسکی بھی ہمکو احتیاج نہین قولہ خود علماء امامیہ نی اس جواب کو قبول
اقول ناقل کو قائل اور غیر منذر کو قائل کہنا حماقت قدیمی حضور کی ہی قولہ انکار نہین کیا اقول
اس لیئی انکار نہین کیا کہ آپ لوگونکی سرکی خارش مٹادینی کی لیئی یہ جواب ہی کافی ہی قولہ ہم ان عبارت کا
نقل کرتے ہین اقول افسوس ہی کہ کوئی کحال ایسا نہین ہی جو ہماری اندھے مخاطب کی آنکھون مین
کوئی سرمہ ایسا لگائی کہ اوسمین کچھ روشنی آجائی اور پھر وہ سرمہ گلی مین بہی بہا جائی کہ حلق سے
کوئی صدا باہر آئی اور ہمارا اندھا دیکھ لے کہ اس عبارت مین لفظ امامیہ نہین ہی بلکہ لفظ شیعہ ہی
کہ جارودیہ پر بھی صادق ہی پھر کس لفظ نی دلالت کیا کہ یہ جواب امامیہ کا ہی اور اس عبارت سی
بالتصریح ثابت ہی کہ یہ جواب اونہین شیعون کا ہی جو اس عبارت کو حق ابوبکر اور عمر مین سمجھتی ہین
لیکن جو شیعہ کہ حق غیر مین سمجھتی ہین مثل جناب قطب راوندی کی امامیہ سی اونکو ان جوابون کی کچھ
حاجت نہین ہان تفننا وتنزلا سنیون کی دندان شکنی کے لیئے امامیہ بھی یہ جوابات دیسکتی ہین قولہ
چند فائدی حاصل ہوی اقول ہر فائدہ بیفائدہ ولاحاصل ہی قولہ اوسکا بطلان ثابت ہو گیا
اقول کہان سے ثابت ہو گیا ہرگز لفظ امامیہ اونکی عبارت مین نہین ہی کوئی احمق من الہبنقہ کہیگا کہ
لفظ شیعہ سی امامیہ ثابت ہو گیا قولہ اونکا جھوٹھا ہونا ظاہر ہوا اقول واللہ اس عبارت سی
اونکا سچا اور سچا ہونا اور تمہارا اور تمہاری جد فاسد کا لچہ سب جھوٹھون کا بچہ ہونا ظاہر ہوا قولہ

دوسری یہ معلوم ہوا کہ اولا بجائی فلان کی اقول اس عبارت سے کس فقرہ سی کس لفظ سی کس حرف
سی یہ معلوم ہوا کہ آگے ابوبکر یا عمر تھا پھر اونکی جگہ فلان کیا گیا اگر ایسا ہی تھا تو اونکی اجداد فاسدہ
مثل ابن اثیر اور ابن ابی الحدید نی کیون فلان ظاہر کیا اور ابوبکر یا عمر کو کیون آدس فلان مین لیا
قولہ اس لئی کہ کیونکر عقل سلیم قبول کر سکتی ہی کہ جناب امیر سا فصیح و بلیغ ایسی خطبہ مین لفظ مبہم
بیان فرماوی اقول یہ دلیل تو نہایت محکم اور سد سکندری سی بھی زیادہ مستحکم ہے کہ سنیون کو
مثل صوفیون کی وجد و رقص مین لاویگی اور برہنہ کرکے نچاویگی مگر عبارت منقولہ مین تو کہین اسکا
ذکر نہین ہی پھر اوسکی فوائد سی کیونکر ہوحی در واقع کلام فصحا اور بلغا مین لفظ مبہم بڑا عیب ہی اسی لیی
اگر شیعہ کہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو تو خوف فتنہ و فساد دوستان شیخین تھا اور خدا کو تو کسی کا
خوف نہ تھا پھر اوسنی جو فرمایا یالیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ایسی کلام فصیح و بلیغ مین
جو بحد اعجاز پہونچا ہی لفظ مبہم نہین ہوسکتا ہی پس ضرور ہے کہ لفظ ابابکر یا عمر ہو مگر غلامان عثمان
محرق القرآن نی ابوبکر و عمر کو نکالکر فلان کر دیا یقین تو ہی کہ حضور کو ہمین کوئی جائی عذر ہوا اور اگر
ہو تو معاف فرمائی کہ اپنی اپنی سمجھ ہی قولہ تمام شیعہ لفظ فلان سی اقول اس عبارت مین تمام شیعہ کا
لفظ نہین ہی بلکہ الشیعہ کا لفظ ہی اور اصول مین ثابت ہوا ہی کہ جمع محلی باللام مفید عموم ہے
نہ واحد محلی باللام قطع نظر اس سی وما من عام الا وقد خص ابھی چار سطر پیشتر اس عبارت سی قول جناب
قطب راوندی مذکور ہو چکا ہی بہرحال اور انکی اتباع کیا شیعون سی نہ تھی جو آپ فرماتی ہین کہ تمام شیعہ
لفظ فلان سی ابوبکر یا عمر مراد لیتی ہین قولہ قطب الاقطاب راوندی کی بھل ہوگی اقول بلکہ اونکی تحریر
سی آپکی تحریر کہ تمام شیعہ لفظ فلان سی ابوبکر مراد لیتی ہین مہمل ہوگئی اس لئی کہ اونکی زمانہ سی آجتک انکی
اتباع ابوبکر مراد نہین لیتی اور اگر کسی نی تنزلا و تفننا مراد لیا تو یہ اور بات ہی اصلی قول اونکا یہ نہین
ہوا قولہ جو کہ سامنی پیغمبر خدا کے مر چکا تھا اقول یہ وہی جھوٹھونکی جھوٹھی کی جھوٹھی ہانک ہی عبارت
قطب راوندی مین پیغمبر خدا کے سامنے مرنیکا ذکر نہین ہی اور اگر الفاظ خطبہ محمول اوپر تہذیب
اخلاق کے ہون نہ اوپر سیاست مدن کی تو او نکین ہی کچھ قباحت ہوگی جکا تشرنا الیہ قولہ

مطروح نہ کرد بہی **اقول** کونسی لفظ اوپر مطروح کردیئے دلالت کرتی ہی بلکہ بقول تمہاری اوسکا ذکر کرنا اور اوس سی انکا نکلنا اول مقبولیت ہی انہ مطروحیت **قولہ تو ایسی تاویلات کی حاجت نہوتی اقول** تاویلات تمہاری لاؤ تقلا کرتے ہین کیا قباحت ہی جہان کوئی خبر احادسی متواترات کے خلاف ہوتی ہی اولاد سکو تمہی مسلم کرتی ہین شانا اوسکے تاویلات کرتی ہین کما فی روایات التشبیہ والتجسیم والتاویل کما فی آیات التشبیہ والتجسیم

قال المخاطب المعظم علاوہ افضل اسلام

اگرچہ اس تحریر سی بخوبی کر چکے سب مطلب حاصل ہو گیا اور علماء شیعہ کی توجیہات کا پوچ اور بیہودہ ہونا ثابت ہو [illegible] کرتے ہین کہ لفظ فلان سی علماء شیعہ کے نزدیک وہی شخص مراد ہین یا حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عمر چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ تحفہ مین تحریر فرماتے ہین [illegible] شارحین نہج البلاغۃ از امامیہ در تعیین فلان اختلاف کردہ اند بعضی گفتہ اند کہ مراد ابوبکر است و بعضی گفتہ اند کہ عمر است لیکن جناب شوستری نی موافق اپنی عادت کے اس سی بہی انکار فرمایا اور اوسکو شاہ صاحب کا محض تصور کیا چنانچہ جواب تحفہ کا انہون نی لکہا ہی کہ اسکی اس تحریر کو شاہ صاحب کی ان لفظون سی [illegible] فان ہمہ اینہا مکتسبین از ناصبی بادیہ پیمائی کہ اینہم شارح امامیہ گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است خاتم المحققین حضرت مولانا مولوی حیدر علی صاحب قبلہ جنکی نام سی شیعون کی بدن مین رعشہ و رلرزہ پیدا ہوتا ہی اسکی جواب مین فرماتی ہین سبحان اللہ چہ بہتان عظیم بر آنکہ مراد از ین شراح امامیہ شل بحرانی ہستند لیکن چون ابن ابی الحدید کتب مذکورہ [illegible] گفتہ کہ مراد ابوبکر یا عمر است اینک عبارت رئیس المحققین و التحریر من کمال الدین مذکور بگوش خود بشنو و عاک مذلت بر سر خود بر پردازند بکلم و تصنیف بر شرح حیث قال وعن قطب الدین الراوندی انہ اشارۃ الی المغیرۃ یعنی کمال الدین جو ایک نامی عالم شیعہ کے ہین وہ شرح نہج البلاغت مین لکہتی ہین کہ فلان کی لفظ سی مراد لیتی ہین یا اختلاف ہی قطب راوندی جو ایک بڑی عالم شیعہ کے ہین کہتی ہین کہ حضرت میر کی مراد اس فلان سی کوئی دوسرا آدمی ہی جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنی دنیا سی رحلت کر گیا تہا اور ابن ابی الحدید کا قول ہی کہ مراد اوس سی عمر ہین لیکن میری نزدیک مراد

فلان سے ابو بکر ہین فقط اسکو دیکھکر حضرات شیعہ کو چاہیے کہ اپنی محدثین اور علماء کی جوابات پر خیال کرین
کہ باوجود موجود ہونی ایسی روایات کے اوس سے انکار کرتی ہین اور حضرت مولف تحفہ قدس سرہ کو جھٹلاتی
ہین اور عوام کو دھوکھا دیتے ہین

یقول المتمسک بولایة علی بن ابیطالب علیہ السلام

اگرچہ اوس تحریر سے جو ہم کرچکے بساطی صاحب اور موتی صاحب کی کل تقریرات کا پوچ و لچر و بیہودہ
اور گوز خر ہونا بخوبی ثابت ہو گیا مگر پھر بھی ہم اونکی اور اپنی مخاطب کی سفاہت اور حماقت اور
بیہودگی اور پوچ گوئی ثابت کرتی ہین اور کہتے ہین کہ علمای شیعہ سے کسی نے [illegible] اور لله بلاد فلان
یا بلاء فلان مین علی اختلاف النسخ ابو بکر یا عمر نہین مراد لیا ہی بلکہ اگر مراد بھی لیا ہی تو تنزلاً اور تقیتاً مراد
لیا ہی چنانچہ فاضل ابن میثم بحرانی رحمۃ اللہ نے اولاً قول قطب راوندی علیہ الرحمہ کو ذکر کیا اور ابتداءً
ذکر کرنا دلیل اس بات کی ہی کہ یہی قوی ہی اور یہی قول مقبول اونکا ہی اس لیے کہ ضعیف اور غیر مقبول کو
متاخر کرتے ہین اور بعد اوسکے قول ابن ابی الحدید کہ [illegible] عمر کا [illegible] ہین لیکن جو دلیل وسکی
بیان فرمائی ہین وہ بہت ضعیف بلکہ لغو ہی چنانچہ کہتے ہین لم یرد عثمان لوقوعہ فی الفتنۃ وتشبث الاسباب
ولا ابا بکر لقصر مدۃ خلافتہ وبعد عہدہ عن الفتن فان الظاہر اراد عمر یعنی آنحضرت نے عثمان کو مراد نہین لیا
اسلیے کہ کل فتنہ کا سبب وہی ہین [illegible] اور ابو بکر کو بھی مراد نہین لیا اسلیے کہ زمانہ
خلافت اونکا بہت تھوڑی مدت رہا اور دور بھی عہد اونکا زمان فتن سے پس ظاہر یہی ہی کہ عمر کو مراد
لیا ہی انتہی آئندہ کہتا ہی کہ تھوڑی مدت خلافت رہنا مانع مدح و حیثیت ممدوح نہین ہی اور
جسقدر زمانہ بعید العہد فتن سے ہو اوسیقدر دخل فی المدح ہی پس یہ دونوں دلیلین کچھ نہین ہین
بنا برین ابن میثم علیہ الرحمہ یہ عبارت [illegible] فرماتی ہین قولہ ان ارادتہ لابی بکر اشبہ من ارادتہ
لعمر یعنی اس تقدیر پر مین کہتا ہون کہ مراد لینا ابو بکر کو مراد لینے عمر سے قوی ہی غرض فاضل میثم علیہ الرحمہ
کی یہ ہی کہ اگر ہم تنزلاً و فرضاً و تسلیماً قول قطب راوندی سے درگزر کرین اور فرض کرین کہ ضرور یہی
کہ ابو بکر یا عمر ہی مراد ہی یا تو عمر کا مراد لینا جیسا کہ ابن ابی الحدید [illegible] کہتا ہی سخت ضعیف ہی

کہ دلیلین اوسکی لغو ہین بلکہ اس صورت مین قوی ابوبکر کو مراد لینا ہی کیونکہ علاوہ ضعف دلائل عمری کی ایک دلیل قوی مراد نلینی عمر کی یہ ہی کہ اونحضرت نی خطبہ شقشقیہ مین خلافت عمری کی مذمت بہت کی ہی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ مذموم بعینہ ممدوح ہوجائی اور خطبہ شقشقیہ کا ذکر تو اکثر آچکا ہی کہ عناد یدسنیہ مثل فیروزآبادی وگجراتی وجزری وغیرہ کی تسلیم کرتی ہین کہ یہ خطبہ جناب امیر علیہ السلام کا ہی اور اوس مذمت کی بعض فقرات یہ ہین

فصیرھا فی حوزۃ خشناء یغلظ کلمھا ویخشن مسھا ویکثر العثار فیھا والاعتذار منھا فصاحبھا کراکب الصعبۃ ان اشنق لھا خرم وان اسلس لھا تقحم فمنی الناس لعمر اللہ بخبط وشماس وتلون واعتراض الحدیث

محصل یہ ہی کہ حضرت ابوبکر نے اپنی مقعد پر حضرت عمر کو بٹھالا اور خلافت کو بیچ ایسی طبیعت درشت اور خشن کی ڈالا کہ اوسکی درشتی کلام دلون کو زخمدار کرتی تھی اور اوسکی نزدیک جانا گویا خاردار درخت کو چھونا تھا ہر ہر قدم ٹھوکرین کھاتا تھا اور پھر عذرخواہ ہوتا تھا پس صاحب ایسی طبیعت کا مشابہ ہی ساتھ سوار ناقہ تند و شورپشت کے کہ اگر زمام کھینچی تو ناک اوسکی چھدی اور اگر باگ ڈہیلی رہی تو جا پڑے ہلاکت مین پڑی پس قسم بہ بقائی خدائی عزوجل کہ اوسوقت لوگ مبتلا ہوی عجب تخبط و اضطراب مین اور رنگ برنگ ہونی اور لہر یا چالین چلنی مین الحاصل حضرت عمر کی تلون طبعی وہی لوگون کی آکرین تین دم تھا ایک قضیہ مین ستر ستر بلکہ سو سو حکم دیتی تھی کما تفصیلہ قبل ذلک نظما قال بعض الاحبۃ اقتباسا بشعر المتنبی سے تلون الفاروق من فرط العمی بجہالۃ کما تلون الحربار یعنی حضرت فاروق اپنی کوری جہالت سی مثل گرگٹ کے ہر دم رنگ بدلتی تھی قولہ اسکو بھی شاہ صاحب کا جھوٹ تصور کیا اقول شاہ صاحب کی جھوٹھ مین کوئی شک نہین ہی اونکی ہزاردن جھوٹھ سی ایک جھوٹھ یہ بھی ہی کہ قول کل شارحین کو منحصر فرماتی ہین ابوبکر اور عمر مین حالانکہ خود ہی قول قطب راوندی کو باچند کذب و افتری بیان کرکے اوسکو رد کرتی ہی کہ شخص دیگر مراد نہین ہی پس ہونا قول شخص دیگر کا اونہین کے بیان سے ہی ثابت ہوا لیکن اسمقام پر بمقتضائی اگر دروغگو را حافظہ نباشد قول کل شارحین

کو منحصر دو ہی مین کرتے ہین کیون حضرت قطب راوندی کل شارحین سی خارج کیونکر ہین حالانکہ اول شارح وہی ہین اور کل شراح اونکی متبتع ہین **قولہ** خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حیدر علی **اقول** خاتم المتکلمین حضرت مولانا مولوی حامد حسین صاحب قبلہ نے کفش دوز کے منھ مین سات توے کی کالک لگا کر اوسکو روسیاہ بسواد الوجہ فی الدارین کر کے چھوڑ دیا جبتلک جواب استقصاء لکھوائی تمکو تو حیدر علی کا نام لینی سی شرمانا چاہیی مگر حضرات اہلسنت مثل فواحش بازاری شرم و حیا سی عاری ہین ورنہ اس طمطراق سی نام اوس بدنام کا اپنی زبان ناکام پر بر ملا نہ لاتی اور بجای عثمانی ہیش و پس کو چھپاتے اور کچھہ تو شرماتی نام خدا نام خدا ہماری مولانا کا نام نامی کیسا خدائی سامی گرامی کیا ہی کہ جسکی ہنسی سی سینون کا پیشاب خطا ہوتا ہی بلکہ زیر جامہ نجس ہوجاتا ہی **قولہ** اوسکی جواب مین فرماتی ہین **اقول** یہ جواب صواب کمال نافہمی کا جواب ہی اگر شاہ صاحب یہ سمجھتی ہین کہ بحرانی علیہ الرحمہ قائل ابوبکر یا عمر کے ہین تو وہی غلط سمجھی ورنہ آپ کے موجی صاحب غلط سمجھے بالجملہ شاہد و مشہود لہ دونو کی شہادت کذب بنا فہمی مقصود بحرانی علیہ الرحمہ ہی کہ ابتدا مین انہون نی قول قطب راوندی نقل کیا باین غرض کہ یہی معمول علیہ ہی پھر قول ابن ابی الحدید نقل فرمایا کہ وہ کہتا ہی کہ مراد عمر یا ابوبکر ہے لیکن عمر اظہر ہے اوسکی بعد رداً علی ابن الحدید فرماتی ہین کہ بر تقدیر تنزل و فرض تیری قول کی کہ ابوبکر یا عمر ہی مراد ہو تو عمر کو اظہر کہنا تیرا باطل ہے بلکہ ابوبکر کو اظہر و اقوی کہنا چاہیی یعنی بدین وجہ کہ دلائل اظہریت عمر سخیف اور ضعیف ہین قابل اعتنا نہین اور ابوبکر مستر از عمر ہی ایلئی کہ مذمت عمر کی ابوبکر سی خطبہ شقشقیہ مین بڑہی ہوئی ہی اس قول فرضی تنزلی کو اصلی قول فاضل بحرانی کہنا ستم بر جان انصاف کرنا ہی لیکن کیا عجب کہ یہی ستم پر مدار مذہب اہل السنن ہی یہانتک توجہ بہ بات کا بات سی تھا اب جواب باجی ہن کا جوتے اور لات سے ہماری خدائی متعالیہ کی گفتار شنیع و فتبیح و فکلم غلظۃ فرمایا ہی پھر ہم پیروان افظ و اغلظ کما فی صحیح البخاری کو جواب سختی بسختی دو ستی کیونکرین فاضل رشید رشید الدین خان صاحب شوکت عمریہ مین فرماتی ہین کہ بمقتضائی حدیث الصالحون للہ والطالحون لی سادات کرام ہر طرح قابل اعزاز و اکرام و تعظیم و احترام ہین لیکن ہماری حضرت مخاطب والا مقام اپنی مولانا مولوی حیدر علی صاحب سی ناقل ہین کہ وہ بجائی تعظیم خاک مذلت

سر سادات عظام پر ڈالتی ہین ہمکو ہرگز باور نہین ہوتا اسلیئے کہ وہ بیچاری تو قوم مسلمان سی ہین نبی پیغمبر کی اولاد
کے حق مین ایسا ہرگز نہ لکھینگی یہ کام تو کسی شقی کمبخت بدنصیب بدذات موچی یا جی جہان کی لچی یزید کی بچی کا ہی
کہ سادات کرام و شرفائی عظام سے گستاخی کرتا ہے ہان مسلمانو اگر اپنی پیغمبر کے محب ہو تو اس پاجی کمینہ کم ذات
کے منھ مین تھوکو بلکہ اوسکے پیٹھ پر تھوکو کہ تمہاری پیغمبر کی اولاد کی تحقیر کرتا ہی اور اگر اسپر راضی ہونگے
تو ضرور ہی کہ اپنا حشر مع الیزید ہونے پر راضی ہو جیسا اپنی حق مین مصلحت جانو ویسا کرو وما علینا الا البلاغ
بلاغ باشد وبس **قولہ** لکھتی ہین **اقول** گو یہ بات لازم نقل قول ہو مگر یہ تمہارا لکھنا کہ لکھتی ہین جسکا ظاہر
یہ ہی کہ خود لکھتی ہین سوائی کذب و دروغ کے اور کیا کیسے **قولہ** سامنے دنیا سی رحلت کر گیا **اقول**
جب جھوٹھی لکھنی کہا کہ سامنی رحلت کر گیا **قولہ** ایسی روایات **اقول** کسی روایات بیان تو کہین روایت
کا ذکر نہین ہان **اقوال** علما کا ذکر ہی **قولہ** جھٹلاتی ہین **اقول** جھوٹھی کو نہ جھٹلائین تو پھر کیا کرین

قال المخاطب المتام هداه الله سبل السلام

اگرچہ عبارت جناب امیرؑ کی اظہار فضایل ابوبکر صدیق مین ایسی صریح اور صاف ہی کہ بعد اوسکے
سنی کے کسی قسم کا کوئی طعن اونپر شیعونکی زبان سی نکل نہین سکتا لیکن جو فضیلتین ان لفظون سی ثابت
ہوتی ہین انکو ذرا تفصیل کی ساتھ ہم بیان کرتے ہین بس واضح ہو کہ اس خطبہ مین جناب امیرؑ نی حضرت
ابوبکر صدیق کے دس وصفون کا بیان کیا اول یہ کہ خلق کو جو کجی مین گرفتار تھی نکالکر خدا کی راہ پر لائی
اور اونکو راہ راست دکھلائی دوسری امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی معالجہ کیا تیسرے
پیغمبر خدا کی سنت کو قائم کیا چوتھی ایسا انتظام کیا کہ کچھ فتنہ و فساد اونکی زمانہ مین نہوا پانچوین خانشاک ملامت
سی پاک دامن گئی چھٹوین خلافت کی خوبی پائی اور اوسکی شر سے محفوظ رہی ساتوین خدا کی طاعت
جیسی کہ چاہیی بجالائی آٹھوین خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا نوین خلق خدا بعد اونکی تشویش اور
حیرت مین پڑ گئی دسوین بعد انکی لوگ مختلف ہو گئی چنانچہ انہین اوصاف کی تصریح مین مولانا صاحب
تحفہ مین فرماتی ہین بس درین عبارت سراسر بشارت ابوبکر را بدہ وصف عالی موصوف نمودہ
لیکن علامہ لکھنوی اسکی جواب مین لکھتی ہین ثبت العرش ثم انقش اول این معنی باثبات باید رسانید بعد از

از لفظ فلان درین کلام ابوبکر است بعد از ان باین اوصاف اثبات فضل ابوبکر باید نمود و اسکی تردید مین مولانا حیدر علی صاحب ازالۃ الغین مین فرماتی ہین بحمد اللہ کہ ہم بنای دیوار محکم شد و ہم نقش و نگار صورت بست و خود شراح نہج البلاغۃ آن اوصاف را کہ تلک عشرۃ کاملۃ عبارت از ان است ہمین عدد یاد کردہ اند عبارت بحرانی بعد از ترجیح صدیق باید شنید وصفہ بامور احدہا تقویمہ للاود وہو کنایۃ عن تقویمہ الخ ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو کس طرح ہر صحابہ کی ہر فضیلت سی انکار کرجاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی بزرگون کے صاف منکر ہوجاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی سی بالکل بیخوف ہوجاتی ہین اس علامہ کنتوری نی باین فضیلت جب دیکھا کہ کچھہ جواب ایسی روایتون کا نہین ہی پس مجبوری انکار کرنا شروع کیا اور لا نسلم اور لیس بصحیح لکھکر اپنی جواب کو ختم کیا لیکن قطع نظر اسکی کہ خود علمای شیعہ نے اقرار کیا ہے کہ مراد فلان سے حضرت ابوبکر ہین یا حضرت عمر بالفرض اگر وہ اقرار بہی نہ کرتی تو بہی لفظ فلان سی کوئی شخص مراد ہوگا یا سوائی حضرات شیخین کے دوسرا کوئی ہو یا اونہین مین سی کوئی ایک ہو اگر کوئی تیسرا شخص مراد لیا جاوی تو وہی شخص ہوگا جو کہ پیغمبر صاحب کے سامنی مرچکا تہا جیسا کہ قطب الدین راوندی نے دعوی کیا ہی اور جبکہ یہ صفات ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کے سامنی مرگیا ہو ثابت نہین ہوسکتین تو لا محالہ مراد فلان سی یا ابوبکر صدیق ہونگی یا حضرت عمر فاروق تو پہر اس سی انکار کرنا اور بجواب تحفہ کے اپنی نامہ اعمال کی طرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تہا اس سی تو یہی بہتر تہا کہ اس روایت ہی سی انکار کرجاتی اور حضرت علی کی طرف منسوب کرنیسے منکر ہوجاتے یا اوسکو تقیہ پر محمول کرکے اپنی جواب مین صرف تقیہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑکر علامہ کنتوری کا تیسری راہ پر چلنا سراسر نادانی ہی تہی آخر اوسکا لطف اوٹھایا کہ جس امر سی انکار کیا اوسی روایت سی منکر ہوی اوسی کو ہمنی اونکی کتابون اور اونکی علما کی قول سی ثابت کرکے اونکو بدنام کیا ہی معاشر مسلمین رحمکم اللہ اکنون بجا ماند دعاوی لاطائلہ روافض کہ در مطاعن تقریر کردہ بغرار ان رسائل و کتب راشل نامہ ہای اعمال خود در سیاہی و تباہی گرفتند و انصاف باید داد کہ حالیا از عمدہ طعنہای رفضہ کہ در اسفار کلامیہ ایشان مبسوط است چیزی باقی است کہ بعد

شہادت جناب مرتضوی حاجت بہ رد آن افتد پس بر سوء عاقبت این قوم بہ نالہ ہای جانکاہ باید گریست
و ریگ بیابان ذلت بر سر ہای ایشان باید ریخت اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہ ہوئی ہو اور
باوجود ایسی روایتون کے انکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے اب بھی بہت سی سندین
اور روایتین صحابہ کرام کی فضیلتمین موجود رکھتے ہین اور خود ائمہ کرام کی زبان سے اوسکی ثابت
کرنے پر مستعد ہین جسکو سننا ہو وہ سنے

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

ابتداً اگر آپ نے عبارت خطبہ کا ترجمہ بحیفہ کیا تھا وہان ان اوصاف کا ذکر کر چکے ہین پھر اوسکی اعادہ
سی کوئی فائدہ نہین تھا جز اسکی کہ دو چار جھوٹھ اوسمین بڑھا کر لگایا ہو اور اگ پھیرگا تی ہین ہمنی بھی ہر ہر لفظ
کا ترجمہ بیان کیا اور مجمل اوسکا بھی باعتبار معنے مدح و باعتبار معنی ذم و باعتبار ہجو ملیح و باعتبار
تعریض و باعتبار تقیہ ہم سب بیان کر چکی اب ہماری مخاطب حضرت ابوبکر کے بھاٹ بنکر رسہ کرکٹ
اونکی تعریف کا پڑھے جلتے ہین شاید چار یاریون سی چار پیسے ملین اسی چار پیسے کی طمع سی آپ کی
موچی صاحب نے اپنی رانپی ستالی چھوڑی اور نشستگاہ چرمی چھوڑکر مسند علمی پر جا بیٹھے اور یہ
نہ سمجھے کہ بیت بوریا باف گرچہ بافندہ است * نہ برندش بکارگاہ حریر واہ کیا انکے
کاریگری دکھاتی ہین بالو کی دیوار کو سد سکندر بناتی ہین اور راو سبز زردوزی اور ٹاٹ بافی
کے نقش و نگار کھنچواتی ہین اور رازرنگ مانی و بہزاد کو شرماتی ہین کیون موچی صاحب فقط فاضل
بحرانی کی بعرض وتنزل ابوبکر کمنی سی ایسی دیوار مستحکم ہوگئی کہ قول ابن ابی الحدید و ابن اثیر جزری
جو عمر پکارتے ہین اور قول قطب راوندی جو بشخص دگر فرماتی ہین سب باطل ہوگیا اری صاحب عقل
کی ناخون لو ہر ہر قدم پر ٹھوکرین نکھاؤ اوصاف ظاہری پر نہ بھولو اور اسقدر نہ پھولو کہ جامہ سی
نکلجاؤ ہجو ملیح اور تعریض کو بھی پیش نظر رکھو حدیث کا ذہین عماد دین خائنین آنحضرت کی مطعون
کرتے ہو اس حدیث کی تاویل پر شیعون سی جھنجھلاتی ہو حالانکہ اخبار احادیسی ہی او مثل احادیث
صحیحین کے قطعی الصدور نہین ہی حضرت ابوبکر کے سڑے لنگوٹی کو دھود ھوکر بار بار پیتے ہو اور

اور مقتضائی آشربوا فی قلوبہم العجل اس گوسالہ کہن سالہ کا موت پی پی کر بیتر ہوتی ہے قولہ ایسی صریح
اور صاف ہی اقول صریح اور صاف ہونیکا حال تو ہماری ترجمہ سی ظاہر ہو گیا لیکن مقتضائی ان عدم عدنا آپکی تسکین
درونی کے لیے ہم بہی اعوذ واعہد پر عمل کرتی ہین لیکن خوب جانتی ہین کہ آپ کی سیری ممکن نہین ہی فغی الحدیث ثلثۃ لا یشبع
من ثلثۃ الارض من المطر والعین من النظر والانثی من الذکر قولہ شیعون کی زبان سی نہین نکلسکتا اقول جب
سنیونکی زبان سی کاذب غادر خائن آثم نکلتا ہی تو شیعونکی زبان سی نکلنی کی کوئی ضرورت نہین ہی
قولہ اونکو ذرا تفصیل کی ساتھ اقول یعنی دو چار جھوٹھ اور ملا کی قولہ حضرت ابوبکر صدیق کے وہ
وصفونکا اقول اگر وصف صدیق مین تم بڑی سچی ہو تو تمہاری اجداد فاسدہ جو عمر بکارتی ہین
سب جھوٹھی ہین غرض ہر جھوٹھ تمہاری منہ کا نور الا اور ہر جھوٹھے کا منہ کالا کالا کالا قولہ خلق کو جو جی مین
گرفتار تھی اقول مضمون بھی خلق کہانسے نکلا کیا خود انہین بھی نہ تھی اگر نہ تھی تو ان زعمت فقوملی یعنی
اگر مین ٹھہرا ہون تو مجھکو سیدھا کرو صدیق ہو کر کیا جھوٹھ فرماتی تھی اور جب خود اپنی بھی کے سیدھا
کرنیمین محتاج پیغمبر ونکی تھی تو غیر ونکی بھی کیا سیدھا کرتے سے خفتہ را خفتہ کے کند بیدار سے اوخود گم است
با ز کرا رہبری کند۔ قولہ امراض نفسانیہ کا اپنی وعظ و نصیحت سی اقول جب اونسی اپنی امراض
نفسانیہ کفر و نفاق کا جو بمقتضائی فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا تہا وعظ و نصیحت پیغمبر سی معالجہ
نہو سکا تو دوسرونکا علاج کیا کرتی قولہ پیغمبر خدا کی نصیحت کو قائم کیا اقول پیغمبر خدا کا لفظ خطبہ مین
نہین ہی بلکہ سنت کفر و نفاق کو قائم کیا قولہ ایسا انتظام کیا کہ کچہ فتنہ و فساد اونکی زمانہ مین نہوا
اقول فتنہ اور فساد تو بہت کچہ ہوا کہ مثل قبیلہ مالک نویرہ کے سات قبیلہ جو منکر خلافت ہوئے
بتہمت ردہ بیخ و بن سی کھود ڈالی گئی لیکن اتفاق وقت سی اوس فتنہ و فساد سی عمر اور ابوبکر بچگئی اور
اور حضرت عمر جو دقی اللہ شرہا فرماتی تھی وہ اپنی ہی نسبت فرماتی تھی کہ ہم لوگ بچگئی یعنی مثل عثمان کے
نہین پھنسی قولہ خاشاک ملامت سی پاکدامن گئی اقول بیت حاجی چہ لاف میزنی از پاکدامنی
برجامہ تو اینہمہ رنگ شراب چیست۔ پاکدامنی مسلم ہی لیکن اونکی ہوا خواہونکی نزدیک نہ شیعونکی
نزدیک لعنت ملامت کا ذکر جانے دیجیے کہ وہ تو دنیا مین تا قیامت ہی اور پاکدامنی بھی نسبت حضرت

عجب کیا ہوسکتی ہی کہ شراب نبیذ بھی مضروبًا شیطانہ بالماء ور بار الرجال کی دوا بقول سیوطی و نہیں کہ استعمال
مین بھی کلام اسمین ہی کہ خطبہ مین نہ کہین ذکر خاک وخس وخاشاک ہی نہ کہین ذکر دامن عفت پاک وناپاک ہی
بلکہ نقی الثوب ہی کہ جس سے جامہ ظاہر یا حسن ظاہر مراد ہی اور جب حضرت ابو حنیفہ ظاہر مشرکین کو طاہر
فرماتی ہین تو اگر شیعون نی ظاہر منافقین کو طاہر کہا تو کیا بیجا کہا اور حسن ظاہر منافقین بنظر مرادون لناس
البتہ مومنین متقین سی زیادہ تھا قولہ خلافت کی خوبی باقی اقول یعنی خلافت مغصوبہ کے عمرے اوٹھا
لشد ما تشطرا ضرعیہا کما فی الخطبہ الشقشقیہ یعنی اتہ خلافت کے چھاتیان خوب ہی چوسین
اور ہضم کرگئی اور عثمان نی اسقدر زہر مار کیا کہ بدہضمی ہوگیا قولہ خدا کی طاعت جیسی کہ چاہیئی **اقول** پیغمبر خدا
تو ما عبدناک حق عبادتک فرمائین یعنی جیسی کی عبادت چاہیئی ویسی ہی ادا نہوسکی اور ابوبکر وعمر سی ویسی
عبادت چاہیئی ویسی ادا ہوگئی سبحان تیری قدرت تلا سعد الاسہر اروقد مر توجیہات اعرفند کر قولہ
خوف اور تقوی کا حق بخوبی ادا کیا **اقول** اگر عمر یا ابوبکر کی شان مین ہی تو معنی یہ ہین کہ حق خدا کو چھوڑ دیا
اور حق سی پرہیز کیا قولہ خلق خدا تب اونکی تشویش اور حیرت مین پڑگئی **اقول** خلق خدا کو
تشویش و حیرت مین ڈالکر آپ مقر سقر کو سدھارا تشویش یہ کیا کہ معنی شک ہین قولہ بعد اونکی لوگ
مختلف ہوگئی **اقول** لوگونکو مختلف راہون مین ڈالکر مرگیا یہ اونکی تعریف ہی جو قابل اونکی ہی قولہ
ازالۃ الغین مین فرماتی ہین **اقول** صاحب ازالۃ الغین جو فرماتی ہین وہ اپنی غباوۃ العین سی فرماتی ہین
اونکی ٹٹولنی مین دیوار بہت مستحکم معلوم ہوئی اور نقش و نگار بھی ٹٹول لیئی مگر بیچاری ایک دھکی مین
دیوار گرگئی اور نقش و نگار بگڑ گئی اب کہو کہ کوئی اور جھونپڑا ڈھونڈہین قول تنزل کی دیوار بے بنیاد
بہت بی اعتبار تھی وہ جڑ سے اکھڑ گئے صورت نقش و نگار اوسکے نقش بر آب تھی وہ بگڑ گئے
اوصاف عشرہ اوس موصوف سراپا اوصاف کے ہین جو بقول جناب راوندی شخص دیگر ہی
نہ عمر ہے نہ ابوبکر ہے اور یہ اوصاف باعتبار معنی ظاہری تہی نہ باعتبار ہجو ملیح و تعریض وتقیہ
و توریہ اور ظاہر ہی کہ ایسی مقامات مین ظاہری معنی مراد نہین ہوتی بلکہ باطنی معنی مراد ہوتی ہین
جو معنی بخوبی ذکر کیے قولہ ای مسلمانو حضرات شیعہ کو دیکھو **اقول** ای مسلمانو یا نہ انصاف

سنیہ کو دیکھو کسطرح ثلثہ کی ہر رذیلت سی انکار کرتی جاتی ہین اور باوجود اقرار اپنی بزرگون کی
کہ وہ کاذب وغادر وخائن وآثم ہین صاف منکر ہوجاتی ہین اور فضیحت اور رسوائی خود اور ثلثہ سی
بالکل بیخوف ہوجاتی ہین اس موچی فیضؔ آبادی نی بھی ان رذیلت جب دیکھا کہ جواب ایسی روایتون کا ممکن نہین
ہی پس بمجبوری انکار کرنا شروع کیا اور حدیث کاذب وغادر اور حدیث فدک وحدیث قرطاس اور
حدیث تجہیز جیش اسامہ وحدیث حوض اور اوسکی امثال کو الحاق روافض سی کہا اور لانسلم اور
لیس بصحیح لکھکر اپنی جواب کا خاتمہ بالخیر کیا لیکن قطع نظر اس سی کہ علمائی سنیہ نی اقرار کیا ہی کہ مراد ان
احادیث سی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان ہین بالفرض اگر وہ اقرار بھی نہ کرتی تو بھی
ان احادیث سی کوئی شخص مراد ہوگا یا سوائی حضرات ثلثہ کے چوتھا کوئی ہو یا اونہین مین سی کوئی
ایک ہو اگر کوئی چوتھا شخص مراد لیا جاوے تو وہی شخص ہوگا جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر چکا تھا اور پیغمبر نے
شہادت اوسکی خاتمہ بالخیر ہونیکی دی تھی اور ثلثہ کے حق مین کہا تھا الا ادری ما تحدثون بعدی جیسا کہ
عبدالحق نی جذب القلوب مین لکھا ہی اور حدیث حوض مین بھی لا تدری ما احدثوا بعدک ہی اور جبکہ
صفات مذکورہ فی الاحادیث ایسی شخص کی نسبت جو پیغمبر صاحب کی سامنی مر گیا ہو ثابت نہین ہو سکتی
تو لامحالہ مراد ان احادیث سے ابوبکر صدیق ہونگی اور حضرت عمر فاروق ہونگی اور حضرت عثمان
ذی النورین ہونگی پھر اس سی انکار کرنا موچی صاحب کا اور یہ جواب خالی والاشان غفرہ اللہ بالغفران
اپنی نامہ اعمال کیطرح چند ورق سیاہ کرنا بالکل عبث اور لغو تھا اس سی تو یہی بہتر تھا کہ اپنی کتب کے
مطلقاً صحاح ہونیسے انکار کر جاتی اور اہلسنت کیطرف منسوب ہونیسے منکر ہو جاتی یا اوسکو توریہ
پر محمول کرکی اپنی جواب مین صرف توریہ کا عذر پیش کرتی لیکن ان دو راہون کو چھوڑ کرکی موچی صاحب
کا تیسری راہ پر چلنا صرف اسناد انکی آخر اوسکا نقص استقصا سی اوٹھایا اور جواب سخت سے
کیسا سنگلاخ اپنی منہ مین پایا کہ جس سی سب سنیونکی دانت ٹوٹ گئے اور چھکے چھوٹ گئے اور جن
روایتون سی موچی صاحب اور رساطی نی انکار کیا تھا استقصا اور تحقیقات سی اونہین کے علما کے
قول سی ثابت کر دکھائی اور منکرین کاذب اور رذیل گویا اسے گئے قولہ ای معاشر مسلمین رحمکم اللہ

اقول یا معاشر المنکرین الضالین لا رحمکم اللہ الکم نزل من حمیم وتصلیة جحیم الکنون کجا ماند دعاوی لاطایلۂ نواصب وخوارج کہ در دفع مطاعن و رفع ضغاین تقریر کردہ ہزاران رسایل وکتب را مثل نامہائے اعمال خود در سیاہی وتباہی بجوابات واہی گرفتند وانصاف باید داد کہ از عمدہ جوابہائی نواصب کہ در اسفار کلامیۂ ایشان مبسوط ہست چیزی باقی ست کہ بعد شہادت جناب مرتضوی در خطبہ شقشقیہ و احادیث صحاح سنیہ حاجت بہ رد آن آفتد پس سینان بر سوء عاقبت خود بصد آہ آہ بنالہائی جانکاہ بگریند وشیعیان علی ابن ابیطالب بقاہ قاہ بخندند وصد تودہ خاک ذلت وہزار بیابان ریگ ذلت بر سر نواصب بریزند وبصد مسرت نشینند وبصد خورمی برخیزند **قولہ** اگر حضرات شیعہ کو اب بھی سیری نہوئی ہو **اقول** اگر حضرات سنیہ کی اب بھی سیری نہوئی ہوا ور باوجود ایسی روایتوں کی جنکا نشان ہمنی ہس کتاب مین دیا اور اضعاف در اضعاف اوسکی ہماری کتب مین موجود ہین اونکی خاطر جمع نہوئی ہو تو ہم اونکی تسکین کے لیئے ابھی انہین کی صحاح سی بہت سی سندین اور روایتین صحابۂ لیام کی رذالت مین موجود رکہتی ہین اور خود اونکی ائمہ لیام کی زبان سی اوسکی ثابت کرنے پر مستعد ہین جس سنی کو سنا ہو وہ سنے ہمسے سنے

قال المخاطب التمام ہداہ اللہ سبل السلام

اٹھوین شہادت علی بن عیسی اردبیلی امامی اثنا عشری نی اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفة الائمہ مین لکہا ہی انہ سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیة السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفہ بالفضة فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرة ترجمہ کسی شخص نی امام باقر علیہ السلام سی پوچھا کہ تلوار کے قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین تب امام نے جواب دیا کہ ہان اسلیئے کہ ابوبکر صدیق کی تلوار کے قبضہ پر بہی حلیہ چاندی کا تہا راوی کہتا ہی کہ اسنے امام سی عرض کی کہ یا حضرت آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتے ہین یہ سنتے ہی امام اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور کہنی لگے کہ ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی ہان وہ صدیق ہی جو کوئی اوسکو صدیق نکہی خدا اوسکی

دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اس روایت سی چند فائدی حاصل ہوتی ہین پہلا فائیدہ زبان مبارک امام علیہ السلام کے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدیق ہونا اور صدیق ہونیسے اونکا تمام امت سی افضل ہونا لازم آتا ہی اسلیئی کہ قواعد مقررہ منصوصہ قرآن سی یہ امر ظاہر ہی کہ بعد پیغمبرون کی مرتبہ صدیق کا ہی اور تمام امت سے صدیقین کا درجہ افضل ہی جیسا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

دوسرا فائیدہ امام سی جب سائل نی سوال کیا تو اونسے صرف ایک مسئلہ کا استفسار کیا اوسکی جواب مین ہان یا نہین کہنا کافی تہا مگر امام نی اوسپر قناعت نکی بلکہ ابوبکر صدیق کی فعل کو سند لیکر جواب دیا اس سی ثابت ہوتا ہی کہ مسائل دینی مین افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیے اور یہ صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین دیکہی کسی مسئلہ مین قول یا فعل صحابہ کو سند نہین جانتی پس در حقیقت اماموں کی تابع اہلسنت ہین نہ شیعہ تیسرا فائیدہ امام سے جب سائل نی مسئلہ پوچہا اور اونہون نی ابوبکر صدیق کا ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تہا بلکہ ہی کافی تہا کہ وہ نام ابوبکر صدیق کا لیتی مگر امام کو ایسی محبت اونسی تہی کہ بغیر صدیق کے اونکا نام لینا اونکی دلکو گوارا نہین ہوا اس لیئی اس لقب سے اونکو یاد کیا پس یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی ہی افسوس حضرات شیعہ کی سمجہہ پر کہ وہ ائمہ کو دشمن صحابہ کا جانتی ہین چوتھا فائیدہ اس روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ امام کو سائل کے تعجب پر نہایت غصہ آیا اور جب اوسنے پوچھا کہ آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتی ہین تو آپ کو اسقدر غیظ ہوا کہ اپنی جگہ سی اوچھل پڑی اور تین مرتبہ فرمایا نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق اور اسی پر قناعت نہ کی بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی خدا اوسکے دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری پس حضرات شیعہ کو چاہیے کہ وی ذرا انصاف سی اس روایت کو دیکھین اور امام کی شہادت سی اپنی آپکو خدا کے نزدیک دنیا و آخرت مین بسبب نہ تصدیق کرنی صدیقیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جہوٹا جانین پانچوان فائیدہ

اس روایت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنیوالا شیعہ تہا اور صحابہ کا دشمن اسی واسطے امام کے صدیق کہنی پر اسکو تعجب ہوا اگر کوئی سنی ہوتا تو وہ تعجب کرتا اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا تو پھر موقع تقیہ کا بھی نرہا ہان اگر سائل سنی یا ناصبی یا خارجی ہوتا تو تقیہ کی گنجایش تھی

قولہ المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

جواہر اخبار کے کھوٹے کھرے کو پرکھنے والے اور جھوٹے موتیونکو سچے موتیون سے جدا کرنیوالے خوب جانتی ہین کہ یہ حدیث اگرچہ حدیث ہی ہوتی تو اخبار احاد سے ہوتی جو عقاید مین بکار آمد نہین اور مخالف ہی احادیث متواترہ اصولیہ اور قواعد ثابتہ یہ براہین عقلیہ و نقلیہ کے پس ہر طرح واجب الطرح ہوتی لیکن یہ حدیث تو بالکل جھوٹھی ہی اور شیعونکی بنائی ہوئی ہی مثل حدیث لا نرث ولا نورث کے باب فدک مین اور حدیث سید اکہول اہل الجنۃ کے باب ابوبکر وعمر مین صحاح اسقام انکی ہزارون جھوٹے حدیثون سی بھری ہوئی ہین فما ظنک بغیر الصحاح یہ جھوٹھی حدیث تو صحاح اہلسنت کے بھی نہین ہی بلکہ وارد ہی کتاب صفوۃ الصفوۃ ابن جوزی مین کہ اوسکے ایک عبارت طویل کشف الغمہ مین بلحاظ اینکہ نقل کفر کفر نباشد نظر بہ بعض اغراض منقول ہوئی اوسی عبارت مین یہ جھوٹھی حدیث بھی ہی پس ذکر اوسکا استطرادا ہی نہ اعتقادا ہی اور یہ ضرور نہین ہی کہ جس امر کو کوئی حکایۃ ذکر کری وہ اوس پر حجت ہو جائی ہماری مخاطب نی ابہی خود حضرت ابوبکر کی شان رفعت نشان مین صفحہ (۵۰۱) سطر (۳۰) مین لکہا ہی کہ محرف کتاب اللہ اور مبدل دین خدا اور پیغمبر کے وصیتون کا بھلانیوالا اور اوسکے وصی کے حقوق غصب کرنیوالا اور اوسکی اولاد کو ستانیوالا اور خاندان رسول پر ظلم و ستم کرنیوالا تہا انتہی محصلا اور بعد اسکی بحث نکاح ام کلثوم مین حدیث ولد الزنا شر الثلاثہ کے مضمون مین حرامزادہ اور نطفہ ناپاک ہونا حضرت عمر کا لکھتی ہین پس اگر علی ابن عیسی اربلی کی نقل عبارت ابن جوزی کرنے سے شیعون پر حجت تمام ہو جاتی تو آپ کی ان اوصاف شریفہ شیخین لکھنی سی ہمارے بھی حجت سنیون پر تمام ہو جائیگی فما ہو جوابکم فہو جوابنا اگر فرمایئے کہ ہمنی تو نقل مذہب شیعہ کا کیا ہی تو ہم کہینگے کہ آپ نے تو اپنی زبان صدق

بیانسے نقل کی ہی اور صاحب کشف الغمہ نی تو ایک سنی ابن جوزی کی زبان کذب بیان سے نقل کی ہی پہر اپنی نقل اپنی
زبانسے حجت ہو اور دوسرونکی نقل دوسرونکی زبانسے حجت ہو جائے اسکی کیا وجہ یا اسکی کچہہ جواب ارشاد فرمائیے یا یونہی ہٹ دہرمی
باز آویں یہ ایک بات ہو دوسری بات یہ ہو کہ راوی حدیث ہذا عروہ بن عبد اللہ ہی کہ وہ دوستان ابو بکر سے ہی چاہتا ہے
کہ بحیلۂ حلیۃ السیف ابو بکر کا صاحب سیف ہونا ثابت کرے حالانکہ سیاقی اونکی آحد سے اور خیبر سے حنین
سے بہاگنے سے بخوبی ثابت ہی اونکی اور اونکی دونوں بہائیونکی تلوار کسی معرکہ مین نکلی ہو اور کسی کافر پر
چلی ہو تو کسی چہوٹی ہی تواریخ سے بیان فرمائیے تیسری بات یہ ہی کہ اس حدیث سے جو کتب غیر صحاح
سے ہی حضرت ابو بکر کا صدیق ہونا ثابت ہوتا ہی اور آپ کے صحیحین سے بزبان صدق ترجمان حضرت
عمر سے اونکا کاذب اور غادر اور خائن ہونا ثابت ہوتا ہی اب فرمائیے کہ حدیث صحیحین کو ہم مقدم
جانین یا حدیث غیر صحاح کو اور بہی حضرت صدیقہ نے دربارہ صدیق روایت کی ہی کہ مر النبی
بابی بکر وہو یلعن بعض غلمانہ فالتفت الیہ فقال ارایت لعانین وصدیقین یعنی گذرے پیغمبر طرف ابو بکر
کے جسوقت کہ وہ اپنی بعض غلامونکو گالیان دیتے تہی حضرت نے فرمایا آیا دیکہا تونے صدیقون اور
گالیان دینے والون کو شاہ عبد الحق دہلوی اسکی شرح مین فرماتی ہین اراد انہ لا یجتمع الصدیقیۃ واللعانیۃ
یعنی صدیقیت ساتہ لعانیت کے جمع نہین ہوتی اور لعانیت ابو بکر کے اسی حدیث سے اور سوا اسکی
اور بہی حدیثون سے جو ابن حجر نے صواعق مین لکہی ہین ثابت ہوتی ہی پس صدیقیت ابو بکر کا قائل ہونا
اجتماع متضادین کا فی محل واحد جائز رکہنا ہی و نظر بلعانیت حضرت ابی بکر اگر شیعون نے انہین تبرا کی
اونکی لعانیت اختیار کی ہو تو کیا قباحت ہی چوتہی بات یہ ہی کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین لکہا ہی
کہ جناب رسول خدا صلعم اپنی حق مین جناب امیر کے فرمایا انہ الصدیق الاکبر یعنی تحقیق کہ وہی حضرت صدیق
اکبر اور خود مخاطب اور اونکی اجداد و اساتذہ نے قبول کیا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے برسر منبر فرمایا
کہ انا الصدیق الاکبر وانا الفاروق الاعظم اسلمت قبل ان اسلم ابو بکر وامنت قبل ان امن ابو بکر
اور بہی فرمایا انا الصدیق الاکبر لا یقول بعدی الا کذاب یعنی مین ہی ہون صدیق اکبر
قبل ابو بکر ہی اور طریقہ ابونعیم مین ہی کہ مین ہی صدیق اکبر ہون کہ سب سے سات برس پیشتر

یعنی نماز پڑھی ہی اور جو شخص سوا میری دعوای صدیقیت کری وہ انتہا کا کاذب ہی تقدیم مسند الیہ
دلالت اوپر تخصیص کے کرتی ہی جیسا کہ بحث ما انا قلت مین علم فصاحت و بلاغت مین ثابت ہوا اور
جب صدیقیت مخصوص بجناب امیر ہوئی تو صدیقیت ابوبکر باطل ہو گئی پس یہ حدیث جسکا ابن جوزی
ناقل ہی بالکل جھوٹھی ہو گئی پانچوین بات یہ ہی کہ اس حدیث کی مکذوبیت اسکی باصیغہ حال سی پیدا
اور طرز مقال سی ہویدا ہی کیونکہ ایک ادنی سوال سائل پر کہ صدیقیت ابوبکر سی سوال کری امام کا
اوچھلنی کودنی لگنا اور قبلہ رخ ہو جانا کہ بچائی قسم ہی منصب امامت کے کہ اوسکو علم و وقار بنا
لازم ہی خلاف ہی اوچھلنا کودنا مثل مادہ بزکوہی کے پہاڑوں پر روز احد کا حضرت عمر کا
معصومین علیہم السلام صاحبان متانت و وقار تھی اونکی طرف نسبت سو فاری دینا عین کذب
و افترای و اضع حدیث موضوع و مکذوب ہی اور اسی طرح سی امام کا جواب سائل یا استنباط مسائل اجتہادا
دینا دلیل کذب حدیث ہی اس لیئی کہ اجتہاد معصومین سی ممکن نہین ہی لان المجتہد یخطی و یصیب اسی سبب
کسی نی مخالفین سی بعض معصومین سی پوچھا کہ فلان مسئلہ مین آپکی رائی کیا ہی حضرت نی جواب مین
فرمایا کہ لیس عندنا رائی یعنی ہمارے پاس رائے نہین جو کچھ ہم کہتے ہین ہمارے آبا کی روایات ہین محمد سے روایت
کی ہی پس جواب باستنباط و اجتہاد از خلیفہ السیف ابوبکر جاہلی غیر معصوم دینا دلیل کذب حدیث اسکی ہی
امام ... ہی بلکہ کسی شی کا امام پر کذب و اتہام و افترا ہی اور جب یہ حدیث جھوٹھی ٹھہری تو فوائد
اسکے جیسی رد ہوا اور لغو ٹھہری بلکہ مکا ... از قبیل بناء فاسد علی الفاسد ہوئی قولہ ... عیسی ارد ...
اقول یہ آپ کا قصور نہین یہ جناب شاہ صاحب کی جہالت ہی کہ ادبی کو ار ... بناتی ہین قولہ تلوار کے
قبضہ کو حلیہ کرنا درست ہی یا نہین اقول معلوم نہین کہ شبہہ حرمت کہانسے پیدا ہوا تھا جو اسکی
حلت سی سوال کیا گیا بلکہ نفس اس سوال کی دلیل کذب حدیث ہی قولہ اس لیئی کہ ابوبکر صدیق کے
تلوار کی قبضہ پر اقول سبحان اللہ کیا مسئلہ دقیق تھا کہ امام کو حاجت باستدلال پڑی اور
دلیل بھی کوئی قرآن و حدیث سی نہ ملی تو مجبوری امام نی ایک شخص کے فعل سی استدلال
کیا کہ جسکی ملیت چہل سال عمر عزیز ... گذشت ... در حبس زعفری بپرستی نگشت

چالیس برس تمین پوجتا تھا اور برانڈی شراب اور سور کے کباب نوش جان فرماتا تھا اور بعد اسکے
کہ ظاہر میں اسلام نفاقی قبول کیا ایسا معصوم ہوگیا کہ قول و فعل اوسکا حجت ہوگیا یہ بھی ایک دلیل
کذب اس حدیث کی ہی اللهم الا ان یقال چونکہ سائل سنی تھا امام نے تقیۃ اوسکی مرشد کے فعل سے
اوسپر استدلال کیا کہ وہ بیدین خوش خوش اپنے گھر کو جاوے اور مومنین کو ضرر نہ پہونچاوے قولہ آپ بھی
ابوبکر کو صدیق کہتے ہین اقول یہ پوچھنا بھی دلیل اسیر ہی کہ راوی سنی خوب جانتا تہا کہ امام علیہ السلام
صدیق کو تکذیب جانتے ہین تب تو اوسکو تعجب ہوا کہ ہم تو ابوبکر کو موافق اپنے مذہب کے صدیق جانتے
ہین مگر آپ بھی ابوبکر کو باوجود اعتقاد تکذیب صدیق فرماتے ہین یہ کیسی بات ہی قولہ امام اپنی جگہ
سے اوچھل پڑے اقول اوچھل پڑنا بھی دلیل اس بات کی ہی کہ یا یہ حدیث جھوٹھی ہی یا امام تقیۃ
وہ فعل جو خلاف وقار امامت تہا عمل مین لائے لان الضرورات تبیح المحظورات قولہ ان وہ صدیق
ہی اقول یعنی صدیق ہی سنیون کی زبان سے جیسی شمس و قمر رب ابراہیم تھے کافرونکی زبان سے
اور لات و عزی معبود تھے بدلیل التکلم بعنے مشرکون کی زبان سے قولہ جو کوئی اوسکو صدیق نہ کہی
اقول یعنی وقت تقیہ قولہ خدا اوسکی دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کری اقول بسبب انکار تقیہ
قولہ بعد پیغمبرون کی مرتبہ صدیق کا ہی اقول سچ ہی مگر سچے صدیق کا نہ جھوٹھے صدیق کا اور جناب
امیر نے فرمایا کہ فقط مین ہی صدیق ہون اور اگر کوئی دوسرا صدیق بنے تو جھوٹھا ہی پر جھوٹھا صدیق
سب امت سے کیونکر بہتر ہو سکتا ہی قولہ صرف ایک مسئلہ کا استفسار کیا اتنی قولہ کافی تہا اقول ہان یہ بھی
ایک دلیل ہی جھوٹھی ہونے اس حدیث پر اس لئے کہ امام علیہ السلام معاذ اللہ ایسی لغو نہ تھے جو تطویل
بلاطائل فرماتے پس معلوم ہوگیا کہ البتہ یہ حدیث جھوٹھی ہی یا ضرورت تقیہ داعی اس تطویل کی ہوئی
قولہ افعال صحابہ پر تمسک کرنا چاہیے اقول حضرت سلامت حضور کو خلاف رائے بضاضیائی
حضرت عمر ہونا ہرگز مناسب نہین ہی اونہون نے تو خلاف رائے رسول اللہ کہ قرآن اور اپنی
عترت کو بعد اپنی تمسک یہ فرمایا تہا حسبنا کتاب اللہ کہکر عترت سے دست بردار ہوئے تہے
آپ حضور چاہتے ہین کہ قرآن کی ساتھ صحابہ کو ملادین تو جب حضرت عمر عترت کے تمسک ہی پر

راضی ہوئی تو صحابہ کی متمسک بہ ہونیپر کیونکر راضی ہونگی مگر یہ آپ فرمائین کہ تم لوگ مرضی مبارک حضرت عمر سے واقف نہین ہو اور ہم لوگ اونکی دوست مزاج شناس ہین اور انکو ن مافی الضمیر سی آگاہ ہین صحابہ نی تو ہجام کرکے اونکو اور اونکی برادر کلان کو خود خلیفہ بنایا ہی اس لئی صحابہ کی متمسک بہ ہونے سے اونکی آنکھو نمین نور اور اونکی دل مین سرور ہوگا اور عترت نی چونکہ تقاعد و تخلف از بعیت بکری کیا پس اونکی متمسک بہ ہونیپر حضرت عمر کیونکر راضی ہون معاذ اللہ اس سی بڑھکر اور کیا برا کام ہوگا کہ جو اہلبیت سی سرزد ہوا کہ تخلف از بیعت خلیفہ وقت کیا جیساکہ شاہ ولی اللہ والد ماجد صاحب تحفہ مسر وقہ ازالۃ الخفا مین فرماتی ہین چون روز دیگر بعیت عامہ منعقد شد سادات اہلبیت تخلف نمودند این اشکالی دیگر بہم رسید حضرت شیخین بحسن تدبیر این اشکال را براند اختند اور حسن تدبیر یہ تہا کہ آگ اور لکڑیان واسطی جلانی بیت اہلبیت کے بھیجین جیساکہ انہین شاہ صاحب نی اسی کتاب مین اقرار اسکا کیا ہی دیکھنا چاہیی کہ کفار بجرم کفر فقط کشتنی و گردن زدنی ہوتی ہین اور اہلبیت نبوت بجرم تخلف از بعیت سوختنی بھی ہوگئے **بیت**

شمع گر با تو کند دعوی ناز کبد نی پہ کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی **قولہ** اور یہ حصہ صرف اہلسنت کو نصیب ہوا ہی **اقول** اہلبیت نبوی گو چھوٹی تو چھوٹی مگر اہل سنت کے ثلاثہ تو ہاتھہ مین آئی بارک اللہ خوب تینون کو مضبوط پکڑی رہنا تا اونہین کے ساتھ انشاء اللہ اٹھو بیت حشر غلامان علیؑ یا علیؑ کے حشر غلامان عمر با عمر **قولہ** قول و فعل صحابہ کو سند نہین جانتی **اقول** ہان یہ قصور تو ہمسی ہوتا ہی اگر قول و فعل ابو بکر پہ عمل کرین تو صحابہ موثقین رسول اللہ امثال مالک نویرہ وغیرہ کو قتل کرادین اور اگر حضرت عمر کے چلن پہ چلین تو خانہ اہلبیت جلا دین اور اگر عثمان کے قول و فعل کی سند لین تو امثال ابن مسعود و عمار یاسر کو جوتے لاتین لگادین اور امثال ابوذر کو شہر بدر کرادین ہمسی تو جز اسکے کہ دشمنان اہلبیت سی تبرا کرین اور کچہہ نہین ہوسکتا ہم جس حال مین ہین مہربانی کرکے ہمکو اوسی حال پہ چھوڑ دیجئی آپ اپنی فکر آخرت کیجیی سے غم ما چہ داری غم خویش خور ہمکو جناب رسولخدا سے کہینگے کہ اپنی مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح فرمایا تہا مثل اصحابی کسفینۃ نوح نہین فرمایا تہا اور آپنی کتاب اللہ و عترتی فرمایا تھا کتاب اللہ و اصحابی نہین فرمایا تھا آپ بھی تمسک بصحابہ کی

کچھ دلیلین ڈھونڈھ رکھی والله یحکم بیننا وبینکم بالحق وہو خیر الحاکمین قولہ انہون نی ابوبکر صدیق کا
ذکر بھی کیا تو اونکو صدیق کہنا ضرور نہ تہا اقول نہ ابوبکر کا ذکر کرنا ضرور تہا نہ صدیق کہنا ضرور تہا
نہ صدیق سی سوال پر اوجہل پڑنا ضرور تہا نہ تین بار صدیق صدیق پکارنا ضرور تہا اور جب کوئی بات
ضرور نہ تھی تو امام سی ایسی افعال لغو کی دریی بلا ضرورت ہونا عقل عقلا قبول نہین کرتی یہ پوری
دلیل ہی اس بات پر کہ یہ حدیث محض کذب وافتری بر امام علیہ السلام ہی اللہم الا ان یقال کہ فرقہ
تقیہ داعی اسکی ہوئی فلا یصلح الحجۃ علینا قولہ امام کو ایسی محبت اونسے تہی اقول جائی تعجب ہی کہ
صدیق سی تو ایسی محبت تھی اور اپنی جد امجد سی کچھ محبت نہ تھی جو فرماتی ہی کہ سوای میری جو دعوای
صدیقیت کری وہ کذاب ہی اور قنوت مین دعای اللہم العن صنمی قریش پڑھا کرتے تھے قولہ پس
یہ بڑی عمدہ دلیل محبت ائمہ کے ساتھ صحابہ کی ہی اقول یہ دلیل تو عمدہ ہی مگر ایسی کتاب سے
ہی کہ کسی شیعہ سنی نی اوسکو صحاح سی نہین گنا اور اوسکے مصنف نی خود خطا ہین اوس کتاب کے
لکھدیا ہی کہ مین اکثر حدیثین سنیون ہی کی نقل کرونگا پس آپ کی اس عمدہ دلیل میں یہ بڑا نقص لگ گیا
لیکن شیعونکی دلیلین آپکی دلیل سی عمدہ تر ہین کہ صحاح اہلسنت سی منقول ہین کہ جنمین آپ کے نزدیک
احتمال کذب اور تقیہ کی بو بھی نہین آسکتی چنانچہ صحیح مسلم مین حدیث کاذب وغادر و خاین و آثم
ہی فرمائی صدیقیت حضرت صدیق اور محبت عتیق مین اس سی کوئی داغ اور دھبا آتا ہے
یا نہین اگر نہین آتا ہی تو جسطرح اس حدیث کی کذبیت اونکو کچھ ضرر نہین پہونچاتی اسیطرح اوس
حدیث کی صدیقیت بھی کچھ نفع نہ دیگی اور اگر آتا ہی تو جو ان دونون سے عمدہ تر ہو اوسپر ہم آپ
دونو عمل کرین آپکو بہت تلاش سی یہ ایک دلیل ملی گویا اندھے کے بیرتلے بٹیر پڑ گئی لیکن افسوس کہ
بجہی کہ کچل گئی اور شیعون کے پاس ہزارون دلیلین بہت عمدہ عمدہ ہین ایک کتاب الفین مین
دو ہزار دلیلین موجود ہین قولہ تعجب پر نہایت غصہ آیا اقول صاحبان حلم ووقار کو فقط
سائل کے تعجب پر اسقدر غصہ آنا کہ غیظ وغضب سے اوچھلنے کودنے لگین اور مثل سفہا کی
آپے سی باہر ہو جاتین عقل سلیم قبول نہین کرتی پس یہ عمدہ دلیل کذب حدیث کی ہی اور لا اقل

دلیل تقیہ ہی قولہ جو کوئی اونکو صدیق نہ کہی **اقول** بفرض صدق روایت مقصود یہ ہی کہ حال تقیہ مین انکو
صدیق نہ کہی اور شیعہ تو غیر حال تقیہ مین بھی انکو صدیق کہتی ہین ولو استہزا پھر خدا کے نزدیک جھوٹے کیونکر
ہونگی جسطرح کذب واقعی کہنی مین بھی جھوٹھی نہین غرض شیعہ خدا کے نزدیک ہر طرح سے سچے اور سنی ہر طرح سے
جھوٹھے وقد اشبعنا ذلک قبل ہذا فی بحث من التقیہ عقلا و نقلا فالطرتمہ قولہ اس روایت سے معلوم ہوتا
ہی کہ پوچھنی والا شیعہ تھا **اقول** ہمکو تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ پوچھنے والا سنی تہا ہی واسطی
امام کے صدیق کہنی پر اوسکو تعجب ہوا اگر کوئی شیعہ ہوتا تو اوسکو تعجب نہوتا کیونکہ شیعہ جاہل سی جاہل بھی
ہوگا تو جانتا ہوگا کہ ہماری مذہب مین تقیہ جایز ہی اور امام نے جو فرمایا ہی بتقیہ فرمایا ہی سیکڑون حدیثین
تقیہ کی جو سن چکا ہوگا اوسکو ہرگز تعجب نہوگا ہان سنیون کے مذہب مین تقیہ جایز نہین پس وہ سنی راوی
تقیہ سی تو واقف ہی نہ تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ اماموں کی نزدیک ابوبکر کذاب ہین پھر جو حضرت سی لفظ صدیق
سنی تو اوسکو تعجب ہوا کہ وہ حضرت خلاف عقیدہ اپنی کے کیونکر فرماتی ہین پس یہی تعجب دلیل اسکی ہی کہ سائل
پکا سنی ناصبی و خارجی تہا قولہ اور جبکہ سائل کا شیعہ ہونا ثابت ہوا ہو تو پھر موقع تقیہ کا بھی نرہا
اقول موقع تقیہ کچھ سائل کی سنی ہونے پر موقوف نہین بلکہ اگر سائل شیعہ بھی ہو مگر سوال ایسی مقام پر
کری جہان کوئی ایسا سنی موجود ہو کہ جس سی احتمال ضرر ہو تو اوسوقت اوس شیعہ کو بھی جواب تقیہ دیا جاتا ہی
جسطرح سائل سنی کو جواب تقیہ دیا جاتا ہی جبکہ خوف ضرر ہو ورنہ شیعہ و سنی سبکو جواب یکسان ہی ہوگا
اور بسا ہی کہ حضرات نی اپنی شیعہ کو جواب مسئلہ بتقیہ دیا ہی کیونکہ وقت خاص مین بکار امد ہی ہو گیا
ہی لو حضرت نے اگر اوسکو جواب بلا تقیہ بتلایا ہوتا تو بیشک اوسکی جان جاتی مشہور ہی اور بعض کتب مین
مذکور ہی کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نی اپنی بعض شیعہ سے فرمایا کہ اولٹا وضو مثل سنیون کے کریو تو کچھ اوسکو
تردد ہوا پھر اوسنی اپنی دل مین کہا کہ حکم امام پر ہمکو عمل کرنا چاہیے اتفاق سی اون دنون مین کسی سنی نی
بادشاہ وقت سی اوس شیعہ کی چغلخوری کی تھی کہ وہ رافضی ہی بادشاہ نے کہا کہ جبتلک مین اپنی آنکھوں سے
نہ دیکھونگا باور نہ کرونگا بادشاہ کے بالاخانہ پر ایک روزن طرف صحن خانہ شیعہ کے تہا بادشاہ نے
اوس روزن سی دیکہا کہ یہ شخص تنہائی مین اپنی صحن خانہ مین وضو کرتا ہی پس مثل سنیونکی اولٹی ہاتھ دھوئی

کل سر کا مسح کیا یا نتک کہ گردن بھی کاٹی کانون کو بھی چھیدا پاؤون کو بھی دھویا بادشاہ نے کہا کہ اگر رافضی
ہوتا تو اسطرح وضو نہ کرتا چغلخور کو چغلخوری کی سزا دی پھر امام نے اپنی شیعہ کو لکھ بھیجا کہ جسطرح سے تو وضو ہمیشہ
کرتا تھا اوسی طرح کر کیون جناب راوی کے شیعہ ہونیسے موقع تقیہ جاننے سے کیا واسطہ بعض وقت
مین سنی سے بھی موقع تقیہ کا نہین ہوتا جب معلوم ہو کہ یہ سنی ضرر رسان نہین ہی

قال المخاطب المقتام ہداہ اللہ سبل السلام

اب ہم حضرات شیعہ کے اقوال کو جو اس روایت کے نسبت ہین بیان کرکے اونکا رد کرتے ہین
پہلا قول قاضی نور اللہ شوستری نے احقاق الحق مین اس روایت سے انکار کیا ہی و درو بت کچھ زبان درازی
فرمائی ہی اور صاف لکھا ہی کہ اس روایت کا کچھ پتہ نشان کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ایسی روایت کا کشف الغمہ
مین موجود ہونا خلاف قیاس ہی اس لئے کہ اوس کتاب مین پیغمبر خدا اور ائمہ اثنا عشر کا حال لکھا ہی نہ ابو بکر کا تو
کیا وجہ تھی کہ مولف اوس کتاب کا ایسی روایت کو لکھتا چنانچہ قاضی صاحب کے عبارت کے الفاظ یہ ہین
وکذا المحال فیما نقلہ عن راس التعصب والحیف من حدیث حلیۃ السیف لیس ذالک فی الکتاب عنہ خبر ولا عین ولا
اثر وایضا لامناسبۃ لذکر ذالک فی ہذا الکتاب المقصور علی ذکر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والائمۃ الاثنا عشر
وذکر اسمائہم وکناہم واٰبائہم وامہاتہم وموالیدہم ووفیاتہم ومعجزاتہم کما لایخفی علی من طالع ہذا الکتاب
پس اس قول کو دیکھکر کونسا شیعہ ہوگا جسکو اس روایت کے نہ موجود ہونے پر یقین نہ آویگا اور سنیون
کے قول کو کیونکر غلط نہ جانیگا لیکن الحمد للہ کہ کتاب کشف الغمہ اس ہندوستان مین صدہا جگہ موجود ہی
جسکو شک ہو وہ اوسکو لیکر دیکھی کہ یہ روایت موجود ہی یا نہین اور قاضی صاحب کے
صداقت کی داد دی لیکن اگر کوئی شخص یہ خیال کری کہ شاید چھپی کرکے کسی سنی نے یہ عبارت ملا دی ہے
اور کتاب کشف الغمہ مین اس روایت کے موجود ہونے سے اوسکو اطمینان نہ ہو تو اوسکے
اطمینان کے لیے ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتے ہین کہ اونہون نے بفضلہ تعالی اسی روایت
کی موجود ہونے سے کتاب مذکور مین اقرار کیا اور یہ توجیہہ فرمائی کہ یہ روایت مولف کتاب نے
ابن جوزی سے جو کہ عالم سنیون کا ہی نقل کی ہی خیر جو کچھ ہو اسکی بحث ہم بھی کرینگی بالفعل ہم کو قاضی نور اللہ

سوشتری صاحب کی تکذیب منظور ہی کہ اونھون نی اس روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کیا ہی اور
اوسکے واسطے ہم مجتہد صاحب کی کتاب طعن الرماح کی عبارت نقل کرتے ہین جس مین اونھون نی اس
روایت کے موجود ہونی سی اقرار کیا ہی وہو ہذہ قال المجتہد القمقام فی طعن الرماح روایت نعم الصدیق
را اسناد بکتب شیعیان نمودہ از کتاب کشف الغمہ نقل کردہ چون انفاق مراجعت بآن کتاب شد مصنف
آن کہ مولانا او رزیر علی بن عیسی اردبیلی است از ابن جوزی کہ از مشاہیر علماء اہلسنت است روایت
مذکورہ را نقل کردہ اس تحریر سے مثل آفتاب نیمروز کے قاضی نور اللہ شوستری کا جھوٹھا ہونا ثابت ہوگیا
اور خود مجتہد صاحب کی تحریر سی اونکی قاضی کا جسکو مولانا اور سیدنا لکہا اپنی کتاب مین یاد کیا ہی افترا
ظاہر ہوگیا عجب حال ہی علماء شیعہ کا کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی سند لاکر پیش کیجاتی ہے
تو اول صاف انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین اور جب اوسکی صحت اور
سند پہونچا دی جاتی ہی تب توجیہات لاطائل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو قاضی نور اللہ
شوستری نی خلاف اپنی مذہب کے پایا اوس سی انکار کیا لیکن جب وہ روایت اوس کتاب
سے ثابت کردی گئی تب بمجبوری مجتہد صاحب نی اوسکی موجودگی کا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ
لاطائل سی اوسکا باطل کرنا چاہا چنانچہ اب ہم اوس توجیہ کو بھی باطل کرتی ہین مجتہد صاحب کی توجیہ کا
سارا خلاصہ یہ ہی کہ یہ روایت نعم الصدیق کی اگرچہ کتاب کشف الغمہ مین مذکور ہی لیکن اس مولف
موصوف نی علامہ ابن جوزی سی جو کہ مشاہیر علماء اہلسنت سی نقل کیا ہی اسلیئے گویا یہ روایت اہلسنت
کی ہی نہ شیعون کی اسکا جواب یہ ہی کہ شاید مجتہد صاحب نی کتاب کشف الغمہ کو از اول تا آخر ملاحظہ نہین
فرمایا ورنہ ایسا ارشاد نہ فرماتی اس لیئے کہ مولف کتاب موصوف نی جو کچھہ اس کتاب مین لکھا ہے
اور نقل کیا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علماء شیعہ نے یکے بعد دیگرے اوسکو قبول کیا ہے
اور وہ شیعون کے نزدیک مسلم ہی چنانچہ علامہ معز الدین صدر کتاب امامت مین لکھتی ہین کہ کتاب
کشف الغمہ از تصنیفات وزیر سعید اردبیلی است وآنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول
طبائع موافق ومخالف است انتہی پس گو کہ صاحب کشف الغمہ نی یہ روایت ابن جوزی ہی سے

نقل کی ہو لیکن جبکہ وہ التزام اس امر کا کر چکا ہی کہ جو روایت لکھی جاویگی وہ مقبول فریقین ہوگی اس سی ثابت ہوتا ہی کہ یہ روایت بھی مقبول فریقین ہی اور جب مقبول فریقین ہونا ثابت ہوا تو اس روایت سی الزام شیعون پر دینا درست ٹہرا اور اوسکا جواب شیعونسی لینا واجب ہوا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

شیعیان باتوقیر جناب امیرؑ کے واقفان مکر وتزویر فرقہ ٔ بی پیر سے سنین کہ حضرات اہلسنت نے اپنی صحاح اسقام مین کیا کیا اہتمام فرمائی بالخصوص صحیح بخاری کہ بمنزلۂ وحی منزل خداوند باری ہی چنانچہ مثل قرآن کے اوسکی بھی سیپارہ کیے اور مثل کلام اللہ کلمات اور حروف ہر پارہ کے گن ڈالے کہ پہر اسمین زیادتی اور کمی کی مجال از قبیل محالات و ممتنعات عقلیہ تھی باین ہمہ موجی صاحب اور اونکی چیلون کے نزدیک حدیث فدک منجملہ الحاقات روافض سی ہی اوسی مین سات جگہ موجود ہی اور حدیث میمون جس مین بندریا کو بجرم زنا رجم کرنا مسطور ہی حسب تصریحات شراح بعض نسخ صحیح بخاری مین ہی اور بعض مین نہین ہی اور ظاہر ہی کہ کتاب کشف الغمہ مین عشر عشیر اہتمام صحیح بخاری نہین ہوا پہر اوسمین الحاقات نواصب وخوارج کا کوئی مانع نہین پس ممکن ہی کہ جو نسخہ کشف الغمہ جناب مولانائی شوستری کے پاس تہا وہ قبل از الحاق نواصب وخوارج قول ابن جوزی کا اوس کتاب مین ہو اور کمال حماقت اور نہایت سفاہت وبلاہت ہے کہ کوئی شخص اس زمانہ کے نسخون سے اوس زمانہ کے نسخہ مین موجود ہونا اس عبارت ملحقہ کا ثابت کری حالانکہ اس زمانہ اور اوس زمانے مین فاصلہ زائد از سیصد سال کا ہی پس حضرت مخاطب جو فرماتی ہین کہ واسطی اطمینان اس امر کے کہ کسی سنی نی یہ عبارت نہین ملادی ہی بلکہ کشف الغمہ مین یہ عبارت ہے ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتے ہین بکمال دانشمندی اونکی ہی مجتہد صاحب اپنی نسخہ کا حال بیان فرماتی ہین کہ اوسمین ابن جوزی کے کلام مین یہ حدیث ہی نہ کلام صاحب کشف الغمہ مین اس بیان سی یہ کہان سے نکلا کہ نسخہ جناب ملاعبداللہ شوستری مین بہی یہ عبارت ابن جوزی موجود تھی ہلنا کہ اوس نسخہ مین بھی عبارت ابن جوزی تہی لیکن بدیہی ہی کہ عبارت ابن جوزی عبارت صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور

اور جناب مولانای شوستری کی غرض انکار سی یہی ہی کہ عبارت صاحب کشف الغمہ مین یہ حدیث نہین ہی گو ابن
جوزی کی کلام مین ہو تو ہوا کری یعنی کلام صاحب کشف الغمہ ہماری اوپر حجت ہو سکتا ہی نہ کلام ابن جوزی
سنی لیکن اہل سنت کا بالخصوص ہماری مخاطب کا معمول ہی کہ ناقل کو قائل اور حاکی کو قابل قرار دیتی ہین چنانچہ
اسی کتاب خرافت سمات مین اکثر علی طبرسی علیہ الرحمہ کو کہ ناقل اقوال سنیہ ہین قائل و رقائل قرار دیتی ہین حالانکہ
مسلمات سی ہی کہ نقل کفر کفر نباشد اور یہ جو کلام بعض اعلام سی نقل کیا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب مذکور ست
مقبول طبایع موافق و مخالف است یہ کلام ماخوذ ہی خطبہ کتاب کشف الغمہ سی کہ فرماتی ہین اعتمدت فی الغالب
النقل من کتب الجمهور لیکون ادعی الی التلقی بالقبول واوفق لرای الجمیع متی رجعوا الی الاصول یعنی بیان فضائل
و مناقب اہلبیت طاہرین مین اکثر احادیث کو نقل کیا مین نی کتب اہلسنت سی تا یہ کہ مخالفین کے لیی داعی تر
ہو طرف تلقی بالقبول کے یعنی حدیث فضیلت جب کتب اہلسنت سے ہوگی تو جھک مار کر انکو قبول کرنا
پڑیگا اور ہماری اور اونکی رائ متفق ہو جائیگی اوسکی قبول کرنے مین جب اہلسنت رجوع لاوینگے
طرف اپنی کتب اصول حدیث کے پھر فرماتی ہین ولان الحجة متی قام الخصم بتثبیتها
والفضیلة متی نهض المخالف باثباتها وتشییدها کانت اقوی
یدا و احسن مسددا یعنی واسطی اس بات کے کہ ہرگاہ خود قائم ہو مخاصم ساتھ مضبوط کرنے
حجت کے اور کھڑا ہو خود مخالف واسطی اثبات اور قید مین لانی کسی فضیلت کے تو ہوگی وہ حجت اور
وہ فضیلت قوی دست اور نیکوتر از روی بازگشت یعنی جب مخالف اور مخاصم خود کسی حجت اور
فضیلت کا اقرار اور اثبات کری تو وہ خواہی نخواہی ایسی قوی ہوگی کہ اوس سی الزام اوپر مخالف
کے تمام ہو جائیگا یہانتک کہ فرماتی ہین ولان لنشر الفضیلة حسن الاسماع
اذ نبه علیها الخصم وقیام الحجة بشهادة الخصم اوکد وان تعددت
الشهود ومليحة شهدت لها ضرتها والفضل ما شهدت به الاعداء یعنی نشر فضائل اہلبیت فی نفسہ
امر مستحسن ہی خصوصا وہ فضائل کہ جس سی آگاہی دی ہو حسد کنندگان نی اور قائم ہونا حجت کا بشہادت
خصم موکد تر ہی اگرچہ علاوہ خصم کے اور بہی اوسکے گواہ ہوں اور شاہد زیبا شکل وہی ہے کہ

ہی جسکی حسن کی شہادت اوسکی سو تین دیتی ہو فضیلت وہی ہی جسکی گواہی دشمن دین اس عبارت سی مثل آفتاب نصف النہار روشن ہی کہ مقصود صاحب کشف الغمہ یہ ہی کہ احادیث فضائل و مناقب اہلبیت کو ہمنی الزاماً للخصم اکثر کتب اہلسنت ہی سی لکہا ہی پس مقصود بعض فاضل کا جو لکہا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکور ہست مقبول طبائع موافق و مخالف است یہ ہی کہ جو فضائل و مناقب اہلبیت کی کتاب مذکور میں مسطور ہین شیعہ و سنی دونو اوسکو قبول کرتے ہین شیعہ تو اسوجہ سی کہ اونکی اماموں کے فضائل و مناقب و مدایح ایسی ہین کہ دشمن بھی اوسکا اقرار کرتے ہین اور سنی اسوجہ سے معترف ہین کہ اونکی کتابون مین درج ہین اسی لفظ انچہ سی بمعنی بارہ موصلہ ہی مراد اوسی فضائل و مناقب اہلبیت ہین جسکو خود صاحب کشف الغمہ نی کتب احادیث اہلسنت سی نقل کیا ہی نہ مثل کلام ابن جوزی کی جسکو تا مدا لبعض مطالبہ ذکر کیا اور یہ حدیث فضیلت ابو بکر جسکا ذکر کلام ابن جوزی مین مستطرا دا آگیا ہی اوسکو فضائل اہلبیت سے کچہ علاقہ نہین ہی اور خود صاحب کشف الغمہ نے اوسکا ذکر نہین کیا بلکہ ایک سنی ابن جوزی نی ذکر کیا پس اوسکو مقاصد صاحب کشف الغمہ مین داخل کرنا انہی کے بے انصافی ہی یہ بات ہمنی فقط اہل انصاف کے لیے لکہی ہی کہ وہ جان لین کہ اعتراض اہلسنت کا بعبارت جنیہ ابن جوزی شیعون پر وارد نہین ہو سکتا لیکن چونکہ بنای مذہب اہلسنت و حب بے انصافی ہی وہ ہرگز اس بات کو نہین سنین گے اور کہین گے کہ تہین انچہ کے معنی یہ ہین کہ جو کچہ اس کتاب مین رطب و یابس ہی خواہ مقصود بالذات ہو خواہ بالتبع خواہ اصالۃً ہو خواہ استطراداً خواہ منقول اپنا ہو خواہ منقول مخالف کا سب مقبول شیعہ ہی اس لیے اب ہمکو ضرور ہوا کہ اونکی دندان شکنی کے لیے ہم دوسری راہ چلین اور راہ نہین کے منہ سی اونکو قائل کرین جس مین میان کی جوتی میان کا سر ہو جای حضرت مخاطب والاشان ذرا دہیان لگا کر کان پہٹ پہٹا کر سنیے عبارت کشف الغمہ سے آپ نے معلوم کیا کہ احادیث کتب شیعہ کو انہون نے الزاماً للخصم واتماماً للحجہ لکہا ہی چنانچہ فرمایا لان الحجۃ متی قام الخصم بتشئیدھا کانت اقوی یدا یعنی جو حجت کہ کتب خصم سی ہو گی وہ بہت قوی دست ہو گی اور خود حضرت مخاطب صفحہ (۱۰۶) سطر (۱۷) مین فرماتی ہین کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم کہ اقرار آدمی کا اوسپر حجت ہوتا ہی پس اسی قاعدہ سی جسقدر اقرار فضیلت شیخین کا ہی وہ اونپر حجت ہی

انتہی اور بنابر اسی قاعدہ کے اثبات ایمان ابوبکر مین بحدیث منقولہ علامہ حلی انا الصدیق الاکبر
آمنت قبل ان امن ابوبکر یعنی فقط مین ہی ہون صدیق اکبر کہ ایمان لایا مین قبل از ایمان ابوبکر فقط
فقرہ ثانی سے آپ نے اثبات ایمان ابوبکر کیا اور فقرہ اول کو جس سے ابطال اونکی صدیقیت کا ہوتا ہی آپنے
اصلاً اور کچھ تعرض اوس سے نہ کیا جس خیال کہ آپ کے مذہب کے مخالف تہا حالانکہ جملۂ اول سے ہمیشہ
ثابت کیا کہ اس حدیث کے آپ ہی کی کتابون سے علامہ علیہ الرحمہ ناقل ہین آپ کو دونو فقرون کا قبول کرنا
ضرور ہی اور ابطال صدیقیت کو ابطال ایمان لازم ورنہ خرق اجماع مرکب لازم آویگا پھر کیون بنا بر
آپکی رائی شریف کے اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ ہم بھی آپکی احادیث سے اوسی قدر قبول کرتے ہین
کہ جسمین فضائل اہلبیت ہی لیکن جسمین کچھ فضیلت شیخین ہی اوسکو قبول نہین کرتے پس کلام ابن جوزی مین
بھی اوسی قدر مقبول ہی جو موید ہماری مقصود کا ہی نہ جو فضیلت بکری عمری پر دلالت کرتا ہی اور مراد
قائل کا بھی اس کلام سے دربارہ مقبولیت آنچہ در کتاب مستطاب کشف الغمہ است مقبولیت اوسی احادیث
سنیون کی شیعہ کی نزدیک ہی جو موافق مذہب شیعہ ہی اوسی قاعدہ اقرار العقلاء علی انفسہم سے لیکن جو مخالف
مذہب شیعہ ہی وہ مسکوت عنہ ہی بایں معنی کہ السکوت فی معرض البیان بیان للعدم جیسا کہ آپ نے حدیث
انا الصدیق الاکبر مین اس فقرہ سے سکوت فرمایا حالانکہ آپ کا سکوت بیجا تہا اسلئی کہ حدیث آپ ہی کی مذہب
کی ہی آپکو جملہ اوسکے اجزا ہی قبول کرنا پڑیگا پس اپنی لئی تو قاعدہ اقرار العقلاء جاری کرنا اور دوسرونکی واسطے
بھول جانا اسکی کیا معنی **قولہ** اب ہم اقوال شیعہ کو الی قولہ انکار وہ کرتے **اقول** جس مردود نے پیشتر اس
رد کیا تہا خدا نے اوسکے برادر کو اوسکے دہن کیطرف رد کیا تہا جیسا کہ زبان زد خلائق ہی اب تم رد
کرتے ہو تمکو بھی یہی ہوگا ورنہ منہ سبز ہوگا انشاء اللہ تعالی **قولہ** اس روایت سے انکار کیا ہی **اقول**
اگر عبارت ابن جوزی اونکی نسخہ مین تہی جیسا کہ ظاہر یہی ہی تو انکار اونکا بہت بیجا ہی اور اگر تہے تب بہی
انکار اونکا عبارت کشف الغمہ سے بیجا نہین ہی کیونکہ عبارت صاحب کشف الغمہ و عبارت ابن جوزی
ایک نہین ہی اس لئی کہ ناقل قائل نہین ہی چنانچہ استدلال اونکا کہ مقصود عبارت کتاب سے فضائل اہلبیت
علیہم السلام مین نہ فضائل ابوبکر اسکی طرف ناظر ہی پس عبارت ابن جوزی اگر فضیلت ابوبکر مین ہو تو ہوا کری

مقصود عبارت کتاب کشف الغمہ ہی اوس سی کیا واسطہ قولہ اس روایت کا کچھ پتہ و نشان کشف الغمہ مین نہین
ہی اقول یعنی عبارت کتاب کشف الغمہ مین نہین ہی گو عبارت ابن الجوزی مین موجود ہو اگرچہ قولہ یہ روایت
موجود ہی یا نہین اقول عبارت کشف الغمہ مین نہین ہی بلکہ ابن جوزی کی ہی قولہ واسطے اطمینان کی لئی
ہم مجتہد صاحب کی کتاب کو پیش کرتی ہین اقول کتاب مجتہد صاحب مین عبارت کشف الغمہ ہونی سے
انکار اور عبارت ابن جوزی ہونیکا اقرار ہی جسکو اونکا قول باور نہو جسکو انکار ہو وہ دیکہ لے قولہ
اسکی بحث ہم پیچھی کرینگی اقول ہمنے تو پہلی ہی تھوڑا سا کیا اب پیچھی بھی بہت سا کرینگی جس مین آپ کی سیر چشم ہو جاوے
اور خلش درونی مٹجائے قولہ جھوٹھا ہونا ثابت ہو گیا اقول تمہارا اور تمہاری ائمہ کی کارگزاری کا
جھوٹھا ہونا مثل آفتاب عالمتاب بدون حجاب سحاب ثابت ہو گیا اسلئے کہ عبارت کشف الغمہ
مین نہ نکلا بلکہ عبارت ابن جوزی مین نکلا قولہ خود مجتہد صاحب کی تحریر ہی اقول خود تمہاری ہی نقل
عبارت سی تمہاری موچی صاحب کا اور بساطی صاحب کا جسکو مولانا اور ہمارا شیخنا کہکر اکثر یاد کرتے
ہو کذب و افتراء انکی ظاہر و باہر ہو گیا قولہ عجب حال ہی علمائی شیعہ کا اقول عجب حال ہی علمائی سنیہ کا
کہ جب کوئی روایت اونکی کتاب سی کہ جسمین نہ احتمال تقیہ ہی نہ احتمال آحاد سی ہونی خبر کا ہی اسلئی
کہ تقیہ ناجایز اور احادیث صحاح خصوصاً صحیحین قطعی الصدور ہین سند لاکر پیش کیجاتی ہی تو اول صاف
انکار کرجاتی ہین اور ناقل کو جھوٹھا اور کاذب بناتی ہین چنانچہ کتنی حدیثون کو بساطی صاحب نے
تحفہ مسروقہ مین فرمایا کہ اصلا در کتب اہلسنت موجود نیست مگر عبقات کے دیکھنے سے اونکی جھوٹی قلعی
کھلجاتی ہی اور جب اوسکی صحت اور سند ہوجاتی ہی تب توجیہات لاطایل اور افتراءات باطل
و عاطل کرنے لگتے ہین چنانچہ اس روایت کو جب کلام ابن جوزی ہونا اور عبارت کشف الغمہ
نہونا ثابت کردیا گیا تب بمجبوری و ناچاری و بیچارگی و بیہودہ کاری موچی صاحب نی عبارت ابن
جوزی ہونیکا اقرار کیا اور ایک دوسری توجیہ لاطایل سی اوسکا باطل کرنا چاہا ہم اوس توجیہ کو
بھی باطل کرتے ہین موچی صاحب کی توجیہ کا سارا خلاصہ یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق اگرچہ عبارت
صاحب کشف الغمہ نہین ہی اور ہر چند اوس مولف موصوف نی اس عبارت کو علامہ مکارہ ابن

جوزی سی کہ جو مشاہیر علمائی اہلسنت سی ہی نقل کیا اسلئی حقیقت مین یہ روایت اہلسنت کی ہی نہ شیعونکی
مگر شاید شیعہ قول علامہ معز الدین سی واقف نہین ہین کہ اونہون نی فرمایا ہی کہ انچہ در کتاب مستطاب
مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است اس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ مولف کتاب موصوف
نی جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہی وہ متفق علیہ فریقین ہی اور علمائی شیعہ نی انکی بعد دیگری اوسکو قبول کیا ہی اور
وہ شیعونکی نزدیک مسلم ہی یہ ہی خلاصہ جواب موجی صاحب کا جو مبنی بر مکاری و خداعی ہی اولاً کلام احادیث
فضائل اہلبیت علیہم السلام مین ہی جسکو صاحب کتاب کشف الغمہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر ان احادیث کو نقل کتب اہلسنت
سی کیا تاکہ مخالفین بھی اسکو بسبب اسکی کہ منقول دشمنین کی کتابون سی ہی تلقی بالقبول کرین جسطرح سی ہم قبول
کرتی ہین بسبب اسکی کہ فضائل ہماری اماموں کی ہین ؎ والفضل ما شہدت بہ الاعداء ۔ پس دشمنین احادیث
فضائل اہلبیت کو علامہ معز الدین بھی فرماتی ہین کہ مقبول طبائع موافق و مخالف است نہ احادیث موضوعہ
مذکورہ فضائل ثلثہ کو جسکی سنی ناقل مین فرماتی ہین کہ مقبول طبائع ہی اور بہت ظاہر ہی کہ شیعہ اوسکو کیون
قبول کرینگی نہ وہ حدیثین اونکی کتابون کی ہین کہ انکو قبول کرنا ضرور پڑی جسطرح سنیون کو احادیث فضائل
اہلبیت قبول کرنا ضرور پڑا ہی بسبب اسکی کہ اونکی کتابون سی ہین اور نہ شیعہ اسکو اس راہ سی قبول کرینگی
کہ یہ فضائل سی انکی اماموں کے ہیں والفضل ما شہدت بہ الاعداء پس جب موضوع بحث فضائل
اہلبیت ہین اور دشمنین کو ہماری علما مقبول طبائع فرماتے ہین تو جو فضیلت ابوبکر ایک سنی نی بیان کی ہی اوسکو
فضائل اہلبیت مین داخل کردینا کمال خداعی و مکاری ہی صدیقہ صاحبہ کو تو سنیون نی اہلبیت مین داخل
کرہی دیا تہا اب دنیا ہی کی کاریگر چاہتی ہین کہ اپنی کاریگری سی صدیق صاحب کو بھی داخل اہلبیت کردین اور
جناب مخاطب بھی جو کہ دنیا ہی کی ہین چاہتی ہین کہ اونکی کاریگری مین شریک ہوجائین اور اونکی تاشبافی
کو اچھی طرح سمجھکر اپنا طرہ تاج زربفت بنائین اس ہماری بیان سی کالصبح المسفر روشن ہوگیا کہ مراد
علامہ معز الدین کی اس عبارت سے کہ انچہ در کتاب مستطاب مذکور است یہ ہی کہ انچہ از فضائل
اہلبیت در کتاب مستطاب مذکور است اسلئی کہ موضوع بحث وہی ہی پس لفظ انچہ مین فضیلت ابوبکر
داخل کرنا کمال بے انصافی ہی یا نہایت بیوقوفی ہی تا یہ روایت مقبول فریقین کہ متفق علیہ فریقین

کہنا یہ دوسری خدا عی و مکاری ہی متفق علیہ فریقین وہ روایت کہلاتی ہی جسکو رواۃ شیعہ وسنی دونو
نی روایت کی ہو مثل حدیث من کنت مولاہ وحدیث انت منی بمنزلۃ ہارون اور حدیث غضب فاطمہ
وغصب فدک اور حدیث انی تارک فیکم الثقلین اور حدیث مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح وامثال ذالک جن سی
کتب شیعہ وسنی بہری ہوئی ہین پس یہی متفق علیہ فریقین ہین کہ قبولیت اسکی فریقین کو لازم ہی لیکن مقبول
فریقین کو متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہین اس لیئی کہ اکثر ہی کہ شیعہ الزاماً للخصم روایت مخالف کو قبول
کر لیتی ہین بنظر اسکی کہ انکی کسی دعوی کی مبطل ہی اور فی نفسہ چونکہ انکی کتاب سے نہین ہی قبول نہین کرتی
پس قبول بمعنی فرض وتسلیم ہی نہ بمعنی اعتقاد بصحت خبر مثال اسکی یہ ہی کہ روایت صحیح بخاری وصحیح مسلم
وجمع بین الصحاح کو جسکا مضمون یہ ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی چھ مہینہ تک بیعت ابوبکر قبول نہ کی بلکہ کسی
بنی ہاشم نے قبول نہ کی اور بعد اسکی مضطر ہو کر بعد وفات فاطمہ علیہا السلام باکراہ مصالحت و بیعت
کے ہین حدیث صحاح اہلسنت کو جو نزدیک سنیون کے قطعی ویقینی ہی شیعون نے قبول کر لیا ہی اسلیئی کہ چند دعوائے
اہلسنت کی مبطل ہی ایک دعوائے اجماع کل صحابہ بیعت ابوبکر پر دوسری یہ کہ جناب امیر علیہ السلام بہی بیعت
عامۃ الناس مین جو روز دوم یوم السقیفہ تھے شریک تھے تیسرے جناب امیر علیہ السلام نی بخوشی خاطر
بلا جبر واکراہ بیعت ابوبکر قبول کی علاوہ اسکے اور بہی فائدہ ہین بہرکیف یہ قبول کرنا الزاماً للخصم ہے
نہ اعتقاداً اس لیئی کہ شیعون کی کتاب سی بیعت کرنا جناب امیر کا ابوبکر سی کبہی ثابت ہی نہین ہی فضلاً عن
ستۃ اشہر بلکہ خلاف اسکا انکی کتاب سی بلکہ سنیون کی کتاب سی ثابت ہی گو ان روایتون کو وہ ضعیف
کہین اور نہ مانین بالجملہ ایسی روایت کو گو مقبول شیعہ ہی مگر اسکو متفق علیہ فریقین نہین کہتی ہین پس ہر مقبول
کے لیے متفق علیہ فریقین ہونا لازم نہوا فانّ النسبۃ بینہما عموم وخصوص مطلقاً بل نقول ان کثیرًا من وجہ
کروایات التشبیہ والتجسیم من الفریقین فما کان منہ صحیحًا فہو ادل وما کان ضعیفًا فمطروح والمطروح لیس بمقبول
قولہ یہ روایت ابن جوزی ہی سی نقل کی اقول روایت ابن جوزی سی نہین نقل کی بلکہ کلام ابن جوزی
نقل کیا ہی اور ابن جوزی نی روایت کی ہی قولہ التزام ہی اور کا کر چکا ہی کہ جو روایت ... ...
فریقین ہوگی اقول جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکہی وہ مقبول فریقین ... ... بیت

فضیلت ابوبکر کی ابن جوزی لکھی وہ بھی مقبول فریقین ہو گی فما لهؤلاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثاً اب ہم دوسری طرح سی آپ کو سمجھائی دیتی ہین فاضل سہارنپوری نے مقدمات صحیح بخاری صفحہ (۳) چھاپہ مبئی مین لکھا ہی حضرت بخاری سی مروی ہی قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانی واقف بین یدیہ وبیدی مروحة اذب عنه فسألت بعض المعبرین فقال انت تذب عنه الکذب فهو الذی حملنی علی اخراج الصحیح فذوی عنه قال ما ادخلت فی کتابی الجامع الا ما صح الخ خود مصنف کی تصریح صحت ما فی صحیحہ پر موجود ہی اور آپ کے اکابر علمائی تو انتہا کا مبالغہ صحت احادیث بخاری پر کیا ہی مثل طلاق صحیح ہو جانی اور حانث نہونیکا مرار باوجود اسکے آپ ہی کے اکابر علما مثل امام نووی وغیرہ نے اکثر احادیث مین نسبت دہم طرف بخاری کے اور اکثر کا وہن اور ضعف اور بطلان لکھا ہی یہین آپ جنکی بڑی معتقد ہین مولوی صاحب بھی شریک ہین یہ بحث بہت طویل ہی اگر باختصار بھی لکھا جای تو بہت طول ہو لہذا ہم اسکو حوالہ اوپر مجلد اول عبقات الانوار کے مبحث حدیث غدیر پر کرتے ہین من شاء فلیرجع هناك فان فیه شفاء العلیل و رواء الغلیل پس اگر الزام باعث قبول ہی تو کیون نہین قبول کرتی قولہ اس سی یہ ثابت ہوتا ہی اقول ہرگز نہین ثابت ہوتا ہی اس لئی کہ ابوبکر باتفاق امت خارج از اہلبیت ہی اور محکوم باطاعت اہلبیت یعنی علیہم قولہ الزام شیعون پر دینا درست ٹہرا اقول تم ایسی نامشخص نکے نزدیک درست ٹہرا لیجے جاؤ کہانتک بکوگے آخر ایکدن ندائی لخصلق فیہا ولا تکلمون سنوگے

قال المخاطب الہمام هداه اللہ سبل السلام

صاحب استقصاء الافحام نی جنکی کتاب پر آجکل شیعون کو بڑا فخر ہے نہایت جودت طبع کو دخل دیا ہی اور اپنی دقیقہ فہمی اور نکتہ سنجی سی اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اس کلام سی زر دستانی کی یہ ثابت ہوتا ہی کہ جو کشف الغمہ مین مذکور ہی اوسکو اہل حق بھی قبول کرتے ہین اور اوسکا انکار نہین کرتے اور یہ امر آخر ہی اور ہونا روایات کشف الغمہ کا اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سی

دوسرا امر ہی اس لیئی کہ قبول کرنا کبھی اس لیئی ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اس لیئی کہ مخالف اوس سی ہمپر
حجت کری علاوہ اسکی کلام زردستانی محمول اصول اور مقاصد کتاب کشف الغمہ پر ہی کہ جو مقصود
بالذات ہی وہ مقبول اہل حق ہی نہ کہ وہ جو مقصود بالذات نہین ہی وہ بہی مقبول ہی فقط چنانچہ اصلی
عبارت استقصا کی یہہ ہی اول انکہ ازین کلام زردستانی نہایت انچہ مستفاد میشود انست کہ انچہ در
کشف الغمہ مذکور است از اہل حق ہم قبول می سازند بر خلاف انکار ان نمی پردازند واین امر اخص است
از بودن روایات کشف الغمہ از اجماعیات واتفاقیات اہل حق واہل خلاف کہ مخاطب مدعی آنست
امر اخر زیرا کہ مفہوم ثانی آنست کہ اہل حق در روایت این روایات شریک اند واز قبول کردن
آن روایات این معنی مستفاد نمی شود چہ قبول روایت باین وجہ ہم متصور است کہ اہل خلاف روایت
آن کردہ باشند واہل حق قبول آن نمودہ باشند وقبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح
میدانیم وانچہ دران مذکور است از حجت میگیریم وگاہی باین معنی کہ چون بان بر بعض مطالب خود احتجاج
میکنیم پس برائی این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ خصم بان بر ما احتجاج نماید دوم انکہ کلام زردستانی
محمول بر اصول ومقاصد ان کتاب است یعنی انچہ دران کتاب برای احتجاج نہ استدلال از اہل
خلاف نقل فرمودہ مقصود بالذات است مقبول اہل حق ہم است نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات
نیست ومحض استطرادا وتبعا نقل شدہ آنہم مقبول است ولیاقت حجیت نزد اہل حق دارد حاشا
وکلا لیکن صاحب استقصا کی اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا اور اس سی یہ مشکل مسئلہ حل نہین ہوتا
یعنی ہمارا یہ قول ہی کہ مولف کشف الغمہ نی جو روایت لکھی ہی خواہ وہ اپنی بیان سی لی ہو خواہ سینون
سی وہ روایت وہی ہی جسکو علماء شیعہ نی بھی قبول کیا ہی اور اس سی ہم یہ نتیجہ نکالتی ہین کہ یہ روایت
نعم الصدیق بھی مقبول علماء شیعہ ہی خواہ مولف موصوف نی اپنی کسی عالم کی کتاب سی نقل کی ہو خواہ ابن
جوزی کے کسی نسخہ سی لی ہو اور اس سی مجتہد صاحب کی وہ توجیہ کہ یہ روایت ابن جوزی سی نقل کی ہی باطل ہو گئی
ہی اور صاحب استقصا کی تحریر سی کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا حقیقت مین وہ بیچارہ کیا کرے ایسی مشکلات
مین پڑ گیا ہی کہ نہ کچھ کہہ سکتا ہی نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اپنی مجتہدین اور علماء کے اضطراب پر حیرت کر کے

جیسا کہ ایسی سے ہوتا ہی اونکی بات بناتا ہی اور چونکہ جھوٹی بات کو کوئی سوائی ایسی ابلہ فریب تقریر دستکے
سچ کر کے دکھلا نہین سکتا ہی دسیطرح بھی ایسی ہیچ پوچ باتون سی اپنا دل خوش کرتا ہی ورنہ نہایت تعجب
کی بات ہی کہ ایسی توجیہ طائل جو صاحب استقصا نی کی ہی کسی لڑکی کی زبان سی بھی نکلیگی یعنی اسکا تو اقرار کرتی جاتے
ہاین کہ جو کچھ کشف الغمہ مین لکھا ہی وہ مقبول فریقین ہی اور جب اس کو بعض روایات مین اپنی مذہب کے حق مین
مضر جانتی ہین تو اسکی توجیہ سطرح کرتے ہین کہ مقبولیت سے صرف اونہین روایات کی مقبولیت مراد ہی جن کی
ہم حجت کرین نہ کہ وہ روایات جنسے مخالف ہم پر حجت کری یا قبول سی اون روایات کی مقبولیت مراد
ہی جو کہ مقصود بالذات ہین نہ وہ روایات جو کہ مقصود بالذات نہین ہین اور یہ خیال نہین فرماتے کہ
ایسی توجیہات پوچ ولچر کو مخالف کب سنیگا اور وہ ایسی باتون کو کب مانیگا چنانچہ ہم بوجوہات قوی اس
تحریر کو رد کرتی ہین اول یہ بات تو خود صاحب استقصا نی قبول کی کہ آنچہ در کشف الغمہ مذکور است نزد اہل حق
ہم قبول میسازند و برد و انکار ان نمی پردازند پس ہم اسی امر مقبول کردہ صاحب استقصار کو منظور کرکے
کہتے ہین کہ روایت تخم الصدیق در کشف الغمہ مذکور ست و آنچہ در کشف الغمہ مذکور ست آنرا اہل حق ہم قبول میسازند و برد و انکار ان
نمی پردازند و قاضی نور اللہ شوستری از قبول می سازند و جناب مجتہد صاحب قبلہ برد و انکار ان
می پردازند پس ہر دو قاضی و مجتہد از اہل حق مستند دہر کہ از اہل حق باشد او را لازم است کہ این روایت
را قبول سازد و برد و انکار ان نہ پردازد دوسرے صاحب استقصا نی قبول کے دو معنی فرض کیے
ہین کہ قبول گاہی باین معنی است کہ این روایت را صحیح میدانیم و آنچہ دران مذکور است نزد ما حجت میکنیم
وگاہے باین معنی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنیم پس بجائی این امر قبول کردہ ایم
نہ باین معنی کہ خصم بہ آن بر ما احتجاج نماید لیکن انہین معنی فرض پر مقولہ المضمون الشعر فی بطن الشاعر
صادق ہی اسلیے کہ اوپر بیان کر چکے ہین کہ اس کتاب کی روایتون کے نسبت معز الدین اثنا عشری نی
لکھا ہی کہ آنچہ در کتاب مستطاب مذکور است مقبول طبائع موافق و مخالف است اور جب مقبول فریقین
ہونا اسکا ثابت ہوا تو پھر یہ کہنا کہ ہم نے اسلیے قبول کیا ہی کہ ہم حجت پکڑین نہ کہ اس لیے کہ مخالف ہم پر
حجت پکڑی محض نادانی ہی اسکی مثال بعینہ ایسی ہی کہ ایک شخص کسی قبالہ اور دستاویز کی صحت کا

اقرار کریں اور اس امر کو قبول کری کہ جو کچھ اسمین لکھا ہی خواہ وہ میرا لکھا ہو یا دوسری فریق کا وہ سب مجھی
مقبول اور منظور ہی اور پھر جب کسی عبارت پر اوس دستاویز کے دوسرا فریق گرفت کری تب وہ
قبول کرنیوالا دستاویز کا کہی کہ یہ عبارت لکھائی ہوئی کسی دوسری فریق کی ہی مین نی تو اس لیئی اسکو قبول
کیا تھا کہ اوسپر حجت پکڑونگا نہ کہ اس لیئی کہ وہ مجھپر حجت پکڑی پس منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی کیا فتوی دیگا
اور چونکہ صاحب استقصا بھی منصف ہین اور اونکی والد ماجد مفتی تھی اس لیئی وہ خود ہی برای خدا
اسکا انصاف کرین اور اس امر کو فیصل فرماوین تیسری اگر یہ امر تسلیم کرلیا جاوی کہ روایت کا قبول
کرنا اپنی واسطی حجت لانیکے لیئی ہی نہ کہ دوسری کی حجت کرنیکے واسطی تو سب جھگڑا ہی طی ہو جاوی
کوئی فریق کسی دوسری پر کسی روایت کی سند نہین لا سکتا اور یہی جواب دی سکتا ہی جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برای این امر قبولش کردہ ایم نہ باین معنی کہ
خصم بآن برما احتجاج کند چوتھی عام قاعدہ ہی کہ جب کسی فریق کی روایت یا خبر کی صحت تسلیم کیجاوے
تو اوسکی جوابدہی صحت کی تسلیم کرنیوالے پر ایسی ہی ہوتی ہی جیسی کہ اصل روایت کرنیوالے پر چنانچہ قطع نظر
معاملات دنیاوی سکے ہم دینی سند بیان کرتی ہین کہ اکثر باتین توریت و انجیل کی ہماری کتابون مین
مذکور ہین اور ہم اونکو قبول اور منظور کرتے ہین پس جب ان رواتیونکی صحت ہم نی تسلیم کرلی تو اوسکی
جوابدہی ہماری ذمہ بھی ویسی ہی جیسی کہ یہود اور عیسائیون کے ذمہ پس اگر کسی روایت یا خبر کے نسبت
جسکو ہمنے تسلیم کرلیا ہی کوئی اعتراض کری تو اسکا ہم یہ جواب دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصا
نی دیا ہی کہ چون بہ آن بر بعض مطالب خود احتجاج میکنم پس برائی این امر قبولش کردہ ایم نہ باینمعنی
کہ خصم بہ آن برما احتجاج کند حقیقت مین ہم ایسا جواب نہین دیسکتے اور اگر دین تو کوئی مخالف
اسکو تسلیم نہین کر سکتا پانچوین اگر کسی فریق مخالف کی کوئی روایت ہم نقل کرین اور اوسکو قبول
کرنیمے کوئی غرض خاص ہوی اور اوس مین کوئی امر ایسا ہو جسکو ہم قبول نہ کرتے ہون ہمکو
لازم ہوگا کہ ہم اسکی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی عبارت کو چھوڑ دین یا اسکی نسبت
صاف لکھدین کہ اس روایت کا اسقدر مضمون ہمکو تسلیم ہی اور باقی سی انکار ہی اگر ہم ایسا نہ کرین

اور اوس روایت کو بلا انکار اوسکی کسی جزو کے قبول کرلین تو پھر ہم اوسکی قبولیت سی انکار نہین کر سکتے
اسی طرح پر اگر مولف کتاب کشف الغمہ کا اس روایت کو کسی خاص مطلب کیواسطی قبول کرتا تو اوسکو اسکا مطلب
ہی کہدینا کافی تہا یا اصل روایت لکھکر اوسکی جزو نامقبول پر اشارہ کردینا لازم تہا جب اوسنے ایسا
نہین کیا تو اب بعد چندین سال توجیہ صاحب استقصار کے کچھ بکار آمد نہین ہوتی چہٹوین یہ قول صاحب
استقصار کا کہ کلام اربلی محمول بر اصول و مقاصد ان کتاب است نہ اینکہ انچہ مقصود بالذات نیست
آنہم مقبول است یہ فقط قول ہی قول ہی نہ اسکی کچھ سند نہ اس پر کچھ بحث ہی ایسا دعوی بلا دلیل لائق سماعت
کے نہین ہی اگر مولف موصوف یہ لکھدیتا کہ جو اصول اور مقاصد اس کتاب کے ہین وہ مقبول ہین نہ
وہ جو کہ مقصود بالذات نہین ہین وہ بہی مقبول ہین تو بیشک ہم تسلیم کرتے لیکن جبکہ اوسنی یہ قید نہین کی
اور اپنی کلام کو نسبت کتاب کے مطلق چہوڑدیا تو ہم بھی اوس سی فرد کامل مراد لینگے یعنے جو کچھ اس کتاب
مین ہی خواہ مقصود بالذات ہو یا نہو وہ سب مقبول ہی ای حضرات شیعہ تمکو خدا کی قسم ہی کہ ذرا غور کرو
اور انصاف کو دخل دو کہ اس بحث مین تمہاری علما کس گرداب بلا مین پڑگئی ہین اور کیسے بیہیت زدہ
ہو رہی ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین مگر مقصود کے کنارے تک پہونچنی نہین پاتی کوئی تو اس
روایت کے موجود ہونی ہی سی انکار کرتا ہی کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہی لیکن اوسکو سنیون کے
علما سی نقل کرنا بیان کرتا ہی کوئی اوسکو قبول ہی نہین کرتا کوئی قبولیت کے معنی گڈھ گڈھ کر بیان کرتا ہی
اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کرسکتا اور مثل الغریق یتشبث بکل حشیش پر عمل کر رہا ہی

بقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اس مقام پر مخاطب عالیمقام کو نئی فلک سیر مین یہ سوجھی ہی کہ روی روشن آفتاب پر خاک اور
ماہتاب پر آب دہن ناپاک ڈالے لئی غافل اس سی کہ وہ تو پہر اونہین کے بالائی سر اور وہ تہوک اونہین کے
منہ پر پلٹ پڑیگا آرے حضرت کلام متانت فرجام صاحب استقصاء الافحام ایک سد سکندری ہی کہ
جسمین کسیطرح یاجوج ماجوج شیاطین جن و انس رخنہ انداز نہین ہوسکتی فما اسطاعوا ان یظہروہ
وما استطاعوا لہ نقبا لو مضوا فی کل واد ہیمون خبطا اور جو کچھ شک نہین عقاب مین آئی اوسکی چین چین کرینیی

کیا حاصل ہی اور جب شیر بیان نے دبوچا تو بکری کے بچے کے مین کرنسی کیا تھا حاصل ہی آپ کیا چین چین کرنے میں اپنی گردھنتال کو بھوپال تال سی بلائیے اور خود مع اپنی اونٹ وکے اوسکے پیچھے اپنی بیچ سر کی ہی تھنجھری اور نئی کنگری بجائی اور اوس سی کچھ تال بیتال گوائی تو شاید کچھ کام نکلے اور کچھ کوسے پھنسین اور کانون کانون کرین لیکن اب یہ بہت دشوار آور رہوس دور از کار ہی جب جناب مولانا عبدالحی صاحب کے وضو ٹھنڈی ہین تو اور دولہی کیا ہوگا ہان آپ اور آپ کے اوستاد ایسے خوش فہم مستقیم الرائی گردن مروڑی مرغیان کھائیو اسے باشکا شیطان خود اپنی نفس کو شیطان بنانیوالے کچھ لوگونکو اپنی نئی روشنی سی کہ حقیقت مین ظلمات بعضہا فوق بعض ہی بہکائیے لگے آپ ہی کے علمائی عالیمقدار اوسکو لغو اور بیکار سمجھتے ہین اونکو اجاغہ اسلام سی نکالکر حظیرہ کفر مین داخل کرینگی اس مقام پر بھی کل لغویات اور ہزلیات آپ کے بیٹی ہین وہ پردہ باتون کے اب بیان قبولیت کے معنی فقط اعتقاد بصحت کے ہین دوسری معنی لفظ الخ در ان کتاب است معنی کلما کان فی الکتاب من غیر تقیید کے ہین اور نظر بعبارت خطبہ کشف الغمہ مذکور صحیح ہو وہ ذرا بھی محض غلط اور بالکل پوچ ولغو ہین اسلیئے کہ وہ فرماتی ہین کہ جو احادیث فضائل اہلبیت مین سے اس کتاب مین ذکر کیئے وہ اکثر کتب اہلسنت سے ذکر کیئے ہین الزاما للخصم ہذا انما لا یحتج علیہم کیا بات بہت ظاہر و آشکار ہی کہ قبولیت روایات اہلسنت نظر بالزام خصم ہی نہ نظر باعتقاد صحت اور مراد بعض علما از لفظ الخ در ان کتاب است وہی فضائل اہلبیت ہین کہ جسکو خود صاحب کشف الغمہ نے ذکر کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر کہ جسکو خود انہون نی اپنی عبارت مین ذکر نہین کیا بلکہ ابن جوزی نے اپنی عبارت مین ذکر کیا ہی گو عبارت ابن جوزی اوس کتاب مین بغرض منقول ہوئی ہی و تستضح لک الحال فی نقض فقرات ظہرہ انشاء اللہ تعالی قولہ جسکی کتاب پر آجکل شیعونکو فخر ہی اقول آپ ہی فرمائیے کہ جسکے جواب سی مثل موچی صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب جان چراتی ہین تو فخر بیجا کیا ہی ہان آپکے ایسے جہال جو کہین ہنوکنا شروع کرین ہمزاتاب کا کرتے ہین تو خود علماء شما انزاع و کلاب می شمرند و بجوی نمی خرند گو آپ کے بھائی بخری قصائی ناچتی کودتی ہین قولہ اور ہو نا روایات کشف الغمہ کا

اجماعیات اہل حق اور اہل خلاف سے دوسرا امر ہی اقول اس بات کے جواب سی آپنی بالکل دُم چرایا اور دم کو دبایا یہ کیا بڑا اعتراض موجی صاحب پر ہوا اور گویا اونہین کا سجا ہوا ٹاٹ باقی اونکی سر مبارک پر پڑا کہ اتنی تمیز نہین ہی کہ اجماعیات اور مقبولات مین فرق کرین اور باوجود اسکے کہ آپ نی اسکے جواب سے کچھ تعرض نہ کیا پھر مرغی کی ایک ٹانگ پکاری جاتی ہین اور روایات کشف الغمہ کو متفق علیہ فریقین کہی جاتی ہین بڑا تعجب ہی کہ ھشّ اعتراضی کو حضور گردسر جھاڑ نیوالا سمجھتے ہین ہمارا ہاتھ تھکے گا آپ کا سر مبارک نہ دکھیگا پھر ہم کیا کرسکتے ہین جبتلک ذوالفقار حیدر کرار نہو مجبوری ہی قولہ قبول کرنا کبھی اسلیئے ہوتا ہی کہ اپنی واسطی حجت پکڑین نہ کہ اسلیے کہ مخالف اوس سی ہم پر حجت کرے اقول یہ بات قابل انکار نہین ہوسکتی کیونکہ بنا اسکی اوسی قاعدہ پر ہی جو آپ نے صفحہ (۱۰۶) مین فرمایا کہ یہ مسئلہ متفق علیہم ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علی انفسہم دون الادعاء لہم اور بنا بر اسیکی فضیلت شیخین اپنی نی قبول کی اور دال علی الرّ ذلیت سے انکار کیا اور حدیث امنت قبل ان اسن ابوبکر سی ایمان ابوبکر کا اثبات کیا اور بطلان صدیقیت صدیق سی جو اس حدیث کے فقرہ اولے سے ثابت ہی سکوت بحت کیا حالانکہ ہمنی ثابت کیا کہ یہ حدیث تمہارے ہی مذہب کی ہی اور ابطال صدیقیت سے ابطال ایمان ہوجاتا ہے لخرق الاجماع المرکب قولہ اس تحریر کا مطلب معلوم نہین ہوتا ہی اقول انتہائی غباوت اور بلادت ہی کہ مقدمات کو مسلم کرلینا اور اوسمین کچھ گفتگو نہ کرنا اور نتیجہ سمجھ مین نہ آنا اسکا علاج کسی طبیب سی کیجی کہ ماء الجبن پلائی اور عمل الطائر سے مواد دیسی کو نیچے لائیے قولہ ہمارا یہ قول ہی اقول آپ کا قول کالبول دلیل حماقت ہی قولہ مصنف کشف الغمہ نے جو روایت لکھی اقول مصنف کشف الغمہ نے جو روایت فضائل اہلبیت کی خود لکھی ہی نہ وہ کہ جو ابن جوزی نی فضیلت ابوبکر مین لکھی ہی لانہ ادعاء لانفسہم لا اقرار علی انفسہم قولہ خواہ اپنی یہانسے لی ہو اقول اگر اپنے یہانسے لی ہو تو قبول بمعنی اعتقاد بصحت خبر ہے انکار صلحا لہ قولہ خواہ سنیون سے اقول اگر سنیون سی لی ہی تو قبول بمعنی حجۃ علیہم ہی لا لہم قولہ جسکو علماء شیعہ نے قبول کیا ہی اقول قبول کیا ہی حجۃ علیہم اسلیئے کہ اقرار العقلاء حجۃ علیہم قولہ اور اس سی ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین اقول

یہ نتیجہ بیجا حماقت کا نتیجہ ہی جب مقدمات ہی نہین درست ہین تو آپ کی شکل عقیم اور بکبر فکر سقیم کیا نتیجہ دیگی
قبول کرنا شیعو نکا روایات فضائل اہلبیت کو کتب اہلسنت سی جو صاحب کتاب کشف الغمہ نے نقل کیی ہین بمعنے
حجۃ علیہم ہے لا لہم اور روایت نعم الصدیق نہ فضائل اہلبیت مین ہی نہ انہون نی نقل کی بلکہ ابن جوزی
نے نقل کی فضیلت ابوبکر مین اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی ہوئی حجۃ علیہ لا لہ پس اس مقام کو قبولیت
بمعنی اعتقاد بصحت سی کوئی واسطہ نہین قولہ خواہ مولف موصوف نے اپنی کسی عالم کی کتاب سے نقل کی ہو
خواہ ابن جوزی کی اقول اس حدیث کو نہ اپنی کتاب سے نقل کیا نہ ابن جوزی کی بلکہ عبارت طویل ابن
جوزی نقل کی کہ جسمین اوسنے فضیلت ابوبکر نقل کی اور انکی منقولات کتب اہلسنت سے متعلق بفضائل
اہلبیت ہین کہ اونہین کو شیعہ نی حجۃ علیہم قبول کیا ہے نہ فضیلت ابوبکر لانہا دعا لہم لا علیہم قولہ اس سی
مجتہد صاحب کی وہ توجیہ الی قولہ باطل ہوتی ہی اقول تمہاری تین غلطیون سی بیشک باطل ہوتی ہی
ایک یہ کہ قبول ہر جگہ بمعنی اعتقاد بصحت ہی و ہو غلط محض غیر مسلم وقد فصلنا فنافی توجیہ کلام جناب
صاحب الاستقصا دوسری اس روایت کے ناقل خود صاحب کشف الغمہ ہین حالانکہ ناقل ابن جوزی
ہی اور وہ ناقل عبارت ابن جوزی و ناقل عبارۃ الناقل لیس ناقلا بنفسہ وہذا جلی لا سترۃ فیہ پس
صاحب کشف الغمہ کو بنفسہ ناقل حدیث فضیلت ابوبکر کہنا محض غلط ہی کما صرح بہ حضرۃ المجتہد و اشار الیہ
جناب صاحب الاستقصا حیثما فرق بین ما بالذات قصداً و ما بالتبع استطراداً لا تعلق لہ بالمقصود الا
وجعل القبول متعلقا بالاول دون الثانی تیسری بحث وکلام احادیث فضائل اہلبیت علیہم السلام
مین ہی کہ اونکو سنیون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی اعتقاد بصحت اسلئے کہ اونکے معتبر کتابون سے
وہ احادیث منقول ہوئی اور شیعون نی بہی قبول کیا ہی بمعنی کونہ حجۃ لنا علی اہل السنۃ لا حجۃ لہم علینا پس
ذکر فضیلت ابوبکر خارج از بحث ہی اوسکو فضیلت اہلبیت کے حکم مین داخل کرنا بڑی غلطی فاش ہی اور
اسی کیطرف اشارہ کیا ہی حضرت علامہ صاحب استقصا نی کہ مقصود اصلی کیطرف نظر کرنا چاہیے کہ بالذات
کیا ہی اور تبعاً و استطراداً کیا ہی پس قبولیت کو متعلق بامور استطرادیہ کرنا موضوع بحث سی خارج
ہوجاتا ہی اور جب خود کلام ابن جوزی امور استطرادیہ سے ہے تو ثانی کلام ابن جوزی بطریق

اوسکے استطرادی ہی اور جب قبولیت علما متعلق بفضایل اہلبیت ہوی جسکی خود صاحب کشف الغمہ ناقل ہین
اور مقصود اصلے اونکا وہی ہوا تو جس بات کا ناقل ہین جزری ہوا اور استطراداً ذکر اوسکا کشف الغمہ
مین ہوا اوس سے قبولیت علما اوسکی کوئی واسطہ نہین ہی پس ٹہیک ہوا کلام حضرت مجتہد کا اور تمہاری
کل تقریر مبنی بر کودنی ہوی قولہ در صاحب استقصا کی تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین اقول تیسرے تین
اس فہم و ادراک پر ے برین فہم و دانش بباید گریست حضرت سلامت یہ تینون غلطیان آپکی
کہ بتصدق محبت ثلثہ آپکی نصیب مین آئین اور ہمنی بھی آپ کے نتیجہ بیجا کے ابطال مین ذکر کین یہ وہی
جناب کے کلام بلاغت نظام سی نکلین کہ جسکی ایک حرف پر بھی آپ نی ابھی کچھ گفتگو نہین فرمائی پھر یہ فرمانا
کہ اس تحریر سے کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا بجز غباوت کے کس امر پر محمول ہو سکتا ہی قولہ ایسی بردمات
مین پڑ گیا ہی اقول یہ اصطلاح آپکے بھائیون جواریون کہلاڑیون کے ہے ہم نہین جانتی مگر آپنے
اور آپ کے بھائیون نی ہماری تحریر سی خوب پایا ہوگا کہ بردشیعونکی ہی اور مات آپکی سنی بھائیون
کی ہی معلوم نہین کہ آپ سے مات بھاگی ہین کہ بے مات بہاگی ہین قولہ نہ کچھ جواب دیسکتا ہی اقول جب
جواب تو ایسا دیا کہ آپ کے گرو گھنٹال بھوپال تال بھاگ گئی اور آپ کے مولانا عبد الحی صاحب
بھی چلبل بولگئی قولہ جنسی ہم حجت کرین اقول کس لو کے بچھے نے جھک مارا تہا اور ساری دنیا کا
گُہ کھایا تھا اور کہا تھا کہ یہ مسئلہ متفق علیہ فریقین ہی کہ اقرار العقلاء حجۃ علے انفسہم دون الادعاء لہم قولہ
مخالف کب سنیگا اقول مخالف سنی یا جہنم اہل انصاف سنتی ہین اور اہل خلاف خود اونہین کے
قول و اقرار سی سنائی جاتی ہین بقول حضور والا کے سے گر بباید بہ خوشی موی کشانش آرندش
قولہ آنچہ در کشف الغمہ مذکور ہست از اہل حق ہم قبول میسازند اقول قبول می سازند بمعنی آنکہ
صحیح می دانند بلکہ بمعنی اینکہ حجۃ علی مخالفیہم قبول میسازند لا حجۃ لہم قولہ کہ روایت نعم الصدیق در کشف الغمہ
مذکور است و آنچہ در کشف الغمہ مذکور ہست از اہل حق ہم قبول می سازند اقول سبحان تیری قدرت
مینڈھکی کو بھی اب زکام ہوا حضور نے قیاس منطقی شکل اول سی بنایا اور کسی شکل سی نہیون کو رجہایا ذرا
یہ تو فرمائیے کہ کچھ شروط اشکال سی بھی آپکو خبر ہے یہ قانون منطق کی بات ہی قانون انگریزی نہین ہی

جسکے بھونکنے سے آپکے دماغ مین خلل آگیا ہی ملکہ ماہران قانون منطق سی پوچھیے اول تکرر حد اوسط
شرط ہی جمیع اشکال مین صغرای قیاس یہ ہی کہ روایت نعم الصدیق درکشف الغمہ بعبارت ابن جوزے
مذکور ہست کبرای قیاس انچہ درکشف الغمہ بعبارت صاحب کشف الغمہ مذکور ہست آنرا الحق ہم قبول نمایم
لیکن قیاس نتیجہ سی شکل دماغ حضور کے بھیجے سے خالی ہی بعدم تکرار الاوسط وبتقریر آخر روایت مذکور
در فضیلت ابوبکر از ابن جوزی درکشف الغمہ مذکور ہست وانچہ درکشف الغمہ در فضائل اہلبیت مذکور است
مقبول اہل حق ہم است فلم تکرر الاوسط ثانیا کلیت کبری شرط ہی شکل اول مین اور لفظ انچہ ترجمہ ہی
لفظ ما ای موصولہ یا شرطیہ کا اور ما اور من اور ان علامات اہمال سی ہی کما ہو مذکور فی کتب المنطق بخلاف
کلما وکلمن کہ سور موجبہ کلیہ ہی جیسی بعض ما وقد یکون سور موجبہ جزئیہ ہی اور باتفاق منطقیین مہملہ حکم جزئیہ
مین ہی اور جب کبری جزئیہ ہوا تو اصغر تحت اکبر مندرج نہو گا اور قیاس بغیر شکل آپکی ہمعنی ہوگا تا اگر اس
مقام پر ہم ایک قیاس بطور معارضہ درست کرتے ہین کہ انچہ در کلام اللہ مذکور ہست مقبول اہلسنت
وجماعت است کہ ہرگز اہلسنت برد وانکار آن نمی پردازند پس ہم اسی امر قبول کردہ اہلسنت کو منظور
کرکے کہتے ہین کہ ان اللذی ارسل الیکم لمجنون در کلام اللہ مذکور ہست وانچہ در کلام اللہ
مذکور ہست مقبول اہلسنت وجماعت است اور اثنا عشری کے کاریگر جناب مولوی محمد علی صاحب اور
اونکے قبلہ وکعبہ موچی صاحب اہلسنت وجماعت سی ہین اور جو شخص اہل سنت سی ہو اوسکو لازم ہے
کہ اس قول کا انکار نہ کری پس اگر کوئی کہی کہ کلام اللہ مین یہ قول بطور حکایت از کفار ہی تو ہم کہینگی
کہ کشف الغمہ مین بھی یہ قول بطور حکایت از کافر ہے فما ہو جوابکم فہو جوابنا یہ جواب قواعد منطقیہ سی
قطع نظر کرکے لکھدیا ہی کہ عوام بھی سمجھ لین اور حماقت موچی صاحب پر ہنسین قولہ نہ کہ اس لیے کہ مخالف
ہم پر حجت پکڑی محض نادانی ہی اقول جہان حدیث ہمارا امان عادلان ہی فضیلت شیخین پر حجت پکڑے
اور امام اہل النار کی رذیلت کو بہ دلیل قاعدہ مسلمہ فریقین اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ نہ مانا وہان محض
نادانی نہ ہوئی اور جہان ایمان ابوبکر کو بدلیل سنت قبل ان امن ابوبکر ثابت کیا اور فقرہ اولی
جس سی بطلان صدیقیت صدیق ہوتا ہی اوس سی بالکل سکوت کیا اور اسکا کچھ خیال نہ کیا کہ مخالف

بھی ہم پرحجت پکڑیگا اور با بطال صدیقیت بلزوم خرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل کردیگا وہان
محض نادانی ہنوئی اور جب وہی بات آپکی سر پر پڑی تو محض نادانی ہوگئی اب اس سی بڑھکر جہالت و
نادانی اور سفاہت اور حماقت اور خرافت کی نشانی کیا ہوگی کہ اپنی لئی تو حجۃ لنا وعلینا مین فرق کیا جائے
اور دوسر ونکے لیئے وہی بات نادانی کہلائے **قولہ** دستاویز کی صحت کا اقرار کرے
اقول سچ ہی کتی کی دم بارہ برس گڑے جب بھی ٹیڑہی ہی سنتی جاتی ہین کہ قبول کے معنی کبھی صحت کے
ہین جیسی اپنی احادیث مین اور کبھی معنی فرض وتسلیم کے ہین جیسی احادیث مخالف مین حجۃ علیہ لالہ پھر پھرا
ہمارا اپنی ہی کہی جاتا ہی کہ صحت کا اقرار کیا پس مثال بعینہٖ اسکی یہ ہی کہ ایک دستاویز مخالف کی ہاتھ کے
لکھی ہوئی ہی اوسکا مضمون یہ ہی کہ پانچ سو روپیہ مین نی زید سے لئی اور ہزار روپیہ مین نی زید کو دئی
زید کہی کہ اس دستاویز کو جسطرح تو قبول کرتا ہی اس لئی کہ تیرا ہی لکھا ہی مین بھی قبول کرتا ہون حجۃ علیک اب تو
پانچسو روپیہ مجھکو دے اسلیے کہ اقرار عقلا کا اپنی نفس پر حجت ہے اور تیرے ہزار روپیہ یہ تیرا
دعوی اپنی نفس کے نفع کے لیئے ہی مجھپر حجت نہین ہی مخالف مثل مخاطب کے رونا پیٹنا شروع کرے
کہ بڑی غضب کی بات ہی کہ دستاویز کو قبول کرلیا ہی پھر اپنی پانچسو مانگتا ہی اور میرے ہزار اور اوڑای
دیتا ہی جب ایسا مقدمہ حکام کے پاس رجوع ہو گا تو حاکم منصف کیا فیصلہ کریگا یعنی فتوی دیگا اور چونکہ
مولوی سید علی صاحب تحصیلداری اور ڈپٹی کلکٹری کرچکی ہین اور سیکڑون مقدمہ حق وناحق فیصل
کرچکی ہین اور اونکی والد ماجد روحانی جناب سید احمد خان صاحب بہادر گردن مروڑی مرغیون کے
کھانیکے مفتی بھی ہین خصوصًا جب سفت سفت صاحبونکی میز پر ملجای اس لئی وہ خود ہی برائے خدا
انصاف کرین اور اس مقدمہ کو ایسا فیصل فرمائین کہ مثل دیگر مقدمات ناحق کے صدر سی بدر
لیئے ستر دہنو **قولہ** اگر یہ امر تسلیم کرلیا جاوی کہ روایت کا قبول کرنا اپنی واسطے حجت لانیکے
لیئے ہی **اقول** روایت مخالف کا قبول کرنا اپنی ہی واسطے حجت لانیکی لئی ہوتا ہے
چنانچہ تمنی اور تمہاری اجداد فاسدہ نی جتنی روایتین شیعون کی قبول کی ہین اس لئی کی ہین کہ اپنی
زعم فاسد مین شیعون پر حجت لائے ہین گو حقیقت وہ حجتین ناتمام ہین جیسا کہ اس ہماری کتاب کی

دیکھنی سی بخوبی معلوم ہوجاتا ہی اور اسیطرح شیعہ بھی احادیث اہل سنت کو قبول کرکے اونپر حجت لاتی
ہین جیسی حدیث قرطاس حدیث فدک حدیث جیش اسامہ حدیث کاذب وغادر وخائن اور امثال
اسکی ہان اپنی احادیث سی اپنی مخالفین پر کوئی حجت نہین لاسکتا اگر یہ حماقت کسیقدر شاہ صاحب اور
اونکی والد ماجد سے ہوئی ہے کہ اپنی احادیث ملذہبی شیعون پر اونہون نی استدلال
کیا ہی جیسا کہ تحفہ مسروقہ اور ازالۃ الخفا کے دیکھنے والون پر مخفی نہین ہی **قولہ** تو سب جھگڑا ہی طے
ہوجاوی **اقول** اہل انصاف نی خوب جانا کہ امر ایسا ہی ہے مگر کوئی جھگڑا تو نہ طے ہوا نہ سنی شیعہ
ہوئی نہ شیعہ سنی ہوئی بجز حضور کے ایسے سفہا اور حمقا کے جو ازین در رانده و ازان درمانده
دھوبی کا کتہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا آج تو حضور والا کی ہر روش مین لغزش مستانہ ہی ظاہرا
کچھ معمول سی زیادہ ہوگئی ہی اوسکی جھونک مین یہ بیہودہ باتین قلم سی نکلتی ہین **قولہ** کسی دوسری کی
روایت کی سند نہین لاسکتا **اقول** کیون نہین لاسکتا اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ کیون بھول گئی
قولہ یہی جواب چل سکتا ہی **قول** علی انفسہم پہ کچھ نہین چل سکتا ہی لانفسہم پر سب کچھ چل سکتا ہی
لیکن تم ایسے کودن اور غبی اور نافہم کے نزدیک کچھ بھی نہین چل سکتا ہی **قولہ** جو تحقیق عام قاعدہ
ہے **اقول** یہ قاعدہ آپکے گھر کا ہی یا کل پیروان ابوبکر وعمر کا ہی اور ہمارا عام قاعدہ یہ ہی کہ
ہم اپنی روایات کو اگر قابلیت تصحیح رکھتی ہین تو صحیح جانتی ہین اور دوسرونکی روایات کو جو سراسر
کذب کی بنائی ہوئی ہین محض غلط جانتی ہین مگر کبھی اونمین سی بعض کو الزاماً وحجۃ علیہم قبول کرتے ہین
نہ باعتقاد صحت بدین نظر جو جو قباحات اوس روایات مین ہوتی ہین اونکو مصححین روایات کی
سر پر ٹھونکتی ہین اور اپنی ذمہ کبھی نہین لیتی مثلاً روایت ناچ دکھلانے رسولخدا کی بی بی عائشہ کو
ہم قبول کرتی ہین واسطی ابطال فضیلت بکر و عمر کے اسلیئے کہ اوس روایت مین فرار
شیطان ظل عمر سے ہی نہ ذات ابوبکر بلکہ پیغمبر سے ہے پس خلیفہ اول بلکہ سنیون کے پیغمبر
حضرت عمر ہین جب ہمارا اعتراض سنیون پر چل گیا تو ہماری جوتی کو غرض نہین ہی کہ اس روایت
کے قباحات اور اعتراضات کو ہم دفع کرین **قولہ** اکثر باتین توریت وانجیل کی ہماری کتابون مین

مذکو ہین اقول ہماری کتابون مین کوئی بات توریت و انجیل کی مذکور نہین ہی ہان حضرت عمر کو تیوت یہود
بہت پسند تھی انہوکون یا بن الخطاب کما تھوکب الیھود والنصاری
جیسا کہ جلد اول مین گزرا پس ضرور ہی کہ سنیونکی کتابون مین توریت و انجیل کی باتین ہون فان
الکفر ملۃ واحدۃ قولہ ویسی ہی جیسی کہ یہود و عیسائیون کے ذمہ اقول سچ ہے تمہاری ذمہ
ہو گی کہ اوسکو صحیح سمجھی ہو لیکن شیعونکی ذمہ نہین ہی کہ وہ تو غلط سمجھتی ہین گو استدلالاً وحجۃ علیہم کسی باتکو
کبھی قبول بھی کرلین جیسی یہود و نصاری کی کتابون سی حضرت شعیب کا شراب پینا اور معاذ اللہ
اپنی بیٹیون سی زنا کرنا قبول کرتے ہین اثباتاً للتحریف لکتبھم لاتصحیحاً لروایاتھم قولہ تو اوسکا ہم یہ جواب
دے سکتے ہین جیسا کہ صاحب استقصائی دیا اقول بیشک ہم دے سکتے ہین لاریب فیہ قولہ
تو کوئی مخالف اوسکو تسلیم نہین کرسکتا اقول اگر تم ایسا مخالف تسلیم نہ کرے تجہنم عقلا تو ضرور
تسلیم کرینگے قولہ ہمکو لازم ہو گا کہ ہم اوسکی مطلب کو جو کہ ہماری مفید ہو لیکر باقی کو چھوڑ دین اقول فان
ہر ملحد لاتقربوا الصلوٰۃ کو لے لیتا ہی اور انتم سکاری کو چھوڑ دیتا ہی قولہ اور باقی سی انکار ہی
اقول حضور والا نی جہان ایمان ابوبکر مین چین چیز کیا ہی تو اسنت قبل ان امن ابوبکر لیا ہے
اور دوسرا فقرہ کہ جس سی ابطال صدیقیت ہوتا ہی نہ چھوڑا ہی نہ اوس سی انکار کیا ہی تو اب
ضرور ہوا کہ بابطال صدیقیت بخرق اجماع مرکب ایمان کو بھی باطل سمجھئیں اور جب ایمان اور
صدیقیت دونو گئے تو خلافت کی دم بھی کٹ گئی ولنعم ما قیل فی العجمیۃ بیت بیچارہ خری تلاش
دم کرد چونیافتہ دم دگوش گم کرد۔ وفی العربیۃ بیت ذھب الحمار لیستفید لنفسہ ٭ قرنا فاب وماله
اذنان قولہ جب اوسنے ایسا نہین کیا اقول اوسنے ایسا ہی کیا اور جو کہی کہ ایسا نہین کیا ہی تو
ایسی تیسی کیا خطبہ مین کھدیا ہی کہ مین نی اکثر روایات کو اس کتاب کی اہلسنت سی احتجاجاً علیہم ذکر کیا
ہی حیث قال لان الحجۃ متی قام الخصم بتشئیدھا ونھض المخالف باثباتھا
وتقئیدھا کانت اقوی ید اواحسن مرداً اور قدم فقرات اخر کہ جس سی صاف
ظاہر ہی کہ روایات اہلسنت کو حجۃ علیہم ذکر کیا ہی نہ حجۃ لہم قولہ نہ اسکی کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت

اقول سند وحجت فقرات اسی خطبہ کشف الغمہ کے ہین کہ جسمین فرماتی ہین کہ یہ کتاب واسطی ذکر فضائل اہلبیت
کے ہے اور اون فضائل کو مین نی اکثر کتب اہلسنت سی لکھا پس مقصود اصلی ذکر فضائل اہلبیت
ہی جو صاحب کشف الغمہ نی کیا ہی نہ تفضیلت ابوبکر جسکا ذکر ابن جوزی نی کیا گو استطرادًا اس کتاب
مین بھی آگیا پس مقصود اردستانی وہی ہی جو مقصود صاحب کتاب کشف الغمہ ہی اور اونکی مقصود
کو خلاف مقصود صاحب کشف الغمہ پر حمل کرنا اسکے کچھ سند نہ اسپر کچھ حجت ہے قولہ مطلق چھوڑ دیا اقول
اہل منطق مطلق الشی کو موضوع مہملہ کہتی ہین جو حکم جزئیہ مین ہی پس عموم وشمول کل الافراد کہانسے آویگا
اور اہل اصول بھی مطلق سی کل افراد مراد نہین لیتی بلکہ فرد کامل اور عمدہ مراد لیتی ہین مثلاً کسی سی کہو کہ بازار
سی گیہون خرید لاؤ تو وہ اچھی گیہون سمجھیگا نہ یہ کہ اچھی بُری سب اوٹھا لا اور لاریب کہ فرد کامل فضائل
کے فضائل اہلبیت علیہم السلام ہین کہ وہی مقصود اصلی صاحب کتاب ہے نہ تفضیلت ہر صاحب
نفاق وشقاق جسکا ذکر ایک منافق نی کیا اور عبارت اوسکی استطرادًا کتاب مین مذکور ہوگئی اور
مقصود اصلی نہ تہی پس معنی فرد کامل کے کل الافراد کے سمجھنا داد حماقت دینا ہی حضرت مخاطب کے
خدمتمین تو گستاخی ہو نہین سکتی مگر اگر انشائی کے کاریگر نے یہ بات سکھائی ہو تو اوسی کا ادھوڑی سر
اوسی کی سر پر مارنا چاہیے کہ کالائی بد بریش خاوندش والی است قولہ ای حضرات شیعہ تمکو
خدا کی قسم ہی اقول ای حضرات سنیہ تمکو اپنی اوسی خدا کی قسم ہی جو مثل شیطان فاعل شر بلکہ فاعل شر
شیطان وشر بشر ہی ذرا غور کرو اور انصاف تو تمہاری خدا ہی مین نہین ہی تم انصاف کیا کروگے
لیکن جو خدائی آنکھین دی ہون تو آنکھین پھیلا کر دیکھو کہ تمہاری علما بحث مطاعن ثلثہ مین کس گرداب بلا مین
پڑگئی ہین اور کیسی بیدست و پا ہو رہے ہین اور ہر چند ہاتھ پاؤن مارتی ہین اور سر ٹپکتے ہین مگر
مقصود کے کنارے تک پہونچ نہین پاتے کوئی تو روایات مطاعن کے صحاح مین موجود ہونیسی
انکار کرتا ہی جیسی بساطی صاحب کوئی موجود ہونیکا اقرار کرتا ہے لیکن اوسکو شیعون کی علما کا الحاق
کہتا ہی مثل موچی صاحب کوئی اسکو قبول کرتا ہی لیکن اونکی معنی گڑھ گڑھ کر بیان کرتا ہی جیسی رشید الدین
خان صاحب اور حقیقت مین کوئی اپنا مقصد حاصل نہین کر سکتا اور مثل الغریق یتشبث بکل حشیش عمل کر رہا ہی

قال المخاطب المقام هداه اللہ سبل السلام

دوسرا قول بعضوں نے اس روایت سے یہ جواب دیا ہے کہ اگر صحت اسکی تسلیم کیجاوے تو امام کا ابوبکر
کی نسبت صدیق کہنا بنظر تخصیص اور تمیز مخاطب کے ہوگا بغیر تصدیق اوسکی مضمون کے جیسا کہ
احقاق الحق مین قاضی نور اللہ شوستری نے لکھا ہے اقول ذکر الصدیق لاجل التخصیص والتمیز للمخاطب من غیر تصدیق
بمضمونہ لیکن یہ قول باطل ہے اسلیئے کہ اگر امام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے نام سے بعد اونکا لقب صدیق
کہکر سکوت فرما جاتے تو حضرات شیعہ کو اس تاویل کی گنجایش تھی لیکن تخصیص مخاطب کی بغیر تصدیق اوسکی
مضمون کے آیندہ کے فقرے سے باطل ہوتی ہے اس لیئے کہ جب سائل نے متعجبانہ سوال کیا کہ یا حضرت
آپ بھی انکو صدیق کہتے ہین تو امام اپنی جگہہ سے اوچھل پڑے اور کہا کہ نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق
کہ ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین اور پھر اسپر بھی قناعت نہ کی بلکہ یہ بھی
فرمایا کہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کہ جو انکو صدیق
نہ کہے اوسکی خدا دنیا و آخرت مین تصدیق نہ کرے اگر ایسی کلمات پر بھی حضرات شیعہ یہ فرماوین کہ
امام نے صرف مخاطب کے سمجھنے کے لیئے صدیق کہا تھا اور اوسکی مضمون کو تصدیق نہ کیا تھا تو
یہ اونہین کو زیبا ہے تیسرا قول جب حضرات شیعہ نے یہ خیال کیا کہ یہ تاویل بھی باوجود موجود ہونے
جملہ من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ کے نہین بنتی تب تیسری تاویل شروع کی کہ شاید
حضرت امام علیہ السلام نے ابوبکر صدیق کے نسبت جو کچھ فرمایا ہے وہ بنظر استہزا کے فرمایا ہوگا جیسا کہ
احقاق الحق مین لکھا ہے او الاستہزاء کما فی قولہ تعالی ذق انک انت العزیز الکریم یعنی امام نے ابوبکر کو صدیق
بنظر استہزا اور ٹھٹھے کے فرمایا جیسا کہ خدا نے دوزخیونکی نسبت بھی عزیز اور کریم فرمایا ہے اور
بنظر استہزا کے انکی شان مین قران مین کہا ہے کہ چکھو تم بڑے عزیز اور کریم ہو مگر یہ قول باطل ہے اسلیئے
کہ الفاظ کو معنی حقیقی سے پھیر نکلنے کے لیئے کوئی قرینہ چاہیے ورنہ بغیر قرینہ کے بلا قیاس الفاظ سے معنی حقیقی مراد
نہ لینا جایز نہین ہے پس آیہ کریمہ مین وہ قرینہ موجود ہے کہ اوپر سے ذکر زقوم اور عذاب دوزخ
کا ہے اور خطاب بھی دوزخیون سے ہے اور چونکہ دوزخی اول آپکو بڑا عزیز اور کریم جانتے تھے اس لیئے

اونسے خطاب کیا گیا کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم
کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم
ثم صبوا فوق راسہ من عذاب الحمیم ذق انک
انت العزیز الکریم اور اس روایت کے کسی مقام سی کوئی ایسا قرینہ
پایا نہین جاتا جس سی معلوم ہو کہ امام نے بنظر استہزا اور ٹھٹھی کے یہ فرمایا ہو اس لیے کہ اول تو سائل
تمیمی تھا اوسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع تھا دوسری اوسنی اپنی طرفسے کچھ استفسار بہ نسبت حضرت
صدیق کے نہ کیا تھا بلکہ اوسنے ایک مسئلہ فقہی پوچھا تھا کہ آیا حلیہ سیف کا جائز ہی یا نہین امام نی اوسکو
جائز فرمایا اور اوسکی سند مین حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا جب اوس سائل کو تعجب ہوا تو اوسکے
تعجب دور کرنیکے لیے حضرت نی کلمہ نعم الصدیق مکرر سہ کرر زبان مبارک سی ارشاد فرمایا تو یہ محل
اور موقع کسی طرح پر استہزا کرنیکا نہ تھا اور لو فرضنا کہ کلمہ نعم الصدیق ہی بنظر استہزا کے ہو لیکن بعد اسکی
جو حضرت نی فرمایا کہ من لم یصدقہ الخ یہ کلمہ استہزا اور ٹھٹھہ پر کس قرینہ سی محمول کیا جاویگا اور اگر بغیر قرینہ
بلا قیاس کے ایسی کلمات طیبات استہزا اور سخریہ پر محمول کیے جاوین تو ہر ملحد و زندیق ہر آیہ اور
حدیث کے نسبت ایسا ہی کہہ سکتا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا تو تھا قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل
بھی نہین بنتی اور امام کی نسبت استہزا اور سخریہ کے منسوب کرنے سے کام نہین نکلتا تب اپنی اوس
معمولی تاویل سی پناہ لی جو شیعون کے ہر حملہ کے لیے سپر بنائی گئی ہی اور جو ناصبیون کے ہر حربہ
کیواسطی ڈھال مقرر کی گئی ہی یعنی تقیہ جیسا کہ احقاق الحق مین بر سبیل تنزل لکھا ہی او للتقیۃ عن السائل
اور مجتہد صاحب نی بھی اخیر پر طعن الرماح مین فرمایا ہی و او بعد کلنا عن ذلک پس محمول بر تقیہ
خواہد بود لیکن اس تاویل کی بھی گنجایش نہین ہی اس لیے کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ سائل
مومنین او محبین سی تھا ورنہ جب امام نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا تو اوسے کچھ تعجب نہوتا اور
وہ یہ استفسار نہ کرتا کہ آپ بھی ایسا کہتی ہین سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہو کر جواب دینا
صاف اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ سائل سنی نہ تھا جس سی ضرورت تقیہ کرنیکی ہوتی اور اگر سائل

سنی بھی ہوتا تب بھی امام کا تقیہ کرنا اور سنی سی ڈر کر خلفا جور کی تعریف کرنا خلاف شان امامت کے
تھا اس لئی کہ امام باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام تقیہ سی ممنوع تھی اور اونکو تقیہ کرنا جائز ہی
نہ تھا اور جو صحیفہ خدا نی اپنی بھیجا تھا اوسمین اونکو علوم کے منتشر کرنے اور مسائل شرعی کو بلا خوف وخطر
ظاہر کرنیکی تاکید بھی اور اونکو خدا نی مطمئن کر دیا تھا اور اونکے حق مین فانک فی حرز واماں فرمادیا تھا
پس ایسی حالت مین امام کا ایک سنی سی ڈر جانا اور اوسکے خوف سے ایک غاصب بلکہ کافر کو صدیق کہنا
اور باوجود اطمینان خدا کے جان وعزت کا اندیشہ کرنا تعجب کا مقام ہے

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

عالیجناب مخاطب والاخطاب کو معلوم ہو کہ شیعونکی پاس آپکی ایک ایک بات کے دو دو تین تین جواب ہین
اسکو یہ سمجھنا کہ ایک جواب نہ چلا تب دوسرا جواب دیا یہ غلط فہمی حضور کی ہی دیکھیے ہمنے سبھی چلا دیا
جسکا چلنا آپ بہت دشوار سمجھے تھے ہمنے کیسی سہولیت سے چلا دیا اور بخوبی آپکی تسکین کردی اب
سنئی کہ علامہ شوستری نی جو یہ فرمایا کہ ذکر لفظ صدیق واسطے تخصیص وتمیز کے ہی تاکہ یہ ابوبکر اور ابوبکر دونسے
متمیز ہو جائی یہ جواب باصواب ہی حضور کے اوس قول کالبول کا جو آپ نی تیسری فایدہ مین
فوائد مستنبطہ اس حدیث کے ذکر کیا ہے کہ امام کو ایسی محبت اونسے یعنے ابوبکر سے تھی کہ بغیر صدیق
کے اونکا نام لینا اونکی دل کو گوارا نہین ہوا اسلیے اس لقب سی اونکو یاد کیا تھا انتہی علامہ شوستری
فرماتی ہین کہ ذکر صدیق لانسلم کہ بوجہ اسکے تھا کہ اونسے محبت تھی بلکہ بجایز ہی کہ بوجہ اسکے ہو کہ اونکی
ذات متعریف اور ماہیت لطیف غیرونسی متمیز اور متخصص اور متشخص ہو جائی اور ایک متشخص متشخص
بن جائی اور یہ جو حضرت مخاطب فرماتی ہین کہ اگر لقب صدیق کہکر سکوت فرما جاتی تو حضرات شیعہ
کو اس تاویل کی گنجائش تھی لیکن حقیر کہتا ہی کہ عبارت حدیث سی بہت ظاہر ہی کہ آنحضرت نے
صدیق کہکر سکوت فرمایا تھا اور اگر سائل ساکت رہجاتا تو حضرت بھی ساکت رہجاتی مگر سائل نی
سکوت نہ کیا اور ایک سوال دیگر غیر از سوال اول اونسی پیش کیا کہ آپ بھی صدیق کہتی ہین حضرت نے
فرمایا کہ ہان ہان ہم بھی تشخیص یک نام شخص کیواسطی صدیق کہتی ہین بلکہ جو اسطرح اوسکو صدیق نہ کہی جسطرحسی

ہمنی کہا بلکہ اوسکو صدیق مصدق کا مضمون نہ کہی تو خدا اوسکی تصدیق دنیا و آخرت مین نہ کرے کیون حضرت
اب تو ہر تاویل کی گنجائش باقرار حضور کے بخوبی ہوگئی کہ ہمنی سکوت بہ نسبت جواب سوال اول کے
ثابت کر دیا باقی رہا جواب سوال ثانی پس اوسکی بھی توجیہ وجیہ ہمنی بیان کر دی اور اگر آپ اوسپر راضی
نہو جیئی تو جسطرح احتمال استہزا و تقیہ جواب سوال اول مین ہوسکتا ہی اوسی طرح جواب سوال ثانی مین
ہوسکتا ہی لیکن جواب سوال اول مین کہ سکوت لفظ صدیق پر ہو آپ کی عنایات بیغایات سے احتمال
تشخیص نامتشخص قایم ہوگیا اور اظہار محبت جسکی آپ بغیر کسی دلیل و برہان کے مدعی ہوئی تھی باطل ہوگیا
قولہ سایل نی متعجبانہ سوال کیا **اقول** سابق مین گذرا کہ تعجب سایل سنی کا بیجا تھا کہ بیچارہ مضمون تقیہ سی
تو واقف ہی نہ تھا اور یہ بھی خوب جانتا تھا کہ امام علیہ السلام صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پھر
خلاف معتقد اپنی کیونکر اوسکو صدیق فرماتی ہین اور بہت بڑی دلیل سایل کی سنی ہونے پر یہ ہے
کہ امام علیہ السلام نی اوسکو سنی جانا تہا اس لئی کہ اگر اوسکو سنی نہ جانتی تو فعل ابوبکر سے اوسپر استدلال
قایم نہ کرتے اور امام علیہ السلام یہ تو خوب جانتی تھی کہ شیعہ صدیق سنیان کو کذیب جانتی ہین پس جواب
سایل شیعہ بفعل ویسے شخص کے کہ جسکو سایل کذیب سمجھتا ہی شان ادنی عاقل سی بعید ہی اور یہ بعینہ
مثل اسکی ہی کہ کوئی مسلمان مجوسی مسلمان ہی کوئی مسئلہ پوچھے وہ جواب مین کہی کہ ہان یہ جائز ہے اسلیے
کہ رام جی نی ایسا کیا ہی تو اس جواب مین کل عقلا مجیب کو عقل سی خالی کہینگی اور یہ شان ادنی انسان سے
بعید ہی چہ جائی شان امام کہ ارفع و اعلے کل عقلائی جہان سے ہی اور جب ہمنی سایل کا سنی
ہونا ثابت کر دیا تو یہ حدیث بہی مثل سیکڑون احادیث دیگر کے محمول بر تقیہ ہوسکتی ہی **قولہ** اوچھل
پڑے **اقول** ہم کہہ چکی کہ اوچھل پڑنا دلیل کذب حدیث ہی یا دلیل حمل بر تقیہ وہی راگ گایا ہوا
گائے جاؤ اور موچی صاحب کی نئی گنہجڑی اور بساطی صاحب کا پرانا رباب بجائی جاؤ **قولہ** بلکہ یہ بھی
فرمایا **اقول** اس فرمانیکی تین توجیہین ہمنی واسطے محبان ثلثہ کے پیش کین اگر ہماری تینون سے اونکی
تسکین نہین ہوتی تو ہم چار مین کہانسے لا دین جائیے آپ چار یارون ہی سی راضی رہیی **قولہ** تیسرا
قول جب حضرات شیعہ نی بیخیال کیا **اقول** کیون اسقدر جھک مارتی ہو یہ سب توجیہین ایک ہی شخص کے

ہین یعنی مولانائی شوستری علیہ الرحمہ کے جواب مین اسکی کہ اہلسنت بلا دلیل و حجت مدعی اسکی ہوئی کہ ذکر لفظ
صدیق بوجہ محبت ہی تو علامہ شوستری علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ لانسلم کہ بوجہ محبت ہی بلکہ لاجل التخصیص و التمیز
او الاستہزاء او للتقیہ عن السائل ہی یعنی ذکر لفظ صدیق نہ واسطی محبت کے ہے بلکہ واسطے تمیز و تشخیص یا تشخص
کے ہے یا واسطی سخریہ اور استہزا کے ہے یا واسطی تقیہ کے ہے پس یہ کل احتمالات ایسی ہین کہ جو اسمین سے
فرض کیا جائی مبطل دعوائی محبت ہی پس ایک تقریر کے تین ٹکڑی کرنا اور ہر ٹکڑی پر یہ کہنا کہ حجت
نہ چل سکا تو یہ کمال درجہ کی کیادی و مکاری و خداعی ہیہ کا ذہن عادرین خائنین کی ہی دیکھو ہم ایک
تو چلا چکی دو اور بھی چلائی دیتی ہین پھر تمہاری گرفت کی کوئی جگہ نرہیگی قولہ بنظر استہزا و تمسخر کے
اقول بلکہ بطور میان الماس کے لیٹھ کے کہ گو قافیہ نہ بیٹھی مگر مطلب حاصل ہو جائے قولہ کوئی قرینہ
چاہیے اقول قرینہ کبھی مقالیہ ہوتا ہی کبھی حالیہ ہوتا ہی حالیہ تو اس مقام پر امام کا معتقد کذبیت
صدیق ہوتا ہی ورنہ سائل کو تعجب صدیق کہنی سی ہوتا اور قرینہ مقالیہ بقول آپ کے سائل شیعہ کہ
جو معتقد کذبیت ابی بکر تہا بفعل ابوبکر جواب دینا چاہتا تہا کہ شیعون کا جواب بفعل جناب امیر دینا تہا جیسی کی
سنیون کا جواب بفعل ابوبکر و عمر دینا چاہیے تھا اور اگر بقول ہماری سائل سنی تہا تو قرینہ مقالیہ نرہیگا
بلکہ فقط حالیہ رہیگا لیکن ہماری واسطی ایک وجہ دیگر سے پھر بھی مقالیہ رہیگا اس لئی کہ سابق مین
گزرا کہ شان معصومیت کے خلاف ہی اجتہادی و استنباطی جواب دینا لان المجتہد یخطی و یصیب
والمعصوم لا یخطی بل یصیب فجوابہ مقصور علی الروایۃ من آبایہ الی جدہ علیہم السلام لیس فیہ رائی ولا قیاس
و لا استنباطات الاجتہادیہ قولہ اول تو سائل شیعہ تھا اسکے سامنے استہزا کرنیکا کیا موقع
تھا اقول بڑا تعجب ہی کہ حضرت مخاطب ایک زمانہ مین شیعہ تھی معلوم نہین کہ کتنی مرتبہ مجالس
شیعہ مین شریک ہو کر حضرات ثلثہ پر ہزارون صلواتین بھیجی ہونگی مگر آپ بالکل بھول گئی اری
حضرت شیعہ بڑا غضب کرتے ہین جب صلواتین بھیجنی شروع کرتے ہین تب کہتی ہین کہ حضرت
فلان پر حضرت فلان پر مع القاب مشہورہ ذکر کرتے ہین پس حضرت کہنا اور القاب شریفہ
کا ذکر کرنا اگر ٹھٹھا اور میان الماس کا الٹھا نہین ہی تو پھر کیا ہی جو اسکو ٹھٹھا نہ سمجھی وہ الو کا پٹھا

اور بڑا کودن اور بڑا اٹھا ہی پھر آپ شیعہ کے سامنے موقع اور بموقع کیا پوچھتی ہین قولہ دوسرے
اوسنی اپنی طرف سی اقول ہان گو اوسنی اپنی طرفسی ذکر ابوبکر نہین کیا تھا مگر حضرت چونکہ جانتی اور اوسکو
پہچانتی تھی کہ یہ سنی ہی اسلیئی اوسکو فعل ابوبکر سے جواب دیا اور جب نام ابوبکر کا لیا تو مزاحاً اوسکو صدیق
بھی کہا اور جب اوسنی یہ مسخراپن کہا کہ آپ تو صدیق نہ کہی تب حضرت ہنسی سے اوچھل پڑی اور اوسکی مزاج
کی راہ سی فرمایا کہ ہان صدیق ہان صدیق یعنی تمہاری صدیق جیسی آنحضرت صلعم خیر حالانکہ حقیقت مین آپ نہ تھے
یہانتک کہ یہ بھی کہا کہ جو اوسکو صدیق نہ کہی وہ مقابل تصدیق خدا نہین ہی یعنی تم سنیون کے نزدیک پس یہ
حکایت ہی اعتقاد مخالف کے استہزا جیسی شیعہ کہتی ہین کہ حضرت عمر وہ ہین کہ جنسی خدا روز قیامت سب سی
پہلی مصافحہ کریگا اور چونکہ حضرت عمر بقول خود ایک بال ہین حضرت ابوبکر کے تو ضرور ہی کہ خدا روز قیامت
اونکی قدمبوسی کری یہ سب حکایات ہین اعتقادات اہلسنت کے اور استہزاآت ہین اوپر اون اعتقادات
فاسدہ کے قولہ کس قرینہ سے محمول کیا جاوی اقول اوسی قرینہ سابقہ حالیہ و مقالیہ سی قولہ تو ہر ملحد
وزندیق اقول مثل تمہاری ہر ملحد و زندیق آیات و احادیث متاولہ مین کہسکتا ہی فما ہو جوابکم لہم فہو جوابنا قولہ چوتھا
قول جب حضرات نی دیکھا کہ یہ تاویل ہی نہین بنتی اقول اور حضرات اہلسنت نی دیکھا کہ یہ تاویل خوب بنتی ہی اور کسی کے بگاڑنی
سی نہ بگڑی تو اب ضرور ہوا کہ اونکا بندر ایک شاخ چھوڑ کر دوسری شاخ پر اوچک جاوی اور تقیہ
کی ڈال پکڑ کر ہلاوی ارے ملھوی کہانتک اوچھلی کودی گا دیکھ تیرا اگلا گھونٹتا ہون اب تجھکو بچہا چھوڑانا
مشکل ہی اپنی بڑی پھندر کو بھوپال تال سی بلاؤ اور جواب مستقصا لکھاؤ تو شاید کچھ کچھ دوستون کی جان
بچی قولہ سنیون کی ہر حملہ کے لیئے سپر بنائی اقول سنیونکی تو حملہ سی شیعونکو کچھ ڈر نہین اس لئی کہ یہ
حملہ زنانہ ہین جیسا کہ زلیخا نی حضرت یوسف کنعانی پر اور بی بی عائشہ طائشہ نے علی اعلائی عمرانی پر
حملہ کیا ایسی حملون سی جز اسکے کہ خود حاملہ حاملۃ الاوزار ہو جائی کچھہ شدنی نہین ہاں اگرچہ اہلسنت اوس
بار بردار کو تعبیر بحملاً خفیفاً کرین اور شیعہ بنظر فلما مرت بہ اثقلت حملاً ثقیلاً پر محمل کرین بہرکیف سنی بیچاری
شیعون کے ولی ملی پڑی ہوی ہین وہ کیا سر اوٹھا سکتی ہین باقی رہی تمہاری بزرگان خارجی وناصبی
پس اونکی مقابلہ کے لیئے شیعونکو خدانی ایک تیغ تبرا لعنہم اللاعنون سی اور ایک سپر تقیہ الا ان تتقوا منہم

تقیہ سی دی ہی اور فرمایا ہی کہ اگر موقع و محل تلوار چلانیکا نہو تو لا جناح علیکم ان تضعوا اسلحتکم
وخذوا حذرکم یعنی نہین ہی تمپر کوئی گناہ اس بات مین کہ رکھدو ہتھیار اپنی کو اور لی لو بچاؤ اپنا کما فی
ترجمہ شاہ رفیع الدین پس سپر تقیہ جو آلہ بچاؤ کا ہی اسکی نیچی ایک تلوار بھی چھپی ہوئی رکھی ہی کہ تمہاری کل وار
اس پر رک جائینگی اور شیعونکی وار جب چل جائینگی تو ناصبیون اور خارجیونکی علی سی اسفل تک در آئینگی
الحمد للہ کہ اہلسنت کو خدا نی اس تیغ و سپر سی بالکلیہ محروم کیا ہی اسی سی ہاری ماری پڑتی ہین **قولہ** اسلیئے
کہ الفاظ عبارت سی معلوم ہوتا ہی **اقول** کسی لفظ کو دلالت اسپر نہین ہی بلکہ دلالت اسکی خلاف پر ہی
قولہ کہ سائل مومنین محبین سی تھا **اقول** اگر مومنین سی ہوتا تو تقیہ امام سی خوب واقف ہوتا کہ التقیۃ دینی
و دین آبائی مذہب امام علیہ السلام کا ہی اور اگر محبین سی ہوتا تو قول و فعل امام پر معترض نہوتا **قولہ**
تعجب نہوتا **اقول** تعجب ہونا دلیل اس بات کی ہی کہ امام علیہ السلام کو وہ شخص معتقد کذبیت صدیق جانتا
تھا اور اگر معتقد صدیقیت جانتا تو ہرگز متعجب نہوتا لیکن جو شخص امام علیہ السلام کو معتقد کذبیت صدیق
سنیان جانی وہ ضرور ہی کہ شیعہ ہوا اسپر نہ شاہ صاحب نہ موجی صاحب نی کوئی دلیل قایم کی نہ حضرت
مخاطب نے ہر چند ہم غور کرتے ہین کوئی وجہ وجیہ اسکی ہماری خیال مین نہین آتی جز اسکے کہ فرما دین کہ چونکہ کل شیعہ
اماموں کو شیعہ سمجھتی ہین اسلیئی معتقد کذیب جانتے ہین اور چونکہ کل سنی اماموں کو سنی سمجھتی ہین اسلیئے معتقد صدیقیت
جانتی ہین پس اگر سائل سنی ہوتا تو تصدیق کہنی سی تعجب نہ کرتا لیکن یہ بات کہ کل سنی اماموں کو سنی سمجھتی ہین یہ مکابرہ ہی
و خدعی سفیہان جاہل کی واسطے قریب ہی عجم کے ہی سو اسطے کہ کل قدمائی سینہ آوار کرتی ہین کہ مذہب امامیہ مذہب اماموں کا ہی
جیسی مذہب حنفیہ مذہب ابو حنیفہ اور مذہب شافعیہ مذہب شافعی کا ہی اور علی ہذا القیاس حنبلی و مالکی اور اسی وجہ سی ابن اثیر
جزری صاحب جامع الاصول نی مائۃ ثانیہ مین امام علی ابن موسی الرضا کو مجدد مذہب امامیہ قرار دیا ہی اور اکثر اہلسنت
شیعون پر طاعن ہوئی ہین کہ یہ لوگ منقولات ائمہ پر عمل کرتی ہین اور منقولات صحابہ پر عمل نہین کرتے
چنانچہ اسی حدیث کے فائدہ ثانیہ مین خود مخاطب نی بھی فرمایا ہی کہ تمسک بصحابہ کرنا یہ حصہ صرف
اہلسنت کو نصیب ہوا ہی حضرات شیعہ اس سی محروم ہین انتہی اور بہت ظاہر ہی کہ اگر اہلسنت
اماموں کو سنی جانتی تو ضرور انکی احادیث کو جمع کرتے صحیح بخاری والی نی ایک حدیث بھی امام جعفر صادق

کی نہ لی حالانکہ چہار ہزار راوی یون نی انحضرت سے روایت کی اگر سنی امام جعفر صادق کو سنی جانتی تو اونکو چھوڑ
کر ابو حنیفہ کیطرف کیون جاتی ہیں امر کو ہمنے ابتدائی جلد اول مین بخوبی ثابت کیا ہی کہ سنیونکو اماموں سی
کچھ واسطہ نہین اور قدمائی سنیہ اماموں کو شیعہ جانتی تھی اور اونکی مذہب کو اپنی مذہب کے خلاف سمجھتی تھی
ابن ابی الحدید دوستان صدیق سی شرح نہج البلاغہ مین کہتا ہی کہ ایک سنی نی اپنی اوستاد سنی سی کہا کہ اگر آپ
دیکھی روز غدیر شیعونکو کہ قبر جناب امیر پر جمع ہوکر کسقدر شیوخ ثلثہ کے بارہ مین گستاخیان کرتے ہین تو آپکو
بڑا تعجب ہوتا اوستاد صاحب نی فرمایا کہ واللہ اونکو جری نہین کیا ہی اون گستاخیون پر مگر صاحب قبر نی
شاگردنی کہا اگر ایسا ہی تو ہم فلان وفلان کو کیون دوست رکھین اوستاد جی نی یہ سنکر کچھ جواب نہ دیا
اور جوتیان بغل مین دبا کر بہاگ کھڑے ہوی حقیقت مین اگر جناب امیر علیہ السلام قنوت مین اللہم العن صنمی
قریش وجبتیہما وطاغوتیہما نہ پڑھتی تو شیعہ اللہم العن اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری کیون کہتی شیعونکو
حضرت ابوبکر اور عمر سے کیا مطلب دنیا مین بہت برے برے لوگ مثل فرعون وہامان کے گزر گئے
کسی کا ذکر کوئی نہین کرتا مگر فرعون وہامان آل محمد کا ذکر ہر دم زبان پر رہتا ہی اسکی وجہ سوائے اسکے
اور کیا ہو سکتی ہی کہ اونکی اماموں نی اونکو یہی تعلیم کیا ہی پہر آپکو اس سی کیا عیسی بدین خود موسی بدین
خود آپ کسلیئے لوگونکو ستاتی ہین اور سب سی لڑتی جھگڑتی ہین کہ خواہی نخواہی آپ کے ایسے سب
ہو جائین ورنہ آپ سبکی ہجو کرین اور جب ہم جواب دیتی ہین تو آپ حضرت صدیقہ نانی کی نام پر رونے
لگتی ہین **قولہ** سائل کا تعجب کرنا اور امام کا غصہ ہوکر جواب دینا **اقول** صدیق کہنا اور بغل صدیق
استدلال کرنا اور اظہار غصہ یہ سب بسبب تقیہ تھا اور تعجب سائل بوجہ سنیت تھا کہ التقیۃ دینی ودین آبائی سے
واقف نہ تہا اگر شیعہ ہوتا ضرور واقف ہوتا **قولہ** سائل سنی نہ تھا جس سی تقیہ کرنیکی ضرورت ہوتی
اقول چونکہ ضرورت تقیہ ہوئی اسی سی ہمنی سائل کو سنی کہا اور آپ بلادلیل اوسکی شیعہ ہونی کی مدعی ہین
لیکن ہمنی فرض کر لیا کہ شیعہ ہی تہا اور اوس سی تقیہ کی ضرورت نہ تھی مگر لانسلم کہ وہ مجمع سنیون سی
خالی تہا کیون نہین جائز ہی کہ کوئی مفسد ملعون وہان موجود ہو اور اگر ہم یہ بہی فرض کر لین کہ کوئی مفسد
بہی اوسوقت نہ تہا مگر چونکہ تعلیم مسئلہ اوسکو اوسوقت خاص مین اس طریقہ خاص سی ہوتی تو اوسکے لیے

بعد اسکی کوئی ضرر عظیم متصور تھا اور بعد دفع زمانہ ضرر پھر تعلیم اسکی بطریق دیگر ہوئی ہو گی کہ جسمین ذکر کذبیت
کسی کذیب کا ہوگا و اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال **قولہ** سنی سی ڈر کر **اقول** سنی ہر جیل رجالی کے کیا حقیقت
تھی کہ کوئی اوس سی ڈرتا خوف برانگیختہ ہونی اوس فتنہ و فساد کا تھا کہ جس سی خدا راضی نہ تہا بسبب اسکی کہ
خلاف اختیار و امتحان خلائق من اللہ الخالق تہا یہ بڑی حماقت حمقا کی ہی کہ ہماری تقیہ کو اور اون لوگونکی
تقیہ کو جنکو اختیار گردش زمین و زمان دیا گیا تہا یکسان سمجھے ہین جناب رسولخدا کو کونسی خوف جان و
مال و آبرو تھا کہ ہدم خانہ کعبہ نہ کر سکے اور لولا قومک حدیثو العہد بالکفر لہدمت البیت فرمایا **قولہ** امام
جعفر صادق ع تقیہ سی ممنوع تھی **اقول** کبتک پرانی لترین ٹانکی ہوئی انشائی کے کاریگری طرہ دستار
وجیغہ افتخار کروگے تمہاری چھیٹین شہادت کی پہلی دلیل مین کفش دوز جہنم سوز کی کفش کاری ہم بخوبی
کرچکی فارجع البصر ثم ارجع البصر کرتین فلا ترجع الا بخفی حنین

قال المخاطب التمام لاھدا اللہ سبل السلام

علاوہ برین امام کے حالات پر بھی نظر کرنا اور اونکی طور و طریقہ کو بھی دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ ہمیشہ
سنیون سی دبجاتی تھی اور ناصبیون کے خوف سی جھوٹی تعریف صحابہ کی کیا کرتی تھے یا کبھی اپنے
اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی اور اپنی شان جو صدق گوئی کو بھی ظاہر فرماتے تھے اگر یہ
ثابت ہو کہ کبھی کسی سنی کے مقابلہ مین حضرت نی اپنی عقیدہ کو ظاہر نہین کیا اور ہمیشہ ہر ایک سنی کی
روبرو تقیہ کو کام فرمایا تو خیر اس حدیث کے نسبت بھی ہم عذر تقیہ کو تسلیم کر سکتے ہین اور اگر
یہ امر معلوم ہو کہ امام نی بڑے بڑے سنیونکی سامنی اظہار حق فرمایا ہی اور بلا خوف انکی جو کچھ
دل مین تہا اسکو ظاہر کر دیا ہی تو پھر کیونکر ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ کو قبول کرین اب ہم امر
دویم کو کتب شیعہ سی ثابت کرتے ہین ملا باقر مجلسی کتاب حق الیقین مین لکہتی ہین کہ در زمان حضرت امام
محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام کہ اواخر زمان بنی امیہ و اوائل دولت بنی عباس بود از ان
دو بزرگواران قدری مسائل حلال و حرام و علم تفسیر و کلام و قصص انبیا و سیر تواریخ ملوک عرب و عجم

وغیر آنہا از غرائب علوم منتشر گردید کہ عالم را فرا گرفت ومحدثان شیعہ در اطراف عالم منتشر گردیدہ وپیوستہ
در مناظرات ومباحثات علما بر جمیع فرق غالب بودند وچہار ہزار کس از علمای مشہور از حضرت صادق
روایت کردہ اند وچہار صد اصل درمیان شیعہ بہم رسید کہ اصحاب باقر وصادق وکاظم علیہم السلام روایت
کردہ بودند الی قولہ وبہ طریق معتبرہ منقول است کہ قتادہ بصری کہ از مفسرین مشہورہ عامہ است بخدمت
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آمد حضرت فرمود توئی فقیہ اہل بصرہ گفت بلی حضرت فرمود وای بر تو ای قتادہ حقتعالی
خلقی آفریدہ است کہ ایشان را حجتہای خود گردانیدہ است بر خلق خود پس ایشان میخہای زمین اند و
خازنان علم الٰہی اند پس قتادہ مدتی ساکت شد کہ یارای سخن گفتن نداشت پس گفت بخدا سوگند کہ در پیش فقہا
وخلفا وبادشاہان وابن عباس نشستہ ام ودل من نزد ایشان مضطرب نشدہ چنانچہ نزد تو
مضطرب شدہ است حضرت فرمود میدانی کہ کجائی در پیش خانہ نشستہ کہ حقتعالی در شان ایشان
فرمودہ است کہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ قتادہ گفت راست گفتی پس جب کہ
بڑے بڑے مفسرین اور مشہور فقہا اور نامی علماء کے مقابلہ مین امام تقیہ نہ کرین اور اونکو
برا بھلا کہین اور وای بر تو اور مثل اوسکے اور کلمات عتاب کے فرمانی مین کچھ تامل نہ فرماوین
اور اونکی شاگرد اور حاضر باش بڑی بڑی مجلسون مین سینون سی مباحثہ کرین اور اونکو ہرا دین
اور ہزارون عالم اور سیکڑون فقیہ اونسی تعلیم پاوین تو کیونکر ہم اس امر کو مانین کہ ایسی زبردست
امام جن کی مجلس مین آنی سی بڑی بڑی متکلمون کی بدن مین لرزہ پڑ جاوی اور صورت دیکھنے سی اونکا
دل کانپنی لگی ایک سنی کے سامنی آنی سی ڈر جاوین اور خلفائی جور کی ایسی بڑی تعریف کرنیلگین
کیا وہ سائل جسنی حلیہ سیف کا سوال کیا تہا قتادہ بصری سی بھی بڑہکر تہا یا کوئی لشکر اور فوج لیکر
امام سی مسئلہ پوچھنی آیا تہا کہ امام قتادہ سی تو نہ ڈری اور اوسپر تو عتاب کیا اور سائل سی ڈرکر
ابوبکر کو صدیق صدیق صدیق کہنی لگی ہماری نزدیک تو اگر کوئی بادشاہ اور امیر بھی آتا تب بھی
امام کلمہ حق کہنی سی درگذر نہ فرماتی اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے خلاف ہرگز کچھ بھی زبان
سی نہ نکالتی اور یہ صرف ہمارا خیال ہی خیال نہین ہی بلکہ اسکا ثبوت شیعونکی کتابون سی ہوتا ہی

چنانچہ ملا باقر مجلسی حق الیقین مین لکہتی ہین کہ در روایت دیگر معتبر وارد شدہ است کہ در سالیکہ ہشام بن
عبد الملک بحج رفتہ بود در مسجد الحرام دید کہ مردم نزد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہجوم آوردہ اند از
امور دین خود سوال می کنند عکرمہ شاگرد ابن عباس از ہشام پرسید کہ کیست این کہ نور علم از جبین او
ساطع است میروم کہ او را خجل کنم چون نزدیک حضرت آمد وایستاد لرزہ بر اندام او افتاد و مضطر
شد و گفت یا ابن رسول اللہ من در مجالس بسیار نزد ابن عباس و دیگران نشستہ ام این حالت
مرا عارض نشدہ حضرت ہمان جواب را فرمود پس معلوم شد کہ از معجزات امام و شواہد امامت
آنست کہ حقتعالی محبت ایشان را در دل دوستان و مہابت ایشان را در دلہای دشمنان
می افگند پس جبکہ ہشام ابن عبد الملک سی ظالم بادشاہ کے موجود ہونے پر امام کا رعب دشمن پر
ہوجاوی اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر لرزہ آجاوی تو تعجب ہی کہ پہر امام ایک سنی
کے رعب مین آجاوین اور ایک ادنی آدمی سی ڈر جاوین مین ہرچند غور کرتا ہون اور بہت
سوچتا ہون لیکن حضرات شیعہ رحمہم اللہ کی باتین میری سمجھ مین نہین آتین اور امامت کی حقیقت تو فرضی
اور انبیاہی نہین سمجھی تو مین کیا سمجھسکتا ہون لیکن اوسکی ظاہری شواہد بھی میری ذہن مین نہین آتی کہ کبھی تو
حضرات شیعہ اماموںکو ایسا شجاع اور ذی رعب بناتی ہین کہ بادشاہون اور ظالمون کو بھی مجال
گفتگو کی اونکی سامنی نتھی اور عالمون اور فقیہونکو بھی جرأت بات کرنیکی اونسے ہوتی تہی سب کو
برا کہا کہتی تہی اور لوگ چپ چاپ سنا کرتی تھی اور سوائی درست اور بجا کے امام کے سامنی
کسی کی زبان سی کوئی لفظ نہ نکلتا تہا اور کبھی حضرات شیعہ اماموںکو ایسا خوف زدہ اور حیران نعوذ باللہ
بنادیتی ہین کہ وہ ایک ادنی آدمی سی ڈر جاتی تہی اور اگر اونکی مجلس مین ایک سنی بھی آجاتا تہا تو وہ
چپ ہوجاتی تھی اور اوسکا ایسا رعب ان پر چہا جاتا تھا کہ ایک بات بھی ایسی کہ جو اوس سنی کی عقیدی
کے خلاف ہوتی تہی نہ فرماتی تہی حقیقت مین یہ سب تہمتین شیعونکی اماموں پر ہین وہ بنی زادی
اور رسول کے جان و جگر تھے انکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا
انکی بات بات مین اونکی نانا کے کلام کا جلوہ ظاہر ہوتا تہا جسطرح اونکا ظاہری جمال نمونہ پیغمبر صاحب

کے حسن کا تھا اسی طرح اونکا باطنی کمال بھی کمالات نبوی کا ظہور ہوتا تھا اونکا دل اونکی زبان حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کی مانند یکسان تھی نفاق اور جھوٹھ اور حیلہ اور تقیہ ونکی کمالات کی حق مین ایک سخت عیب تھا کیونکر خدا ایسی لوگونکو جو سراسر نور کے پتلے تھے ایسی کثافتون سی پاک نہ رکھتا اور کس لیئے اون پاک امامونکو جو سراپا طہارت کی صورت تھے ایسی نجاستون سی دور نہ رکھتا انحضرات شیعہ جنکی شان مین آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہو جنکی پاکی پر پاکی نی قسم کھائی ہو جنکی صداقت پر صدق کو ناز ہو جنکی صورت اور سیرت پیغمبر کیسی ہو جنکی گہوارہ جنبانی جبرئیل امین کے تعلق ہو جنکی زیارت کو ملائکہ عرش برین آتی ہون جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہوا ونپر تم ایسی تہمتین کرو اور خوف اور جھوٹھ اور حیلہ کو ان پاک امامون کی طرف نسبت کروا ای بھائیو کیا محبت کے یہی معنی ہین جو تم رکھتی ہو اگر امامت کی یہی شان ہی تو مسلمانون کا کیا ذکر ہی گبر و ترسا بھی نفرت کرینگے اور ایسی باتونکو بھی سنکر سب الامان الامان پکارینگی اگر تم کو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما اور محدثین نی ایسی روایتون کو لکھا ہی اور ایک گروہ نی فقہا کے اسکو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سی غور سی رفع ہو سکتا ہی یعنی تم اون لوگون کے حالات پر غور کر دجو راوی تمہاری بہانکی روایتونکی ہین اور مدار تمہاری مذہب کے احادیث کا ہی کہ وہ سب کے سب جھوٹھے تھے اور امام اون پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اسکو ہم تمہاری ہی کتابون سی اپنی موقع پر آئندہ ثابت کرینگے تب تمکو معلوم ہوگا کہ امام کا ظاہر باطن ایک تھا جو انکی دل مین ہوتا تھا وہی زبان سی ارشاد فرماتی تھی اگر تم ہماری کہنی کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کے اقوال پر نظر کرو کہ انہون نی بھی ائمہ کرام کیطرف سے ایسا ہی لکھا ہی اور خود ائمہ کی حدیث کو لکھکر اس بات کو صاف کر دیا ہی چنانچہ محدثین شیعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث لکھتے ہین کہ امام علیہ السلام نی فرمایا ہی لا تذکروا سرنا بخلاف علانیتنا ولا علانیتنا بخلاف سرنا حسبکم ان تقولوا ما نقول و تصمتوا عما نصمت الخ کہ ہمارا ظاہر و باطن ایک ہی ہماری باطن کو برخلاف ہماری ظاہر کے ہرگز نہ کہو اور نہ ہماری ظاہر کو مخالف باطن کے کہو یہی تمہارے واسطے کافی ہی

کہ جو ہم کہتی ہین وہی تم بہی کہو اور جس سی ہم چپ رہتی ہین اوس سی تم بھی خاموش رہو پس ایحضرات شیعہ اگر
حقیقت مین تم امام کے حکم پر عمل کرتے ہو اور اونکے کہنی پر چلتی ہو تو اونکی قول کو سنو اور اوسپر
عمل کرو جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا دیسا ہی تم بھی چپ چاپ انکو صدیق صدیق
کہو اور سوای اوسکے وہ بات جس سی امام نے سکوت فرمایا تم بھی اوس سی خاموش رہو

یقول المتمسک بولایۃ علے ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ علاوہ حضرت مخاطب کے جولاہی پن کا کلاوہ یا وسواس الخناس کا بہلاوہ ہی مصلحت خداوندی مقتضی
اسکی ہی کہ اولیاء اللہ کبھی غالب ہون کہ حجت خدا خلق پر تمام کرین اور کبھی مغلوب ہون کہ اونہین
لوگ شایبہ الوہیت نہ سمجھین اور بل ھم عباد مکرمون کے قایل رہین وہی جناب رسولخدا ہین
کہ جنکے اشارہ سی رد الشمس و شق القمر ہوتا تہا اور ایک مشت خاک سی تیس تیس ہزار جرار خنجر گزار
کو بہگا دیتی تھی جیسا کہ آیہ وانی ہدایہ ما رمیت اذ رمیت اوسپر شاہد ہی اور کبھی چند کفار نابکار
کے ہاتھون سی از سر تا پا غرق خون ہوتی تھی اور دندان مبارک شہید ہوتے تھے وہی ابوجہل
لعین کبھی مشیمہ گندیدہ سر مبارک پر ڈالتا تہا اور اونحضرت کی گریہ و زاری کا تدارک خدا دست
حضرت حمزہ سی کراتا تہا کہ وہی مشیمہ اوسکی ریش و بروت مین ملا جاتا تھا اور کبھی وہی ابوجہل کا حضرت
کے سامنے آجانے سے پیشاب خطا ہو جاتا تہا اور لرزہ بر تن پڑ جاتا تھا جیسا کہ شواہد النبوۃ جامی
و دیگر کتب اہلسنت مین ہی کہ چند بار ابوجہل وغیرہ جناب رسولخدا کے پاس بقصد قتل و ایذا دہی آئے
مگر ترسان و مثل بید لرزان خایب و خاسر پس پا ہوی الغرض جب انبیا کا حال ہر حال مین برابر
نہوا نہین فما ظنک بالاوصیاء الاولیاء بیت یکتا حال من
برق جہان است * دمی پنہان و دیگر دم عیان است * گہی بر طارم اعلی نشینم * گہی بر پشت پای
خود نہ بینم - پس امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام اگر کسی وقت مین قتادہ اور عکرمہ
ایسے ناصبیون سی نڈری اور دوسری وقت ایک ناصبی دیگر سی حذر کیا تو اسمین کیا قباحت لازم

آئی اور کونسا امر خلاف عقل و نقل ہو گیا جناب رسولخدا ایک وقت تنہائی مین جب امثال آپ کے ثلثہ فرار کر جاتی تھی تو بنفس نفیس مقابلہ کفار اشرار پر مستعد ہو جاتی تھی اور طرف ہزارونکے معیز فرماتی تھی اور رجزیں سے انا ابن عبد المطلب انا النبی لا کذب پڑھتی تھے یعنی مین فرزند عبد المطلب ایسی جری و بہادر کا ہون اور مین پیغمبر برحق ہون جھوٹھا نہین ہون اور وہی حضرت وقت دیگر کبھی خانہ ارقم مین کبھی غار ثور تیرہ برس تک پنہان ہوتے تھے الحاصل مراعات مصالح وقت وہ امر ہی کہ جس سی خداوند تعالی نے شریعتونکو بدل دیا اور ہزارون احکام خداوندی منسوخ ہو گئی پس اگر اماموں نے بعض اوقات بمصالح وقت بحکم خداوندی مثل رسولخدا باعلان اظہار حق کیا اور بعض اوقات مین بکتمان اظہار حق کیا تو یہ کونسی مشکل بات ہے کہ سمجھ مین نہین آتی ہم حیران تھی کہ نبوت کیونکر سمجھ مین آگئی اور امامت کیونکر سمجھ مین نہین آتی لیکن بعد غور و فکر ہم سمجھی کہ آپ خاک اور پتھر بھی نہین سمجھی ورنہ شیعہ سی اشعری اور اشعری سی نیچری کیون ہوتی اب مناسب معلوم ہوتا ہی کہ دو چار فقرات نسبت آپ کے توڑ دیئی جائین کہ آپ کٹری ہو جائین انشاء اللہ تعالی **قولہ** ہمیشہ سنیون سی ڈر جاتی تھی **اقول** مجمع علیہ امامیہ ہی کہ امام و پیغمبر کے لئی وقت اتمام حجت تقیہ جائز نہین ہی پس ایسی وقت مین شیعون اور ناصبیونکی باپ سی بھی نہین ڈرتے تھی لیکن بعد اتمام حجت خدا ایسی جیسا موقع و محل ہو ویسا فرماتی تھے کبھی تقیہ کرتے تھے کبھی نہین کرتے تھے اگر یہ سمجھتی تھی کہ اس سنی ناصبی بدذات کی ذات سی کوئی فتنہ و فساد ایسا ہوگا کہ جو خلاف مرضی خدا ہی تو تقیہ کرتی تھی ولا فلا **قولہ** اپنی امامت کے جلال پر بھی آجاتی تھی **اقول** نبی و امام ہر مقام پابند احکام خداوندی یا وحی و الہام ہین اونکو جلال و جمال سی کیا واسطہ یہ سب آپ کے پیرون اور جھوٹھ موٹھ کے اولیاء اللہ بنی ہوون کے ڈھکوسلے ہین کوئی سالک بنا اور سالک مسالک مہالک ہوا وہ بردہ عاشقی و معشوقی خدا مین تماشا بین جمال حسینان صبیح و نازنینان ملیح ہوا عاشقانہ اشعار پڑھکر گانی اور ناچنی اور تھرکنی لگا اور کوئی دیوانہ مجذوب بنا اور رجوب بنا وہ لنگوٹی بند اور بنگ نوش ہوا اور اوسکی نشہ کی جوش و خروش مین چوتر کھول چنڈال بال نکالکر اور

اور لال لال گال اور آنکھین دکھا کرکے بھنگھٹنا اوٹھ کھڑا ہوا دہنی جلاہون نی کہا کہ شاہ جی اسوقت
جلال مین ہین جو اونکی منھ سی نکلجائیگا وہ فوراً ہوجائیگا کبھی جو منھ سی فون نکلگیا تو گویا ایک شرارہ جہنم کا
کہ بستیون مین بلکہ جنگلون مین اوس سی بنا بر تمہاری عقیدہ فاسدہ کے آگ لگ گئی کتنی بستیون کو اوجاڑ
دیا ہی کتنی دریاؤن کو سوتنے مار کر کوسون بھگا دیا ہی یہی لوگ آپکی چھٹی مرشد ہین انہین کو پوجیے
ہمارے امامونکو معاف کیجیے کہ انکو جلال وجمال سی کچھ سروکار نہین وہ تمہارے سالار نہین وہ
تمہارے مدار نہین **قولہ** امام نے بڑے بڑے سنیون کی سامنی اظہار حق فرمایا ہی **اقول**
شیعون کا عقیدہ یہ ہی کہ اونکی پیغمبر نی بڑی بڑی کافرون کے سامنے اور اونکے امامون نی
بڑی بڑی خارجیون اور بڑی بڑی ناصبیون کے سامنے اظہار حق فرمایا ہی اور معجزات
دکھائے ہین اور حجت خدا تمام کی ہی بعد اتمام حجت مواقع تقیہ مین کتمان اور مواقع غیر تقیہ مین اظہار
واعلان کیا ہی **قولہ** ہم اس حدیث کے نسبت عذر تقیہ قبول کرین **اقول** اگر ایک مقام مین جہان
اظہار واعلان اتماماً للحجۃ لازم وواجب تھا تقیہ نہ کیا یا جہان کہین خوف فتنہ وفساد نہ تھا تقیہ نہین
کیا تو اس سی یہ کیونکر لازم آیا کہ کہین بعد اتمام حجت خدا مقام فتنہ وفساد مین بھی تقیہ نہین کیا **قولہ**
کتاب حق الیقین مین لکھتی ہین **اقول** بہت ٹھیک لکھتی ہین لیکن اوس سی نفی تقیہ مقامات تقیہ مین سمجھنا
نہایت حماقت سمجھنے والے کی ہی **قولہ** پس جب بڑے بڑے مفسرین الی **قولہ** امام تقیہ نہ کرین **اقول**
وہ ضالین ومضلین ایسی ہی تھی کہ جن پر اتمام حجت خدا لازم تہا اور تقیہ ونسی جائز نہ تہا **قولہ** اونکو
برا بھلا کہین **اقول** وہ نالائق لائق برا کہنی کے تھی اور بھلا تو نہین کہا **قولہ** بڑی بڑی مجلسون مین
سنیون سی مباحثہ کرین **اقول** کتب رجال موجود ہین دیکھ لو کہ امثال ہشامین اور مومن الطاق
وغیرہم نے کیسا کیسا سنیونکا دم بند کیا ہی لیکن وہ مقامات تقیہ نہ تھی **قولہ** بڑے بڑے عالمون کے
بدن مین لرزہ پڑجائے **اقول** جیسے جناب رسولخدا کی صورت مبارک دیکھنے سے بڑی
بڑی کافرون کی مثل ابوجہل وابولہب کے دلون مین کبھی لرزہ پڑجاتا تھا اور رہ جاتے تھے وہ
کر نہین سکتی تھی اور کبھی کوڑا اور اوجھڑے اونپر ڈالدیتی تھی اور اونحضرت کو نوبت گھرون مین

چھپنے اور غاروں مین پوشیدہ ہونیکے آتی تھی قولہ ایسی بڑی تعریف کرنے لگین اقول
اگر تعریف بلاقصد تعظیم ہی تو بیجو ملیح ہی قولہ قتادہ بصری سی بھی بڑھکر تھا اقول گمراہی مین اگر یہ بڑھکر
تھا تو ایذا رسانی مین وہ بڑھکر ہو سکتا ہی اور تقیہ موذیون سی ہی نہ مطلق گمراہون سے قولہ
کوئی لشکر اور فوج لیکر اقول لشکر فوج اوسجگہ موجود ہونیکا حال نہین معلوم مگر حلیۃ السیف کا سوال
قرینہ اسکا ہو سکتا ہی کہ شاید وہ سپاہی کسی فوج یزیدی کا ہو قولہ امام قتادہ سی اقول بکے جاؤ
کہا تک بھونکوگے اور ہم کہا تک دُتکار بنیگے قولہ اور جو کچھ اونکی دل مین ہوتا اوسکے
خلاف ہرگز کچھ زبان سی نہ نکالتی اقول پیغمبر خدا کے دلمین تہا کہ ابن ابی کافر اور منافق ہی مگر کبھی
زبان سی نہ نکالا بلکہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑھنی مین خلاف اوسکی زبان سی نکالا اور بیچاری عمر نی جب دامن
پکڑکر کھینچا تو اسکو کتون کی طرح دتکارا ذرا آیہ وافی ہدایہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشے
الناس واللہ احق ان تخشہ جو اختلاف ظاہر و باطن کو ظاہر کرتا ہی ملاحظہ فرمائی فما ہو جوابہ
فہو جوابنا قولہ حق الیقین مین لکھتی ہین اقول بہت درست لکھتی ہین تمکو قتادہ ناصبی کی روایت نی
کیا فائدہ دیا جواب عکرمہ خارجی کی روایت فائدہ دیگی قولہ اور امام کے خوف سی اونکی بدن پر
لرزہ آجاوی اقول لرزہ اعدای دشمن پر پڑجانا معجزات انبیا اور ایمہ علیہم السلام سی تہا
اور معجزات اور خوارق عادات نبی اور امام کے ساتھ ہر وقت نہین رہتی بلکہ بروقت ضرورت
خداوند نعم الاتمام حجت کے لیے عطا فرماتا ہی حضرت عمر کی ہیبت وہ آپ بیان فرمائی ہین کہ
درہ عمر اہیب من السیف مشہور کیا ہی اور آنحضرت نی ایک روز ایک عورت کو بلایا تو اوسنی
ماری خوف کے بچا ڈالدیا واقع مین وہ قد و قامت ضخیم و طویل اور وہ رنگ سیاہ صیقلی
جو صہاک حبشیہ سی تہا ایسا ہی ڈرونا تہا کہ جس سی حاملہ کا حمل بھی ڈر جاتی مگر ابولولو کی سامنی کچھ رعب نہ چلا اور
اوسکا جہرا جگلیا فوا مصیبتاہ انا للہ مومنین اہلسنت کے لیے مقام رقت ہی تم کہین ہنس نہ دینا
قولہ امامت کے حقیقت تو فرشتے اور انبیا بھی نہین سمجھے اقول امامت کی حقیقت تو سب مومنین
سمجھی ہین مگر خلافت کی حقیقت البتہ بہت مشکل ہی خیاط بھی خلیفہ ہی حجام بھی خلیفہ ہی نان بائی بھی خلیفہ

ہی ان خلفائی ثلثہ پر اور تمہاری خلفائی ثلثہ مین کیا فرق ہی یہ بھی آدمیونکی بنائی ہوی ہین وہ بھی آدمیون کی
بنائی ہوئی ہین جسطرح مسلمانون نی ... ہی اور ... کو خلیفہ بنایا اوسی طرح کچھ مسلمانون نی ابوبکر کو خلیفہ
بنایا اسیوجہ سی ... بیچارہ کو خلیفہ رسول اللہ ہونیسی انکار تہا چنانچہ نہایہ ابن اثیر مین جو معتبر کتاب اہلسنت
کی ہی لکہا ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت ابی بکر سی پوچہا کانت خلیفہ رسول اللہ فقال لا فقال فما انت
فقال انا الخالفہ یعنی تمہین خلیفہ رسول اللہ ہو حضرت ابی بکر نے کہا کہ نہین اعرابی نی کہا کہ پہر تم کون ہو کہا
کہ مین تو خالفہ ہون پہر ابن اثیر نی معنی خالفہ مین لکہا ہی کہ خالفہ وہ ہی کہ جسمین کچہ خیر و بہتری نہو لیکن صاحب
قاموس نی لکھا ہی کہ معنی خالفہ کے احمق اور بیوقوف کے ہین صحیح ہی اگر احمق اور بیوقوف نہوتا تو لوگون
کے بنانی سی خلیفہ کیون بنتا جسکو جناب رسولخدا نی خلیفہ نہ کیا وہ دوسرونکی بنانی سی کیونکر ہوجائیگا
قولہ خوف زدہ اور حیران **اقول** فضہ اللہ فاک و جعل النار مثواک کسی حیلہ و بہانہ سی طاہرین اطیاب
کو بدرشت زبانی یاد کرنا اپنی طیب ولادت سے مومنین کو آگاہ کرنا ہی بہت اچہا نطفہ نجس کے نجاست
و خبث سی ہم بخوبی آگاہ ہوگئی لیکن جواب آپکی بات کا یہ ہی کہ جہان مقام اظہار و اعلان اور اتمام
حجت ایزد منان تہا وہان نہ اعلے سی ڈرتے تھے نہ ادنی سے اور جہان مقام کتمان تہا
وہان اعلی و ادنی سب سے کتمان تہا اور حیران وہ ہی جو مثل تمہاری ثلثہ کے خوف جان سی
لڑائیون مین کفار کو پشت دیکر بہاگ کھڑا ہو نہ وہ کہ نظر بمصالح وقت کسی بات کو نالائقون سی
پوشیدہ کری کہ موجب اوس فتنہ و فساد کا ہو جو خلاف مرضی خدا ہو **قولہ** وہ تو نبی زادے اور
رسول کی جان و جگر تھے الی قولہ جنکی قول و فعل پر دین و مذہب کا مدار ہوا **اقول** مومنین موقنین
آؤ اور تماشا دیکھو تمنے تو قصہ منافقون کی زبان خدا سی سنی ہونگی مگر اونکی صورت بجنسہ دیکھی
ہوگی آؤ اور ہماری مخاطب کو دیکھو لو کہ ایسی ہی شکل منافقی زسرتا پا ہوتی تہی اور جسطرح سے وہ لوگ
انک لرسول اللہ کہتی تہی گو خدا اونکو جھوٹا فرماتا تہا اوسی طرح ہماری مخاطب بہی دیکھو ہمارے
اماموں کے کیسے تعریفین کر رہے ہین مگر دل اونکا موافقت اونکی زبان کی نہین کرتا لاجرم
ضرور خدا گواہی اونکی کذب کی دیگا اب ان مولوی الو صاحب سے پوچھو کہ جب ایسی لوگ

موجود تھے کہ جنکے قول وفعل پر دین ومذہب کا مدار تھا اور پیغمبر نے بھی حدیث ثقلین مین امور دینی اور
دنیوی مین اونہین کے دامن پکڑنیکو کہا تھا پھر تمنے ابوبکر کا دامن کیون پکڑا اوس خالفہ بی عقل کو
بزبان خود شش کیون خلیفہ بنایا اہلبیت نبویؐ کو چھوڑکر ابو حنیفہ جیفہ اور اوسکے امثال کے فضلہ خوار
کیون بنی اماموں کی زیارت کو ملائکہ عرش برین آئی اور ابوبکر کی زیارت کو ایام بت پرستی مین بیشمار شیاطین
آئی اونکی گہوارہ جنبانی جبرئیلؑ نی کی انکی طبع جنبانی طرف شراب خواری اور بت پرستی کے عزازیل نی
کی اونکی صورت وسیرت پیغمبرؐ کی اور انکی صورت چکے داڑہی اور سیرت ابوالشر کی اونکی صداقت پر
صدق کو ناز اور انکی ذات سے کذب وخدع ومکر سرفراز اون کی پاکی پر پاکی نے قسم کھائے اور
انکی نجاست پر آیت انما المشرکون نجس آئی اونکی شان مین آیہ تطہیر نازل اور انکو آیہ تنجیس مع کل تنجیس
شامل اونکو خدانی سب کثافتون سی پاک کیا اور انکے ناپاکی کو بیت الخلا کے خاک وخاشاک کیا وہ سراپا
نور کے پتلے تھے یہ سراسر ظلمت شب دیجور کے پتلے تھے وہ ہر عیب سے بری اور انکی ذات کل عیوب
سے بھری تھی وہ عین ایمان وصدق ووفا تھے اور یہ عین کفر ونفاق اور کذب ودغا تھی اور
مقارنت جھوٹھ اور تقیہ کی حیلہ سازی ودغابازی مخاطب والامقام کی ہی جھوٹھ اور تقیہ سے کوئی
مناسبت نہین ہی مفہوماً نہ مصداقاً جیساکہ آخر بحث حدیث نجوم مین جہان آپ نی فرمایا ہی کہ تقیہ
کی معنی جھوٹھ کے ہین وہان ہمنی بدلائل عقلیہ ونقلیہ ثابت کیا ہی کہ تقیہ پر اطلاق جھوٹھ کا ہو ہی نہین سکتا
وبنص قرآنی تقیہ غیر کذب ہے اب ہم پھر رجوع کرتی ہین طرف سخن اول کے اہلبیت نبوی کا دل و
زبان حضرت پیغمبر خدا کی طرح یکسان تہا اور ہر کلمہ اونکا عین ایمان تھا اور جب حضرت عمار ایسے
لوگون کے رگ وپی مین مثل خون کے ایمان ساری وجاری ہو کما فی البیضاوی تو یہ حضرات تو جان
وایمان بلکہ نفس ایمان تھی برخلاف حضرات ثلثہ کے کہ مثل کل منافقین کے زبان سے انک لرسول اللہ
کہتی تھی اور دلونمین انکی کفر ونفاق وفسوق وعصیان مثل خون کے رگ وپی مین جاری وساری تہا
بلکہ عین کفر ونفاق تھی جسطرح کمالات نبوی کا اونمین ظہور تہا وسی طرح جہالات بوجہل کا انمین وفور
تھا اونکا جمال جمال پیغمبر تہا اور اونکی صور قبیحہ مین رذیلات وخبثیات کا اثر تھا اونکی بات بات مین

اونکی جد امجد کے کلام کا جلوہ ظاہر تھا اور انکی ہر بات مین کذب و غدر و خیانت کا کرشمہ باہر تھا اونکی رگ رگ مین اونکی جد کے عادات اور اخلاق کا اثر تھا اور انکی رگ رگ مین انکی اجداد کفار کی عادات و اخلاق کفری کا اثر تھا گو ظاہر مین مسلمان بنی تہی مگر دل مین کفر آبائی بھرا ہوا تھا اہلبیت نبوی رسول کے جان و جگر تھے اور یہ جان و جگر نہ عمر تھے نہ ابو بکر تھے گو ایک رشتہ ازار بندی رکھتے تھی لیکن ؎ رشتہ دیگر رگ جگر دگر است ٭ پس جو شخص کہ ایسی تعریفون و توصیفون کا ایمہ طاہرین کی اقرار کرتا ہی آیا اوس سی ممکن ہی کہ حضرات ثلثہ کو جو بعد از بت پرستی چہل سالہ اور شراب خواری اور سور خواری اور زنا کاری بظاہر کلمہ گو ہوی مقدم کری اور ان انوار خدا سے اون ظلمات کفر کو بہتر اور افضل سمجھی سلئی ہمکو یقین ہوا کہ اگر دل و زبان مطابق یکدگر نہین ہی تو حضرت مخاطب بیان اوصاف ایمہ مین سراپا کذب و نفاق مجسم ہین کہ دل مین کچھہ اور ہی اور زبان سی کچہہ اور کہتی ہین اور اگر دل و زبان مطابق یکدیگر ہین تو بیشک وہ منکر ثلثہ کے ہین مگر یہ مشغلہ و مباحثہ و مناظرہ شیعون سی لغرض فاسد ہی بلبت ہمکو معلوم ہی جنت کی حقیقت لیکن ٭ دل کے بہلانیکو غالب یہ خیال اچھا ہی ۔ اور اسوقتین نظر بحال حضرت مخاطب اونکی زبان حال سے یون کہنا مناسب ہی بلبت ہمکو معلوم حقیقت ہی خلافت کی لگر ٭ سیم و زر لینے کو مہدی یہ خیال اچھا ہی **قولہ** خوف اور جھوٹھا اور حیلہ کو اون پاک مامون کے طرف نسبت کرو **اقول** شیعہ جب ایمہ علیہم السلام کو معصوم عن کل رجس جانتی ہین تو ہرگز کسی خوف قبیح اور کذب و حیلہ فضیح کے اونکی طرف نسبت نہ دینگے اور یہی بہ دلایل قطعیہ سابق مین ثابت کیا کہ تقیہ سے اور جھوٹھ سے کچھ واسطہ نہین آرے اہلسنت انبیائی اولے العزم کیطرف یہ نسبتین دیتے ہین اور کذبات ثلثہ ابراہیمی کے قایل ہین و قد مر ذکرہ **قولہ** اگر امامت کی یہی شان ہی **اقول** اگر خلافت کی یہی شان ہی کہ بت پرستان چہل سالہ اور ہر منافق کاذب و غادر و خاین و آثم کیا نے صحیح المسلم خلیفہ بنے اور اوسپر حد شرب خمر جاری نہ کی جائی کہ ہتک اسلام ہو گی کما فی شرح الوقایہ مسلمانون کا کیا ذکر ہے گبر و ترسا بھی ایسی خلیفاؤن سے نفرت کرینگے اور اسلام سی الامان الامان پکارینگی اگر تمکو یہ شبہہ ہو کہ ہماری علما و مجتہدین نی ایسون ہی کو خلیفہ سمجھا ہی اور ایک گروہ نے فقہا کے ایسونکی

خلافت کو نقل کیا ہی تو یہ شبہہ ذرا سے غور مین رفع ہو سکتا ہی یعنی تم خلفاؤن کے اور اونکے خلیفہ
بنانے والون کے حالات پر غور کرو کہ یہ سب حرام خوار جیفہ دنیا کے کتّے تھے خود ابو بکر کی شان مین
خدانے تریدون عرض الدنیا نازل کیا ہی جیسا کہ تمہاری تفاسیون مین قصہ اسارائی بدر مین موجود
ہی اور مدار تمہاری مذہب کا محض احادیث کاذبہ پر ہے اور وہ راوی سب کے سب جھوٹھی
تھی اور ائمہ طاہرین اون لعینون پر ہمیشہ لعنت کیا کرتے تھے اسکو ہمنی تمہاری ہی کتابون سے
ثابت کیا اور اپنی موقع پر آئندہ بھی ثابت کرینگی تب تمکو بخوبی معلوم ہوگا کہ تمہاری خلیفاؤن
کا ظاہر و باطن ایک نتھا اونکی دل مین سراسر کفر تھا اور ظاہر مین اسلام ظاہر کرتے تھے اگر ہماری
کہنے کو غلط سمجھو تو اپنی ہی علما کی روایات پر نظر کرو کہ ستحرصون علی الامارۃ کما فی صحیح البخاری یعنی
پیغمبر نے فرمایا کہ ای صحابہ بلکہ ای ثلثہ تم حرص امارت کروگے اور وہ موجب ندامت روز قیامت
ہوگی سیکون بعدی ائمۃ لا یہتدون بہدی کما فی صحیح المسلم یعنی قریب ہے کہ امام ہونگے وہ لوگ جو میری
راہ پر نہ چلین وقد ھم مثلہ کثیرًا من صحاحکم قولہ ہمارا ظاہر و باطن ایک
ہی اقول یہ کس لفظ کا ترجمہ ہی مقصود حدیث یہ ہی کہ ہماری اسرار کو مخالفین پر ظاہر نہ کرو جسطرح
عائشہ و حفصہ نے اسرار رسول اللہ کو ظاہر کر دیا تھا جیسا کہ آیہ اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا
نص صریح اسپر ہی پس غرض امام علیہ السلام کی یہ ہی کہ جو ہمنے ظاہر کیا ہے وہی تم بھی ظاہر کرو اور
جسکو ہمنی مخفی کیا ہی اور بطور اسرار رکھا ہے تم بھی اوسکو بطور اسرار رکھو کافی ہی تمکو کہ جو ہمنے
مخالفین سی کہا ہی وہی تم بھی کہو اور جس بات سے ہم مخالفین کے روبرو چپ رہے تم بھی چپ ہو
یہ صاف دلیل ہی اسپر کہ کچھ باتین باطنی تھین کہ جو اسرار سے تھین اور کچھ باتین ظاہری تھین کہ وہ
اسرار سے نہ تھین پس اگر یہی اختلاف ظاہر و باطن ہی تو خدانے اپنی انبیا اور اولیا سی بہت سی
اسرار کہی کہ انکو ہر شخص سی ظاہر کرنیکا حکم نہ دیا اور پیغمبر نے بھی بہت اپنی صحابہ سی اسرار کہی اور
منافقین کے نام حذیفہ سی کہی جس سی وہ صاحب سر رسول اللہ کہلاتی تھی اور مثل عائشہ اور
حفصہ کے انہون نے سر رسول اللہ ظاہر نہ کر دیا پس اگر کل ظاہر و باطن ایک ہی تھا تو پھر حفصہ کے

ظاہر کر دینی سی خفا کیون ہوئی اور اوسکو طلاق کیون دیا کمانی البیضاوی اور ہر گاہ اسطرحکا اختلاف ظاہر و باطن خدا و رسول خدا مین پایا گیا ہی کہ انہون نی بعض باتون کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا پھر اگر ائمہ علیہم السلام نی بعض وقات مین کفر و نفاق اصحاب ثلثہ کو چھپایا اور ظاہر نہ کیا تو کیا قباحت لازم آئی بالجملہ اختلاف ظاہر و باطن وہ قبیح ہی جسکی بنا خدع و فریب و مکر اور دغا بازی پر ہو واسطے دنیا طلبی کے جیسی کل منافقین بالخصوص ثلثہ انک لرسول اللہ کہتی تھی اور خدا بھی اونکو جھوٹھا کہی جاتا ہی لیکن چھپانا کسی امر کا لمصلحۃ اور چھپانا ایمان کا اور ظاہر کرنا کفر کا واسطی بچانی جان کے جو مفاد آیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کا ہی پس کسی طرح قبیح نہین ہو سکتا اور جو شخص اسکی قبح کا قائل ہو تو وہ ضرور ہی کہ ان آیات کا کافر ہو اور جو شخص ایک حرف کلام اللہ سی کفر و انکار کری وہ مصداق افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا ہی اور وہ حضرات اہلسنت وجماعت ہین اور اگر نہین تو ان آیات کا جواب دین اور جب بیضاوی اور فخر رازی سپر انداختہ ہوئی تو کوئی کیا جواب دیگا قولہ جیسا اونہون نی حضرت ابوبکر کو صدیق کہا ہی ویسا ہی تم بھی چپ چاپ صدیق صدیق کہو اقول واللہ ثم واللہ وباللہ و تاللہ جسوقت انہون نی صدیق کہا ہی ہم بھی چپ چاپ انکو صدیق صدیق کہتے ہین اور جسوقت مین انہون نی انکو کاذب غادر خائن و آثم کہا ہی ہم بھی پکار پکار کر زندیق زندیق زندیق کہتی ہین اور اگر باور نہو کہ انہون نی ایسا بھی کہا ہی تو بسم اللہ آپ تشریف لائیے آپ ہی کی صحیح مسلم مین دکھا دیتی ہین اگر کھولکر نکالکر نہ دکھا دین تو جو جی چاہے وہ فرمائیے

قال المخاطب القمقام ھداہ اللہ سبل السلام

پانچوان قول بعض حضرات شیعہ یہ فرماتی ہین کہ امام علیہ السلام ابوبکر کو کسطرح صدیق کہتی اس لیئی کہ یہ لقب خاص جناب امیر علیہ السلام کا ہی کہ خود حضرت امیر نے فرمایا ہے انا الصدیق الاکبر لا یقول بعدی الا کذاب کہ مین صدیق اکبر ہون جو کوئی بعد میرے اس

لقب کو اپنی نسبت کہیگا وہ جھوٹا ہی لیکن یہہ فرمانا بھی حضرات کا اونکی لیے چندو دلیلون سی مفید نہین
پہلی دلیل حضرت امیرؑ کی اس قول سی خود اونکا جواب ظاہر ہی اس لیے کہ حضرت نی یہ فرمایا کہ بعد
میرے کوئی شخص صدیق نہوگا اور جو کوئی اوسکا دعوی کری وہ جھوٹا ہی اور یہ فرمانا دلالت اسپر
کرتا ہی کہ حضرت امیرؑ کے پہلی کوئی صدیق گذرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ
تعالی عنہ دوسری دلیل اگر کوئی شیعہ یہ کہی کہ سوائی حضرت علی کے اونسی پہلی بھی کوئی صدیق نہین
ہوا تو اسکا جواب ہم اونہین کی کتابون سی دی سکتی ہین وہ یہ ہی کہ عیون اخبار الرضا وغیرہ کتب
حدیث مین اونکی موجود ہی کہ ابوذر صدیق ہذہ الامۃ پس جب ابوذر کے نسبت لفظ صدیق کا
مذکور ہی تو تخصیص مرتضوی باقی نرہی تیسری دلیل یہ امر قابل دیکھنے کے ہی کہ آیا حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی سی پہلی بہ لقب صدیق کے بین الصحابہ مشہور تھے یا نہین اور لوگ حضرت
امیر کے سامنے بلکہ پیغمبر خدا کے روبرو اونکو صدیق کہتی تھی یا نہین چنانچہ بلفظہ اسکا ثبوت خود شیعونکے
کتابون سی ہوتا ہی چنانچہ ایک عالم شیعی منہج المقال مین فضیل سی روایت کرتا ہی کہ قال سمعت اباداؤد
یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الجنۃ مشتاق الی ثلثۃ
فجاء ابوبکر فقیل لہ یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ ہما فی الغار فلو سألت رسول اللہ من
ہولاء الثلثۃ کہ بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت نے
فرمایا کہ جنت تین آدمیونکی مشتاق ہی کہ اسمین ابوبکر آئے لوگون نے اونسے کہا کہ اے ابوبکر
تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو تم پوچھو حضرت سے کہ وہ تین کون ہین فقط پس یہ
روایت اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہی کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے زمانہ مین سب اصحاب حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق جانتی تھی اور اسی خطاب سے اونکو یاد کرتے تھے گویا صدیق
اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اونکا خطاب اور لقب ہوگیا تھا اگر کسی شیعہ کو ان روایات سی بھی سیری
نہووے اور وہ اس روایت کی تائید امام کے دوسری قول سی چاہین اور یہ پوچھین کہ سوائی
اس روایت نعم الصدیق کے اور بھی کبھی کسی امام نی ابوبکر کو صدیق کہا ہی تو اوسکا بھی ہم ثبوت دیسکتی

ہین اور جبتک کہ اچھی طرح پر حضرات شیعہ کو اطمینان ہنو جاوی ہم اونکی تسکین اور تسلّی کیواسطی روایت اونہین کی کتابون سی لانی سی باز نہین رہتی چنانچہ ہم اسکا ثبوت دیتی ہین کہ اسی کتاب کشف الغمہ مین امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک دوسری حدیث موجود ہی جسمین حضرت ابوبکر صدیق کے نام کی ساتھ امام نے صدیق کا لفظ فرمایا ہی اور وہ یہ ہی کہ امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق مرتین اور طرفہ یہ ہی کہ قاضی نور اللہ سوشتری نی اگرچہ پہلی حدیث کے موجود ہونیسے کشف الغمہ مین انکار کیا تہا لیکن اس حدیث کے موجود ہونی پر سکوت ہی فرمایا اور کچھ زبان مبارک سی نہ نکالا اور حقیقت مین کہانتک تکذیب کرتے اور آفتاب پر کہانتک خاک ڈالتے آخر انکار کرتے کرتے تھک گئی اور سکوت اختیار کیا اگر اس روایت کے بعد بھی کچھ تشنگی باقی رہی تو حضرات شیعہ کو لازم ہی کہ خود جناب امیر علیہ السلام کے اقوال پر نظر کرین اور اونکی زبان سے حضرت ابوبکر کے نسبت خطاب صدیق کا سنین احتجاج طبرسی مین علامہ طبرسی جو کہ متقدمین علماء شیعہ سی ہین لکہتی ہین کہ حضرت امیر فرماتے ہین کہ کنا معہ ای مع النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی جبل حراء اذ تحرک الجبل فقال لہ قر فانہ لیس علیک الا نبی و صدیق و شہید کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جبل حراء پر تھے کہ یکایک پہاڑ نی حرکت کی تب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ قرار پکڑ کوئی نہین ہی تجھپر سوای نبی اور صدیق اور شہید کے اور کتب شیعہ کے دیکھنے سے ظاہر ہی کہ اوسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق اور علی مرتضی تھی پس حضرت نی اپنی ذات کے لیئی نبی اور حضرت ابوبکر کے نسبت صدیق اور حضرت علی کے حق مین شہید فرمایا اگر کوئی متعصب شیعہ کہی کہ امام کے اقوال سی اگرچہ حضرت ابوبکر کی نسبت لفظ صدیق کا معلوم ہوتا ہی لیکن اونمین خیالات استہزاء اور تقیہ وغیرہ کے ہین اس لیئی اونسے خاطر خواہ اطمینان نہین ہوتا اگر خدا کی کتاب سے اونکی نسبت اس خطاب کا ہونا ثابت کر دیا جای تو پھر کچھ شبہہ نہ رہے چنانچہ ہم ایسے متعصب سخت کے بھی خاطر شکنی گوارا نہین کرتے اور اوسکی لیطمئین قلبی کی کھتی پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سی بہ تصدیق مفسرین شیعہ کے پیش کرتی ہین واضح ہو کہ تفسیر

مجمع البیان طبرسی مین جو نہایت معتبرین تفسیر شیعہ سی ہی لکھا ہی کہ قال اللہ تبارک وتعالی والذی
جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ھم المتقون کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اور جسنی تصدیق کے اوسکی
وہی متقی ہین اسکی تفسیر مین علامۂ موصوف لکھتا ہی کہ قیل الذی جار بالصدق رسول اللہ وصدق ابو بکر
عن ابی العالیۃ الکلبی کہ جو شخص آیا ساتھ صدق کے اوس سی مراد رسولخدا ہین اور جسنی تصدیق کی اوکی
اوس سی مراد ابو بکر ہین فقط اور جسنی سپغمبر خدا کی سچی دل سی سب سی زیادہ تصدیق کی ہو اوسی کا لقب صدیق
ہی پس بفضلہ تعالی خدا کی کتاب سی بھی ابو بکر صدیق کا صدیق ہونا ثابت ہو گیا والحمد للہ علی ذالک اب بھی
اگر حضرات شیعہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو صدیق نہ جانین اور باوجود موجود ہونی ثبوت انکی
صدیقیت کے خدا کی کتاب اور رسول کے کلام اور امام کے اقوال سی انکی صدیقیت کی تصدیق نکرین
اور خدا کی کتاب اور رسول اور ایمہ کے اقوال سی روگردانی کرین تو اب سوائی اسکی کہ ہم بھی اونکی
نسبت وہی کہین جو امام نی فرمایا ہی کیا چارہ ہی اس لیئی ہم اول تو نہایت منت اور عاجزی سی حضرات
شیعہ کی خدمتمین عرض کرتے ہین کہ ای بھائیو ابو بکر صدیق کو صدیق سمجھو اونکو سپغمبر صاحب کا دوست اور
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار جانو اور جس لقب سے اونکو ایمہ کرام علیہم السلام نے یاد کیا ہی اوسی لقب سی تم بھی یاد
کرو اگر اسپر بھی وہ کچھ نہ سنین اور اون کو صدیق نہ کہین تو ہم ہر امام کے وعید کو اونین سنائی دیتی
ہین اور اونکو رسوائی دنیا و آخرت سے ڈرائی دیتی ہین کہ ہزار برس پہلی سی امام فرما چکی ہین کہ
من لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا و الاخرۃ

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

کچھ دلیلین کذب حدیث ابن جوزی کی پیشتر گزرین جس سی ثابت ہوتا ہی کہ بزرگان اہلسنت نی اس
حدیث حلیۃ السیف کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر جھوٹھ باندھا ہی اور حدیث صدیق محلیہ صدق سے بالکلیہ
عاری ہی پس یہ پانچوان قول مخاطب کا بھی اونہین دلائل کذب حدیث مذکور سی ہی لیکن شیعون کی
جوتین شیعون ہی کے ہاتھ سے کڑی پڑتی ہین اگرچہ خود حضرت مخاطب نے اپنی ہاتھ اپنی سپر ماری ہی اونکی حدیث پڑی ہی

مگر ہم انشاء اللہ اسکو ڈھیر اگہری چوٹ کردیتی ہین پہلی ہماری ہاتھ کی کھاچکی کہ اعلی سی اسفل تک درآئی ہی اور
بسان ذو الفقار دوٹکری کرچکی ہی یعنی ہم ابھی بدلائل کثیرہ ثابت کرچکی کہ حدیث ابن جوزی افترئی بر
امام جعفر صادق عم ہی اور اوسکی ثبوت مین حدیث کاذب وغادر وحدیث ابن ابی الحدید اور حدیث
ترجمہ مشکوۃ اور حدیث صدیقیہ صدیقین اور حدیث حافظ ابونعیم سند لاچکے کہ جس سی صدیق کذیب ہوچکی
اور اگران دلیلون سی بھی تسکین شیعون کی نہو اور کذبیت مین اپنی صدیق کی انکو شک رہی تو ہم بھی
پیچھا سینو نکا نہ چھوڑینگی یہانتک کہ اونکی بزرگون کے اقرار سی اونکی کذبیت ثابت کرادین اب
دل سی متوجہ ہوکر کانون کے پردی صاف کرکے سنیئے کہ آپ کے بڑے امام فخر رازی
اور بڑی مفسر ثعلبی در بری امام احمد حنبل اپنی مسند مین اور دیلمی اور ابن مغازلی وابن نجار و
سیوطی نی بالاتفاق روایت کی ہی کہ الصدیقون ثلثہ حبیب النجار وحزقیل وعلی ابن ابیطالب
وہو افضلہم یعنی دنیا مین باقب باقب صدیق تین ہی شخص ہین ایک حبیب نجار دوسرے حضرت
حزقیل پیغمبر تیسری علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور وہ حضرت افضل اونکی ہین اور باتفاق فریقین
مفہوم عدد حجت ہی پس حصر صدیق کا تین ہی مین ہوا تو چوتھے حضرت ابوبکر جو مدعی صدیق ہونیکے
ہوی محض کاذب ٹہرے اور جب کذب صدیق ثابت ہوگیا تو تقریر ہماری کذب حدیث
صدیق پر جو ابن جوزی نی امام جعفر صادق عم پر افترئی کیا ہی تمام ہوگئی اب جب اصل مطلب ہمنے
بخوبی ثابت کرلیا تو آیئے رد جوابات لایقول بعدی الاکذاب پر کہ جسمین ملکی چوٹ کو جو اپنی ہاتھ
سی اپنی فرق مبارک پر لگائی ہی گہری چوٹ کردین آپ فرماتی ہین کہ یہ فرمانا دلالت اسپر کرتا
ہی کہ حضرت امیر کے پہلے کوئی صدیق گزرا ہی اور وہ کون ہی حضرت ابوبکر ہین انتہی بندہ کہتا ہی
کہ لانسلم کہ حضرت ابوبکر ہین بلکہ وہ حبیب نجار اور حضرت حزقیل علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام ہین کہ قبل جناب
امیر علیہ السلام تھی اس لئی کہ جب حدیث سابق سی انحصار صدیقیت تین ہی مین ہوچکا ہی تو ابوبکر
جو چوتھی صدیق بنی وہ کذیب ہوگئے اور ہرگز کوئی کذیب صدیق نہین ہوسکتا ہی ورنہ
اجتماع ضدین فی محل واحد شخصی لازم آویگا وقد ثبت بطلانہ فی الحکمۃ یہ ایک جواب ہوا دوسرا

جواب یہ ہی کہ آپ فرماتی ہین کہ ابو بکر قبل جناب امیر تھے یہ محض غلط فرماتی ہین ابو بکر تو زمانہ جناب امیر
مین بھی کوئی ابو بکر قبل زمانہ جناب امیر نہین گذرا بلکہ ابو بکر حضرت کے سامنے عبد العزی سی جھوٹھ
موٹھ کا عبد اللہ بنا اور حضرت کے سامنے ہی اپنی جی سے جھوٹھ موٹھ کا خلیفہ رسول اللہ بنا آور یا انہیں
لوگ خود صدیق اور دوسری دختر ان کی اخوت پوش کے صدیقہ بنگئی پھر حضرت کے سامنے ہی اپنی
منھ کو سیدھا سیدھا را تو حضرت کے زمانہ سی قبل کیونکر ہوا ہان حبیب نجار اور حضرت خضر قبل البتہ
قبل زمانہ جناب امیر تھے نہ ابو بکر اور اگر بکمال دقت نظری آپ فرمائین کہ ہان ابو بکر قبل انکے
نہ تھے مگر ساتھ انکی تھی اور آنحضرت نی نفی صدیقیت اپنی بعد کے فرمائی نہ اپنے ساتھ کی تو جواب
اسکا یہ ہی کہ بنا بر اسکی انکو ضرور ہوگا کہ نبوت مسیلمہ کذاب کی اور نبوت سجاح کذابہ کی بھی قائل ہوجیے
اس لئے کہ جناب رسولخدا نے لا نبی بعدی فرمایا ہی اور لا نبی معی تو نہین فرمایا ہی تیسرا جواب یہ ہی کہ
محاورات عرب مین خصوصاً مقام مدح مین لفظ بعدی بولتی ہین اور مراد اوس سی نفی غیر ہوتی
ہی آور بعد الی الذہن یہی معنی ہوتی ہین چنانچہ اکثر روایات اہلسنت مین آیا ہی کہ جناب امیر
نی فرمایا ہی انا اخو رسول اللہ لا یقولہا بعدی الا کذاب پس مقصود آنحضرت کا یہی ہی کہ اگر کوئی
غیر میرا دعوی اخوت رسول اللہ کری تو کاذب ہی اور دلیل ان معنون پر وہ حدیث ہی
جو ابن عبد البر نی استیعاب مین روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتی تھی انا عبد اللہ وانا اخو رسول اللہ
لا یقولہا غیری الا کذاب اور احادیث بعض بعض کے مفسر ہوتی ہین پس اس سی ثابت
ہوا کہ بعدی سی مراد غیری ہی اور بعدی کا معنی غیری ہونا کلام اللہ سی بھی ثابت ہی فی تفسیر المدارک
فی قولہ تعالی رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی ای
دونی وانما سأل بهذه الصفة لیکون معجزة له لا حسدا
انتہی ملخصاً پس تفسیر بعدی بدونی کہ بمعنی غیری و سوائی ہی دلیل صریح ہی کہ کبھی معنی بعدی کے
غیری کی ہوتی ہین چوتھا جواب یہ ہی اگرچہ تقدم اسلام سے اور سات برس پیشتر نماز پڑھنے
سی تقدم صدیقیت آنحضرت کا ثابت ہی پس غرض یہ ہی کہ بعد ثبوت صدیقیت آنحضرت کے

جو مدعی صدیقیت ہوا وہ کاذب ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ بعد میری کوئی صدیق نہوگا اور میری
ساتھ اور میری قبل صدیق موجود ہین آور جب حضرت کے ساتھ اور لوگ بھی صدیق ہوئے تو
حضرت کے لیے کوئی تعریف خاص نہ نکلی کہ جسپر وہ حضرت مقام مین اپنی مدح کے فرماوین کہ مین صدیق
ہون پانچوان جواب یہ ہی کہ لانسلم کہ بعدیت سی بعدیت زمانیہ مراد ہی بلکہ اکثر ہی کہ لفظ بعد بولتے
ہین اور تقدم اور تاخر زمانی اوس سی مراد نہین ہوتا جیسے محاورہ مین جاری ہی کہ کہتی ہین کہ
اس زمانہ مین فلان شخص بعد اپنی اوستاد کے نظیر نہین رکھتا اور انہین معنون سی تفسیر کیا ہی بعض شراح
نی حدیث صحیح مسلم کو جو معنی اہلبیت مین ہی **ولکن اهلبيته من حرم الصدقة
عليهم بعده المراد بالبعدية الرتبية** یعنی مراد بعدیت سی بعدیت رتبیہ
ہی نہ بعدیت زمانیہ یہ ہین جوابات آپ کے اور آپ کے سارق دہلوی اور آپ کے مسروق عنہ
کابلی کی تقریر لغو کی کہ جس سی پہلی دلیل آپکی مثل گوزشتر بادر ہوا ہوئی **قولہ** دوسری دلیل اگر
کوئی شیعہ کہی کہ سوای حضرت علیؑ کے اونسے پہلے کوئی صدیق نہین ہوا تو اسکا جواب **اقول** یہ
جواب محض پوچ اور لغو ہی آولاً اسوجہ سی کہ آپ مدعی پہلی جناب امیرؑ سے صدیق ہونیکے ہین اور
اس حدیث کو دلالت پہلی اور پچھلی ہونے پر نہین ہی ثانیاً حضرت ابوذر مثل حضرت ابی بکر کب
پہلے جناب امیر علیہ السلام کے تھے بلکہ وہ بھی آنحضرت کے زمانہ ہی مین تھی اور ساتھ تھی نہ پہلی سے
تھے ثالثاً بحث ہماری اور آپ کی لفظ صدیق مین بمعنی لقبی ہی نہ بمعنی لغوی آور بہت ظاہر ہی کہ جو شخص
کوئی بات سچ کہی وہ صادق ہی بمعنی لغوی نہ بمعنی لقبی کہ مخصوص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے
واسطی ہی اسی طرح جناب امیر علیہ السلام بنابر آپ ہی کی روایات کے مدعی ہین اپنی ہی صدیق ہونیکی
لقباً اور دوسرون کو کاذب فرماتی ہین اور متفق علیہ ہے بین الفریقین کہ حضرت ابوذر
ملقب بلقب صدیق نہ تھی پس اگر کسی حدیث مین اونکی واسطے لفظ صدیق وارد ہوا تو وہ ضرور
ہی کہ بمعنی لغوی لیا جاوی نہ بمعنی لقبی اور اشارہ ہوگا طرف اوس قول پیغمبر علیہ السلام کی ما اقلت الغبراء
وما اظلت الخضراء [illegible] جیسا کہ تمہاری صحاح [illegible] ہی اور مقصود اس سی تکذیب

عثمان ہی جنہون نے تکذیب ابی ذر کرکے اونکو مار پیٹ کر شہر بدر کردیا کہ ربذہ مین وحیداً فریداً جیسا کہ
جناب رسولخدا خبر دیگئی تھی وفات پائی بالجملہ ابو ذر و سلمان و مقداد و عمار سب بمعنی لغوی صدیق ہین
بمعنی لغوی اور حضرت صدیق سلیمان شیعون کے نزدیک بمعنی بقی صدیق ہین جیسا کہ قول جناب امیر بلکہ قول جناب
رسولخدا سے ثابت ہوا جو ابھی گذرا اور نہ بمعنی لغوی صدیق ہین اسلیئے کہ کوئی منافق مصدق بتصدیق
جنانی نتہا پر صدیق کیونکر ہو سکتی آری کذب ہم کہہ سکتی ہین اگر آپ خفا نہو جیے ورنہ بخاطر آپ کے بقول
آپکی چپ ہجائینگی بشرطیکہ آپ بھی چپ چاپ رہجائین اور اگر آپ کچھ بھی کڑکڑائینگے تو ہم سب کہین
کھولینگے اور سب پولین ڈہیلی کر دینگی **شعر** ہر چند کیا سنیون نے انڈا اوڈھیلا ❊ مرغی
والون کا کڑکڑانا نہ گیا ۔ رابعاً شیعون کو تو آپ نے ایک ٹوٹا پھوٹا جواب اس حدیث عیون
سے دیا مگر اپنے بزرگونکو کیا جواب دیجیئے گا جو انحصار لقب صدیق دنیا مین تین ہی مین کرتی ہے جس سے چوتھی
صدیق حضرت ابو بکر کذیب ہوئی جاتی ہین خامساً حدیث عیون اخبار احادی ہی تو شیعو نپر حجت نہین
ہوسکتی پنجتنیون کی طرفسے چار یار یونکو یہ پانچ جواب کافی ہین اب زیادہ کون لکھی **قولہ** تیسری دلیل
یہ امر قابل دیکھنے کے ہے **اقول** ہان قابل دیکھنے کے ہے اسلیئے کہ حماقت مستدل کی پوری دلیل ہی
آپ منہج المقال کتب رجال سے ہے نہ کتب احادیث سے اور حدیث اوسکے اخبار احادی سے جو اعتقاد
مین بکار آمد نہین اور فی المآل مطابق حدیث صحیح ترمذی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ **ان الجنۃ
لتشتاق الی ثلثۃ علی و عمار و سلمان** یعنے جنت ان تین بزرگوارون
کی مشتاق ہے پس بنا بر اس حدیث کے ظاہر ہے کہ ثلثہ اہلسنت وغیرہ اور ثلثہ اہل جنت دیگر ہین
اب منافقین امت ہزار تعریفین جہوٹھی اور ہزار صفتین جعلی ثلثہ اہلسنت کی بناوین مگر جنت مشتاق
صاحبان صفات اصلی ہے نہ مشتاق اصحاب صفات جعلی بلکہ مشتاق اونکی نار ہے جو مصداق بئس القرار
پس اگر صدیق و فاروق اور امثال اسکی اونکی صفات اصلے سے ہوتا تو ضرور تھا کہ جنت
اونہین کی مشتاق ہوتی بالجملہ قائلین قول قبیل و نہین منافقین سے ہین جنہون نے حضرات ثلثہ کو بعد رسول اللہ
خلیفہ رسول بنایا تھا پھر اونکا کسی بہانہ سے کو صدیق اور کسی بہانہ سے کو فاروق بنانا کب معرض اعتبار

مین ہی اور کیونکر شیعون پر حجت ہو سکتا ہی حضرت مخاطب کو لازم تہا کہ ادنکا تواتر جمیع طبقات مین ثابت کرتی ثانیا قایل قیل کا غیر مجہول الاحوال والحسب والنسب ہونا ثالثا موثق ہونا رابعا مقبول ہونا اوسکا علمای شیعہ کے نزدیک ثابت کر لیتی تب استدلال کرتا اوسوقت ہم اس حدیث کو بعد ثابت ہو جانی کے عقلا و نقلا ہو نیکے ماؤل بتاویل صحیح ثابت کرتی اور صرف کرتی بحکیم ... کذب قول قایل قیل ذکر غاریت یار غار ہی کہ ہر چند سنیون کے لیئے مایۂ افتخار ہی مگر شیعون کے نزدیک موجب ہزار عار و شنار ہی ۔ بس لکن حدیث غار کہ عار است نزد عقل آن حسن و بیقراری شیخ معظم ہے او جلد اول مین تحت آیۂ غار گزر چکا ہی کہ ثانی اثنین مثل ثالث ثلثہ کے بمعنی احد الاثنین و احد الثلثہ کے ہی اور اسمین کوئی تعریف نہین ہی اسلیئے کہ ہر حق و باطل اور ہر پاک و ناپاک ملکر احد الاثنین کہلاتی ہین اور ایک خدائی برحق اور دو خدایان باطل ملکر ثالث ثلثہ کہلاتی ہین علاوہ برین قرآن مین تو خدا نے اپنی پیغمبر کو ثانی اثنین فرمایا ہی حضرت ابوبکر کو کس جھگڑے نی ثانی اثنین بنایا ہی و قدمر مفصلا فی آیۃ الغار فتذکر اور جب ہمنے کتب اہلسنت سی ثابت کر دیا کہ جناب رسولخدا نی انحصار صدیقیت تین ہی شخصون مین کیا کہ ابوبکر اوس سی خارج ہین اور جناب امیر نے بھی تخصیص اپنی ہی صدیق ہونیکی کی کہ پیش از ابوبکر ایمان لائے اور سات برس سب سی پہلی نماز پڑھی اور فرمایا کہ جو سوا میری مدعی صدیقیت ہی وہ کاذب ہی پس جب قول جناب رسولخدا اور قول جناب امیر سے کاذب ہونا ابوبکر کا ثابت ہوا پھر قول ہی کسی مجہول النسب کے اونکا صدیق ہونا ثابت نہین ہو سکتا ہی **قولہ** امام فرماتی ہین ولدنی ابوبکر الصدیق **اقول** یہ روایت بھی اخبار احاد سے ہے کہ شیعونکے بکار آمد نہین ہی اور کسی طرح شیعون پر حجت نہین ہو سکتی اور اگر مان لیجاوی تو ضرور ہے کہ محمول بر تقیہ ہو اور اسکی مقتضائی حال سی محمول بر تقیہ ہونا ظاہر ہے اسلیئے کہ ابوبکر و عمر تیمی و عدوی جو ارذل قبایل قریش سے ہین کونسی عالی خاندانی و عالی نسبی رکھتی تھی کہ جنسی نسب ہو نمین کوئی شخص فخر و مباہات کری پس ہونا محمول بر تقیہ ہی اور ان اشقیا سے جو معتقد حسن و خوبی ثلثہ تھی **قولہ** حضرت امیر فرماتی ہین کہ ... **اقول** جناب والا ہماری پاس احتجاج کے دو نسخہ ایک

چھاپہ طہران اور دوسرا قلمی موجود ہی دونوں میں الاتقی وصدیق شہید [illegible] شہید بصفت
صدیق ہی اور مصداق صفت وموصوف [illegible] کو دیکھ
بلکہ بتایا ہی کہ شہید وصدیق ایک ہی شخص [illegible] تعالی القول
اگر وہ [illegible] احادیث میں انکین
نام ونشان [illegible] بیان کر
لفظ کنا مثل کنا الحکمة [illegible] صدیق
وشہید ہوئی اور اگر [illegible] بطور تحریف بالان [illegible] لیا جاوی تو کیون یہ
جایز ہی کہ ساتھ جناب امیر علیہ السلام کے [illegible] دیکھئے کتب شیعہ سی
ظاہر ہی کہ ابوبکر [illegible] جھوٹے کے منھ میں جاری ہی دنیا کا
کوہ اگر سچی تھی تو کسی کتاب معتبر [illegible] قولہ اسکی تفسیر میں علامہ موصوف لکھتا ہی
اقول علامہ موصوف نی اس مقام پہ چند قول سنیون کے نقل کیے جیسا کہ اونکی عادت ہی کہ پہلی
کل اقوال سنیان کو نقل فرماتی ہیں اور اوسپر رد وقدح نہیں کرتے اور آخر میں جو ائمہ طاہرین علیہم السلام
سی منقول ہوا اوسکو بیان کرتی ہیں کہ وہی قول مقبول اونکا ہوتا ہی اور باقی اقوال سب مردود
پس پہلا قول یہ ہی کہ مراد الذی جاء سی محمد ہیں اور بالصدق سی مراد قران ہی اور صدق بہ سے
کل مومنین مراد ہیں یہ قول ابن زید وقتادہ ومقاتل مفسران سنیان کا ہے دوسرا قول یہ ہے
الذی جاء جبرئیل اور بالصدق قران وصدق بہ محمد ہیں یہ قول سدی مفسر سنیان کا ہی تیسرا قول
یہ ہی کہ الذی جاء محمد ہیں اور بالصدق لا الہ الا اللہ ہی وصدق بہ بھی محمد ہیں یہ قول ابن عباس کا ہی
چوتھا قول جاء بالصدق رسول اللہ وصدق بہ ابوبکر یہ قول ابی العالیہ اور کلبی مفسر سنیان کا ہی
پانچوان قول الذی جاء بالصدق کل انبیا ہیں اور صدق بہ اونکی اتباع ہیں یہ قول عطا اور ربیع
مفسر سنیان کا ہی چھٹا قول الذی جاء بالصدق محمد ہیں اور صدق بہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہیں
یہ قول مجاہد اور ضحاک کا ہی مفسر سنیان سی اور یہی قول ائمہ آل محمد کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین انتہی

محصل کلام اس بیان سے مثل صبح صادق روشن ہو گیا کہ علامہ موصوف نے نقل قول سفیان کیا ہے بن نظر
کہ نقل کفر کفر نباشد نہ یہ کہ اسکو قبول کیا ہے تعجب ہے حضرت مخاطب سے کہ شیعوں پر اپنے بزرگوار ونکے
قول سے استدلال کرتے ہیں اور ہرگز نہیں سمجھتے کہ اس استدلال بیجا سے شیعہ تو بھلا ہمکو برا بھلا کہتے ہی ہیں کہ ہماری
لغویت سمجھتے ہیں مگر کوئی سنی بھی اگر اصل کتاب میں دیکھ لیگا کہ یہ قول تو ہمارے ہی مفسرین کا ہے تو حضرت مخاطب کو
کیا کہیگا اتنی کیا غیرتی ہے کہ نہ اپنوں سے ڈرتے ہیں نہ غیروں سے ڈرتے ہیں جو کچھ منہ میں آتا ہے بکتے ہیں مخاطب کا
استدلال بیجا تو بخوبی ظاہر ہو گیا اب ہمارا استدلال بیجا سنو کہ ہم مخاطب کے تقریر کو اوسپر منقلب کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ... جناب امیر کا اور کذب ہونا ابوبکر کا ہر چند ہمنے احادیث سنیہ سے بخوبی ثابت کیا
لیکن اگر کوئی سنی متعصب ... کہ ان احادیث سے خاطر خواہ اطمینان نہیں ہوتا اگر خدا کی کتاب سے جناب
امیر علیہ السلام کی ... کا ہونا ثابت کر دیا جائے تو پھر کچھ شبہہ نہ رہے چنانچہ ہم ایسے
متعصب کی بھی ... ہمارا یقین کرتے اور اوسکی تطمین قلبی کے کہنے پر اسکا ثبوت خدا کی کتاب سے
بتصدیق مفسرین ... کرتے ہیں واضح ہو کہ مجاہد ایسے غازی مرد اور ضحاک تازی ایسے مفسرین میں فرد جو
نہایت معتبرین مفسرین اہلسنت سے ہیں وہ تفسیر آیہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ میں لکھتے ہیں کہ
الذی جاء بالصدق محمد ہیں اور صدق بہ امیرالمومنین علی بن ابی طالب ہیں نہ عمر ہیں اور نہ ابوبکر ہیں
والحمد للہ علی ذلک اب بھی اگر حضرات سنیہ جناب امیر کو صدیق نہ کہیں اور باوجود موجود ہونے اونکی صدیقیت کے
خدا کی کتاب میں اور رسول کے کلام میں اور امام کے قول میں اونکی صدیقیت کے تصدیق نہ کریں اور ابوبکر کذاب
کو صدیق صدیق پکارے جائیں تو خدا اونکو اور اونکی صدیق کو فی الدنیا والآخرۃ کاذب ودروغگو
اور جھوٹھونکو سیاہ رو کریگا اب ہمارے اس تقریر منقلب کا جواب حضرات اہلسنت جز اسکے کہ سر جھکائیں اور بغلیں
جھانکیں کیا دے سکتے ہیں اور اگر کوئی صاحب حوصلہ جواب لکھتے ہوں تو بسم اللہ تشریف لائیں اور مرد دغا کی طرح قدم آگے
بڑھائیں اور اپنی حضرات ثلثہ کیطرح پیچھا نہ دکھائیں ست ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئی ہے تا بمرادان از عدو
مردانگی سے دور ہے نانی کے نام روتا اور واغوثاہ واغوثاہ کی فریاد کرنا اپنی زور بازو پر لڑو جھگڑو
اگر مرد ہو ہتیار پکڑو **بیت** بیا تا بگردیم میدان خوش است ۞ عنان در عنان بمردان خوش است

بیا تا گرد و یکم بازی کنیم ÷ بر دلقی چارہ سازی کنیم ÷ الحمد للہ الذی وفقنی بالظفر الی ہذا المقام و جیدھا رقمہ الاختتام

تمام شد

ہزار ہزار شکر پروردگار کہ بجواب آیات بینات مصنفہ مولوی مہدی علی خانصاحب جلد ثانی رمی الجمرات متضمن ہر روایات احادیث فضائل صحابہ تصنیف جناب مغفرت مآب ملکی آداب عمدۃ المتکلمین المتعب نفسہ فی حمایۃ الدین حاوی الفضائل و المناقب جناب آقا خادم حسین صاحب ساکن حسین گنج کہ ہر فقرہ اس وجیزہ کا قلوب شیعہ کے لیئے مرہم اور رہر لفظ اسکی تمقابل کیواسطے خنجر دو دم ہی ان ایام برکات انضمام میں کہ ماہ ذیحجہ اور ہنگام عید غدیر ہی اختتام کو پہونچی انشاء اللہ جلد ثالث بھی اسکی متعلق ببحث ام کلثوم عنقریب مطبوع ہوکر ہدیہ انظار مومنین اخیار ہوا چاہتی ہی۔

غلطنامہ رمی الجمرات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۸	دست	وست	۱۳	۸	منہاج	منہاج میں
۷	۲	تعیاس	بقیاس	۱۴	۷	سا نا ہی	سنایا ہی اور
ایضاً	۵	دہداتی	دراتی	۱۵	۸	رسوای	رسوای و
۹	۱۰	خلاقت	خلافت	ایضاً	۱۱	الثقا	الثقال
۱۰	۱۱	ملب	بلقب	۱۶	۲۰	بنقل	نقل
ایضاً	۱۳	السنت	اہلسنت	۱۸	۱۴	اعتماد	اعتقاد
ایضاً	۱۷	للیام	للئیام	۲۷	۸	سے	سے تیری
۱۱	۱۹	دنیا ہی نظر	دنیا سے	۳۲	۱۱	غایۃ الامر	غایۃ الامریۃ
ایضاً	۲۰	اہلسنت	اہلسنت نظر	۳۳	۲	لدرر	الدرر
۱۲	۱	نایدہ	زائیدہ	۳۴	۳	خلافت سب کر	خلافت ابوبکر بیعت
ایضاً	۱۰	عباس علی	عباس وعلی	۳۵	۴	ایسا گزرا	ایسا پہونچا
				ایضاً	۱۴	مشایہ یعسی	مشابہ لعیسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۹	او	اور	۱۲۱	۱۰	اسماد	استیثام
۳۸	۱	بجلاکت	بہلاکت	〃	۱۱	لکذب	الکذب
۳۹	۱۹	لس کس	بس کسی	۱۲۳	۱۵	العلماء الیھا	للعلماء
۴۱	۷	حس	جب	۱۲۵	۱	ثلثة	ثلثة مین
۴۴	۱۱	محکم	محکماً	〃	۵	سل	عنک
۴۹	۳	شیعون	شیعون کو	۱۲۶	۱۸	ے لئی	کے لئی
۵۶	۸	سحش	شینین	۱۳۱	۷	بالکل	الکل
ایضاً	۱۵	سر	شہر	〃	۱۷	مصداق	مصدق
۶۰	۱۶	اکسی	ایسی	۱۳۳	۲۱	شہ	شبہہ
۶۴	۹	ینگی کی	پینگی	〃	〃	زوده	زدوده
۷۶	۳	فیجیئی	فیجیئی	۱۳۴	۵	ماشاء کے	ماشاء
ایضاً	۴	فیبغضی	فیبغضی	〃	۷	منقو	منقول
۷۷	۹	معنی	معی	۱۴۸	۱۳	جوحب	جوموجب
ایضاً	۱۳	حضرت	حضر	۱۶۰	۷	سواسطی	اسواسطے
۷۹	۲	مرحوا	صرحوا	۱۶۳	۲۰	کہ دما	کردیا
۹۵	۷	علی	علی و فاطمہ	۱۶۴	۱۰	راگھا	رہاگیا
ایضاً	۱۴	محرس	محسوس	۱۶۷	۲۰	للمخالف	المخالف
ایضاً	〃	مسند	مسند الیہ	۱۶۸	۱۷	معنی	مانع
[illegible]	[illegible]	مکرہ	مگر	〃	〃	الملب	اہلسنت
[illegible]	[illegible]	بالفتیا	بالفتیا	۱۷۰	۳	سلمی	اسلمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۰	۳	لسنی	کسنی
۱۷۲	〃	الصنم	لصنم
〃	۲	اوّل	اولؔ
۱۷۹	۲	نے	فے
۱۸۰	۱	افراقضی	افزاافضی
〃	۸	سر	بہتر
〃	〃	عمر	عمر سے
۱۸۱	۱۰	سے	جیسے
۱۸۲	۱۷	احادیث وصحاح	احادیث صحاح
۱۸۳	۵	ضاسہ	صاحبہ
۱۸۷	۱۳	اورزنے	اوربھی
〃	۲۱	اوررندہون	اوراندہون
۱۸۸	۷	نمانذ	نمایہ
۱۹۵	۲	اہل بیت	اہل بعیت
〃	۹	الست	اہل بعیت
۱۹۷	۱۵	کیونکر	کیون
۲۰۳	۱۲	سبب	سب
۲۰۴	۱۴	اوّل	اولؔ
۲۰۶	۸	اوّل	اولؔ
۲۰۷	۱۳	ہوسکیں	ہوسکتیں
۲۴۰	۵	اورگوبظاہر	اوربظاہر
۲۴۱	۲۱	شوقی	ہنوتی تو
۲۴۴	۵	تشکب	وتشکب
۲۵۶	۴	وکھنی	کھنی
۲۵۷	۱۲	اصدیق	صدیق
۲۵۸	۱	وہ تصدیق	ابوبکر صدیق
〃	۲۱	توبمان	توایمان
۲۶۰	۲	نہین آتا	نہین نظر آتا
〃	۹	متضادین	متضادین اکثر
〃	۲۰	باجماع	باجماع
۲۶۲	۳	عسر	غیر
۲۶۳	۱	موت	بثبوت
۲۶۷	۷	سلطان	سلاطین
〃	۱۱	پھر	پھر حکم جہاد حرام ہوگیا [illegible]
۲۶۹	۱۶	الاصول سی	الاصول
۲۷۰	۲	افساد	اتحاد
۲۷۷	۱۹	ملائم	ملاحم
۲۷۹	۱۱	لی	کی
〃	〃	بلعصر	تغییر
〃	۱۴	والبحر	والتخییر
۲۸۱	۱۱	محمدعیسی	محمد بن عیسی
〃	۱۲	بیخ دین	بیخ و بن
۲۸۴	۵	بوالموسی لی	بوالموسی کی
۲۸۵	۴	صحابی صحابی	اصحابی اصحابی
۲۸۷	۱۳	مشق	مشتق
۲۸۸	۱۳	بلکہ نام	بلکہ نامرد
۲۸۹	۳	موصوع	موضوع
۲۹۱	۱۵	جوبات	جواب
۲۹۲	۱۹	کرہوتے	کرنیوالی
〃	۷	نےکسی	سنے کہ کسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۲۰	اونلی	اوتکی
۲۹۶	۱۳	اصحاح	صحاح
〃	۱۳	محنت	محبت
۲۹۹	۱۲	للیسری قاما	للیسری واما
۳۰۰	۴	یحث	بحث
۳۰۳	۱۵	علی	علیؑ
۳۰۵	۵	سواوسی	بسوداے
〃	۲۱	روی ان	روی عن
۳۰۶	۱۷	فرماتہ	فرماتی
۳۰۸	۱۹	معتبر	معبّر
۳۱۳	۲	صحیح السلم	صحیح المسلم
۳۱۵	۹	کھدا اور مدہ	کہڈہ اور مڈہ
〃	۱۵	صحابۃ	الصحابۃ
۳۱۷	۲۰	استفامت	استقامت
۳۱۹	۲	کیا جاوے	لیا جاوے
〃	۳	کما فی الیضاح	کما قال فی الیضاح
۳۲۱	۲	امامہ	ایامہ
〃	۱۲	وبلہ	وقتلہ
۳۲۲	۲۰	الحاو	المملو
۳۲۳	۱	الموحد	الوقت
〃	〃	ذلب	ذاہب
۳۲۶	۹	سواوے	ہیجاوے
〃	۱۱	دراسی	بذاتہی
۳۲۷	۷	نقل	تنقل
۳۲۸	۱۲	انظلمہ	لظلمہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۹	۲	اصلی	وسلی
۳۳۲	۲۱	وجوود	وجوہ
۳۳۳	۲	میں	میں ہی
۳۳۶	۱۵	الی	آلی
۳۴۲	۹	فرجب	فرجعت
۳۴۴	۱۲	کہرکہرہٹ	کہرکہراہٹ
〃	۲۰	ہی	بھی
۳۴۵	۳	سے	قرآنی
〃	۲۱	ثانی کو	ثانی کا
۳۴۸	۹	رناوالے	زیادتی
۳۵۱	۵	اتفاقات	-
〃	۱۸	حرامہ	حرملۃ
۳۵۲	۳	توکھی	کٹھی
〃	۴	کلرہارے	کلرہارے
〃	۵	میں کرتا	میں بسر کرتا
۳۵۳	۱۶	سحر	تشخصی
۳۵۵	۱۴	اختیار	واختیار
۳۵۷	۲۰	وکان	ولوکان
۳۵۸	۱۶	مذکورہی	مذکورسے
۳۵۹	۳	کفر	یاکفر
۳۶۰	۱۸	مداح	مدائح
۳۶۱	۹	عتاب بہ	عتاب
〃	۱۰	رار	برار
〃	۱۴	سے	سا
۳۶۲	〃	عزمیت	عزیمت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۴	۱۹	سلطنت	نہ سلطنت
۴۱۵	۱۰	تجربہ	تجربث
〃	۱۵	الصبر	ز الصبر
〃	۲۱	مقاصد رکحب	مفاسد پر سبب
۴۱۷	۱۶	کیا ہی	لیا ہے
۴۱۹	۱۳	مقبولیت	مقتولیت
〃	۱۴	گنگوری	لنگوری
۴۳۸	۱۳	اوکورا	اونکو برا
۴۴۳	۶	اور بات	اور یہ بات
〃	〃	روہ	زو
۴۴۶	۳	محبت	بحبت
۴۵۱	۲۱	موقوفی	بیوقوفی
۴۵۳	۱۷	اوسلوسکاری	اوسکو مکاری
۴۵۶	۲۰	ل	گ
۴۶۴	۱۳	بمعنی	یہ معنی
۴۶۵	〃	ونکو	وکیون
۴۷۵	۲۰	کرو	کرسکے
۴۷۷	۵	من ہی	مین نہین
۴۸۳	۶	سرگروہ	سرگروہ
۴۸۸	۳	کی اونکی سامنی	کی سامنے
۴۸۹	۲	نبتہ	بغتہ
۴۹۰	۱۲	الله	الہ
〃	۱۷	آدمی	آرہی
〃	۲۱	العبادہ	بعبادۃ
۴۹۶	۱	بعض	بغض
۴۹۸	۱۴	کیا لیا	کیا
۵۰۰	۲	بوجہ دکھو کہ	بوجہ دہو کہہ
۵۰۱	۳	اصحاب	اصحابہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۳	۶	خود ہی	خود
۵۰۴	۱۰	کہیلو پہرگئے	تہر کہیلو گے
۵۰۵	۱۸	بورہی	یوج
۵۰۶	〃	لمبانی	التنافی
〃	۴	ہواسہ	ہنوابیہ
۵۰۸	۲	ظلم	اظلم
۵۱۱	۸	ہوا خواہ	ہوا خواہون
۵۱۵	۱۱	لیا	کیا
〃	۱۲	تشبہا لسہ	تشبیہا بسببہ
〃	۱۴	آینده	بندہ
〃	۱۷	دخل	اوخل
〃	۱۸	اسہ	اشبہ
۵۱۶	۴	ہ	کا
۵۲۱	۱۴	کی نصیحت	کی سنت
۵۲۲	۶	ضرعنہا	ضرعیبا
۵۲۴	۱۲	سفہ	سیفہ
۵۲۶	۱۳	اسطرادا	استطرادا
۵۲۷	۴	سبانی	سیاقی
۵۳۶	۷	بوافق	توافق
۵۳۷	۱۷	شیعہ	سنیۃ
۵۴۲	۳	روایت	رائیت
۵۴۴	۲۰	طائل	لاطائل
〃	〃	نکلیگی	نہ نکلیگی
〃	۵	سطرح	اسطرح
〃	۶	وو	وہ
۵۶۴	۳	صصدق	صدق
۵۷۱	۱۳	اعدای	اعضاے
۵۷۳	۱۸	وایمان	ایمان

اشتہار